هُوَالمستعان

تاریخ پشاور

مشعر رواجات اقوام مالکان و اراضیات مصدقہ حکام بندوبست

عہد معدلت مہد

جناب فلک رکاب ملکہ معظمہ قیصرہ ہند و انگلینڈ وغیرہ دام ملکتہا مین

بموجب منشاء

جناب کپتان اے جی ہسٹنگز صاحب بہادر

مہتمم بندوبست پشاور

PDFBOOKSFREE.PK

زیر اہتمام رائے بہادر منشی گوپالداس صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر تیار ہوکر

حسب الحکم جناب صاحب فنانشل کمشنر بہادر پنجاب

گلوب پبلشرز اردو بازار۔ لاہور۔ فون: ۶۲۴۶۳

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

هُوَالمستعان

تاریخ پشاور

مشتمل بر واجبات اقوام مالکان و اضیات مصدقہ حکام بندوبست

عہد معدلت مہد

جناب فلک رکاب ملکہ معظمہ قیصرہ ہند و انگلینڈ وغیرہ دام ملکہا مین

بموجب منشاء

جناب کپتان اے جی ہسٹنگز صاحب جاوٴ

مہتمم بندوبست پشاور

زیر اہتمام رائے بہادر منشی گوپالداس صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر تیار ہوکر

حسب الحکم جناب صاحب فنانشل کمشنر صاحب پنجاب

گلوب پبلشرز اُردو بازار۔ لاہور۔ فون: ۶۲۴۶۳

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

باب	فصل	مضمون	نمبر صفحہ
اوّل	۵	کیفیت اقسام کاہ ضلع پشاور۔	۷۵ و ۷۶
〃	〃	فہرست کاہ ہائے ضلع پشاور۔	۷۷ تا ۸۴
〃	〃	حال باغات۔	۸۵
〃	〃	ذکر حیوانات۔	۸۶ و ۸۷
〃	〃	حال جانوران شکاری۔	۸۷
〃	〃	فہرست حیوانات۔	۸۸ تا ۱۱۷
〃	۶	چھاؤنی ہاؤ ولپولیس و متر کہائے وٹراؤ۔	۱۱۸
〃	〃	ایضاً خاص پشاور۔	۱۱۸
〃	〃	چھاؤنی کوہ چراٹ۔	۱۱۸ و ۱۱۹
〃	〃	چھاؤنی نوشہرہ۔	۱۱۹
〃	〃	چھاؤنی مردان۔	۱۱۹ و ۱۲۰
〃	〃	تذکرہ پولیس۔	۱۲۰
〃	〃	تذکرہ سڑکہائے وٹراؤ ہاؤ۔	۱۲۰ و ۱۲۱
〃	〃	نقشہ مکانات مفید عام واقع ضلع پشاور۔	۱۲۱ و ۱۲۲
〃	〃	فہرست سڑکہائے فوجی و تجارتی ضلع پشاور۔	۱۲۳ تا ۱۴۰
〃	۷	دربیان آباد یہائے قدیمہ و موضع کلان	۱۴۱ تا ۱۴۸
〃	〃	نقشہ اون زیارتون اور مسجدون کا جنکو پشاور مین لوگ متبرک جانتے ہین۔	۱۴۸ تا ۱۴۹
〃	〃	نقشہ مکانات اہل ہنود۔	۱۵۰ تا ۱۵۲

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

باب	فصل	مضمون	نمبر صفحہ
اول	۷	نقشہ مکانات مشہورہ جو خاص پشاور و نواح مین قابل دیدہین۔	۱۵۳ و ۴
〃	〃	نقشہ سرائے مسافران۔	۱۵۵ و ۵
〃	〃	نقشہ حرفہ کاری مشہورہ۔	۱۵۶ تا ۱۰
〃	〃	کیفیت دیہات تپہ خلیل۔	۱۶۱ تا ۷
〃	〃	کیفیت دیہات تپہ مہمند۔	۱۷۸ تا ۱۲
〃	〃	کیفیت دیہات تحصیل داؤدزائی۔	۱۹۳ تا ۱۹
〃	〃	کیفیت دیہات تحصیل دوآبہ۔	۲۰۶ تا ۲۰
〃	〃	کیفیت دیہات تحصیل یوسف زائی۔	۲۲۱ تا ۲۹
〃	〃	تپہ امان زائی۔	۲۳۰ تا ۳۵
〃	〃	تپہ کزرٹ۔	۲۳۵ تا ۴۸
〃	〃	تپہ اوتمان زائی۔	۲۴۰ تا ۵۶
〃	〃	تپہ بالی زائی۔	۲۵۷ تا ۶۴
〃	〃	کیفیت دیہات تحصیل ہشت نگر۔	۲۷۴ تا ۸۸
〃	〃	نقشہ دہیریان۔	۲۸۹ تا ۹۰۶
〃	〃	کیفیت دیہات تحصیل نوشہرہ۔	۲۹۱ تا ۳۰۲
〃	〃	تپہ خٹک۔	۳۰۳ تا ۵۸
〃	۸	تذکرہ میلہا و زیارت۔	۳۵۸
〃	〃	میلہجات اہل اسلام۔	۳۵۸

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

باب	فصل	مضمون	نمبر صفحہ
اوّل	۸	میلہ جات اہل ہنود۔	۳۵۹ و ۳۶۰
〃	〃	فہرست میلہ جات موقوعہ ضلع پشاور۔	۳۶۰ تا ۳۷۰
〃	〃	فہرست زیارت ہا موقوعہ ضلع پشاور۔	۳۷۱ تا ۳۷۴
۲	۰	فہرست فرمانروایان ضلع پشاور از زمانہ احمد شاہ ابدالی تا آخر عملداری سکھان۔	۳۷۵
〃	۲	حالات قوم خٹک	۳۷۶
〃	〃	شجرہ نسب رئیسان قوم خٹک جنکا دارالریاست موضع اکوڑہ تہا۔	۳۷۷
〃	〃	حال ریاست خاندان خٹک شاخ اکوڑہ۔	۳۷۸ تا ۳۸۲
〃	۳	طرز حکومت عملداری ہا، سابق از عہد احمد شاہ دُرّانی۔	۳۸۲ تا ۳۸۳
〃	〃	فہرست خراج زمینات و رقوم متفرق محصولات وغیرہ جو عملداری ہا، سابق مین لیجاتی تہی	۳۸۴ و ۳۸۵
〃	〃	انتظام عملداری بارگ زائی۔	۳۸۵ و ۳۸۶
〃	〃	انتظام اوایل عملداری سکھان زیر حکومت کنور نونہال سنگہ۔	۳۸۶ و ۳۸۷
〃	〃	انتظام عملداری سکھان زیر حکومت سردار تیج سنگہ۔	۳۸۷ و ۳۸۸
〃	〃	ایضاً ابی طاویہ صاحب۔	۳۸۸ و ۳۸۹
〃	〃	ایضاً سردار تیج سنگہ	۳۸۹ و ۳۹۰
〃	〃	ایضاً شیر سنگہ اٹاریوالہ۔	۳۹۰ و ۳۹۱
〃	〃	تفصیل رقوم جاگیرداران و مواجبخواران آخر عملداری سکھان لیم ضبطی ریاست بدکو۔	۳۹۲
۳	۰	دربیان حالات نسب مالکان ضلع و طریق معاش دیگر ساکنین ضلع۔	۳۹۴
〃	۱	دربیان اصل نسب مردمان قوم افغان۔	۳۹۴ تا ۴۰۱

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

باب	فصل	مضمون	نمبر صفحہ
۳	۲	دربیان مفصل حال اقوام افغانان ضلع پشاور۔	۴۰۶ تا ۴۰۹
〃	۳	دربیان تقسیم اراضی افغانان ضلع پشاور۔	۴۱۰ تا ۴۳۷
〃	〃	شجرہ نسب کل اقوام ملکان ضلع پشاور تا مورثان آبا و کنندگان موضع۔	۴۳۸ تا ۴۴۱
〃	〃	فہرست اقوام افغانان جنکی آدمیوں کا سلسلہ نسب قیس عبدالرشید تک پہونچتا ہے۔	۴۴۱
〃	〃	فہرست اقوام افغان جنکی لوگوں کا سلسلہ نسب قیس عبدالرشید تک نہیں پہونچ سکا۔	۴۴۲ تا ۴۴۳
〃	〃	فہرست اقوام مختلف غیر افغان۔	۴۴۴ تا ۴۴۳
〃	۴	دربیان حال خاندان ہا و معززین ضلع پشاور و معہ ذکر کرسی نشینان و میونسپل و ڈسٹرکٹ کمیٹی و فہرست ساہوکاران و خانہ شماری و مردم شماری و مذاہب حال خاندانہائے معزز۔	۴۴۴
〃	〃	حال خاندان اربابان مہمند معہ شجرہ نسب۔	۴۴۵ تا ۴۴۰
〃	〃	حال خاندان اربابان خلیل معہ شجرہ نسب۔	۴۴۱ تا ۴۵۰
〃	〃	حال خاندان قوم سدوزائی و زیرخیل معہ شجرہ نسب۔	۴۵۱ تا ۴۵۳
〃	〃	حال خاندان اورکزائی معہ شجرہ نسب۔	۴۵۴ تا ۴۵۶
〃	〃	حال خاندان قاضی خیلان پشاور معہ شجرہ نسب۔	۴۵۷ تا ۴۵۹
〃	〃	حال خاندان قمرالدین خان چکنی معہ شجرہ نسب۔	۴۶۰ تا ۴۶۲
〃	〃	حال خاندان افریدیخان ملازائی الیناً۔	۴۶۳ تا ۴۶۴
〃	〃	حال خاندان شیخ مظفرخان شیخان الیناً۔	۴۶۵ تا ۴۶۷
〃	〃	حال خاندان تیمورشاہ سدوزائی معہ شجرہ نسب۔	۴۶۸ و ۴۶۹
〃	〃	حال خاندان در تحصیل یوسفزائی۔	۴۶۹ و ۴۷۰
〃	〃	حال خاندان قوانین تپہ سدھوم۔	۴۷۰ و ۴۷۱

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

باب	فصل	مضمون	نمبر صفحہ
۳	۴	حال خاندان خوانین توروـ	۶۷۱ و ۶۷۲
〃	〃	حال خاندان خوانین ہوتی مروانـ	۶۷۲ و ۶۷۳
〃	〃	حال خاندان میر افضل خان دولت زائیـ	۶۷۴
〃	〃	حال خاندان نصر اللہ خان اسمعیل خانیـ	۶۷۵
〃	〃	حال خاندان ہائے تحصیل اومتان بلاقـ	۶۷۶ و ۶۷۷
〃	〃	حال خاندان محمد امیر خان خضر زائی شیوہ والہـ	۶۷۷ و ۶۷۸
〃	〃	حال خاندان حبیب خان کہونڈہـ	۶۷۸ و ۶۷۹
〃	〃	حال خاندان میر غزن خان لوپیـ	۶۷۹ و ۶۸۰
〃	〃	حال خاندان احمد خان کلابٹـ	۶۸۰ و ۶۸۱
〃	〃	حال خاندان خان بہادر خان جنڈاـ	۶۸۱ و ۶۸۲
〃	〃	حال خاندان خداداد خان اسمعیلـ	۶۸۲ و ۶۸۳
〃	〃	حال خاندانہائے تحصیل دوآبہ داؤدزائی معہ شجرہ نسبـ	۶۸۳ تا ۶۸۵
〃	〃	حال خاندان ملک سکندر خان واقع مٹہ خلیلـ	۶۸۵ و ۶۸۶
〃	〃	حال خاندان ارباب شاہ پسند خان گلبیلہـ	۶۸۶ تا ۶۸۷
〃	〃	حال خاندان خوانین چارپنیرہـ	۶۸۸
〃	〃	حال خاندان خوانین خزانہـ	۶۸۹ و ۶۹۰
〃	〃	حال خاندانہا معززتحصیل ہشت نگرـ	۶۹۰ و ۶۹۱
〃	〃	حال خاندان ہشم خان عمرزائیـ	۶۹۱ و ۶۹۲

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

باب	فصل	مضمون	نمبر صفحہ
۳	۴	حال خان مہرحسن خان تنگی برہ زائی۔	۶۹۳ تا ۶۹۳
〃	〃	حال خاندان مکرم خان علی خیل۔	۶۹۴ تا ۶۹۵
〃	〃	حال خاندان حکومت خان پڑانگ۔	۶۹۶ تا ۶۹۷
〃	〃	حال خاندان مومن خان پوپل زائی۔	۶۹۷ تا ۶۹۸
〃	۵	در بیان اخلاق و عادات و طرز و وضع و زبان و علم و رسومات شادی و غمی وغیرہ و تذکرہ اسلحہ و لفنگ و مضروب و تجارت منڈی ہا، و حال قحط سالی معہ حال پیداوار۔	۶۹۸
〃	〃	حال اخلاق و عادات افغان۔	۶۹۸ تا ۷۰۶
〃	〃	طرز و وضع و زبان ضلع وغیرہ۔	۷۰۶ و ۷۰۷
〃	〃	حال علم۔	۷۰۷ تا ۷۱۱
〃	〃	حال تعلیم و طریق ملاقات و مہمان نوازی و وفا شعاری۔	۷۱۱ تا ۷۱۳
〃	〃	حال چال چلن و تعشق و شوق شکار و راگ۔	۷۱۴ و ۷۱۵
〃	〃	ذکر قرضہ اور اوسکی ضرورت و انعام کا۔	۷۱۵ تا ۷۲۱
〃	〃	نقشہ کھیلوں کا جو اس ضلع میں کھیلتے ہیں۔	۷۲۲ تا ۷۳۲
〃	〃	کیفیت لباس باشندگان ضلع پشاور۔	۷۳۳ تا ۷۴۲
〃	〃	فہرست پارچہ ہا، پوشیدنی ساکنان ضلع پشاور معہ تصاویر۔	۷۴۳ تا ۷۶۴
〃	〃	حال زیورہا، مروج ضلع معہ فہرست و تصاویر۔	۷۶۵ تا ۸۰۱
〃	〃	ذکر ترکیب اغذیہ و طریق خورش باشندگان ضلع پشاور۔	۸۰۱ تا ۸۰۶
〃	〃	فہرست نباتات ضلع پشاور۔	۸۰۷ تا ۸۰۹
〃	〃	فہرست میوہ جات جو شہر میں بکتے اور کھانے میں آتے ہیں۔	۸۰۹ تا ۸۱۹

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

باب	فصل	مضمون	نمبر صفحہ
۳	۵	کیفیت ظروف و دیگر اشیاء قابل استعمال باشندگان ضلع پشاور۔	۸۲۰ تا ۸۲۹
〃	〃	فہرست ظروف و دیگر اشیاء ضروری الاستعمال باشندگان ضلع معہ تصاویر۔	۸۲۱ تا ۸۳۸
〃	〃	حال رسوم شادی۔	۸۳۹
〃	〃	ذکر مخنثون کا۔	۸۴۰ تا ۸۴۱
〃	〃	رواج شادی۔	۸۴۲ تا ۸۶۶
〃	〃	ذکر بعض رسوم شادی جو خاندان قوم سید گیلانی سکنہ پشاور میں رائج ہیں جو عام رسوم	۸۶۷ تا
		شادی اہل اسلام سے بطور مستثنےٰ ہیں۔	۸۷۶
〃	〃	تذکرہ رسوم ماتمداری معہ نقشہ۔	۸۷۷ تا ۸۸۸
〃	〃	کیفیت اسلحہ ضلع پشاور معہ فہرست و تصاویر۔	۸۸۹ تا ۹۰۰
〃	〃	حال نقود مضروب مروجہ موجودہ ضلع پشاور معہ فہرست۔	۹۰۱ تا ۹۰۶
〃	〃	فہرست اوزان مروجہ ضلع۔	۹۰۷ تا ۹۰۸
〃	〃	نقشہ تجارت ضلع پشاور۔	۹۰۹ تا ۹۲۵
〃	〃	نقشہ تجارت اجناس پیدائش خاص ضلع پشاور جو دیگر اضلاع کو جاتے ہیں۔	۹۲۶ تا ۹۲۹
〃	〃	نقشہ سنڈی کا موقعہ ضلع پشاور۔	۹۳۰ تا ۹۴۸
〃	〃	حال قحط سالی۔	۹۴۹ و ۹۵۰
۴	۰	متعلق تشخیص جمع بندوبست حال۔	۹۵۰
〃	۱	درباب تشخیص جمع۔	۹۵۰ تا ۹۵۶
〃	〃	گوشوارہ جنس دار پشاور۔	۹۵۷ تا ۹۵۹

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

باب	فصل	مضمون	نمبر صفحہ
۴	۱	نقشہ مجملی حالات چکلہ ہا، تحصیل وار بحساب ایکڑ بابت ضلع پشاور۔	۹۶۰ تا ۹۶۹
〃	〃	نقشہ زر مطالبہ سالانہ بتحصیلوار ضلع پشاور۔	۹۷۰ تا ۹۷۲
〃	〃	حال پیداوار۔	۹۷۳ تا ۹۹۶
〃	〃	نقشہ پیداوار فی چاہ بابت چکلہ چاہی تحصیل نوشہرہ۔	۹۹۷ تا ۱۰۰۳
〃	〃	نقشہ پیداوار فی قلبہ بابت چکلہ باڑہ تحصیل پشاور۔	۱۰۰۴ تا ۱۰۰۹
〃	〃	گوشوارہ قلبہ ہا، چکلہ وار۔	۱۰۱۰ تا ۱۰۱۳
〃	〃	کیفیت آلات کشاورزی زمینداران ضلع پشاور معہ فہرست وتصاویر۔	۱۰۱۳ تا ۱۰۴۰
〃	〃	فہرست مزدوری متعلقہ زراعت ضلع پشاور۔	۱۰۴۱ تا ۱۰۴۳
〃	〃	تخمینہ خرچ سالیانہ مزدور زمینداری بابت ضلع پشاور۔	۱۰۴۴ تا ۱۰۵۱
〃	۲	ذکر مین رقوم سوالی کی۔	۱۰۵۲
〃	〃	حال میرابی۔	۱۰۵۲ تا ۱۰۵۴
〃	〃	تذکرہ رقوم سوالی کُل ضلع۔	۱۰۵۴ تا ۱۰۵۶
〃	〃	نقشہ قانونگویان ضلع پشاور۔	۱۰۵۷
〃	〃	حال ذیلداران۔	۱۰۵۸ تا ۱۰۶۲
〃	〃	حال اون معتبرون کا جو ذیلدار مقرر نہین ہوے۔	۱۰۶۳ تا ۱۰۶۵
〃	〃	فہرست اون اشخاص کی جنہون نے بندوبست مین امداد دی اور نامی ہین۔	۱۰۶۵ تا ۱۰۶۷
۵	۰	دربیان تذکرہ کارروائی بندوبست اور اُسکے نتایج کے۔	۱۰۶۸
〃	۱	دربیان حقوق مالکان وسرکار وتذکرہ مالگذاری ایام سلف تا بندوبست حال۔	۱۰۶۹ تا ۱۰۷۳

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

باب	فصل	مضمون	نمبر صفحہ
۵	۲	دربیان صورت ضلع جو بندوبست کیوقت تھی۔	۱۰۷۳ تا ۱۰۸۰
〃	〃	حالات مزارعان بر بنیاد رواج ملک۔	۱۰۸۰ تا ۱۰۸۳
〃	〃	حال نمبرداران۔	۱۰۸۳ تا ۱۰۸۵
〃	〃	حال مقدمات آبپاشی وبٹوارہ۔	۱۰۸۵ تا ۱۰۸۹
〃	۳	دربیان جاگیرات ومعافیات وانعامات نمبرداران وملکان ومالکان وخوانین معہ تذکرہ	۱۰۸۹ تا
		جمع رعایتی حال معافی وجاگیر وغیرہ لاخراج۔	۱۱۰۳
〃	۴	تذکرہ رواجات تقسیم ترکہ وآبپاشی وبرد برآمد دریا ومدبراری۔	۱۱۰۳ تا ۱۱۰۵
〃	۴	اختیار بہبودہ نسبت انتقال حقیت خواہ بیع ورہن وہبہ ووصیت۔	۱۱۰۵ تا ۱۱۱۰
〃	〃	اختیار مالک درباب انتقال حقیت موروثی وپیدا کردہ ذات خاص۔	۱۱۱۰ تا ۱۱۱۳
〃	〃	اقرارنامہ رواج عام قوموار تپہ خلیل وتپہ مہمند وتپہ قصبہ بکرام تحصیل پشاور مصدقہ	۱۱۱۳ تا
		کپتان اے جی ہنٹنگز صاحب بہادر ورائے بہادر منشی گوپالداس صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر مہتمم بندوبست	۱۱۸۲
〃	〃	اقرارنامہ رواج عام قوموار تپہ داؤدزائی ضلع پشاور مصدقہ اے جی کپتان ہنٹنگز صاحب	۱۱۸۳ تا
		بہادر ورائے بہادر منشی گوپالداس صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر مہتمم بندوبست۔	۱۲۳۰
〃	〃	اقرارنامہ رواج عام قوموار مالکان ویہات تپہ ودآبہ تحصیل داؤدزائی مصدقہ کپتان	۱۲۳۱ تا
		اے جی ہنٹنگز صاحب بہادر ورائے بہادر منشی گوپالداس صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر مہتمم بندوبست	۱۲۷۰
〃	〃	اقرارنامہ رواج عام قوموار تپہ خالصہ خٹک تحصیل نوشہرہ ضلع پشاور مصدقہ کپتان	۱۲۷۱ تا
		اے جی ہنٹنگز صاحب بہادر ورائے بہادر منشی گوپالداس صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر مہتمم بندوبست۔	۱۳۱۸
〃	〃	اقرارنامہ رواج عام قوموار تپہ اوتمان نامہ ورزڑو کمال زائی وامان زائی وبابی زائی	

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

باب	فصل	مضمون	نمبر صفحہ
		تحصیل یوسفزائی واوتمان طلاق ضلع پشاور مصدقہ کپتان اے جی ہنٹنگر صاحب بہادر	۱۳۱۹ تا
		ورائے بہادر منشی گوپالداس صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر مہتمم بندوبست ۔	۱۳۶۴
۵	۴	اقرارنامہ رواج عامہ تقسیم ترکہ مالکان دیہات تحصیل ہشت نگر ضلع پشاور مصدقہ کپتان	۱۳۶۵ تا
		اے جی ہنٹنگر صاحب بہادر ورائے بہادر منشی گوپالداس صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر مہتمم بندوبست ۔	۱۴۱۹
〃	〃	اقرارنامہ رواج عام آبپاشی ندی باڑہ نویسا ینده مالکان دیہات مصدقہ لفٹنٹ اے	۱۴۱۰ تا
		جی ایل مٹکمری صاحب اسسٹنٹ مہتمم بندوبست ورائے بہادر منشی گوپالداس صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ مہتمم بندوبست	۱۴۳۳
〃	〃	اقرارنامہ رواج عام آبپاشی جوئی شیخ نویسا ینده مالکان دیہات مصدقہ لفٹنٹ اے جی ایل مٹکمری	۱۴۳۴ تا
		صاحب اسسٹنٹ مہتمم بندوبست ورائے بہادر منشی گوپالداس صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ مہتمم بندوبست ۔	۱۴۴۸
〃	〃	اقرارنامہ رواج عام آبپاشی دریائے مالگان مصدقہ منشی نورالدین صاحب سپرنٹنڈنٹ بندوبست	۱۴۴۹ تا
		تحصیل پشاور بمقام گورکھیڑی ۔	۱۴۵۶
〃	〃	اقرارنامہ رواج عام آبپاشی خورشگیری وجبہ خوڑو خوڑلڈور نویسا ینده مالکان	۱۴۵۷ تا
		دیہات مصدقہ منشی نورالدین صاحب سپرنٹنڈنٹ بندوبست تحصیل پشاور ۔	۱۴۶۴
〃	〃	اقرارنامہ رواج عام آبپاشی کٹھہ ہائے دریائے آبازائی تپہ دوآبہ تحصیل دوآبہ	۱۴۶۵ تا
		داؤدزائی ضلع پشاور نویسا ینده مالکان تپہ مذکور مصدقہ کپتان اے جی ہنٹنگر صاحب	۱۴۸۵
		ورائے بہادر منشی گوپالداس صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر مہتمم بندوبست ۔	
〃	〃	اقرارنامہ رواج عام متعلقہ آبپاشی کٹھہ ہائے اول دریائے کابل دوم شاخ دریا سوم	۱۴۸۶ تا
		دریائے شہالم چہارم نالہ بودہنی علاقہ داؤدزائی نویسا ینده مالکان دیہات داؤدزائی	۱۵۲۱
		مصدقہ لفٹنٹ مٹکمری صاحب اسسٹنٹ مہتمم بندوبست ورائے بہادر منشی گوپالداس صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر مہتمم بندوبست	

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

باب	فصل	مضمون	نمبر صفحہ
〃	〃	رواج عام دریا آبازائی واحدی زائی وغوزجندی پرگنہ ہشت نگر ضلع پشاور مصدقہ مرزا	۱۵۲۱ تا
		احمد بیگ سپرنٹنڈنٹ۔	۱۵۳۸
〃	〃	اقرارنامہ درباب شرائط حدبراری دیہات انیروئے وآنروئے دریائے لنڈہ واقعہ تحصیل	
		نوشہرہ مصدقہ کپتان اے جی ہشنگز صاحب بہادر مہتمم بندوبست ورائے بہادر منشی گوپال آ	۳۹ ۱۵۴۰ تا
		صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ مہتمم بندوبست۔	۱۵۶۰
〃	〃	اقرارنامہ درباب شرائط حدبراری دیہات بغلی دریائے لنڈہ واقعہ تحصیل نوشہرہ مصدقہ	۱۵۶۱ تا
		کپتان اے جی ہشنگز صاحب ورائے بہادر منشی گوپالداس صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ مہتمم بندوبست۔	۱۵۷۴
〃	〃	اقرارنامہ درباب شرائط حدبراری دیہات انیروئے آب وآنروئے دریا آبازائی بموجب دفعہ	۱۵۷۵ تا
		۱۴ قانون ہفتم سنہ ۲۵ ۱۸ء واقعہ تپہ دوآبہ تحصیل واؤدزائی مصدقہ کپتان اے جی ہشنگز صاحب	۱۶۰۰
		ورائے بہادر منشی گوپالداس صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ مہتمم بندوبست۔	
〃	〃	اقرارنامہ درباب شرائط حدبراری دیہات بغلی دریائے آبازائی واقعہ تپہ دوآبہ تحصیل دوآبہ	۱۶۰۱ تا
		واؤدزائی مصدقہ کپتان اے جی ہشنگز صاحب ورائے بہادر منشی گوپالداس صاحب اکسٹرا	۱۶۰۶
		اسسٹنٹ مہتمم بندوبست۔	
〃	〃	اقرارنامہ درباب شرائط حدبراری دیہات انیروئے آب دریائے ناگمان بموجب دفعہ ۱۴ قانون	۱۶۰۷ تا
		ہفتم سنہ ۲۲ ۱۸ء واقعہ تپہ داؤدزائی تحصیل دوآبہ داؤدزائی مصدقہ کپتان اے جی ہشنگز صاحب	۱۶۲۶
		ورائے بہادر منشی گوپالداس صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ مہتمم بندوبست۔	
〃	〃	اقرارنامہ درباب شرائط حدبراری دیہات بغلی دریائے ناگمان واقعہ تپہ داؤدزائی مصدقہ کپتان اے	۱۶۲۷ تا
		جی ہشنگز صاحب ورائے بہادر منشی گوپالداس صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ مہتمم بندوبست۔	۱۶۴۰

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

باب	فصل	مضمون	نمبر صفحہ
〃	〃	اقرار نامہ درباب شرائط حد براری دیہات انیروے آب و آنرومی آب دریائے شہانم بموجب	۱۶۴۱ تا
		دفعہ ۱۴ قانون ۲۲ سنہ ۱۹۰۰ء واقعہ تپہ داؤدزائی مصدقہ کپتان اے جی ہنٹنگر صاحب ورائے	۱۶۵۰
		بہادر منشی گوپالداس صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ مہتمم بندوبست۔	
〃	〃	اقرار نامہ درباب شرائط حد براری دیہات بغلی دریائے شہانم واقعہ تپہ داؤدزائی تحصیل	۱۶۵۱ تا
		دوآبہ داؤدزائی مصدقہ کپتان اے جی ہنٹنگر صاحب ورائے بہادر منشی گوپالداس صاحب	۱۶۶۲
		اکسٹرا اسسٹنٹ مہتمم بندوبست۔	
〃	۵	تذکرہ انتظام کارروائی پیمائش وتصدیق وتیاری مسل بندوبست وذکر آمدنی وخرچ	۱۶۶۳ تا
		بندوبست۔	۱۶۸۲

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

دیباجہ

بعد تحمید خالق کون ومکان - وتقدیس خداوند جہان مخفی نرہے کہ تواریخ ضلع پشاور راقم **گوپال داس** ساکن لاہور اکسٹرا اسسٹنٹ متعینہ بندوبست نے درمیان ۱۸۶۹ء لغایت ۱۸۷۴ء بایام ماموری بندوبست بتعیت **کپتان ای جی ہیسٹنگز** صاحب مہتمم بندوبست بجاد ضلع مذکور مرتب کی ہے جو حالات تواریخی ہین وہ تواکثر کتب تواریخ سے انتخاب کئے گئے ہین اور جو حالات قومی ہین وہ تحقیقات سے اور جو حالات عملداریہائے سابقہ ہین وہ دفتر سلاطین سابقہ سے نکالے گئے ہین اور اکثر حالات بباعث ملاحظہ کل ضلع اپنی چشم دید ہین اور جو حالات متعلق تشخیص وحقوق ہین وہ اکثر اپنے عہدہ کے سبب سے خود مرتب کرے ہین اور اقوام سرحدی کے حالات معرفت صاحبان ارباب کے جنکا تعلق زیادہ تر اوس قوم سے ہے حاصل کئے ہین - حتی الامکان اسکی ترتیب مین امداد واقفکاران اشخاص مُسن ومعزز باشندگان ضلع سے اور قانونگویان واقفکار سے لی گئی ہے اور یہہ موقعہ اسکی ترتیب کا اسواسطے عمدہ مجھکو ملا ہے کہ ہر ایک قصبہ ودیہہ ان ضلع کو مینے بچشم خود دیکھا ہے - صاحبان مبصر سے امید ہے کہ اگر کہین سہو خطا ہمین ملاحظہ فرماوین تو اوسکو کرمسے معاف فرماوین - مضامین اس تواریخ کے سات باب پر منقسم ہین اور ابواب مین جو فصول ہین وہ حسب ذیل ہین +

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ابواب	فصول
باب اوّل در بیان جغرافیہ و آثار قدرتی ضلع۔	**فصل** اوّل۔ در بیان جغرافیہ معہ تذکرہ کوہ ہائے دبس ۔ +
	فصل دوم۔ در بیان آبپاشی انہار +
	فصل سوم۔ در بیان آب و ہوا و بارش و معدنیات +
	فصل چہارم۔ متضمن بر حالات عمارات و تہہ ہائے و قلعہ ہائے کہنہ و مشہورہ +
	فصل پنجم۔ بیان مین پیداوار درختان و اقسام کاہ و باغات و تذکرہ حیوانات +
	فصل ششم۔ بیان مین چھاونی ہائے سرکاری و پولیس و سڑک ہائے و ہلے و پڑاؤ +
	فصل ہفتم۔ در بیان کوائف آبادی قصبہ ہائے و مواضع کلان +
	فصل ہشتم۔ تذکرہ مین میلہ ہائے و زیارات و مکانات نزول سرکار +
باب دوم در بیان جنگہائے ضلع پشاور ۱۲۔	**فصل** اوّل۔ در بیان جنگ ہائے سابق و حال +
	فصل دوم۔ حالات مین قوم خٹک جنکا مقام دارالریاست اکوڑہ رہا ہے۔
	فصل سوم۔ در بیان طرز حکومت عملداری ہائے سابق زعہد احمد شاہ درانی تا حال معہ لقشہ ہائے تقسیم ملک +
باب سوم در بیان حالات نسب ساکان ضلع و طریق معاش و دیگر رسوم ساکنین ضلع	**فصل** اوّل۔ در بیان اصل و نسب مردمان قوم افغان +
	فصل دوم۔ در بیان مفصل حال اقوام افغانان +
	فصل سوم۔ در بیان حال تقسیم اراضی افغانان ضلع +
	فصل چہارم۔ در بیان حالات خاندان ہائے معززہ معہ ذکر کرسی نشینان و میونسپل کمیٹی و سڑک کمیٹی و فہرست ساہوکاران و خانہ شماری و مردم شماری و مذاہب +
	فصل پنجم۔ در بیان اخلاق و عادات و طرز و ضع و زبان و علم و رسومات شادی و غمی و غیرہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ابواب	فصول
	وکھیل لئے وتذکرہ اسلحہ ونقود مضروب ومال اوزان وتجارت ومنڈیہائے ومال قحط سالی معہ اسکے کہ پیداوار ملک کی کافی ہے یا نہیں ✦
باب چہارم متعلق تشخیص مع بندوبست مال ۔	فصل اوّل - دربیان تشخیص جمع ✦ فصل دوم - ذکر مین رقوم سوائی کے ✦ فصل سوم - دربیان حلقہ بندی پٹواریان وقانونگویان وذیلداران ✦
باب پنجم تذکرہ کارروائی بندوبست اور اسکے نتائج کا ۔	فصل اوّل - دربیان حقوق مالکان وسرکار وتذکرہ مالگذاری ایام سلف وبندوبست حال و مختصر تذکرہ انعام ومعافی ✦ فصل دوم - دربیان صورت ضلع جو بندوبست کے وقت تھی اور نتیجہ تحقیقات بندوبست کا اسرہ بالتفصیل مقدمات جوڈیشل ومزارعان ونمبرداران وحدبست وبٹوارہ وسرحدی ✦ فصل سوم - دربیان جاگیرات ومعافیات وانعام نمبرداران وملکان ومالکان وخوامین وتذکرہ جمع رعایتی ✦ فصل چہارم - تذکرہ رواجات تقسیم ترکہ وآبپاشی ودریائے بردبرآمد وحدبراری ✦ فصل پنجم - تذکرہ انتظام کارروائی پیمائش وتصدیق وتیاری مسل بندوبست وذکر آمدنی وخرچ ✦
باب ششم ذکر مین مقدمات متفصلہ ضلع قبل از بندوبست ۔	✦ —
باب ہفتم دربیان اقوام ساکن غیر علاقہ ۔	✦ —

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

باب اوّل دربیان جغرافیہ وآثار قدرتی

فصل اوّل دربیان جغرافیہ - ضلع پشاور بجانب مغرب وشمال دوآبہ سندہ ساگر بکنار مغربی دریائے سندہ ملک افغانستان مین ہے - اگرچہ پنجاب اوس ملک کا نام ہے جسمین پانچ دریا - ستلج - بیاس - راوی - چناب - جہلم - بہتے ہین اور دریائے سندہ جو درمیان ہندوستان وافغانستان کے حایل ہی پنجاب کے دریاؤن سے نہین ہے لیکن بعد سرکار انگریزی جو حدود ملک پنجاب مقرر ہوئی ہین اونسے معلوم ہوتا ہے کہ یہہ ضلع بیشتر اضلاع پنجاب سمجھا گیا ہے پس اسوقت اسکو داخل پنجاب سمجھنا چاہیئے اور ازروی تقسیم حکمائے سلف یہہ ضلع اقلیم سوم مین ہے - حد شرقی اس ضلع کی ملحق ہے بدریای سندہ جو اس ضلع کو ضلع ہزارہ وضلع راولپنڈی سے جدا کرتا ہے اور سرحد غربی بکوہستان تیراہ وسرحد وضلع کوہاٹ اور جنوب کی طرف سے یہہ ضلع پیوستہ ہی بکوہ خٹک اور شمال کی سمت سے متصل ہے بملک سوات وبنیر اور بجوڑ - طول اس ضلع کا سرحد مغربی موضع سپیر سنگ مضاف پتہ خیلیا تحصیل پشاور سے سرحد مشرقی وشمالی موضع کیارہ مضاف تحصیل یوسف زائی تک سیدھے پیمانہ کے روسے چھیاسی میل اور بارہ فرلانگ اکیسویں میل اور عرض اسکا سرحد جنوبی موضع سادوخیل مضاف پتہ خٹک تحصیل نوشہرہ سے سرحد شمالی موضع خرکی مضاف تحصیل یوسف زائی تک چھیالیس میل ہے - شکل اس ضلع کی اشکال معینۃ الاسماے سے نہین ہان بطور اکثر بشکل قطعہ دایرہ معلوم ہوتا ہے یعنے جس دایرہ سے بقدر ثلث بذریعہ وتر الگ کر دیا جاوے مگر یہہ ظاہر ہے کہ دایرہ وہ ہوتا ہی جو اوسکا محیط پرکار سے بنایا جاوے پس اس ضلع کا محیط ہرگز ویسا نہین بلکہ اضلاع کثیر اوس سے باہر کیطرف کو نکلے ہوئے ہین چنانچہ نقشہ جرنیلی ہیئت ضلع کا شامل کیا جاتا ہے - اس ضلع مین چھ پرگنہ یعنے تحصیل اور ۷۲۵ دیہات اور کل رقبہ اسکا ۲۵۰۴ میل مکسر ہے - اور تفصیل وار تشریح اوسکی نقشہ ذیل مین دکھائی جاتی ہے +

نمبر	نام پرگنہ یعنی تحصیل	تعداد دیہات	میل مکسر		
			مزروعہ	غیر مزروعہ	میزان
۱	پشاور	۱۵۵	ماحصل	ماحصل	ماحصل
۲	داؤد زائی ودرہ	۱۵۹	ماحصل	ماحصل	ماحصل
۳	اوتمان خیل	۱۰۱	ماحصل	ماحصل	ماحصل
۴	چارسدہ بگرام	۷۳	ماحصل	ماحصل	ماحصل
۵	یوسف زائی	۱۱۲	ماحصل	ماحصل	ماحصل
۶	نوشہرہ	۱۲۵	ماحصل	ماحصل	ماحصل
	میزان	۷۲۵	ماحصل	ماحصل	ماحصل

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ذکر پہاڑ اور جنگلون کا

اس ضلع کے گرداگرد تمام پہاڑ ہے صرف تھوڑا سا حصہ ضلع کا بجانب مشرق مکشوف ہی اور خاص زمین ضلع علی الاکثر ہموار ہے مگر بعضی جگہہ تھوڑی تھوڑی اونچی ڈھیریان خاکی و سنگی چھوٹی پہاڑیونکے طور پر ہین اور پشتہ خٹک مین ایک پہاڑ موسوم بکوہ خٹک بہی ہے - اس ضلع مین کوئی جنگل نامی نہین ہے البتہ بجانب شمال دریائے لنڈہ تحصیل نوشہرہ و تحصیل ہشت نگر مین اکثر زمین بیرہ بطور جنگل ہے سوا وسمین سے بہت مزروعہ ہے اور حوالی ضلع مین سرحد زمین مزروعہ دیہات دامن کوہ سے تا سرحد علاقہ غیر بہی زمین افتادہ غیر آباد ہے +

ذکر دریاہائے

اس ضلع مین بزبان افغانی دریا اور ندی کو سیند اور نالہ کو ولہ یا کٹہہ اور آڈو لکھتے اور راہ آمد رفت سیلاب باران کو خوڑ کہتے ہین خواہ اوسمین پانی جاری رہے خواہ بموسم باران پانی آوے پھر خشک ہو جاوے +

ذکر دریائے سند - افواہ خواص و عام منقولات سے مسموع اور مضامین کتب تواریخ سے مشہور ہے کہ یہہ دریائے چہار اسم موسوم ہے - دریائے سندہ - دریائے اٹک - دریائے نیلاب - دریائے اباسین - اور مخفی نہین کہ اسکا نام ملک سندہ مین بہنے سے دریائے سندہ اور قلعہ اٹک کے نیچے بہنے سے دریائے اٹک اور شہر نیلاب کے نیچے چلنے سے دریائے نیلاب مشہور ہوا - مگر وجہہ اسکے موسوم ہونے کی یہ دریائے اباسین ایسی کوئی ظاہر نہین ہوتی کہ عقل تسلیم کرے عوام الناس کا قول ہے کہ چونکہ یہہ دریائے تند و پرشور ہی لفظ ابا جو بزبان عرب باپ کو کہتے ہین اور لفظ سین یا سیند جسکا معنے بزبان افغانی دریا ہی ملا کر اسکا نام رکہا گیا یعنی باپ دریاؤن کا - ساکنین ملک ہزارہ و تنول اسکو سن کہا کرتے ہین شائد کہ مخفف سند ہو - مشہور ہے کہ اس دریا کا منبع کسی شخص نے کبہی دیکہا نہین مگر بعضے محققین نے لکہا ہے کہ چھوٹے تبت کے پاس دو ندیان لینے - شایک - و سنگیاب کو اتفاق سے بنتا ہے اور وہانسے چلکر بملک کشمیر شہر گیا اور سکاردو کے پاس سے بہتا ہوا ملک پنجاب مین قلعہ اٹک اور شہر نیلاب کے نیچے سے گذرتا ہی اور ڈیرہ اسمٰعیل خان مین پہونچکر وہانسے کوٹ مٹہن کے پاس قاضی کی قبر کے نیچے پنجاب کے پانچ دریاؤن سے ملجاتا ہے اور اونکے اتفاق

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سے آگے روانہ ہوکر ملک سندہ مین قلعہ پہلک کے پاس دو شاخ ہوگیا اور اوس قلعہ کے دونوطرف بہنے سے اوسکے استحکام کو معاون ہے پہر اسی ملک سندہ نام کے جنوب کیطرف ایکہزار اٹھہ سو میل کے طے کرنے سے بحیرہ عرب مین منتہی ہوتا ہے۔ جو لوگ ہندوستان سے براہ بلوچستان ایران کو جاتے ہین وہ لوگ موضع راجن پور کی نزدیکی مین اس سے عبور کرتے ہین جہان سے بحیرہ عرب تک اسکے گرداگرد جنگل ہے - یہہ دریائے سرحد شمالی و مغربی موضع کیارہ تحصیل یوسف زائی سے لیکر سرحد جنوبی موضع خیرآباد مضاف تحصیل نوشہرہ تک چھتیس میل ضلع پشاور سے متعلق ہے اسکا پانی برنگ آسمانی و مکدر ریگ آمیز و سرد تر خوشگوار و مقوی ہے قدرے ملاحت رکھتا ہی سو سب دریاؤن کے پانی کو لازم ہی اسواسطے کہ متعفن نہوین - ساکنین دیہات سواحل دریائے ہذا جنکی استعمال مین اسکا پانی آتا ہے صحیح البدن ہین لیکن غلبہ یوست سے خیلی شکوہ گذار - جانوران موذی دریائی ہے - بچ - و نہنگ - اسمین کبھی نہین ملا مچھلی از قسم - رو ہو - سینگ - ملی - اسمین بہت ہی اور لذیذ بھی ہوتی ہے - اسکے کنارہ پر ملک یوسف زائی مین جو قطعہ زمین باسم پلیہ مشہور ہے وہان بعضے جانوران آب مثل مرغابی - سرخاب - کلنگ - شکار کئے جاتے ہین - جانور پائین نام بھی اسمین ملکتا ہی جسکا روغن بطریق پتال جنتہ نکلتا ہی اور اوس سے تدہین اعضائے ماوف واسطے دفع اوجاع بلغمی کے مثل وجع المفاصل وعرق النسا وغیرہ علاج ہی - سگ آبی جسکا نام اس ملک مین سگ لاو ہی وہ بھی اس دریا مین ملتا ہے اوسکی پوست سے پوستین بنائی جاتی ہے - اسکے سواحل پتھرون سی پختہ اور کئی جگہہ بلند ترین اسواسطے اس سے زمین مزروعہ کو امید سیرابی نہین بلکہ اسکے کنارہ پر جو قطعات زمین مزروعہ ہین اونکو ناقص کہا جاتا ہے اور اسکے کنارون کی پختگی سے کوئی نہر بھی اس سے نکالی نہین جاسکتی - غرض اسکا بہت جگہہ فراخ بلکہ بقدر میل ہے اور بہت جگہہ تنگ تر چنانچہ اسی نزدیکی مین ضلع پشاور سے باہر ایک جگہہ اسکا عرض کم ہے وہانکا نام بیجو ترپ مشہور ہے - بزبان ہندی مرو جہہ ضلع پشاور بیجو بندر کو اور ترپ کو دنی کو کہتے ہین - پس وہان کسی زمانہ مین کوئی بندر اس پار سے کو دکر اوس پار جا پڑا تہا اور قلعہ خیرآباد مضاف ضلع پشاور کے نزدیک بھی ایک جگہہ اسکا عرض کم ہے اوسجگہہ کا نام گہوڑا ترپ ہے۔ **نقل** مشہور ہے کہ بزمان قدیم جب یہہ ضلع بقبضہ حکومت راجگان ہندو تہا بکنار مغربی دریائے ہذا قلعہ خیرآباد کے نزدیک اوس پہاڑ پر جسکا نام کوہ راجہ ہوڈی ہے راجہ ہوڈی مقیم تہا اور بکنار مشرقی دریائے ہذا کوہ کوٹ پٹاور مضاف ضلع راولپنڈی مین راجہ رسالو بقول راجہ ہمان رہتا تہا اسکی ہمشیرہ پر اور بقول بعضے اسکی زوجہ پر راجہ ہوڈی عاشق تہا اور ہر شب بجوش محبت گہوڑے پر سوار ہوکر انہی معشوقہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کے پاس پہونچتا تہا اور اثنائے راہ مین جب دریا کو حایل پاتا تو گہوڑا اوسکا کو دکر پار ہوجایا کرتا تہا اسواسطے اس جگہہ کا نام گہوڑا ترپ ہے جہان اب اٹک کے نیچے پل کشتی ہائے کا ہوتا ہی وہان چوڑائی اسکی ۱۶۸ کرم یعنے ۱۰۰۸ فٹ کی قریب ہے واضح رہے کہ یہہ چوڑائی اوس مدتک ہی کہ جہانتک تمام درجہ پانی وافر ہوتا ہے ۔عمق اس دریا کا سب جگہہ زیادہ از زیادہ ہی اور قلعہ اٹک کی نزدیکی مین اسکا عمق بمقدار ۲۴ فٹ ہی اور موضع بازار مضاف پتہ حنٹ تحصیل نوشہرہ کے نزدیک اسکا عمق کچہہ کم ہی کہتے ہین کہ بموسم زمستان آدمی سوار و پیادہ اوس جگہہ پایاب عبور کرسکتا ہی اور مہاراجہ رنجیت سنگہ نے بحالت فیل سوار یکے مع مردم فوج اسپ سوار و فیل سوار اوسی جگہہ پایاب عبور کیا تہا لیکن بہت سپاہی لوگ ڈوب گئے تہے اور بہت لوگون کو صدمہ نقصان مالی پہونچا تہا اور بعضے کہتے ہین کہ بوقت عبور سب فیلون اور گہوڑون کو راہ مین کئی جگہہ تیرنا پڑا تہا ۔۔ یہہ دریائے ازاں تند اور مہیب ہی خصوصاً آٹھہ کوس مین یعنے تا بین شہسہ اٹک و نیلاب ملاحون نے از روے تجربہ و تحقیق ثابت کر رکہا ہی کہ اسقدر مسافت مین کشتی کو ساٹہہ جگہہ خوف شکست و غرق ہی اونکو بلفظ اصطلاح خود ساٹہہ پوڑیان کہتے ہین پوڑی معنی زینہ کے ان سب مقامات دشوار گذار سے بعضے نام رکہتے ہین یعنے سات پہاڑیان بہہ یگر متصل ہین جنکو سات سہیلیان بولتے ہین اور عوام الناس سات سوکنان کہتے ہین سوکن بمعنے سوت ہی ان پہاڑیون کے پتہرون کے صدمات سے کشتی کو ٹوٹ جانیکا خوف ہے ۔ اور ایک گرداب سخت ہی اوسکا نام دیگ ہی اور یہہ بہی کہا جاتا ہے کہ وہان کہچڑی پکتی ہے یعنے اوس جگہہ پانی کے جوش کا وہ حال ہی جیسا کہ کہچڑی کے پکنے کے وقت دیگ مین ہوتا ہی اور مواقع مشہور بہیجو ترپ و گہوڑا ترپ بہی صعب گذارہین ۔ **نقل** ۔مشہور ہی کہ نواب علی مردان خان کے پاس قطعہ سنگ پارس تہا جسکی خواص مین سے ہی کہ اوسکا چہونا لوہے کو سونا کرتا ہی وہ بوقت عبور قلعہ اٹک کے پاس اوس سے گرکر اس دریا مین جا پڑا تہا ۔ اسکا جوش و خروش کبہی کبہی شمر زیان جانی و مالی ہوتا رہا ہے چنانچہ بتیس سال گذرے ہین کہ کوہستان کشمیر مین ایک مٹی کے پہاڑ نے اسمین گرکر اسکی پانی کو روکدیا اوسوقت یہہ دریا ایک چہوٹی سی ندی معلوم ہوتا تہا ساکنان کوہستان مذکور نے بارسال خطوط باشندگان دیہات سواحل دریائے ہذا کو آگاہ کردیا کہ وہ لوگ اپنی مساکن سے الگ ہوجاوین کیونکہ جب مٹی پانی ہوجاویگی تب ہر واحد کو اوسمین سے خوف تلف جان و مال ہوگا یہہ لوگ غافل ہی رہے اور چہہ مہینہ کے بعد بند ٹوٹ گیا اور پانی رکا ہوا یکبار چلا اوسکے لطمات سے ملک سندہ تک اسکی کنارہ پر صدہا موضع مین لوگون کو نقصان جانی و مالی پیش آیا اکثر مردکان سے جو بر سر آب دکہائی دیتے تہے ایک شخص مردہ بلباس چرمی تہا جسکے قد کی درازی آٹہہ نوگز تک تہی معلوم نہوا کہ کس ملک کا آدمی تہا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کسی نے اوس سیلاب کے آنے کی تاریخ لفظ غریو آسی پیدا کری تہی اس لفظ کے حروف کی اعداد سے سنہ ہجری ایکہزار دہ
ستا دن ظاہر ہوتا ہی اور یہہ سیلاب وقت نماز دیگر سے آدہی رات تک اس ضلع مین رہا اوسقدر مدت مین پانی اس
دریا کا برنگ سیاہ اور تلخ مزہ تہا پہر بحالت اصلی آگیا۔ **نقل** - کہتے ہین کہ ایک شخص ساکن تحصیل یوسف زائی اوس
طوفان قہر الٰہی مین آکر قدرت کاملہ سے ایک پشتارہ پہوسہ کو آر شناوری بناکر شہر نیلاب کے نزدیک بساحل سلامت
پہونچا اور بیان طراز ہوا کہ اوسکے ساتہہ اوس سیلاب مین ایک شخص دیگر بہی ایک دوسرے پشتارہ پہوسہ پر زندہ
بہتا چلا آتا تہا شہر نیلاب کے پاس پانی مین غیب سے ایک گہوڑا پیدا ہوا اوس گہوڑے نے اوس پشتارہ کو جسپر وہ
بیٹہا تہا تہوتہن رکہکر سونگہا پہر اوسیوقت مونہہ پہیر کر اوس پشتارہ کو لاتون کی ضربات سے پراگندہ کر دیا چنانچہ وہ
شخص ڈوب گیا اور گہوڑا وہان ہی غائب ہوا - پہر ۱۰۸۲ھ مین دوسری دفعہ کوہستان مذکور مین اسکا پانی رکا مگر
تہوڑا اوس پہاڑ کے لوگون نے بذریعہ خطوط ساکنین ضلع ہذا کو خبردار کیا اور سیلاب بہی آیا مگر اوس سیلاب اوّل سے کم
اور بروز روشن اور دوپہر سے زیادہ اس ضلع مین نہین رہا پہر بہی بہت لوگون نے نقصان جانی و مالی دیکہا - اس دریا سے
مخلوقات کو نفع پہونچتا ہے یعنے اسکی واسطے سے لکڑی کوہستانی از قسم چیڑ و دیار ہنجکوڑہ کیطرف سے اس ضلع مین لاکر بیچتے
ہین اور اس ضلع سے سوداگر لوگ اکثر مال تجارتی جسکی تفصیل بموقع خود مندرج ہے کشتیون پر رکہکر بطرف ملک سکہر بمبئی
تک لیجاتے ہین اور اوسکی کنارہ پر شہر اٹک مین عمدہ کشتیان بنائی جاتی ہین جنکو ساہوکاران شکارپور یہ و دیگر سوداگران
بوقت ضرورت ارسال مال تجارتی بجانب ملک سندہ بہت روپیہ کی عوض مین خریدتے ہین اور محصول میری سے منفعت
عمدہ حاصل فائدہ قوم ملاح خود ظاہر ہی چنانچہ سال حال مین مبلغ ۱۰۰۰۰ روپیہ سالانہ واجب الادا ہی بذمہ ٹہیکہداران
لذرات منسوب ضلع ہذا مقرر ہی اور وہ دو گذرہین جنمین سی اوّل - گذر اٹک ہے اٹک جس سی یہہ گذرمنسوب ہے ایک قلعہ ہے
سنگین بڑا وسیع اور مستحکم بنوایا ہوا اکبر بادشاہ کا جو شہر پشاور سی تیس کوس کے فاصلہ پر بجانب مشرق بکنارہ مشرقی دریائے
اٹک ہی - اٹک بزبان ہندی ضلع پشاور ایک لفظ ہی جسکو معنی بزبان اردو ٹہیرنے کے مشہور ہی کہ جب ۹۸۴ ہجری مین
اوس بادشاہ کو سفر کابل پیش آیا تو جہان یہہ قلعہ ہے وہان جوش و خروش آب دریائی سے فرصت عبور نپاکر چند روز تک
ٹہرا رہا پہر حکم بنائے قلعہ نافذ فرمایا سو اسطے عوام الناس نے اس قلعہ کو باین نام موسوم کر دیا اوسکے بعد بزمانہ ضعف سلطنت
خاندان چغتائی اوس قلعہ کے درمیان لوگون نے خانجات طیار کر کے ایک شہر آباد کیا پہر ابتدائی عہد حکومت سرکار انگریزی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

مین قلعہ خالی کرایا گیا اور لوگون نے باہر آکر اوسکے نزدیک ایک شہر دلچسپ بھارت سنگی طیار کر لیا اوسکا نام بہی ایک مشہور ہا
قلعہ مین صرف سپاہیان فوج سرکار مع قدرے سامان جنگ از قسم توپ و تفنگ و بارود و گولہ بقدر ضرورت رہتے ہین
جایا ہے کوئی شخص اوسمین ساکن نہین - اصل مین اس قلعہ کے دو دروازے تہے مہاراجہ رنجیت سنگہ نے تیسرا دروازہ بنایا

نقل - مشہور رہی پہلے یہہ قلعہ ایک منزل تک اونچا بنایا گیا تہا جب بادشاہ نے دیکہا خوش ہوکر کہنے لگا کہ یہہ قلعہ بہت
استوار ہی اتنے مین سرداران فوج سے ایک سوار بپایہ ادب استادہ ہوکر عارض ہوا کہ یہہ قلعہ اگرچہ استوار ہے لیکن
اوسکی فصیل بلند نہین اگر کوئی سوار چست و چالاک ارادہ کرے تو باہر سے گہوڑا کو داکر اندر قلعہ کے جا سکتا ہی چنانچہ میز
خود یہہ کام کر سکتا ہون بادشاہ نے متعجب ہوکر اجازت دی اوسنے گہوڑے کو چند قدم کے فاصلہ پر لیجاکر ایسا دوڑایا کہ
وہ گہوڑا گرم جولانی مین آکر قلعہ کے اندر جا پڑا بادشاہ نے متحیر ہوکر حکم دیا کہ اس قلعہ کو مسقف کرکے اسکی فصیل کو ہر طرف
سے اونچا بنوایا جاوے چنانچہ ایسا ہی ہوا - یہہ قلعہ پائے سنہ ۱۸۳۱ء ایسا متصل ہے کہ اسکا ایک برج مغربی آب دریا
نام اوسکی پانی مین بنایا گیا ہوا ہی کہتے ہین کہ جس جگہہ اوسکی بنیاد ڈالی گئی تہی اوسوقت وہان نقارہ بجایا اور اوسکی
آواز اون لوگون نے نہین سنی جو دریا کے کنارے پہنچے تہے اوسکی عمارت مین بجائے گچ سرب ڈلا ہوا
استعمال مین آیا تہا اسکی وسیلہ سے قلعگیان ہمیشہ آب دریا سے مستفیض ہین اسمین واسطے دخول آب کے تین دریچے کیے
ہوئے ہین کہ باختلاف فصول کمی بیشی مقدار آب موجب تکلیف گذاری قلعہ نشینان نہووے **نقل** - سنا جاتا ہے
کہ بوقت تعمیر آب در ذا اسکی بنیاد کو دریا نے نہین دیتا تہا اور کوئی امیر و وزیر کسی تدبیر سے چارہ کوئی نہین
کر سکتا تہا بامر لاچاری بادشاہ رجوع بشاہ نظر پیر جسکی خانقاہ پختہ آب در ذ کے نزدیک موجود ہی لایا اور اوسکو
ساتہہ لیکر اوسکے مرشد شیخ یحییٰ نام کی خدمت مین جنکی خانقاہ شہر آگرہ کے پاس ہی مشرف ہوکر کہ شفعال صاحبت
خود ہوا اوسنے اپنا عصا شاہ نظر کو دیکر فرمایا کہ اس پتہ سے اوسکی طرف سے دریا کو پیام منع نقصان رسانی دیوے
شاہ نظر نے باتفاق بادشاہ برلب آب دریا آکر ابلاغ پیام کیا اوسیوقت دریا کئی قدم تک دور چلا گیا جب عمارت
نے اختتام کا مونہہ دیکہا شیخ یحییٰ صاحب نے آکر دیکہا اور خوش ہوکر دریا کو فرمایا کہ اپنے اصلی مکان مین آجاوے
دریا جوش و خروش ہولناک کے ساتہہ مکان قدیمی کیطرف روانہ ہوا پہر فرمایا کہ یہہ عمارت یادگار رفیقہ ہے اسکو نقصان
نہ پہونچانا اس بات کے کہنے سے سب جوش و خروش دریا کا موقوف ہوا اور اپنے اصلی پلیہہ مین پہونچکر آہستہ آہستہ بہنے لگا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

چنانچہ ابتک ایسا ہی دیکھا جاتا ہی کہ اس دریا کا پانی باوجود تندی اور قہار یکے آب درد کے پاس آہستہ ہی چلتا ہے ۔
یہہ گذر پختہ ہے گندہ نہین اور شاہ راہ مین ہی ساکنین ضلع ہزارہ اور اہل کابل و قندہار و بخارا اس ضلع کے راہ سی جب
ہندوستان کو جاتے ہین اونکو یہہ گذر ہی درپیش آتا ہی اور سلاطین ماضیہ ہندوستان و افغانستان اکثر اسی جگہہ اس
دریا سے عبور کرتے رہی اور سپاہیان فوج سرکار انگریزی بہی اسجگہہ اس دریا سی دار پار آتے جاتے ہین اس گذر کے نزدیک
آب دریائے لنڈی اس دریا ئی سندہ مین داخل ہوکر اسکی پانی کی تندی و تیزی رفتار کو زیادہ کرتا ہی اور یہہ دریا خود
بہی اس جگہہ بسبب تنگی عرض اپنی کے رکا ہوا چلتا ہی اسواسطے یہہ دریا اس جگہہ ایسا مہیب اور ہولناک ہی کہ کشتی پر
سوار ہوتے ہی انسان کی ہوش اوڑ جاتی ہی اور ظاہر ہے کہ اس گذر پر دریا مین کشتی کو ٹوٹنے اور ڈوبنے کا بہت
خوف ہی مگر اسکے ملاحونکی چابکدستی ہی کشتی کیواسطے بمنزلہ بادموافق ہے کہتے ہین کہ اکبر بادشاہ نے انکی بزرگان کی ملاحان
دریائے جمن سی انتخاب کرکے بلوایا اور اس دریا پر بکار ملاحی مقرر کیا تہا پہر وہ لوگ یہان ہی مقیم رہی اور اونکی
اولاد نے بہی اسی جگہہ ساکن ہونا مناسب جانکر شہر اٹک کے پاس ایک دیہہ بنامی نور نام بعمارت سنگی آباد کرلیا ابتک
وہان رہتے ہین ۔ اس گذر پر آمد و رفت کشتی براہ محرف ہی کنار مشرقی دریا سے بطرف کنار مغربی تند اور تیز آتی ہے
اور کنار مغربی دریا سی بجانب کنار مشرقی آہستہ آہستہ جاتی ہی اسیواسطے مشہور ہے کہ آجتک اس گذر پر جو کشتی ڈوبتی یا
ٹوٹتی رہی ہے وہ کنار مشرقی دریا سے بطرف کنار مغربی آنیوالی ہی تہی کنارہ مغربی سے کنارہ مشرقی کو جاتے ہوئے
کشتی کبہی ڈوبی یا ٹوٹی نہین کنارہ مشرقی دریا سے آب درد قلعہ اٹک کے پاس سی کشتی روان ہوکر بکنار مغربی دریا سنگ
جلالیہ کے پاس ٹہہرتی ہی اور کنارہ مغربی دریا سے سنگ کمالیہ کے پاس سی چلکر موضع ملاحی نور کے نزدیک کنارہ مشرقی
دریا پر پہونچتی ہے ۔ **فائدہ** ۔ جلالیہ و کمالیہ دو پتہر کا نام ہے جو بکنار مغربی دریائے سندہ قصبہ خیرآباد کی نزدیک
اوسکی زمین مین پڑے ہوئے ہین اور اونکی مابین مسافت ربع میل واقع ہے کہتے ہین کہ کسی زمانہ مین ان دو پتہرون
پر دو زاہد موسوم بہ جلال و کمال بیٹہکر بادائے وظائف عبادت و ریاضت مشغول رہی تہے اور اونکی اسماء کی نسبت سے
ان ہر دو پتہر سے ہر ایک کا نام مشہور ہوگیا ۔ روایت ہی کہ ہر دو زاہد ان سی کمالیہ نے کہا تہا کہ جو شخص میرے مکان کے
پاس سی کشتی چہوڑیگا وہ کشتی ہر آفت سے امون بکنار سلامت پہونچکر گی اور جلالیہ نے یہہ کہا تہا کہ جو کشتی میرے مکان
کے پاس پہونچیگی اوسکو ڈوبنے اور ٹوٹنے کا خوف ہی چنانچہ اکثر کشتیون نے نقصان کا صدمہ اوٹہایا پہر کمالیہ کی شفاعت

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سے جلالیہ بر سر رحم آیا اور اب تک جو ان دونو پتھرون کے پاس کشتی پانی کے صدمہ سے کچھہ چھک جایا کرتی ہے۔ عوام لوگون مین مشہور ہے کہ ان بزرگونکی نشستگاہ کے سامنے ادائے سلام سے اونکی تعظیم نگاہ کہتے ہین۔ اور بعضے کہتے ہین کہ اکبر بادشاہ کے عہد مین جلالیہ پسر پیر تاریک ملک تیراہ کو ملجا و ماوا مقرر کرکے قزاقی اور رہزنی سے باعث بے آرامی خلائق ضلع پشاور و نواح ضلع مذکور تہا بادشاہ نے درحالیکہ مقیم اٹک تہا کسیقدر سپاہیان فوج کو مع قدرے خزانہ اس ضلع لیطرف راہی کیا قضا سے جس کشتی پر خزانہ تہا وہ پتھر جلالیہ نام سے ٹکر کہاکر ٹوٹ گئی اور خزانہ ڈوب گیا اوسوقت بادشاہ نے متبسم ہوکر فرمایا کہ ہمارے واسطے یہہ پتھر جلالیہ ہے یعنی منسوب بہ جلالیہ قزاق اوس روز سے یہہ پتھر باین نام موسوم ہے اور دوسرے پتھر کا نام کمالیہ ملاحون نے رکھدیا۔ اس گذر پر بایام زمستان یعنی ماہ ستمبر سے ماہ مئی تک پل کشتیونکا بڑی مضبوطی کے ساتہہ ملیار رہتا ہے اون کشتیونکو بڑی بڑے سخت آہنی زنجیرون سے باندہکر اون زنجیرونکو ایک برج سنگی کے ساتہہ باندہا جاتا ہے جو ۱۸۳۶ء مین بڑی استواری کے ساتہہ سرکار انگریزی نے بکنار مغربی دریائے بنوایا ہوسم تابستان اوس برج کے گرداگرد آب دریا ہوا کرتا ہے۔ صبح سے آٹھہ بجے رات تک مسافرین کو اس گذر پر اجازت عبور دریا ہے اور تمام رات سوائے سواران شکرم و میل کارٹ ڈاک کے جو اونکو واسطے کوئی مانع نہین ناممکن ہے کہ کوئی مسافر عبور کرے۔ نمک اس دریا سے پار لیطرف اٹک کوئی لیجانے نہین پاتا اور اسلحہ بہی وہ شخص لیجا سکتا ہے جو اجازت نامہ مہری دستخطی حکام با اختیار رکہتا ہو۔ ۱۸۵۷ء مین جب افواج ہندوستانی اطاعت سرکار سے باہر آگئین اون دنون مین بکنار مغربی دریائے ہذا بر سر پل ایک دروازہ بنایا گیا جو شام کو اوسکے کواڑ بند کرکے قفل لگایا جاتا تہا اور ساکنین ضلع پشاور متحیر ہوکر کہتے تہے کہ سرکار انگریزی نے بخلاف بادشاہان سلف دریا کو مقفل کردیا ہے۔ قلعہ اٹک کے نزدیک ۱۸۶۴ء سے سرکار انگریزی نے اس دریا کے پانی کے نیچے پتھرونکو توڑوا کر ایک رہگذر عجیب پیدا کیا ہے اگرچہ کسان معدود اوس راہ تہ آبد کے وسیلہ سے دار پار ہوتے ہین لیکن وہ راستہ ابہی تک جاری نہین ہوا اوسکی اوپر سے پانی کے ٹپکنے کا خوف باقی ہے اور تدبیر استحکام و اصلاح راہ مذکور ہمچنان در پیش ہے۔ سرانجام کار کیا ہوتا ہے یہہ گذر سڑک کلان تا بر قی والہ پر واقع ہے اور اس گذر پر دریائے لنڈی اور دریائے اٹک کے متفق ہونے سے محصول میر بحری دو چند مقرر ہے۔ ۱۱ کشتیان اور ۱۰ مالہ طلاح اس گذر پر موجود رہتے ہین اور سال حال مین مبلغ ۱۰۰۰ سالانہ ٹہیکہ میر بحری گذر ہذا مقرر ہے۔ بعہد سکہان اس گذر پر بہت کشتیان ڈوب جایا کرتی تہین اب سرکار انگریزی کے زمانہ مین عمدہ انتظام ہے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کشتیان سخت مضبوط اوسمیں کناروں والی بنائی گئی ہین اور مقدار بار کشتی مشخص کیا گیا ہمیشہ اہلکاران سرکاری نگران رہتے ہین کہ مبادا کبھی کسی کشتی پر اوسکے اندازہ احتمال سے زیادہ بار رکھا جاوے اور ہر کشتی مین دو سرنا موجود رہتی ہین در ملاحونکو بہ تہدید تمام کہا گیا ہوا ہی کہ خدانخواستہ باشد اگر کوئی کشتی ٹوٹے یا ڈوب جاوے توحتی الامکان دستگیری مردمان قریب الغرق مین کوشش بلیغ مبذول کرین +

دوم ذکر گذرہنڈ - یہہ گذر منسوب ہی موضع ہنڈ سے جسکی پاس واقع ہے گذر پختہ ہے جس شخص نے ملک سوات سے بجوڑ سے لاہور کیطرف جانا ہو یا جو شخص پتہ خٹک سے ملک چھچھہ کو جاوے اونکو یہہ گذر راہ مین ہی یہہ گذر شہر پشاور سے براہ چہاونی مردان اکتالیس کوس اور براہ موضع سیدو تینتیس کوس کے فاصلہ پر بطرف مشرق مائل بشمال ہے براہ اول پشاور سے موضع مانیری تک چھتیس کوس مین سڑک سرکاری ہے اور اوس سے آگے اس گذر تک پانچ کوس مین راہ پختہ ہی سڑک سرکاری کوئی نہین اور براہ دوم پشاور سے موضع سیدو تک پچیس کوس مین سڑک پختہ تا روالی اور اوس سے آگے شیخ ڈہیری تک سات کوس مین سڑک سرکاری جو ضلع ہزارہ کو جاتی ہی موجود اور اوس سے آگے اس گذر تک ایک کوس مین راہ پختہ ہے اور اس گذر سے آگے سڑک تا والی پندرہ کوس کے فاصلہ پر ہی اور اس جگہہ سے قصبہ حضرو تک پانچ کوس مین راہ خام ہی بگہ اور گاڑی کا چلنا ناممکن ہے اور قصبہ حضرو سے آگے تا قصبہ حسن ابدال دس کوس مین سڑک سرکاری خام ہی اوسپر بگہ اور گاڑی چل سکتی ہی جہان یہہ گذر ہے اوس جگہہ دریا بہت عمیق یعنے کوس تک پھیلا ہوا ہی اسواسطے کشتی اسمین نہین کبھی کبھی ڈوب جایا کرتی ہے - تین کشتیان اور بارہ ملاح اسپر موجود اور سال حال مین مبلغ من) لاکھ ۔۔۔ روپیہ بھیکہ محصول یہ گذر مقرر ہے - ہندو لوگ اس دریا کو ایک تیرتہ سمجھتے ہین ملک اپنی کتابون کے مضامین کے اشارات سے معتقد ہین کہ سمت ۱۹ بکرمی تک جسکی آخر مین ستائیس سال تک دیر ہی آب دریائے گرنگ سے خواص مین و برکت جدا ہو کر اس دریائے مین آجاوینگی اسواسطے اب بھی اسکی پانی سے غسل کرنا موجب کمال پاکیزگی و گنہ شوئی جانتے ہین اور ہر سال بگیر ماہ بیساکہہ کو علی الاکثر اسکے کنارہ پر جمع ہوتے اور اسکی پانی سے غسل کیا کرتے ہین چنانچہ اس ضلع پشاور مین شہر اٹک کے نزدیک اسکی کنارہ پر میلہ بیساکھی بڑی رونق سے ہوا کرتا ہی اور وے لوگ اس دریا سے گذر کر ملک واقع کنار مغربی اوسکے مین آنا معیوب جانتے ہین یہانتک کہ از روئے اصول اعتقاد خود بیان کرتے ہین کہ اونمین سے جو شخص کبھی کنار مغربی دریائے ہذا آوے اوسکو مناسب ہی کہ جب بکنار مشرقی واپس جاوے تو زنار

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جدید گلے مین ڈالے اور سب شرائط ہندو ہونیکے از سرنو بجالاوے بلک قائل ہین کہ اس دریا کا نام اٹک اسی وجہ سے ہے کہ ہندو لوگون کیواسطے ہندوستان سے بطرف مغرب چلنیکیوقت اس دریا کے کنارہ مشرقی پر پہونچکر ٹہہر جانا چاہیے۔ باشندگان دیہات سواحل دریائے ہذا اسکی نزدیکی سے علی العموم تیرنا جانتے ہین۔ سیگ اس دریا کی موٹی ہی پہٹیار ونکو بوقت بریان کرنے والون کے فائدہ دیتی ہی یعنے ایکبار تپنے سے بآسانی سرد نہین ہوتی اور لوہار لوگ اوس سے سان جو آلہ تیزی اسلحہ ہے بنایا کرتے ہین۔ اس دریا کی ریگ سے سونا سپید رنگ نکالا جاتا ہی۔ اس دریا کے پانی کے خواص ذاتی سے ایک یہہ بہی مشہور ہی کہ اوسکے پینیوالا شخص ہمیشہ ہوجاتا ہے چنانچہ کسی شخص تجربہ کار کا مقولہ ہے۔ بیت

ہر آنکس کہ آب اٹک نوش کرد ✦ طریق محبت فراموش کرد ✦

ذکر دریائے کابل ۔ یہہ دریا ضلع پشاور مین بچہار نام موسوم ہے۔ دریائے کابل۔ دریائے مچنی۔ دریائے ناگمان۔ دریائے لنڈی۔ اور اسی ضلع کی زمین مین اسکی دو شاخ اس سے جدا ہوکر اس سے بجانب شمال وجنوب بہتی ہین اگرچہ پہر اسی دریا مین منتہی ہو جاتے ہین لیکن اونمین سے ہر دو احد نے بصورت دریائے علیحدہ نمایان ہوکر جدا نام حاصل کیا ہی یعنے جو شاخ اسکی اس سے بجانب شمال ہی اوسکا نام دریائے آدی زائی ہی اور دوسری شاخ اسکی جو اس سے بطرف جنوب ہے باسم دریائے شاہ عالم مسمے ہے۔ سنا جاتا ہی کہ نو نہرین۔ نہر مرکے خیل۔ نہر ماخیل نہر چپرہار۔ نہر پیچیر۔ نہر حصارک۔ نہر کوٹ۔ نہر گز۔ نہر لنڈان۔ بلک نگرہار جسکا اصلی نام ان نہرون کی نسبت سے بزبان پارسی نو نہار تھا یعنی نو نہرین پہر بکثرت استعمال تہوڑا سا تغیر پاکر نگرہار یا نگنہار مشہور ہوا شہر جلال آباد کے نواح مین آلپسین متفق ہوکر بصورت دریائے واحد بنجاتے ہین اوس دریا کا نام دریائے کابل ہی جو وہانسے اس ضلع پشاور کیطرف کو چلکر پہاڑون کے بیچ سے گذرتا ہوا زمین ہیرہ مشترکہ مضاف تحصیل لشپا ور ضلع پشاور مین داخل ہوتا ہے اور قلعہ مچنی کے نزدیک اسکی وہ شاخ اس سے جدا ہوکر اس سے بجانب شمال جاری ہوئی جسکا نام اب دریائے آدی زائی یا بقول بعضی دریائے حاجی زائی مشہور ہی اسواسطے کہ موضع آدی زائی جو دراصل باجی زائی ہی اوسکے کنارہ پر آباد ہی وہان پہلے گذر مقرر تہا اب نہین اور یہہ شاخ اس ضلع مین سولہ میل مسافت طے کرکے بزمین اگرہ مضاف تحصیل مشت نگرندی کٹہالہ مین جو شاخ دریائے سوات سے منتہی ہوجاتی ہے۔ چار میل مین یعنے موضع میرہ مشترکہ سے موضع چغرمٹی مضاف تحصیل داؤدزائی تک اس دریا کے کابل کا نام دریائے مچنی ہی اسواسطے کہ اوس زمین کا نام

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بہی معنی ہی جس سے منسوب ہونے سے اسکا یہہ نام مقرر ہوا اور موضع چغری مٹی سے موضع جگل تک دس میل
مین اسکا نام دریائے شاہ عالم مشہور رہا اسلئے کہ موضع شاہ عالم اسکے کنارہ پر ہی وہان پہلے گذر مقرر تہا اب نہیں
مدت ستر سال کے گذری ہی کہ اس دریائے کابل نے ناگاہ بہ دسیلاب جوش وخروش مین آکر موضع چغری مٹی کے نزدیک
ایک چہوٹی سی نہر مین جو آبپاشی زراعات کیواسطے اسی سے نکالی ہوئی تہی داخل ہوکر ایک نئی راہ سے روانہ ہونے
سے بہت لوگون کو نقصان جانی ومالی پہونچایا اوسدن سے لوگون نے اسکا نام دریائے ناگمان رکہدیا اسواسطے کہ کسی
کے گمان مین نہین تہا کہ یہہ دریا اس راستہ سے چل پڑیگا یہہ ناگمان نئی راستہ سے چلا اتبک موضع چغری مٹی سے
موضع جگل تک دس میل مین جاری رہا اور اوسکا قدیمی نام بہی گم ہوا چنانچہ ابتک جاری اور اپنے اصلی نام سے موسوم
ہے اور بزمین موضع جگل پہ اسی مین داخل ہوجاتا ہی اور اوس سے آگے سرحد جنوبی موضع کنڈ مضاف تحصیل نوشہرہ
تک جہان دریائے سندہ مین داخل ہوتا ہی لاوسط میل مین اسکا نام دریائے لنڈہ مشہور یعنے لنڈہ بزبان ہندی مروجہ
ضلع پشاور ہر چیز بیدم وکوتاہ کو کہتے ہین اور بزبان افغانی بہی اس لفظ سے یہہ ہی مراد ہی مگر افغانونکے تلفظ سے
پایا جاتا ہی کہ اس لفظ مین بجائے حرف ہائے ہوز حرف یائے تحتانی مجہول ہی پس یہہ دریائے جو اس ضلع پشاور مین
سرحد مغربی میرہ مشترکہ مضاف تحصیل پشاور سے سرحد جنوبی کے موضع کنڈ مضاف تحصیل نوشہرہ تک تہوڑا سا یعنے چودہ
میل مسافت طے کرکے موضع نیرآباد کی نزدیکی مین دریائے سندہ مین منتہی ہوکر بے نام ونشان ہوجاتا ہی اسواسطے
اس نام سے مشہور ہوا۔ یہہ دریا ی کابل اس ضلع پشاور کی زمین مین اسطرح سے گذرتا ہی کہ زمین ضلع کو دو حصہ پر منقسم کردیا
ہے چنانچہ تحصیل یوسف زائی وتحصیل ہشنگر وتحصیل دوآبہ وچند دیہات تحصیل خٹک اس سے بجانب شمال ہین اور تحصیل
پشاور وتحصیل داؤدزائی واکثر دیہات تحصیل نوشہرہ اس سے بجانب جنوب اسکا پانی اس ضلع مین مغرب سے بطرف
مشرق روان ہے۔ یہہ دریا ی آہستہ کوس مین یعنے قلعہ مہمنی سے موضع گوجران تک وسیع العرض ہی اور تیز چلتا ہی اسواسطے
کہ پتہرون پر گذرتا ہی اوس سے آگے صد کوس مین یعنے موضع گوجران سے قصبہ نوشہرہ تک بہت عریض تو ہی مگر آہستہ
چلتا ہی کیونکہ خاک ریگ آمیز پر گذرتا ہی اور اوس سے آگے اپنی انتہا تک سخت تندی وتیزی سے جاری ہی اسواسطے
کہ زمین سخت اور پتہرون مین چلتا ہی اور عرض بہی چہوٹا رکہتا ہی۔ اس دریا کی تندی اور تیزی سے بیشہ جائے گذر
مبدل ہوا کرتی ہے قلعہ مہمنی سے موضع گوجران تک بعضی جگہہ عمق اسکا بہت تہوڑا ہی یہانتک کہ دو جگہہ یعنے موضع

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

چڑی مٹی اور موضع پہٹیان کی نزدیکی مین بموسم سرما اس سے پایاب عبور کرنا ممکن ہی اور موضع گوجران سے اسکے انتہا تک
اسکا عمق زیادہ تر ہی - قلعہ مچنی سے قصبہ نوشہرہ تک اسکی سواحل خام حین اسواسطے نقصان و نفع بردو برآمد زمین سے
متوقع ہی اور نوشہرہ سے اسکی انتہا تک اسکے کنارے پختہ ہین زمین کو اس سے کچھہ خوف نہین - اسکا پانی قلعہ مچنی سے
نوشہرہ تک بموسم تابستان کمدر ریگ آمیز اور بموسم زمستان خوب مصفا ہوتا ہی مگر دیکھنے مین برنگ سبز معلوم ہوتا ہے
اور نوشہرہ سے انتہا تک بموسم تابستان تہوڑا کمدر رہتا ہی مگر بموسم زمستان اچھا صاف ہوتا ہے اور عموماً شیرین مزہ
ہے خصوصاً چہاونی نوشہرہ سے انتہا تک بہت خوشگوار اور مقوی ہے جن لوگون کے استعمال مین آتا ہی وہ لوگ تندرست
رہتے ہین اور قلعہ مچنی سے چہاونی نوشہرہ تک مضر بدان ہی اسواسطے کہ زمین روئی پر گذرتا ہی - اسکا سیلاب زمین
کیواسطے کچھہ مضر ہے یعنے ریگ ڈالنے سے زمین کو ناقص کردیتا ہی - اسکے پانی سے البتہ زمینون کو فایدہ پہونچتا ہی - یعنے
چھوٹی نہرون کے ذریعہ سے لوگ اسکا پانی اپنی زراعات مین پہونچاتے ہین اور موضع محب باندہ اور موضع باندہ شیخ
اسماعیل مضاف تحصیل داؤدزائی مین اسکا سیلاب بہی میل پہونچنے سے زمین کو نفع کامل دیتا ہی سو وہ نتیجہ فیضان
آب دریائی سواد معلوم ہوتا ہی جو اون ہردو مواضع کی نزدیکی مین اسکے ساتھہ شامل ہوجاتا ہی - اس دریا کی وسعت
سے لکڑی کوہستانی از قسم دیار دیودار چیل اور بنج عمدہ ملک کز سے اور اکثر مال تجارتی از قسم میوجات و دیگر تحایف
قندہاری و کابلی و جلال آبادی حوالہ پر رکھکر اس ضلع پشاور مین لاتے ہین اور حوالہ اسطرح سے بنایا جاتا ہی کہ بیلونکے
پوست کو گہاس لوخ نام سے پرکردیتے ہین اوسکا نام اس ملک مین خیک ہی پس جسقدر طویل و عریض حوالہ بنایا ہو اوسقدر
زمین مین اون خیکونکو گز گز کے فاصلہ پر پہیلا کر رکھدیتے ہین اونکے اوپر موٹی موٹی لکڑیان بطرف طول و عرض بطریق
شہتیر اور کڑی کے ڈالکر خوب مضبوط باندہتے ہین اور اسیطرح سے اوسپر بہت سی لکڑیان باندہنے سے اوسکو اونچا کرتے
ہین اسواسطے کہ جلال آباد سے اس ضلع پشاور مین داخل ہونے تک راہ مین اوسکو کئی جگہہ زیر و زبر ہونے سے ٹوٹنے
اور ڈوبنے کا خوف ہی چنانچہ اون ہولناک مواقع سے کئی جگہہ کا نام بہی مشہور ہے یعنے ایک جگہہ کا نام تورگرداب ہے
بمعنے سیاہ گرداب اور ایک جگہہ کو دیگ اور ایک جگہہ کو چمچہ کہتے ہین - اور ایک جگہہ کا نام شتر گردن اور ایک جگہہ کا
اسم سنی اوبل ہی اور یہہ ہی سبب ہے کہ اسقدر مسافت مین اس دریا مین کشتی کا چلنا محال ہے ! ان جسقدر زمین ضلع
پشاور مین یہہ دریا ہی اوسمین کشتی چلتی ہے چنانچہ موضع گہڑی مومن مضاف تحصیل داؤدزائی کے پاس سے مال تجارتی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

لشیتون پر رکھکر تا قصبہ خیرآباد اس دریا کے ذریعہ سے اور وانسے بوسیلہ دریائے سندہ ملک سکھر کو لیجاتے ہین اور زمین ضلع مین
بہی باستدر مسافت ہین اسمین کشتی کو کئی محل پر سخت خطرہ ہے چنانچہ موضع پیر سباک مضاف تحصیل نوشہرہ کے پاس ایک گرداب
ہائیل ہے جسکا نام خونی ڈب مشہور ہے اور موضع دہریکی مضاف تحصیل نوشہرہ کے نزدیک بہی جائے امان نہین اور جس جگہہ
یہہ دریا دریائے سندہ سے ملتا ہے وہ جگہہ بہی کشتی کیواسطے محل خطر ہے اوس جگہہ کو کوٹہہ بولتے ہین - اس دریا کے کنارون
پر مرغان آبی مثل مرغابی و سرخاب شکار کرنے مین آیا کرتی ہین اور مچھلی لذیذ از قسم روہو - تلی - بہی اسمین ہوتی ہے
اور جانور پائین نام بہی اس دریا مین ہوتا ہے جسکے خواص سے آگاہ کیا گیا - اسکے پانی سے ارانسی دیہات تحصیل داودزائی
اور پٹہ خالصہ علی الاکثر اور پانچ دیہہ تحصیل دوآبہ کی زمین سیراب ہوا کرتی ہے اور باقی زمین تحصیل دوآبہ بسبب
بلندی اسکی فیض سے محروم اور کل مالگذاری دیہات اور راجہ کالاباغ ایکڑ زمین کو اس سے آبپاشی ہوتی ہے اور ۶۲
مواضع مین پن چکی اسکی مدد سے چلتی ہین بلک ایک شخص نے اس دریا مین قصبہ نوشہرہ اور قصبہ اکوڑہ کے پاس ایک ایک
پشتی مضبوط باندہنے سے شہرا رکہی ہے اونمین سے ہر ایک مین دو دو پن چکی ہین جو بمدد آب دریائے ہذا چلتی ہین - ملک
بجوڑ مین اس دریا کے ریگ کو تپاکر اوس سے لوہا نکالتے ہین جو لعل کی مشہور ہے مگر جس جگہہ ریگ سے لوہا نکلتا ہے وہ جگہہ مخصوص
ہے اور علی العموم اس دریا کی ریگ سے سونا نکلتا ہے اگرچہ پورے رنگ ہوتا ہے لیکن کم - بادشاہ اورنگ زیب کے
عہد مین ایک شخص اس دریا سے سونا نکالنے کا متعہد ہوکر بخطاب جارہ دار زرکشی مخاطب تہا اور مبلغ دو سو روپیہ سالانہ
بوجہہ محصول داخل خزانہ سرکار کیا کرتا تہا - نمک اور اسلحہ اسکے وارپار لاتے اور لیجاتے ہین کوئی مانع نہین ساکنین دیہات
سواحل دریائے ہذا علے الاکثر تیرنا خوب جانتے ہین - ہر دو دفعہ جوش سیلاب دریائے سندہ نے چنانچہ مشروحاً ذکر کیا گیا اس
دریا کے پانی کو بہی جوش و خروش مین کر دیا تھا اور باشندگان اکثر دیہات سواحل دریائے ہذا کو سخت نقصان پیش آیا
تہا یعنے تندی و تیزی کثرت سیلاب دریائے مذکور سے اس دریا کا پانی پیچہے کو ہٹ کر کنارون سے باہر آجاتا رہا جس سے
پہلی دفعہ اکثر دیہات کنار جنوبی و شمالی دریائے ہذا نے سخت تباہی کا مونہہ دیکہا ہزارہا آدمی جان سے جاتے رہے -
ہندو لوگونکے نزدیک اس دریا کا پانی پاک نہین اوس سے غسل کرنا موجب مذموم سمجہتے ہین اونکا مقولہ ہے کہ یہہ دریا
بطرف مشرق واسطے خراب اور ناپاک کرنے ملک ہند کے چلا تہا مگر دریائے سندہ نے اوسکو روک کر اور راستہ مین ڈالدیا
سال حال کیواسطے مبلغ [illegible] ٹہیکہ محصول میر بحری دریائے ہذا مقرر ہے اور اسکے دستگذر اس ضلع مین واقعہ ہین +

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

گذر بیلہ محمندان مچنی - یہہ گذر خام ہے پختہ نہین ساکنین ضلع سے جب کوئی شخص ملک نگنہار اور کوہستان دروازہ گئے اور ملک گندہاب کو جاویگا اوسکو یہہ گذر درپیش ہوویگا اس جگہہ یہہ دریا وسیع العرض اور تیز رو ہے پہلے یہہ گذر بیرونق تہا ملاح لوگ مسافرین کو بذریعہ جالہ دریا پار کرتے تھے اون ملاحونکو سرکار سے تنخواہ ملتی تہی پھر اسپر بجائے جالہ کشتیان مقرر ہوئین مگر سرکار کو اس سے کچھہ نفع محصول کا نہین پہنچا - اب ۴ کشتیان اور ۴ ملاح اسپر موجود ہین +

گذر ناگمان - یہہ گذر خام ہے موضع تختی تحصیل داودزئی کے پاس ہے جس شخص نے ضلع ہذا سے چلکر ملک بجوڑ یا کوہ گندہاب کو جانا ہووے اوسکو اس دریا سے اس جگہہ عبور کرنا پڑیگا یہان دریائے کابل عرض زیادہ ہے اور تیز چلتا ہے اسواسطے کشتی خوف مین بہتی ہے بوجہ ان ۲ کشتیونکا تیار کرایا جاتا ہے - ۲ کشتیان اور ۲ ملاح اسپر موجود ہین اور سال حال مین مبلغ ۱۰۰ روپیہ سالانہ ٹہیکہ محصول میر بحری گذر ہذا مقرر ہے

گذر میان گوجر - یہہ گذر خام ہے ساکنین ضلع کوہاٹ و نواح پشاور جب ملک سوات کو جاتے ہین اونکو یہہ گذر درپیش ہے اس جگہہ دریا عریض تو ہے مگر آہستہ چلتا ہے تہ آب اور سواحل پر پتھر نہین ہین اسواسطے کشتی کو ڈوبنے اور ٹوٹنے کا اندیشہ نہین تین کشتیان اور ۳ ملاح اسپر موجود ہین اور سال حال مین مبلغ ۱۰۱ روپیہ سالانہ ٹہیکہ محصول میر بحری گذر ہذا مقرر ہے +

گذر دخی - یہہ گذر خام ہے اور بیرونق اس جگہہ زمیداران دیہات گرد نواح دریا پار آتے جاتے ہین کوئی سوداگر مال تجارتی لیکر اس راہ سے نہین گذرتا اس جگہہ دریا آہستہ چلتا ہے کشتی امین اور بیخوف ہے ایک کشتی اور پانچ ملاح اسپر موجود ہین اور سال حال مین مبلغ ۱۰۱ روپیہ سالانہ ٹہیکہ محصول میر بحری گذر ہذا معین ہے

گذر دوبندی - یہہ گذر موضع نشتہ پرگنہ ہشت نگر کے متصل ہے اور اسی جگہہ کا نام دوبندی ہے جہان دریائے ناگمان اور دریائے سواد باہم متفق ہوتے ہین گذر خام ہے مگر بارونق اکثر مال تجارت اس راستہ سے آتا جاتا ہے جو شخص پشاور سے ملک یوسفزائی و سواد کو جاویگا اوسکو یہہ گذر راہ مین آویگا اس گذر پر دریا بہت عریض ہے اور خیلے تیز چلتا ہے کشتی لرزان ترسان تو رہتی ہے مگر کبہی ڈوبی نہین - ۲ کشتیان اور ۲ ملاح اسپر موجود ہین اور سال حال مین مبلغ ۱۰۱ روپیہ ٹہیکہ محصول میر بحری گذر ہذا مقرر ہے +

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

گذر ڈبیری - یہہ گذر خام ہی موضع ڈبیری پرگنہ ہشت نگر سی منسوب ہے زمینداران نواح گذر ہذا بوقت آمد و رفت اسکے وسیلہ سے وار پار ہوتے ہین کسی سوداگر کا رہگذر نہین اور ساکنین پرگنہ پشاور ملک سوات کیطرف جاتے ہو اس جگہہ اس دریا سی اگر عبور کرین تو ممکن ہے اس جگہہ دریا بھت عریض نہین اور آہستہ چلتا ہی اسواسطے کشتی نہین ہے ایک کشتی اور ۴ ملاح اسپر موجود ہین اور سال حال مین مبلغ سمار روپیہ ٹھیکہ محصول میر بحری گذر ہذا مقرر ہے

گذر خویشگی - یہہ گذر منسوب بموضع خویشگی ہے جسکے متصل یہہ گذر خام ہے ساکنین نواح گذر ہذا اسکے ذریعہ سے وار پار ہوتے ہین سوداگر و کارہگذر نہین جو شخص پرگنہ خٹک سے تحصیل یوسف زائی کو جاوے یہہ گذر راہ مین پاتا ہے اس جگہہ دریا عریض ہی تیز رو نہین کشتی بیخوف ہے مرغابی و مرغاب اسجگہہ شکار کیا جاسکتا ہی ایک کشتی اور ۴ ملاح اسپر موجود ہین اور سال حال مین مبلغ ۱۱ روپیہ سالانہ ٹھیکہ محصول میر بحری گذر ہذا مقرر ہے اونمین سے تین حصہ حق سرکار اور دو حصہ حق ملاحان ہے +

گذر نوشہرہ - یہہ دو قصبہ نوشہرہ نام اسکے وار پار کے کنارہ پر موجود ہین اسواسطے اسکا نام نوشہرہ ہی جو شمس پرگنہ خٹک سی پرگنہ یوسف زائی یا ملک سوات و بنیر کو جاویگا اوسکو یہہ گذر ۱۰ دین آویگا یہہ گذر پختہ اور بارونق ہے اکثر سوداگران مال تجارت اس راستہ سے وار پار لاتے اور لیجاتے ہین ۔ فوج سرکاری جو چہاونی پشاور یا چہاونی نوشہرہ سے چہاونی مردان کو جاتے یا وہانسے اسطرف کو آتی ہی اوسکو یہہ گذر ہی درپیش ہے اس جگہہ سے مردان تک شاہراہ مین سڑک کلان و تار برقی موجود ہے اس جگہہ دریا کا عرض تنگ ہی اور تیزی سے چلتا ہے ہمیشہ ہر موسم گرما و سرما پل کشتیو نکا طیار رہتا ہی ۴ کشتیان اور ۴ ملاح اسپر موجود ہین اور سال حال مین مبلغ ۱۱۰۰ روپیہ سالانہ ٹھیکہ محصول میر بحری گذر ہذا مقرر ہی اسمین حصہ ملاحان کچھہ نہین وہ لوگ سرکار سے تنخواہ پاتے ہین +

گذر اکوڑہ - قصبہ اکوڑہ کے پاس ہونے سے باین نام موسوم ہے گذر پختہ ہی مگر اجہا بارونق نہین جس شخص نے پتہ خٹک سے تحصیل یوسف زائی کو جانا ہووے اوسکو اس راہ سے عبور کرنا ہوگا کسی سوداگر کا رہگذر نہین اس جگہہ دریا عریض نہین تیز رو ہے مگر کشتی بیخوف ہے ایک کشتی اور ۴ ملاح اسپر موجود ہین اور سال حال مین مبلغ ۱۱۰۰ روپیہ سالانہ ٹھیکہ محصول میر بحری گذر ہذا مقرر ہے اوسمین سے تین حصہ حق سرکار اور دو حصہ حق ملاحان ہے +

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

گذر تر لاندی - یہہ گذر خام ہے جو شخص تحصیل دوآبہ سے براہ موضع تنگی مضاف تحصیل ہشت نگر ملک سوادکو جاوے اوسکو یہہ گذر درپیش ہی کچھہ ٹیکہ محصول میربحری سرکار کیطرف سے اسپر مقرر نہین ہی زمیندار لوگ کچھہ غلہ فصلانہ ملاحونکو دیکر کارروائی کرلیا کرتے ہین ایک کشتی اسپر موجود رہے ہے +

گذر ماروزائی - یہہ گذر خام ہے جو شخص تحصیل دوآبہ سے تحصیل ہشت نگر کیطرف جاتا ہی وہ اس جگہہ اس دریا سے عبور کرتا ہی کچھہ ٹیکہ محصول میربحری مقرر نہین زمیندار لوگ کچھہ غلہ فصلانہ دیکر ملاحونسے کام کراتے ہین ایک کشتی اسپر موجود ہے - اور اس دریا کی شاخین بہی ایسی ہین کہ اکثر جگہہ موسم زمستان اونسے پایاب عبور کیا جا سکتا ہے مگر بعضی ایسی بہی ہین کہ بعضی جگہہ اونپر گذر مقرر ہے وہان بذریعہ کشتی اوس سے گذرتے ہین چنانچہ شیخ موسوم بہ نیالی پر ایک گذر مقرر ہے جسکا نام گذر شاہی مشہور ہی اور شاہی ایک کانوکا نام ہے جو تحصیل دوآبہ مین ہی اوس سے منسوب ہے

یہہ گذر خام ہے جو شخص تحصیل دوآبہ سے تحصیل ہشت نگر کیطرف جاوے وہ اس جگہہ اس دریا سے عبور کرتا ہی کچھہ ٹیکہ محصول میربحری مقرر نہین زمیندار لوگ ملاحونکو کچھہ غلہ فصلانہ دیکر کام کراتے ہین ایک کشتی اسپر موجود رہتی ہے اور شیخ موسوم بہ شام بوڑ پر تین جگہہ گذر مقرر ہے +

گذر چارسدہ - موضع چارسدہ مضاف تحصیل ہشت نگر کے نیچے ہے واسطے باین اسم مشہور ہی یہہ گذر خام ہی جو شخص تحصیل دوآبہ سے تحصیل ہشت نگر اور تحصیل یوسف زائی کو جاوے اوسکو یہہ گذر درپیش ہی کچھہ ٹیکہ محصول میربحری مقرر نہین زمیندار لوگ کچھہ غلہ فصلانہ دیکر ملاحونسے کام کراتے ہین ایک کشتی اسپر موجود رہتی ہے +

گذر قاضی خیلان - یہہ گذر موضع پڑانگ مضاف تحصیل ہشت نگر کے نیچے ہے اور موضع مذکور مین ایک کندی کا نام کندی قاضی خیلان مشہور ہی اسواسطے یہہ گذر باین نام مشہور ہوا یہہ گذر خام ہے جو شخص تحصیل دوآبہ سے تحصیل ہشت نگر کیطرف جاوے - وہ اس جگہہ اس دریا سے عبور کرتا ہی کچھہ ٹیکہ محصول میربحری مقرر نہین زمیندار لوگ کچھہ غلہ فصلانہ دیکر ملاحون سے کام کراتے ہین ایک کشتی اسپر موجود رہتی ہے +

گذر رزڑ - یہہ موضع رزڑ مضاف تحصیل ہشت نگر سے منسوب ہی یہہ گذر خام ہے تحصیل ہشت نگر مین اس دریا کی دونو

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کنارون پر جو دیہات نزدیک نزدیک ہین اونکی ساکنین بوقت آمدورفت اس جگہہ اس دریاسے وارپار ہوتے ہین اور یہگذر زمینداری ہے زمیندار لوگ ملاحونکو کچہہ غلہ فصلانہ دیکر کام کراتے ہین ٹہیکہ محصول بیرسجری کچہہ مقرر نہین ایک کشتی اس پر موجود رہتی ہے۔ اور جس شاخ دریائے ابازائی کا نام دریائے کیٹالہ ہے اوسپر چار جگہہ گذر مقرر ہے +

گذر خٹرکی۔ موضع خٹرکی مضاف تحصیل و آبہ کے نیچے ہے اسواسطے باین نام موسوم ہے یہہ گذر خام ہے زمیندار ان دیہات گردنواح اکثر اس جگہہ عبور کرتے ہین خصوصاً زمیندار ان خٹرکی کی نین مزروعہ وارپار ہے وہ لوگ ہمیشہ ہر روز محتاج عبور ہین کچہہ ٹہیکہ محصول بیرسجری اسپر مقرر نہین زمیندار لوگ کچہہ غلہ فصلانہ دیکر ملاحونسے کام کراتے ہین ایک کشتی اسپر موجود ہے +

گذر نختی۔ موضع نختی مضاف تحصیل و آبہ کے نیچے یہہ گذر مقرر ہے اسواسطے اسکا یہہ نام ہے یہہ گذر خام ہے زمیندار ان دیہات گردنواح اکثر اس جگہہ عبور کرتے ہین خصوصاً زمینین زیر کاشت زمیندار ان نختی وارپار ہین اونکو ہمیشہ ہر روز وارپار آنا جانا پڑتا ہے کچہہ ٹہیکہ محصول بیرسجری مقرر نہین زمیندار لوگ کچہہ غلہ دیکر ملاحونسے کام کراتے ہین ایک کشتی اسپر مقرر ہے

گذر گڑہی گگہ۔ موضع گڑہی گگہ مضاف تحصیل و آبہ کے نیچے ہے اسواسطے اس نام سے مشہور ہے یہہ گذر خام اور زمیندار ان دیہات گردنواح کے عبور کیواسطے ہے کچہہ ٹہیکہ محصول بیرسجری مقرر نہین زمیندار لوگ کچہہ غلہ فصلانہ دیکر ملاحونسے کام کراتے ہین ایک کشتی اسپر موجود ہے +

گذر دولت پورہ۔ موضع دولت پورہ مضاف تحصیل و آبہ کے پاس ہونے سے اسکا یہہ نام مشہور ہے یہہ گذر خام اور زمیندار ان دیہات گردنواح کی آمدورفت وارپار کیواسطے ہے کچہہ ٹہیکہ محصول بیرسجری مقرر نہین زمیندار لوگ کچہہ غلہ فصلانہ دیکر ملاحون سے کام کراتے ہین ایک کشتی اسپر موجود ہے +

فہرست گذرات متعلقہ ضلع پشاور

نمبر شمار	نام گذر	نام ملاح	نام کشتی	محصول	نام آشنائی	کیفیت
۱	اٹک	چیتو	۱	ٹھیکہ	۱	بہ گذر شاہی ہے اسکے ملاح سرکار سے تنخواہ پاتے ہین۔
۲	ہنڈ	نہال چند	۱	۱۶ مروعہ	۱	
۳	ناگمان	نور محمد	۱	ٹھیکہ	۱	بہ گذر شاہی ہے اسکے ملاح سرکار سے تنخواہ پاتے ہین۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

نمبر شمار	نام تھانہ	نام افسر	نام ملزم	سزا	نام آشنی	نام فریق	کیفیت
۴	تاگمان	میاں گوجر	گنگا سنگھ	۱۰ سال	ہے	ہے	
۵	لنڈیے	ذخی	نہال چند	عمر قید	تک	حمہ	
۶	"	دوبندی	پریم سنگھ	۱۰ سال	لاہور	ہے	
۷	"	ڈھیریے	عبدالرحیم	سمار	تک	ہے	
۸	"	خویشگی	"	۱۰ سال	تک	ہے	
۹	"	نوشہرہ	نور محمد	۱۰ سال	ہے	ہے	
۱۰	"	اکوڑہ	عبدالرحیم	۱۰ سال	تک	ہے	
۱۱	"	جہانگیرہ	محمد صدیق	۱۰ سال	تک	ہے	
۱۲	مچنی	مچنی	.	.	ہے	ہے	
۱۳	شاہ عالم	شاہ عالم	.	.	ہے	.	
۱۴	آدی زائی	آدی زائی	.	.	تک	تک	
۱۵	"	گڑھی محکم شاہ	.	.	تک	تک	
۱۶	ابازائی	ابازائی	.	.	حمہ	ہے	
۱۷	ابازائی	ترلاندی	.	.	تک	حمہ	
۱۸	"	مارہ زائی	.	.	تک	حمہ	
۱۹	کٹالہ	خرکی	.	.	حمہ	لاہور	
۲۰	"	سختی	.	.	تک	حمہ	
۲۱	"	گڑھی گگر	.	.	تک	حمہ	
۲۲	"	دولت پورہ	.	.	تک	حمہ	
۲۳	خیالی	شاھی	.	.	تک	تک	
۲۴	شاہبور	چارسدہ	.	.	تک	تک	
۲۵	"	قاضی خیلان	.	.	تک	تک	
۲۶	"	رزڑ	.	.	تک	تک	

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

فصل دوم ذکر آبپاشی

کیفیت نہر باڑہ تحصیل پشاور مین ایک ندی الموسوم باڑہ ہے اوس ہی جو قواعد آبپاشی مین وہ بھی لایق تذکرہ مین اسلئے اوسکا ذکر بھی اس موقع پر کیا جاتا ہی۔ ملک کوہستان جو تحصیل پشاور سے جانب غرب تا سفید کوہ ہی اوسمین پانی چشمہ و برفانی سے اکثر ندی نالے جاری ہوکر مختلف مواقع پر باہم یکجا ہوتے ہین۔ اون سے چار ندی موسوم باہم ذیل۔ ندی میدان۔ ندی لچ گس ندی توردہ۔ ندی خوار نے۔ جاری ہین اور باہم ملتی ہوئی علاقہ غیر کی حد مین یکجا اور باسم باڑہ مشہور ہوکر جاری ہوئی ہی۔ وجہ تسمیہ معلوم نہین ہوتی غیر علاقہ مین جابجا اس ندی باڑہ سے آبپاشی ہوتی تھی باقیماندہ پانی علاقہ سرکار مین قلعہ باڑہ کے نیچے حد موضع سنگو و شیخان تحصیل ہذا مین داخل ہوتا ہے اور دیہات پرگنہ مہمند و خلیل و پتہ خاصہ کو اس سے فایدہ آبپاشی مانپشی کا پہونچتا ہے چہ ہر سہ پرگنہ مذکورہ لذکر بمقام دو بندی حد موضع زخی مضاف تحصیل [illegible] ہے۔ اس ندی مین تین قسم کا پانی ہے ایک وہ جو علاقہ غیر سے [illegible] بہت قلیل المقدار ہے جو ہر دو فصل مین واسطے سیرابی زمین اون دیہات کے جنکو اس سے آبپاشی ہوتی ہے کافی نہین ہے دوسرا وہ پانی ہمیشہ تا بند باڑہ مین جاری رہتا ہے اوس سے آگے باڑہ خشک پڑا ہوا ہی دوسرے وہ جو حد موضع موسے زائی۔ ہذا خانی پتہ مہمند سے خشک باڑہ مین چشمہ کا پانی نکلتا ہی یہہ پانی ہمیشہ جاری رہتا ہی تا دو آبہ پورہ پتہ خاصہ۔ آگے پھر باڑہ خشک ہی تیسرے سیلابی پانی بوقت آنے سیلاب کے تا قایمی سیلاب تمام باڑہ مین بکثرت جاری رہتا ہی اور غایت درجہ قایمی سیلاب آٹھ پہر ہے۔ جب پانی موضع لم گذ علاقہ غیر سے گذر کر آتا ہے تو قلعہ باڑہ سے بسمت غرب تخمیناً نیم کروہ باڑہ مین بمقابلہ یکدگر دو دہانہ ہین ایک موضع سنگو پتہ خلیل کا جو باڑہ سے جانب شمال واقع ہے۔ دوسرا شیخان پتہ مہمند کا جو باڑہ سے جنوب کی طرف ہی اور باڑہ مین دو بند اون دونون دیہات کے ہین جو پانی کو روک کر اونکی دلہ مین جاری کرتے ہین۔ یہہ بند ویسے نہین ہین جو کل باڑہ مین لگائے جاوین بلکہ استقد لگائے جاتے ہین کہ جنکے ذریعہ سے بقدر اپنی قدیمی کے اونکی دلہ مین پانی ہو مقدار پانی کا کوئی پیمانہ آجتک اون دیہات کے واسطے معین نہین ہوا اور نہ کوئی تنازعہ برپا ہوا۔ گرمیراب جو سرکار سے معین ہے وہ نگران رہتا ہی کہ زیادتی نکرین اون بندون سے جب پانی نیچے آتا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہے تو وہان بذریعہ بند خام نصف حصہ کا پانی مہمند کیطرف لیجاتے ہین اور نصف خلیل کیواسطے تہوڑے فاصلہ تک ہین
آتا ہی کمر واسطے بوئی علی مردان خان کے جو ذریعہ آبپاشی سکنائے جہاونی ہے دو جندر کا پانی خلیل و مہمند سے بعد
مساوی خلیل کے بند مین ڈالا جاتا ہے گویا دو جندر کا پانی بند خلیل مین بند مہمند سے زیادہ از حصہ نصفی آتا ہے بہان
حقابہ باڑہ حصہ مہمند کا علیحدہ ہوتا ہی اوسی موقع پر بذریعہ چہوٹے چہوٹے بند کے پانی حسب ذیل +

معیار زائی یعنے مہمند بالا ۲۰ حصہ - ولہ ماشوخیل ۱ حصہ - ولہ ہزار میرہ ۱ حصہ - ولہ سرگانی بالا نصف حصہ
موسے زائی و دوی زائی یعنے مہمند پایان ۲۰ حصہ تقسیم ہوتا ہی مہمند پایان کے حقابہ کا پانی اوس موقع سے
بقدر پاؤ میل نیچے آکر باڑہ مین جا پڑتا ہے اور پھر بذریعہ لنڈی بند کے تین ولہ بدین تفصیل سرگانی پائین نصف حصہ
ولہ موسے زائی یکحصہ - ولہ دوی زائی یکحصہ - الگ الگ ہوکر روان ہوتے ہین حصہ خلیل سے صدموضع سرہنڈ
چار حصہ پر پانی حسب تفصیل ذیل - مارہ زائی یکحصہ - اسحاق زائی یکحصہ - متی زائی و قصبہ دو حصہ دو جندر -
حقابہ جہاونی تقسیم ہوتا ہی حصہ متی زائی و قصبہ کا رقبہ کشی ۱۰ اور واقعہ قصبہ بکدام کی حد کے متصل بحصہ برابر تقسیم
ہوکر جاری ہوتا ہی الا دو جندر کا پانی ولہ قصبہ مین آتا ہی اس تقسیم کے لحاظ پر مہمند مین چہہ ذیل پتہ اور خلیل مین چار
ذیل پتہ موسوم ہین بعد شش ہر ایک ذیل پتہ کے ولہ ہی اپنے اپنے موقع پر دیہہ وار علیحدہ علیحدہ ہوکر جاری ہوتے
اور ہمیشہ بحصص بالا ولہ جاری رہتے ہین - یہہ حال تقسیم جو اوپر ذکر ہوا نسبت پانی معمولی کے ہی جو علاقہ غیر سے جکدلک
آتا ہی اور جو پانی صدموضع موسے زائی و ہزار خانی مین چشمہ کا نکلتا ہی - اول بذریعہ دو بند کی صد ہزار خانی و موسے
زائی مین روک کر موضع چکنی و چوہا گوجر کے مالکان لیجاتے ہین جس ہی اون دونون گانو مین بحصہ مساوی آبپاشی
ہوتی ہی پھر اوس سے نیچے صدموضع فتو خیل مین ایک بند مالکان موضع ہزار خانی کا ہی جو عمدہ ری سہ کار مین لگایا
گیا ہی اوس سے صرف رقبہ موسومہ کونڈ ہزار خانی کو آبپاشی ہوتی ہے اوس سے نیچے جو پانی بچ کر جاتا ہی وہ اکبر پورہ
وغیرہ دیہات کے کام آتا ہے یعنی اون گانون مین اوس سے آبپاشی ہوتی ہے رہا ذکر سیلاب کا - وہ اسطرح
پر ہی کہ جب یہانتک سیلاب آوے جس سے بند باڑہ ٹوٹ جاوی تو اوس پانی سیلاب کو زبان پشتو مین تالاو کہتے
ہین اس لفظ کے معنی لوٹ کا پانی ہی جس شخص کی جہانتک طاقت ہوتی ہی وہ اپنی ولہ مین پانی روک کر لیجاتا ہے
سیلاب کا پانی بہت زیادہ ہوتا ہی جس سے خشک باڑہ بہی جاری ہوجاتا ہی اس پانی سیلاب کے واسطے علاوہ از ولہ کے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

معمولی بند ذیل — دیہہ بہادر — موسی زائی — ہزارخانی — سیلابی لگائے ہوئے ہین — اینمین بہی حسب طاقت ایک
پانی روک لیتا ہی کوئی پیمانہ اس پانی سیلابی کا نہین ہی — واسطے فہمید اس تقسیم کے ایک نقشہ ہئیت وحدود پتہ و
دیہات ولہ بنے کا معہ تفصیل حصص وغیرہ فوائد کے شامل کیا گیا ہی دیکہو اوسکو نقشہ مشمولہ مین جس سے مفصل حال
معلوم ہوگا — اندر ہر ایک گانو کی تقسیم پانی کے نہائیت باریک دقیقہ ہین اور اچہی اچہی صورتون نے رواج پکڑا ہے
جنکی تشریح بروئے تصدیق حکام بندوبست ہوکر ایک نقشہ ہئیت ولہ و رواج آبپاشی نہائیت عمدگی کے ساتھ
تحریر ہوا اور وہ صفا ہوکر ہر ایک موضع کی مسل بندوبست کے ساتہ شامل ہوا ہی اون کل قواعد کو بہ تشریح بیان
کرنا نہائیت طول امر ہے اسلئے ایک موضع کے نقشہ کی نقل اس کتاب مین بہی شامل کیجاتی ہے اور خاص خاص
ذکر جو لایق تذکرہ ہین اور وہ ایک آنکا ہی ہے بطور اجمال کل حال آبپاشی علاقہ کے اس موقعہ پر ذکر کیا جاتا ہی حسب
تشریح بالا عموماً ہر ایک گانو کیواسطے ولہ علیحدہ ہوکر ہمیشہ ہر روز جاری رہتا ہی اسیطرح بڑے بڑے دیہات
مین جنکا تعداد ملک قلبہ پنجرہ سے زیادہ ہی کندی معین ہین — کندی اوسکو کہتے ہین جسکو پنجاب مین طرف بولا جاتا
ہے اصول اوسکا یہہ ہی کہ وقت تقسیم اولے کوئی حصہ گانو ایک گروہ مالکان کو دیکر اونکو نفع نقصان اندرونی کا
شریک کر دیا گیا ہو — اور وہ ہمیشہ اوپر نام کسی معزز آدمی یا باسم موروث قوم اوس گروہ کی مشہور ہوتی ہے یہہ بہی
فرض ہے کہ اوسکے درمیان بوقت خرید و فروخت کے اوّل اوس کندی کے حصہ دار شفع دار ہوتے ہین — نہ دوسری
کندیکے لوگ اسیطرح اگر کسی کندیکے اندر کسی ذیل کا معاملہ باقی رہجاوے تو اوسکی ادائے کرنیکے ذمہ وار دیگر مالکان
اوس کندی کے ہوتے ہین — نہ دوسری کندیکے اور پہر یہہ بہی نسبت ہی اندر گانو کی ایک کندی کو دوسری کندیسے
لندیکے اندر ذیل اس لحاظ سے قایم ہوتے ہین جنکو ملک پنجاب مین پتی کہتے ہین — جو کندی یا ذیل بڑے بڑے گانو
مین ہین جنکا تعداد ملک قلبہ سے کم نہین عموماً اونکے لئے بہی بذریعہ دو بندی بموجب حصص پنجرہ واری پانی
علیحدہ ہوکر ہر روز ولہ جاری رہتا ہے اندرون ہر ایک ولہ کے خواہ وہ کندی کے ہو یا گانو کے قاعدہ آبپاشی شبانہ روز
کے حساب پر ہی شبانہ روز ایک اتدن یعنی آٹہہ پہر کو کہتے ہین اور خاص رات یا خاص دن کو وقت کہا جاتا ہی جس جزو مین کہ
ایک رات دن پانی ملے اوسکو شبانہ روز اور جسکو ایک شب پانی ملے اوسکو وقت کہتے ہین شبانہ روز وقت ہمیشہ
کسی مورث یا کسی معزز آدمی کے نام پر جو منجملہ مالکان یا مزارعان اوس زمین سے ہونا مزد ہوتا ہی شاذ و نادر ایسا ہی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہے کہ وجہ تسمیہ اوسکی معلوم نہین ہوتی جن دیہات مین پانی وافر ہے وہان آٹھ قلبہ کو ایک شبانہ روز مسالم دیہہ کا پانی ملتا ہے یعنی فی قلبہ ایک پہر اور جہان قلت پانی کی ہے وہان لاسقلبہ گون باقی قلبہ دو پہر اکثر دیہات مین ایک وقت کو برخلاف اوسکی معنے کے شبانہ روز بہی کہتے ہین - ایسی گانو مین دو شبانہ روز کی ایک دوگون ہوتی ہی جسکے درمیان مین تبادلہ رات دن کا ہوتا رہتا ہی یعنے ایک دفعہ ایک شبانہ روز کو بہر اوسکے اور دوسرے کو رات کے پہر دوسرے دفعہ رات والون کو دن کے اور دن والون کو رات کے ملتے ہین اسیطرح جس جس گانو مین نوبت پوچہ اڑونگے یعنی اونی اری کے معین ہوتی ہی وہان تین شبانہ روز کو دری گون اور چار شبانہ روز کو سلورگون کہتے ہین جنکا باہم تبادلہ تقدیم خیر نوبت کا مسلے ہوتا ہے یعنی ایک نوبت مین شبانہ روز **الف** کو اول اور **ب** کو بعد پہر **ج** کو بعد ش - **د** کو پانی ملا پہر نوبت اونکی آویگی تو **د** کو اول بعد ش **الف و ب و ج** اور تیسری نوبت مین اول **ج** بعد ش **د و الف و ب** کو پانی لگاتے ہین اسطرح ہمیشہ تا وقتیکہ نوبت یاد رہے عمل رہتا ہی - نوبت سہوا وسوقت ہوتی ہے کہ جب ایک عرصہ تک ضرورت آبپاشی کی نہووے پانی فضول رہے - سلورگون سے زیادہ شبانہ روز کا باہم تبادلہ نہیں ہوسکتا اور یہہ قاعدہ تبادلہ کا یا مقدم موخر نوبت کا بروئے پوچہ یعنی قرعہ اندازی کے قایم کیا جاتا ہی - وقت پوچہ اندازی کا خاص کر معین نہین ہوتا جب کوئی روز پانی فضول رہے اور پہر وقت ضرورت آبپاشی آپہونچے تو اوسوقت اول سب مالکان کندی و ذیل و سلورگون و شبانہ روز کے جنکو ایک ولہ کی آبپاشی ہوتی ہے جمع ہوکر اول کندیوار پوچہ ڈالتے ہین پوچہ اوسکو کہتے ہین کہ سنگ یا کلوخ یا کسی اور چیز کو نشان اپنی اپنے لگا کر جتے ایک دوسرے مین فرق ہوجاوے کسیکو جو ناواقف اوس نشان سے ہودیتے ہین وہ اونسی ایک ایک کلوخ نکالتا جاتا ہی اوس نشان سے شناخت کرتے ہین جسکا پوچہ اول نکلے اوس کندیکی اول داری آبپاشی ہوتی ہی پہر اوس سے بعد جسکا نکلے اوسکی نوبت قرار پاتی ہے - اسیطرح تمام کی نوبت ٹہرائی جاتی ہی بعد ش کندیکی اندر ذیل وار اور ذیل کے اندر سلورگون یا دری گون یا دوگون وار اور اونکی اندر شبانہ روز و وقت وار اور وقت کے اندر مالک وار پوچہ ڈالکر داری قایم کیجاتی ہے - مزارعان کا پوچہ ہمراہ اپنے مالک کے ہوتا ہی اور جو وعدہ بوقت پوچہ کے کیا جاوے اوسی پر عمل کرنا فرض ہوجاتا ہی - وعدہ کئی قسم کا ہوتا ہے ایک یہہ کہ کوئی میعاد مقرر کیجاوے اوس میعاد تک وہ پوچہ قایم رہتا ہی - دوسرا یہہ کہ ہمیشہ تا پوچہ اوسیطرح مقدم موخر آبپاشی ہوتی رہیگی یا بطور اڑونگے - اڑونگے اوس

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

نوبت کو کہتے ہین جسکا اوپر ذکر ہوا - تیسرے تا وقتیکہ نوبت یاد رہی پوچہ قایم رہی - چہارم تا وقتیکہ سیلاب نہ آوے
وہ ہی پوچہ قایم رہیگا - اکثر گانو مین زمین کندے وذیل کے کل بلطور چک بٹ کی واقع ہے اور بہتون مین ہر ایک
ویش مین زمین کندے وذیل بطور چک بٹ ہی ہر دو صورت مذکورہ مین شبانہ روز کا رقبہ ہر ایک ویش مین چک بٹ
ہے اسیطرح وقت دوگون وسہ گون وسلوگون کا رقبہ بنجرہ یا قلبہ یا پاو سب ایک چیز ہین - یہہ سب نام ایک
پیمانہ کے ہین جسکی لحاظ پر تقسیم ہوئے یا جسکی مقدار پر تقسیم حقابہ اندرون گانو یا اندرون پتہ ہوچکی ہے - اس ضلع مین
پیمانہ تقسیم ہر ایک گانو کا نام بالا مین سے ہی - ایک نام پر ضرور معروف ہی باعث اسکا یہہ ہی کہ ایک شخص شیخ ملی نام
نے یہہ قاعدہ تقسیم کا ایک ہی وقت مین نکالا ہوا ہی یہہ پیمانہ اب دو قسم کا ہے ایک وہ جو معینہ شیخ ملی کا ہے دوسرا
وہ جو بعد اوسکی مالکان نے باریک ویش کے لئے اپنی سمجھ کے موافق اون بنجرہ کے خام یا پختہ بنجرہ بنائے بنجرہ شیخ ملی
لو اکثر پتہ پتہ مین پروئے حیثیت مناسب بحصہ مساوی تہی گو زمین مساوی نہی تہی مگر اب بباعث طوالت ایام کی حیثیت
مین فرق آگیا اسلئے ایک گانو کے بنجرہ سے دوسرے گانو کے بنجرہ کو نسبت مساوات نہین رہی زمین رہی ہر ایک بنجرہ کے
اندر شبانہ روز کی کہیت بٹ ہی اسواسطے اندر شبانہ روز کے عام لوگ پانی مشترکہ رکہکر بلحاظ سروخ دپائین وزخ کے
اول کہیت سے آبپاشی شروع کرکر اخیر کہیت تک لیتے ہین جہان کہین شاذ و نادر زمین قلبہ کی شبانہ روز مین رہگئی ہے
وہان کہنڈی پر حصہ پانی کا تقسیم ہوتا ہی اور یہہ قاعدہ جن دیہات مین ہی اونہون نے واسطے تمیز اور شناخت وقت
کے مسجد ونمین میخ یا سنگ بلحاظ سایہ شرقی وغربی کی گہڑی پہر کے مقدار پر گاڑی ہوئی ہین جسکی لحاظ پر عمل کیا جاتا
ہے اور جسکی واری آبپاشی آنیوالی ہووے وہ اوجسکی گذرتی ہو رہتی ہین جب سایہ نشان معینہ تک پہونچ جاوے
وہ جاکر پانی باندہ لیتا ہی رات کیواسطے یا حالت ابر مین کل گانو والون نے وقت گہڑی پہر بتلانے کے لئے ایک آدمی صاحب
عقل ملقب منصف معین کیا ہوا ہی وہ اپنی ایمانداری اور تجربہ کاری اور دورہ اختروں کے حساب سے بتلا دیتا ہے
اب اسقدر رات گئی ہی یا اتنا دن گذرا ہے اوسکے کہنے پر عمل کرتے ہین اور اپنی اپنی نوبت سے ہوشیار رہتے ہین
اس علاقہ کی مالگزاری مین جو گانو چہاونی کے قریب آباد ہین اونہون نے سایہ یا ایک آدمی کی گہنٹہ پر عمل کرنا چہوڑ دیا ہے
گہنٹہ کی آواز پر عامل رہتے ہین اور بعض بعض نے گہنٹہ گانو مین رکہہ لیا ہی جسکی نگہبانی واسطے اور جسکی آواز پر
ہووے نوکر رہتے ہین اور اکثر دیہات مین بعض بعض زمین کو جنکا حقابہ بحساب بنجرہ واری نہین ہی انکو اچوبہ کا پانی دیتے ہین

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بسم اللہ الرحمن الرحیم

117876
954.91
Dis

دیباچہ

بعد حمد خالق بیہمال و درود سید الابرار خاکسار محمد حیات خان خلف محمد اکرم خان سکنہ وطن **واہ** خاص متصل حسن ابدال ضلع **راولپنڈی** ناظرین باتمکین کی خدمت میں بہت عاجزی سے یہہ کتاب بطور تعارف کے پیش نظر کرکے عرض کرتا ہے کہ گو میں اس لائق نہیں جو اپنے آپ کو زمرہ مصنفوں میں شمار کرے الا خوش قسمتی سے اوسکو چند عرصہ اتفاق قیام ضلع **ہزارہ** جو داخل ملک افغانستان ہے بعہدہ اسسٹنٹ کمشنر ہوا اور موقع دریافت حالات افغانان و افغانستان ملا اور چونکہ اس مشہور ملک اور جرار قوم افغان کا حال مشرح تر سے کہیں نظر میں نہیں آیا لہذا بسبب حصول اس کیفیت خواہش پیدا ہوئی کہ کل قوم افغانان و دیگر سکنائے افغانستان کا حال ابتدا سے آجتک بمختصر تواریخ ملک اور شجرہ نسب ہر ایک قوم جس سے رشتہ و تعلق باہمی معلوم ہو و راہ و رسم ملک تحریر کیا جاوے سو بکوشش ممکنہ جس جگہ سے میسر ہو سکا حالات مطلوبہ کو فراہم کرکے بنظر فایدہ عام اس کتاب کو تالیف کیا اور نام اس تاریخ افغانستان کا بصناعت براعت الاستہلال و نکتہ ایہام جس سے مبحث کتاب اور نام مولف معلوم ہوتا ہے **حیات افغانی** رکھکر تین حصے پر ترتیب دیا پہلے حصے میں جغرافیہ و تجارت اور تاریخ عام سلطنت افغانستان کی دوسرے حصے میں تاریخ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

خاص قوم افغانان معہ شجرہ نسب ہر ایک قوم کے وحال غیرہ اقوام سکنائی افغانستان شرح وار۔
تیسرے حصے مین خاص مثلع بنون اور اوسکی سکنا دکی تاریخ گرچہ حالات فراہم شدہ کی نسبت
کلی صحت کا ذمہ وار ہونا ایک امر نازک ہی الا اس مورخ نے حتی المقدور بسعی بلیغ واسطے رفع
غلطی کے مختلف روایتون کو جو کتب فارسی و انگریزی و پشتو و شجرہا انساب اور بیان زبانی ثقات زمانہ
اکثر اقوام اور بعض مطابقت سکہ ہا و عمارات مندرسہ و منہدمہ کہنہ سے ملتے رہے ہین بعد صحت ممکنہ درج کرے
ہین۔ صاحبان علم و ادراک سے امید کیجاتے ہے کہ احیاناً اگر کہین سہو یا خطائی یا شکستگی عبارت
ملاحظہ فرماوین تو ظل عفو اوسپر ڈالین اور صاحبان نکتہ چین کی خدمت مین بہی گذارش ہے کہ ذرہ انصاف سے
پیش آوین وقت تالیف اس کتاب کے مؤلف کے زیر ملاحظہ کتب مندرجہ ذیل تہین ؛

فارسی

ترجمہ توریت وغیرہ کتب مقدسہ عہد عتیق تاریخ فرشتہ حبیب السیر تاریخ عالم مخزن افغانی تذکرۃ الانساب
تذکرۃ الابرار۔ تاریخ جدولیہ۔ تاریخ پنجاب۔ تاریخ ہند۔ تاریخ کشمیر۔ طبقات اکبری۔ تذکرۃ المشاہیر
جام جہان نما۔ واقعات سکندر اعظم۔ تاریخ احمد۔ گلشن التواریخ

انگریزی

الفنسٹن صاحب کی کتاب۔ راورٹی صاحب کی گرامر۔ فیریا صاحب کی کتاب۔ سکندر برنس صاحب کی کتاب
۔ تومہن بعل کی کتاب۔ واقعات انڈیا۔ سر ہربرٹ اڈوارڈس صاحب کی کتاب۔ مسٹر ڈیوس صاحب سکرٹری
گورنمنٹ پنجاب کی رپورٹ بابت تجارت علاوہ اسکے سلیکشن اور متفرق رپورٹ حکام اضلاع سرحد کی

پشتو

تاریخ محمد افضل موسوم مرصع گلشن۔ وہ رسالہ نسب اور مثنوی نامہ پشتو متفرق علاوہ ان کتب ہر سہ زبان کے
مین سے اکثر روایات مندرجہ اس کتاب کا ثبوت ملیگا ؛
متفرق شجرہ فارسی اور پشتو کے جو بعض خاندانون سے ملے ہین۔ اور سندات فارسی حکام سلف اور سکہ ہا
کہنہ ہندو۔ اور گریک کی سلطنت کیوقت کا اور بیان زبانی اشخاص عمر رسیدہ۔ وثقہ جو اکثر اقوام

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کے سفید ریشون سی اپنی اپنی قوم کا حال اور شجرہ سنا گیا ہے - اور اوسکی صحت کا اطمینان چند روایات
معقول کے اتفاق سی حاصل کیا گیا - اس تاریخ افغانستان کی تالیف کا سامان ہے اس باریک بحث چند سنا
سے صرف بقای نام اور فایدہ عام مقصود ہے - الٰہی یہہ کتاب مقبول ہو اور پڑہنے والون کو فایدہ
حاصل ہو - آمین حررہ ۱۴ ماہ شعبان ۱۳۱۲ ہجری المقدس مطابق ۳ ماہ جنوری ۱۸۹۵ عیسوی اور ۲۱ ماگہ سمت ۱۹۵۱ بکرماجیت

حصہ اول جغرافیہ اور تجارت و تاریخ عام
افغانستان کی بیان مین

پہلا باب بذکر جغرافیہ و تجارت واضح ہو کہ اس ملک کا نام ہندون کی پرانی کتابون مین مالیک
دیس لکہا ہے جب ایرانیون کے قبضہ مین آیا تو اونہون نی زابلستان اور کابلستان مشہور کیا - سکندر
اعظم کی فتح کے بعد گریک یعنی یونان کے لوگ اپنی زبان یونانی مین اسکو بکٹریہ بولتے تہے جسکی اصل باختر
ہے - جب مسلمانون کا دخل ہوا تو اونکے عہد مین اس ملک کے دو حصون کے دو نام مشہور ہو گئے
کابل اور قندہار سے مغرب حد ایران تک خراسان مشہور رہا جسمین مشہور شہر ہرات ہے
اور حصہ مشرقے بنام ملک روہ یعنے پہاڑی نامزد ہوا محمد اکبر بادشاہ نی تقسیم صوبجات ہند
کے وقت اوس ملک کو صرف بنام صوبہ کابل تحریر کیا - احمد شاہ ابدالی افغان جب ۱۷۴۷ع
مین بعد تباہی نادر شاہ ایرانی بمقام قندہار تخت نشین ہوا تو اوسکے وقت سی اوس ملک کا نام
زیادہ تر افغانستان مشہور رہا مگر تا ہنوز اکثر لوگ حصہ مغربے کو بدستور خراسان کہتے ہین

وجہ تسمیہ افغانستان

ظاہر اور معتبر صرف یہی ہی کہ افغانون کی سکونت سی ملک کا نام افغانستان مشہور ہوا جیسا کہ
ہندون کے سبب سے ہندوستان اور ترکون کے باعث سے ترکستان وغیرہ اکثر ملک اپنی
اپنی مسکونہ اقوام کے نام سے بایزادی ایک لفظ ستان جس سی مراد زمین یا جانی ہی نام زد ہین

حدود اربعہ

اوس ملک کی اکثر اوقات مختلف رہی ہین - ہندو اپنی پورانی عملداری کی وقت بلخ تک بالہیک دیس

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

شمار کرتے تھے اور اہل یونان بکٹیریا کی حدود کو اوس سے زیادہ وسعت دیتے تھے ایران کی پورانے
سلطنت کی وقت زابلستان اور کابلستان ایک چھوٹے چھوٹے صوبے تھے اور رُوَہ
کی حدود کو اوسوقت کی مورخون نے جانب مشرق دریائے سند کو عبور کرکے حسن ابدال تک جالکہا ہے
بلکہ مولف کے زمانہ مین بہی اکثر جغرافیہ نویس افغانستان اور بلوچستان کو ایک حلقہ مین لکھدیتے ہین
- الامین صرف وہ حدود اور اوس ملک کا بیان کرونگا جو خاص افغانستان ہے اور نقشون مین بہی اسی نام
سے مستعمل ہوتا ہی - اب ہمارے زمانہ مین وہ سارا ملک افغانستان کہلاتا ہی جو بلوچستان
چھوڑکر ہندوستان اور ایران کے درمیان مین ۳۰ درجے سے ۳۶ درجے عرض شمالی تک، اور ۶۰
درجے سی ۶۸ درجے طول شرقی تک چلا گیا ہے حد شمالی کوہ ہندوکش جسکی شمال کو ملک ترکستان ہے
حد غربی ملک فارس یعنی ایران جنوب مین بلوچستان جسکی جنوب بحر ہند ہی اور مشرق مین دریائے
سند ہی جسکی شرق کو ملک پنجاب متعلق ہندوستان ہی اسکی حد ملتی ہے چھ سو میل شرق کنارہ دریای اٹک سے
لیکر مغرب ہرات سے پرے حد ایران تک لمبا اور تخمینًا پانسو میل شمال کوہ ہندوکش سے جنوب سرحد
بلوچستان تک چوڑا ہوگا وسعت تین لاکھ میل مربع ہے اور آبادی فی میل مربع اٹھائیس آدمی کی یعنی کل چورانوے
لاکھ آدمی اوسمین بستی ہین سطح افغانستان کے اکثر ناہموار اور پہاڑون ہی قطعہ قطعہ گہیرا ہوا ہے زمین
زرعی زرخیز اور عمدہ میوہ ہر قسم افغانستان کے مشہور شمال مین سلسلہ کوہ ہمالہ جو بنام ہندوکش مشہور
ہے کئی چوٹیان اوسکی سمندر سے بیس بیس ہزار فیٹ اونچی ہین جنوب حد بلوچستان سے شمال کی حد تک
کوہ سلیمان کا سلسلہ جسکو کوہ قیصری کہتے ہین واقع ہونے سے افغانستان کے دو حصے ہوگئے ہین حصہ
شرقی کوہ مذکور کے دامن شرقے سے دریائی سند تک شامل ملک پنجاب متعلق سلطنت ہند فی الحال
انگریزون کے قبضہ مین ہے اور بڑا حصہ مغربی دارالامارت کابل کے متعلق ہے مگر اکثر اوس حصہ
کے پہاڑی علاقون مین افغان وغیرہ اپنی سخت ملجاء ہونے کے سبب سے امیر کابل کے زیر حکومت نہین
بلکہ وہ خود سر ہین - ریاست کابل کے تابعدار تخمینًا پینتالیس لاکھ آدمی ہون گے - گرچہ مجمل جغرافیہ کل
افغانستان کا اوپر لکھا گیا ہے الامفصل ہر دو حصہ کے علیحدہ علیحدہ علاقون کا ذکر نیچے لکھا جاویگا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اور جس علاقہ مین کوئی جنس بخارے سے پیدا ہوتی ہی اوسکا حال بہی اوسی علاقہ مین درج ہوگا اور عام تجارت کا ذکر اس باب کے اخیر مین دیکھوگے

اول حصہ شرقی

جو شامل سلطنت انگریزی متعلق ہندوستان کے ہے - یہہ حصہ دریاے سندھ کے کناری راست پر شمالاً و جنوباً جارسو میل لمبا چلا گیا ہے اور عرض اسکا دریاے سندھ کے کنارے سے مغرب کو قریب تک بحساب اوسط تخمیناً چالیس میل ہے اس حصہ کے ملحق الحدود جانب شمال و مغرب کوہستانی علاقہ مین آزاد اور جنگجو قومین آباد ہین واسطے داد رسانی و انتظام ملک سرکار کی جانب سی اسمین دو قسمت یعنی کمشنری مشتمل اوپر چہ ضلع کے مقرر ہین اور حصہ شرقے مین اٹہارہ لاکہہ آدمی کی آبادی ہی :-

اول قسمت پشاور

اس قسمت مین تین ضلعی ہین پشاور کوہاٹ ہزارہ

ضلع پشاور

اس ضلع کے تین طرف شمال مغرب جنوب پہاڑ اور مشرق دریاے سندھ واقع ہے بیچ مین میدان اکثر مسطح ہے دریاے کابل جسکو وہان کے لوگ لنڈی کہتی ہین مغربی حد میخنی سے نکلکر مشرق رویہتا ہوا دریاے سندھ مین قلعہ اٹک سی ڈیہڑ میل اوپر آن ملا ہے دریاے مذکور کے وسط مین واقع ہونے سے اس ضلع کے دو حصے ہوگئے ہین حصہ شمالی مین پرگنہ ہشت نگر - اور یوسف زئی اور اوسی حصہ مین مغربی جانب دریاے سوات اور رندی کابل کے بیچ مین علاقہ دوآبہ واقع ہے - اور حصہ جنوبی مین - پرگنہ داؤد زئی - اور خاص پشاور - اور تحصیل خالصہ خٹک یعنی نوشہرہ ہے حصہ اول الذکر کے پرگنہ یوسف زئی مین قوم کمال زئی - دولت زئی وغیرہ اولاد منڈنر خکا شجرہ نسب مفصل درج حصہ مین ہے آباد اور مالک زمینات ہین - پرگنہ ہشت نگر مین قوم محمد زئے اور دوآبہ مین لگیانے وغیرہ بستے ہین - حصہ جنوبی مین قوم داؤد زئی خلیل مہمند اور خٹک آباد ہین - خاص شہر

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

پشاور مین متفرق اقوام کے لوگ بستے ہین - یہہ شہر مشہور لاہور سے دوسو پچیس* میل گوشہ شمال و مغرب کی طرف دریاے سندھ کے غرب چوالیس میل کے فاصلہ پر کچے شہر پناہ کے اندر آباد ہے - سطح سمندر سے ایکہزار فیٹ بلند ہے اسمقام پر افغانستان مغربی - اور ایران و ترکستان وغیرہ ملکون سے اسباب سوداگری آتا ہی - خصوصاً میوجات ہر قسم اور پوستین - سنجاب - سمور - چوغے شتری و برک اور ریشمی کپڑا وغیرہ کہوڑ سے شروع موسم خزان مین بکثرت آتے ہین - آبادی شہر کی اگرچہ بہت خوبصورت نہین مگر رونق دار ہے - یہان دستے فوج سرکار شہر سے مغربی جانب بڑے بڑے چوڑے پڑے ہے - نالہ موسوم بہ باڑا کی نہر چھاونی اور شہر کے اندر اور نواح مین جاری ہی - چاول باڑے کے تحفہ ہوتے ہین - قند سیاہ تحصیل دوآبہ اور ہشت نگر کا مشہور ہے - تونگی مردانہ - اور ریوریا و بادکش خاص پشاور کے عمدہ ہوتے ہین - علاقہ یوسف زئے مین قسم اول تماکو پیدا ہوتا ہے جو اکثر ہندوستان مین مشہور ہے بطور تحفہ دور دور بھیجا جاتے ہین - دریاے کابل اور ندی سوات کے راستے چوب عمارتی از قسم دیودار اور چیڑ کوہستانی علاقون سے بہت آتی ہے جس سے تجار اور خریدار دونون کو فایدہ ہے - نامور مکانات اس شہر کے یہہ ہین - گورکھتری - باگورکھتری جسمین گورکھناتھ کا مندر ہے - اور اب اسمین تحصیل کی کچہری ہوتے ہے عمارت اسکی پختہ اور بطور سرائے کے ہے - قلعہ بالاحصار شہر پناہ سی باہر چھاونی کی طرف واقع ہے اور اسمین ہمیشہ سرکار رہتا ہے - باغ وزیر قابل سیر کے ہے - شہر سے دو میل جانب جنوب چار دیواری خام کے اندر یہہ باغ واقع ہے بسبب مسمار ہوجانے عمارت شیشہ خانہ وغیرہ پہلی خوبصورتی نہین رہی - پشاور کے جنوبی اور مشرقی طرف اکثر باغات واقع ہونے سے بموسم بہار رنگارنگ شگوفہ دکہلائے دیتے ہین - جامع مسجد شہر کے بیچ مین پختہ عمارت ہی - کوتوالے جدید پتھر و پختہ کے کٹرہ مین پختہ عمارت سے سرکار نے بنوائے ہے ؛

---

* جس جگہ ایسی فاصلہ کا ذکر ہے وہ سیدہا پیمانہ کی ذریعہ سے حاصل کیا گیا سڑک کا فاصلہ اس سے کچھ تھوڑی تفاوت کے ساتھ دور ہے +

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ضلع کوہاٹ

پشاور کی دکھن طرف ہے - لاہور سے دو سو بیس میل جانب مغرب ذرہ مائل شمال واقع ہی - یہہ ضلع پہاڑون سی گہرا ہوا ہے اسکے اور پشاور کے درمیان کوہ آفریدی کا سلسلہ مشرق کا کا صاحب کی زیارت تک چلا گیا ہے - اس ہموقع پہاڑ مقبوضہ آزاد قوم کے واقع ہونے سے سرحدی ملک مقبوضہ سرکار انگریزی کے نقشہ مین دیکھنی سی خم اور پیچ معلوم ہوتا ہے - اس ضلع کے حصہ شرقی و جنوبی مین قوم خٹک تری و بولاق آباد ہے - اور باقی قوم بنگش اور کچھ اورک زئی بستے ہین سرحد شمالی و مغربی پر قوم آفریدی و اورک زئی آزاد پہاڑون مین سکونت رکھتی ہین جنکی اعمال کی نگرانی ہمیشہ گورنمنٹ کو رکھنی پڑتی ہے - بدین نظر کچھ فوج سرکار کے چھاونے کوہاٹ مین رہتی ہے - اور ایک مختصر قلعہ ہے جسکا موقع سطح سمندر سی ۱۶۰۰ فیٹ بلند ہے جمع اس ضلع کا تھوڑا - صرف دو تحصیل یعنے کوہاٹ خاص اور ہنگو ہین - کان نمک سبز متعلقہ ضلع ہذا سے بافراط نمک نکال کر افغانستان مغربی اور مشرقی مین لیجاتے ہین - اس نمک کا نرخ ارزان مگر ہر کہ نے بہت ہی - چاول تحصیل ہنگو کے مشہور ہین ؛

ضلع ہزارہ

گرچہ یہہ ضلع حد بیّنہ افغانستان سی باہر یعنے دریاے سندھ سے مشرقی جانب ہی الا دو سبب سے اسکا ذکر مناسب سمجھا گیا - اول اسمین ہے کچھ قوم افغان آباد ہی - دوسرے متعلق کشمیر سے پشاور کے ہے - ہزارہ لاہور سے ایکسو اسی میل ترمین درمیان گوشہ شمال و مغرب کے آباد ہی - زمانہ سابق مین ایک ملک تصور کیا جاتا تہا - چنانچہ اب تلک ملک ہزارہ مشہور ہے - سکہون کے قبضہ سے پہلے شامل سلطنت افغانستان مسلمانون کے قبضہ مین تہا ۱۸۴۶ عیسوی مین ہمراہ ملک کشمیر مہاراجہ گلاب سنگہ کے ماتہہ فروخت ہوا جب اوس سی بندوبست نہو سکا - تو پہر شامل دربار لاہور کیا گیا - دارالحکومت اس ملک کا پہلے شہر ہرے پور تہا جو اب ایک تحصیل ہے - یہہ ضلع گرچہ پہاڑی کہلاتا ہی کیونکہ اسکا حصہ مشرقی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

وشمالی سب کوہستانی ہی - اور مغرب مین کوہ گندگیر واقع ہے الا اوس ملک کے پہاڑی لوگ ایسے جنگجو نہین ہین - جیسی دریا سندہ کے مغربے پہاڑون کے لوگ خیرہ سر اور دلاور ہین - ہزارہ کے نام کو صرف علاقہ چملہ کے لوگون نے چمکا رکہا ہے - علاقہ مکہلی مین غلہ مکے اس کثرت سے پیدا ہوتا ہے کہ دور دور کے لوگ آنکر خرید لیجاتے ہین - جہاونی ایبٹ آباد پہاڑون کے بیچ مین کپتان ایبٹ صاحب پہلی ڈپٹی کمشنر کی آباد کی ہوئی خوش ہوا اور سرد جگہہ ہے - ندی موسوم دوڑ نے ملک ہزارہ کو سرسبز کر رکہا ہی جو دیہات اوس ندی کی کنارہی پر واقع ہین اون مین پیداوار بلدی و تیشکر اور اعلی اجناس کی بکثرت ہوتے ہے - افغانون مین سے شاخہایوسفزئی مثل اورولازاک گدون - اور ترین اور طاہر خیلے اس ضلع کے اندر آباد ہین اور باقی اقوام حسب ذیل تنولے - سواتی ڈہونڈ کرال گوجر گہکڑ وغیرہ بستے ہین

دویم قسمت دیرہ جات

اس مین بہی تین ضلع ہین بنون دیرہ اسمعیل خان دیرہ غازیخان

ضلع بنون

اس ضلع کا مفصل جغرافیہ اور حال تیسرے حصہ مین درج کیا گیا ہے ؛

ضلع دیرہ اسمعیل خان

بنون سے جنوب اور دیرہ غازی خان سے شمال دریائے سندہ کی مغربی کنارہ پر بفاصلہ دو میل شہر دیرہ اسمعیل خان آباد ہے - لاہور سے دوسو سولہ میل پچہم کو واقع ہے حدود اربعہ اسکے یہہ ہین مغرب سلسلہ کوہ سلیمان مشرق ضلع جہنگ اور کچہہ شاہ پور کی حد اور شمال ضلع بنون - جنوب موضع مورجہنگی ضلع دیرہ غازیخان - دریای سندہ کے مغربے حصہ مین اکثر اقوام افغانان مختلف شاخون کی اور گندہ پور وغیرہ اور شرقے حصہ مین بلوچ اور جٹ اور کچہہ افغان وغیرہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

آباد ہین - بموجب مردم شمارے ۱۸۹۸ء مین لاکہہ چہیالیس ہزار آدمی اس ضلع مین بستی ہین -
سالانہ آمدنی سرکاری چارلاکہہ تیس ہزار کے ہے - سطح اس ضلع کی نو ہزار ایکسو پینتیس میل مربع ہے
بموجب شمارہ ۱۸۹۸ء فی میل مربع ۴۸ آدمی کی آبادی پڑتے ہے - تاریخ قدیم مختصراً اسطرح ہے
کہ پہلے اس ملک مین راجہ ٹل اور بل دو بہائی حکومت ران تہی پورانہ قلعہ اونکا دریا سند
کے دہنے کنارہ پر متصل بلوٹ مشہور رہے کہ اب بہی اوسکی نشان موجود ہین - مسلمانون کی غلبہ سے
فصل گاو کشی دیکہکر مجبوراً اونہون نے یہہ ملک چہوڑ دیا کہتے ہین کہ پورانہ بلوٹ راجہ بل کا آباد
کیا ہوا تہا جنوبے جانب سی قوم بلوچ نے خروج کرکے اوس ملک کو اپنی قبضہ مین کرلیا مسمی اسمعیل خان
ہوت جسکے نام سے دیرہ اسمعیل خان مشہور رہے اپنی قوم کی سرکردگے مین دیرہ غازیخان
کے طرف سی آکر بمقام بیر جو بارہ کوس طرف جنوب شہر دیرہ سے واقع ہی سکونت پذیر ہوا - چند
سال کے بعد جب اوسکا اطمینان سے ملک پر دخل ہولیا تو بعد معاینہ و پسند موقع اوسنی اپنی ماتہہ سے
تاریخ ۲۲ ماگہہ سمت ۱۶۱۹ بکرم مین جسکو تین سو دو سال ہوئی بشروع عہد سلطنت اکبر بادشاہ شہر کہنہ
دیرہ اسمعیل خان کی بنیاد رکہہ کر اپنے نام پر مشہور کیا - ایسی روایت ہی کہ اوس پورانی شہر مین
جسکا موقع اب زیر دریا سند ہی قریب ڈہائی ہزار کے گہر آباد ہوگئے تہے - اور بلوچون نی اپنے
سہے سے نواح مین باغات لگاکر خوب آراستہ کیا تہا - الا دریا سند نے سمت ۱۸۰۱ بکرمی سی شہر کیطرف
رخ پہیر کر تباہی شروع کری - پانچ برس تک وہ رونق دار شہر بالکل دریا برد ہوکر بے نشان ہوگیا
ایک سال لوگ نواح مین منتشر رہے سمت ۱۸۰۶ بکرم مین نواب صاحب دیرہ نے شہر موجودہ حال دیرہ اسمعیل خان
آباد کرکے قدیمی نام مشہور کیا اسمعیل خان ہوت کی اولاد مین پانچ پشت تک حکومت دیرہ اسمعیل خان
قایم رہی اون مین سی آخری رئیس نصرت خان کچہہ اپنی عیاشی اور بی تدبیری سی اور کچہہ
افغانون کے ظلم سے بیدخل ہوکر کابل مین قید کیا گیا اور احمد شاہ ابدالی نے اول سیف خان
اور پہر موسی خان درانی کو حاکم دیرہ مقرر کیا مسمی داود خان بلوچ نے ناگہان حملہ کرکے سردار
موسی خان کو زخمی کیا اس سبب سے غضب شاہ درانی اوس مظلوم خاندان پر زیادہ ہوکر بالکل استیصال

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ونگاریہ سے کیا گیا - بعد موسی خان کے بادشاہ افغانستان کی جانب سی قمرالدین خان
- عبدالرحیم خان وزیاری مل اپنی اپنی نوبت پر حاکم دیرہ اسمعیل خان چلے آئی شاہ زمان
نے اپنی عہد سلطنت مین نوابے دیرہ مذکور کے نواب محمد خان سدوزئی بہادر خیل کو عطا
کرے جسکے انتقال کے بعد نواب حافظ احمد خان وارث ملک ہوا اور پھر نواب شیر محمد خان
فرزند اوسکا جانشین تہا جسکو کنور نونہال سنگھ نے شصت ہزار کی سالانہ جاگیر دیکر دیرہ اسمعیل خان
کو خالصہ سرکار کیا ۱۸۴۹ء مین ضبطی پنجاب کی ساتھہ یہہ ضلع بہے گورنمنٹ انگریزے کے قبضہ مین آیا
تب سی اسکی ترقی ہوتے جاتی ہی ۱۸۵۱ء عیسوی مین دریاے سند نے اس شہر کے طرف پھر موہنہ
پھیر کر لوگونکو خطرہ پیدا کیا تہا - مگر انگریزون نے زر کے زور سے بند ڈالکر اوسکا موہنہ پھیر دیا - اس
ضلع کے حدود مین جنوب رخ دریاے سند بہتا ہے اور اوسکے سبب سے یہہ ضلع دو حصہ مین منقسم ہوگیا
دریاے سند کا مشرقی حصہ تہل اور ریگ آمیز زمین ہے اور اوس کی دو قسم ہین - اول تہل بارانی
- دوسرا ہجگ - آخر الذکر قسم سے وہ زمین مراد ہے جو دریاد کی طغیانی اور سیلاب سے پانی پاکر سیراب
ہو تہل کا علاقہ اکثر بسبب کمی پانی غیر آباد - اور بدون چاہی اراضیات قلیل کے ناقص ہے اگر اس
مشرقی تہل کے واسطے مقام ماڑی کی متصل دریاے سند سی نہر کاٹی جاوی تو میانوالی سے لیہ
اور بہکر اور نیچے تک کمال فایدہ پہونچے گا اس نہر کی تجویز سرکار مین پیش ہے - اس حصہ مین
تحصیل دریاخان معروف بہکر اور تحصیل لیہ دو پرگنہ واقع ہین جنمین بڑے قصبہ اور گانو
مشہور یہہ ہین - لیہ - کوٹ سلطان - چوبارہ - کروڑ - نواکوٹ - بہکر -
- دریاخان - قلعہ منکیرہ ان قصبون مین تجارت پشم اور اون کی ہوتے ہے
وہ بڑا حصہ جو ندے سند سی مغرب واقع ہے اوسکو دامان کہتے ہین - سیلاب اور بارشے
پانے سے پیداوار گندم اور باجرہ بکثرت ہوتے ہے - خربوزہ اس دامان کا دور تک
مشہور ہے اس حصہ مین تین پرگنہ ہین تحصیل دیرہ اسمعیل خان خاص - پرگنہ کلاچی - علاقہ ٹانک نالہ
لوہی موسوم لونے کا سیلاب تحصیل کلاچی کی زمینات قوم گنڈہ پور کو بذریعہ باندہنی بند اسمے
پانیوال وعثمان وال سیراب کرتا ہے اور وہان سی بچکر جو پانی آوی وہ دیرہ اسمعیل خان کے پرگنہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

مین کام آتا ہی علاقہ ٹانک اور کچھہ نیچے دامان کو درہ زام و دیگر نالہ ہائی کوہی کی پانی سے میرا ہوتے ہے اور رود ٹلوارہ بے فایدہ بخش ہے - اس مغربی جانب کے کلان قصبہ یہ ہین - شہر دیرہ اسمعیل خان بلوٹ - پہاڑپور کڑی خشور کلاچی - درابن - چودھوان - فتح خان - گرانک ٹانک - قصبہ ٹانک دامن کوہ مین واقع ہے اور وہان کچھہ سرکار سے فوج بھی رہتی ہی اسمقام پر لوہا جو علاقہ مسعود وزیری سی آتا ہی اور بوریا کی بہت خرید و فروخت ہوتے ہی - خاص شہر دیرہ مین بیوندہ لوگ اشیاء تجارتے دور دور کے ملکون سے لاتے ہین +

ضلع دیرہ غازی خان

گرچہ افغانستان کی اصلی حد سی باہر جنوب کو سلسلہ بلوچستان کی محاذ مین واقع ہی الاقدیم سی سلطنت افغانستان کے متعلق چلا آیا - اور اب بھی قسمت دیرہ جات مین ہی لہذا اسکا بھی مختصر ذکر کیا گیا - یہہ ضلع لاہور سے دو سو تیس میل گوشہ جنوب و مغرب کو دریا سندھ کے دہنے کنارہ پر واقع ہے - حدود اربعہ اسکے اسطرح پر ہین - شمال مین سرحد دیرہ اسمعیل خان - مغرب کو ہستان بلوچان و موسی خیل و کاکڑ افغان - مشرق دریا سندھ - جنوب ملک سندھ - اس ضلع مین اکثر اقوام بلوچ اس تفصیل سی - حصہ جنوبی مین مزاری - شمالی مین کسرانی باقی بیچ مین - دریشک گورچانی لغاری لنڈ کھوسہ بزدار نتکانی وغیرہ یہ اقوام مذکورہ مین سی کوئی لوگ سلطنت انگریزے کی حدود سی باہر پہاڑے علاقہ مین بھی رہتے ہین - ان قومون کے بلوچ اندر باہر کے ملاکر قریب پچاس ہزار اسلحہ بند مرد ہونگے اپنی قوم کی سرگروہ یا سردار کو دمانکے لوگ تمن دار بولتے ہین - اس ضلع مین چار تحصیل ہین - اول تحصیل دیرہ غازیخان یہہ شہر عہد ہمایون بادشاہ مین غازیخان بلوچ مزاری نی آباد کرکے اپنے اسم پر نامزد کیا - اس سردار کے اسمعیل خان ہوت بانی دیرہ شمالی سی جو اسکا ہم عصر تہا بتکرار سرحد ملک مابین ہردو دیرہ بڑے سخت عداوت تہی - چنانچہ آپس مین بائیس جنگ کین - آخر مسمی گامن خان مشہور رستم گو اور معتبر غازیخان کے ایک عقلمندانہ فقرہ سی ان دونون سردارون کی آپس مین صلح ہوکر بجای عداوت دار کے رشتہ دار

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بنے اور حدما بین دیرجات مواضع مورچہنگے مقرر ہوئی الغرض غازیخان کی اولاد مدت تک موروثہ ملک
مین حکمران رہی جب شاہ حسین غلزائی بادشاہ قندہار معہ فوج دیرہ غازیخان کی حدمین آیا اور
بلوچون نے نادانی سے اوسکے لشکر کو ایذا دپہونچایا تب اوسکے حکم سے دیرہ غازیخان غارت ہوکر
قتل عام بلوچان مین خاندان غازیخان برباد ہوگیا ایسے موقع پر محمود کبجر نے بادشاہ دہلی کے
حکم سے دیرہ غازیخان پر قبضہ کیا غرضکہ تک اوس خاندان کا دخل رہا اخیر عہد احمد شاہ ابدالے
مین نور محمد خان قوم سرانے نے سندہ کی جانب سے خروج کرکے دیرہ غازیخان پر قبضہ کرلیا سرانیون
سے درانیون نے لیکر سلطنت کابل کی طرف سے کبھی نواب عبدالصمد خان اور کبھی نواب محمد زمان
خان اور نواب عبدالجبار خان بارک زئی درانی اور اخیر مین صدر خان بختیار حاکم چلے
آئے جب ملتان کو رنجیت سنگھ نے فتح کیا اور سلطنت افغانستان مین قوم سدوزئے اور بارک زئے
کے باہمی فسادون سے ضعف آیا تب سکھون نے دیرہ غازیخان کو پنجاب سے شامل کرکے دیوان
ساونمل کی سپرد کیا مفسدہ مولراج کے بعد بشمول پنجاب سرکار انگریز کے محروسہ
سلطنت مین داخل ہوا نواح اس شہر کا سرسبز باغات اور کھجور کے درخت کثرت سے دیکھائی دیتے ہین دریائے
سندھ ایک میل مشرقے جانب شہر سے بہتا ہے اسی صدر کے پرگنہ مین خانقاہ سخی سرور واقع ہے جسکے
معتقد اکثر ہندو مسلمان باشندے پنجاب کے ہین ماہ مارچ سے آخر اپریل تک برابر اس درگاہ پر میلہ
رہتا ہے دور دور کے لوگ وہان جاکر منت یعنے نذر چڑھاتے ہین اس علاقہ مین پہنچکر سے
اور ربیع بھی پیدا ہوتی ہے خریف مین سے گندم اور باجرہ وجوار اکثر پیدا ہوتا ہے چاہ نہین ہین
پہاڑی نالون سے اور کچھ لوگون نے نہرین کاٹے ہین جنسے سیر بے زمینات ہوتے ہے۔ دوسرے تحصیل
دائرہ اسکی علاقہ مین اکثر زمینات شور ہین قصبہ جام پور کے پاس شورہ اور ربیع پیدا ہوتے ہے
حاجی پور کے پاس شیرین پانی ملتا ہے اور پیداوار ہر جنس زرعی کی خوب ہوتے ہے تیسرے تحصیل
کوٹ مٹھن اب دریا سندھ سے اس پرگنہ کے زمین عمدہ اور زرخیز ہے درخت بکثرت ہین۔ چھانگا
تحصیل سنگھڑ سنگھڑ ایک لکڑی کا نام ہے اوس سے اکثر علاقہ سیراب ہوتا ہے اسی سبب اس علاقہ کو سنگھڑ کہتے ہیں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بمقام تحصیل قصبہ منگروٹہ مین ہے زمین اس پرگنہ کے اکثر شور ہے جوار اور گندم کے پیداوار بہت ہوتے ہے گھوڑا اس علاقہ کا خوبصورت اور عمدہ ہوتا ہے قوسہ ایک موضع اسی تحصیل کا منگروٹے کے متصل ہے جہان پر حضرت شاہ سلیمان چشتی کا مزار ہے بصرف پچاس ہزار روپیہ یہہ خانقاہ تیار ہوئی اس ضلع کی پیداوار مین سی قابل تجارت نیل کی پیداوار ہے جو دور دور تک بیوپاری لیجاتی ہین آب وہوا اس ضلع کی اوسط درجہ کی ہی گرمی شدت سی پڑتے ہے خصوص پرگنہ داجل مین گرم لو ایک قسم کے سموم اسقدر سخت چلتی ہے کہ معاذ اللہ منہا

دوم حصہ غربی

واضح ہو کہ حصہ غربی مین اوس تمام ملک افغانستان کا بیان کیا جاویگا جو گورنمنٹ انگریزی کی سلطنت مجوزہ کی حدود سے باہر مغرب اور شمال کو واقع ہی

پہلے اون کوہستانی علاقون کا ذکر جو ملحق یا قریب الحدود سلطنت انگریزی کی واقع ہین

علاقہ مہابن

مہابن دراصل کوہ کا نام ہے - اس پہاڑ کی اونچی چوٹی سطح سمندر سی ۱۴۷۰۰ فیٹ اونچی ہی اور جنگل سے لدا ہوا مشرقی جانب دریاے سند جنوب و مغرب علاقہ یوسف زئی متعلق پشاور شمال علاقہ چملہ واقع ہے اس پہاڑ کے جنوبی جزو مین قوم جدون بستی ہی اور اونسی اوپر قوم خدوخیل آباد ہے یہہ ہر دو فرقے کوئی حاکم نہین رکھتے موضع ستانہ اس علاقہ مین مشہور ملجا مفروروں کی ہی پہاڑ دشوار گذار اور سخت ہی زمین ہموار قابل زراعت کم کوہ مہابن سی شمال چملہ ہے مہابن کا وجہ تسمیہ آئندہ آویگا

علاقہ چملہ

جسکے مشرق مین دریاے سند مغرب علاقہ یوسف زئی شمال ملک بنیر ہے چملہ بطور درہ کے ہی مگر اوس درہ کے بیچ میدان کم زمین ناہموار اور پہاڑ اکثر اسمین قوم منڈر کے شاخین آباد ہین مشہور ہے کہ اٹھارہ ہزار آدمی اس علاقہ مین بستے ہین بوقت تنگی انکی ہم قوم بیزوال مدد کی واسطی پہونچ جاتے ہین

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اس علاقہ سے شمال

ملک بنیر

واقع ہے مشرق دریاے سند شمال ملک سواتہہ مغرب علاقہ یوسف زئے سے اسکے حدود ملتے ہین اسکی چار دنطرف اونچے پہاڑ ہین جنمین سی شمالی جانب کوہ ایلم و کوہ دوڈہ سرے سطح دریاے شور سے دس ہزار ایکسو بائیس فیٹ اونچے ہین بیچ مین کسی کسی جگہہ بطور وادی کے زرعی زمینات اقع ہین اکثر درے اور ناہموار دشوار گذار ملک ہی آب وہوا معتدل اونچے پہاڑون پر برف کی سبب سی سردی رہتی ہی اوس ملک مین قوم یوسف زئی افغان کی شاخین اسطرحپر آباد ہین کہ مشرقے حصہ مین شاخ چغرزئی شمالی مین گدائی زئی مغرب سلارزئی جنوب مین لورے زئے وسط مین عایشہ زئی دولت زئی بستے ہین گرچہ کل کا قوم آپس مین اتفاق نہین - تمر باہر کے غنیم کو یکدلی سی روکتی ہین ہر شعبی مین اپنا اپنا ملک بطور سرگروہ کے ہوتا ہے - پیداوار ملک کی اکثر کافی ہوتی ہی - بوقت قحط ملک سواتہہ سے غلہ لاسکتے ہین مالداری گوسفندان اکثر ہی طبیعت مین یہانتک خرابی کہ بعضی بہیڈی مادہ سے حظ خلاف وضع فطرتے حاصل کرتے ہین — سکنای ملک کے اسلحہ بند مردون کے تعداد تیس ہزار مشہور ہے اوس ملک مین باہر سے تیل اور پارچہ سوتی اور نمک لیجانی کی تجارت فایدہ بخش ہے - بنیر سے پرلی طرف

ملک سواتہہ

جسکے حدود اربعہ اسطرحپر ہین شمال مین کوہستان لترم جسکی اوتر علاقہ دیر ہے - مشرق کوہستان جسکا سلسلہ دریاے سند تک ہی - حصہ شرقے سواتہہ کے جنوب ملک بنیر اور حصہ غربی کی جنوب علاقہ تحصیل یوسف زئی - مغرب مین علاقہ ارنگ برنگ اور آتمان خیل و باجوڑ واقع ہے ملک سواتہہ پہاڑون کے مابین اونچی جگہہ بطور درہ کے ہے - طول اسکا مغرب جنوبے سے مشرق شمالی تک تخمیناً پچاس میل اور عرض جنوب سے شمال کو سب سے زیادہ تخمیناً تین میل ہوگا علاوہ اسکے جنوب و شمال کو پہاڑی علاقہ اوس ملک کی متعلق ہی - اور اون پہاڑون سے جو دری وسط سواتہہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کی طرف آتی ہین - اونکے اندر بہی دو رنک آبادی چلی گئی - ملک سواتہہ کے بیچ سے مغرب رُخ دریا سواتہہ بہتا ہے دریا مذکور کے دونون کنارون پر دامن کوہ ہائی شمالی وجنوبی تک مبنات زرعی ہموار ہین - علاوہ دریا کے پہاڑون کی بیچ سی چشمہا آب شفاف کی ہمیشہ جاری ہین جسسے ملک کی سرسبزی تازہ بتازہ رہتی ہے - زمین زرعی زرخیز - پیداوار مکے اور چاول کثرت سی اور گندم بہی ہوتے ہے - دریا سواتہہ کے جنوب اور شمال دامن کوہ مین گانو آباد ہوتے چلے گئے ہین ملک اندرونی سواتہہ مین زیادہ تر قوم اکوزئی نسل یوسف زئی اس تفصیل سی بستی ہی کہ دریا مذکور سے شمالی طرف شاخ خواجوزئے اور جنوبے جانب شاخ بازیدزئی اور کوہستان جنوبی متعلقہ سواتہہ ملحق الحدود علاقہ یوسف زئی مین قوم رائی زئی اور بائی زئے آباد ہے - مشرقی حدود سی باہر قوم گوجر کوہستانی رہتی ہین - سواتہہ سے شمال دِیر ہوکر کاشغر اور ترکستان کو کاروان تجارت کا راستہ تین مہینہ موسم گرما بعد گلجانے برف کے ہوجاتا ہے مگر بدون بدرقہ مضبوط امکان سوداگری نہین - سواتہہ کے کمبل سیاہ اونی مشہور ہین - بازشکاری بہت پکڑے جاتے ہین - نمک کا قدرا وس ملک مین بہت ہے سبز نمک کا نہاد کوہاٹ سی بہت بیوپاری اوسملک مین لیجاتے ہین - اور غلہ و روغن زرد و شہد وہان سی باہر کو جاتا ہے پنجاب کو علاقہ یوسف زئی ہوکر کوہ ملاکنڈ* سے راستہ آتا ہے اس پہاڑ کی شرقے پہلو پر نادرشاہ ایرانی نے راستہ بنوایا تہا وہ اب بالکل منہدم ہوگیا آب و ہوا سواتہہ کی نہایت معتدل خصوص بموسم گرما صحت افزا ہوتی ہی اس ملک کی حال مین جو خوشحال خان خٹک نی بعہد سلطنت اورنگ زیب بزبان پشتو چند شعر کہے ہین اونکو اسموقع درج کیا جاتا ہے ؎

قولہ

سواتہہ مے وارہ لکڈمال گڑہ سر تر پائہ

---

* سوائی ملاکنڈ کے - پہلے لشکر خانہ ہوکر - کروسو - اور شاہکوٹ سی بہی راستہ جاری ہین ۱۲

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

خبردار یہ شوم لہ ہمسرہ ہمسرہ زائیہ

ملک دسواتہہ د ملوکانو یو نشاط دے

پہ دوران د یوسف زیو وران رباط دے

پہ ہوا کش د کشمیر پہ آب و رنگ دے

حیف دی د اچہ کشمیر آرت دی دے تنگ دے

ترجمہ مختصر انکا یہہ ہی کہ سواتہہ تمامی مین نے سرسری پاؤن تک دیکھا ملک سواتہہ بادشاہون کی خوشے کے لایق ہی مگر یوسف زیون کی وقت ویران رباط ہے۔ آب وہوا مین کشمیر کے طرح ہے۔ مگر افسوس کہ کشمیر فراخ اور یہہ تنگ ہی فقط آس ملک مین پورانے کہنہ کہنڈرات اور بتخانون کے علامات ابتک موجود ہین جنسی پایا جاتا ہے کہ زمانہ ماضیہ مین اہل گریک اور ہندو لوگ یہہ آباد رہی مزنی الحال سکنائی سواتہہ کی تعداد پچاس ہزار سے زیادہ بتلاتے ہین سنے مذہب مسلمان لوگ ہین۔ اس ملک کی مغربی حد پر ندی پنج کوڑہ دریا سواتہہ کے آن شامل ہوئی ہے

علاقہ ارنگ برنگ کی

شمال مین پنج کوڑہ مشرق ملک سواتہہ مغرب وشمال ملک باجوڑ و علاقہ کوہی مہمند۔ جنوب تخصیل ہشت نگر کی حد واقع ہے اس علاقہ مین قوم اتمان خیل نسل کڑ رانی آباد ہین۔ زمینات زرعی پہاڑون مین ناہموار جگہہ ہین۔ قوم اتمان خیل زیادہ تر پیشہ بیوپار کا رکہتی ہین خصوصاً ہزارہ

ملک باجوڑ

عمدہ موقع پر اونچے پہاڑون مین واقع ہے حدود اربعہ اسکی ان علاقون سے ملحق ہین شمال کوہستان کافرستان مغرب کونڑ۔ جنوب علاقہ مہمند اندر کوہ۔ مشرق کچہہ مہمند اور باقی اتمان خیل۔ اس ملک کے تین حصے ہوتے ہین۔ اول خاص پرگنہ باجوڑ جو بطور وادی کے حلقہ پہاڑون مین جنوب سے شمال بایل شرق لنبا واقع ہے۔ اس قطعہ مین زمینات زرعی زرخیز اور چشمہاء کوہی سی سیراب ہوتے ہین۔ دوسرا بزول اوپر کی طرف جہان آہن بنتا ہی تیسرا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جنڈول - قوم ترکلانی یا ترکانی اکثر اسملک مین آباد ہے پیداوار ملک کے اپنی مسکونہ لوگون کے واسطے کافی ہی - روغن زرد اور شہد اور آہن اس ملک سی برآمد ہوتا ہے ضلع پشاور اور حضرو تک جاتا ہے بارچہ موٹا کا بیوپار اس ملک مین فایدہ بخش ہی اور چرم پختہ کا ذبیحی مویشی عام میاں گلے قابل تجارت عمدہ بنتے ہین

علاقہ مہمند

باجوڑ سے جنوب اور دریاے کابل سے شمال حد تحصیل و آبہ ضلع پشاور کے مغرب مین واقع ہے اس قطعہ مین شاخہاے قوم مہمند حسب ذیل آباد ہین کہ شاخ داودی گائی اتمان زئی کمال شمال مین پندیالی اور ترک زئی گنداب مشرق اور جنوب کو ہین علاقہ مہمند اکثر بارانی گندم اور جو کے پیداوار ہوتے ہے مہمند لوگ اکثر معاش اپنی بوریا فروشے وغیرہ سوداگرے پر کرتے ہین اسکا زیادہ بیان آئندہ آویگا ؛

ملک کونڑ

خوب سرسبز اور شاداب ہر قسم کا میوہ اوسمین پیدا ہوتا ہے حد مشرقے باجوڑ سے شمالی کوہ کافرستان اور کنٹور سے مغرب لغمان جنوب علاقہ کامہ اور لگمانی و مہمند سی ملتی ہی - علاقہ کونڑ سے مغرب مایل شمال اونچا پہاڑ موسوم کنڈ، دریاے شور کے سطح سے چودہ ہزار چار سو اسی فیٹ بالا ہے پیداوار غلہ اس علاقہ مین کامل ہوتی ہی اور برنج مہین قابل تجارت اسمین پیدا ہوتے ہین - دریاے کونڑ شمال سی مغرب مایل جنوب کو بہتا ہوا علاقہ کامہ اور بنیود کے مابین دریاے کابل مین شامل ہوجاتا ہے ؛

علاقہ خیبر مین

اکثر سخت پہاڑ اور درے واقع ہین جانب شرق حدود ضلع پشاور - مغرب ننگہار شمال دریاے کابل جنوب کوہ آفریدے سلسلہ کوہ سفید سے اسکی حدود ملتی ہین اکثر قوم آفریدی اس سخت علاقہ مین سکونت پذیر ہین راہ کابل و پشاور ان پہاڑون سے متصل جمرود ڈنکر پشاور کے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ملک مین داخل ہوتا ہے۔ سارق اور راہزن لوگون کی پناہ ہے ؛

ملک ننگنہار خواہ ننگہار

خیبر سے مغرب دریاے کابل سے جنوب کوہ سفید سے شمال علاقہ کابل سے مشرق واقع ہے یہہ علاقہ زرخیز اور آبادی انار اور دیگر میوہ ننگہار کے مشہور ہین نامی قصبہ اور دیہات اس علاقہ کے حسب ذیل ہین **جلال آباد لعل پورہ باسول ہزارناؤ** بعضے لوگ اس ملک کے اصلی حدود دریاے کابل سے شمال دور تک تصور کرتے ہین اور بموجب قول انکی علاقہ **کامہ** اور **مہمند نیسود یلکہ کونڑ** اور **لغمان** بھی مجمعًا حدود ننگہار مین داخل ہین وجہ تسمیہ ملک ننگہار لفظ نونہار یعنے نوہرین یا نوکلان دری بتلاتی ہین لفظ نونہار بسبب کثرت استعمال اور خرابے زبان پشتو ننگہار مشہور ہوگیا قوم **مہمند** اور **شنواری** ۔ **صافی** وغیرہ رشتے حصہ مین آفریدے آباد ہین اوس ملک مین ریشم سفید اور کپاس کی روئی اور اون اور بہت باریک میوجات انار وغیرہ پشاور اور کابل کی طرف بیوپاری لیجاتی ہین اور باہر سے چرم پختہ اور نیل اور اموال مصفا انگریزے لیجانے سے تجارونکو فایدہ ہوتا ہے راستہ کابل اور پشاور کا جلال آباد ہوکر آتا جاتا ہے حال مین یہہ ملک زیر حکومت امیر کابل ہے

علاقہ تیراہ

ایک بہت خوش ہوا جگہہ ہے گرچہ اصلی تیراہ مختصر موقع پہاڑون کی اوپر میدان جگہہ پر واقع ہے الاجو قومین اوسپر دخیل ہین اونکے جملہ مقبوضہ ملک ملحقہ کا ذکر اسکی شامل ایک حلقہ مین مناسب ہے اس علاقہ کے شمال مین حدود ضلع پشاور اور علاقہ خیبر و ننگہار مغرب مین کوہ سفید اور کوہ راجگال خواہ راجگہہ جنوب مین ملک بنگش متعلق ضلع کوہاٹ مشرق کوہ خٹک جسکے شرق دریاے سندھ واقع ہے اس ملک کے حصہ شمالی اور مشرقے پر قوم آفریدی جنوبی اور غربے پر قوم اورکزئی قابض ہے جنکی جنوب قوم دومشت یا زیمخت آبادے زمینات زرعی سواے خاص تیراہ کے باقی ناہموار پہاڑون مین کم ہین گنج اور گندم اور جو ومکی کی پیداوار کامل ہوتے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سے تلوار اور جھوڑا تیراہ کا ٹینے مین مشہور ہوتا ہے - ہر دو قوم یعنے آفریدی اور اورکزئے جنگجو اور آپسمین عداوتی ہین آب وہوا تیراہ کی معتدل اور صحت افزا ہے تیراہ کے جنوبے حصہ مین پہاڑ کے چوٹیان حسب ذیل سطح سمندر سے اونچے ہین چوٹی موسوم مزینو غر ۷۹۴۰ - اور دُوپاسر ۸۲۶۰ زاوغر ۹۲۸۰ فیٹ

علاقہ کرم

دراصل کورم نام ایک نالہ کوہے کا ہی اوسکے کنارون پر یہہ ملک واقعہ ہونے سے موسوم بہ کورم ہوا - اسکی شمال کوہ سفید مغرب کوہ سفید قوم منگل جنوب ملک خوست مشرق علاقہ اورکزئی وبنگش واقع ہی کوہ سفید کی جانب جنوبے مشہور دریے موسوم شلوزان نلونا - زیڑان - کڑان - پیوہاڑ - اریوب اس علاقہ کے متعلق ہین زمین زرعے زرخیز اور پانی رود کورم سی سیراب پیداوار مکے اور چاول بکثرت ہی میوہ جات سے انگور سیب انار وغیرہ بنون ودیگر اطراف کو فروخت کیواسطے ملکی اور باہر کے تجار لیجاتے ہین اس ملک کی مغربی حصہ مین بمقام آرلوب قوم جاجی سنی مسلمان اور پیوہاڑ سے نیچے اکثر قوم توری اور کچھہ بنگش افغی اشدآباد ہین اور اوپر کے پہاڑون مین قوم منگل وچکنی بستی ہین کوہ سفید مین چوب عمارتے دیودار زیتون وغیرہ عمدہ قسم کے ہوتے ہے - اس مشہور پہاڑ کے مغربے چوٹے سطح سمندر سی قریب سولہ ہزار فیٹ کی اونچی ہی ہمیشہ برف سی سفید نظر آتا ہے اسلیے اسکا نام کوہ سفید اور دسپینہ غر ہے ؛

ملک خوست

علاقہ کورم سے جنوب واقع ہے جسکے مغرب کوہ جدران جنوب ومشرق کوہ وزیران میمت خیل وحسن خیل ہی - اس ملک کی چارون طرف بطور حلقہ کے پہاڑ واقع ہین بیچ مین غربی وشرقے طویل اور جنوبے وشمالی عریض مسطح میدان ہی کوہ جدران سی رود شمل نکلکر اس ملک کے وسط مین مشرق رو بہتی ہی اکثر علاقہ اس سے اور کچھہ چشمون کے پانی سی سیراب ہوتا ہے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ملک مین داخل ہوتا ہے - سارق اور راہزن لوگون کی ملجا ہے ؛

ملک ننگنہار خواہ ننگہار

خیبر سے مغرب دریاے کابل سے جنوب کوہ سفید سے شمال علاقہ کابل سے مشرق واقع ہے یہہ علاقہ زرخیز اور آبادہی انار اور دیگر میوہ ننگہار کے مشہور ہین نامی قصبہ اور دیہات اس علاقہ کے حسب ذیل ہین **جلال آباد لعل پورہ باسول ہزارناؤ** بعضے لوگ اس ملک کے اصلی حدود دریاے کابل سے شمال دور تک تصور کرتے ہین اور بموجب قول انکی علاقہ **کامہ** اور **مہمند** - **تیرہ دیلکو نرٹ** اور **لغمان** بھی مجمعًا حدود ننگہار مین داخل ہین وجہ تسمیہ ملک ننگہار لفظ نونہار یعنے نوہرین یا نوکلان دری بتلاتی ہین لفظ نونہار بسبب کثرت استعمال اور خرابی زبان پشتو ننگہار مشہور ہوگیا قوم مہمند اور **شنواری** - **صافی** وغیرہ رشتے حصہ مین آفریدی آباد ہین اوس ملک مین ریشم سفید اور کپاس کی روئی اور اون اور برنج باریک میوجات انار وغیرہ پشاور اور کابل کی طرف بیوپاری لیجاتی ہین اور باہر سے چرم پختہ اور نیل اور اموال مصفا انگریزے لیجانے سے تجارونکو فایدہ ہوتا ہے راستہ کابل اور پشاور کا جلال آباد ہوکر آنا جاتا ہے حال مین یہہ ملک زیر حکومت امیر کابل ہے

علاقہ تیراہ

ایک بہت خوش ہوا جگہہ ہے گرچہ اصلی تیراہ مختصر موقع پہاڑون کی اوپر میدان جگہہ پر واقع ہے الاجو قومین اوسپر دخیل ہین اونکے جملہ مقبوضہ ملک ملحقہ کا ذکر اسکی شامل ایک حلقہ مین مناسب ہے اس علاقہ کے شمال مین حدود ضلع پشاور اور علاقہ خیبر و ننگہار مغرب مین کوہ سفید اور کوہ راجگال خواہ راجگہہ جنوب مین ملک بنگش متعلق ضلع کوہاٹ مشرق کوہ خٹک جسکے شرق دریاے سندھ واقع ہے اس ملک کے حصہ شمالی اور مشرقے پر قوم آفریدی جنوبی اور غربے پر قوم اورکزئی قابض ہے جنکی جنوب قوم دومشت یا زیمخت آباد ہے زمینات زراعتی سوائے خاص تیراہ کے باقی ناہموار پہاڑون مین کم ہین کنرخ اور گندم اور جو وکئی کی پیداوار کامل ہوتے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہے تلوار اور چھوارا تیراہ کا ٹنے مین مشہور ہوتا ہے۔ ہر دو قوم یعنے آفریدی اور اورکزئے جنگجو اور آپسمین عداوتی ہین آب وہوا تیراہ کی معتدل اور صحت افزا ہے تیراہ کے جنوبی حصہ مین پہاڑ کے چوٹیان حسب ذیل سطح سمندر سے اونچے ہین چوٹی موسوم مزینوغر ۷۹۴۰ فٹ اور دوپاستر ۸۲۶۰ زاوغر ۹۲۳۰ فٹ

علاقہ کرم

دراصل کورم نام ایک نالہ کوہے کا ہی اوسکے کنارون پر یہہ ملک واقعہ ہونے سے موسوم بہ کورم ہوا۔ اسکی شمال کوہ سفید مغرب کوہ مقبوضہ قوم منگل جنوب ملک خوست مشرق علاقہ اورکزئی وبنگش واقع ہی کوہ سفید کی جانب جنوبی مشہور درے موسوم شلوزان نلونا۔ زیران۔ کڑان۔ پیوہاڑ۔ اریوب اس علاقہ کے متعلق ہین زمین زرعے زرخیز اور پانی رود کورم سی سیراب پیداوار مکے اور چاول بکثرت ہی میوہ جات سے انگور سیب انار وغیرہ بنون ودیگر اطراف کو فروخت کیوا سطے ملکی اور باہر کے تجار لیجاتے ہین اس ملک کی مغربی حصہ مین بمقام آزیوب قوم جاجی سنی مسلمان اور پیوہاڑ سے نیچے اکثر قوم توری اور کچھہ بنگش راضی اشد آباد ہین اور اوپر کے پہاڑون مین قوم منگل وچمکنی بستی ہین کوہ سفید مین چوب عمارتے دیودار زیتون وغیرہ عمدہ قسم کے ہوتے ہے۔ اس مشہور پہاڑ کے مغربے چوٹے سطح سمندر سی قریب سولہ ہزار فٹ کی اونچی ہی ہمیشہ برف سی سفید نظر آتا ہے اسلئے اسکا نام کوہ سفید اور دسپینہ غر ہے

ملک خوست

علاقہ کورم سے جنوب واقع ہے جسکے مغرب کوہ جدران جنوب ومشرق کوہ وزیران ممیت خیل وحسن خیل ہی۔ اس ملک کی چارون طرف بطور حلقہ کے پہاڑ واقع ہین بیچ مین غربی وشرقے طویل اور جنوبے وشمالی عریض مسطح میدان ہی کوہ جدران سی رود شمل نکلکر اس ملک کے وسط مین مشرق رو بہتی ہی اکثر علاقہ اس سے اور کچھہ چشمون کے پانی سی سیراب ہوتا ہے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

گندم ربیع مین اور چاول خریف مین بہت پیدا ہوتے ہین اس علاقہ کے حصہ مغربی مین قوم اسمعیل خیل - پیران لغاڑی - حیدر خیل - مندوزئے اور وسطی مین بڑیچ - مردیخیل - متون مشرقی مین للکن - زکی خیل - قدم لنڈ رصادق آباد مین گوشہ مغربی وجنوبی دامن کوہ مین قوم شنی اور اوسنے مشرق قوم گرزبز سکونت پذیر ہے قوم لغاری اور کچھ گربز وتنی پیشہ سوداگرے رکھتی ہین باقی جملہ اقوام زراعت کار ہین اس ملک مین سوای فرقہ لغاڑی باقی قومون مین دو جنبہ ہو کر دشمنی واقع ہی ایک جنبہ تونگندی - دوسرا اسپین گوندی جن کی آپسمین اکثر لڑائی رہتی ہی - تماکو خوست کا مشہور اور روغن زردہ برنج اور رند اکثر قوم لغاڑی فروخت کیواسطی ضلع بنون اور دیگر اطراف کو لیجاتے ہین اور نمک سبز وزیر لوگ وہان لیجاکر فایدہ اوٹہاتے ہین اوس ملک مین باہر سے نمک اور نیل واسباب آہنی وچرمی و پارچہ سفید جاوی توقد سے فروخت ہوتا ہی فی الحال یہہ ملک معہ علاقہ کورم متعلق ریاست کابل کے ہے ؛

علاقہ وزیرے

نہایت وسیع ہے یہہ قوم پہاڑون مین منتشر ہے اور اکثر کیشڈی مین گذارہ کرتے ہے صرف قوم مسعود اور کچھ اتمان زئی اور خلیل احمد زئی ایسی ہین کہ جو پہاڑون مین کوٹہے واسطے سکونت کے رکھتی ہین - گرچہ ملک مقبوضہ وزیرے مین آبادی اِن کی گنجان نہین بلکہ متفرق مواقع پر پھیلے ہوئے بستی ہین الا اوس کوہے ملک کے حدود جنپر انکے دخل کا اثر ہی حسب ذیل ہین مشرق حدود ضلع کوہاٹ اور بنون اور کوہ بہٹنی جو حدود ٹانک ضلع دیرہ اسمعیل خان سے ملا ہوا ہی جنوب درہ گومل مغرب علاقہ قوم جزوٹی ملحقہ کوہ بیرمل شمال علاقہ ورگون اور علاقہ خندران ملک خوست وکورم اور حدود ضلع کوہاٹ واقع ہین ان حدود کے اندر قوم وزیرے متفرق رہتی ہی فرقہ درویش خیل یعنے اتمان زئی واحمد زئی وزیر اکثر باہم مخلوط رہتے ہین اور مسعودون کا اپنا علیحدہ علاقہ ہے ہر ایک قوم کی پہاڑ مین اپنی اپنی زمین منقسم ہے سوائے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

علاقہ کانی گرم شوال و مرغہ و بیرمل کے باقی جگہہ زمینات زرعی کم واقع ہین ملک انکا ماموزئی
جسکے حصہ جنوبے و مغربی مین بڑی اونچی اونچی پہاڑ ہین سب سے اونچا پہاڑ علاقہ مسعودون مین کوہ
پیر غل ہے جسکی بلندی سطح سمندر سی ۱۱۰۸۳ فیٹ اونچی ہی ان پہاڑون مین درخت چیڑ اور
دیودار چوب قابل عمارت بہت ہین چنانچہ نشتر کے بلہ باجوبی اس علاقہ سے ہنون اور ٹانک کیطرف
بہت آتے ہین علاقہ وزیری کی جنوبی طرف کوہ وانڈہ ہے جسکی ملکیت کا نزاع ہے وزیری اپنا
حق بتلاتے ہین قوم دُوتانی خود دعویدار ہے بموسم سرما دوتانی اور گرما مین وزیری قابض ہوتے
ہین اور سلمان خیل پیوندہ بہی وہان آتی ہین ملک وزیری کی زیادہ تفصیل آئندہ لکہی جاویگی

علاقہ دوڑ اندر حلقہ ملک وزیری

متصل حدود مغربے ضلع ہنون رود توچی کی دونون کنارون پر واقع ہے اسکی چارون طرف قوم وزیر
کا ملک ہے اوبیچ مین درہ توچی کی اندر قوم دوڑ بستی ہے حصہ مغربے مین شاخ ذرینہ خیل ہمزا خیل
ملخ وسط مین تپی مشرقی متصل حدود ضلع ہنون قوم حیدر خیل سوخیل محمد ک آباد ہے
رود توچی سی سیرابی زمینات زرعی ہوکر پیداوار کامل ہوتی ہے تماکو روغن زرد موبشے اس
علاقہ سے ہنون کو فروخت کیواسطے لاتی ہین اور یہان سی پارچہ سفید سوسی نمک اندر لیجاتے ہین
درہ گول سے جنوب

علاقہ شیرانی ھی

جسکے مغرب رود ژوب متصرف قوم کاکڑ اور مندوخیل اور مشرق حدود ضلع درہ اسمعیل خان برگنہ
کلاچی واقعہ ہے اس کوہی علاقہ کے شمالی حصہ مین قوم حسن خیل وسط مین ابوخیل جلوانی اور
اور جنوبے مین ہرپال شاہبا شیرانے بستے ہین علاوہ اونکے قوم بابڑ اور اوشترانی ہے -
شرق بایل جنوبے مین آباد ہین - شیرانیون کے علاقہ مین کوہ تخت سلیمان سطح سمندر سی قریب بارہ ہزار
فیٹ اونچا ہی اوسی موقع کے سبب سے تمام سلسلہ متعلقہ اسکی کا کوہ سلیمان نام مشہور ہوا علاقہ شیرانی اور
اوشترانی سی جنوب نالہ کوہی موسوم وہوہ سی لیکر ضلع ڈیرہ غازیخان کے ملحق الحدود مغربے پہاڑون

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

مین قوم بلوچ کے شاخین جد ملک سند تک اسطرح آباد ہوتے چلی گئی ہین کہ حدود وہنوہ سی قوم کسرانے
ونسی جنوب بزدار وغیرہ میدان شمسے مغرب کوہی ملک مین قوم مزری اور راونسے جنوب بختی آباد ہین

ملک کاکڑان

یہہ قوم بھی مثل قوم وزیری ایک وسیع پہاڑی ملک پر قابض ہی مگر مشہور اور عمدہ علاقی ان مین ہین
اول رود زیوب شمالاً وجنوباً بہت طویل اور عرضاً و شرقاً کم عریض اسکی دونو کنارون پر قوم مندوخیل
وکاکڑ کے دیہات آباد ہین زمین زرعی گرچہ عمدہ مگر اوس کثیر قوم کیواسطی بہت تھوڑی ہی اور دوسرا علاقہ
بوزنی - برشور - گنجوغنے اور نیز کوہ جکی حدود سے راستہ درہ **بولان** مابین قندہار وشکارپور
جاتا ہی علاوہ انکی اور گرد نواح کے پہاڑون مین اکثر انکی آبادی متفرق نظر آتے ہی مشرقے حدود انکے
کوہ شیرانی بلوچون سے ورنک ملتی چلی گئی ہین قوم **موسی خیل** اور **ایشوٹ** افغان قوم کسرانے بلوچ کے پہاڑون
سے مغربے جانب محاذ حدود ضلع دیرہ غازیخان تک جا آباد ہوئی ہین انکی علاقہ سے گوشفند اور
موسیشے خرید کر باہر لیجاتے ہین اور باہر سے پارچہ سفید کے سوداگرے سفید ہی کاکڑستان کا مفصل جغرافیہ
آئندہ اس قوم کے حال مین لکھا جاویگا

تمہید

اوس قدر علاقون کا ذکر جو بسبب ملحق الحدود یا قریب ہونے سرحد سلطنت انگریزی کی ضرورت تہا علاقہ وار
بقید حدود اربعہ و پتہ قوم مسکونہ مفصل کیا گیا - باقیماندہ افغانستان مغربے کا گرچہ علاقہ وار حال معلوم
ہے مگر بخوف طوالت اسقدر باریک تفصیل کو چہوڑکر چار بڑے مشہور شہرون کا حلقہ وار ذکر کیا جاتا ہی

اول شہر کابل

افغانستان - مغربے کا دارالخلافت یہی شہر ہی ۳۴ درجی ۱۰ دقیقہ عرض شمالی اور ۶۹ درجے ۱۵ دقیقہ
طول شرقی مین دریاے شور سی سو اچہہ ہزار فیٹ بلند - دو رویہ دلچسپ میوہ جات کے باغ اور پہولون
کے جنگل کے مابین تین میل کی گردی مین تخمیناً ستر ہزار آدمیون کی بستی ہی اور جنوب شرقے مین ایک
چہوٹی سی پہاڑی پر بالاحصار کا قلعہ ہے اور مغرب جنوبی مین اکبر بادشاہ کی دادا محمد بابر کی قبر

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہے آبادی اس شہر کے گنجان اور تنگ ہی اور طویل ہے جنوبی و شمالی جانب مغرب و جنوب حلقہ کوہ
اور شمال و مشرق باغات اور میدان حصہ شمالی مین دریا رواں ہی اس شہر مین دو نامی بازار ہین
ایک شور بازار دوسرا چتہ بازار یعنی چھت سی پٹا ہوا جسمین چار چوک چارسو کی طرح بارونق اور خوش
قطع ہین مگر میلہ اور غلیظ رہتے ہین واسطی آرام مسافران و سوداگران اس شہر مین پانچ سرائی مشہور ہین اول
سرای کہنہ جہار خان دویم سرائے نوجہار خان جسمین اکثر سوداگران ہیوندہ میان جنبل فروکش ہوتے ہین
سوم سرای محمد قلی جو سوداگران قندہاری کیواسطی ہی چہارم سرای وزیر محمد اکبر خان وسیع اور مدور
واسطی عام سوداگران موجود تھی پنجم سرای زرداجسمین کچھ ہندو وغیرہ سوداگر رہتے ہین اگرچہ کل افغانستان
مین گرمی و سردی بلندی اور پستی پر منحصر ہے یعنے کوہستان اور بلند مقامون مین تو برف اور نہایت
سردی اور نشیب و ریگستان جگہون مین گرمی رہتی ہی۔ الا کابل کی ہوا معتدل ہی نہ بہت سرد اور نہ بہت
گرم سہ ماہ تک برف پڑتے ہے جس سی کوئی کوئی راستہ بھی بند ہوجاتا ہی موسم بہار مین کابل خاصا دیدہ زیب
ہی یہہ مقام خوب تجارت گاہ ہی ہندوستان ایران ترکستان بلکہ روس کا مال بھی بطور سوداگرے اسجگہہ
آتا ہی۔ کابل سی چالیس میل شمال چار سو فیٹ بلند ایک پہاڑ کے آلنگ مین تخمیناً دو سو گز بلند اور ایکسو گز
چوڑا ریگ یعنی بالو کا انبار پڑا ہی جب کبھی اوسپر کوئی آدمی چڑہتا ہی یا ہوا زور سے لگتے ہی تو اوس بالو
کے درمیان سی نقاری اور نفیرے کی صدا نکلتے ہی وہانکی لوگ اوسکو ریگ روان کہتی ہین اور اوسکے
پاس ایک غار ہی اوسی شیعہ مذہب امام مہدی کا مکان بتاتی ہین کابل کے میوون مین سی توت اور شاہ توت
اس کثرت سے ہوتے ہین کہ اوس موسم مین اکثر غربا اونسی شکم پری کرکے اوقات گذاری کرلیتے ہین اور اونکو
خشک کرکے عرصہ تک کہتی اور دور دور فروخت کیواسطی لیجاتی ہین شہر کابل کا سوہانی پیداوار چہار دیہ مبدان
لوہگر و دیگر نواحات علاقہ کوہ دامان جو جانب شمال مسکن قوم ہمند صافے خروٹی کاکڑ ناصر سلیمان خیل
شہاک غلزائی وسید و دیگان وغیرہ کا ہی بطور زراعت گاہ کے ہے اکثر اجناس ضروری اوس علاقہ
سے شہر مین آکر فروخت ہوتے ہین

دویم غزنین

بسکو زمانہ قدیم مین زابل کہتی تہے۔ یہہ مشہور شہر کابل سے ستر میل جنوب دریا شور سے پونے آٹھہ ہزار

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

فیٹ بلند سوا میل کی گرد مین خندق اور کچی شہر پناہ کی درمیان پندرہ ہزار آدمیون کی آبادی ہی - شہر کے حصہ شمالی مین قلعہ ہے - قدیم شہر تین میل کی فاصلہ پر گوشہ مشرق وشمال مین بہت لمبا چوڑا بسا تہا سنہ ۱۱۵۱ عیسوی مین جسکو سات سو پندرہ برس ہوئے علاو الدین ملقب جہان سوز غوری نے اوسی غارت کیا اور غزنین قدیم مین جسی سلطان محمود غزنوی نے ہندوستان کو فتح کرکے آباد کیا تہا شہر اور روضہ سلطان محمود کے درمیان صرف دو مینار سو سو فیٹ بلند باقے رہگئی ہین اوس صاحب ہمت بادشاہ کی مقبرے کے تعظیم یہان تک ہی کہ جاہل افغان بہی دور سے پا برہنہ ہوکر بہت عاجزی سی اوسمین داخل ہوتے ہین صندل کی دروازون کی جوڑی اٹہارہ فیٹ بلند جو سلطان محمود غازی بت خانہ سومنات کی پھاٹک سے اوکہاڑ لیگیا تہا اسی مقبرے مین لگی تہی - انگریزے فوج اپنی قوت ظاہر کرنے کے لئے ۱۸۴۲ء کو کابل سی پہرتے وقت اوسی پہر ہندوستان کو لی آئی اب وہ آگرہ یعنی اکبر آباد کے قلعہ مین رکہی ہین آبادی اس شہر کی گنجان بازار و کوچہ تنگ اندر شہر کے اکثر دیگان فارسی بان اور ہندو آباد ہین نواح شہر کا سرسبز اور ہر طرف باغات ہین شہر کی متصل مغربے جانب شمال سی جنوب کو رود غزنین جاری ہی آب وہوا اس جگہہ کی معتدل اور صحت بخش ہی جس علاقہ مین شہر غزنین واقعہ ہی اوسکا نام شلگر ہے حدود اربعہ اس وسیع علاقہ کے اسطرح ہین جانب مغرب کوہ ہزارجات مشرق کوہ زرمت مشرق شمال کوہ خروار جنوب مایل مشرق کوہ کٹہ واز اور گوشہ مغربے وجنوبے مین تا حدود قندہار میدان چلا جاتا ہی اسمین سی ایک پہاڑی مغربی حصہ کا نام واغذی ہی ملک شلگر زرخیز اور نہری ہی شہر غزنین اسکے حصہ شمالی مین واقع ہے اکثر مالکان اور ساکنان اس علاقہ کے قوم انڈر غلزائی ہین سوداگران پیوندہ بموسم گرما ہندوستان سی جاکر اس علاقہ شلگر مین قیام پذیر ہوتے ہین

سویم قندہار

جسکا نام سنسکرت مین گندہار لکہا ہی کابل سی تخمیناً دوسو میل سے کچہہ اوپر گوشہ مغرب وجنوب مین واقع شورسی ساڈہی تین ہزار فیٹ بلند تین میل کی گردی مین خندق اور شہر پناہ خام کے درمیان تخمیناً ساٹہہ ہزار آدمیون کی آبادی ہی - اس شہر مین بہی ایک خام قلعہ جانب شمال موجود ہے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جہ کہ وہاں کی لوگ ارگ کہتی ہین اور غربے جانب اندر شہر کے حرفہ شریف اور مقبرہ احمد شاہ ابدالی
جو بصورت اور منقش قابل دیدہی چارسو یعنے چوک بازار پچاس گز چوراگنبد سے پٹا ہے مواج اور
شہر کا رود ارغنداب کی پانی سی جو کوہ ہزارہ جات سی آتا ہی سرسبز اور شاداب خصوص جانب
شمال دو میل تک جہان خانقاہ بابا ولی صاحب قندہاری ہی باغات اور درختان سرسبز دلکش
ہین رنگارنگ کی طیور بولتی ہوئی سنکر انسان کو فرحت حاصل ہوتی ہی عموماً سکنای اس شہر کے قوم
دُرّانی بابڑ کاکڑ ہندو حزوٹی فارسی بان وغیرہ ہین سوائی رود ارغنداب کی رود
ترنک بہی مشرق سی مغرب کو بہتی ہوئی علاقہ قندہار کے ایک جزو کو سیراب کرتی ہی پیداوار موجات
ہر قسم اور کپاس عمدہ اول قسم کی تمام کو قندہاری مشہور اس علاقہ مین پیدا ہوتا ہے قندہار سی مشرق اغستان
کے علاقہ مین اور نیز شمال خاکریز کے علاقہ مین گندم اچھی ہوتی ہی کوہ شمالی مین معدنیات سی ان چیزون کے
کانین معلوم ہوئی ہین اول کان طلا جو شہر سے دیڑھ میل کے فاصلہ پر شمالی جانب کوتل موچہ اور
پہاڑی مقصود شاہ کے مابین واقع ہی اس کان کا سونا بہت اعلی قسم کا ہی الا بسبب عدم سررشتہ کار
تھوڑا نکلتا ہے دوسری کان فادزہر یعنے جسکو اس پہاڑ کی نام سے جسمین پیدا ہوتا ہے
ہی سنگ شاہ مقصود کہتی ہین اور اس سی زرد وغیرہ الوان و اقسام کے اچھی قیمتی سنگ نکالکر اکثر وہان
تسبیح وغیرہ بنائے جاتے ہین شاہ مقصودی تسبیح عموماً ایک روپیہ سی اوپر مگر اعلے قسم کی سو روپیہ تک ہے
فروخت ہوتی ہی اور اوسی پہاڑ مین ایک قسم کے سفید مٹی جسکو عرق شاہ مقصود بولتی ہین بہت باخاصیت
نکلتی ہی اور نیز سرمہ و زاک ہر گونہ کی و سرب و سنگ اتابک و ابرق و مومیائی وغیرہ انواع سنگہائے
بہی سلسلہ کوہ شمالی مین موجود ہین اور گچ بہی کار آمد بناء عمارات ایسی مفید چیز اس علاقہ مین ہی کہ جسکی
گرم بازاری نی دکان گرۂ آہک کو سرد کردیا اور کان نیلہ طوطا معدنی و زاک ہر گونہ و پہٹکری معدنی و
نوشادر کانی و گوگرد و سرمہ و اکثر اقسام کی عمدہ پتر اور نمک آبی کوہ پیر کسری مین جو علاقہ قندہار سے مغرب
اور سیستان سی مشرق واقع ہی بہت افراط سی ہین شہر قندہار مشہور بنجارنگاہ ہی لوگ اہل دل قوم بابی دیگر
افغان اور سیدان پشین اور پارسی بان قندہار کے صاحب ہمت سوداگر ہین آب و ہوا اس شہر کے گرچہ عمدہ نہین

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

مگر نا قص بھی نہین ہی تہرمامٹر یعنے مقیاس الموسم مین جاڑی کی دنون مین بوقت دوپہر پارہ - ۴۹ درجہ پر اور موسم گرما ۹۰ درجہ پر رہتا ہی گرمی اور سردی موسم مین ان دو درجون کے مابین رہتی ہی واسطے آرام تجارون کے چند سرای موجود ہین اور منڈی موسوم گنج بازار مین ہر قسم کے مویشی اور پیداوار زرعی و پنبہ وغیرہ فروخت ہوتے ہی ریشم قندہار کا عمدہ مگر بسبب کم شوقے مخلوق کم پیدا ہوتا ہی ؛

ہرات

جسکو پونانی کتابون مین ہری یہی لکھا ہی کابل سی کچھہ کم پانسو میل مغرب خندق اور دو ہزار شہر پناہ مضبوط کے درمیان پچاس ہزار آدمیون کی آبادی ہی غلیظ کوچہ تنگ بازار محرابی چھت سی پٹا ہوا چوک گنبد کے تلی آبادی اس شہر کے جنوب مین ایک پشتہ کی متصل واقع ہی بدین سبب دور سی نظر نہین آتا اکثر پارسی بان اور درانی افغان اسمین آباد ہین علاقہ ہرات کی زمین سرخ نما ہی مغرب مین تخمیناً ڈیڈہ منزل کوہ سیاہ کا سلسلہ طویل جنوبی و شمالی سرحد افغانستان اور ایران پر واقع ہی اس سی غرب افغانون کی حکومت اور آبادی نہین ہی اور پہاڑ کی مشرقی دامن وغیرہ اطراف سی رود پانی جاری ہوکر علاقہ ہرات کو سیراب کرتے ہی ہرات سے اچھی قالین اور رسمند بند و نوشک اور کزکی و خرمائی برک آور کرکے نیم تنی نا بافتہ بطرز ہمدان کی قالی مع آستین آور قناویز و دیگر پشمینہ و ابریشمینہ اجناس عمدہ بنکر دور تک جاتی ہین اور السی کی سن سی پارچہ نانکہ بہت عمدہ بنتا ہی اور غدک بختی بھی مشہور کپڑا ہی پستہ اور مزعفر اور ہینگ و زرشک سماق و یخمن وغیرہ اسی علاقہ کی پہاڑون مین پیدا ہوتی ہین اور ابریشم بہ یہان کیڑون سی بہت عمدہ بکثرت پیدا ہوتا ہی اور چوڑن کی معدن ہرات مین بڑی عمدہ مفید عام چیز ہے اور نمک آبی ہرات کا بہت اعلی اور سرمہ ہراتی ضیا بخش بصر و سرمہ اصفہانی سی بہتر ہے پیداوار زرعی اور ہر قسم میوجات سب افغانستان مین سی ہرات کی اول نمبر ہین خصوصاً انگور جو شصت قسم کا بتلاتی ہین کپاس ہرات کی امریکہ کی برابر سنی جاتی ہی اور گندم نہایت اعلی قسم کے پیدا ہوتے ہے اور کوکنار یعنی پوست زرعی ہرات کا مشہور ہے شراب خام اور پختہ ہرات رشک بادۂ قلار شیراز و نہایت عمدہ کیفیت دار بیان کرتے ہین ؛

ذکر دیگر قصبجات مشہور

کابل مین جلال آباد لال پورہ پشنج چہار باغ سلطان پور بالہ باغ دیہہ سبز جبکے خربوزہ مشہور ہے دیہہ بحی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بی بی ماروزنبہ گلگان قرہ باغ آغاسرائے خواجہ سرائے شکردرہ کاہ درہ آسنالیب استرغچ چاریکار پرزہ
پغمان دیہ مزنگ گذرگاہ دیہ بوری قلعہ قاضی ننگی میدان لال اندر کٹہ سنگ شینو کی مبنی حصار چہار آسیا
بابوس گلگنگار درعون شہر دیہہ نو باغ سلطان خوشی پیواڑ شکوزان ہونے یادخواہ شانہ یادخواہ وفا
برکی برک برکی راجان سجاوند چرخ وغیرہ **غزنین مین** روضہ کلاتی سنگور شالیز وزرزوتاہ سنگ
رباط گلال گوگرد یزسردیہہ پزل سرروضہ نانی وغیرہ **قندہار مین** کلات غلزئے دیہہ خوجہ بابا ولے
دیہہ ماسوس سپیروان سردیہہ پاشمول کاخانک قرض مزرعہ زاکر گریشک قراہ قلعہ بست وغیرہ
ہرات مین ابشر قراہ سبزوار آوبہہ بزنا بادگوترخان پوزہ آشکینوان ممینک سیاہوشان زندہ جان
غوریان کوہسان وغیرہ مشہور ہین

ندیان مشہور

افغانستان مین چھوٹی موٹی ملاکر بہت ہین انمین سی زیادہ تر مشہور دریائے سواتہہ دریا پنجکوڑہ رود باجوڑ اور
کابل مین دریا کونڑ دریا لغمان سرخ رود دریائے غوربند رود لوگر رود میدان چمچہ مست وغیرہ ؛
غزنین مین رود غزنین رود سردیہہ نہارہ وغیرہ بہہ تینون ملکر آب ایستادہ نا نوتر کی مین پڑتے ہین ؛
قندہار مین ترنگ رود ارغسان ڈمبوری لوڑہ رود ارغنداب دریا ہیرمند خواہ ہیلمند رود دراقشان
وغیرہ یہہ سب ندیان زرہ کی جھیل مین جو سیستان کی درمیان تخمیناً ایک سو میل طول ہوگی گرتے ہین ؛
ہرات مین فرہ رود خاش رود رود گز وغیرہ ہین ان دریاؤن کا پانی ہاضم اور خوشگوار اور مچھلیان ہے عمدہ قسم کی ہوتی ہین

حال تجارت

افغانستان کی زیادہ تر سوداگری ہندوستان اور ترکستان سی ہے اور آخر درجہ کی کچھ ایران سی بھی ہی اور
اشیاء عامہ کی تفصیل جو افغانستان مین پیدا ہوتی ہین یا بنتی ہین اسطرح ہے ؛

معدنیات سی

سونا چاندی آہن جوردسرب لوہا سرمہ گندھک ہرتال پتھکری چودن نمک شورہ نوشادر نیلہ طوطیا مومیائی
زاک وغیرہ نکلتا ہی انمین سی بعض ملک کے اندر صرف ہوتے ہین اور اکثر باہر کی تجارت کیواسطے لیجاتے ہین ؛

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

میوجات وغیرہ نباتات سے

رودنگ یعنی مجیٹھہ ہینگ کپاس تمباکو برنج میوجات سے کشمش مویز منقی آلو بخارا کشنیز خوبانی انار انگور ناشپاتی سردہ بادام پستہ تودہ خشک زرشک اور زعفران وکاکوتی وغیرہ اشیاء یہہ اشیاء تجارلوگ زیادہ تر باہر لیجاتے ہین انمین سی مجیٹھہ علاقہ شلگرا ور مقرا ور نادہ کی اور توخے اور کٹہ واز اور لوہگرا ور نواح غزنین اور علاقجات قندہار مین پیدا ہوتے ہے مثل دیگر زراعات اوسکو زرعی زمین مین نالیان کھود کر بموسم بہار کاشت کرتے ہین پانی اور روڑی اسکو ہمیشہ وقت پر پہونچاتے ہین اور زمستان مین واسطے محفوظ رہنی کی اسکو خاکپوش کردیتے ہین اور شروع بہار مین وہ فالتو مٹی اوپر سی دور کرتے ہین بعد تین سال قابل کام ہوتے ہے تب اسکو تیسرے سال یا چوتھے آخر موسم خزان مین اوکہاڑ کر بیوپاریون کے ہاتہہ فروخت کرتے ہین عموماً نرخ اسکا موقع پر چار روپیہ تر کا اور سات روپیہ خشک کا فی من ہوتا ہے خرچ اسکا بنجاب اور تمام ہند مین واسطے سرخ رنگ کرنے لحاف وغیرہ پارچہ جات کی بہت ہی تاوہینگ یعنی انگوزہ جس بوٹی سی نکلتی ہی وہ خودرو ہی اوپر پہاڑون اور جنگل ہرات اور روزہ کی شکل اور قد اس بوٹہ کا مثل بوٹہ اسپند عموماً تین فٹ سی چھوٹا ہوتا ہی اگلی روز اسکی شاخونکو بیچہہ اور تہوڑی تراش کرآتی ہین اور یا اسکی بیخ کی آس پاس کھود کر ایک بالشت نیچے کاٹتی ہین اور اوپر سی سنگچل بنا کی دوسرے دن اوس تراش اور کاٹ سے مثل افیون کی شیر نکلکر بطور چیرے کے ہینگ کی روڑی بنجاتی ہی اور اسکو اوتار کر بعد جمع کرنے کے بیوپاریونکی ہاتہہ فروخت کرتے ہین مگر خالص ہینگ بہت کم آتی ہی اکثر لوگ اسمین آمیزش آرد نخود یا سنگ آہو وجو ابرق کے نوع سی ہے سائیدہ کرکے لاتی ہین ؛

حیوانات مین سے

گہوڑی گوسفند جنکی اون بہت قدرمند اور گوشت لذیذ ہی سگ شکاری گے بہ خانگی لمبی اور خوبصورت بالون والی رنگ برنگ تجارلوگ لاتی ہین گہوڑے اکثر ہرات اور سرخس سیمنہ اور اطراف خراسان نہ مین اور ترکستان مین زیادہ قابل سوداگری پیدا ہوتے ہین بلوچ گہوڑون کے اور سیدان پشین بہی سوداگری بہت کرتے ہین گربہ ترکستان سے اور سگ سبزوار وغیرہ کرمسیر سے لاتے ہین ؛

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تفصیل اشیاء قابل تجارت بیرونی جو افغانستان مین منتی ہین

سیلاوہ یعنی بڑا لمبا چھورا تلوار مگر اول قسم کی نہین ہوتی ترک ترکی بندوق ترک کے ترک شتری ترک خرمای - پوستین برمی و گوسفندی کرک جو بکری کی جت سی بناہی قالین ہراتی گلیم نمد جوراب دستانہ پشمی ابریشمی کپڑا روئے کاوُن کا ریشم قناویز کلاہ اچہی اچہی چکن چوغے کلابتونی دسادہ پٹو ظروف مسی کچ جس سے چوڑے و بوتل وغیرہ بنتے ہین انمین لمبی پوستین اور چوغہ یا چکمہ برک شتری اونی پٹو ہندوستان کو بہت آتی ہین ہراتی قالین ہندوستان مین ایرانی کہلاتی ہین ایک قالین پرچہ یا آٹہہ آدمی کام کرتے ہین بنانی والی سی دس روپیہ ہراے جو برابر تا تہہ آنہ سکہ سرکار انگریزے کی ہوتا ہی فی گز مربع لیا جاتا ہی اور ہندوستان مین دس پورہ روپیہ پر بکتا ہی چہوٹے مسند نمد تہہ روپیہ سے ۴۰ روپیہ تک موقع پر فروخت ہوتے ہین

افغانستان مین باہر سی

عمومًا یہہ مال آتا ہی یورپ سے ہشت دہات یعنی لوہا تانبا چاندی وغیرہ کپڑا اونی اور روئی کا یعنی بانات - ململ لٹہ خاصہ وغیرہ اور بخارا سی ریشمی پارچہجات کناویز و دیگر اور روس سی سنجاب کلابتون سمور وسندہ سی گرم مصالح اور وہ اشیاء جو پساری بیچتے ہین اور ایران سی قالین اسپ اور ظروف وغیرہ آتی ہین محصول اوس مال پر جو باہر سی آوے فیصدی عبات مقرر ہی جسکو چہل یک کہتے ہین اصل اسر سے زیادہ لیا جاتا ہے

کاروان کے بڑی راستی

افغانستان مین آنیکے یہہ ہین - ایران سی طہران و مشہد ہوکر ہرات کو ترکستان مغربے سے بخارا اور مرو اور مرغاب ہوکر ہرات کو ترکستان مشرقی سی بخارا کرشی بلخ اور خلم ہوکر افغانستان کو جو تہا پنجاب سے پشاور ہوکر کابل کو تا پنجوان سمندرا اور سندے براستہ درہ بولان قندہار کو چہٹا پنجاب سے درہ اسمعیل خان ہوکر براستہ درہ گومل غزنین اور قندہار کو ؛

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

افغانستان مغربی سی

جن درون کے راستی سودا گر دریا سند یعنی باسین کیطرف آتی ہین اونمین سی بڑی درون کے تفصیل یہہ ہی درہ بولان درہ گومل اور درہ بند سا ہمنی درہ اسمعیلخان کے درہ گورم محاذ بنون کے درہ تاہترہ اور آبخانہ پشاور کیجانب شکارپور واقع ملک سند سے قندہار براستہ درہ بولان چار سو میل ہوگا یہہ درہ تخمیناً پچاس میل لمبا ہی اور سال بھر آبلا رہتا ہی اکثر جگہہ اوسط عرض اوسکا سو گز ہی اس درہ کی راستی قافلے کے تین دشمن ہین قوم مری بلوچ اور قوم کاکڑ و ترین افغان کراچی کو افغانستان سی یہہ چیزین آتی ہین - مجیٹھہ ایک لاکھہ بیس ہزار کی - ہینگ بیس ہزار - ریشم ایک لاکھہ اسی ہزار کا اون دنبہ کی اکتیس لاکھہ پچاس ہزار کی گھوڑے نو لاکھہ بیس ہزار کی بسوہ ڈیڑھہ لاکھہ کے بولان کی راہ سی اون اور ہینگ کم آتی ہی - جو قافلہ یہہ چیزین لاتا ہی وہ قلات خوجہ در پر مگر ہوکر آتا ہی - سال مین دو دفعہ دنبون کی اون تراشی جاتی ہی - ہزارہ جات اور دیگر تمام افغانستان کے کوہستانی علاقون مین بسبب کثرت رمہا دگوسفندان اون سفید اور خوبرنگ کے پیدا وار بہت زیادہ ہی کراچی سی بمبئی جوکر انگلستان مین جاتی اور قدر مند ہونے سے اسکی آمد بہت ہوگئی ہی ہزارہ پرگنہ ہرات اور متعلقہ قندہار مین اگر مالکانکو پیشگی دیا جاوی تو بارہ آنہ اور بروقت کاٹنی کی عہد اگر اودھا یعنی قرض لیجاوے تو عیسوی من قندہاری قیمت دینی پڑتی ہی اٹھتالیس من قندہاری کا کرایہ جائے حزید سی قندہار تک بدسہ ہی اور اسیقدر قندہار سے کراچی تک لگتا ہی درہ اسمعیل خان سے درہ بند اور درہ گومل ہوکر غزنین تک تین سو بتیس میل کا راستہ ہی اور غزنین سی قندہار قلات غلزئی ہوکر دو سو بیس میل ہی اس درہ کے راستی قافلے کے قوی رہزن مسعود وزیری اور قوم زلی خیل شاخ احمد زئی وزیری ہین یا درہ اور عموماً آمد رفت اس راستہ پر سوداگران پیوندہ ہی درہ بند مین شیرانیون کا بھی خطرہ ہی درہ گورم کی راستہ تہوڑی بیوپاری آتی ہین یہہ راہ کاروان کے واسطے پرخطر ہے قوم کابل خیل اور حسن خیل شاخ اتمان زئی وزیری اور قوم طوری ہمیشہ مسافر مالدار اور قافلہ کی گھات میں رہتی ہین بدون بدرقہ اعتباری اور مضبوط اس راستہ مال لیکر چلنا گویا اپنی آپ سے دشمنی کرنی ہی کابل اور بخارا کو پشاور سے راستہ درہ تاہترہ اور آبخانہ اور خیبر کا جاتا ہی یہہ تینون راستے بمقام ڈکہ شامل ہوجاتی ہین پشاور سے کابل تخمیناً ایکسو اسی میل ہی - اور بخارا تا میان ہوکر آٹھہ سو میل چالیس روز کا راستہ ہی - خیبر کے درہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کی راستی قافلہ نہین جاتا قوم آفریدے کا روان کے سخت دشمن اگر محافظت کیوسطے روپیہ بھی لیوین تو بھی لوٹ لیتی ہین - اور امیر کابل اونکو کچھہ روپیہ نہین دیتا - دوسرے دو درون مین سے دیوہ ناہرہ مین قوم ملاگوری اور آبخانہ مین تک زئی بہمند رہتے ہین اگرچہ یہہ ہر دو قوم دل سی مال حرام کی پرہیز کم رکھتی ہین الا سعادت خان لعل پورہ والہ اپنے انتظام سے ان دو درون کو کھلا رکھتا ہی اور انمین سوار اور پیدل سی محصول لیا جاتا ہی پشاور سے کابل کو ان درونکا راستہ سال بھر اونٹ چلنی کی قابل رہتا ہی لیکن قافلی اکثر ماہ جنوری اور فروری مین نہین چلتی - کابل اور خلم کی درمیان براستہ درہ سب سے اونچی جگہہ حاجی کک اور کالو دندان شکن ہین جب کاروان یا مسافر یہان پہونچے تو رسد ہمراہ لیجانی پڑتی ہی

تفصیل تجارت سالانہ جو پشاور کے دروین کے راستی ہندوستان اور افغانستان کی باہم ہوتی ہے

اول ہندوستان اور پنجاب سے ان درون کے راستی بارہ لاکھہ چھہ ہزار کا مال اس تفصیل سی جاتا ہی روئے اور آونے دریشمی کپڑی ولایتی یعنی یورپ اور ہندوستانی پانچ لاکھہ دس ہزار کے موٹا کپڑا پنجاب سے ایک لاکھہ چالیس ہزار کا شکر ترہی اور قند وغیرہ بہتر ہزار کا - نیل ملتان اور ہندوستان سے ایک لاکھہ پچہتر ہزار کا - باقی چیزین یہہ ہین - کمخواب اور سونی کی تار سونی کی پتی لونگ اور چرم - اور پائزار اور اکثر گرم مصالح اور وہ چیزین جو بسا رہی بچتی ہین - انگریزی روئی کا کپڑا ململ - لٹہ وغیرہ بخارا کو لیجاتے ہین - شکر ترے اور نبات کے لے جانے سے بہت فایدہ ہوتا ہی

دویم افغانستان سے

ان درون کے راستی بندرہ لاکھہ ستر ہزار سالانہ اس تفصیل سی مال آتا ہی ریشم اور ریشمی کپڑا بخارا کا - آہٹ لاکھہ سونا اور چاندی کی تار سچی اور جھوٹی اسی ہزار کی گھوڑے اور ٹٹو ترکستان سے ایک لاکھہ کے بادام و شمش کابل سے دو لاکھہ پچاس ہزار کے تلہ و طلا چار لاکھہ چوبیس ہزار کا باقی چیزین اکثر یہہ ہین سنجاب اور سمور روسی اور چرم روسی و بخاری کابلی قنا و بز لومڑے اور بہیڈ کی پوستین چوغہ اور برک شترے میوہ خشک اور اور لکڑے عمارتی مجٹیہہ اور ہینگ یہہ دو آخر الذکر چیزین پشاور مین تہوڑی آتی ہین اصلی فیروزہ اکثر

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

نیشاپور سے نکلتا ہی اور افغانستان کی راستہ آتا ہی مصنوعی فیروزہ ہرات اور قندہار مین خاک سبز سے بنائی جاتی ہین ؛

ذکر اقوام تجارت پیشہ

تجارت کے ساتھہ تجارونکا ذکر لازم سمجھکر کیا جاتا ہی - افغانستان کے باشندون مین سی فارسی بان کابل اور ہرات کی اور سیدان پشین اور قوم بابی شاخ غرغشت افغان قندہار کی مشہور اور صاحب ہمت سوداگر ہین یہہ لوگ دور دور کے ملکون مین تجارت کی واسطی جاتی ہین خصوص فارسی بان اپنی پیشہ سوداگری مین زیادہ محنتی مگر گران فروش ہین افغانستان کی لنبی چوڑی اور پوستین پوش اور عمامہ بند سوداگر سوائے ملک ہند کے ملک روس اور ایران اور ترکستان مین اکثر بلکہ چین اور تبت اور روم مین بہی دیکھے جاتی ہین اوس ملک مین مال تجارت کی آمد برآمد کی سبیل بذریعہ باربرداری شتران اور قاطران اور یابوان اور نرگاوان کے ہے زیادہ تر ذکر کے لائق تجارون مین سی وہ اولوالعزم فرقہ سوداگران ہی جنکو پیوندہ کہتے ہین پیوندہ بہ لوچی لوگ ہی جنکی ایک جگہہ مستقل سکونت نہین ہوتی پیوندون کے پاس بہت اونٹ ہین اونمین سے کوئے بڑے سوداگر اور کوئی چہوٹے ہوتے ہین - جو دولتمندون سے لیکر فروخت کرتے ہین زیادہ تر مشہور فرقے انکے پانچ ہین جو شروع موسم خزان مین افغانستان مغربی سی میدان کو آتی ہین اور پہر بہار کے موسم مین پہاڑکو واپس جاتی ہین اس تفصیل سی پہلی قوم ناصر پیوندے جنکے چار فرقے ہین - گاذوال - گوسفندوال - ناصرکم مال والہ - اور ناصر دولتمند جو شتروال ہین اس قوم مین سی تخمیناً پانچ ہزار آدمی معہ سولہ ہزار شتر کے آتی ہین دوسرے قوم خروٹے اٹہارہ سو آدمی چہہ ہزار اونٹہہ لاتا ہی - تیسرے قوم میاخیل شاخ لوحانے چودہ سو آدمی چہہ ہزار شتر - چوتہی قوم دوتانی چہہ سو آدمی چار ہزار اونٹہہ - پانچوین نیازی مٹی اور کنڈے چہہ سو آدمی تین ہزار شتر لاتے ہین ان فرقون مین سی میاخیل پورانے سوداگر ہین اور سب سے پہلے ہندوستان نے تجارت سے دولتمندی حاصل کری جو باعث ترغیب باقیماندون کی ہوئی فی الحال اپنی محنت اور ہمت سے قوم خروٹے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اور روہ ثانی دولتمند ہی اور روہ روہ ملکون کی تجارت مین بنی جاتی ہین - عادت انکی یہ ہے کہ موسم سرما مین
ی طرف تجارت کیواسطے جاتی ہین - اور گرما مین افغانستان مغربے اور ترکستان خراسان مین انکا بیوپار ہوتا
ہی اسطرح سے کہ تابستان مین ملک شلگر علاوہ غزنین اور علاوہ غزنین کشیدے لگا کر اپنی اہل عیال اور
مال مویشی مع قلیتہ آدمی چھوڑ کر مال آوردہ ہندوستان کو واسطے فروخت بخارا اور ہرات و قندہار وغیرہ نواح کو
بھاتی ہین - مال مویشی اونکی میدان غزنین اور قلعات غلزئی و زرمذ و ناور ہزارستان مین چرتے ہی جسکے عوض مین
وہانکے حاکم کو زری شتران وغیرہ دیتی ہین اور قلیتہ اور فارغ آدمیون مین سی کوئی نمک کی سوداگری
کرتے ہین کان بہادر خیل ضلع کوہاٹ سے نمک خرید کر غزنین اور زرمت کو لیجاتے ہین - خروٹی قندہار اور ہرات
کے مابین اکثر بیوپار کرتے ہین اور بخارا اور کابل کے بیچ مین بھی جب مغربے ملکون سے فروخت اور خرید کر کے
قافلے واپس آتی ہین تب ماہ اکتوبر جانب ہندوستان کی روانگی شروع ہوتے ہے علاوہ جات غزنین سے
لیشر دیان اور کہاڑی بال بچے اور مویشی ساتھہ لیکر کاروان جلد یا اکثر براستہ درہ گومل کوہ سلیمان کو عبور کر کے
ملک امان ضلع دیرہ اسمعیل خان کی حدود مین جہان اچھی چراگاہ دیکھی دامن کوہ اور کنارہ دریا سند پہاڑ پر
وغیرہ نواح مین کثیر دیون مین اپنی اہل عیال چھوڑ کر بڑے قافلی ملتان کو جاتی ہین اور وہان سی اطراف
جنوبے اور مشرقے کو پھیل جاتی ہین کوئی بہاولپور کے راستی راجپوتانہ کو جاتی ہین - کوئی سرسہ اور دہلی
بنارس اور کلکتہ کو کوئی لاہور امرتسر کو آن مین سی کئی سوداگرون کی مکان ملتان مین ہین اور
وہ لوگ موسم بہار تک جب درہ کہلتا ہی ملتان مین رہتے ہین - وہان اور کراچی مین دلالون کی معرفت
اپنا مال بیچتے ہین - اکثر بیوندی اس سے بہتے یا وہ مشرق اور جنوب کو واسطے نفع کے مال لیجاتی ہین کلکتہ اور
ڈاکہ برہما تک مشرق کو اور جنوب بمبئی اور دیگر بڑے شہرون مین بیوندون کی بی بہار شتر سوداگرے بہت
دکہلائی دیتی ہین - شروع موسم بہار مین قافلون کی واپسی شروع ہوتے ہے اور جو جنس تجارتی قابل منافع معلوم
ہوئی وہ خرید کر لاتی ہین کوئی کلکتہ اور بنارس و دہلی سی شتر بار کر لاتی ہین اکثرون کے واسطے جہنگ اور
چنیوٹ مین موٹا کپڑا معرفت آڑہتیون کے تیار ہوتا ہی ماہ اپریل مین اپنی متعلقون کو ہمراہ لیکر افغانستان مغرب
قافلے روانہ ہونے لگتے ہین اور وہان موسم گرما کی قرارگاہ مین کثیر دیان جا لگاتی ہین ہمیشہ ہر سال انکی آمد

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

رفت اسطرح رہتی ہی بسبب منافع گروہ پیوندونکا روز بروز بڑہتا جاتا ہی چنانچہ علاوہ ان پانچ مشہور فرقون کی قوم اکاخیل غلزئی اور کچھہ سلیمان خیلون مین سے بہی پیوندگرے کرنے مین راغب ہوئے ہین جیسا کہ سردی اور سختی مین افغانستان کا ملک درراستہ مشہور ہی اوسی کی لائق کا یہہ فرقہ پیوندہ سوداگر پیدا ہوئی ہین اپنی ہمت اور محنت سی اون سختیون پر غالب آکر گروہ سارقان و رہزنان کی مقابلی کی واسطی یا غستان مین مسلح اور مستعد رہتے ہین اور بیوپار مین ایمان دار اور اکثر راست گو ہوتے ہین ٭

علاوہ انکے

قوم سلیمان خیل غلزئی یا سیان کی سوداگری اور قوم کاکڑ اور پیر اور شیخان علاقہ ورگون اور قوم ہزارہ وغیرہ گروہون مین سی بعضی لوگ اپنی ملک کے اندر سوداگرے قلیل کرتے ہین - اور ہند و قندہار اور ہرات اور کابل کی دولتمند ہین مگر سب لوگ اونکو افغانستان مین کمینہ اور ناچیز سمجہتا ہے اسواسطی اونکو تجارت مین وہ فروغ حاصل نہین ہوتا جسکے حاصل کرنے کی استعداد وہ رکہتے ہین

سبیل ترقی تجارت

مؤلف کی رائی مین یہہ ہی کہ ایک میلہ عام تجارت کا کسی موقع موزون پر گورنمنٹ کی سرپرستی سی مقرر کیا جاوے کہ جسمین ہندوستان افغانستان ترکستان ایران و کشمیر و دیگر ملکون کے سوداگر اپنا اپنا مال لاکر فروخت کرین اور یہانکا مال جو اونکی ملکون مین قدرمند ہو خرید کر لیجاوین - اس میلہ سے جو کچھہ فائدہ خیال کیا جاتا ہے اوسکا بیان تب تک ذہن نشین نہین ہوگا جبتک اوس فایدہ عام کا نتیجہ دیکہا جاوی مگر اسکی نظیر ملک روس کی میلہ تجارت سے حاصل ہی - اوس ملک کو جو کچھہ اس میلہ کلان سی فایدہ حاصل ہوتے اوسکا بیان افغانستان کی کتاب مین نہین کیا جاتا مگر اس ملک کی سوداگر اوس میلہ کو دیکہہ آتی ہین جب ہمارے ملک مین گورنمنٹ کی مہربانی سے ایسا عام میلہ سوداگرے مقرر ہوگا تو اوس سے ملک کی بہبودی اور منافع تجارت کو بڑی مدد پہونچے گی باہر کا وہ مال جو ہماری ہم وطنونکو بہت قت سی بہی حاصل نہین ہوسکتا باہر کے سوداگر خود لاکر اس میلہ مین فروخت کرینگے اور اس ملک کا قابل تجارت مال بلا دقت عبور برف گیر پہاڑ اور تکالیف سفر و زیر بار خرچ ہمارے ہم وطن آسانی سی دیگر ملکون کے سوداگرون کے ہاتہہ اپنے وطن کی اندر فروخت کرکے منافع اوٹہاوینگے اور اس نیک سبیل سی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

خدا پاک ملک کی دولتمندی اور آمدن مین ترقی ہوگی موقع اوس میلہ تجارت گاہ کا اگر بسبب دور ہونے
بے ہونے کے شہر لاہور کہا جاوے تو بھی ٹھیک نہین ہی۔ اگر یہان سوچا جاوی تو اسمین خاص سوداگران ہندوستان
بے ملک کے تجارو نکا بیشک فایدہ ہی۔ اور یہہ موقع بیچ وسط مین ہے الا چونکہ اس میلہ سے فایدہ عام مراد ہی
اسطی فایدہ خاص کو نظر انداز کرکے ایسا موقع اس تجارتگاہ کا مقرر ہونا چاہئی کہ جہان پنجاب کے مغربی
شمالی ملکون سے سوداگر لوگ باسانی اس میلہ کی شمولیت کیواسطی پہونچ سکین سو ایسا موقع شہر پشاور ہے
ان افغانستان ایران ترکستان کے سوداگر ہمیشہ آتی ہین اور ملک روس اور کاشغر کشمیر تبت کے تجارو ہان
ولیت اور خوشی سی شامل ہونگی پشاور بہ نسبت ملتان کے تجارت کے معاملی مین اسطرف کی سوداگرون مین
دہ مشہور ہے جب اس تجارتگاہ کی اون ملکون مین خبر پہونچی تو وہ لوگ پہلی واقفیت اور شہرت کے سبب سے
تامل شمولیت کا ارادہ کرینگی اور جنوبی سوداگر اور پہونچے لوگ بہی وہان جاسکتے ہین جب کلکتہ سی پشاور تک
ہلی امرتسر لاہور ہوتے ہوئی ریلوی جاری ہولئی تو مشرقی ملکون اور ملتان کے سوداگرون کو اس تجارتگاہ
شمولیت آسانی سی حاصل ہوسکیگی موسم اس میلہ کا سب سے بہتر شروع خزان ہی کیونکہ زمستان مین بباعث
ینے برف کے افغانستان اور شمال کوہی ملکون کی راستی بند ہوجاتی ہین یکم ماہ نومبر سے یکم دسمبر تک ہر سال
ن ایکماہ یا اس سی زیادہ ایام میلہ تجارتگاہ مقرر ہون تو فایدہ بخش ہونگی؟

دوسرا باب تاریخ عام کے بیان مین

پہلا فصل مین ذکر تاریخ قدیم

ہر چند کہ بسبب نایابی صحیح سلسلہ وار تاریخ قدیم کے ٹھیک معلوم نہین ہوتا کہ ابتدا مین کون لوگ افغانستان مین
ی باشندی تہی مگر علامات موجودہ کہنہ سے غالبًا ہندؤن کی سکونت پائی جاتی ہی اور اسپر تو یقین ہی کہ
افغانستان کی مشرقی حصہ مین ابتدا سکونت اہل ہنود چار برن کی لوگون کی تہی اہل ہند کو بعضی مورخ
یافث ابن نوح اور بعضی حام بن نوح کی اولاد سی گنتی ہین حضرت نوح نبی کی اولاد بعد طوفان کی جو زمانہ
حال سی قریب پانچہزار برس پیشتر وقوع مین آیا تہا دریاے فرات اور دجلہ کے دوآبہ مین آباد ہوئے تہے جسکو
فی الحال دیاربکر اور الجزیرہ بہی کہتی ہین جب یہہ قوم بیشمار ہوئی اور براہ تبت میدان شنعار مین ایک ایسی عظیم الشان

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

عمارت بنانی کا قصد کیا جو آسمان تک پہونچی تب خدا تعالی نی اس غرور کے ڈہانی کو بہت انہدام اس عمارت
سے انکی زبان مین اختلاف ڈالدیا جسکے باعث سی وہ متفرق ہوکر مختلف ملکون مین جا بسی الغرض اکثر کہنہ ملک
لہنہ سے جو بت اور سامان بت پرستی اور سکہ کہنہ جسپر ایکطرف بیل کی تصویر کے ساتہہ دہوتے اور زنار پہرے
ہوئی آدمی کی تصویر ہوتے ہی اوس ملک سے ملتی ہین اونسی سکونت ہندون کی صداقت ہوتی ہی اور اکثر
علامات سی پایا جاتا ہی کہ چار برن کی لوگ یعنی برہمن چہتری بیش شودر پہلی اوس ملک مین جسکا نام ہندہ
پورانی کتابون مین بالیک دیس لکہا ہے آباد ہوچکے ہین کتاب رگبہو بس جو زبان شاستری
یم ہین ہی وہ بہی موید اس قول کی ہی جسمین لکہا ہی کہ راجہ بہرتہہ اور رگنی اوسکی والدہ نی اپنی نام پر ایک
دریا سندہ کے کنارہ پر آباد کیا ہی بہرت مذکور دوسرے والدہ سی رام چند مشہور کا بہائی راجہ دشرتہہ قوم
چہتری کا بیٹا تہا رام چندر اور بہرت کی عہد کو تین ہزار سال سی کچہہ اوپر عرصہ گذرا ہی محققین یورپ اس
بات کی تصدیق کرتے ہین کہ بارہ سو برس قبل از تولد حضرت عیسی مسیح یعنی اٹہارہ سو برس قبل از ہجرت حضرت محمد
مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کتاب رامائن مولفہ بالمیک شاعر جو ہم عصر یا تہوڑا عرصہ بعد رام چندر کے
تہا تصنیف ہوئی ایک پورانی قلعہ کی نشان اک سی مغربی پہاڑ مین دیکہے گئے ہین جو پانڈون کی عہد کا بتایا
جاتا ہی علاقہ میانوالی سلسلہ کوہ نمکیسر مین ایک پورانی علامات کی موقع کو پانڈون کا سہنگاس بولتی ہین پانڈ
اور کیرون کا مشہور معروف قصہ ہے پانڈ اور کیرون کی تخمینا چار سو برس رام چندر کے بعد ہوئے ہین کتاب
مہابہارت کی روایت ہی کہ دریودہن کیرون کی والدہ مسماۃ گندہاری راجہ گندہار یعنے قندہار کی دختر تہے
اس سی غالب یقین ہوتا ہی کہ افغانستان کی مغربی حصہ مین بہی اسوقت ہندو آباد تہے اور سند قوی اسبات کی
یہہ بہی کہ افغانستان تبتی کی حد شمالی پر ترکستان کی راہ مین بامیان کی علاقہ مین ہندوکش کی گہاٹے
پر دو بادشوری ساڑہی اٹہارہ گز اونچے بدہ کی سی عمارات قدیم کی نشان موجود ہین اور دو لاکہی مورتین بزرگ
ایک ایک سو اسی اور دوسرے ایکسو ستر فیٹ اونچی پہاڑ کی بغل پر تراشی ہین وہان والی انکو سنگ سال اور شاہ مرہ
کہتے ہین اور دیگر افغانستان مین بت بامیان مشہور ہین آور نیز علاقہ لہوگر موضع خوشی مین ایک چشمہ آب
صاف اور زلال کا ہی جسکو ہندو لوگ تیرتہہ سمجہتے ہین اور سال مین ایکدفعہ افغانستان کی ہندو آتے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

زیارت کی لئی جاتی ہین روایت ہی کہ لہگر سنسکرت مین فقط اوسی چشمہ کا نام ہے جسکی اسم پر اب وہ تمام علاقہ لہوگر مشہور ہی علاقہ سواتہہ آور بنیر اور تالاش آور جکوڑہ آدہ باجوڑ وغیرہ نواح کوہستان شمالی مین اچھی اچھی خوش وضع مضبوط عمارات دیرینہ سنگے مفرد تنگ ازہم جدا مواقع متفرقہ مین اکثر دشوار گذار پہاڑون پر اور بت پتھرون مین تراشی ہوئی اور بڑی بڑی چوکون مین جو کا پگرے تمام سی بنائی ہین ابتک ہر ایک درہ مین بکثرت موجود ہین ان علامات سے پایا جاتا ہی کہ اسوقت کی باشندی نہایت مستعد اور دولتمند اور باہمی دوستی کی سبب سے متفرق ہکومت کہتی تہی زمانہ حال کو اوسوقت کی حالات سی مقابلہ کرنیکا نتیجہ یہہ پیدا ہوتا ہی کہ دولتمند اور بعض فنون مین افغانستان قدیم حالت کو نہین پہونچا علاوہ انکی اکثر دیگر جگہہ افغانستان مین دہبگوپ قدیم کے چہلے ہین اوس سے یہہ بات ظاہر ہے کہ مذہب مقدس اسلام شائع ہونے کے پہلے اس ملک والے بہ مثل ہود کی بید اور بودہ کو مانتی تہی چنانچہ پشاور اور یوسف زئی کی علاقہ مین ہی بودہ مذہب کے باشندون کے اکثر علامات ملتی ہین خاص یوسف زئی کی علاقہ کی شمالی پہاڑ کی دامن مین تہہ پر کہودا ہوا ایک اشتہار رواج دینے مذہب بودہ کا ابتک موجود ہی اس مذہب کا ایجاد کرنیوالا مکہدہ دیس کی راجہ سٹا نیک کے خاندان سے شاکی سنگہ گوتم نامی پیدا ہوا جسنی بکرم کی سمت سے چہ سو برس اور حضرت مسیح کے وجود سی پانسو سینتالیس یا زمانہ حال سی دو ہزار تین سو پچیس برس پیشتر بودہ مت کو جسکو فارس اور عرب کے لوگ مذہب بخشی اور سنسکرت لامہ کہتی ہین رائج کرکے بید اور بید دہرم اور بت پرستی پر متعرض ہوکر اپنی مذہب کو ایسا جلاد یا کہ بہت سی لوگ اوسمین داخل ہوگئی برہمنون نے انکو راکشس مشہور کیا آخر حضرت بکرم کے آٹھوین صدی مین جب برہمنون کی دنیا ترقی و کثرت ہوئی وہ مذہب اس ملک بلکہ ہندوستان ہی جاتا رہا مگر سراندیپ اور برہما و تبت اور چین مین تا حال بودہ مذہب کے لوگ بکثرت ہین

حال سلطنت افغانستان

جیسا کہ اوپر ذکر ہوا قدیم باشندی اسملک کے ہندو پائی جاتی ہین اور ابتدا مین ہندو راجونکی حکومت تہی کبہی وہ خودمختار ہوتے تہی اور جب زور دیکہا تو فرمانروائے ہند کے خیرخواہ اور مطیع ہوکر بالبیک دیس ہے سلطنت ہند کا ایک جزو سمجہا جاتا تہا الا بہت عرصہ ہوا کہ موشنگ بیٹا سیامک ورپوتا کیومرث بانی سلطنت فارس کا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اس ملک مین آیا یہہ بادشاہ نہایت عادل خاندان پیشدادیہ کا دوسرا فرمانروا تہا روایت ہے کہ شہر پشاور کے موقع پر اس بادشاہ نے ایک شہر بنام فرساور آباد کیا تہا جسکی بربادی کی بعد اوسی موقع کی قریب ہندو راجہ کے نام پر شہر بکرام آباد ہوا اور پہر شہر جدید پرشور کے نام سی نامزد ہوکر کثرت استعمال سی پشاور بولا جاتا ہے

یورش سیہ سالار ایران

جب مہاراج راجہ بہار کا برادر زادہ چچا سی رنجیدہ ہوکر فریدون بادشاہ ایران کے پاس مدد خواہ گیا تب شاہ ایران کی جانب سے کرشاسپ بن اطرد سپہ سالار معہ فوج واسطہ اعانت اوس مظلوم کی اس ملک کی راستہ ہند کے طرف تعینات ہوا جو بعد صلح کرانے باہم مہاراج اور اوسکے برادر زادہ کی اپنی ملک کو واپس گیا اوس عہد مین یہہ ملک معہ پنجاب مہاراج عرف پرد ہمن کے زیر حکومت تہا اوس سے تہوڑی مدت بعد سام نریمان جد اعلی رستم دستان کا بفرمان شاہ ایران بارادہ فتح ہندوستان فارس سے پنجاب کے جانب روانہ ہوا مہاراج کی جانب سی ہمانچند سپہ سالار جسکے نام سے ملک مالوہ مشہور ہے اوسکی مقابلہ کے واسطی پنجاب مین آیا اگر ایک اتفاقیہ امر پادری نخت ایرانیون سی سرزد نہوتا تو بست و دو آبہ مین جو دونون سپہ سالارون کا معسکر تہا خوب لڑائی ہوتی الا اوسی عرصہ مین رعایا ملک کہن نی فرمانروای ہندسی باغی ہوکر مہاراج کی پسر کو جان سی مار دیا اور ستو راج کو ہزیمت دی تب یہہ خبر پاکر لاچار مالچند نے تا کار سو چکر سردار فوج ایران کو یہہ ملک معہ مغربی پنجاب دیکر صلح چاہی جو قبول ہوئی اوس عہد سی صوبہ زابل و کابل معہ ملک مفتوحہ جدید شاہ ایران کی طرف سے اولاد کرشاسپ یعنی رستم کے آباء اجداد کو جاگیر مین ملا اس دوران مہراب نام ضحاک تازی کی نسل سے کابل کا صوبہ دار سام نریمان کا باج گذار تہا جسکے دختر سودابہ سے زال کا بیٹا رستم پیدا ہوا جب منوچہر شاہ ایران اور سام نریمان سپہ سالار مر گئے اور شاہزادہ نوذر کے قتل کے بعد ایران کی سلطنت پر افراسیاب ابن پشنگ شاہ توران نے بارہ برس تک جبرا قبضہ حاصل کیا تب فیروز رای راجہ ہند نی ضعف سلطنت فارس دیکہکر پہر پنجاب اور افغانستان کا غالبا مشرقی حصہ اپنی قبضہ مین کر لیا تا وقتیکہ رستم دستان مشہور پہلوان ایران زمانہ حال سی دو ہزار چار سو پچاس برس پیشتر کیکاؤس اور کیخسرو بادشاہ ایران کے عہد مین بزور شمشیر دوبارہ پنجاب تک دخل کیا رستم کا بیٹا فرامرز اکثر زابل یعنی غزنین مین رہا کرتا تہا اوسکے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

استقلال اور اخلاق نی رعایا کو مطیع اور مطمئن کردیا ؛

ذکر گشتاسپ

چند مدت کی بعد رستم سی بادشاہ ایران گشتاسپ کے جسکو یوناتی اپنی کتابون مین داراہستاسپ لکھتے ہین بسبب غرور اور تکبر کے رنجش ہوگئے اوسوقت گشتاسپ نے اپنی فرزند اسفندیار روئین تن کی سرکردگی مین کابل اور بکرام یعنی پشاور کے راستہ بکرم کے سمت سی چار سو برس پیشتر اپنا جرار لشکر بھیجکر پنجاب اور بعض مغربی اضلاع ہند کو فتح کیا اور تعلبندی مقرر کرکی افغانستان کا محدود ملک شامل سلطنت ایران کیا اوسکی دور سلطنت مین زردشت نے بحمایت اسفندیار اور بادشاہ کی مذہب آتش پرستی کا جاری کیا ؛

ذکر بسلط راجہ کیدراج

گشتاسپ کے وفات اور رزم خیز کی قتل کے بعد بہمن دراز دست بیٹا اسفندیار کا سلطنت ایران کا مالک ہوا اوسکی عہد مین کیدراج قوم کچھوا ہہ ماروا ڑی نی خروج کرکے ملک پنجاب معہ حصہ شرقی افغانستان ایرانیون سی واپس لیلیا اور بمقام شہر بھیرہ قدیم لب دریاے جہلم اپنی قرارگاہ بنائی الابی تدبیر سے کرکے رعایا سے بیگار بیٹھا اور لاچار قنوج کو واپس جاکر مرگیا ؛

حملہ سکندر اعظم

کیدراج کے بعد ملوک الطوائف کی طور پر اسملک مین خودمختار ریاستین ہوگئین جیسا کہ شہر بکرام یا پشاور مین ایک راج دھانی تہی اور ستراہم یا بنون مین ایک علیحدہ راجہ تہا اور روپ مانکیالہ ضلع راولپنڈی مین جسکا نام یونانی کتابون مین تکسلا لکھا ہی ایک مضبوط ریاست تہی اور اسی طرح کشمیر و دیگر نواح مین چھوٹے چھوٹے راجہ خودمختار تہے کابل اور قندہار کا بہی یہہی حال تہا مگر غالبًا مغربی افغانستان برای نام متعلق سلطنت ایران کی تہا ایسی وقت مین سکندر جیسی دلاور بادشاہ کا آنا و اسطی فتوحات ملکی کافی تہا یہہ اولوالعزم شہنشاہ فیلقوس یا فلپس مقدونیہ کے بادشاہ کا بیٹا تہا تین سو تینتیس برس قبل از مسیح اور آٹھہ سو سترہ برس قبل از ہجرت حضرت محمد مصطفی صلعم یا دو ہزار اکسو اٹھانوی برس پیشتر زمانہ حال سی صرف تیس ہزار پیادہ سپاہ اور پانچہزار سوار ہمراہ لیکر بعزم فتح سلطنت ایران آبنای ہلسپانت

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

عبور کرکے ایشیا مین داخل ہوا بعد کئی لڑائیون کے دارا ابن داراب شاہ ایران کی بیشمار لشکر پر
فتح حاصل کی دارا کو ملک باختر کے صوبہ دار نے نمکحرامی کرکے مار دیا ایران کی تخت کو اپنی جلوس سے
زیب دیکر اس فتح عظیم سے چار سال بعد وہ فتح نصیب بادشاہ کابل کے راستے فتح کرتا ہوا پنجاب کو چلا
ایرین کی تاریخ مین لکھا ہی کہ سکندر جب کابل مین پہونچا تو اوسنی اپنی فوج کے دو دستی بنائی اونمین
سے ایک دستہ نے پشاور ہوکر اٹک یا نیلاب کے راستی دریا سندھ کو عبور کیا دوسرا دستہ خود لیکر سکندر کابل
سی علاقہ کونڑ اور باجوڑ اور سواتہہ اور بونہیر کو فتح کرتا ہوا دریا سندھ تک اوس سخت اور دشوار
راستہ سی آیا اگرچہ راستہ پر بہت سختی اور تکالیف اوٹھانی مگر لوٹ کا مال فوج سکندر کے کو بیشمار ہاتھہ
آیا اوس عہد مین اس ملک کے مویشی ایسی اچھی اور عمدہ تہی کہ سکندر نے چھانٹ کر اپنی وطن کو اوسملک سے
مویشی بہیجی مگر اب اوس قسم کے مویشی کا تخم بھی باقی نہین جب سکندر کوہ مہابن مین پہونچا جسکا نام یونانی
تاریخون مین آرنس پہاڑ لکھا ہی تو اوسمین ایک مضبوط قلعہ کو سکندر نے فتح کیا اس قلعہ کے موقع مین
مورخین کا اختلاف ہے بعضی کہتے ہین کہ اٹک کے سامنی گیدر گلی والی پہاڑ پر تہا اور بعضی کوہ مہابن مین
بتلاتی ہین مؤلف آخر الذکر والون سی اتفاق کرتا ہی گرچہ اوسوقت اور حال کے نام پہاڑ اور ملکون کے مطابق بالکل
نہین ہوتے مگر سکندر کے سفر کا ذکر جو کچھہ یونانی تاریخون مین لکھا ہی اوس سے حال مندرجہ بالا غالبًا صحیح معلوم
ہوتا ہی قیاس ہوتا ہی کہ اوسوقت بدھ کے ماننے والے مذہب کے لوگ اس نواح مین تہے مگر بودھ مت بہے
پہیلتا جاتا تہا کیونکہ اوس سی قریب دو سو برس پہلی بودھ مذہب کا جاری کرنیوالا گذر چکا تہا الغرض سکندر
کی ستارہ اقبال کو چمکتا دیکھکر اکثر راجی مطیع ہوگئی خصوصًا تکمسلا یزر راجہ ضلع راولپنڈی کی بڑی تیاری
سی سکندر اور اوسکی لشکر کی دعوت کری صرف راجہ پورس قنوجے سی جسکا نام سکندر نامہ مین فور
لکھا ہی لڑائی ہوئی فتح کے بعد سکندر نے اپنی عالی ہمتی سی پورس کو بدستور اپنی سلطنت پر قایم رکہا دریاء
ستلج تک تمام پنجاب کو زیر کرکے واپس ہوا اور اپنی فوج کو تین گروہون مین منقسم کرکے تین مختلف راستون
سی واپس لیگیا یہہ صاحب ہمت بادشاہ دوسری مہم کی تیاری کر رہا تہا کہ عین عالم جوانی یعنی تینتیس ۳۳
برس کی عمر مین شہر بابل کے اندر بعارضہ بخار تپ بگرائی عالم بقا ہوا اور سب منصوبے اوسکی حیات کی ساتہہ تمام ہوئے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ذکر تسلط اہل یونان یعنی گریک

سکندر اعظم افغانستان کی ملک کو جو اوسوقت اہل ہند مین بالہیک پرس اور یونانیون مین بکٹریا کے متعلق مشہور تہا اپنی زیر حکم کرکی ایک علیحدہ یونانی امیر صوبہ دار مقرر کرگیا تہا بعد وفات سکندر اوسکے امرا ون مین عرصہ تک فساد رہا تین سو بارہ سال قبل از مسیح جب وہ جہگڑا رفع ہوئی تو شام کا بادشاہ سلوکس یونانی ہوا تہا اور افغانستان بہی اوسکی حصہ مین آیا ملک شام سے افغانستان مین آکر اوسنے خوب بندوبست کیا اور اسی راستی راجہ چندر گپت موریا سے جو ہندوستان کی راجہ تہا ملاقات کی واسطے گیا جسکو اوسنے اپنا داماد بنایا تہا سو جوی سی ڈاہی سو برس قبل ملک افغانستان اولاد سلوکس کی زیر حکومت رہا جب اوسکی اولاد باہم نفاق ہوکر بڑی نکلی اوس وقت پر تہیوڈوٹس گورنر یعنے صوبہ دار اوس ملک کا خود مختار مالک بن بیٹہا جسکے بعد اوسکا بیٹا اوسی نام کا وارث افغانستان ہوا مگر اوسکو یوتہیڈیمس شام کے امیر نے بیدخل کرکے خود قابض ہوگیا اوسی عرصہ مین اولاد سلوکس نے آپسمین صلح کرکے بندوبست کرلیا تب شام کا بادشاہ انٹی اکس اعظم بہاری فوج لیکر افغانستان مین آیا اور یوتہیڈیمس سے فوج پر فتح حاصل کی مگر اوسکو بدستور تخت نشین رکہا اور خود واپس چلا گیا بعد یوتہیڈیمس کی اوسکا بیٹا ڈیمیٹریس وارث ہوا جسنی مغرب کی جانب سے زیادہ حصہ ایران کا اپنی مقبوضہ ملک افغانستان کے شامل کرلیا اور مشرق ملک سندہی پورب کی طرف تک اوسکا قبضہ تہا آخر یوکریٹڈس نامی امیر نے خروج کرکے ڈیمیٹریس کو خارج کیا اور خود اوسکا جانشین ہوا اس شخص کے عہد مین ملک بکٹریا خواہ افغانستان مین کا بڑا رتبہ تہا لاکن اوسکے نالائق پسر نے جو اپنے نام اپنے باپ تہا والد کو ہلاک کردیا تب اوس کمبخت بد

کی قبضی مین تہوڑا سا ملک افغانستان رہگیا باقی نواح کی حکام نے دبالیا اہل گریک یعنی یونان کی علما سے کیوقت کی سکی اب بہی اسملک کی کہنڈرات کہنہ ہی بہت ملتی ہین جنمین اکثر ایکطرف گہوڑا کی تصویر اور دوسری طرف بادشاہ کی شکل اور یونانی حرف منقش ہوتی ہین ایسی سکی دریا سند کے مغربی کنارہ کی علاقون مین پورانی وقت کی عمارات کہنہ بہی بہت ملی ہین اور چونکہ اہل یونان بہی مثل ہندوون کی بت پرست تہے اسواسطہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ایسا قیاس ہوسکتا ہی کہ جلد آپسمین خلط ہوگئی تہی اہل اسلام کی قبضہ سی پہلی جو باشندے اوس ملک کے تہی اوسکو مسلمان بعد تسلط خود سرخ کافر اور کافر سیاہ پوش کہتی تہے جنمین سی اب بہی افغانستان کی شمالی پہاڑونمین اوسی نام سی قوم کٹیرہ آباد ہے جنکی نسبت غالب ظن یہہ ہی کہ وہ اون یونانیون کی نسل سی ہین ؛

تسلط سلجقیہ جو آٹھ ہین یعنی تاتاری

بعد یونانی یعنی گریک اور باکٹریون کے اوس ملک پر اسکیتین یعنی تاتاری لوگ بہی چند عرصہ قابض رہے اونکی تسلط کا حال اسطرح پر ہے کہ جب باکٹریون کے خاندان کا زوال ہوا تو اوس موقع پر اسکیتین یعنی تاتار اور بخارا کی جانب سی خروج کرکے اوس ملک کو دبالیا اونکی عہد کی مصور و سکے اس نواح سے بہت ملتی ہین جنکے اوپر ایک طرف کہڑی ہوئی آدمی کی تصویر اور اوسکی سر پر ترکی ٹوپی تاتاری وضع کی ہوتی ہے ماسوا ان سکونکی جنمین سی نام کا پتہ لگتا ہی اور کچہ تاریخ سی قوم کی تفصیل نہین ملتی یہہ لوگ بت پرست اور جز اب عقیدہ رکہتی تہے ایسا قیاس ہوتا ہی کہ قوم گہکڑ جو دو آبہ سندہ ساگر مین سلطان **محمود غزنوی** اور **شہاب الدین غوری** کی عہد مین بکثرت آباد تہی وہ اسی قوم تاتاری کی نسل سی ہونگی کیونکہ جو اوسوقت کی گہکڑون کی مذہب اور رسم و رواج کا حال تاریخ فرشتہ مین لکہا ہی وہ پورانی وقت کی جابل تاتاریون کی دستورات سی بہت ملتا ہی ایسا معلوم ہوتا ہی کہ اس قوم کے لوگ بہی باکٹرین اور ہندون سی جلد خلط ملط ہوگئی اور حملہ جات شاہان اسلامیہ کی وقت جنہون نے اسلام کو اختیار کیا وہ اکثر بہاگ کٹی اور باقی جلاوطن ہوکر قلب پہاڑون مین جا آباد ہوئی بعد اوسکے جب تاتاریون نے اوس ملک پر چند دفعہ حملے کئی مین جنمین سی زیادہ وحشیانہ حملہ چنگیز خان کا ہوا ؛

ذکر اردشیر بابکان

جبکہ افغانستان مین یونانیون کی بادشاہی کو زمانہ گذرا قریب سو برس کی خرابی مچ رہی تہی اور طرف ایران کے سلطنت اشکانیون کے آخر عہد مین بہت اضمحلال کی حال مین اسقدر ضعف آگیا کہ کئی صوبہ دار خود مختار بن بیٹہے اس مانند عہد ملوک الطوائفی کی ایران مین دو سو برس مقام کابل بابک نام صوبہ دار تہا جسکی بیٹے **ساسان** ثالث کا بیٹا اردشیر بابکان پیدا ہوا اس لاولد جوان نے ۲۲۶ عیسوی مین اردوان

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

شاہ طہران کو مار کر تخت سلطنت پر جلوس کرکے فارسی بادشاہون کی اوس خاندان کا بانی ہوا جسکو ساسانیہ کہتے ہین و یل صوبی فتح کرکے اپنی سلطنت کی شامل کئی ملک کابل یعنی افغانستان مغربی اوسکے تعلق ہین رہا ان شرقے حصہ مین کچھہ ثبوت اوسکی سلطنت کا نہین ملتا تا وقتیکہ اردشیر سے چار پشت بعد

بہرام گور

سنہ ۴۲۰ عیسوی مین تخت نشین ایران ہوا اور اوسنی برائی نام کل افغانستان کو اپنی قبضہ مین کرکے دریاے سند تک حد قایم کری الا اوس کی بعد عہد سلطنت قباد تک یہہ ملک ایرانیون کے ہاتہہ سے نکلکر خود مختار رہو گیا

نوشیروان

ابن قبادی جو ایشیا کی بادشاہون مین سی مشہور عادل ہی سنہ ۵۳۱ عیسوی مین تخت ایران کو اپنی جلوس سے زیب دیکر افغانستان دوبارہ مطیع کیا اور اپنی سلطنت کی حدود شرقی کو دریاے سند تک بڑہایا اوسی عرصہ مین اہل بلوچستان پر جو مشہور سارق تھی چڑہائی کرکے اونکو تباہ کر دیا بعد نوشیروان کے

ہرمز بیٹا

اوسکا وارث ہوا مگر ہرمز اور خسرو پرویز کی سلطنت کا ثبوت مشرقے افغانستان مین باوجود بہت تلاش کے کچھہ نہین ملا شرویہ کے بعد

یزدجرد

ابن شہریار سنہ ۶۳۲ عیسوی مین بادشاہ ایران کا ہوا یہہ بادشاہ بہت پست ہمت تہا اکثر صوبہ داری باغی ہو گئی چنانچہ افغانستان مین بھی یہہ ہی حال ہوا اگلا ٹہیک معلوم نہین ہوتا کہ اوسوقت مغربے اور شرقے دونون حصون مین کون کون حاکم تہا غالبًا ہندو شرقے حصہ مین خود مختار رہی اور اکثر اس حصی کا یہی حال رہا ہی کہ جب ایران کی سلطنت مین زور ہوا تو اوسنی بالیا جب ہندوستان کا فرمانروا یا کوئے پنجاب کا راجہ زبردست ہوا تو وہ قابض ہو گیا جب ان دونون طرف مین سی کوئی نہ آیا تو خود ملک کے رئیس اپنی اپنی مقدور مطابق اپنی ریاست قایم کر لیتے تہے الغرض یزدجرد بادشاہ ایران کو سعد ابن وقاص سپہ سالار اسلام نے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بعہد خلافت حضرت عمرؓ خلیفہ دویم ۱۸ھ سنہ ہجری مین جسکو بارہ سو ساٹھہ برس ہوا مقام قدسیہ
و نہاوند چند عظیم لڑائیون مین شکست دی یزدجرد نواح مرو مین مارا گیا اور قبضہ اہل اسلام کا ملک ایران پر ہوا

دوسری فصل مین ظہور اسلام سی حال تک کی تاریخ

بعہد خلافت حضرت عثمانؓ ابن عفان خلیفہ سویم ۲۱ھ سنہ ہجری مین عبداللہ بن عامر جسکا سپہ سالار
حنیف تہا اوسنے فتح خراسان بہ معیت ایک جرار لشکر کی تعینات ہوا اوسنی تہوڑی عرصہ مین ہرات
بادغیس غور نیشاپور بلخ طوس وغیرہ نواح فتح کرکی دین اسلام کو رواج دیا اور جابجا
مسلمان حاکم مقرر کئی جب عبداللہ حج کی واسطی عرب کو واپس گیا تو سمی قارن امیر عجم یعنے ایران نے
۳۳ھ سنہ ہجری مین چالیس ہزار فوج ہرات اور غور وغیرہ سی جمع کرکے یہ خیال کہ عربون سی آزادے
حاصل کیجاوی بغاوت کا جہنڈا اکہڑا کیا سگر

عبداللہ حازم

حاکم نیشاپور نے بڑی چستی سی اسلامیہ فوج جمع کرکی قارن کا قصہ تمام کیا اس خدمت کی صلہ مین اوسکو
کل خراسان کی صوبہ داری عطا ہوئی یہہ شخص عادل اور شجاع تہا مگر بہت تہوڑی عرصہ تک خراسان کا
حاکم رہا ۴۴ھ سنہ ہجری مین جب زیاد بن امیہ معاویہ ابن سفیان کی جانب سی والی بصرہ و خراسان
ہوا تب بارہ سو چھتیس سال پیشتر زمانہ حال سے

عبدالرحمان بن شمر نے

حسب الحکم زیاد فوج کشی کرکے کابل اور افغانستان کی مغربی جزو کو مفتوح کیا اوسی عرصہ مین مہلب بن
ابی سفرہ نی بجوامر اد کیا غرب سے تہا کابل ہوکر پشاور کی راستہ افغانستان مشرقی اور رودآبہ سندہ ساگر مین اپنے
دین کی مخالفون سے جہاد کیا سب سی پہلا یہہ ہی شخص ہی جسنی دین اسلام کی اجراد کی بنیاد اوس ملک مین
رکہی مگر یہہ دلاور اصحاب بدون حصول قبضہ مشرقی حصہ افغانستان کی اکثر لوگ بطور غلام پکڑکر واپس چلا
گیا زیاد بن امیہ کی تبدیلی ہوکر سلم صوبہ دار خراسان مقرر ہوا جسنی ابو عبیدہ بن زیاد کو حاکم کابل

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

مقرر کیا یہہ امیر رحم دل اور بہت نرم مزاج تہا سنہ ۱۰۰ ہجری مین اہل کابل نی بغاوت کرکے اپنی حاکم کو قید کرلیا صوبہ دار خراسان نے

طلحہ بن عبد اللہ لو

بہیجکر کابلیون سی پانچ لاکہہ رم پر ابو عبیدہ کو واپس خرید کیا جب اوسکی رہائی ہوچکی تب طلحہ نے بہمراہ لشکر ہرات وغور کابل کو جبراً و قہراً فتح کرکے اپنی جانب سی

خالد بن عبد اللہ کو

جو خالد ابن ولید قریشی کی نسل سی تہا حاکم کابل کا مقرر کیا جب اس حاکم کو صوبہ دار خراسان نے متہم کرکے معزول کیا تب اسنی واپس جانا عرب کا ناگوار سمجہکر معہ اپنی کنبی کی اول ملک زرمت مین آباد ہوا قوم بنگش اوسکی نسل سی ہے ؛

خلیفہ ولید

ابن عبد الملک نبیرہ مروان کی عہد خلافت مین حجاج ابن یوسف ثقفی خراسان کا صوبہ دار مقرر ہوا یہہ شخص بڑا مدبر مگر نہایت ظالم تہا اسی خلیفہ کے عہد سلطنت مین محمد ابن قاسم نوجوان سپہ سالار برادر زادہ حجاج صوبہ دار نبیرہ و خراسان کا بہہ ہزار سپاہ لیکر سنہ عیسوی مین ملک سندہ پر حملہ لایا اور راجہ داہر والی سندہ و گجرات سی کئی لڑائیان لڑا آخری لڑائی مین راجہ مذکور کو شکست کہاکر مارا گیا اس صاحب عزم فوجی سردار نی ملتان اور افغانستان مشرقی کا حصہ جنوبی بہی فتح کیا غالباً سلسلہ کوہ نمک سی شمال ملک مین جانا اوسکا ثابت نہین ہوتا غرض کہ اسی طرح عہد خلافت خاندان امیہ و عباسیہ مین ملک افغانستان مغربی کا خلفاء کی تحت مین تہا مگر مشرقی حصے مین اونکی مستقل سلطنت کا ثبوت نہین ملتا البتہ اونکی سردار فوج لاکر لوٹ مار کرتے رہے جب خلیفہ مامون ابن ہارون رشید عباسی نی افغانستان کی راستی ہندوستان پر حملہ کیا اور سرداران راجپوتانہ سی شکست کہاکر بغداد کو واپس گیا تو اوسکے بعد خلفاء عباسیہ کے سلطنت زوال پکڑنی لگی اکثر صوبہ داران ملک نے بیوفائی کی راہ سی اطاعت ترک کے صرف بغداد اور اوس کے قریب کے علاقے خلیفہ کے تحت مین رہگئے ؛

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ذکر اسماعیل سامانی

ان منحرف صوبوان مین سی ایک شخص اسماعیل سامانی ماوراالنہر اور خراسان کا صوبہ تہا ۲۷۹ ہجری مطابق ۸۹۲ عیسوی مین اسنی کابل قندہار زابل خواہ غزنین کو اپنی قبضہ مین لاکر بخارا کو دارالخلافت بنایا اور شاہ اپنا خطاب لیا نوی برس تک اوسکی خاندان مین رہی کو سامانیہ کہتے ہے سلطنت مغربی افغانستان کی رہی اس عہد مین افغانستان کے مشرقی حصہ پر راجہ لاہور کا قبضہ تھا

ذکر الپتگین

یہہ شخص عبدالملک چوتہی بادشاہ سامانیہ کی طرف سی خراسان کا حاکم ہوا جب عبدالملک بادشاہ بخارا اپنا بیٹا منصور کم سن چہوڑکر مرگیا تب امراء بخارا نی الپتگین سے جو خراسان مین تہا لکہکر نسبت تخت نشینی منصور رای طلب کیا الپتگین نے جواب لکہا کہ منصور نوجوان آدمی لایق سلطنت کے نہین ہے عبدالملک کا بہائی تخت نشین ہونا چاہئے لیکن اس صلاح کی پہونچنی سی پہلی منصور بادشاہ ہوچکا تہا یہہ خبر پاکر ناراضی سی الپتگین کو طلب کیا مگر اوسنی خطرہ سمجہکر صاف جواب دیا شاہ بخارا نی اوس کی تنبیہ کے واسطی لشکر بہیجا دونو لشکر مین لڑائی ہوئی لشکر شاہی پر غالب آیا اور آیندہ کی واسطی شاہ سی مقابلہ مناسب نجانکر ۹۶۱ عیسوی مطابق ۳۵۱ ہجری مین خود مختار ہوکر غزنین کو اپنی جدید سلطنت کا دارالسلطنت بنایا پندرہ سال افغانستان مغربی کی حکومت کرکے ۳۶۵ ہجری مطابق ۹۷۵ عیسوی مین فوت ہوا

ذکر اسحاق ابن الپتگین

باپ کی وفات بعد ابو اسحاق غزنین کی تخت پر اجلاس فرما ہوا اسنی منصور کو زور دیکہلاکر ملک خراسان کا لا دعوی لکہالیا - دو برس کی بعد جوانی کی عالم مین راہی ملک بقا ہوا +

حال سبکتگین

بعد انتقال ابو اسحاق کی سوای سبکتگین کے کوئی شخص حقدار سلطنت کا نہین تہا سبکتگین اصل مین ایک شہزادہ ملک ایران کا تہا جو گردش زمانہ سے حالت افلاس مین الپتگین بادشاہ غزنین کی خدمت مین حاضر کیا گیا اور نوکر

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

لایق دیکھکر خرید لیا تہا اپنی شجاعت اور عقلمندی و نیک نیتی کی سبب سے بہت جلد درجہ بدرجہ ترقی پاکر سپہ سالار
الپتگین کا ہوا اور اس جلیل عہدے کو اوس نی اپنی شجاعت سی ایسا روشن کیا کہ ہندوستان اور ترکستان
تک اوسکی رعب کی روشنی چمکتی تہی اب اوسنی الپتگین کی دختر سی اپنا نکاح کرکے سب امراؤن کی اتفاق
سی ششصد ۹ھ مین تخت غزنین پر جلوس فرمایا شروع سال ششصد ۹ عیسوی مین سبکتگین نے ہندوستان پر
چڑہائی کی اور چند قلعہ متعلق ملک پنجاب فتح کرکے اکثر جگہ مسجدین تعمیر کرائین اور لوٹ کا بہت مال لیکر واپس
غزنین کو چلا گیا اوسوقت مین پنجاب کا حاکم راجہ جیپال ابن اشتپال قوم برہمن تہا سرحد یعنی اٹک
سے نا پشاور طولاً اور کشمیر سے ملتان تک عرضاً اوسکی محروسہ ریاست تہی یعنی افغانستان سترقے کا حصہ
اوسکی ماتحت تہا جب اوسنی سبکتگین کے دست برد کا حال دیکہا تب بہت لشکر جمع کرکے اپنی دارالریاست لاہور
سی افغانستان کو روانہ ہوا دوسرے جانب سی امیر ناصرالدین سبکتگین اپنی جرار فوج کو ہمراہ لیکر سرحد پر پہنچا
تین روز میدان کارزار مین لشکرین نبرد آزمائی کرتی رہی - سلطان محمود نے جو باپکے اشارکا سردار تہا اس
لڑائی مین باوجود نوعمری بہت چستی سی مردانگی ظاہر کری آخر راجہ جیپال نی اپنی فوج کو ضعف کو خیال کرکے
بچاؤ تہی اور بہت سا روپیہ دینا کر کی صلح کی اور ایک معتبر امیر اپنا بطور یرغمال سبکتگین کو دیکر چند امیران
مسلمان کو واسطی سپرد کرنے اشیاء مقررہ صلح اپنی ہمراہ لاہور لیگیا وہان پہونچنی ہی نا عاقبت اندیش مصاحبون
صلاح سی عہد شکنی کرکے معتمدان شاہی کو قید کرلیا اور کہلا بہیجا کہ جب تک تم میری ہندو امیر کو نہین چہوڑوگے
مین تمہاری مسلمانون کو نہین رہا کرونگا سبکتگین کو جب یہہ خبر بدعہدی کی پہونچی تو غصہ سے آگ ہوا ہوکر
مثل طوفان بہراہی فوج بیکران پنجاب کو روانہ ہوا راجہ جیپال نی راجہ اجمیر دہلی کالنجر وغیرہ سی مدد مانگے
اونہون نی مدد دی راجہ پنجاب کی اپنی بقاء دولت سمجہکر خزانہ اور لشکر بہیجنی مین قصور نکیا راجہ جیپال نے
ایک لاکہہ فوج کی سرکردگی مین دلیرانہ مسلمانون کی مقابلی کیواسطی لاہور سے پشاور کی طرف کوچ کیا یہہ خونخوار
لڑائی ہندو مسلمانون مین دریاء سندہ سی مغرب غالباً پشاور کے نواح مین ہوئی اوس زمانہ مین ہندو
لوگون کو دریاء اٹک سی پار جانے کو پرہیز نہ تہا - اول دیر تک لڑائی ہوتی رہی سبکتگین ایسی حکمت سے
لڑا کہ اپنی فوج کے چند گروہ کرکے تازہ دم میدان مین بہیجتا رہا - یہہ سیدہی سی ترکیب بہ سبب قواعد آموز

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہونے فوج مخالف کے ایسی کارگر ہوئی کہ باوجود کثرت سپاہ اور ضعف فوج ہنود پر ظاہر ہوا اور موقع پر کل لشکر اسلامیہ نے اپنی جرئی حاکم کے زیر لواء یکبارگی حملہ کیا بیشمار فوج راجہ پنجاب کے ضایع ہوئی اور باقی شکست کھاکر روبفرار لائی مفروروں کے تعاقب مین محمد لشکر دریاء سند تک آیا اور قتل و لوٹ مین اپنی سارے ہمت خرچ کرے اوس فتح کے بعد جسکو زمانہ حال تک آٹھ سو چھیاسی برس گذرے ہین افغانستان کا حصہ مشرقی ریاست لاہور سے علیحدہ ہوکر تا دریاء سند شامل سلطنت غزنین ہوا۔ اور خطبہ و سکہ سبکتگین کا جاری کیا گیا بادشاہ ایک اپنا امیر معہ دو ہزار سوار کے واسطے حفاظت ملک مفتوحہ پشاور مین چھوڑکر قوم افغان کو جو صحرانشین اس نواح کی تھی دلاسا و تسلی سے اپنا مطیع کیا اور اونمین سے بعضونکو نوکر رکھکر معاون لشکر مقیم پشاور چھوڑگیا اور بیس برس بڑی استقلال سے بادشاہی کرکی ۹۹۷ء مین بمقام ترمیز اقصاے ترکستان عالم بقا کو سدھارا اوسکے بعد اسماعیل چھوٹی بیٹی نے سلطنت کا داعیہ کیا اور بڑے فساد مچائے لیکن محمود سے جو حقیقتاً اس سلطنت کا وارث تھا پہنچ نہ سکی بلکہ گرفتار ہوکر قید ہوا۔

سلطان محمود غزنوی

اپنی باپ سبکتگین کی وفات سے پیچھے فساد اسمعیل رفع کرکی ۳۸۸ ہجری مطابق ۹۹۸ عیسوی مین سلطان محمود تخت نشین ہوا یہہ بادشاہ بڑا صاحب ہمت و اقبال تھا فن سپاہ گری مین خوب دستگاہ رکھتا تھا مشرب غزا محمدی پر از بس قایم تھا سنہ ۳۹۱ مین پہلی دفعہ اوسنے عنان عزیمت جانب ہند منعطف کی اوسوقت سلطان محمود کا لشکر دس ہزار سوار اور پیادہ فوج اوس سے بھی کچھ زیادہ تھی۔ دوسری جانب سے راجہ جیپال والی پنجاب بمعیت بارہ ہزار سوار اور بیس ہزار پیدل سپاہ اور تین سو جنگی ہاتھی کی اوس دلاور بادشاہ کے مقابلہ کی واسطے دریاء سند کو عبور کرکے سر راہ ہوا نواح پشاور مین سومار کے دن واقع ہشتم ماہ محرم ۳۹۲ ہجری مطابق پنجم ماہ اگست سنہ ۱۰۰۱ عیسوی دونون سپاہ کی باہم سخت لڑائی ہوئی بذات خود سلطان محمود ہژبران زابلی کو لیکر قلب گاہ غنیم پر حملہ لایا اور فتح مند ہوا راجہ جیپال شکست کھاکر معہ اپنے دو پسر اور چند لواحقون کی زندہ پکڑا گیا اور بیشمار تاراج کا مال لشکر ہندو کی ہاتھ آیا غزنین مین آکر محمود نے جیپال کو معہ دیگر اسیران بعد قبول کرنے جزیہ اور خراج ہر سال کے امان دیکر رہا کیا اور چند افغانان آزاد

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کو جنہون نی اونسی سازش کی تہی قتل کیا جیپال نی قدیسی رہائی پاکر اس بیعزتی کا جینا منظور نکیا آنند پال
اپنی رشید پسر کو ولیعہد بنایا اور خود زندہ جلکر مرگیا اوسکی جگہہ آنند پال لاہور کا گدی نشین ہوا ۴۰۰ھ غر
مین راجہ بہٹیا کو اور ۴۰۱ھ مین سلطان محمود نی ملتان کی حاکم ابوالفتح قوم لودی کو سیدہا کیا اس حملہ کے
وقت آنند پال نی شوخی کرکے پہر مقابلہ کیا اور مغرور ہوکر کشمیر کے پہاڑون کی طرف بہاگ گیا۔ ایلک خان
والی تاتار کی لڑائی سی فارغ ہوکر جونہی دفعہ موسم بہار کو ۴۰۲ھ عیسوی مطابق ۹۹۰ء ہجری مین اس
شہنشاہ نی واسطی انتقام شرارت آنند پال بڑی فوج جمع کرکی پنجاب کی طرف کوچ کیا آنند پال بہی بیفکر
نہ تہا اوسنی پہلی سی راجہ دہلے اجمیر قنوج اوجین کالنجر کو قاصد بہیجکر سامانون کی روک کی واسطی متعد
کرلیا تہا سب ہندو سردارون نی متفق ہوکر بیشمار فوج کی سرکردگی مین افغانستان کی طرف کوچ کیا دونون
فوجین نواح پشاور مین پہونچکر خیمہ زن ہوئین محمود نی جب کہ اتنی کثیر فوج دشمن کی دیکہی جسکی اوسکو
توقع نہ تہی گہبرا گیا اور برخلاف اپنی عادت مستمرہ کے غنیم کی فوج پر تاخت نہ لایا دونون فوجین چالیس
روز تک جرات پیشدستی نکرکی پڑی رہین اس توقف سی آنند پال کے لشکر مین روز بروز ترقی ہوتے
رہی قوم گہکڑ جو اوسوقت سندہ وجہلم کی دوآبہ مین آباد تہی شامل لشکر آنند پال ہوئی کیونکہ اوسوقت اون کا
عقیدہ مذہبی اہل اسلام کی مخالف تہا غرض کہ اس یورش مین کل ہندو نی واسطی انسداد رواج اسلام
ایسا اتفاق کیا کہ عورات نی اپنی زیورات گال کر واسطی صرف ضروریات لشکر دور دور سی بہیجے محمود نی
ہجوم غنیم اور اونکا فدویانہ ارادہ دیکہکر بنظر احتیاط فرودگاہ لشکر کے دونون طرف خندق کہدوادی
اور اس خیال پر کہ سامنی سی حملہ ہو ایک برجستہ فوج تیراندازون نی حسب الحکم بادشاہ کی آگی بڑہکر
بحیلہ ہا و سیاہیانہ غنیم کے فوج کو گرم جنگ کرکے اپنی معسکر کے قریب لائی اوسوقت فوج محمود نے دلاوری
سی اونپر یورش کری مگر نتیجہ برعکس ظاہر ہوا چند ہزار جوانان قوم گہکڑ سر و پا برہنہ ہر ایک کی ماتہہ مین
اسلحہ غیر مکرر دونون بازو لشکر اسلامیہ سے گذرکر سواران غزنوی مین پہونچ گئے اور جو چیز سامنے
آگئی انسان حیوان سب کو تیغ کیا یہان تک کہ قریب چار ہزار مسلمان شہید ہوئی لحظہ بلحظہ لڑائی بڑہتی
جاتی تہی اور قریب تہا کہ سلطان محمود بسبب استیلا پیادگان گہکڑ معرکہ سے کنارہ کرکے لڑائی کو اوسدن

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

موقوف کرے اتنی مین بخت محمود نے یہہ کام کیا کہ ناگاہ ہاتہی سواری آنند پال آواز توپ اور تفنگ
وخدنگ اور لگنی زخم تیر سے سراسیمہ ہوکر پیچہے کو بہاگا ہاتہی کا بہاگنا گویا بخت کا بہاگنا تہا سپاہ ہند نے
احتمال ہزیمت آنند پال سمجہکر گرد مین ایک دوسری سی سبقت لیجانا چاہا میدان محمود کی ہاتہہ آیا
امیران شاہی سی عبداللہ طائی چہہ ہزار سواران عرب اور ارسلان جاذب دس ہزار ترک اور
افغان ہمراہ لیکر لشکر منہزمہ کی تعاقب ہوئی دو روز تک اونکا پیچہا کیا بہت لشکر آنند پال کا مارا گیا
اور بیحد لوٹ فتحیاب لشکر کے ہاتہہ آئی بعد اوسکی ۴۰۱ ہجری مین سلطان موصوف نی بسبب بی ادبی
داؤد بن نصیر نبیرہ شیخ حمید لودی حاکم ملتان کی اوسپر چڑہائی کرکی بعد گرفتار کرنے قلعہ
غور مین اوسی قید کردیا جب آنند پال راجہ لاہور مرگیا اور اوسکا بیٹا جانشین ہوا تب ۴۰۲ ہجری
مین قلعہ نندونہ جو کوہ بالنات واقع حدود ضلع جہلم مین تہا سلطان نی فتح کیا ۱۰۱۲ عیسوی مطابق
۴۱۲ ہجری مین لاہور فتح کرکے پنجاب مین پہلا بادشاہ اسلام کا ہوا اور نبیرہ جیپال نی راجہ
اجمیر کے پاس جاء پناہ لی ۴۱۳ عیسوی مطابق ۴۱۸ ہجری بارہوین دفعہ اوس صاحب ہمت سلطان نے
بہت فوج کے ساتہہ جسمین دو ہزار افغان بہی تہی ہندوستان پر چڑہائی کرکی گجرات دکہن مین منڈ
سومنات پر جو شہور معبد ہنود کا ہے قبضہ کیا اور بڑے بت کے پاس جاکر اپنی گرز سے اوسکا
ناک مونہہ توڑ ڈالا بعد ازان اوسنی خراسان مغربی کو مفتوح کیا اور اتنی فتوحات کا نامہ لیکر آخر وہ
بہی بتاریخ ۲۹ اپریل ۱۰۳۰ عیسوی مین ترسٹہہ برس کا ہوکر راہی ملک بقا ہوا اسکی عہد مین مشرقی حصہ
افغانستان سی برہمن اور بت پرستون کا مذہب نابود ہوا اور دین اسلام نے رواج پایا جو مشرک
اسلام قبول نہین کرتے تہے وہ کچہہ ماری گئی اور کچہہ جلا وطن ہوئی ؛

سلطان مسعود

بعد وفات محمود کی امیر محمد بڑی فرزند اوسکی نی داعیہ سلطنت کا کیا مگر مسعود نے جو باپ کیوقت
ہرات کا صوبہ دار تہا امیر محمد کو گرفتار کرکے نابینا کردیا اور خود تخت نشین ہوا اسکی عہد سی زوال
سلطنت غزنویہ شروع ہوا اگرچہ ابتداء عہد مین اس نی بہی جرات سی ہندوستان پر حملے کئے اور مشرقی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کی طرف کچھ کامیابی نہیں ہوا تو مغرب کی جانب سے قوم سلجوق یعنی ترکمان کی تاتاریون نی خروج کرکے اوسکو سخت مجبور کردیا اور قوم افغانون نی بھی پہاڑ و شوار گذار کے اندر بغاوت کری جنکی سرکوبی کے واسطے شاہزادہ ایزدیار تعینات ہوا اور اوسنی افغانون کو کچھ سیدھا کیا مگر قوم سلجوق نی اسقدر زور دیکھایا کہ بادشاہ کو غزنین ٹھہرنا دشوار ہوا تب وہ اپنی باپ کی وقت کی خزاین اور دفاین لیکر اس ارادہ پر کہ ہندوستان سی فوج رکھیکر ان بدمعاش قوم کو سیدھا کرونگا لاہور کیطرف روانہ ہوا اور اپنی اندھی بھائی امیر محمد کو بھی ہمراہ لیا راستی پر بمقام مارگلہ جو حسن ابدال سی نو میل جانب مشرق ہے اپنی نمکحرام فوج کے ہاتھہ سی جنہون نی خزانہ لوٹا تہا گرفتار ہوکر قید ہوا اور ۴۰ سنہ اصبوی کو اپنی برادرزادہ نالایق کی حکم سے مارا گیا

سلطان مودود ابن مسعود

جب کہ مودود نے جو صوبہ دار بلخ کا تہا اپنی باپ کے قتل ہونی کی خبر سنی فوراً غزنین کو کوچ کر آیا اور وہانکے لوگون نے اوسی موروثی تخت کے مبارکباد دی اوسنی تخت پر بیٹھتی ہے امیر محمد کے بیٹون سے جنمین سے بڑا ملتان اور پشاور کا صوبہ دار تہا لڑای جیتی اور پہر اپنی باپ کے قاتلون سی انتقام لیکر نو برس تک سلطنت کری سنہ ۴۴۱ ہجری مطابق سنہ ۱۰۴۹ء مین مرض قولنج سے رخت ہستی جہان ناپایدار سے اوٹھالیا +

سلطان ابوالحسن علی

بعد وفات مودود کی اوسکی پسر چہار سالہ کو اول تخت پر بیٹھایا گیا الا پانچ روز کی بعد اوسکو اوتارکر ابوالحسن علی برادر مودود ابن مسعود بروز جمعہ غرہ شعبان سنہ ۴۴۱ ہجری مین تخت نشین ہوا - اوسے عرصہ مین علی بن ربیع باتفاق میر محمد وکیل خزانہ شاہی سی بقدر مقدور زر و جواہر لیکر پشاور کو بہاگ آیا اور افغانستان کے حصہ مشرقے پر تا بہ ملتان قابض ہوکر افغانان کو بزور شمشیر مطیع کیا

سلطان عبدالرشید ابن محمود

اوسی سال کی اخیر مین عبدالرشید بیٹا سلطان محمود کا جو مودود اپنی برادرزادہ کی حکم سی ایک قلعہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

مین قید تہا جبر وفات مودود سنکر بسعی عبد الرزاق وغیرہ جنس سے نجات پاکر کوچ بکوچ غزنین کو روانہ ہوا ابو الحسن علی بدون دیکھنی چمک شمشیر کے پہلی سی کنارہ کر گئے عبد الرشید نی غزنین پہونچکر اپنی باپ کے تخت پر جلوس کیا اور نوشتگین حاجب کو امیر الامرا ہند بنا کر لاہور کے صوبہ داری پر بہیجا ایک سال کی بعد طغرل نیکخرام نی جو امیران شاہی سی تہا عبد الرشید کو معہ نوکس دیگر اولاد محمود قتل کر دیا نوشتگین حاجب جو اوسوقت پشاور مین تہا یہہ ناخوش خبر سنکر بہت غصہ ہوا اور اوسکے تدبیر سی طغرل مذکور بروز نوروز جب وہ تخت محمودی پر جلوس کر رہا تہا مارا گیا تب

فرخ زاد ابن مسعود

جو کسی قلعہ مین قید تہا بصلاح نوشتگین اپنی موروثی سلطنت کا مالک ہوا اگرچہ یہہ بادشاہ بذات خود بہت لئیق نہین تہا مگر نوشتگین کی دانائی اور دلاوری سی دو دفعہ قوم سلجوق یعنی ترکمان کی سردار دن سی مقابلی مین غالب آیا جب تیسرے دفعہ اسکی فوج اونسی منہزم ہوئی تب فرخ زاد نی نیک نیتی کی ساتہہ قیدیان سلجوق کو انعام واکرام سی مالا مال کر کی بعد رہائی سلجوقون کی بادشاہ کی پاس بہیجدیا سلجوقون نی فرخ زاد کی فیاضی سی خوش ہوکر قیدیان غزنوی کو بہی مخلصی دی آخر چہہ برس کے سلطنت کی بعد یہہ بادشاہ بہی بعارضہ قولنج سنہ ۴۵۱ ہجرے مین فوت ہوا +

سلطان ابراہیم ابن مسعود

بعد واقع ناگزیر فرخ زاد کی سلطان ابراہیم نی مسند ابالت کو اپنی جلوس سے زیب دیا یہہ بادشاہ بڑا متقے اور پرہیزگار رہا باوجود عنفوان جوانی ترک لذات نفسانی کر کے ہر سال تین ماہ روزہ رکہتا

اوسنی کئی قرآن شریف اپنی ہاتہہ سی لکہہ کر مکہ اور مدینہ مین بہیجوائی ابتداء سنوات جلوس مین قوم سلجوق خواہ ترکمان کی ساتہہ صلح کر کے جانبین نی عہد کیا کہ ارادہ خلل مملکت ایکدوسری کا نکرینگے اس عہد نامہ کی بعد سلطان ملک شاہ سلجوقی کی دختر سی مسعود ثانی ابن سلطان ابراہیم کی شادی ہوکر صلح کو مضبوطی ہوئی - اسطرح پر مغربی دشمنون سی اونسی رہائی پاکر ہندؤن کی قوت توڑنے کے واسطے اونسی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

مشرق کو فوج کشی کر کی ہندوستان مین اتنی دور تک فتح کرتا گیا کہ اوسوقت تک اوسکی بزرگون مین سی کوئی بادشاہ نگیا تہا اور ایک لاکہہ ہندو قید کرکے غزنین کو لیگیا چالیس برس تک اس بادشاہ نے سلطنت کی اور ۴۱۲ھ عیسوی مین زندگی کی ساتہہ اوسکی سلطنت بہی ختم ہوئے ؛

سلطان مسعود ثانی ابن ابراہیم

ابراہیم کے بعد اوسکا فرزند مسعود جو کہ بہت رحم دل اور نیک سیرت تہا بادشاہ ہوا اوسکا امیر طغائگین حاکم لاہور نے عہدہ سپہ سالاری ہند پاکر ہندوستان پر حملہ کیا اور دریاء گنگ سی بہی عبور کرکے ملک کو جا، لوٹا اور غارت کی مال سی مالا مال ہوکر لاہور کو واپس آیا سولہ برس آرام اور امن چین سی سلطنت کرکے مسعود بہی اس سرای فانی سی کوچ کر گیا ؛

ارسلان شاہ

فرزند مسعود نی اپنی باپ کی مرتے ہی اپنی دوسرے بہائیون کو قید کرکے تخت لیا مگر بہرام شاہ نے بہاگ کر اپنی ماموں سلطان سنجر ترکمان خواہ سلجوقی کے پاس پناہ لی سنجر نے بہرام کے مدد کرکے غزنین پر چڑہائی کی ارسلان شاہ دو دفعہ لڑائی ہار کر بہاگا اور کوہ سلیمان مین افغانون کی پاس جا بیٹہا سپاہ سنجر نے پیچہا کرکے گرفتار کیا اور اپنی سلطنت کی تیسرے سال مین بہرام کی حکم سی مقتول ہوا

سلطان بہرام شاہ

ابن مسعود بن ابراہیم اب بی تنازع سلطنت کا مالک ہوا چند نوبت ہندوستان کی طرف گیا اور محمد بابلیم جو ارسلان شاہ کی جانب سی سپہ سالار لشکر لاہور رہتا بہرام سی بغاوت کرکے تباہ ہوا اور آخر ایام سلطنت مین اوسنی قطب الدین محمد غوری اپنی داماد کو بسبب داعیہ سلطنت غزنین مین قتل کرایا یہہ خبر سنکر سیف الدین غوری نی اپنی بہائی کی خون کا انتقام لینی کے واسطی غزنین پر لشکر کشی کی بہرام شاہ طاقت مقابلہ نہ سمجہکر افغانستان کے مشرقی پہاڑون مین پناہ گزین ہوا غزنین پر سیف الدین بلامقابلہ قابض ہوگیا اور اہل غزنین پر اعتماد کرکے اپنی بہائی علاء الدین کو معہ اکثر امرای قدیم اپنی لے غور کی طرف بہیجدیا اور رعایا غزنین کو راضی نہ رکہہ سکا جب موسم زمستان مین باعث پڑنے برف راستہ ہای غور بند

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہوگئی تب حسب اشارہ غزنویان ناگاہ بہرام شاہ لشکر افغانان وغیرہ ہمراہ لیکر قریب غزنین کی آ پہونچا اہل غزنین نی دغا دہی سی سیف الدین کو پکڑ کر بہرام شاہ کی حوالہ کر دیا اور بہرام نی بی تمیزی کی راہ سے سیف الدین کو معہ سید مجد الدین امیر الامرا غوریہ بہ رسوائی ناز یبا شہر کر کے قتل کرایا اور نام کو ہمیشہ کیواسطے اس جل بلانہ کام سی داغ لگایا اور ۵۵۲ھ عیسوی مین یہہ بدنامی لیکر پینتیس ۳۵ سال کی سلطنت کے بعد خود بہے منزل ناگزیر کو پہونچا ؛

خسرو شاہ

بعد وفات بہرام کی اوسکا پسر خسرو شاہ بہ محبت چند روزہ دنیا گرفتار ہو کر غزنین کے تخت پر بیٹھا اون ہی دنون مین عنقریب پہونچنی علاء الدین غوری کی خبر جو بہائی کا بدلہ لینے بڑی زور شور سے آتا تہا ہن بادشاہ کو پہونچے تب خسرو شاہ بدون مقابلہ غزنین چہوڑ کر لاہور کو چلا گیا اور اوس جگہہ کو پایہ تخت بنایا۔ علاء الدین غوری نی غزنین مین پہونچکر قتل عام کا حکم دیا اور اکثر عمارات عالیشان کو جلا کر خاک سیاہ کر دیا اور سوای سلطان محمود اور سلطان مسعود اور سلطان ابراہیم کے باقی سلاطین آل سبکتگین کی قبور مین آگ لگوادی اور اس بی رحمی اور ناخدا ترسی کو قتل عورات پر ختم کر کے اپنی آپ کو ملقب بہ علاء الدین جہان سوز کرایا خسرو شاہ سات برس شور و شر مین حکومت کر کے بمقام لاہور راہی ملک بقا ہوا ؛

خسرو ملک

بیٹا اوسکا تخت لاہور پر بیٹھا اور اوسنی ہندوستان کی تمام اون صوبون پر قبضہ کیا جو کسی زمانہ مین اوس کے بزرگون نے مفتوح کئے تہے لیکن شہاب الدین محمد غوری نی باخذ غزنین کہ دار الملک اوس خاندان کا تہا اکتفا نکر کے طمع پنجاب کا بہی کیا اور ۵۸۲ھ عیسوی مین پشاور پر جو کتب سلف مین بنام فرشاور بکرام پور شہور تہے لشکر کشی کر کے افغانستان کا حصہ مشرقی معہ ملتان فتح کر لیا اوسی سال کی اخیر لاہور کے طرف روانہ ہوا مگر مایوس ہو کر واپس آیا اور افغانستان مشرقی و ملتان مین علی کرماج کو حاکم بنایا ۱۱۸۷ء مین اوسنی فریب سے لاہور پر قبضہ کر کے سلطنت خاندان غزنویہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کو ختم کیا خسرو ملک کو معہ ملکشاہ فرزند اوسکی اور دیگر خویشان و اقربا بادشاہ موصوف کو گرفتار کرکی اپنے بہائی غیاث الدین کی پاس فیروزہ کوہ متعلقات غور مین بہیجدئے اور وہان وہ مظلوم قلعہ چرستان مین قید ہوئی بوقت حادثہ خوارزم شاہ دوراندیشی کیا بداندیشی کرکی اون سبکو قتل کیا گیا اور اوسر عالی خاندان کا اثر بہی باقی نہ چہوڑا ۔

ذکر سلطنت خاندان غور ابتدا ۵۵۸ھ سے ۱۱ عیسوے سی ۱۱۶۲ تک

واضح ہو کہ سلاطین غور کو مورخین ضحاک تازی کی نسل سی ثمار کرتے ہین یہہ وہ ضحاک ہی جسنی جمشید بادشاہ کو خارج اور تباہ کرکے ایران کی سلطنت پر غصباً قبضہ حاصل کیا تہا اور پہر کاوہ آہنگر اصفہان نی کہ جو حقیقت مین بڑا دلاور جوان تہا اور بچپی سے سپہ سالار ہوا ہمت کرکے فریدون کی مدد کرے جب ضحاک پر فریدون غالب آیا اور اوسکو قتل کرایا تب ضحاک کے اولاد سے دو بہائی ایک مسمی سوری دوسرا سام ملازم فریدون کے تہے ضحاک کی تباہی کی بعد اوسکی نسل کے نسبت پیشگاہ فریدون سی حکم قتل عام صادر ہوا تب یہہ ہر دو بہائی بخوف جان معہ متعلقان مفرور ہوکر بمقام نہاوند پناہ گزین ہوئی فور ابن فریدون نی اونکا تعاقب کیا مگر بسبب سخت ملجا ہونی کے اونکو نقصان نہ پہونچا سکا بعد انتقال سام کے اوسکا پسر موسوم شجاع اپنی چچا سوری سے رنجیدہ ہوکر لوہ غور کو چلا آیا اور اوسی جگہہ قیام کرکے کہا کہ زو میندیش یعنی اوس سے مت ڈر اس سبب سے اوس موقع کا نام زو میندیش مشہور ہوا غرض کہ پشت بہ پشت خاندان اوسکا غور کا رئیس چلا آیا تا وقتیکہ خلیفہ چہارم حضرت علی ابن ابوطالب سے مسمی شنسب مورث اعلی سلاطین غور نے فرمان حکومت غور بمقام کوفہ دستخط خاص سی حاصل کیا شنسب سے آٹہوین پشت مین سلطان ابراہیم غزنوے کے عہد سلطنت مین

عزالدین حسین

نے جو بانی اس خاندان کا تہا مرتبہ امیر حاجب پاکر خاندان غزنویہ سی شادی کری اور مسعود ابن سلطان

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ابراہیم نے اپنی سلطنت کی عہد مین اوسکو حکومت غور مورو ثی ملک کی عطا فرمائی حسین کے ہفت پسر زوجہ غزنویہ سے پیدا ہوئے بدین تفصیل ایک فخر الدین جو بامیان کا مالک ہوا دوسرا قطب الدین جو داماد بہرام شاہ غزنوی کا تہا تیسرا شجاع الدین جو عنفوان جوانی مین مرگیا چوتہا ناصر الدین جو حاکم ملک اور تہا پانچوان سیف الدین چہٹا بہاء الدین سام ساتوان علاء الدین حسین بعد وفات حسین کے یہہ ہفت پسر جنکو وہانکی لوگ سبعہ سیارہ یا ہفت اختر کہتے ہے متفرق بود و فرقہ ہوگئے ایک ملوک بامیان جنکا ذکر یہان فضول ہی دوسرے ملوک غور و غزنین جنمین سے پہلا

قطب الدین

تہا جسنے سلطان بہرام شاہ غزنوی کی دختر سے شادی کرلی تہی مگر بسبب داعیہ سلطنت بہرام کی حکم سے قطب الدین بر ملا قتل کیا گیا یہہ ہی واردات بنیاد فساد خاندان غزنوی اور غور کی باہم ہوئی جسکے سبب سے خاندان غزنین بالکل پامال ہوگیا؛

سیف الدین

نے یہہ ناخوش خبر سنکر سلطان اپنا خطاب کیا اور بہائی کا بدلہ لیکر غزنین پر چند عرصہ قابض ہوگیا بہرام شاہ نے ناگہان پہونچکر بسبب فساد اہل غزنین سیف الدین کو گرفتار کرکے معہ مجد الدین قتل کرایا نائب

بہاء الدین سام

جو باپ غیاث الدین اور شہاب الدین غوری کا تہا بارادہ انتقام اپنے بہائی مقتول کی لشکر جمع کرنے مین مصروف ہوا مگر موت نے پہونچکر خیالات سے چہوڑایا اوسکی بعد

علاء الدین حسین

ملقب جہانسوز نے غزنین اور قندہار اور علاقہ گرمسیر فتح کرکے بعد خرابے غزنین یہہ ملک مفتوحہ اپنے برادرزادے غیاث الدین کے سپرد کرکے خود غور کو واپس چلا گیا تہوڑے عرصہ کے بعد اپنی برادرزادگان غیاث الدین اور شہاب الدین سے متوہم ہوکر ہردو کو قلعہ جرجستان مین قید کردیا اور خود ایک لڑائی مین سلطان سنجر ترکمان کی سپاہ کے ہاتہہ گرفتار ہوکر قید ہوگیا۔ مگر سنجر نے رحم کہاکر کے بدستور اپنے مقبوضہ ملک پر

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اوسکو قایم رکھہ کر رہا کر دیا۔ اس مدامت کے بعد بہت عرصے تک نہ جیا ۱۱۸۱ھ ہجری مین سرائے فانی سے کوچ کیا

سیف الدین

بیٹا علاء الدین جہان سوز کا اپنے باپ کا قایم مقام ہوکر تخت نشین ہوا اور سعادتمندی سے غیاث الدین اور شہاب الدین کو رہا کیا ایک سال کے سلطنت کے بعد ترکون کے مقابلہ مین مارا گیا تب

غیاث الدین محمدؒ

بادشاہ ہوا اور اوسنی شہاب الدین محمد اپنی بہائی کو جو حقیقت مین بادشاہ تہا سپہ سالار بنایا ۱۱۹۹ھ ہجری مین غیاث الدین نے سفر آخرت اختیار کیا

سلطان شہاب الدین محمدؒ

جسنی سپہ سالاری کی وقت اپنے خاندان کے بادشاہون سی زیادہ فتوحات کری تہی تخت آرا غزنین ہوا یہہ بادشاہ بڑا صاحب عزم اور اقبالمند دلاور تہا ۱۱۷۹ء مین اسنی خاندان غزنین کو تباہ کر کے سلطنت لی اور افغانستان کو فتح کر کے ۱۱۹۱ء مین ہندوستان پر حملہ لایا ایکدفعہ شکست کہائی اور راجہ پرتھی راج کی پہلی لڑائی مین سخت زخمی ہوا مگر دوسرے نوبت بمعیت تازہ لشکر راجہ اجمیر اور دہلی سی فتح پاکر ہندوستان مشرقے تک اپنی دخل کلا اثر پہونچایا۔ اور قطب الدین ایبک اپنی غلام کو نواح دہلی مین چہوڑ آیا قطب الدین لیاقت اور شجاعت مین اپنے آقا دکا پیرو تہا اسی سبب سے ہند کا بادشاہ بن گیا غرضکہ شہاب الدین نے اس فتح کے بعد غزنین مین واپس آکر ملک افغانستان و خراسان کو اپنے خویشون مین اس طرح تقسیم کیا کہ تخت فیروزہ کوہ اور غور محمود بن غیاث الدین اپنے برادرزادہ کو عطا کیا اور بست اور فزہ و اسفزار اور گرمسیر کا ضیاء الدین اپنا چچازاد بہائی کو حاکم بنایا اور حکومت ہرات معہ توابع اوسکی ناصر الدین اپنے خواہرزادہ کو سپرد کری کابل اور قندہار و دیگر افغانستان شامل تخت دارالسلطنت غزنین کے رکہا بہ سبب نہونے اولاد نرینہ اپنے کے ملک کا بندوبست اسطرح کر کے سلجوق یعنے ترکمانون کی سلطنت پر حملہ کیا اور

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اون سے شکست کہاکر لاہور مین قرار گزین ہوا - اوسی سال قوم کہکڑ پر جو دو آبہ سند ساگر مین آباد تہے بسبب مفسدہ پردازی شکر کشی کرکے بعضون کو مسلمان اور اکثرون کو تباہ کیا اور قوم تیراہیہ سکنہ تیراہ جو مسلمانون کے دشمن اور راہزن مشہور رہتے اون مین سے جو مسلمان ہوئی اونکو امان دیکر ملک مسکونہ سے خارج کیا اور منکرون کو قتل کیا اس انتظام کے بعد ترکستان پر چڑہائی کا ارادہ کرکے لاہور سے غزنین کو واپس جاتا تہا کہ دریاے سند کے مشرقے کنارہ پر بمقام بر ہیک جو غالبًا متصل نیلاب تھا

بیش کس کہکڑونکی ہاتہہ سے بحالت خواب بائیس زخم چھورا کہاکر بتاریخ ۳ - ماہ شعبان سنہ ۶۰۲ ہجری مطابق سنہ ۱۲۰۶ء مین شہید ہوا - اوسکی امراؤن نی تابوت اوس شہنشاہ کا غزنین مین لیجاکر منزل معہود کو پہونچایا اسی شخص کی باعث خاندان غور کی ترقی ہوئی تہی اور اسکے ساتہہ ختم ہوئی ٭

ملک تاج الدین یلدوز

بعد وفات شہاب الدین کی اکثر ارکان سلطنت نی اتفاق کرکے محمود ابن سلطان غیاث الدین برادر زادہ شاہ متوفی کو غور سی واسطی تخت نشینی سلطنت غزنین طلب کیا مگر بسبب نہ عالی ہمت ہونی کے اوسنی تخت فیروزہ کوہ و غور کو اپنی واسطی کافی سمجہکر ملک تاج الدین یلدوز کو جو زمرہ غلامان مقربین بادشاہ مرحوم سی تہا خطاب آزادے بہیجکر تخت غزنین اوسکے حوالہ کیا تاج الدین نی بحکم اوس فرمان کی غلامی سی آزادی پاکر سلطان اپنا خطاب کیا اور افغانستان کی سلطنت پر مسند آرا ہوکر بہ ارادہ تسخیر پنجاب جو بعد وفات شہاب الدین کے قطب الدین ایبک بادشاہ دہلی کی قبضہ مین تہی لاہور کو روانہ ہوا بباعث دباؤ نام سلطان غزنین اور کم ہمتی حاکم پنجاب لاہور پر قابض ہوگیا یہہ خبر سنکر سلطان قطب الدین نے دہلی سی یورش کری اور

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ایک مردانہ حملے مین تاج الدین یلدوز کو بھگا دیا اور ایسی زور شور سے اوسکا تعاقب کیا کہ اوسنی غزنین مین قرار اپنا دشوار سمجھکر بعلاقہ **شلوزان** جو کوہ سفید کی جنوب مین واقع ھی پناہ گزین ہوا اور قطب الدین ایبک غزنین پر قابض ہوکر شراب خوری مین شاغل ہوا۔ ایسی صریح غفلت اور عیش مفرط کی سب سی حسب ایمائی ارکان سلطنت تاج الدین ایلدوز بہمراہی لشکر افغان وغیرہ **شلوزان** سی نکلکر ناگہان متصل غزنین پہونچ گیا قطب الدین یہہ حال سنکر گھبرا گیا اور ایسی جلدی مین قوت مقابلہ مفقود سمجھکر براہ سنگ سوراخ باہر آیا اور ایسا بھاگا کہ لاہور تک عنان ہزیمت کو نہ تھا نبا اوسکی پیچھے تاج الدین ایلدوز چند عرصہ افغانستان کا مالک رہا الا رعایا اوسکی ظلم سی ناخوش تہی +

سلطنت محمد شاہ خوارزم

تاج الدین ایلدوز کی حکومت کو دس برس بھی نگذرنے پائی تہی کہ شاہ خوارزم نے جو پہلی سی بہی غزنین کی سلطنت پر دانت رکھتا تہا یہہ فساد دیکھکر بہمراہی جرار لشکر حملہ کیا تہوڑے مقابلی کی بعد غزنین لے لی۔ اور **تاج الدین ایلدوز** اپنی پورانی جاگیر علاقہ **شلوزان** مین بہاگ آیا اور وہانسی یورش کرکی پنجاب پر تابہ تہانیسر قبضہ کرلیا اس فتنہ اندازی کی باعث سی **سلطان شمس الدین** التمش بادشاہ دہلی نی بعد سخت محاربہ لی اوسکو گرفتار کرکے قید کردیا اوسی محبس خانہ مین **سلطان تاج الدین ایلدوز** نی وفات پائی اور افغانستان پر تا بدریا سند شاہ خوارزم قابض ہوگیا +

ذکر سلطنت خاندان مغلیہ

مورث اعلے اس قوم کا **مغل خان** اولاد **یافث** ابن **حضرت نوحؑ** سی تہا مغلون کی سلطنت کی ابتدا اور اوسکا جلد ترقی پکڑنا اور بہت پھیلجانا تواریخ کے واقعات مین سے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ایک بڑا ماجرائی عجیب ہی جس زمانہ مین کہ غزنی کی سلطنت پر زوال قدم بڑہاتی چلا آتا تہا اوسی عرصی مین ملک تاتار سی جو قدماء مین بنام اسکو تہیا مشہور تہا اس جنگجو قوم نے خروج کیا اور نہین سی سنہ ۱۱۶۲ء کو تموز خان جسکو کوکزا نام بڑی بیرا اوس قوم نے چنگیز خان یعنی خان اعظم بمعنی شہنشاہ کا خطاب دیا تہا اپنی دانائی اور شجاعت سی قوم کا سردار ہوا۔ اور تمام تاتار مین اوسکا تسلط ہوگیا۔ اوسنی بارادہ تسخیر دوسرے ملکون کی اپنی فوج کو سپاہ گری کی قواعد سکہانی شروع کی جب فوج کی تعداد چہ لاکہ کی ہی سوا ہوگئی تب فتوحات ملکی پر کمر باندہی بعد فتح ملک خطا جو چین کی شمالی اقطاع لین ہے اس سبب سی کہ محمد شاہ خوارزم مالک افغانستان و خراسان نے مغلونکی وکیل اور چند سو داگران تاتاریکو قتل کیا تہا +

چنگیز خان

اپنی فوج لیکر انتقام لینی آیا شاہ خوارزم نی بمعیت اپنی قلیل لشکر کی سلطنت کی حد پر جاکر مقابلہ کیا بڑے سخت لڑائی ہوئی دیر تک دونون پلے مساوی رہی مگر جب چنگیز خان کی حکم سی فوج مغلونکی ایک تازہ دم گروہ نی جو کمک کیو اسطی رکہا تہا غنیم کے بازو راست پر حملہ کیا تب خوارزمی مقابلہ مین قایم نرہ سکے الا پھر بہی بانتظام صف بندی پیچہی کو ہٹے اور بہت سپاہ کام آئی اس شکست کی بعد سلطان محمد شاہ کی ہمت ٹوٹ گئی تہوڑے تہوڑے مقابلی کے بعد چنگیز خان چہوٹی مقامات کو مفتوح کرتا ہوا بخارا کی قریب پہونچا محمد شاہ کی طرف سی جو سردار بخارا کی محافظ تہی اونکی پست ہمتی اور بے تدبیری سی مغلون نے شہر بخارا کو جو اون دنون تمام ایشیا، کی علم و فضل کا مرجع تہا تسخیر کرکے بڑی ظلم اور زیادتیان لین اسیطرح سمرقند اور آخر کو ہرات اور دیگر ملکون مین تاتاریونکی بیرحمی او جہالت سی لاکہا بندہ خدا بیگناہ مارے گئے سلطان محمد شاہ نی ایسی ظالم لشکر کو اپنی تعاقب دیکہکر قتل

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

نفس کرکے اونسی خلاصی پائی +

جلال الدین شاہ

محمد شاہ کا لئیق فرزند اپنی باپ کا جانشین ہوکر بڑی شجاعت سی چنگیز خان کے مقابلے پر آیا اور خوب لڑا عجب نہ تہا کہ نبرد آزمائی کی میدانمین کامیاب ہوتا لیکن خود اوسکے خویش و اقارب نی اوس سی برخلاف کرکے کوئی تدبیر پیش نجانی دی مغل متواتر فتح کرتے ہوئی ایک صوبے کے بعد دوسرا مسخر کرکی اپنی بادشاہ کی قلمرو مین داخل کرکی بڑہتی گئے باوجود اسکی جلال الدین اونسی تہوڑی تہوڑی فاصلہ پر لڑتا چلا گیا آخر دریاء سند کے کنارہ پر کہ وہ انتہا اوسکی ملک کے تہی پہونچا وہان اگرچہ جلال الدین کی فوج غنیم کی مقابلی مین دسوان حصہ بہی نہ تہے لیکن بسبب شجاعت جبلی اتنی قلیل فوج سی کارزار کی میدان مین ثابت قدم ہوکر مرنے مارنی پر مستعد ہوا۔ اور اپنی سپاہ کو ایک موقع کی جگہہ قائم کرکے ہنگامہ رزم کو برابر بارہ گہنٹہ تک عدو کی فوج کثیر کی سامنی گرم رکہا آخر مغلون کی فوج کی ایک دستہ نی بازو راست پر زور لاکر ایک پہاڑی پر جو خوارزمیون کی پناہ تہی قبضہ کرکی پناہی ڈالی جلال الدین کی سپاہ اسکے بعد متفرق ہوگئی اور اوسنے گہوڑا دریا مین ڈالا حق تو یہہ ہے کہ جلال الدین اپنی ذات سی بڑا دلاور اور شجاع تہا مگر افسوس کہ بخت اور ہمراہی اوسکی پیرو نہین تہی غرض خوارزمیونکی تخریب کی بعد تمام افغانستان پر دریاء سند تک مغلونکا تسلط ہوگیا اور اوس طرف فارس کی شمالی اقطاع بہی اونکی قبضی مین آئی اسقدر فتوحات کرکے چنگیز خان شاہزادہ خطائی کو ولیعہد بناکر ۶۲۴ھ مین سب ٹہاٹہ پاٹہ چہوڑکر اس دار ناپایدار سے تنہا عالم آخرت کو سدہارا +

یورش شیر خان

بعد وفات چنگیز خان کے ایکدفعہ شیر خان نے جو سلطان محمود ابن شمس الدین التمش شاہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہند کا امیر الامرا، ملتان و سند کا صوبہ دار تہا یورش کرکے تہوڑی عرصے کے واسطے غزنین لو مغلون کی قبضی مین سی نکالکر سکہ اور خطبہ بنام شاہ ہند جاری کیا - الآ ابہی کامل استقلال نہین ہونے پایا تہا کہ

ہلاکو خان

نبیرہ **چنگیز خان** نی بزور شمشیر واپس لیلی مغلونکی خاندان سی وہ شخص جسنے پہلی دین اسلام قبول کیا ہلاکو خان تہا اور اسی نے خلفاء عباسیہ سی **المعتصم باللہ** خلیفہ آخری کو تخت بغداد سی خارج کرکے اوسکی سلطنت پر بہی قبضہ کرلیا **ہلاکو خان** کے نبیرہ **ارغو خان** کی عہد سلطنت مین تیمور خان امرائی اعظم چنگیزی صوبہ **افغانستان** نی **ملتان** پر حملہ کیا - **محمد خان شہید** فرزند رشید **غیاث الدین بلبن** شاہ دہلی نے جو ملتان کا حاکم تہا اوسکے لشکر کو شکست دی الآخر وہی تعاقب کرنی مین مارا گیا ازان بعد سلطنت افغانستان بقبضہ مغلان چلی آئی جنمین سی ذکر کی لائق

تیمور شاہ کورگان

ہی جسکا خطاب صاحب قران لکہا ہی یہہ اولوالعزم بادشاہ سنہ ۱۳۳۶ء کو امیر ترمنائی کی گہر پیدا ہوا جب سلطنت اسکی ہاتہہ لگی تو **چنگیز خان** سے بڑہکر کشت خون اور ظلم مین قدم رکہا اگر اسکی جملہ واقعات مشرح لکہی جاوین تو طوالت کا خوف ہی مختصر یہہ کہ اسنی اپنی اولوالعزمی اور دلاوری سی افغانستان ایران کو زیر کرکے اصفہان مین قتل عام کی اور بغداد کو غارت کیا اور **روس** کی ملک مین لشکر لیگیا - بعد اسقدر فتوحات کے اوسنی ہندوستان کی تسخیر پر کمر باندی اور **کابل و پشاور** کی راستی افغانان سرکش کو سیدہا کرتا ہوا ہند مین داخل ہوا ملک کو لوٹتا جلاتا ہوا سنہ ۱۳۹۸ء مین دہلی تک پہونچا **سلطان محمود** بادشاہ دہلی نے مغلوب ہوکر قلعہ خالی کردیا فوج تیموری نی خاطر خواہ شہر کو تاراج کیا اور نصف سی زیادہ پہونک دیا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تیمور نے تخت دہلی پر جلوس فرماکر اپنی تئین بادشاہ ہند مشہور کیا صرف پندرہ روز دہلی مین رہکر شمالی اقطاع کو تاراج کرتا ہوا۔ اور میرٹھہ کے قلعہ کو خاک سیاہ کرکی معہ بہت سی غنیمت اہل ہند سمرقند اپنی دارالسلطنت کو روانہ ہوا وہان پہونچکر بعد چند فتوحات دیگر ملک چین کیطرف جہاد کی طیاری کر رہا تہا کہ اجل کا پیغام آپہونچا اور سب خیالات سے چھوٹکر راہی ملک بقا ہوا ٭

مرزا شاہ رخ خاقان سعید

بعد انتقال تیمور کے اوسکا فرزند شاہ رخ جو ہرات کا مالک تہا افغانستان اور خراسان وسیستان کو شامل کرکی سند آرا ہوا جب وہ بہی اپنی نوبت بہگت کر عالم آخرت کو سدہارا تب افغانستانکی علیحدہ ملکو مین چند بڑے بڑے سردار خود سر حاکم ہوگئے جیساکہ ہرات مین مرزا بایسقرا فرزند شاہ رخ اور پھر شاہ حسین مالک ہوا اور قندہار مین امیر ذوالنون حاکم تہا اور کابل وغزنین پہلے مرزا عمر شیخ کے تحت مین تہا آزان بعد

مرزا الغ بیگ

بیٹا ابوسعید مرزا کا تخت نشین کابل ہوا۔ اسکے عہد مین قوم یوسف زئی ودیگر اولاد خشی افغان کابل کی علاقے سے خارج ہوکر پشاور کیطرف آئی ۸۶۹ھ ہجری مین مرزا الغ بیگ فوت ہوا جسکی بعد

مرزا عبدالرزاق

بیٹا خورد سال الغ بیگ کا تخت کابل پر بٹہایا گیا اور ایک شخص زکی نام اوسکی ملازمت سے صاحب اقتدار ہوگیا لیکن زکی کی نخوت اور تکبر سے امراؤن نے تنگ آکر عید الضحی کے روز قتل سی اوسکی تواضع کری بعد اوسکے بہی بباعث بے اتفاقی ارکان ریاست وکم سنی حاکم احوال کابلیون کا نہایت پریشانی پر تہا ایسی وقت مین محمد مقیم چہوٹا بیٹا امیر ذوالنون

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کا جو سلطان حسین بادشاہ خراسان کی جانب سی حاکم ملک کر امیر تہا بمعیت لشکر
ہزارہ و تلدور متوجہ کابل ہوا مرزا عبدالرزاق طاقت لڑائی نہ سمجھکر افغانون مین
بعلاقہ قندہار بہاگ گیا اور کابل پر

محمد مقیم

نی قبضہ کرکے دختر مرزا الغ بیگ سی نکاح کر لیا مگر رعایا کو راضی نرکہہ سکا یہہ حال دیکھکر

محمد بابر بادشاہ

ملقب ظہیر الدین جو سنہ ۹۱۴ھ مطابق سنہ ۱۵۰۴ ہجریمین بعد وفات اپنی والد کی بارہ برس کے
عمر مین فرغانہ اور اندجان کے تخت کا مالک ہوا تہا مگر شیبانی خان اوزبک کے
تسلط اور اپنے بہائیون کی بے اتفاقی سی باوجود محنت اور ہوشیاری اوس سلطنت مین
استقلال نہین رکہتا تہا آخر اوس طرف سی مایوس ہوکر حسب صلاح امیر محمد باقر بامید
حصول قبضہ افغانستان کوہ ہندوکش سی گذر کر کابل کیطرف روانہ ہوا محمد مقیم نے تاب
مقابلہ نہ سمجھکر اول حصاری ہوا۔ اور آخر کو آمان مانگ کر قلعہ خالی کر دیا ظہیر الدین محمد
بابر نے تخت نشین افغانستان ہوکر کابل مین قبل از فتح ہندوستان بائیس برس حکومت
کی چند سال قندہار کی مہم پر صرف ہوئی جہان شاہ بیگ ارغون اور محمد مقیم نی شکست
کہاکر قندہار سی ماتہہ اوٹہایا قوم ہزارہ اور مغربی افغانستان کو جہانتک ہوسکا دست
کرکی مشرقی حصہ کیطرف توجہ کری افغانان مہمند اور یوسف زئی سی لڑائیان ہوتی رہین

ملک باجوڑ کو فتح کرکے قوم یوسف زئی پر خراج مقرر کیا اور شاہ منصور یوسف زئی کی دختر کا
ڈولہ لیا۔ بعد ش ہندوستان کی واقعات موجودہ کو خیال مین لاکر حسب اشارہ دولت خان لودی
بمعیت پندرہ ہزار سپاہ کی دہلی کی سلطنت پر دعوی کرکی روانہ ہوا دوسری جانب سی ابراہیم شاہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

لودی ایک لاکھ سوار اور ایکہزار ہاتھی لیکر بمقام **پانی پت** مقابلہ آرا ہوا بڑی سخت لڑائی ہوئی
ابراہیم کو فن جنگ نہ آتا تہا تمام فوج صف باندہکر ایک جگہہ کہڑی کردی اور **بابر** جری سپہ سالار
سی بہی بہتر خود اپنی لشکر کی کمان کرتا تہا بہت معقولیت سی فوج کو غنیم کی انبوہ کثیر سی لڑایا فوج
مغلیہ کی اون دو بستون نی جنکو تیولقمہ کہتے تہے ہر دو جانب سے نکلکر سپاہ مخالف کا تعاقب
مارا جب اونکی حملہ سی غنیم کی فوج مین تزلزل پیدا ہوا تب بازو بہت اور چپ والون نی بہی مردانہ
حملہ کیا اوس خونخوار جنگ مین ابراہیم شاہ معہ پانچ چہہ ہزار سپاہ خاصہ ایک موقع معرکہ مین مارا گیا
اور باقی فوج اوسکی جو متفرق قتلگاہ سی بچی منتشر ہوگئے **بابر** فتح کی جہنڈی اوڑاتا ہوا آگرہ تک
پہونچا ۱۵۲۶ء مین اوسنی دارالسلطنت ہندوستان پر قبضہ کرکے تخت نشین دہلی ہوا اٹہائیس ۲۸
سال متفرق ملکونکی سلطنت کرکے ۹۳۷ ہجری مطابق ۱۵۳۰ء مین بعمر پنجاہ سالگی آگرہ مین فوت ہوا
اور نعش اوسکی بموجب وصیت کی **کابل** مین لاکر دفن کی گئی یہہ بادشاہ بڑا عالی ہمت اور دلیر تہا ۱۴۸۳ء
مین پیدا ہوا باپ کی طرف سے سلسلہ اسکا **تیمور** شاہ تک اور مان کی طرف سی **چنگیز خان** تک
پہونچتا ہے ابتدا جوانی مین اسکو شراب سے بہت شوق تہا چنانچہ **کابل** سے باہر پہولون کے مرغزار مین
ایک چہوٹا سا حوض پتہر مین کہودا ہوا مئی ارغوانی سے پر کرکے اوسجگہہ بزم نشاط کیا کرتا تہا اور اس
بیت اپنے کو اوس پلید حوض کے کنارہ پر کہودوا دیا تہا +

نوروز نو بہار و مئی دلبری خوش است
بابر بعیش کوش کہ عالم دوبارہ نیست

لا ہندوستان مین بادشاہ ہونے کے بعد اوسنی شراب خوری سی توبہ کرکے سب سونی کی پیالیان
جن مین مئی نوشی کرتا تہا گلا کر فقرا اور مساکین کو للہ دیدین اور پہر ہمیشہ پرہیز رکہا +

ہمایون بادشاہ

بابر شاہ کی وفات کی بعد ۱۵۳۰ء مین **ہمایون** پیدا اوسکا جو مرد اعزیز اور عقلمند تہا تخت نشین
ہندوستان ہوا اور **افغانستان** مرزا کامران بہائی **ہمایون** نے اپنی قبضی مین کرلیا **ہمایون** کی
بی اتفاقی کے سبب **شیر خان** قوم سور ملقب شیر شاہ نی ۱۵۴۱ء مین **ہمایون** کو ہندسی خارج کرکے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سلطنت ہندوستان اپنی قبضی مین کرلے ہمایون نے ہندوستانیون سی بہت صعبتین اوٹھائین اور
جب مجبور ہوکر افغانستان کیطرف ملک سندہ کی راہ سی آیا تب اوسکی بیمروتی ہمایون نے پاؤن لگنے
دئی یہہ حال سُنکر سلطان طہماسپ شاہ فارس نے اوسی بولایا اور اصفہان مین ہمایون نے
شاہ ایران کا مہمان ہوکر آرام کیا ایکسال کے بعد شاہ موصوف سی دس ہزار سوار لیکر کابل اور
قندہار پر حملہ آور ہوا۔ اور بہت سی فسادون کی بعد اپنے نادان بہائیونکو شکست دیکر قابض ہوگیا
اور نو برس تک کابل مین سلطنت کی مگر اس عرصی مین کامران نے اوسکو ٹھنڈا سالش کے نلینی دیا
ناوقتیکہ کامران جو ہمایون کی جان کی درپے تہا گرفتار ہوکر اندہا کیا گیا اور مرزا ہندال دوسرا
بہائی بکادار بنکر ہمایون کے مخالفونسی لڑکر مارا گیا خانگی فسادون سے فارغ ہوکر ہمایون نے
پندرہ ہزار سوار اور کتنی ہی پنجابی لوگ ہمراہ لیکر ہندوستان پر حملہ کیا اور سکندر شاہ سور کی کتنا
پر فتح حاصل کرکے تیرہ برس کے بعد دوبارہ تخت ہند پر جلوس کیا مگر ایک برس ہی اوسکی جلوس
ثانی کو نگذرنے پایا تہا کہ ۱۰۶۳ھ مین بام سی گرکر جان بحق تسلیم ہوا *

جلال الدین محمد اکبر بادشاہ

بعد وفات ہونے ہمایون کے اکبر بادشاہ بیٹا اوسکا جو حمیدہ بیگم سیدزادی کے شکم سی پیدا
رجب ۹۴۹ ہجری مطابق چہاردہم اکتوبر ۱۵۴۲ء مین بمقام امرکوٹ حادثات ہند کے وقت پیدا
ہوا تہا شہر کلانور واقع پنجاب مین تخت ہند پر جلوس فرما ہوا اس شہنشاہ کی جملہ واقعات لکھنے
کے واسطی علیحدہ دفتر چاہئی افغانستان کی متعلق صرف اتنا حال ہے کہ خبر وفات ہمایون
کی سُنکر مرزا سلیمان والی بدخشان بہ ارادہ تسخیر کابل کوہ ہندوکش سے گذرکر افغانستان مین آیا
مگر منعم خان صوبہ دار کابل کی ہوشیاری اور دلاوری سی بدون کامیابی مایوس ہوکر واپس
چلا گیا جب ہیمون بقال سی بیرام خان سپہ سالار اکبر کا لڑرہا تہا اوس عرصہ مین شاہ طہماسپ
صفوی بادشاہ فارس نے ایک جرار لشکر قزلباشون کا زیر کمان سلطان حسین مرزا ابن بہرام

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بن شاہ اسمعیل صفوی قندہار کی فتح کے واسطے بھیجا اوس ہوشیار کمانیر نے بہت کوشش سے
محمد شاہ قندہار کو جو بیرم خان اتالیق اکبر شاہ کی طرف سی قندہار کا حاکم تہا مغلوب کر کے
خارج کیا اور قندہار شامل صوبہ ہرات ہوکر متعلق سلطنت ایران ہوئی کابل کا صوبہ اکبر نے
اپنی بہائی محمد حکیم مرزا کو عطا کیا اور منعم خان اوسکا اتالیق اور صلاح کار مقرر ہوا مرزا
محمد حکیم نے چند دفعہ بغاوت کری اور مغلوب ہوا مگر اکبر شاہ نے عالی ہمتی اور نیک ذاتی سی
اوسکا قصور معاف کیا جب مرزا مذکور بمرگ طبعی کابل مین فوت ہوگیا تب بادشاہ نے اوسکی
فرزندون کو ہندوستان مین بولا کر کنور مان سنگہ ولد راجہ بہگوانداس رئیس جیپور
کابل کا صوبہ دار بنایا اوس وقت ایکشخص مسمی جلالہ قوم اورمڑ افغان بٹیا پیر تاریک کا
ملک بیسراہ اور خیبر کے نواح مین بڑا مفسد اور راہزن تہا اکثر افغانانکو گمراہ کر کے بادشاہ
سی باغی کر دیا کنور مان سنگہ نے اس شخص پر پہاڑونکی اندر لشکر لیجا کر کئی فتوحات حاصل
کین اوسی عرصہ مین زیرکمان زین خان کوکہ اور راجہ بیربر معہ دیگر امرا معتبر کے ایک
لشکر واسطے قلع وقمع افغانان یوسف زئی وغیرہ سکنائی سوات تہہ اور بنیر اور باجوڑ
بھیجا گیا اس فوج نے یوسفزی کے علاقی مین داخل ہوکر لوٹ اور مار شروع کی جب فتوحات
کرتے ہوئی بنیر کے متصل پہونچے تو ایک شخص نے راجہ بیربل کو جو اوس عہد مین
شہرہ دانا تہا بلکہ اب تک اوسکا نام عام لوگون مین بہی بطور ضرب المثل مشہور ہے یہہ خبر دی کہ
افغان آج رات ارادہ شبخون کا رکہتے ہین اور یہہ راستہ درہ کا صرف چار کوس ہے اگر
راجہ اس وقت کوچ کر کے اس کوتل سی گذر جاوے تو مخالفون کا منصوبہ شبخونی کارگر نہوگا
اور پہر ملک سوات تہہ کی فتح آسان ہوگی راجہ بیربل نے باوجود عقلمندی دہوکا کہایا بدون
تنقیح حال اس خام خیال سے کہ فتح میرے نام پر ہو بلا اتفاق زین خان کوکہ اپنی زیرکمان
فوج لیکر کوچ کیا۔ غروب آفتاب کے وقت درہ کوہی ہوسوم ملندری مین پہونچا افغانون
نی اوس پہاڑ پر خوب جمعیت کر رکہی تہے سخت مقابلے سی پیش آئے اوپر سی اونکا تیر

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہوئی تو امیران شاہی کی یہہ صلاح قرار پائی کہ اسجگہہ بہی خطبہ اور سکہ شاہجہان کا مروج ہوچنانچہ داخل ہوتی ہی منادی کرادی کہ حکم اور سلطنت شاہجہان کا ہے مددگار کی جگہہ خود مالک بن بیٹہے یہہ حیرت انگیز آواز سنکر نذر محمد جلکی اعانت کیواسطی یہہ فوج آئی تہی حیران ہوا اور فورًا جان بچاکر ایران مین جا دم لیا اور یہہ غزل بادشاہ ایران کو لکہی غزل

تاج از بہر ہما نزاع ربودہ است بہ مکر
من بدرگاہ تو ای شاہ ازان آمدہ ام

شاہجہان نی شاہزادہ مراد بخش کا ڈہیلا انتظام ناپسند کرکی شاہزادہ اورنگ زیب و تعین کیاکہ اوسی لشکر کی سرداری مین بخارا کو فتح کرے یہہ حکم پاکر اورنگ زیب یورش کی ارادہ پر بخارا کی طرف روانہ ہوا مگر قوم اوزبک نی ہجوم لاکر لڑائیونسی ایسا تنگ کیاکہ بلخ مین ٹہرنا بہی دشوار ہوا روز بروز غنیم چیرہ دست ہوتا جاتا تہا آخر علیم دانشمند امیر الامرا نے نذر محمد خان کو ایران سی بلواکر عذرگونہ درمیان لایا اور بلخ اوسکے سپرد کرکے لشکر شاہی کابل کو واپس ہوا پہر قندہار کی مہم پر زیر سرداری شاہزادہ اورنگ زیب فوج روانہ ہوئی مگر بسبب سختی قلعہ اور موجودگی سامان قلعہ داری کامیابی نہوئی شاہزادہ واپس گیا اوسی عرصہ مین شاہجہان بہت بیمار ہوا یہہ خبر سنکر باہم ہر چہار شاہزادگان دارا شکوہ - شجاع - اورنگ زیب - مراد بخش فساد مجابی اتفاقی کی آگ ایسی بہڑکی کہ باوجود صحت یاب ہوجانے شاہجہان کے شعلاوسکا فرو نہوا - اورنگ زیب نی جو سب سی زیادہ دلیر اور مستقل مزاج تہا بعد بہت سی لڑائیون کے اپنی بہائیون پر غالب آکر نا سعادتمندی سی باپ کو بہی قید کرلیا اور ۱۶۵۸ء کو تخت نشین ہوکر

عالمگیر

اپنا لقب کیا ۱۶۶۶ء مین آٹہہ برس قید رہکر شاہجہان نے وفات پائی عالمگیر اورنگ زیب نی باپ کی طرح اپنی بہائی اور اونکی اولاد مذکر مین سے کوئی زندہ نہ چہوڑا اوسکی عہد سے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

افغانستان کی رعایا نے بغاوت پر کمر باندھی ایک بڑا فساد کابل مین ہوا۔ اور قوم یوسف زئی نے ضلع ہزارہ پر متواتر حملے شروع کئے اور انتظام شاہی مین ایسی بے تدبیری ہونے لگی کہ جسکا نتیجہ خلل حکومت تہا صوبہ داران کابل اور حاکمان مفصل مین جلد جلد تغیر و تبدل ہونا اور ایک قوم کی سردار کو دوسرے قوم کی علاقہ کا ٹہیکہ مالگذاری دینا زیادہ تر باعث خرابی انتظام ہوا جب ایک صوبہ دار ملک یا حاکم مفصل تغیر ہوا تو اوسنی حاکم جدید کی بدنامی کے واسطے رعایا کو ترغیب مفسدانہ شروع کرے ایسی حالت مین ایک شخص اجنبی نے قوم یوسف زئی مین جاکر ادعا کیا کہ مین شاہزادہ شجاع ہون اور اورنگ زیب سے جان بچاکر پناہ طلب آیا ہون حالانکہ شجاع دکہن کیطرف راجہ ارا کان کی بدعہدی اور بے مروتی سے

فنا ہوچکا تہا افغانان کو ہی نے عقل کی سازوازی سے اوسکو اصلی شجاع سمجھکر سشری کا بڑا لشکر جمع کیا اور تور بیلہ کی سامنی شانہ کی مفصل آمادہ پیکار ہوکر خیرہ سری سے دریا سند کو عبور کرکے علاقہ چھچہ مین داخل ہوگئی کامل بیگ قلعہ دار اٹک نے بہمراہی مراد قلی گہکہڑ فوج لیکر اوسنی مقابلہ کیا بہت سخت لڑائی ہوئی یوسف زیونکی دہقانی لشکر نے شکست فاش کہائی جو شمشیر اور اسلحہ آتش بارسے بچے اونمین سے اکثر دریای سند مین طعمہ نہنگ مرگ ہوئی باقماندہ بہاگ کر سواتہہ کو چلی گئے جہانچند مدت کی بعد مصنوعی شجاع اپنی موت سے مرگیا جب عالمگیر کیطرف سے شاہزادہ بہادر شاہ انتظام افغانستان کیواسطے صوبہ کابل مقرر ہوا تو اس شاہزادہ نے اپنی تدابیر نیک سے اکثر رعایا کو زیر فرمان کرلیا بلکہ علاقہ بنون اور دوڑ و خوست و شلوزان کی طرف دورہ کرکے برای نام ان علاقونکو بہی مطیع کیا جب ۱۱۱۸ھ ہجری مطابق ۱۷۰۶ء مین عالمگیر بمقام احمد نگر ترانوی برس کے عمر مین چالیس برس کی سلطنت کی بعد راہی ملک بقا ہوا تب شاہزادہ بہادر شاہ

شاہِ عالم بادشاہ

کے لقب سے اپنی دو چہوٹے بہائیون پر غالب آکر تخت نشین ہوا۔ اور افغانستان مین سے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کابل اور حصہ مشرقی سلطنت دہلی کے متعلق رہا مگر قندہار مین ایک اور لئیق شخص جسکا نام

حاجی میر خان

معروف میر ویس تہا قوم غلزائی فرقہ ہوتک سے تدریجاً اپنی قبضہ کو بڑہانے مین مصروف ہوا
اسکا حال یہہ ہی کہ نواح قندہار مین رتبہ ریاستی اور خانی کا بھلے سی قوم ابدال مین چلا آتا تہا
جب اوس خاندانسی حیات سلطان نے صوبہ دار قندہار سی لڑائی کرکے بادشاہ ایران کو
اپنا دشمن بنایا اور خوف سی بہاگ کر عالمگیر اورنگ زیب کے پاس چلا آیا جسنی بارادہ یورش
قندہار بالصدی منصب اوسکو عطائی کرکے حکم دیا کہ تا اختتام مہم دکہن ملتانمین قیام پذیر ہو
بعد اخراج حیات سلطان کے بموجب سفارش صوبہ قندہار شاہ ایران کے حکم سی میر ویس
کو سرداری قوم افغانان نواح قندہار عطا ہوئی مگر تہوڑے عرصی مین اوسکی تکبر سے حاکم
قندہار نے ناراض ہوکر بادشاہ کو اوسکی شکایت لکہی شاہ نے میر ویس کو بولاکر جنہ بمرد اسلطنت
مین حاضر رہا پہر بحصول اجازت حج کرکے قندہار کو واپس آیا اور بدستور اپنا رتبہ پایا اوس وقت
قندہار مین شاہ ایران کی طرف سی شاہنواز خان گرجی صوبہ دار تہا جسکے اپنی ہمقوم
اور قزلباشونکی ہی سپاہ سلطانی مین کثرت تہی یہہ حاکم تندمزاج اور بے انصاف تہا اپنی قوم
کی عزت اور ترقی کا خواہان اور افغان و قزلباشون کو حقارت سی دیکہتا تہا اس سبب سی یہہ
ہر دو گروہ اوسکو دلسی نہین چاہتی تہے اتفاقاً اوسی عرصہ مین حد بلوچستان کیطرف واسطی
انتظام کے حاکم قندہار کو فوج بہیجنی پڑی جب اوسکی عتباری فوج اس وسیلہ سی علیحدہ ہوئی تب
میر ویس نے قزلباشون کے ساتہہ صلاح ملاکر قندہار پر حملہ کیا اور غالب اگر شاہنواز خان
صوبہ قندہار کو ہلاک کرکے قابض ہوگیا اوس لشکر نے جو صوبہ مہلوک کی حکم سی بلوچستان کو گیا
تہا یہہ حسرت افروز خبر لشکر ہرات اور مشہد کیطرف چلا گیا سلطنت ایران کیطرف سی تین دفع
لشکر آیا مگر فتح مند نہو سکا میر ویس نے حکومت قندہار پر استقلال پیدا کرکی بنوک شمشیر اپنی قبضہ
کو فراخ کرلیا اور دور اندیشی کی نظر سے شاہ عالم بادشاہ کے حضور اپنی برادرزادہ کو

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جسنے بمقام سرہند نواح انبالہ مین بادشاہ سی ملاقات حاصل کی شاہ ہند نے نامہ کیواسطے تین ہزاری منصب اوسکی برادر زادہ اور پنجہزاری خود میرویس کے نام مقرر کرکے قندہار اوسکی سپرد رکہی اس شرط سی کہ خطبہ اور سکہ شاہ عالم کا رہے میرویس عمر رسیدہ آدمی نے تہوڑا عرصہ خود سر حکومت کرکے وفات پائی جسکے بعد

عبدالعزیز خان

اوسکی بہائی نے چہہ برس تک کام روائی کری جب اوسنے بہی سفر آخرت قبول کیا تب

شاہ محمود

پہلا بیٹا میرویس کا جانشین ہوا۔ اور اوسنی بسبب ضعف اور بی انتظامی سلطنت آیران اُس مملکت وسیع پر قبضہ کرکی چند عرصہ اصفہان مین قیام کیا بعد انتقال شاہ محمود کے۔

شاہ اشرف

بہائی میرویس کا تخت نشین ہوا مگر شاہ حسین صفوی شاہ ایران نے نادر کی سپہ سالاری سے ایرانکو غلزائی کی سلطنت سی چہوڑایا اور شاہ اشرف کے پاس قندہار کا صوبہ رہ گیا جب اسنے بہی جہان فانی سے رحلت کی تب

شاہ حسین

ابن میرویس نے عروس حکومت کو اپنی بغل مین لیکر دیرہ غازیخان کو فتح کرکی تاراج کیا باوجود تسلط خاندان ہوتک غلزائی کابل اور افغانستان مشرقی بدستور سلطنت ہندوستان کے ماتحت تہا افغانستان مغربی مین تو یہہ حال ہو رہا تہا اور ہند مین جب شاہ عالم ۱۱۲۱ھ کو فوت ہوا تب معزالدین جہاندار شاہ کا فساد رفع کرکے

فرخ سیر

نوتا شاہ عالم کا بہ مدد سید عبداللہ اور سید حسین ۱۱۲۴ھ کو تخت نشین ہوا۔ اس بادشاہ کی عہد مین انگریزی عملداری کے درخت اقبال نے ہندوستان کی زمین مین جہڑ پکڑی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

فرخ سیر کو ۱۱۲۷ھ مین سیدان مذکور نے قتل کر دیا تب شمس الدین اور رفیع الدولہ کے تنازعہ کی بعد روشن اختر بوتا شاہ عالم کا

محمد شاہ

کے لقب سی تخت پر بیٹھا اس بادشاہ کی عہد مین سلطنت بہت تباہ ہوئی افغانستان مشرقی اور کابل مین صوبہ دار اور فوجداران موقع کو جان بچانی مشکل ہوئی ایسی تباہی کی حالت مین بلائی نادری نازل ہوئی۔

نادر شاہ ایرانی

اصل مین قوم افشار شاخ ترک سی رضا قلی نام سرخیل ایل یعنی گروہ کوچی اپنے قبیلہ رمہ دار - سکنہ خراسان کا بیٹا تہا پیشہ پدری چہوڑ کر غارتگری کرنے لگا اپنی دلاوری اور استقلال کی شہرت سی جب افغان غلزائی نے سلطنت ایران پر غلبہ کیا تو فوج ایرانکا سپہ سالار ہوکر سلطنت ایرانکو غنیم سی خالی کیا ۱۱۳۶ھ مین بی مروتی اور سنگدلی سی شاہ ایران کو تخت سی اوتار کر اوسکی انکہین نکلوا ڈالین اور خود بادشاہ بن بیٹھا ایرانکی صفائی کی بعد آپنی فوج افغانستان کا آراده کیا اور نواح ہرات مین قوم ابدالی افغانکو ہزیمت دیکر مطیع کیا اور لشکر ابدالی بہی ہمراہ لیکر واسطی تسخیر قندہار جو دار الحکومت خاندان غلزائی کی تہی متوجہ ہوا شاہ حسین غلزائی مستعد پیکار ہوکر حصار - قندہار - مین محصور ہوا - اور جب تحصن سی تنگ آیا تو زینت نام اپنی خواہر بزرگ کو جو کلید عقل اوسکی تہی معہ چند معتبران دیگر نادر کی حضور بہیجکر امان طلبی اور امان پاکر بمعیت جملہ سرداران اپنی قوم کی دربار نادری مین حاضر ہوکر عذر خواہ ہوا اوس دلیر بادشاہ نی سبکو مرہون عنایت کرکے شاہ حسین غلزائی کو معہ اقربا و متعلقان حکم دیا کہ ملک ماژندران مین جا آباد ہو اور قوم ابدالی نواح ہرات سی خانہ کوچ ہوکر ملک قندہار مین آباد ہون اور بجای اونکی فرقہ ہوتک و لوخی غلزائی ہرات کو جاتونین اسطرح نظم و نسق کرکے شہر کہنہ - قندہار - کو غیر آباد کیا اور اوسکی متصل اپنی نام پر نادر آباد شہر بنا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بسایا اور ایالت - قندہار - عبدالغنی خان جلیکوزئی افغانکو سپرد فرماکر کابل کی طرف روانہ ہوا - اور وہانکا رئیس شاہ درگا ہی تھوڑی لڑائی کے بعد مطیع ہوکر حاضر ہوا ۱۷۳۸ء مین کابل پر نادر کا قبضہ ہوگیا اوسنی ایک وکیل محمد شاہ بادشاہ دہلی کے پاس بھیجا تھا جو جلال آباد مین مارا گیا اسی بات پر ہندوستان کی طرف چڑہائی کی ناصرخان صوبہ کابل جو شاہ ہنا لیطرف سی - پشاور - مین مقیم تہا افغانان یوسف زئی وغیرہ کو متفق کرکے درہ خیبر مین فوج نادری کا سد راہ ہوا - ایک ماہ چند یوم تک بسبب بندش درہ نادر روکا رہا آخر سمسی ملک سرور قوم اورک زئی افغان نے نادرشاہ کو بارہ ہزار سوار کی ساتھہ اوس راہ سی جس راستی امیر تیمور کو ہندوستان لیگئے تہے لیگیا کر ناصرخان کی فوج کی عقب مین پہونچایا وہان صوبہ - پشاور - اور شاہ ایران کی باہم خوب لڑائی ہوئی ناصرخان شکست کہاکر زخمی اور گرفتار ہوا چند مدت نظربند رہا آخر نواح لاہور سی بدستور آیالت - پشاور - وکابل پر پیشگاہ نادر سی مقرر ہوکر رخصت ہوا ۱۷۳۹ء مین نادر نے دہلی کو لوٹا اور قتل عام کے قریب بیس کروڑ مال لوٹ دہلی تخت فیروزہ لیکر واپس ہوا اور اٹک سی عبور کرکے دریاے سند - تک اپنی سلطنت کی حد قائم کری اسقدر فتوحات اور مال کی خوشی مین دار السلطنت ایران کو واپس جاتا تہا کہ اوسکی ظلم کے سبب سی لوگون نے تنگ آکر شب یکشنبہ گیارہوین شہر جمادی الآخر ۱۱۶۰ ہجری مین محمد خان قاجار ایرانی و موسی بیگ افشار خلجانی و کوچہ بیگ افشار رومی معہ چند رفقاء دیگر جو پاسبان سراپردہ شاہی کے تہے نمک حرام ہوکر وقت نصف شب خوابگاہ نادری مین داخل ہوی اور بحالت خواب سر نادرشاہ کو جو مسجود سران گردنکشان تہا کاٹکر اردو مین پہنک دیا - شبانگہ سر تخت و تاراج داشت + سحرگہ نہ تن سر نہ سر تاج داشت + بیک گردش چرخ نیلوفری + نہ نادر بجا ماند و نے نادری + اوس وقت احمد خان سدوزئی جو افسر فوج ابدالی ماتحت نادر کے تہا یہہ خبر سنکر بجمعیت تین ہزار سوار دستہ ابدالی مسلح و مکمل سوا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہوکر تمام رات کھڑا رہا صبح ہوتے ہی گروہ قوم افشار و فتنہ انگیزان قزلباش سے لڑائی کرکی غالب آیا اور تمام مال و منال لشکر نادری لیکر روانہ - قندہار ہوا +

ذکر سلطنت خاندان سدوزئی از ابتدائے
۱۷۴۷ع سنہ ۱۸۰۹ تک اور از تعمیں ۱۸۴۲ سنہ تک

حال اصلیت اور شجرہ نسب قوم سدوزئی کا دوسرے حصہ مین درج ہے +

احمد شاہ ابدالی سدوزئی

بعد تباہی نادر کے سب خزانہ اور مال شاہی اپنی قبضہ مین لاکر - روانہ - قندہار - ہوا وہان پہونچکر ماہ اکتوبر ۱۷۴۷ء مین تخت افغانستان پر جلوس فرمایا اور صابر شاہ ایک مجذوب درویش کی تعلیم سے جسکا وہ بہت معتقد تہا اپنی آپ کو احمد شاہ دُرِ دُران کا القاب دیا اور قوم کا نام ابدالی سے بدلاکر دُرانی رکہا افغانون مین سی یہی شخص ہے جسنے افغانستان مین ابتدائے سلطنت افغانیہ ڈالی ہے سال اول جلوس مین وہ اسطی فتح کابل اور تنبیہ ناصر خان صوبہ پشاور کابل کیطرف روانہ ہوا غزنین کو ایک حملہ مین فتح کرکے کابل بدون مقابلے لیا ناصر خان مستعد جنگ ہوا مگر جب کل رعایا افغان اوسسے منحرف ہوکر ہوا خواہ اپنی ہموم بادشاہ احمد شاہ کی ہوئی اور عبد الصمد خان جو عمدہ زمینداران ضلع - پشاور - قوم محمد زئی رئیس دوآبہ ہشتنگر تہا ناصر خان بہاگ کر بمقام جلال آباد احمد شاہ کی لشکر مین شامل ہوا تب ناصر خان قوت مقابلہ مفقود سمجہکر - پشاور - سی علاقہ چہچہ ضلع راولپنڈی کو بہاگ گیا بموجب حکم احمد شاہ سردار جہان خان سپہ سالار فوج دُرانی نے علاقہ چہچہ اور ہزارہ تک اوسکا تعاقب کرکے لاہور کیطرف نکال دیا بعد انتظام ملک افغانستان اس دلاور بادشاہ نے جہہ حملہ متواتر پنجاب اور ہند پر کئی پہلے حملہ مین متصل انبالہ فوج شاہ ہند اور شاہ دُرانی مین لڑائی واقع ہوئی گرچہ نواب قمر الدین خان

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

وزیرالممالک ہند مارا گیا مگر احمد شاہ بدون کامیابی واپس آیا اور دوسری سال ہرات کو فتح کرکے
اپنی ملک محروسہ کی شامل کیا ثانی حملہ مین لاہور۔ اور۔ ملتان۔ مفتوح کرکی سیر منوصوبہ لاہور کو اپنی
طرف سی گورنر پنجاب مقرر کیا تیسری حملہ مین دہلی پاشاہجہان آباد پر قبضہ کرلیا سردار جہانخان
سپہ سالار اور شاہ ولی خان وزیر کو بمعیت جرار لشکر بہیجکر شہر متھرا کو لوٹا اور بہت سا مال غنیمت
لیکر بصلاح عالمگیر ثانی بادشاہ دہلی۔ دختر محمد شاہ کو اپنی عقد مین لایا اور صبیہ عالمگیر ثانی کو اپنے
فرزند تیمور کا زوجہ بنایا اسطرح رشتہ یگانگی خاندان شاہی تیموریہ سی مضبوط کرکے واپس ہوا
چوتھی حملہ مین بتاریخ ہفتم ماہ جنوری ۱۷۶۱ء پانی پت کی مقام پر بمقابلہ فوج مرہٹہ کو جنکا دخل
اٹک تک ہوگیا تہا شکست فاحش دیکر مرہٹون کے خونسی میدان جنگ کو لالہ گون کیا اور بیحد
لشکر مرہٹو نکا قتل ہوا۔ پانچوان اور چہٹا حملہ وسطی سرکشان قوم سکھہ کی تہا جنکو درست کرکے پنجاب
سی واپس گیا اور چند سال عیش اور آرام سی دارالسلطنت۔ قندہار۔ مین قرار گزین ہوا۔ آخرش
چوبیس برس سلطنت کرکے بعارضہ ناسور مثانی جہانفانی سی عالم جاودانی کو رحلت کرگیا اس بادشاہ کی
اوصاف حمیدہ ابتک افغانستان مین مشہور ہین +

تیمور شاہ سدوزئے

احمد شاہ۔ ابدالی کے چار فرزند مشہور بوقت وفات اوسکی باقی تہی تیمور۔ سلیمان۔ سکندر
پرویز۔ تیمور سب سی بڑا بیٹا اپنی باپ کی طرف سی ہرات کا صوبہ دار تہا شاہ ولی خان بامی
زئی وزیرالممالک تیمور سی رنجیدہ تہا اس باعث سی وزیر مذکور نی سلیمان شاہ کو تخت
۔قندہار۔ پر اپنی باپ کا جانشین کیا یہہ خبر سنکر تیمور جو مستحق سلطنت کا تہا ارادہ پکا۔ روانہ قندہار
ہوا شاہ ولی خان فریب کے راہ سی بدنیغرض کہ دہوکہا دیکر تیمور۔ کو کسی حیلہ سی بدون جنگ قید
کرلون ڈیڑہ سو سوار کے ساتہہ بطور پیشوائی روانہ ہوکر بمقام فرزہ معسکر تیموری مین داخل ہوا۔
قبل از بار یابی تیمور کی حکم اور قاضی فضل اللہ کی تجویز سی شاہ ولی خان وزیر معہ اپنی دو پسران
نوجوان دو خواہرزادون کی قتل کیا گیا تیمور شاہ وزیر کیطرف سی اطمینان حاصل کرکے قندہار مین

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہوکر تمام رات کھڑا رہا صبح ہوتے ہی گروہ قوم افشار و فتنہ انگیزان قزلباش سے لڑائی کرکی غالب آیا اور تمام مال و منال لشکر نادری لیکر روانہ - قندہار ہوا +

ذکر سلطنت خاندان سدوزئی از ابتدائے ۱۷۴۷ع سنہ ۱۸۰۹ تک اور ہر اتمین سنہ ۱۸۴۲ تک

حال اصلیت اور شجرہ نسب قوم سدوزئی کا دوسرے حصہ مین درج ہے +

احمد شاہ ابدالی سدوزئی

بعد تباہی نادر کے سب خزانہ اور مال شاہی اپنی قبضہ مین لاکر روانہ - قندہار - ہوا وہان پہونچکر ماہ اکتوبر سنہ ۱۷۴۷ء مین تخت افغانستان پر جلوس فرمایا اور صابر شاہ ایک مجذوب درویش کی تعلیم سے جسکا وہ بہت معتقد تہا اپنی آپ کو احمد شاہ دُرِ دُرّان کا القاب دیا اور قوم کا نام ابدالی سے بدلاکر دُرّانی رکہا افغانون مین سی یہی شخص ہے جسنے افغانستان مین ابتدائے سلطنت افغانیہ ڈالی ہے سال اول جلوس مین واسطی فتح کابل اور تنبیہ ناصر خان صوبہ پشاور کابل کیطرف روانہ ہوا غزنین کو ایک حملہ مین فتح کرکے کابل بدون مقابلے لیا ناصر خان مستعد جنگ ہوا مگر جب کل رعایا افغان اوسسے منحرف ہوکر ہوا خواہ اپنی ہموم بادشاہ احمد شاہ ہوئی اور عبد الصمد خان جو عمدہ زمینداران ضلع - پشاور - قوم محمد زئی رئیس دوآبہ ہشنگر تہا ناصر خان بہاگ کر بمقام جلال آباد احمد شاہ کی لشکر مین شامل ہوا تب ناصر خان قوت مقابلہ مفقود سمجہکر - پشاور - سی علاقہ چہچہ ضلع راولپنڈی کو بہاگ گیا بموجب حکم احمد شاہ دُرّ جہان خان سپہ سالار فوج دُرّانی نے علاقہ چہچہ اور ہزارہ تک اوسکا تعاقب کرکے لاہور کیطرف نکال دیا بعد انتظام ملک افغانستان اس دلاور بادشاہ نے چہ حملہ متواتر پنجاب اور ہند پر کئی پہلے حملہ مین متصل انبالہ فوج شاہ ہند اور شاہ دُرّانی مین لڑائی واقع ہوئی گرچہ نواب قمر الدین خان

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

وزیرالممالک ہندمارا گیا مگر احمد شاہ بدون کامیابی واپس آیا اور دوسری سال ہرات کو فتح کرکے
اپنی ملک محروسہ کی شامل کیا ثانی حملہ مین لاہور۔ اور ملتان۔ مفتوح کرکی میر منو صوبہ لاہور کو اپنی
طرف سی گورنر پنجاب مقرر کیا تیسری حملہ مین دہلی یا شاہجہان آباد پر قبضہ کرلیا اور جہانخان
سپہ سالار اور شاہ ولی خان وزیر کو بمعیت جرار لشکر بھیجکر شہر متہرا کو لوٹا اور بہت سا مال غنیمت
لیکر بصلاح عالمگیر ثانی بادشاہ دہلی۔ دختر محمد شاہ کو اپنی عقد مین لایا اور صبیہ عالمگیر ثانی کو اپنے
فرزند تیمور کا زوجہ بنایا اسطرح رشتہ یگانگی خاندان شاہی تیموریہ سی مضبوط کرکے واپس ہوا
چوتھی حملہ مین بتاریخ ہفتم ماہ جنوری ۱۷۶۱ء پانی پت کی مقام پر بیشمار فوج مرہٹہ کو جنکا دخل
اٹک تک ہوگیا تہا شکست فاحش دیکر مرہٹون کے خونسی میدان جنگ کو لالہ گون کیا اور بیحد
لشکر مرہٹو نکا قتل ہوا۔ بانجوان اور جہتا حملہ واسطی سرکشان قوم سکھہ کی تہا جنکو درست کرکے پنجاب
سی واپس گیا اور چند سال عیش اور آرام سی دارالسلطنت۔ قندہار۔ مین قرار گزین ہوا۔ آخر عمر
چوبیس برس سلطنت کرکے بعارضہ ناسور مبتی جہانفانی سی عالم جاودانی کو رحلت کرگیا اس بادشاہ کی
اوصاف حمیدہ ابتک افغانستانمین مشہور ہین +

تیمور شاہ سدوزئے

احمد شاہ۔ ابدالی کے چار فرزند مشہور بوقت وفات اوسکی باقی تہی تیمور۔ سلیمان۔ سکندر
پرویز۔ تیمور سب سی بڑا بیٹا اپنی باپ کی طرف سی ہرات کا صوبہ دار تہا شاہ ولی خان بامی
زئی وزیرالممالک تیمور سی رنجیدہ تہا اس باعث سی وزیر مذکور نی سلیمان شاہ کو تخت
۔قندہار۔ پر اپنی باپ کا جانشین کیا یہہ خبر سنکر تیمور جو مستحق سلطنت کا تہا ارادہ پیکار روانہ قندہار
ہوا شاہ ولی خان فریب کے راہ سی بدنیغرض کہ دہوکہا دیکر تیمور۔ کو کسی حیلہ سی بدون جنگ قید
کرلون ڈیڑہ سو سوار کے ساتہہ بطور پیشوائی روانہ ہوکر بمقام فرزہ معسکر تیموری مین داخل ہوا۔
قبل از بار یابی تیمور کی حکم اور قاضی فیض اللہ کی تجویز سی شاہ ولی خان وزیر معہ اپنی دو پسران
نوجوان دو خواہرزادونکی قتل کیا گیا تیمور شاہ وزیر کیطرف سی اطمینان حاصل کرکے قندہار مین

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

داخل ہوا سلیمان شاہ کا عذر پذیرا کرکے عفو کیا اور خود مسند آرائی افغانستان ہوا جب بہمراہی جہانخان
سپہ سالار کابل کو آیا تو عبد الخالق نامی دُرّانی نے داعیہ سلطنت کرکے فساد مچایا اور لڑائی مین شکست
کہاکر پکڑا گیا اور تیمور کے حکم سی نابینا ہوا اسی ہنگامہ کی خدمات سی خوش ہوکر پائندہ خان بارکزئی
کو تیمور شاہ نی خطاب سرفراز خان عطا کیا یہہ بادشاہ اکثر موسم زمستان - پشاور - مین اور تابستان
کابل مین رہتا تہا فیض اللہ خلیل رئیس پشاور - بغاوت کرکے معہ اپنی پسر کی قتل ہوا دو دفعہ
اس بادشاہ نی پنجاب پر یورش کرکے سکہون کو نصیحت کری اور ارسلا خان مہمند سکنہ ڈہکا کو جو
عہد امان قتل کرکے اپنی قوال کو داغ لگایا اور فتح خان اتمان خیل طاہر خیلی جس کو گہندگر -
فیض طلب خان محمد زئی کی اعتبار پر جب حاضر ہوا تو وہ بہی ہلاک کیا گیا تیمور نی تین سال سلطنت
کرکی ۔ بہ ہفتم ماہ شوال ۱۱۸۷ ہجری مطابق ۱۷۷۳ء رخت ہستی اس جہانسی اوٹہا لیا اور کابل مین مدفون ہوا

شاہ زمان

تیمور شاہ کی بہت اولاد تہی مگر اونمین سی جو مشہور ہین اونکی تفصیل یہہ ہی +
ہمایون جو سب سی بڑا تہا دوئیم محمود سوئیم شاہ زمان چہارم عباس پنجم شجاع الملک ششم
شاپور ہفتم حاجی فیروز الدین بعد وفات تیمور کے اوسکا بیٹا شاہ زمان امراؤن کی -
صلاح خصوص پائندہ خان بارک زئی والد دوست محمد خان کی اعانت سی تخت نشین ہوا
ہمایون - قندہار اور محمود - ہرات کی حاکم تہے یہہ خبر سنکر ہمایون نی اعتراض کیا اور لڑائی کرکے
بہاگا مگر لیہ ضلع دیرہ اسمعیل خان مین نواب محمد خان سدوزئی کی ماتہہ سی گرفتار ہوا اور شاہ
زمان کی حکم سی اوسکی دونون آنکہین نکالی گئین شاہ زمان سادہ لوح بادشاہ تہا اسکی عہد
مین بارکزئیون نے زور پکڑا پائندہ خان بارک زئی مختار کل بن گیا اور خاندان سدوزئی
پر وبال نے قدم بڑہایا بہائیونکی بے اتفاقی نی زیادہ تباہی ڈالی پائندہ خان کی صلاح سے
اکثر سرداران دُرّانی بہ تہمت سازش ہمراہ شاہ محمود قتل ہوئی اس باعث ارکان سلطنت و
سرداران قوم پائندہ خان سی بیزار تہی خصوص حمت اللہ کامرانی خیل سدوزئی جسکا خطاب

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

وفادار خان اور وزیر الممالک تہا زیادہ تر دربی خرابی پاینده خان کی ہوا۔ اور پاوندہ
لوا اس بات سی کہ وہ شاہ شجاع الملک سی مشورہ کرکے شاہ زمان کو معزول کرنا چاہتا
پاینده خان کی قتل پر آمادہ کرلیا ہرچند کہ پاینده خان کو بادشاہ کی مخالف ارادہ کی اطلاع ہوگئی
تہی اوسکی فرزندان فتح خان وغیرہ نی نگریشک اپنی اصلی وطن کیطرف بہاگ جانی کی صلاح بہی دی مگر
اوس دلاور سردار نی مفرور کسی عار سمجھکر یہہ ارادہ ناپسند کیا شاہ زمان نی ناعاقبت اندیشی کرکی
پاینده خان ملقب سرفراز خان بارکزئی قمرالدینخان امین الملک ہزارخان غلزائی
محمد اعظم خان الکوزئی اسلم خان وغیرہ چند سردارانکو قتل کرادیا اس دغابازی کا نتیجہ یہہ ہوا
کہ کل افغانستانمین فساد مچا فتح خان بارک زئی فرزند کلان پاینده خان مرحوم نی شاہ محمود
مادری بہائی شاہ زمان سی متفق ہوکر بہت فوج جمع کرلی اور محمود نی قندہار اور غزنین کو زیر
کرکے کابل پر حملہ کیا شاہ زمان پشاور سی یہہ خبر سنکر اوسطرف روانہ ہوا مگر اوسکو نہایت
جبری سپہ سالار سی مقابلہ کرنا پڑا۔ اپنی فوج ہراول کی نمک حرامی سی مغلوب ہوکر پکڑا گیا اور درہ جگ
دلگ مین بیجاکر محمود کی حکم سی آنکہونمین میل پہیر کرنا مبنا کیا گیا اور وفادار خان وزیر حسنی قتل
پاینده خان کی تدبیر کی تہی سہ اپنی بہائی کی قلعہ بالاحصار واقع کابل مین قتل ہوا جیسا کیا ویسا
پایا شاہ زمان کی کوری کے بعد

شاہِ محمود

فتح خان بارک زئی برادر کلان امیر دوست محمد خان کی تجویز سی تخت نشین ہوا اور اوسنے
فتح خان کو وزیر اعظم بناکر شاہ دوست کا خطاب دیا فتح خان نے دوست محمد خان اپنی چہوٹی
بہائی کو ہمراہ رکہکر امورات ریاست سکہانی شروع کئی

شاہِ شجاع الملک

نی جو حقیقی بہائی شاہ زمان کا تہا بہ اعانت حافظ شیر محمد خان بامی زئی ابن شاہ ولی خان
مشہور وزیر احمد شاہ کی نواح خیبر سی بہت فوج جمع کرکے محمود شاہ پر حملہ لایا اور غالب آکر اوسی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

قید کرلیا اور چاہا کہ بعوض شاہ زمان اپنی حقیقی بہائی کی آوسکو نابینا کری مگر شاہ زمان نے
اس گناہ کبیرہ سی منع کیا کیونکہ پہلے ہمایون اپنی حقیقی بہائی کی بدلہ مین محمود نی شاہ زمان کو
نابینا کیا جسکا معاوضہ پورہ ہوچکا تہا چار سال بعد ماہ شاہ شجاع نی باستقلال سلطنت کرکے
عطاء اللہ خان صوبہ کشمیر پر جو باغی ہوگیا تہا چڑہائی کی اور وہان بادشاہ خود مغلوب ہوکر پکڑا گیا
تب محمود شاہ نی قید سی رہائی پاکر افغانستان کو اپنی زیر فرمان کرلیا اور صوبہ ہرات حاجی فیروزالدین
کو عطاء کیا اسنی مین شاہ شجاع کشمیر سی رہائی پاکر پشاور اور کابل مین بادشاہی کرنے لگا اب
افغانستان مین گویا دو بادشاہ بن بیٹہی ایک محمود دوسرا شجاع آخر الذکر نی چند عرصہ تک شجاعت
کرکے محمود کو آوارہ کردیا الآاخر کو بعد بہت سی فسادون کے باعث زور پکڑجانے بارک زیونکی شاہ
شجاع لاچار ہوکر شجاعت کو چہوڑ مستقل جگہہ سے بیدخل ہوا۔ اور جہان موقع ملا ایدہر اودہر حملی کرتا رہا
۱۸۱۳ء مین وزیر فتح خان نے عطاء محمد خان صوبہ کشمیر پر اس سبب سی چڑہائی کی کہ وہ شجاع کا ہمراز
اور محمود سی باغی تہا بعد لڑائی کی غالب آکر وزیر فتح خان نے عطاء محمد خان کو قید کرلیا اوسکی بہائی
غلام محمد خان نی لاہور مین جاکر حسب مرضی رنجیت سنگہ اپنی چہوٹے بہائی جہاندار خان قلعہ اٹک
کو لکہہ بہیجا کہ سکہون پر قلعہ اٹک بہیجدو چنانچہ اوسنی ایک لاکہہ روپیہ کی عیوض قلعہ مذکور فروخت کردیا۔
۱۸۱۳ء سی رنجیت سنگہ کی قبضی مین اٹک سی شرقی ملک آگیا یہہ خبر سنکر وزیر فتح خان اور دوست محمد
خان استرداد قلعہ اٹک کیواسطی فوج لیکر روانہ ہوئی ۱۸۱۳ء مین رنجیت سنگہ کی بیس ہزار فوج سی
مقابلہ ہوا سکہون نے فتح پائی جب درانی واپس ہوکر کابل کو گئے تو وہان خبر پہونچی کہ نواب عبدالجبار خان
صوبہ دیرہ غازیخان پر شاہ شجاع نی بہراہی شاہ زادہ حیدر حملہ کیا مگر شکست کہائی اس عرصہ مین
خبر آئی کہ فوج شاہ ایران واسطی لینی ہرات کی چلی آتی ہے علاوہ اسکی شاہزادہ کامران نی اپنے باپ
محمود شاہ کو اغوا کرکے اس بات پر آمادہ کرلیا کہ ہرات حاجی فیروزالدین سی لیکر کامران کو
دیجاوی ان دو مہم کیواسطی وزیر فتح خان بمع دوست محمد خان ہرات کی طرف روانہ ہوا اور دوست محمد خان
لوجو اوس وقت بہی صوبہ بازی مین یکتا تہا ہرات مین چہوڑکر خود وزیر فتح خان اور حاجی خان

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کا کنبہ فتح علی شاہ قاجار والی ایران کی تین لاکھ لشکر سی لڑائی کیو اسطی اگی کو بڑا اور لڑائی مین فوج
ایران کو شکست دیکر مشہد تک اونکا تعاقب کیا دوسر یطرف ہرات کو دوست محمد خان نے مفتوح
لکی بصلاح فتح خان حاجی فیروز الدین کو اس مذہر پر کہ اوسنی بوقت آوازگی محمود شاہ کے
اوسکی مدد نہین کری تہی قید کر لیا اور اپنی جبلی طمع سی حرم سرای شاہی کو بہی تاراج کیا اور علاوہ
اس بی مروتی کے یہہ گستاخی کری کہ شاہزادہ محمد قاسم کی بیگم جو خواہر شاہزادہ کامران کی تہی
اوسکا ازار بند قیمتی و لاکھہ جو شاہزادی نی پوشیدہ کر لیا تہا بواسطہ خواجہ سرایان جبراً دوست محمد خان
نی لے لیا - اوس عصمت پناہ نی اپنی بہائی کامران کی پاس وہ شلوار ازار بند کشیدہ بی عزتی اور بی پردگی
کی استغاثہ کی واسطی بیحد کامران نے نہایت غصہ ہوکر بدلہ لینی کے واسطی قسم کہائی اور جب
فتح خان نے یہہ ناگوار حال سنا تو اوسنی بہی دوست محمد خان کو بہت ملامت اور تہدید لکہی کہ بوقت
مین تمکو زندہ نہین چہوڑونگا اسی خوف سی دوست محمد خان بہاگکے محمد عظیم خان کی پاس کشمیر مین چلا
لیا شاہزادہ کامران نی جسکی دلمین پہلے سی بہی فتح خان کے جاہ و اقبال کا حسد تہا اس خیال سی کہ یہہ
بی ادبی نسبت حرم سرای شاہی بصلاح وزیر فتح خان واقع ہوئی ہی اوس دلاور سردار کو جو بیشمار
فوج اپرانکو ہزیمت دیکر خود بہی زخمی ہوا تہا بمقام ہرات نابینا کر دیا جب فتح خان وزیر بحالت
قندہار مین پہونچا تو محمود شاہ نی شاہ دوست کو اس حال مین دیکہکر بظاہر افسوس کیا یہہ ظلم دیکہکر
قوم بارک زی خصوص پسران پاینده خان نی نے جو نشتر کس صاحب عزم جوان تہی بصلاح کری
شاہ شجاع وغیرہ خاندان سدوزی کا بالکل استیصال کرکے خاندان دُرّانی سی کوئی بادشاہ ہونے
دیوین اور سید میر واعظ کہ جو سادات صحیح النسب سی ہی اوسکو افغانستان کا بادشاہ بنا کر سب
طاعت کرین یہہ خبر جب شاہ شجاع نی پشاور مین سنی اور کابل پہونچکر اوس سید بیگناہ کو
قتل کر دیا سکنای شہر کابل اور اوسکی نواح اور افغانان جو اوس سید کے معتقد تہی یہہ حال دیکہکر
شجاع سی یکقلم برگشتہ ہوگئی اور شورش عظیم برپا کری شاہ شجاع نی ایسی حالت مین استقامت
اپنی افغانستان مین مشکل سمجہکر شنیدہ کو سلطنت افغانستان سی بیدخل ہوکر پنجاب کو آیا دوسر یطرف

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

شاہزادہ کامران نی بمقام حیدرخیل متصل غزنین وزیر فتح خان کو نابینائی کی سزا ہوڑی سمجھکر
بڑی عقوبت اور ناخداترسی کی ساتھہ قتل کرادیا اوسکی قتل ہوتی ہی سب افغانون نے خاندان سد
زئی کو ملک کا دشمن قرار دیکر بغاوت کا جھنڈا بلند کیا محمود اور کامران ادنسی عہدہ برا ہوسکی
اور ہرات کو چلی گئی وہان چند عرصہ کے بعد محمود نی وفات پائی اور صوبہ ہرات مین کامران حاکم ہوا

حال حکومت قوم بارکزئی

بعد خرابی خاندان سدوزئی سردار پاینده خان بارکزئی کی بیٹون نے کابل۔ غزنین۔
قندہار۔ پشاور۔ آپسمین تقسیم کیا۔ کابل۔ اور غزنین امیر دوست محمد خان کے حصہ مین آئے
کہ جو فی الحقیقت سب کا سرگروہ تہا ان فسادونمین سلطنت افغانستان کی یہہ صورت قایم ہوئی کہ اٹک
سی مشرقی ملک سمیت کشمیر رنجیت سنگہ نی دبا لئی اور بلخ شاہ بخارا نی اپنی سلطنت کی شامل کرلی اور
امیران ملک سندہ بہی علیحدہ ہوگئی صرف ہرات کامران فرزند محمود شاہ کی قبضہ مین رہی باقی افغانستان
پر بارکزئی قابض ہوگئی شاہ شجاع بعد اخراج کی رنجیت سنگہ والی لاہور سے جواہر کوہ نور جسکو
۱۸۰۱ء کو لودیانہ کی چہاونی مین انگریزونکی پاس پناہ طلب آیا سرکار انگریزی نی رحم کرکے چار
ہزار ماہواری پنشن اوسکا مقرر کردیا لیکن شاہ شجاع جسکے دماغ مین سلطنت کی بوسمائی ہوئی تہی ہمیشہ ارادہ
فتح افغانستان کا رکہتا تہا اس مراد سی بتاریخ ۱۲۔ ماہ مارچ ۱۸۳۳ء کو رنجیت سنگہ سی مصلاح ہوکر
دونون نی بہ ارادہ فتح افغانستان عہدنامہ تحریر کیا انگریزون نی صرف چارہ ماہ کا زر پنشن پیشگی
دینا کیا علاوہ اسکی اور کسی طرحکا دخل یا شمولیت اس عہدنامہ مین نکری شاہ شجاع رنجیت سنگہ
کی صلاح سی براستہ ملک سندہ امیران سندہ کو سیدہا کرتا ہوا۔ قندہار۔ مین پہونچ گیا شہر۔ قندہار۔ کو
فتح کرکے قلعہ کو محاصرہ کررکہا تہا کہ امیر دوست محمد خان بلخ تمام ایک فوج جمع کرکے۔ قندہار
مین آپہونچا کہن دلخان پردلخان وغیرہ سرداران۔ قندہار۔ بہی محصوری سی نکلکر اوسکے شامل ہوئی۔
شاہ شجاع بعد مقابلہ کی شکست کہاکر ہرات کو گیا مگر آخر کو پہر کر ہندوستان مین واپس آیا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

حال تسلط سکھان و پر حصہ شرقی افغانستان

سکھونکی فرقہ سی وہ شخص جسنے شہرت پکڑی رنجیت سنگہ ابن مہا سنگہ تہا یہہ صاحب اقبال سنہ ۱۸۰۰ء مین پیدا ہوا جب چھوٹا تہا تو چیچک اسقدر نکلی کہ زیست کی امید منقطع ہوگئی تہی آخر صحت یاب ہوا۔ الا اس عارضہ سی ایک آنکہہ جاتی رہی ۱۸۰۱ء مین شاہ زمان بادشاہ کابل نے ملک پنجاب پر حملہ کیا اور ۱۸۰۱ء مین لاہور سی واپس چلا گیا اوس وقت رنجیت سنگہ نی تو مین اوسکی دریا جہلم سی نکلوا دین اس خدمت کی عیوض مین شاہ زمان نے اوسی اجازت دی کہ تم لاہور پر قبضہ کر لو اوس عہد مین جیت سنگہ وغیرہ لاہور پر قابض تہی رنجیت سنگہ نی اجازت شاہی کی دعویسی اپنی اور اپنی ساس کی فوج لیکر لاہور فتح کر لیا روز بروز بنوک شمشیر اپنی ملک کی حدود کو بڑہاتا تہا ۱۸۰۲ء مین اٹک کا قلعہ افغانونسی خرید لیا۔ ۳ جنوری ۱۸۰۹ء مین شاہ شجاع سی جو افغانستان سی بیدخل ہوکر آیا تہا رنجیت سنگہ نی ملاقات کری مگر بی مروتی اور طمع کی راہ سی جواہر کوہ نور جبراً اوس سی چھین لیا ایکدفعہ ۱۸۱۳ء مین بذات خود فوج ہمراہ لیکر اٹک سی مغرب قلعہ خیر آباد جہانگیرہ کو فتح کرتا ہوا ۸ نومبر کو پشاور مین پہونچا یار محمد خان بہائی دوست محمد خان تاب مقابلہ نلاکر خیبر کیطرف ہٹ گیا لیکن بعد اوسپر اوسنے رنجیت سنگہ کے اوسی پہر پشاور پر قبضہ کر لیا ۱۸۱۸ء مین قلعہ منکیرا اور لیہ فتح کرکے نوابان منکیرا کو دیرہ اسمٰعیل خان کا علاقہ دیا ۱۸۲۴ء مین دوبارہ پشاور کیطرف بصلاح سردار ہری سنگہ نلوا سپہ سالار لشکر روانہ ہوا۔ اور وہان سخت لڑائی ہوئی جسمین پہولا سنگہ اکالی مارا گیا مگر ہری سنگہ کو دلاوری سی محمد عظیم خان درانی بہاگ گیا اور ۱۷ مارچ ۱۸۲۳ء کو پہر پشاور سکھونکی قبضہ مین آیا ۱۸۲۴ء مین ضلع بنون مین بہی فوج سکھان آئی ۱۸۲۶ء مین سید احمد صاحب نام ایک شخص ہندوستانی نی جہاد کا جہنڈا کہڑا کرکے علاقہ یوسف زئی ضلع پشاور پر قبضہ کر لیا اوسدن سے مقام ستانہ دفع دامن کوہ مہابن کنارہ مغربی دریا سند مجاہدون کا قرارگاہ بن گیا ۱۸۳۱ء کو وہ سید جسکو لوگ میانصاحب کہتی تہی بمقام بالاکوٹ ضلع ہزارہ بعد چند لڑائیونکی سکھونکی ماتہہ سی راہی ملک بقا ہوا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اوسکے بعد افغانستان کا حصہ مشرقی جسمین اب پشاور۔ اور ہزارہ اور دیرہ جات ہی قبضہ سکھا مین ہا
مگر سوائی پشاور۔ کے اور اضلاع مین اونکا مستقل قبضہ اور جہا وی نہین ہوئی پشاور۔ مین ہی
دوست محمد خان کے معاندبھائی سلطان محمد خان کو بدادن علاقہ ہشت نگر۔ دوابہ۔ کوہاٹ
سکھون نے قابض کہا اسی سلطان محمد خان نے اپنی مضوبہ بازی سی امیر دوست محمد خان کا
ارادہ جہاد ہمراہ سکھان پورہ ہونے دیا رنجیت سنگہ کے حالات سی معلوم ہوتا ہے کہ با وجود دانائی و
دلاوری کی اوسکو زمانہ آیندہ کا کچھہ فکر نہین تہا اپنی زندگی تک نام کی بڑمائی مین ہر طرح سامی رہا الا
ایسا انتظام کوئی نکر سکا کہ بعد انتقال اوسکی کام آتا اٹک۔ کی غربی اضلاع پر حملہ کرنے سی اوسنی بہت
نقصان اوٹہایا سوای خرچ زرکثیر کے ہری سنگہ دلاور سپہ سالار کا جانا کسی اور نقصان سی کم نہین
تہا اگرچہ راجہ مآل کار کو سوچتا تو اوسکی ریاست کیواسطی اٹک۔ یعنی سندکا دریا، مغربی جانب
معقول حد تہی اس نقصان کے سبب سے رنجیت سنگہ کا اپنا مقولہ ہی کہ ہری سنگہ نے میری گلہ مین
اوسترونکی مارا۔ پشاور۔ ڈالدیا ہے +

حال فوج کشی انگریزان سلطنت کابل
یعنی مغربی افغانستان پر

تاہنوز ایسا مضبوط سبب جسس سی غیر ملک کی ریاست مین دخل دینا مناسب اور ضروری سمجھا جاوے
کوئی معلوم نہین ہوا۔ الا اوس وقت جو امور باعث فوج کشی ہوئی وہ مختصراً درج کئی جاتے ہین جب
سکھون نے افغانستان شرقی پر قبضہ کرلیا تو دوست محمد خان۔ پشاور۔ کو پھر فتح کرنا چاہتا تہا مگر چونکہ
اوسکو اکیلا اس مہم مین کامیاب ہونیکی امید نہین تہی اسواسطی شاہ ایران اور بخارا کی بادشاہی
مدد خواہ ہوا۔ ایران مین بعد وفات فتح علی شاہ کی مرزا عباس کا بیٹا محمد شاہ بادشاہ بنا یہ نوعمر
بادشاہ اپنی باپ متوفی کے ارادہ فتح ہرات کو بدل پورا کرنا مانگتا تہا اور ایسا احتمال گذرا تہا کہ بعد
فتح ہرات کی افغانستان پر دریای اٹک تک ایرانیون کا قبضہ ہوجاوی گا اور قبل اسکے ایرانیون نے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

شاہ روس کے دباؤکی سبب سی شاہ انگلستان سی مدد مانگی تہی اور اس مراد سی کہ شاہ ایران
اپنی مُلک کو باہر کے غنیمون سی بچا رکہی نہ یہہ کہ خود آپہ کے مُلکون پر حملہ کری انگلستان سی کچہہ زر نقد
اور چند ولایتی افسر واسطی سکہانی قواعد فوج ایرانی کو امداد بہیجی گئی تہی اونسی قواعد سپاہ گری سیکہکر
فوج ایرانی گرچہ روسیونکی مقابلے کی لایق نہین ہوئی تہی الا بہرحال افغانستان والونسی بہتر تہی جب محمد شاہ
نی ارادہ فتح ہرات کیا تو شاہ روس کی اجازت ضرور تہی انگلستان چاہتا تہا کہ شاہ ایران فتح افغانستان
کا ارادہ نکرے الا اونسی حسب صلاح وترغیب ایلچی روس مصمم ارادہ یورش ہرات کرکے ۱۸۳۷ء مین
بدعوی ہرات وکابل - وقندہار - فوج جمع کری اور چونکہ قبل اسکی باہم روس اور ایران کے
نفاق تہا اور اس یورش کی ارادہ مین ایلچی روس صلاح کارا اور مقتضای اس امر کا ہوا بدین باعث
شبہہ تہی کہ روسیونکی مراد کچہہ اور ہوگی اوسی عرصہ مین سرداران قندہار - نی جو دوست محمد خان کے بہائی
تہی ایک معتبر اپنا اس پیغام سی شاہ ایران کے پاس بہیجا کہ وقت یورش اس طرف کی ہم تمہاری شامل
ہوکر نادرشاہ کی طرح دہلی تک فتح کرتی ہوئی جاوینگی یہہ وکیل بڑی عزت سی بادشاہ نی رکہا اور عہد
ہمراہ سرداران - قندہار - منظور کیا گرچہ وزیر شاہ ایران کا ایلس صاحب ایلچی انگلستان سی کہتا تہا
کہ یہہ معتبر دیوانہ ہی اصل مین ارادہ ہندوستان پر یورش کرنی کا شاہ ایران کو نہین ہے الغرض ماہ
ستمبر ۱۸۳۷ء مین شاہ ایران نی ہرات کی طرف اپنا لشکر لیکر کوچ کیا شاہزادہ کامران والی ہرات نے
اپنا وکیل واسطی صلح کی بہیجا اور ایلچی انگلستان نے بہی منظوری صلح کی صلاح دی بلکہ اصرار سی کہا مگر ایلچی
روس کے پہونچ جانی اور مخالف صلاح دینی سی صلح نامنظور رہو کر قلعہ غوریانکو فتح کرکی فوج ایرانی -
مقابل ہرات کی خیمہ زن ہوئی اس عرصہ مدت مین دوست محمد خان والی کابل - کی صلاح ظاہر آپہ
نہین معلوم ہوتی تہی اہو اسطی لارد اک لینڈ صاحب گورنر جنرل ہندی میجر سکندر برنس صاحب
لو کابل - مین بہیجا کہ امیر کابل کا مطلب دریافت ہو مگر دوست محمد خان کا ارادہ کچہہ اور رہتا اوسی
سبب پہونچ جانے وکیل ایرانی کی برنس صاحب کو ایک گول مضمون کا خط دیکر رخصت کیا بجواب اس خط کی گورنر جنرل صاحب
کو لکہا کہ واسطی صلح ہمراہ رنجیت سنگہ کے سرکار انگریزی مدد مناسب دیوی گی اور تمکو بدستور اپنی مُلک مقبوضہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

پر بھی قایم رکھی گئی اور اس شرط سی کہ افغانستان کے مغربی ملکون سی کچھہ تعلق نرکھو اس خط کا دوبا
کوئی جواب نہ آیا اوس وقت ایسا قیاس کیا گیا تھا کہ اس پورش مین ہرات ضرور ایران کی قبضہ
مین آوی گی اور سب مغرب کے ملک شامل ہوکر روس کے تابعدار ہوجاوین گی اور پھر ہندوستان پر قبضہ
انگلستان کے ساتھہ مزاحمت کرنے کا احتمال تھا اس سب سی ضرورت معلوم ہوئی کہ مغرب والون کی ہوا
مین کچھہ مداخلت کیجاوی حالانکہ شاہ روس بار بار لکھتا تھا کہ اس فساد سی ہماری کچھہ مراد نہین ہے
اور ارادہ ہند کا تو خود ناممکن ہے شاہ شجاع دعویدار اور حقدار تھا سلطنت کابل کا اور ایسا
سمجھا گیا تھا کہ افغانستان کے سب لوگ اوسکی خواہان ہین اور اوسکی دوست بہ نسبت بارکزیونکی زیادہ
اور زور اور ہین اور نیز رنجیت سنگھہ کی جو اوس وقت دوست محمد سے لڑ رہا تھا شاہ شجاع کے
ساتھہ دوستی تھی اس خیال پر کہ اگر انگریز شاہ شجاع اور رنجیت سنگھہ کی ساتھہ شامل ہونگی تو شجاع الملک
کو آسانی سی افغانستان کے تخت پر بٹھا سکینگے اور تب افغانستان گورنمنٹ ہند کی تابع ہوگا اور مابین
ہندوستان اور مغربی سلطنتونکی روک ہوگی اس مراد سی ۲۶- ماہ جون ۱۸۳۸ء کو بمقام لاہور مابین سر ولیم
بینٹنگ گورنر انگریزی اور رنجیت سنگھہ و شاہ شجاع کی ایک عہدنامہ تحریر ہوکر ہرسہ کی جانب سی دستخط
لیا گیا اوس عہدنامہ کے روسی ایک فوج انگریزی بنگال اور حاطہ کی دریای سندھ کی طرف روانہ کی گئی اور
وہان اوس سی کچھہ فوج پرینڈنسی بمبی کی بھی شامل ہوئی اس مدت کی مابین محمد شاہ ایرانی ہرات کی تسخیر
مین مصروف رہا چنانچہ ۲۳ تاریخ ماہ جون ۱۸۳۷ء کو حسب بغلیم ایلچی روس کے ایرانی فوج نی ہرات پر بڑے
جوانمردی سی حملہ کیا لیکن بنقصان کثیر اوٹھاکر شکست کھائی اور افغانون نی تلوار اوٹھاکر خندق سی اوترانکو
دورنک بھگا دیا مگر لشکر ایرانی نے پھر بدستور ہرات کا محاصرہ کرلیا تب اجولائی ۱۸۳۷ء کو مسٹر مکنیل صاحب
ایلچی انگلستان نے کرنیل اسٹاڈرٹ صاحب کو اس پیغام سی شاہ ایران کے پاس بھیجا کہ اگر ہرات پر اوو دست
اندازی ہوگی تو اسمین شاہ انگلستان کی ناراضی ہوگی یہہ پیغام والی ایران پر موثر ہوا ۴- اگست کو
اوسنی واپس جانا منظور کیا اور نہم ستمبر ۱۸۳۷ء کو اپنی ملک کو روانہ ہوا لیکن کامران کے ساتھہ اوسنی کچھہ
انتظام صلح و سازش نکیا شاہ روس نے اپنا ایلچی واپس بولاکر اوسکی عیوض مین دوسرا ایلچی مقرر کیا اور

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

عہدنامہ سرداران قندہار نامنظور کرکے انگلستان کو اطلاع لکھہ بھیجی اور چونکہ یہہ امر ہاجوین مارچ ۱۸۳۸ء
کو ہوا جب مشہور تہا کہ فوج انگریزی افغانستان کو آتی ہی تو اس سی یا جاتا تہا کہ شاہ روس کو
فوج سرکار انگریزی سی کچھہ مزاحمت کرنا منظور نہین ہے الغرض انگریزی فوج نی برستہ سندہ و بلوچستان
امیران سندہ کی تمرد کو بزور شمشیر مطیع کرکی ۲۲ فروری ۱۸۳۹ء کو اونیس ہزار تین سو پچاس سپاہی
نی کچھہ ہزار فوج شاہ شجاع مقام سیوان سی برستہ درہ بولان - قندہار - کی طرف کوچ کیا اور سبب کمی
پانی بہت سی تکلیف اوتہاکر چہارم ماہ مئی سنہ الہ کو قندہار مین پہونچی و مانکی سردار بہاگ گئی اور ہشتم ماہ
مئی ۱۸۳۹ء کو شاہ شجاع بمقام قندہار - دوبارہ تخت افغانستان پر بٹہایا گیا بعد قیام چہہ ہفتہ کے
ایک برادستہ فوج کا براہ ترنک غزنین کو روانہ ہوا - اور سخت مقابلہ کے بعد ۲۳ تاریخ ماہ جولائی
۱۸۳۹ء کی صبح کو سپاہ انگریزی نی دلاورانہ حملہ کرکے دروازہ کو باروت سی اوڑایا اور شہر غزنین
تسخیر کیا گیا دوست محمد خان یہہ حال سنکر حیران ہوا - اور فوراً صلح کی درخواست کری الا جو شرایط
صلح سرکار انگریزی نی بیان کرین اونکو بسبب زیادہ سخت ہونی کی منظور نکر سکا اور مقابلہ سی عاجز
آکر ترکستان کیطرف بہاگ گیا توپ خانہ اوسکا لیا گیا اور فتحیاب فوج فتح کی بہری بولتی ہوئی
کابل مین داخل ہوئی اور سوای بعضی سرداران قوم غلزائی سب ملک تابعدار ہوگیا بظہور آنا مین کے
جنرل سر جان کین صاحب بعد فتح قلعہ قلات ہمراہی ایک فوج کی اٹک کی راستی ہندوستان کو
واپس گیا اور کچھہ فوج - کابل - مین و اسطی استقلال شاہ شجاع کی چہوڑ دی گئی دوست محمد خان
نی بخارا مین جاکر شاہ بخارا سی مدد مانگی تہی الاوالی بخارا نے بجای مدد کی اوسکو قید کرلیا ماہ
اگست سنہ ۱۸۴۰ء کو قید سی بہاگ کر اور کچھہ فوج جمع کرکے متصل بامیان اور دوسری دفعہ قریب درہ

غوربند انگریزی فوج سی مقابلہ آرا ہوا مگر دونون دفعہ شکست کہائی بے لاچار ہوکر صرف ایک آدمی
کی ساتہہ - کابل - مین چلا آیا اور اپنی آپ کو سپرد افسر فوج انگریزی کردیا اور وہانسی ہندوستان کو
بہیجا گیا بجیگاہ گورنمنٹ ہند سی دو لاکہہ روپیہ سالانہ پنشن اوسکا مقرر ہوکر لدیانہ مین رہنی کا
صادر ہوا بعد اوسکے افغانستان مین تہوڑی تہوڑی لڑائی ہوتی رہی ماہ اکتوبر برستہ درمیان

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کابل اور جلال آباد کی افغانون نے بند کر لیا تب ایکدستہ فوج زیر کمان جنرل سیل صاحب واسطے لہولنی رستہ کی کابل سے جلال آباد کو بہیجا گیا جنرل مذکور دلاورانہ لڑائی کی بعد جلال آباد مین پہونچ لیا الا ومان پہر محصور ہوگیا اس موقعہ پر افغانستان مین بغاوت کا جہنڈا کہڑا ہوکر ہر طرف سی فساد شروع ہوا دویم ماہ نومبر ۱۸۴۱ء کو سر الگذنڈر برنس صاحب شہر کابل کی اندر مارا گیا اگر اوس وقت لائیر فوج متعینہ کابل اوس مفسدہ کا تدارک کرتا تو اسقدر دشواری پیش آتی مگر دولی مین پڑ جانے سی وہ وقت ماتہہ سی جاتا رہا اور بہی محمد اکبر خان خلف دوست محمد خان کی دغا باز وعہدون پر اعتبار کرنی سی یہہ نتیجہ نکلا کہ ششم ماہ جنوری ۱۸۴۲ء کو جو چار ہزار پانسو لڑنے والہ سپاہی اور بارہ ہزار بہیر کی لوگ کابل سی ہندوستان کیطرف روانہ ہوئی اونمین سی بیاعث پڑنی برف اور دغا کی محمد اکبر خان کی جلال آباد مین صرف ایک ڈاکٹر صاحب زندہ بچکر یہہ حسرت افروز خبر لائی غزنین اور قندہار مین بہی فساد ہوا۔ اور طرفہ بیوفائی یہہ کہ صفدر جنگ جسکے باپ شجاع کو انگریز افغانستان کا مالک بنانے آئی تہی وہ بہی جنرل نائٹہہ صاحب کے لشکر سی قندہار مین لڑا مگر شکست پائی شاہ شجاع کسی انتظام کے واسطی قلعہ بالاحصار واقع کابل سی نکلکر باہر جاتا تہا کہ دوست محمد خان کی جانب دارون نی کمین لگاکر اوسپر چند بندوقین چلائین جنمین سے دو اوسکو نازک جگہہ پر لگین اور فوراً مر گیا اس عرصہ مین بجائی لارڈ اکلنڈ صاحب۔ لارڈ الینبرا صاحب گورنر جنرل ہوکر ہندستان مین آیا اور اسکی دانست مین بسبب ماری جانی شاہ شجاع کی یہہ امر مناسب نظر آیا کہ افغانستان کی سلطنت مین کچہہ دخل نہ دیا جاوی رعایا ملک کی جسکو چاہی بادشاہ بنالے لیکن اتنا حکم دیا کہ جنرل پالک صاحب۔ جلال آباد سی اور جنرل نائٹہہ صاحب قندہار سی جاکر اکبر خان کو کابل سی نکال دین اور قیدیان انگریز کو واپس لیکر گہڑی ہائی متصلہ کو سمجہا کر فوج سرکاری واپس چلی آوی چنانچہ ۱۶ ستمبر ۱۸۴۲ء کو بعد کئی لڑائیون کے جنرل پالک صاحب کابل کو پہونچا اور جنرل نائٹہہ صاحب بہی بعد مسماری و خرابی قلعہ قلات غلزائی و گرشک۔ و غزنین۔ کابل مین داخل ہوا صالح محمد خان نے جسکے سپرد محمد اکبر خان کے حکم سی قیدیان انگریزی بیس ہزار نقد اور اکہتر ہزار

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ماہواری پنشن لیناکر کے شہر قندی انگریز جنرل صاحب کے لشکر مین پہونچادیئ اور محمد اکبر خان کو ستانے
کابل سی پری تک بہگا دیا گیا اور اسطرح گئی ہوئی بات کو فتح مندی کی نام سی انگریز دوبارہ حاصل کرکے
کابل سی واپس ہوئی اور ششم ماہ نومبر ۱۸۴۱ء کو پشاور مین پہونچی بعد ازان دوست محمد خان
لوسعہ اوسکی سب ہمراہیان کے بمنظوری شرایط دوستی رہا کردیا اور افغانستان کا یہہ بڑا معاملہ طی ہوا

حال اس جنگ کا جسطرح افغانستان مین مشہور ہے

لتاہی بیان اوپر لکھا گیا مگر افغانستانمین اسطرح مشہور ہی کہ جب آمد آمد فوج انگریزی از راہ قندہار افغانستان
مین گرم ہوئی اوسکی ہمراہ اوازہ فوج کشی سکھان از راہ پشاور مشہور ہوا۔ باستماع ان اخبار کی شاعران
فضول نے بزبان پشتو اور فارسی اس مضمون کے شعر کہنے شروع کئی کہ مسلمانون تلوار کو ہاتہہ مین پکڑو اور جہاد کیلئے
ر دونون طرف سی سپاہ مخالف دین حملہ آور ہے اس مضمون شاعرانہ نی لوگون کے دلپر اثر کیا اور علماون نے
نشان ہاے سفید باندکر وعظ اور ترغیب جہاد کی دیہہ بدیہہ شروع کری سبب تعصب مذہبی لوگونکا مزاج خون
ریزی کیطرف مائل ہوا ان بواعث سی فوج آمد قندہار کی مقابلہ کے واسطی چودہ ہزار سوار اور تیس ہزار پیدل
مسلمان علاقہ مقر نواح غزنین مین جمع ہوی اور بعد سخت لڑائیون کے انگریزون نے شہر غزنین مفتوح کیا
اور غلام حیدر خان نے بالاحصار غزنین سی بذریعہ طناب اوتر کر قوم وردگ مین جا پناہ لی باوجود فتح
غزنین بارہ روز تک افغان انگریزون ہی لڑتے رہی اس عرصہ مین شاہ شجاع الملک نے خانان خانان
اور دیگر سرداران قوم کیطرف خط بہیجکر طلب کیا اور سب کے فہمایش کری کہ انگریزونکو اسملک سی کچہہ غرض نہین ہے
صرف میری کمک کیواسطی آئی ہین بعد انتظام کابل پشاور کی راستی ہندوستانکو واپس جاوینگی بلکہ اونکو
خوش کرنیکے واسطی یہہ بہی کہدیا کہ بعد فتح کابل خیبر کی راستی پشاور پر حملہ کرکی سکھونسی ہمکو چہوڑاینگے
یہہ خبر سنکر لوگونکو صرف تسلی ہی بلکہ شاہ شجاع کی آنی سی خوشی بہی ہوئی اکثرون نے اوسکی اطاعت قبول
لری اور حشری کا لشکر اپنی اپنی گہرونکو گیا ان لڑائیونمین شاخ اندر قوم غلزائی کی بڑی ملک اپنے
قوم کی لشکر کے سرگروہ ہمیان سکندر خان و بخشی خان و سرانداز خان و عبد اللہ خان
و بہاول خان تہے اور شاخ ترکی قوم ایضاً مین مرتضی خان اور میرزا خان اور ملکان سلیمان خیل

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

مہتر موسی وکوت خان تیج اور قوم ورد گ جنکی نظر خان و اکرم خان اور میر عالم خان سر فتنہ تھی اور فارسی بابو نکا
سردار محمود خان اور قوم ہزارہ کا جعفر علی اور تجیا علی افسر تھا بعد رفع فساد غزنین شجاع الملک بھی اسی فوج انگریزی کا مل کر
اور دوست محمد خان بھی اپنی چار سو سپاہی کے کوہستان کی طرف بھاگ گیا اور محمد اکبر خان ولیعہد کابل بھی کوہستان کی طرف چلا گیا شیر علیخان اور محمد امین خان
بھاگ کر علاقہ زرمت مین پناہ گزین ہوئی شمس الدینخان اور محمد افضل خان اور سلطان خان قوم غلزائی مین
مرغیب بغاوت کیواسطی پہرتی تھی شجاع الملک نے معرفت خان شیرین خان دوست محمد خان کو حیلہ
اور فریب سی کابل مین طلب کیا اور انگریزون پر اوسکا بطور خود آنا ظاہر کیا جب دوست محمد خان گرفتار
ہوکر ہندوستان کی طرف بھیجا گیا تب قوم بارک زئی اور جیا خیل شاخ غلزائی جو رشتہ دار دوست محمد کے
تھی مستعد پیکار ہوی ڈھائی برس کے آرام کی بعد دفعتاً فساد مچا باعث اس فساد عام کی جو ملک مین مشہور ہوا یہ تھا کہ
جاتی ہین اول امیر دوست محمد خان کی گرفتاری سی محمد اکبر خان اور دیگر فرزندان اوسکی ہر قوم مین بطور روپوشی
آوری جاکر مدد خواہ اور سرگروہ اس ہنگامہ کے ہوی دوسری لوگ مشہور کرتی ہین کہ شاہ شجاع نی عبداللہ خان
اچکزئی و امین اللہ خان تاجک لوگری و مہتر موسی خان و عزیز خان و محمد شاہ خان ملکان غلزائی
وملا عزیز اخوندزادہ افغانی وغیرہ سران قوم کو بلا کر پوشیدہ کہا کہ انگریز تمہاری گرفتاری کی فکر مین ہین تمکو بھی
گرفتار کرکے مثل امیر دوست محمد خان کے جلاوطن کرینگے اور سبب اس بیوفائی کا یہہ تھا کہ وہ اپنی بی اعتباری
سی ناراض ہوکر سمجھا تھا کہ انگریز حکومت کو اپنی ہاتھ مین رکھینگے بلکہ یہہ بات مشہور ہوگئی تھی کہ حکم سرکار کمپنی کا اور خالی
ملک شاہ شجاع کا تیسرا یہہ امر کل افغانون مین اہل غرضون نے مشہور کردیا کہ انگریزون نے حکم دیدیا ہی کہ عورات
سنکوحہ وغیر سنکوحہ قاتل مختارین جس سے چاہین اور چونکہ افغانونمین آزادی عورات مثل قتل ناگوار سخت ہے
اسواسطی گھبراگئی چوتھا عورات خانگی کی آمد رفت کمپ انگریزی مین باعث زیادہ تر غیرت اور خرابی اور کینہ توزی
اور تنفر طباع مخلوق کے ہوئی و پسر سنزادیہہ کہ شہر کابل مین متصل باغ شاہ ایک خانقاہ سید مہدی آتش نفس کے
مشہور ہی اسمین بدون اطلاع افسران علے چند سواران رسالہ انگریزی کی گھوڑے باندہی تھی اس زیارت کے
اکثر باشندگان نواح کابل معتقد تھی جنکو یہہ زیادتی سخت ناگوار گذری ایسی وقت مین محمد شاہ خان جیا خیل
نی ایک روز صبح اوٹھکر مشہور کیا کہ آج رات خواب مین یہہ بزرگ مجکو کہتا تھا کہ باوجود موجود ہونے اسقدر میری

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

مرید مسلمانونکی بہبہی میری مزاسکی اسقدر بی ادبی ہوئی ہے اب فوراً تلوار پکڑکر ان دشمنون کو ملک سے نکال دیو
فتح تمہاری ہوگی اس خوشخبری بات نے بڑا اثر کیا اور بلوہ شروع ہوگیا اکثر فوج سرکاری کابل مین تباہ ہوگئی سکندر برنس صاحب
ماری جانے کی بعد باقیماندہ جو جلال آباد کیطرف روانہ ہوئے تھی انپر محمد شاہ خان وغیرہ خانان علزائیون نے اپنی قوم اور دیگر
اقوام کا لشکر جمع کرکے بمقام تیزین اور گندمک انگریزی فوج سی بسبب برف پڑنیکی جنگ کرکی غالب ہی اور مہترموسی
خان سلیمان خیل نے غزنین کیطرف اگر ہنگامہ شروع کیا اور بہت لڑائیونکی بعد انگریزون سی کہا کہ تم شہر چھوڑکر کابل یا
قندہار کیطرف چلی جاؤ تمہاری مزاحمت نہین کرینگے جب اس اقرار پر اعتبار کرکی انگریزی فوج باہر نکلی تب غلزائیون نے
حملہ کیا اور غزنین مین برف بہت پڑی تھی جسکی سبب سی سپاہ انگریز لاچار ہوگئی اور بہت نقصان اوٹھایا جو قتل سے
بچی وہ پکڑی گئی اور قیدیان گرفتار شدہ نی تا روز رہائی بہت تکالیف اور سختی اوٹھائی بعد فراغت غزنین کے
سب لوگون نے خصوص قوم غلجائی نی کابل کیطرف چڑہائی کی مہتر موسی سلیمان خیل اور سردار خان وہابول خان
اندڑ اور محمد شاہ خان عزیز خان جبار خیل اپنی اپنی قوم کی سرگروہی مین اس لشکر کی افسر تھی اور وزیر محمد اکبر
خان خلف امیر دوست محمد خان ترغیب دہندہ اور سب کا پیشرو تھا جب شاہ شجاع سردار شجاع الدولہ
خان کے منصوبے مارا گیا تب سوای بارکزیونکی ریاست کی لایق کوئی نہین تھا بعد رفع فساد کابل جیسا کہ
اوپر لکھا گیا امیر دوست محمد خان ہندوستان سی پھرکر اپنی ملک مین واپس آیا اور بدستور حکمرانی کرنی لگا اس
بورش کے مخالف نتیجہ کے سبب سے انگریزونکا نام افغانستان مین بدنام ہے بعد فساد کے +

مغربی حصہ مین

بارکزیون کا تسلط رہا الا ہرات ۱۸۴۲ء تک شاہزادہ کامران ابن شاہ محمود سدوزئی کی قبضہ مین
تھی اسکو وزیر یار محمد خان علیکوزئی نے ۱۸۴۲ء مین قتل کرکے اپنا قبضہ کرلیا جب وہ مرگیا سردار سید محمد خان
اسکا بیٹا اپنا باپ کا جانشین ہوا جب اسکی دماغ مین خلل پڑا اور ملک مین بی انتظامی ہوگئی تب عیسی خان کوہی
ہرات پر قابض ہوگیا جس سے سردار سلطان احمد جان ابن سردار محمد عظیم خان برادرزادہ امیر
دوست محمد خان نے باغات شاہزادہ ایران لی علاوہ افغانستان کی بلخ اور نیز قندز کو جو
بخارا سے جنوب کیجانب کوہ ہندوکش سے شمال دریای جیحون کے کنارہ پر واقع ہے ۱۸۵۰ء مین سردار

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

محمد افضل خان سے بڑے فرزند آوا امیر دوست محمد خان نے بزور فوج فتح کیا اور باوجود نارضگی رعایا اور فساد
چھوٹے چھوٹی ریسان میمنہ اور سرپل اور شبرغان ملک پر قبضہ قایم رکھا ہوا ہے امیر دوست محمد خان
والی کابل - نے ۱۸۵۷ء کو تازہ عہدنامہ سرکار انگریزی سی کیا جسکا مضمون بسبب طوالت درج نہین کیا گیا
مختصر مطلب یہہ کہ مین گورنمنٹ انگریزی کا ہمیشہ دوست رہون گا اور اوسکے دشمن کو اپنا دشمن سمجھونگا
اور اسیطرح سرکار انگریزی بھی رابطہ اتحاد کو اوسکی ساتھہ مضبوط کیا شروع ۱۸۵۷ء مین مسمی عبد الغفور خان
تیمنی کے سردار نے جو ملک غور سی علاقہ تیورہ کا رئیس تہا عداوت خانگی کے باعث سی اپنی ایک رشتہ دار کو
علاقہ فرہ - کو قتل کر دیا فرہ - کا مضبوط قلعہ قندہار اور ہرات کی راہ مین واقع ہی محمد شریف خان ولد
امیر دوست محمد خان حاکم قلعہ مذکور کو اس بدعت سردار تمنی سی طیش ہوا - اور اوسنی اپنی باپ -
دوست محمد خان سی عبد الغفور خان کو سزا دینی کی اجازت چاہی امیر دوست محمد خان نے کچھ
تامل کے بعد اجازت دی جب اس ارادہ کا حال سلطان جان والی ہرات نی سنا تو اوسنی حجت اغوا فرض
لیا اوسکی بی بی جو امیر دوست محمد خان کی دختر تہی معہ اپنی فرزند شاہنواز خان کے ہرات سی
فرہ کو بدین غرض گئی کہ آپسکے خاندان مین لڑائی فساد نہو جب اوسکی ملاقات محمد شریف خان سے
ہوئی تو یہہ خبر مشہور کی گئی تہی کہ امیر صاحب کی دختر کی التماس کے سبب سے عبد الغفور خان پر عفو کیا گیا
چنانچہ اس خبر کے سنتی ہے اوس سردار نی اپنی ہمراہیونکو متفرق اور منتشر کر دیا تب محمد شریف خان نے
ناگہان شب کیوقت کوچ کر کے عبد الغفور خان پر حملہ کیا اور اوسکو لاچار بہاگنا پڑا سب ملک اوس کا
محمد شریف خان کے قبضہ مین آگیا عبد الغفور خان اپنی مربی سلطان جان کے پاس چلا گیا شروع
ماہ مارچ مین سلطان جان نے وسطی اعانت عبد الغفور خان کے سبزوار کیطرف جو ہرات اور فرہ
کی مابین ہے کوچ کیا اوسکی ہمراہ آٹھہ ہزار فوج آئین اور تین توپین اور سوار اوسکی ملکیہ سپاہ بہت تہی یہہ
سپاہ مقام خلعت گاہ مین پہونچی جو فرہ سی ساڈہے چار میل کے فاصلہ پر ہے اوسوقت سردار سیف خان
نوجوان فرزند امیر دوست محمد خان کا قلعہ فرہ مین تہا اور اوسکی پاس جمعیت یہہ تہی چار کمپنی سپاہ
پیادہ آئین اور دو سو جزایلچی اور دو سو سوار اور چار چہوٹی توپین لیکن دروازی قلعہ کے خانان فرہ کے اختیار

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تہی بعد محاصرہ اونیس روز کے خانان مذکورین سے خانمحمد خان عیدو خیل و جبار خان نورزئی و محمد خان
اچک زئی نے دروازے کھولدئی تب سیف اللہ خان کو سیف چھوڑکر مجبور قلعہ دیدینا پڑا جو مسنورات
قلعہ مین تہین محفوظ رہین اور سپاہ سی ہتہیار لیکر باہر نکالدیا گیا یہہ ناخوش خبر امیر دوست محمد خان
کو بمقام جلال آباد پہونچی اونہون نے فوراً قندہار کی اونچی اونچی آدمیونکو خط لکھکر محمد امین خان کے
اطاعت کا حکم دیا اور خانان جلال آباد - کابل - غزنین اور علاقہ کوہستان کو معہ سعادت خان
لال پورہ والے کے تنبیہ کیا کہ اپنی اپنے ہمراہیونکو لیکر نوکری کے واسطے حاضر ہوجاوین اور خود بعد کچھ توقف
کے جو بیچ نہ سکتا تہا قندہار کیطرف کوچ کیا اور نہم تاریخ جون ۱۸۶۳ء کو کرشک مین پہونچا سولہوین جون کو دریای
ہلمند سے عبور کرکے بی مقابلہ سیدہا فرہ کو کوچ کیا چند عرصہ سخت محاصرہ کے بعد میر افضل خان حاکم قلعہ نے
تاریخ ماہ جون سنہ الیہ کو فرہ امیر دوست محمد خان کے حوالہ کیا بعد حصول اصل مطلب کے امیر دوست محمد خان
نی اپنی جرات جبلی سی ارادہ تسخیر ہرات مصمم کرکے ہرات کی طرف عنان عزیمت کو پہیرا سلطان جان
کی فوج جو فرہ کو آتی تہی پیچہی ہٹ گئی ۲۰ تاریخ ماہ جولائی کو امیر دوست محمد خان کی فوج نی شہر ہرات
کا محاصرہ شروع کیا ایام محاصرہ مین فریب اور دغا بہت کچہہ ہوی اور ایک دوسری کی فوج سی آدمی برگشتہ
ہوکر جلتے آتے رہے ابتدا محاصرہ مین امیر دوست محمد خان کی دختر سلطان جان کی بی بی نے جو مرض
لیئق تہی وفات پائی اور ششم اپریل سنہ ۱۸۶۳ء کو سلطان جان خود بہی فوت ہوا اکثر لوگ اشتباہ
زہر دہی کرتے ہین بعد اوسکی بہی دوست محمد خان اس ارادہ پر قایم رہا کہ ہرات کو مفتوح کرین
عرصہ تک شاہ نواز خان والی ہرات مرحوم کا فرزند دلاوری سی لڑتا رہا لیکن آخرکار ۲۰ ماہ مذکور سنہ
کو امیر دوست محمد خان نی سخت حملہ کیا اور بسبب دغابازی سپاہ قلعہ دار کے ہرات پر تصرف کرلیا اس فتح
خبر تا ہنوز اچہی طرح مشتہر نہین ہوچکی تہی کہ بتاریخ نہم ماہ جون سنہ ۱۸۶۳ء مطابق سنہ ۱۲۷۹ ہجری امیر
دوست محمد خان نے بمقام ہرات وفات پائی بعد اوسکی امیر شیر علیخان جسکو باپنے ولیعہد کیا تہا حکمران
ہوا شیر علیخان محمد شریف خان کو ہرات مین چہوڑکر خود معہ شاہ نواز خان جو بطور نظربند
قید تہا کابل کو واپس ہوا فی الحال بجای امیر دوست محمد خان اپنی باپ کے امیر شیر علیخان کی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

نشین ہے مگر اور بھائی اس سی مخالف ہین سب سے پہلے محمد اعظم خان والی خوست اور علاقہ کورم نے
شیر علیخان کی حکومت سی اعتراض کرکے دعوی کیا کہ محمد افضل خان جو اوسکا حقیقی بھائی اور سب
فرزندان امیر مرحوم سی بڑا ہے مستحق ریاست اوسکو سمجھنا چاہیئی شیر علیخان کو یہ بات ناگوار گذری
جب محمد اعظم خان کہلے بندون باغی ہو بیٹھا تب شیر علیخان کے فرزند ہمراہی محمد رفیق خان
فوج کشی کرکے علاقہ خوست و کورم مقبوضہ محمد اعظم خان مفتوح کرلیا اور محمد اعظم خان بسبب نا
اور بیدلی فوج اوسنی مقابلہ نکر سکا لاچار جان بچانی فرض سمجھکر سب مال اسباب چھوڑ کر جریدہ ڈیڑھ سو سوار کے
ساتھہ علاقہ کوہاٹ سلطنت انگریزی کی حدود مین پناہ طلب آیا میجر ہوجسن صاحب کمشنر
قسمت پشاور نے ملاقات کرکے حسب ایمائی گورنمنٹ پنجاب بہت تپاک سی اوسکی مہمانی کی اور گورنمنٹ
کی منظوری سی بمقام راولپنڈی محمد اعظم خان کی رہایش تا تصفیہ فساد خانگی تجویز ہوئی اور بطور مہمانی اول دیڑھ
سو روپیہ روزینہ اور پھر جب سوار کم کردئی تو پچاس روپیہ یومیہ سرکار انگریزی سی واسطی محمد اعظم خان کے
مقرر ہوا تا ہذالیوم راولپنڈی مین فروکش ہے جب محمد اعظم خان کو شیر علیخان اسطرح اوارہ کرچکا تو
محمد افضل خان کی طرف جو بلخ کا حاکم تھا توجہ کری وہ بھی ترکستان سی کوچ بکوچ کابل کیطرف
چلا آتا تھا بمقام دشت سفید ہر دو لشکر سراول کے مابین چند جنگ واقع ہوئی مگر محمد افضل خان کے
سپہ سالار اور اوسکی فوج بھی آراستہ تہی نبرد آزمائی کی سیدا نمین مغلوب نہو سکا تب شیر علیخان نے
صلح کا پیغام بھیجا چند شرایط خفیف کے ساتھہ صلح منظور ہوئی اور بمقام مزار شریف ہر دو برادران نے
حلف مصحف مقدس کیا کہ ان شرایط کی مخالف کوئی امر نہین کیا جاویگا جب اسطرح عہد بہ سوگند قوی ہوچکا
ہوچکا تب دوسری روز محمد افضل خان ملاقات کیواسطی اوسکے ڈیرہ پر آیا شیر علیخان نے عہدنامہ
لوبر سر طاق رکھکر حلف شکنی کری اور محمد افضل خان کو گرفتار کرکے قید کرلیا اوسکا بیٹا مفرور ہوکر
شاہ بخارا کے پاس مدد خواہ گیا اس عہد شکنی سے تمام افغانستا نمین شیر علیخان کا بدنامی کے سا
اعتبار اوٹھہ گیا اور محمد امین خان حاکم قندہار و محمد شریف خان وغیرہ چند برادران شیر علیخان
سی بیزار ہوکر خود مختار بن بیٹھے جنکی اوپر فوج کشی کی طیاری شیر علیخان کر رہا ہے دیکھا چاہیئی اس

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

خانگی فساد کا انجام کیا ہو مگر عنوان ناقص معلوم ہوتے ہین کل آمدن افغانستان مغربی کی معہ علاقہ بلخ محاصل اراضی کے ساتھہ محصول سوداگری وغیرہ ملکر سالانہ تقریبًا ایک کروڑ کی کے ہے اسمین پچاس لاکھہ تو کابل قندہار وغیرہ اصلی افغانستان کی اور پچاس لاکھہ ہرات کی معہ توابعات اوسکی اور باقی بلخ وغیرہ گرچہ اراضی پر کچھہ محصول بہت سخت نہین مگر باجہہ کی بے انتظامی مشہور ہے اور تنقیح حقوق مالکان اراضی کے واسطے صرف قبضہ شمشیر سے مال سوداگری کی محصول مین زیادہ سخت گیری اور بی تدبیری ہی اگر انصاف کی ساتھہ ہر طرح کے محاصلات کا انتظام شایستہ کیا جاوے تو رعایا کی آسودگی کے سوائی رقم آمدن کو بھی مدد مل سکتی ہے واسطے داد رسانی رعایا حکام افغانستان مغربی کے علاقون مین واسطے فتوی شرعی قاضی مقرر ہین اور گرچہ ظاہرا مشہور یہہ ہی کہ موجب حکم قران شریف فیصلہ پاتے ہین مگر حقیقت مین جو اوسطرف کی رعایا سی حال سنا گیا تو معلوم ہوا کہ قاضیون پر نگرانی حکام کیطرف سی برای نام ہے قاضی جی نے جس طرف سی شکم پوری کرلی اوسکی مفید مطلب فتوی دیدیا اور اس بہانہ پر اکثر ظلم ہوتا ہے حکام رعایا پرور کو بیدار مغزی چاہئی

حصہ مشرقی افغانستان

کا بعد یورش انگریزان کے بھی بقبضہ سکھان رہا الاجب ۲۷ ماہ جون ۱۸۳۹ء کو رنجیت سنگہ والی لاہور نے وفات پائی تو سلطنت سکھان کا اوج بھی اوسکے ساتھہ ختم ہوا رنجیت سنگہ کے بعد بیٹا اوسکا کھڑک سنگہ جو کم ہمت اور سادہ لوح تھا گدی نشین ہوا جسکو کنور نونہال سنگہ نی قید کیا اور خود مالک بن بیٹھا ماہ نومبر ۱۸۴۰ء مین کھڑک سنگہ مرگیا اور اوسی روز نونہال سنگہ بھی باپ کے جلانسی فارغ ہوکر شہر کو آتا تھا ایک دروازہ کی گرنے سی بباعث لگنی ضرب شدید مرگیا اوسکی والدہ رانی چند کور کو شہزادہ شیر سنگہ ولد رنجیت سنگہ نی جو بصلاح دھیان سنگہ وزیر کے گدی نشین ہوا تھا مرواڈالا بعد اوسکے ۱۸۴۳ء مین شیر سنگہ خود بھی لہنا سنگہ اور چیت سنگہ سندھانوالیان کی ہاتھہ سی قتل ہوا۔ اور دھیان سنگہ وزیر بھی اوسی روز مارا گیا پھر تو فوج خالصہ مین ایسی بے اتفاقی ہوئی کہ جس سکھہ سردار نے اونکو زیادہ تنخواہ اور انعام دینا قبول کیا اوسنی جسی چاہا مرواڈالا چنانچہ اسیطرح راجہ سوچیت سنگہ اور راجہ ہیرا سنگہ کنور پشاورا سنگہ سردار جواہر سنگہ وغیرہ کئی سردار اپسکی لڑائیون مین نوبت بنوبت ماری گئی آخر کار بصلاح رانی جندہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

والدہ دلیپ سنگھ کے راجہ لعل سنگھ توشیخانیہ بعہدۂ وزارت مقرر ہوا اور چونکہ اونکو بھی اپنی جان کا خوف تہا اسواسطے دربار مین مشورت ہوکر انگریزونسی تجویز لڑائی کی ٹہری اور فوج کو حکم ہوا کہ فیروزپور کو کوچ کری ۳۰ ماہ نومبر ۱۸۴۵ء کو فوج روانہ ہوئی اور خیرہ سری سی خالصہ جی کی فتح بلاتے ہوئی دریائی ستلج سی بہی پار ہوگئے یہہ ناکہانی خبر سنکر ہنگامہ لارڈ ہارڈنگ صاحب گورنر جنرل ہند سے ۱۳ ماہ دسمبر سنہ ایہ کو ایک اشتہار جاری ہوا کہ جسکا مضمون مختصراً یہہ ہی فوج سکہون نے برخلاف عہدنامہ ہوجہ سال ۱۸۴۶ء دریای ستلج سی بارادہ جنگ عبور کیا اس سبب سی علاقہ این رودی ستلج ضبط ہوکر ممالک محروسہ سرکار انگریزی مین شامل کیا گیا +

حال قبضہ انگریزان

چونکہ افغانستان کی حصہ مشرقی پر تسلط انگریزان بشمولیت صوبہ پنجاب ہوا لہذا مختصراً ذکر ضبطی پنجاب مناسب نظر آیا جب سکہونکی طرف سی اسطرح ناکہان عہد شکنی ہوی تب جسقدر جلدی سی ممکن تہا نواب گورنر جنرل اور سپہ سالار ہند فی افواج ضروری کو جمع کرکے مقابلے کا حکم دیا چنانچہ چار لڑائی مفصلہ ذیل ہوئین کہ اون چار رونین سکہونکو شکست در شکست ہوتی رہی - اول جنگ مدکی یہہ لڑائی ۱۸ دسمبر سنہ ۱۸۴۵ء کو ہوئی اور سترہ ضرب توپ سکہونکی انگریزون کے ہاتہہ لگی دویم جنگ فیروشہر ۲۱ ماہ دسمبر سنہ مذکورہ کو یہہ لڑائی راجہ لعل سنگھ سی ہوئی اور اسمین تہتر (۷۳) ضرب توپ سکہہ میدانمین چہوڑ گئے سوم جنگ مقام آلی وال جو ۲۸ تاریخ ماہ جنوری سنہ ۱۸۴۶ء کو رنجور سنگھ سی ہوا - اور اس لڑائی مین بہت سکہہ دریا مین ڈوب مری اور بچانش توپ انگریزون کے قبضہ مین آئے چہارم مقام سبراؤن ۱۰ ماہ فروری سنہ ایہ کو لڑائی واقعہ ہوئی جسمین سکہون نے بالکل شکست پائی سردار شام سنگھ اٹاری والہ بہی اسی لڑائی مین مارا گیا واضح رہی کہ سکہونکی اسمین نااتفاقی اور پہوٹ کی سبب سی انگریزونکو فتح نصیب ہوی ورنہ یہہ ممکن نہین تہا کہ انگریز باوصف اسقدر قلیل فوج کی ایسی عظیم لشکر پر ایسی جلدی فتحیاب ہوجاتے الغرض بعد شکست سکہان نواب گورنر جنرل صاحب لاہور مین داخل ہوی اوسجہا راجہ دلیپ سنگھ ابن رنجیت سنگھ نی سبب اس فساد کا سرکشی فوج سکہان ظاہر کرکے عفو تقصیرات چاہی عذر اوسکا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

مقبول ہوکر نہم مارچ ۱۸۴۶ء کو ایک عہدنامہ جدید لکھا گیا جسکی موجب بعیوض خرچ لڑائی اور گستاخی ملک جالندہر دوآب اور کشمیر و ہزارہ معہ دیگر پہاڑی ملکوں کے سرکار لاہور سی گورنمنٹ انگریز نے لیکر باقی تمام ملک پنجاب دلیپ سنگھ کو چھوڑ دیا گیا اور حسب درخواست والی پنجاب ایک صاحب ریذیڈنٹ لاہور میں مقرر ہوا۔ اور چند صاحبان اسسٹنٹ ریذیڈنٹ اضلاع میں واسطی انتظام اور امن کے بھیجی گئی چنانچہ افغانستان کی حصہ شرقی میں بمقام پشاور۔ جارج لارنس صاحب اور بمقام بنوں و دیرہ جات۔ ہربرٹ اڈورڈس صاحب ناظم اور حاکم ہوی بعد اوسکی ۱۸۴۸ء کو ایک بلوہ ملک پنجاب میں واقع ہوا۔ اوّل تو دیوان مولراج نی ملتان میں فساد کیا اور دو صاحبان انگریز کو مار ڈالا اور پھر چتر سنگھ نے ملک ہزارہ میں سرکشی کری اور جب پشاور میں یہ سکھ نے بغاوت کی تو جنرل جارج لارنس صاحب اور اونکی میم صاحبہ نی کوہاٹ میں سلطان محمد خان بارک زئی کے پاس پناہ لی تھی صاحب موصوف سلطان محمد خان کے محسن اور آزادکنندہ یعنی ہنری لارنس صاحب کے بھای تھی سلطان محمد خان نے ننگ افغانی کو داغ لگا کر جنرل جارج لارنس صاحب اور انکی میم صاحب کو بتاریخ ۳ دسمبر ۱۸۴۸ء سکھوں کے حوالہ کردیا اور کرنل سر ہربرٹ اڈورڈ صاحب مذکور کی تسخیر میں بانضمام تمام مشغول ہی اس بلوہ میں بھی سوای ملتان کے چار بڑی سخت لڑائیاں ہوئیں کہ جن میں سی ۱۰ فروری ۱۸۴۹ء کو اخیر لڑائی میں بمقام گجرات سکھوں کو شکست فاحش نصیب ہوئی اور بمقام راولپنڈی۔ شیر سنگھ اور چتر سنگھ از خود افسران فوج انگریزی کی حضور حاضر ہوگئی بعد رفعہ فساد ثانی کے بموجب انتہا رمورخہ ۲۹ مارچ ۱۸۴۹ء تمام ملک پنجاب معہ حصہ شرقی افغانستان سلطنت انگریز میں داخل ہوا کمپنی کا ٹھیکہ فسخ ہوکر ۱۸۵۸ء سی ملکہ معظمہ وکٹوریا شاہزادی انگلستان ہند وستان کی فرمان روا ہی افغانستان کے حصہ شرقی میں نی نا دو قسمت اور پانچ ضلع ہیں اور ہر قسمت میں ایک صاحب کمشنر اور ہر ضلع میں ایک ایک صاحب ڈپٹی کمشنر اور چند صاحبان اسسٹنٹ کمشنر اور اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر کام عدالت کرتی ہیں کل آمدن سالانہ حصہ مشرقی افغانستان محدودہ گورنمنٹ انگریزی تقریباً بیس لاکھ روپیہ کے ہے +

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

حال انتظام سرحد اقوام سرکش

واضح ہو کہ حصہ شرقی افغانستان محروسہ گورنمنٹ انگریزی یعنی قسمت دیرہ جات اور پشاور کے
مغربی و شمالی حدود کی پہاڑونمین کل آزاد قومین آباد ہین اور انگریزی عملداری سے پہلی وہ لوگ سیدانکے
ملک کو بطور شکارگاہ تصور کرتے تہی مدت مدید سے کچھہ بباعث تعصب مذہبی اور زیادہ تر اپنی جبلی طینت
کے سبب سے اس ملک مین غارت گری اور راہزنی کرتے چلے آئی ہین گورنمنٹ انگریزی نی اونکی حملہ
اپنی علاقہ سے صرف اسطرح روکے ہین کہ بوقت وقوع کسی مفسد بدعت کی اونکی پہاڑونکی اندر فوج بہیجکر سزا
سرزنش کی گئی اور واسطی آیندہ کے اطمینان امن بزور شمشیر لیا گیا ضلع پشاور۔ علاقہ یوسف زئی کے
شمالی و شرقی پہاڑونمین قوم حسن زئی اور متعصب و مابی ہندوستانیونکی واسطی جو مقام ستانہ۔ اور
نواح کوہ مہابن مین مجاہدین بنکر قرار گزین ہوتے ہین چندمراتب فوج کشی ہوی ۱۸۵۸ء مین جب ستانہ پر
بسرکردگی میجر جنرل سر سڈنی کاٹن صاحب یورش ہوئی تو اوسکی بعد قوم امازئی اور قوم جدون
سی عہد لیا گیا کہ بہران آوارہ ہندوستانیونکو ستانہ مین آباد ہونے دینگے کہ جس سے رعایا سرکار انگریزی
کو تکلیف پہونچا سکین لیکن ۱۸۶۱ء مین بمقام ملکا علاقہ چملہ کے بیچ بسبب عہد شکنی قوم امازئی و جدون کے
اوس قسم کے ہندوستانیون نے اجتماع کیا اور بی گناہ رعایا سرکار کو تکلیف دینی شروع کری جسکی تدارک کے
واسطی ۱۸۶۳ء مین ایکدستہ فوج کا زیر حکم بریگڈیر جنرل سیر نیول چمبرلین صاحب بدستہ درہ انبیلہ پہاڑ کے
اندر بہیجا گیا ۲۶۔ اکتوبر ۱۸۶۳ء کو بڑی سخت لڑائی ہوی اہل بنہیر اور سواتہ نے بہی چملہ والونکی مدد
لری آخر کار بعد بہت سی لڑائیونکی موضع انبیلہ و لعلو و ملکا جلا دیا گیا اور چملہ و بنہیر والونسی ہندیرعایا
اس اطمینان کیواسطی کہ آیندہ ہندوستانی لوگ وہان قیام نکرسکین لیکر فوج انگریزی واپس آئی اور اسطرح
قوم مہمند بنڈیالی۔ و موسی زئی نے جو دریا سواتہ کی کنارہ چپ اور رہست کی پہاڑونمین ملحق حدود
سرکاری آباد ہین ہمیشہ سرکاری رعایا کو تا بمقدور تکلیف پہونچانی سی دریغ نہین کیا تہا ماہ جنوری ۱۸۶۱ء
مین اونکی سردار نواب خان نے خود بخود آزمایش کا نتیجہ دیکہکر اطاعت قبول کی ۱۸۶۳ء مین قوم مہمند

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

شاخ موسی زئی وغیرہ نی بسرکردگی **سلطان خان** فرزند **سعادت خان** لعل پورہ کی سرحد
پر بہت جرات سی مزاحمت کی الآ ایک دستہ فوج انگریزی نے اونکو پیچھی ہٹاکر پس پاکردیا آخرش
سردار **محمد علیخان** ولیعہد **امیر شیر علیخان** والی کابل نی جاکر **سعادت خان** کو گرفتار کرلیا
اور جہت آیندہ انتظام فساد کیا پشاور اور کوہاٹ کی سرحد پر درہ خیبر سی لیکر مشرق کوہ خنگان
تک قوم آفریدی جنگجو فرقہ آباد ہے ابتدا مین اسکی جانب سی بہی وارداتین بہت ہوتی رہین کئی دفعہ
سرکوبی سی کچھہ سیدہی ہوئی مگر تا ہنوز کبہی کبہی پرخاش کہتی ہین وہ درہ جسمین سے کوہاٹ اور پشاور
کا رستہ انکی پہاڑونکی بیچ سی ہے اسمین انکی مزاحمت زیادہ تر موثر ہوسکتی ہے قوم آفریدی کی عادات
مین وخوش خوئی کی ساتہہ ایک دلیری داخل ہے اس قوم سی جنوب کچھہ ضلع کوہاٹ اور اکثر باہر از حد
محدود سرکار رہتی اورکزئی بستی ہے زیادہ تر ذکر کے لایق اس سرحد پر قوم وزیری ہے جنکا مفصل حال
اس کتاب کے دوسرے حصے کے چوتہی باب مین لکہا گیا ہے قوم وزیری اور بٹنی سی جنوب قوم شیرانی نے
بہی چند عرصہ سرکاری علاقہ سی مزاحمت رکہی مگر فی الحال وہ صاف اور جب ہین ضلع دیرہ غازیخان کے
مغربی پہاڑونمین اقوام بلوچ سی قوم مری زیادہ تر فتنہ انگیز ہے **مولف** نی جو قریب چار سال سرحد
پر کام کیا ہے اپنی تجربہ اور لوگونکی عادات سی جو امورات مفید انتظام سرحد معلوم ہوئی اونکو بدون
لکہی چہوڑ دینا مناسب نہ سمجہا واضح ہو کہ یہہ آزاد قومین جو ہماری سرحدی پہاڑون مین ہمسایہ ہین اکثر
سادہ لوح بعلم کینہ توز زود رنج ناعاقبت اندیش اور متعصب ہین اس قسم کے لوگو نپر آشتی زیادہ کار
گر ہوتی ہے مگر بعضی مواقع پر برعکس اوسکی فوراً سرکوبی مطلوب ہے ان اقوام مین عموماً دو قسم کے لوگ ہین
ایک وہ قومین جنکی آمدرفت سرکاری علاقہ مین بذریعہ بیوپار و خرید فروخت ضرور یات رہتی ہے دوسرے
وہ شعبی جنکے آمدرفت کم یا نہین ہے جب سرکاری علاقی مین باہر کی سرحدے لوگونکی جانب سی کوئی واردات
از قسم سرقہ یا ڈکیتی وغیرہ سرزد ہو تو سب سی پہلے عہدہ دار سرکار یکو دریافت کرنا اس امر کا مطلوب ہوتا ہی
کہ مجرم اس جرم کا کون قوم شعبی سی ہے امر گرچہ اندر پہاڑ کی عیان ہوتا ہی مگر جاسوس کے بیانکی نسبت جبتک
کامل اطمینان چند مختلف بیانون سی نہوسکی اعتبار کم کرنا چاہئی بعضی دفعہ جاسوس خلاف واقع بیان کردیتے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہین جب یہہ امر محقق ہوچکا کہ فلانی قوم کا مجرم تہا تو اسبات کی تمیز مطلوب ہوتی ہے کہ اُس قوم کی بہیر کی آمد رفت ہماری علاقی مین ایسی ہے کہ جب اوسکی بندش کیجاوی تو اوس قوم کی لوگ ہماری دعوی کی ایفاء بذریعہ حاضری مجرم یا واپسی مال مسروقہ یا جیسی انصاف کو مطلوب ہوکر دینگی جب یہہ صورت ہو تو بذریعہ پیغام اُس قوم کی مکانن کو اطلاع دیجاوی کہ اسقدر میعاد مین مال یا مجرم حاضر کرین اور اگر اپنی بہتری سمجہتی ہین تو میعاد معینہ کے اندر حاضر ہوکر عدالت مین بابت اُس الزام کی اپنی صفائی کرائین ورنہ بعد میعاد مذکورہ کے اوس قوم کی بہیر اور آمد و رفت سرکاری علاقی سی تبتک علق بند کیجاوی گی جبتک جرم سی برئت نہ حاصل کرے یا دعوی کی ایفاء نہو اگر اوس میعاد مقررہ کے اندر کوئی صورت نکرین تو فورًا اونکی بہیر مسدود کرکے جو آدمی اوس قوم کا ملی اوسکو بطور یرغمال گرفتار کرکے مال جو بہیر کا ملی قرق کیا جاوی تا وقتیکہ وہ لوگ دعوی عدالت کو قبول کرکے مال یا مجرم یا تعویضہ مجوزہ حاکم آدا کرین اکثر معاملات مین تجربہ سی یہہ طریق کارگر ہوا دوسری صورت یہہ ہی کہ جب مجرم اوس قوم کا ثابت ہو جسکے آمد رفت ہماری علاقی مین کم ہو یا بعقدر سی تو بقول حامی (مصرعہ کہ جز جہل بجہل نا روشکست + چپ چاپ اُس مجرم کی قوم کا جو آدمی یا بہیر ملے اوسکو پکڑ کر بطور یرغمال رکہا جاوی اور ہر قوم کیطرف پیغام بہیجا جاوی کہ جبتک تم مال یا مجرم یا جیسا دعوی عدالت کا ہو تسلیم نہین کروگی تو یہہ مال مقروقہ تمہارا نیلام ہوجاویگا اور یرغمال ہے بند رہیگا یہہ تجویز آخری گرچہ بعضی حاکم برتتی ہین اور ظاہر مین اس سی فایدہ واپسی مال کا نکل آتا ہی مگر حقیقت مین مخلوق کو یہہ طباع سی غیر موافق اور نیز اوس مشہور رسم بازی انتظام سلطنت انگریزی مخالف ہی کیونکہ بی خبر اسطرحکی ناکہان گرفتاریسی لوگ طعن و غادہی اور ظلم کا نسبت عدالت کے کرتے ہین جہانتک ہوسکے اُس قوم ماخوذ کو معقول کرکے بہرخواہ جبرًا معاوضہ لیا جاوی مگر اونکو مہلت پیشی عذرات اور صفائی اتہام ضرور دینی چاہئی تاکہ محروسہ سلطنت انگریزی کی باہر کے لوگونکی دل پر یہہ بات نقش ہوجاوے کہ عدالت ہای سرکار یکبو قت انصاف پذیر ہی سب مخلوق اندر باہر کی یکسان ہے اسبات کا یقین ہوجانا باعث نتیجہ نیک کا معلوم ہوتا ہے مگر ملحوظ رہی کہ یہہ صورتین مندرجہ بالا عام ہین اور سرحدی انتظام ایسا نازک ہی کہ ہر مقدمہ و قوعہ مین خاص غور کے ساتہہ انجام ہونا چاہئی جن اقوام کی ساتہہ عہد ہوچکا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہی اونکی نسبت ہمیشہ بموجب اوس اقرار کی عملدرآمد کیا جاوی وہ عہدہ دار جنہون نے سرحدی انتظام مین تجربہ
لیا اس امر مین متفق ہونگی کہ اگر مجرمان کو ہی کی صرف ذات خاص تک مواخذہ محدود کیا جاوے
تو انتظام سرحد مطلق نہین ہوسکی گا کیونکہ وہ مجرم ایک یا چند شخص مین جب پہاڑ مین جاکر پنہان ہی تو
خاص اونکی ذاتی گرفتاری بہت دشوار ہی اسواسطی اوس مجرم کی کل قوم مواخذہ طلب سمجھنی چاہیئے
مگر اسمین اتنا خیال رہی کہ سب سی پہلی مجرم کی اس شاخ کی آدمی ماخوذ کئی جاوین جنکا تعلق اوس سے
ہو اور اسکی نیکی بدی کا اثر اپنی پر موثر سمجھین اور اوسکی بعد اوس شاخ کی بڑی قوم جو ابدہ سمجھی
جاوی تاکہ اس دباؤ ذمہ واری مشترکہ سی وقوع واردات کم ہو اور لوگ سمجھین کہ بہت آسانی کے
ساتھہ سرکاری عدالتین ہم سی مواخذہ اور معاوضہ سخت لیکر اُس فایدہ کی جگہہ جو غارتگری و سرقہ سی
ہو انقصان پہونچاوینگی واسطی حصول واقفیت شاخ اور قوم ہر ایک فرقہ کے حصہ دوم اس کتاب کا
دیکھو بعض واردات کبھی کبھی ایسی سنگین اور نازیبا ببب جہالت سرحدی لوگونکی وقوع ہوجاتی ہین کہ
جنکی انتقام اور آئندہ کی اطمینان لیے کیواسطی بمنظوری سوپریم گورنمنٹ قوم مجرم کے پہاڑی ملک اندر
فوج لیجاکر اونکو سزادینی کی ضرورت ہوتی ہی تاکہ لوگ یہہ سمجھکر عبرت پکڑین کہ سرکار انگریزی صرف آشتی
کی حکمت سی اپنی سلطنت محروسہ کی حفاظت نہین کرتی بلکہ بزور شمشیر معاوضہ لینی کی توفیق رکھتی ہے
الا اسطرحکی فوج کشی بہت احتیاط طلب ہے تاکہ سوای اُس قوم مجرم کی اور لوگ ناحق دشمن نہ بنای جاوین
اور نیز اوس فرقہ مدعا علیہ اور دیگر اقوام ہمسایہ کو باعث اُس فوج کشی کا محض پاداش جرم اپنی کا
سمجھا جاوے فی الحال ایسی سخت تدارک کی ضرورت کم پیش آتی ہے - جہت روکنی حملہ بیرونی اور انتظام
اندرونی سرکار کیجانب سی اضلاع سرحدین بمقام پشاور سب سی بڑی چھاونی فوج جنگی معین ہے
جہان میجر جنرل بہی رہتا ہی اور بمقام کوہاٹ - اور بنون - اور مردان - و ڈیرہ اسمعیل خان - اور
راجن پور ضلع ڈیرہ غازیخانین بقدر ضرورت فوج پیدل اور سوار معہ توپخانہ رہتی ہی اور اضلاع کے
مقامات مفصل مین پولیس کا انتظام ہی علاوہ انکی واسطی روک اور سرکوبی پہاڑی لوٹیرونکی دہکوچہ
سرحدی مین مواقع مناسب پر چوکیات سپاہ سرحدی مقرر ہین جو وقوع واردات کی خبر پاکر فوراً مجرمان

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

لوہی کا تعاقب کرتی ہین اور درہ آمد رفت سارقان کو روک رکھتی ہین تاکہ مجرم گرفتار ہی سی بچ
نہ جاوین یا مال مسروقہ نہ لیجاسکین اس قسم کی چوکیات کو زبان مروجہ **پوست** کہتی ہین اور لارڈ ایلنبرا نے
حاصل ہوتا ہی بشرطیکہ کمانیر سرحد کی نگرانی کا مل رہی خرچ مشاہرہ افواج اور ملکی ملازمان سرکار و نیز دیگر اخراجات
ضروری جو اس حصہ شرقی افغانستان مین ہوتی ہین آمدن اوسکے سے بہت زیادہ ہے مگر یہہ خرچ کل ہندوستان کی
سلطنت کی حساب مین محسوب سمجھنا چاہیے کیونکہ افواج متعینہ سرحد صرف اس ملک کی اندرونی ہی حفاظت نہین
کرتی بلکہ باہر کے غنیم کی حملہ روکنے کے واسطے ہندوستان کی مغربی دروازہ پر مستعد بیٹھی ہے زمانہ ماضیہ مین اکثر حملے ہندوستان
پر اس راستی باہر کے غنیمون نی کی الحال اسطرح کا خطرہ مغربی جانب سی متخیل نہین ہے اب ہندوستان کی بادشاہ
ایسی عیاش اور بے خبر نہین ہین کہ تیمور اور نادر دہلی کے دروازہ کی پاس پہونچین تب شہنشاہ کو بزم
جھوڑکر رزم کا خیال آوی بلکہ قیاس ہوتا ہے کہ کبھی زمانہ آئندہ مین مغربی جانب دو عقلمند بادشاہون کی
سلطنت ملحق ہوجاوینگی ۔

موقع سرحد

مؤلف کی راے مین پنجاب کی مغربی حد جو سلطنت ہندوستان کی سرحد ہی بہت اچھی موقع پر واقع ہے
اگر کبھی وہ زمانہ آوی کہ سلطنت ہند کو مغربی جانب سی غنیم کی یورش کا خطرہ پیدا ہو تو یہہ موقع بالتقویت
مقابلہ کیواسطے بہت اچھا ہی کیونکہ غنیم مغربی پہاڑون دشوارگذار سی سختی اور تکالیف کا کوفت کیا ہوا جب
ہماری سرحد کے قریب پہونچا تو اسطرف کی تازہ دم فوج اوسپر تنگ کہاٹیون کی بیچ بہ آسانی کامیاب
ہوسکی کی دوسری اس موقع پر عند الضرورت پنجاب اور دیگر اطراف میدانی محروسہ سلطنت ہندوستان کی ملک
اور رسد اپنی فوج کیواسطے بہت جلد اور بلا تکلیف میسر ہوسکی کی اور غنیم کو مغربی کوہ ملحقہ مین رسد کا بہم پہونچنا
اور آرام ملنا نہایت دشوار بلکہ قریب ناممکن کے ہوگا پس سلطنت ہند کی حدود موجودہ کے اندر تقویت
کرنی باہر کی تاکہ گیری سی زیادہ مفید ہے کیونکہ اگر ہم اس سرحد کو چھوڑکر اور مغرب کو حدود بڑہاوین
جنکی بڑہانیکا منشا بالکل گورنمنٹ کا نہین ہے تو ہمارے واسطے وہ قیس سی مغرب جاکر
لمی رسد اور عدم رسی کمک اور تکلیف راہ کا وہی حال ہوگا جیسا غنیم کو اوس طرف کی آنی سی ہوتا البتہ اگر

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہماری حدود کوہ ہندوکش شمالاً اور کوہ سیاہ جو ہرات سی مغرب جی غرباً ہوجاوی تو پھر باہر کی دشمن کو اس سرحدی ہی اُس سرحد پہ تازیادہ دشوار ہوگا گرچہ اُن حدود کی اندر چند عرصہ مشکل ہوگا مگر اخیر کو ترقی تجارت جو ایشیا کو چک اور دیگر ملکون مین پہنچائی جاسکتی ہے اور نیز اور امور رفاہ عام سی دنیا کو بڑا فایدہ پہونچی گا مگر یہہ امر انصاف قبول نہین کرسکتا اور نہ گورمنٹ کو منظور ہی کہ ناحق مغربی مُلک پر دخل کیا جاوی الاّ اگر اصل حقدار افغانستان عہد شکنی کرین یا کوئی اور غنیم شمالی طرف سی اگر دخیل ہونا چاہی تو تب اور وہنسی اُس مُلک پر سلطنت ہند کا زیادہ دعوی ہی کیونکہ زمانہ قدیم مین صوبہ کابل اور قندہار اکثر سلطنت ہند کی ماتحت رہا ہے تو اُس دعوی کی پیروی گورمنٹ انگریزی فی الحال نہین کرنا چاہتے +

اخیر مین ایک فہرست

چوکیات یعنی پوست ہاے سرحدی درج کیجاتی ہے جس سی معلوم ہوگا کہ سوای ضلع پشاور اور دیگر جہاونی ہاے کلان کی صرف پہاڑی سارقان کی مسدودی کیواسطی سلسلہ کوہ کی ملحق کوہاٹ سی لیکر ڈیرہ غازیخان تک کسقدر چوکیات اور کتنین سپاہ بھی واضح ہو کہ ضلع پشاور کی حدود پر اس سی بہت زیادہ فوج بیرونی چوکیات مین متعین ہے +

○

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

فہرست جوکیات بقید نام ضلع وچوکی و تعداد سپاہ

نمبر شمار	نام ضلع	نام چوکی	فوج کشادہ پنجاب		الوس یا معرکہ		تعداد کل		کیفیت
			تنخواہ	تعداد	سوار	پیادہ	تنخواہ	تعداد	
۱	کوہاٹ	بہادر خیل	۳۷	۸۳	۰	۰	۳۷	۸۳	
۲	ایضاً	لتمبر	۹	۲۳	۰	۰	۹	۲۳	
۳	ایضاً	ناڑی	۸	۱۶	۰	۰	۸	۱۶	
۴	ایضاً	بانڈا	۵	۰	۰	۰	۵	۰	
۵	ایضاً	لاچی	۵	۰	۰	۰	۵	۰	
۶	ایضاً	گدا خیل	۵	۰	۰	۰	۵	۰	
۷	ایضاً	گومت	۲	۰	۰	۰	۲	۰	
۸	ایضاً	محمد زئی	۲	۱۵	۰	۰	۲	۱۵	
۹	ایضاً	کوتل	۲	۲۲	۰	۰	۲	۲۲	

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

نمبر شمار	نام افسر	فوج کشادہ بنجاب				الویس یا معرکہ		تعداد کل		کیفیت
		نام کمپنی	سپاہی	سوار	سپاہی	سوار	سپاہی	سوار	سپاہی	
۱	نبون	دہمی	۰	۰	۱۸	۱۰	۱۸	۱۰		
۲	ایضاً	گوشتی	۰	۰	۹	۱۴	۹	۱۴		
۳	ایضاً	کورم	۹	۱۰	۳	۰	۱۱	۱۰		
۴	ایضاً	برج باران	۰	۰	۷	۱۴	۷	۱۴		
۵	بنون	جانی خیل	۵۴	۷۰	۳	۰	۵۶	۷۰		
۶	ایضاً	تجوڑی	۰	۰	۹	۴	۹	۴		
۷	ایضاً	توچی	۰	۰	۷	۱۴	۷	۱۴		
۸	ایضاً	والی	۰	۰	۹	۴	۹	۴		
۹	ایضاً	خیرو خیل	۰	۰	۱۰	۵	۱۰	۵		
۱	وسیعلیخان	درہ بین	۰	۰	۶	۴۷	۶	۴۷		
۲	ایضاً	امان خیل	۰	۰	۳	۰	۳	۰		
۳	ایضاً	ملازئی	۰	۰	۱۶	۱۲	۱۶	۱۲		
۴	ایضاً	کوٹ نصرت	۰	۰	۳۰	۱۰	۳۰	۱۰		
۵	ایضاً	مانک	۴۲	۴۷	۱۰	۰	۵۲	۴۷		
۶	ایضاً	تور	۰	۰	۳۰	۱۰	۳۰	۱۰		
۷	ایضاً	ڈیرا	۰	۰	۸	۷	۸	۷		
۸	ایضاً	گوئل	۱۸	۲۲	۲	۰	۲۰	۲۲		
۹	ایضاً	مرتضی	۰	۰	۹	۸	۹	۸		
۱۰	ایضاً	لونی	۰	۰	۳۰	۱۰	۳۰	۱۰		
۱۱	ایضاً	زرکنی	۰	۰	۳۰	۱۰	۳۰	۱۰		
۱۲	ایضاً	درابن	۴۲	۱۲	۲	۰	۴۴	۱۲		
۱۳	ایضاً	شاہ عالم	۰	۰	۸	۸	۸	۸		

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

نمبر شمار	ضلع	نام موضع	فوج کشادہ پنجاب		الوسن یا معرکہ		تعداد کل		کیفیت
			مقتول	مجروح	سوار	پیادہ	مقتول	مجروح	
۱۴	ایضاً	جودھوان	۰	۰	۴	۰	۰	۴	
۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	
۱۶	ڈیرہ اسمٰعیل خان	کوٹ گلا	۰	۰	۴	۸	۴	۲	
۱۷	ایضاً	گوردالے	۰	۰	۶	۰	۶	۰	
۱۸	ایضاً	دولت والہ	۰	۰	۶	۰	۶	۰	
۱	ڈیرہ غازیخان	کنگیرہ	۰	۰	۴	۰	۴	۰	
۱	ایضاً	چوٹی	۰	۰	۴	۰	۴	۰	
۳	ایضاً	ڈدور	۰	۰	۴	۰	۴	۰	
۴	ایضاً	باطل	۰	۰	۴	۰	۴	۰	
۵	ایضاً	نوپور	۰	۰	۸	۴	۸	۲	
۶	ایضاً	ہودی	۰	۰	۱۶	۷	۱۶	۷	
۷	ایضاً	منگروٹہ	۳۴	۵۸	۴	۰	۳۸	۵۸	
۸	ایضاً	جوکھہ بدہو	۰	۰	۵	۰	۵	۰	
۹	ایضاً	دہوداہ	۰	۰	۱۱	۹	۱۱	۹	
۱۰	ایضاً	ہندووالا	۸۳	۳۵	۱۸	۰	۱۰۱	۳۵	
۱۱	ایضاً	درگرپے	۸۳	۳۳	۳	۰	۸۶	۳۳	
۱۲	ایضاً	استنی	۰	۰	۵	۰	۵	۰	
۱۳	ایضاً	اکرم کا ہول	۰	۰	۱۶	۶	۱۶	۶	
۱۴	ایضاً	لال گوشی	۰	۰	۵	۳	۵	۳	
۱۵	ایضاً	تجیانی	۰	۰	۱۳	۶	۱۳	۶	
۱۶	ایضاً	محمد پور	۰	۰	۸	۵	۱	۵	
۱۷	ایضاً	روم کا ہول	۰	۰	۱۷	۶	۱۰	۶	
۱۸	ایضاً	ہرند	۴۹	۴۰	۲	۰	۵۱	۴۰	

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

دوسرا حصہ صحیح بیان نسب نامۂ افغانان وغیرہ اقوام سکنائی افغانستان قوم وار

پہلا باب در بیان تحقیق و نسب افغان و وجہ تسمیہ افغان و پٹھان و پشتون

اپنی تحقیقات کا نتیجہ کہ جو سب سے پہلے مناسب نقد یا کر کتاب موسوم مخزن افغانی وغیرہ روایات کا انتخاب جس سے بعد لوگ اپنا نسب نامہ بنی اسرائیل تک جا ملاتے ہین درج کیا جاوے ۔

واضح ہو کہ مصنف مخزن افغانی نسب نامہ افغان اسطرح لکھتا ہے کہ حضرت یعقوب اسرائیل کے بارہ فرزندون مین سے یہودا پسر کلان سے افغانون کی نسل چلتی ہے اور یہودا کے پانچوین پشت مین ساؤل ملقب طالوت بادشاہ بنی اسرائیل پیدا ہوا جو حضرت مسیح کے وجود سے ایکہزار سچانوے برس پانزمانہ حال سے دوہزار نوسو ساٹھ برس پیشتر حضرت اشمویل نبی کے فرمانے سے بادشاہ بنی اسرائیل ہوا تہا اسکو اپنا مورث اعلے لکھتے ہین اسکے آگے

خلاصہ تحریر مخزن افغانی

اسطرح پر ہے کہ جب ساؤل طالوت نے اپنے گناہون سے استغفار کر کے سلطنت حضرت داؤد پیغمبر کو سپرد کرے اور ارادہ شہادت و جنگ کفار کیا تب حضرت داؤد کو وصیت کری کہ میری دو زوجہ حرم میز حمل دار ہین اونسے دو فرزند نرینہ پیدا ہون گے جنکی تاثیج اور اونکی اولاد کی شجاعت تا قیامت صفحۂ روزگار پر یادگار رہیگی اور کثرت تعداد مین اونکی ذریات سب طوایف سے راجح ہوگی اور جب طالوت مع

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

وہ فرزندان خود کفار کے ہاتھ سے شہید ہوگیا اور حضرت داؤد نے عنان سلطنت اپنے ہاتھ
مین لی تب حسب وصیت ساؤل طالوت کی اُن دو حاملہ عورات کی پرورش اور خبر گیری کما ینبغی کرے
تاکہ بعد انقضای ایام حمل ایک روز مین دونون سے فرزند نرینہ پیدا ہوئے حضرت داؤد عم نے ایک کا
نام اَرْخِیا اور دوسرے کا اَرْمِیا رکھا اور جب وہ دونو بلوغت کو پہونچے تو پہلوانی اور شجاعت مین
لوئی سبقت میدان مبارزت سے لیگئے مہتر داؤد نے ارخیا کو وزیر ممالک بنایا اور ارمیا کو اپنے
کل فوج کی سپہ سالاری پر مختار کیا ان ہر دو برادران کے یمن قدوم سے تمام ممالک اور رعایا اور
سپاہ مین رونق اور رفاہیت اور معموری اور آبادی مضاعف ہوئی ان دونون بھایون
کے بھی دو فرزند اولوالعزم پیدا ہوئے آرخیا نے اپنے فرزند کا نام آصف رکھا اور ارمیا نے اپنے
پسر کو اَفغنہ سے نام زد کیا جب یہہ دونون لڑکے سن رشد اور تمیز کو پہونچے تو آرخیا اور ارمیا مرگئے
اور حضرت داؤد عم نے منصب پدری یعنی وزارت آصف ابن آرخیا اور سپہ سالاری افغان
بن ارمیا کو عطا کرے بعد وفات حضرت داؤد کے حضرت سلیمان عم پادشاہ ہوا اور
اس نے بدستور آصف اور افغان کو وزیر اور سپہ سالار قایم رکھا تھوڑی مدت مین ضابطہ
آصف ہفت اقلیم مین جاری ہوا اور ضابطہ افغان بر جن و انس و بہایم و سباع و طیور اور سوا اسکے مصلحت
افغان کے کوئی کام نہین ہوتا تھا اور تعمیر عمارت بیت المقدس یا اور سلیم کے افغان کے
سپرد ہوئی اور حضرت سلیمان علیہ السلام نے ہزار ہا بواب اور حجاب اور دیو افغان
کے سپرد کئے جنہون نے چالیس برس مین عمارت بیت المقدس کی پوری کرائی اور زبان پشتو افغان
کو دیون نے سکھائی اور بعد وفات حضرت سلیمان کے باقیماندہ کام تعمیر بیت المقدس
افغان نے دیون سے پورہ کرایا اور افغان کے چالیس پسر پیدا ہوئے اور اولاد افغان کی
کثرت جمعیت مین اس مرتبہ کو پہونچی کہ کوئی قبیلہ ربع مسکون مین برابر اونکی نہ تھا اور
آصف و افغان تا آخر ایام زندگانی خود بیت المقدس اور ممالک روم اور شام
مین صاحب اختیار امور سلطنت کے تھے اور حل و عقد بنی اسرائیل قبضہ اقتدار ان ہر دو

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

برادر مین تہا جب دونون بہائی مر گئے تو اونکی بہت اولاد اوس ملک مین آباد تھی مدت
کے بعد جب بخت نصر نے بیت المقدس پر یورش کرکے خرابی کی اور بنی اسرائیل کو
جلاوطن کر دیا تب قبایل اولاد آصف و افغان اکثر اکوہ غور اور کوہ فیروزہ اور جبال
خراسان مین آکر آباد ہوئی اور بعضی عرب مین جا بسے جو قوم افغان کوہ غور اور نواح خراسان
مین آباد ہوئی تہے اونکی تعداد مین بہت ترقی ہوی اور کثرت قبایل سے ہمراہ کفار اوس نواح کی متواتر جنگ
کرکے غالب آی اور وہ پہاڑی ملک غور وغیرہ اپنے قبضہ مین کر لیا اور جو افغان کی قوم عرب مین جا آباد ہوے
اوسمین سے خالد ابن ولید مشہور ہوا جو بڑا دلاور تھا اور بہت ملک مفتوح کئے اور اوسکو
سیف اللہ کا لقب عطا ہوا جب حضرت محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم
مدینہ منورہ کو ہجرت فرما ہوئے تب خالد ابن ولید کی تحریر سے جو قوم افغان کی کوہ
غور مین آباد تھی اوسکی رؤسای سے چند کس متوجہ مدینہ کے ہوئے اور بزرگترین اوس جماعت
افغنہ کا قیس ابن عیص تھا جسکا سلسلہ نسب مخزن افغانی مین یون لکہا ہے کہ قیس مذکور کا
کہی نامہ سبی و ہفت پشت ساول ملقب طالوت بادشاہ بنی اسرائیل اور پچہیل و پنج واسطہ حضرت
ابراہیم خلیل اللہ اور شعبت و سہ بحضرت ابوالبشر آدم صفی اللہ ص سے جا ملتا ہے
اور شجرا اسطرح لکہا ہے کہ قیس بن عیص بن سلول بن عتبہ بن نعیم بن مرہ بن جلندر
بن سکندر بن زمان بن علین بن بہلول بن سلم بن صلاح بن قارود بن عثمم بن
فہلول بن کرم بن عمال بن حدیقہ بن مہال بن قیص بن علیم بن اسمول بن ہارون
بن قمرود بن آلی بن صلیب بن طلال بن لیوی بن عاقل بن تارخ بن ارزند
بن مندول بن سلم بن افغان بن ارمیا بن ساول الملقب بملک طالوت بن

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

قیس بن عنبہ بن عیص بن ورئیل بن یھودا ابن یعقوب بن حضرت اسحاق بن مہتر ابراہیم خلیل اللہ الے آخرہ - اور وہ جماعت بعد وصول بمدینہ پیغمبر آخرالزمان پر ایمان لاکر مشرف اسلام ہوی اور آنحضرت نے فرمایا کہ قیس نام عبرانی ہی اور مین عرب ہون ازروی کرم قیس کا نام عبدالرشید بدلکر رکھا اور فرمایا کہ تم اولاد ملک طالوت سی ہو جسکو حق سبحانہ تعالے نے قرآن حمید مین بخطاب ملکی یاد فرمایا اسواسطے آیندہ بہتر ہے کہ تمکو بھی ملک کہا جاوے اونہین دنون مین حضرت ختم المرسلین صلے اللہ علیہ نے واسطے فتح مکہ معظمہ عزیمت فرمای اور قیس عبدالرشید کو باجمعہ از بنی افغان بہمرہی خالد اوپر مقدمہ عسکر ہمایون تعین فرمایا چنانچہ فتح مکہ کی لڑائی مین افغانون سی کارہاے شایان تردد نمایان بظہور آئی اور ہفتاد کس از قریش بغاوت شعار خاص عبدالرشید کے ہاتھہ سے قتل ہوئی تب پیغمبر صاحب نے خوش ہوکر فرمایا کہ اس شخص کی اولاد سی سلسلہ عظیم پیدا ہوگا لہ تا قیامت استحکام دین اسلام کی کرینگی اور استحکام اس قوم کا مثل اوس سخت لکڑی کے ہے کہ جسپہ بنیاد جہاز کی رکھی جاتی ہے اور اوس لکڑی کو پٹہان کہتے ہین اور اس سبب سی قیس عبدالرشید پٹھان کی القاب سی ملقب ہوا اور اوسکی اولاد پٹہان کہلاتی ہے اور قیس عبدالرشید نے واپس آکر کوہ غور وغیرہ نواح مین دین اسلام کی تلقین کرے اور سب افغان صحیح النسب اوسکی اولاد سے ہین +

تمت کلامہ

پس ان روایات سی امور ذیل غور طلب اور تنقیح خواہ ہین +

اول افغان یھودا ابن یعقوب کی نسل سی ہین اور ساول طالوت بادشاہ بنی اسرائیل کے اولاد ہین +

دویم - ارخیا اور ارمیا پسران ساول تھے جنکو داود نے وزیر ممالک اور سپہ سالار بنایا +

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سیوم-**افغان**- مورث اعلے اس قوم کا ارمیا کا بیٹا ساؤل کا نبیرہ حضرت سلیمانؑ بادشاہ کا سپہ سالار تہا +

چہارم-**بیت المقدس** افغان کے اہتمام سی بنی اور زبان پشتو اوسوقت دیوون نے افغان کو سکہائی اور لطنطنہ افغان جن اور انس اور حیوان پر جاری ہوا اور کل اختیار بنی اسرائیل پر اور شام و روم پر افغان کا تہا +

پنجم-اولاد **افغان** اس کثرت سی ہوئی کہ کوئی قبیلہ ربع مسکون یعنی تمام دنیا آباد کا اوسکی برابر نہین تہا +

ششم- جب اولاد افغان کی جلاوطن ہوکر کوہستان غور مین آئی تو سبب کثرت جمعیت اور لوگون کو مار کر سب پہاڑ اپنے قبضہ مین کرلیا +

ہفتم-**خالد ابن ولید** جو مکہ مین رہتا تہا وہ بہی افغان ہے اور اسی سبب سی بڑا شجاع اور دلیر تہا +

ہشتم- قیس سردار افغانان غور کی ۴۰- پشت مین **ساؤل طالوت** سی اور ۵۰ پشت مین حضرت ابراہیم **خلیل اللہ** سی کو رسی جا ملتی ہے +

نہم- قیس **عبدالرشید** کو حضرت **خاتم الانبیاء** نی ملک کا خطاب دیا اس سبب سی جنبر افغان کو ملک کہتے ہین +

دہم- پٹہان اوس لکڑی کا نام ہے جسپر جہاز کی بنیاد رکہی جاتی ہی اور آنحضرت نی جنگ مکہ مین کا نمایان کرنیکے سبب قیس عبدالرشید کو پٹہان فرمایا ہی اس باعث سی اوسکی اولاد نی تسمیہ پٹہان کا پایا +

یازدہم-سب افغان صحیح النسب قیس عبدالرشید کی اولاد سی ہین علاوہ اسکے

دوازدہم- ایک ثقہ شخص نے اپنی چہل ورقی مین خود تراش یہہ بہی لکہہ مارا ہے کہ پشتو کی زبان عہد سلیمانؑ مین افغانون نے اسواسطے ایجاد کرے کہ سراجلاس بادشاہ سی پردہ اور راز کی باتین اس زبان مین کرین اور نیز افغانونکو عرب لوگ سلیمانی اسواسطے کہتی ہین کہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

انکی مورث اعلیٰ حضرت سلیمانؑ بادشاہ کی مصاحب تہی ؛

تحقیقات مولف ؛

میری سمجھہ مین جہانتک ممکن ہے اس معاملہ کی تفتیش بہت غور کی ساتھہ کی گئی اور ہر طرح کوشش
د اسطی حصول صحیح بات کی عمل مین آئی دیگر ملکونکی تاریخ خصوص کتاب الٰہی عہد عتیق یعنی توریت
زبور وغیرہ سی جنمین حال بنی اسرائیلونکا بہت وضاحت کی ساتھہ درج ہے روایات مندرجہ بالا
لی تصدیق نہین ہوتی بلکہ اکثر برعکس مراد ان روایات کی ثبوت مضبوط حاصل ہوتا ہے کہ ایک
روایت کی جواب مین جو کچھہ ثبوت حاصل ہوا ہے مفصل لکھا جاویگا الا اوسسے پہلے بیان اہمیت
اور سبب ایجاد ان روایات کا مناسب نظر آیا ناظرین با ہوش کو معلوم ہوگا کہ مبنیاد انکی کتاب
مخزن افغانی ہے جو سنہ ۱۰۱۳ ایکہزار تیس ہجری مین جسکو حال تک ڈہائی سو برس گذرا ہی ہ د
سلطنت جہانگیر ابن محمد اکبر بادشاہ خانجہان قوم لودی نے بدد نعمت اللہ سروے
ملازم خود تصنیف کی تہی وہ اپنی کتاب کی مقدمہ مین لکہتا ہے کہ قطب خان اور سرمست خان
ابدال ہمزہ خان توخی وعمر خان کاکڑ وظریف خان یوسف زئی اپنی ملازمان کو
افغانستان مین بہیجا اور انہون نی سلسلہ انساب قوم افاغنہ بوجہ احسن دریافت کر کے
تفصیل واقعات انساب ساؤل طالوت سی لیکر فتیس عبد الرشید تک بخوبی مشروحاً
اسم باسم تحریر کیا پس اس سی پایا جاتا ہے کہ مبنیاد اس کتاب کی صرف قطب خان وغیرہ
ملازمان خانجہان لودی کی زبان پر قایم ہوئی کیونکہ جو مخزن افغانی مین طبسری و مجمع انساب
ومعدن اخبار احمدی و گزیدہ جہان کشا کا حوالہ لکہا ہے اونمین مطلق اس سلسلہ کا ثبوت فتیس
عبد الرشید سی اوپر نہین ملتا اور بیان زبانی پر عقل اعتبار نہین کرسکتے خصوص اس سبب سی
کہ جب قطب خان وغیرہ دریافت کیو اسطی آئی تہی تو اوس زمانہ مین ساؤل ملقب طالوت
کی وفات کو ڈہائی ہزار برس سی بہی زیادہ مدت گذر گئی تہی پس قیاس کیونکر قبول کرے کہ اتنی دراز

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

مدت کا صحیح کورسی نامہ اور مشرح حال زبانی دریافت سی حاصل ہوا **قطب خان** وغیرہ ہمراہی اسکے
کچھ قطب عالم تو تہی ہی نہین جو کرامت سی معلوم کرجاتی جو شخص اس قوم کی حالات اور راہ و رسم
سی واقف ہی اوسکو معلوم ہوگا کہ زمانہ حال مین باوجود اسکے کہ عقل اور نسب شناسی کی شوق
مین ترقی ہی کوئی آدمی ایسا نہین ہوگا کہ ڈہائی سو برس تک بہی اپنا کورسی نامہ صحیح زبانی بتلاسکے
تو کیونکر ممکن تہا کہ اوس وقت ڈہائی ہزار برس سی بہی زیادہ کا کورسی نامہ زبانی دریافت ہوسکتا
اور اگر کوئی ادعا کرے کہ کسی کاغذ سی ملا ہوگا تو یہہ ادعا کچھہ وجود نہین رکہتا ایسی قوم مین
جیسا کہ افغان ہے باوجود طرح طرح کی انقلاب زمانہ کی کیا ممکن کہ اتنی پورانے زمانہ کا کوئی نوشتہ
رہا ہو بلکہ کسی اور ہوشیار قوم مین بہی کم ہوگا اور اس امر کا کچھہ ثبوت نہ مخزن افغانی مین ہے
اور نہ اب ملتا ہی باعث اور سبب تصنیف کتاب **مخزن افغانی** جو اوسکی مصنف نی لکہا ہے
اوسکو اس مراد سی یہان لکہا جاتا ہے کہ اوس سی معلوم ہو کہ وہ سبب ایسا تہا کہ جس سی خانجہان
کو غیرت انسانی نی یہانتک امادہ کیا کہ اوسکو اپنی قوم کی اعلی خاندانی اور خودنمائی خلاف
واقع درجہ تک لکہنی پڑے مگر مین کہتا ہون کہ اپنی قوم کی ایسی نفسانی معاملہ کی وجہ سی ہرگز
راستی کو نچہوڑنا چاہئی - واضح ہو کہ بعض نقول کتاب **مخزن افغانی** مین سبب تصنیف مندرجہ

شاید کاتب لوگ جائی گرفت سمجہکر چہوڑجاتی ہین مگر اصل مین یہہ سبب واقعی تہا اور جو کتاب مخزن افغانی
غلام حسن خان علی زئی ایلچی سرکار کابل کے معتبر خاندان کی کتب خانہ سی لی آیا اور اوسنے
مجہی ملے اور اب سامنی میرے میز پر پڑی ہے اوسمین یہہ لکہا ہے +

نقل بجنسہ

سبب و باعث تصنیف این کتاب آنست کہ بحضور بادشاہ ولی نعمت ما یعنی **محمد جہانگیر بادشاہ**
ایلچی ایران آمدہ افاغنہ را بدیوان منسوب ساخت واز کتاب معتبر ذکر برین منوال وانمودہ
کہ بسمع **ضحاک بادشاہ** ہفت اقلیم رسید کہ در دیار مغرب چند مونثان راہ زنان جمیلہ متصرف

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اند ضحاک فوج کثیر برائی تسخیر ان ولایت فرستاد زنان در جنگ غالب آمدند کارپیش نرفت
بعد ازان **ضحاک** **نریمان** را با فوج سنگین جرار تعین فرموده بعد جنگهائی شدید بر هزار بار
صلح قرار یافت چون نریمان را وقت بازگشتن نزد کوهستان مقام واقع شد شبی آدم دیو صفت
واهرمن سیرت از کوه بر آمده لشکر را زده زده پراگنده ساخت و با هزاران باکره در یک شب
ذفاف نمود چون افواج گریخته باز بر همان منزلگاه رسیدند جمله زنان را حامله یافتند چون
ازین ماجرا بخدمت پایه سریر سلطنت عرضداشت نمودند حکم آمد که آن زنان را در همان صحرا
وکوه بله سازند که در شهرها از نسل آنها فتنه و آشوب برپا خواهد شد گویا افغان از نسل آنها
هستند بنده را از سماع این سخن غیرت دامنگیر شده چند کسان جهاندیده که ذکر آنها در مقدمه
کتاب مرقوم گشته از امرائی لشکر خویش برگزیده و بگرد جهان فرستاده یک بیک انساب افغانیه
بتحقیق رسانیده درجه بدرجه مندرج گردانید **تمت قوله** هرچند که بهه روایت جو ایلچی ایران نے
عندیت اور حسد سی بابت اصلیت افغانان بیان کرے مطلق غلط اور ایسی بے وجود معلوم
هوتی هے که طفلانه قیاس بهی اوسکے مخالف فتوی دیوینگا مگر **خانجهان** جیسی عقلمند نے
اوس واهیات کی جواب مین حد سی باهر خود ثنائی کرے جب هم ثابت کرچکے که بنیاد مخزن افغانی
کی صرف زبانی هی اور سبب ایجاد اس ساخت کا ایک خاص باعث مندرجه بالا تها تو یه
هر ایک روایت **مخزن افغانی** جو ثبوت تحقیقات سی حاصل هوا اوسکو سلسله وار لکهها جاتا
اس بحث مین اگر کسی خود پسند صاحب کو کوئی لفظ ثقیل معلوم هو تو بنظر حق پژوهی معاف فرماوین
لیونکه **مولف** کو جو کچهه تحقیقات سی نتیجه حاصل هوا وه بلا رعایت قوم لکهها گیا **جواب** امر اول
یهودا ابن حضرت **یعقوب** علیه السلام که جسکو تین هزار برس سی زیاده عرصه گذرا هی صحیح کرسی نامه کا
سلسله یهونچانا امر ناممکن هے اور **ساؤل طالوت یهودا** کی نسل سی نهین تها بلکه بنیامین نهم آیه
ایک و دو کتاب اول حضرت **شموئیل** پیغمبر جسمین لکهها هے **ساؤل** ابن **قیس** بنیامین ولد حضرت
یعقوب کی اولاد سی تها پس یهه دلیل کتاب الهی کی ثبوت سی غلط هوئی **جواب دوم**

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کتاب الہی عہد عتیق اور جدید کی دیکھنی سے معلوم ہوگا ارخیا را ورارمیا نام کوئی پسر ساول
طالوت کا نہین تہا اونکی فرزند جنکے نام حضرت شموئیلؑ نبی کی کتاب سی ملتی ہین حسب
ذیل چار کس ہین یوناثان ابینا داب ملکیشوع ایشبوشث جنمین سی تین کس
اول الذکر ساول کے ہمراہ فلسطیان کی لڑائی مین ماری گئی دیکھو فصل اکتیس آیہ دوسی
چھہ تک کتاب اول حضرت شموئیلؑ اور چوتہا ایشبوشث اپنی بستر پر سوتا ہوا مارا گیا
جیساکہ آیہ پانچہ سی ہفت تک فصل چہارم کتاب دومین شموئیلؑ مین لکہا ہی فصل نہم آیہ
ایک سی آخر تک کتاب دومین حضرت شموئیلؑ مین لکہا ہے کہ حضرت داؤدؑ نی اسطرح
دریافت کیا کہ ایک کوئی خاندان ساول طالوت سی باقی رہا ہی جسکو مین بخصوص دوستی
ناثان ابن ساؤل نوازش اور احسان کرون اور صبا نام غلام خاندان ساؤل
جو تلاش سی واسطی لگانی اس بتہ کی منگایا گیا تہا اوسنی عرض کیا کہ ایک بیٹا لنگڑا یوناثان کا
یعنی نبیرہ ساول طالوت باقی ہے جسکا نام مفیبوشث ہی اور حضرت داؤدؑ نی
مفیبوشث کو طلب کرکے اپنا ہم نوالہ رکہا اور بہت نوازش فرمائی پس جائی غور اور تعجب ہے
کہ اگر حضرت داؤد علیہ السلام کی پاس ارخیا اور ارمیا پسران ساول طالوت نوکر
ممالک اور سپہ سالار ہوتی تو اس تلاش کی کیا ضرورت تہی اور یہہ بات ظاہر ہے کہ سردار لشکر
یعنی سپہ سالار حضرت داؤد علیہ السلام کا یوآب پسر صروئیا تہا دیکھو آیہ (۶)
فصل ہشتم کتاب دومین شموئیلؑ نبی پس ثابت ہوا کہ مخزن افغانی کی روایت
بی وجود ہی اور جو اوسمین لکہا ہے کہ ارمیا باپ افغان کا بڑا دلیر سپہ سالار تہا کہ حضرت
سی فتح حاصل کرتا تہا سو اس خود ترش فخر کا کچہہ ثبوت نہین ہی بلکہ فصل بست وسوم آیہ (۸)
سی (۳۹) تک جو آسامی بہادران لشکر داؤدؑ کی لکہی ہے اوسمین ارمیا اور افغان کا نام
نشان بہی نہین جو آب سوم کوئی افغان نام حضرت سلیمانؑ کا سپہ سالار نہین تہا جب
یواب سپہ سالار حضرت داؤدؑ کو سلیمانؑ نی قتل کرادیا تب بجائی اوسکے سردار

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

لشکر بنایاہ پسر یہویاداع مقرر فرمایا دیکھو فصل دویم آیۂ (۳۵) کتاب اول ملوک جواب
چہارم بیت المقدس کی تعمیر کا حال فصل پنجم نہایت فصل ہفتم کتاب اول ملوک مین بہ تشریح
درج ہی اوسمین کہین افغان کا پتہ بہی نہین اور فصل چہارم کتاب مذکور کی آیۂ (۱) سی (۶) تک
جو تفصیل سرداران حضرت سلیمانؑ درج ہی اوسمین بہی نام نہین ہے اور آیۂ (۱۴) فصل
پنجم کتاب موصوف کی دیکہنی سی معلوم ہوگا کہ ناظر اور سردار اوس گروہ زبردست کا جو فراہمی مصالحہ
تعمیر بیت المقدس کے واسطے مقرر ہوئی تہی اَدُونیرام ولد عبدا تہا اور جو لکہا ہے کہ پشتو
دیون نی افغان کو سکہائی یہہ محض لغو کب ہی اور یہہ الفاظ کہ طنطنہ افغان برجن وانس و
اہرمنان جاری ہوا اور کل اختیار بنی اسرائیل اور روم وشام افغان کے ہاتہہ مین تہا یہہ صرف
فخریہ بناوٹ ہی اگر افغان نام کوئی شخص بنی اسرائیلون مین ایسا ہوتا تو کیا وجہ ہی کہ اوسکا نام
کتاب الہی یا دیگر تواریخ بنی اسرائیل مین نہ لکہا جاتا اور اسس طنطنہ کا ثبوت شاید وہی قطب خان
وغیرہ کی زبان ہے جواب پنجم اگر افغان کی اولاد اس کثرت سی ہوتی جیسا مخزن افغانی
مین لکہا ہے تو کتاب عہد عتیق مین جہان شمار خانوادہ بنی اسرائیلونکا اسم باسم لکہا ہے اسمین
لہین تو بنی افغان کا بہی ذکر ہوتا اور کوئی قبیلہ افغانکی نام سی اوسملک مین بہی نام زد ہوتا
کتاب الہی اور تاریخ شام کے پڑہنی سی ثابت ہوتا ہے کہ کوئی خاندان بنی اسرائیلونکا
بنی افغان کی نام سی نہین تہا اور جب کہ حقیقت مین کوئی افغان نام کسی خاندان بنی اسرائیلونکا
مورث نہین تہا تو کیونکر بنی افغان ہوسکتے جواب ششم اگر قبول کیا جاوی کہ بوقت حادثہ
بخت نصر شاہ بابل بنی اسرائیلونکی قوم مخزوجہ سی فرقہ افغان کوہ غور وغیرہ نواح مین
اگر آباد ہوا اور بباعث کثرت تعداد تمام کوہستانی علاقہ قبضہ مین کرلیا تو روایت یازدہم کی
دیکہنی سی جسمین لکہا ہی کہ تمام صحیح النسب افغان قیس عبدالرشید کی اولاد مین سی
ہین یہہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ وہ کثرت التعداد والی افغانون کی اولاد جو قیس عبدالرشید کی اباواجداد
کی ساتہہ آئی تہی اب کہان ہی اور چونکہ سوای اولاد قیس عبدالرشید جسکی تین فرزندونکے نام

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہرمین بڑی شاخین یعنی سُرْبنی وغورغشت وبیٹنی مشہور ہین اور قوم لودی وغلزئی نواسہا بیٹنی پسر قیس اور کرڑانی یا کرلانی پسر بیٹنی عبداللہ اورمر نیرہ سُرہ بن کی اولاد کی سوا ہی اور کوئی فرقہ یا قوم افغانستان یا کسی اور ملک مین پورا نہ کرسی نامہ کی رہی افغان نہین کہلاتے اور نہ افغان مین تو بس جواب اس سوال کا سوائی اسکے اور کچھ نہین ہوگا کہ قیس عبدالرشید کی نسل کی سوا ہی باقی افغانان اوسکی ہمراہی کی اولاد کوہ غور ہضم کرگیا مگر حقیقت یہہ ہی کہ اور کوئی تہا ہی نہین اس سی واضح ہوا کہ یہہ روایت بہی غیر صحیح اور خود تراش ہی جواب ہفتم عرب کی تاریخ دیکہنی سی بلا کسی شک کے ثابت ہوگا کہ خالد ابن ولید خاندان قریش سی تہا مگر چونکہ وہ ایک بڑا شجاع اور دلیر سردار تہا اور اوسکا نام دیار مغرب مین باعث فتح شام وغیرہ بہت مشہور ہی اسواسطی صاحب مخزن افغانی نے اوسکو افغان قرار دیا کیونکہ اوسکا مطلب یہہ تہا کہ پیغمبر اور بادشاہ اور مشہور امیر افغانونکی مورث بنانی سی فخر اور زلہ ہو کر ایلچی ایران کی لغو اعتراض پر خود ثنائی غالب آوی گی اسی وجہ سی خالد ابن ولید کی بہت بڑ ہکر طول صفت لکہی ہی حالانکہ وہ صاف قریش ہے مگر مخزن افغانی کی تحریر کا نتیجہ یہہ ہوا کہ ابتک اکثر جاہل افغان اپنی آپ کو خالد ولید کی نسل سی سمجہتی مین قیاس جاتی ہی کہ اگر خالد مشہور سردار عرب کا افغان ہوتا تو اوسکی خاندان یا خود اوسکو عرب مین بہی کوئی افغان کہتا جواب ہشتم اوپر کی جوابات سی معلوم ہوگا کہ سلسلہ اس نسب کا (۳۷) اور (۳۸) پشت کا ساختہ ہی اور مطابق نسب نامہ ساؤل سی جو کتاب عہد عتیق مین متفرق جگہہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ تک لکہا ہی کرسی نامہ مندرجہ مخزن افغانی کا ابطال معلوم ہوتا ہی اور ساؤل طالوت کو حضرت محمد مصطفی صلعم کی زمانہ تک بلحاظ عمر قیس عبدالرشید بیان کیا جاتا ہی سولہ سو برس سی کچھہ زیادہ عرصہ گذرا ہے سو یہہ (۳۷) پشت اسقدر دراز عرصہ کیواسطی تہوڑے ہین اور نیز بدون روایت مخزن افغانی جسکا حال اعتبار اوپر لکہا گیا کوئی ثبوت قابل تسلیم نسبت اس کرسی نامہ کی نہین ہے جواب نہم تاریخ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

عرب کی دیکھنی سی اور نیز وقایع حضرت ختم المرسلین کے پڑھنی سی جو ایک معتبر کتاب حبیب السیر
مین مفصل درج ہین کہین قیس عبدالرشید کا نام زمرہ مہاجرین یا انصار آنحضرت مین درج
نہین معلوم ہوتا اور نہ کچھ ثبوت ہے کہ ملک کا خطاب جناب نبوی علیہ الصلواۃ والسلام نے
عطا فرمایا ہم پوچھتے ہین کہ اگر بالفرض محال افغانونکو ملکی کا خطاب حضرت خاتم الانبیاء کے
فرمودہ سی ہے تو ملیار اور اوان وغیرہ ہندکی قومون مین جو اکثر معتبران دیہہ کو ملک کہا
جاتا ہی تو اونکو یہہ خطاب کسنی دیا جیسا کہ اب ہماری عصر مین ملک فیروز ملیار ملک
جلو ملک شرقو وغیرہ ملیار اور ملک فیضا رو وغیرہ اوان ملک کہلاتے ہین تو
لیا کل کو یہہ بھی ادعا کرینگے کہ ہماری مورثان کو بھی پیغمبر صاحب نے خطاب دیا تھا پس
اس نظیر سی معلوم ہوگا کہ لفظ ملک ایک رسمی تعریف سفید پوشان دیہہ یا قوم کیواسطی ہے جیسا کہ
کسی علاقہ مین نمبردار یا چودہری یا مقدم کہتے ہین نہ کہ کسی ملک مین ملک بولا جاتا ہی مراد ان الفاظ
کی ایک ہی ہے اور غالبًا لفظ ملک کا مالک کا اختصار ہی یعنی وارث یا سرگروہ گانونکا اور قیاس
ہوتا ہے کہ سلطان محمود غزنوی کی عہد سی یہہ لفظ چلا ہی اوس سی پہلی کسی تاریخ مین معتبران دیہہ
اور قوم کی واسطی ملک کا لفظ نہین دیکھنی مین آیا اوسکے بعد اکثر غلامان ترک وغیرہ سرداران کو
بھی ملک کہتی ہے جیسے تاریخ فرشتہ کے پڑھنی سی معلوم ہوگا کہ یہہ لفظ ملک کا اکثر امیران وملازمان
غیر قوم افغان کو ہ ہندکی دربار مین کہا جاتا تھا پس اسکی خصوصیت کچھہ افغانون کیواسطی نہین ہے
اور جو ساؤل طالوت کو سورۃ بقر حمید مین بخطاب ملک یاد فرمایا گیا ہی وہ لامحالہ یہودیون کی ساتھہ
ملک سی مراد بادشاہی اوس معاملہ کو علیحدہ سمجھنا چاہئی جو آٹھ دھم لغات عرب دیکھنی
سی یقین ہوگا کہ کسی لکڑی کا نام پٹھان نہین تھی اور بالفرض اگر لکڑی کا نام ہو بھی تاہم
کچھہ ثبوت نہین ہی کہ آنحضرت نے قیس عبدالرشید کو پٹھان کا القاب دیا واقعات
نبوی کی دیکھنی سی معلوم ہوتا ہے کہ جناب ختم المرسلین کی عادات شریف مین یہہ بات
داخل نہین تھی کہ دنیا دار بادشاہونکی طرح دنیاوی خطاب یا القاب کسیکو عطا فرماتے قطع

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

نظر اسکے ہر اہل بصر کو معلوم ہوگا کہ افغانونکو اہل ہند یعنی دریاے سندکی مشرقی ملکونکی لوگ پٹھان کہتی ہین خود افغان افغانستان کی اور مغربی ملکونکی لوگ کوئی پٹھان نہین کہتا پس ضال کردکہ اگر لفظ پٹھان عطیہ جناب نبوی ہوتا تو مغربی طرف سی آتا اور تبرکاً یہہ لوگ خود پٹھان اپنی آپ کو کہتی نہ کہ ہندوستانی زبانسی اسکی بنیاد پیدا ہوتی اور عرب کے لوگ بہی جس ملک سی انکو القاب عطا ہوا تہا پٹھان کہتی نہ کہ سلیمانی اب ہماری عصر مین سندریاسی مشرقی طرف کی لوگ اکثر پشتو دان آدمیونکو جو افغانستان سی جاتی ہین روہلہ اور راشہ کہتی ہین لفظ روہلہ سی مراد ہے روہ ملک کی رہنے والے لوگ اور لفظ راشہ بعض افغانونکی تواضع او تکریم اور خوشا ۔ درآمد اور دارمدار کا لفظ بہی جب ایک دوسری کے مکان پر جاتا ہی تو کہتی ہین کہ راشہ یعنی آئی اور راشہ مخفف ہرکلہ راشہ کا ہے تو کیا چند پشت کی بعد کوئی یہہ ادعا کرسکے گا کہ ہمکو روہلہ یا راشہ کا خطاب کسی پیغمبر یا غوث نے دیا تہا اسیطرح لفظ پٹھان کی نسبت بہی ادعا نہین کرنا چاہئی +

وجہ تسمیہ پٹھان

قابل اطمینان معلوم نہین ہے مگر اسمین ذرہ بہی شک نہین کہ اسکی بنیاد ہندی زبان ہے تاریخ فرشتہ مین لکہا ہی کہ عہد سلاطین اسلام مین جب اول دفعہ یہہ لوگ ہند کو آئی تو بلدہ پٹنہ مین آباد ہوئی تہی اس سبب سی اہل ہند انکو پٹھان کہتی ہونگی ۔ اور ایسا ہی قیاس ہوتا ہی کہ بنیاد اس لفظ کا شاید پیٹ آن سی نکلا ہوگا کیونکہ جب یہہ لوگ مغرب کی جانب سی آئی تو ساکنان سابق کو بیدخل کردیا اور اونہون نے اپنی زبان مین انکو پٹہ آن بولا یعنی آنکہ پٹنی بمعنی بیدخل اور برباد کرنیوالے اتبک دوآبہ سند ساگر مین برباد کرنیکو پٹنا یعنی اوکہاڑنا کہتی ہین اور کثرت استعمال سی پٹہ آن کا پٹھان بنگیا ۔ اور یا ئین پسر قیس عبدالرشید کے نام سی جسکی نواسی قوم لودی نے سب افغانون سی پہلی ہندوستان مین رسوخ پیدا کیا اس قوم کو ہندو نے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اپنی تصرف لغوی سے پٹھان کہنی لگے یعنی بیٹن کی ذریات - اور یا کہ لفظ پشتون سی بسبب کثرت استعمال اور تصرف زبان ہندی پٹھان بن گیا چنانچہ اہل بصیرت پر مخفی نہین ہے کہ تبدل اور تصرف ایسی الفاظ کا ایک زبان سی دوسری زبانمین بہت ہوتا ہے پس مولف کی نزدیک لفظ پٹھان بدون تصرف لغوی پشتون کی اور کوئی معنی اور وجہ نہین رکھتا واللہ اعلم بذالک +

وجہ تسمیہ پشتون

لفظ پشتون کے وجہ تسمیہ ایک معتبر روایت سی یہہ معلوم ہوتی ہے کہ پشت نام ایک موقع ملک غورمین واقع ہے جہان پہلی اس قوم کے مورث اعلی قیس عبدالرشید کی سکونت تہی اس جگہہ موسوم پشت کی سکونتی نسبت سے پشتون کے نام پر یہہ قوم مشہور ہوئی اور اسی باعث سی انکی زبان کا نام بہی پشتو ہوا - اور یا کہ پشتون منسوب پشتہ بمعنی پہاڑی کے ہے جب کہ یہہ لوگ پہاڑی ملک مثل غورات وکوہ سلیمان خواہ کوہ قیس مین رہتے تہے اس سکونت کی باعث سی یہہ قوم پشتون بادنی تصرف لفظی نامزد ہوا پس اس تقدیر پر لفظ روہ یلہ اور پشتون کے بہت تطبیق ہے پس پشتون کی معنی کوہی یا کوہستانی ہوتی ہین +

وجہ تسمیہ افغان

ہم اوپر وجوہات سی بیان کر چکے کہ حسب قول مخزن افغانی کوئی مورث اس قوم کا افغان نہین تہا جو سبب تسمیہ لفظ افغان کا ہوا ہو یہہ لفظ کچہہ قدیم کا نہین معلوم ہوتا اور بنیاد اسکی فارسی زبان سے پائی جاتی ہے یہہ لوگ اپنی زبان پشتو مین اپنے آپ کو کبہی افغان نہین کہتے بلکہ پشتون یا پختون اپنا اصل تبلاتی ہین سو قیاس ہونا چاہئی کہ اگر انکا مورث کوئی افغان نام ہوتا اور اوسکی سبب سی اولاد اوسکی افغان مشہور ہوتی تو خود اپنی زبان مین افغان کہتے نہ کہ غیر زبان سی یہہ نام آتا یہہ بات ہر کسیکو معلوم ہی کہ اپنی مورث کا نام اولاد کو بہ نسبت اور لوگون کے صحیح آتا ہی سو یہہ ایک کامل دلیل ہے کہ لفظ افغان دوسری زبان سے آیا ہے تاریخ فرشتہ مین وجہ تسمیہ افغان اسطرح لکہا ہی کہ جب اس قوم نی ۴۳ھ ہجری مین پشاور کی نواح مین حملہ کر کے قبضہ کر لیا تو راجہ لاہور کی جسکی متعلق یہہ ملک تہا فوج بہیجی اور چند لڑائیان ہوتی رہی مردم کابل

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

وغور وخلج فارسی بان جو حلیہ اسلام سی مزین تہے بسبب اشتراک دین افغانونکی مدد کیواسطی آئی جب یہ فوج راجہ پنجاب واپس گئی اور مردمان کابل اور غلجی نے بہی اپنی مقامونکو مراجعت کی تو انسی جو کوئی پوچہتا تہا کہ احوال مسلمانان کوہستان کیا ہی اور کیا صورت پیدا ہوئی تو وہ بزبان فارسی اسطرح جواب دیتی تہی کہ کوہستان مگوئید افغانستان بگوئید کہ بجز افغان بمعنی فریاد وغوغا در انجا چیزی دیگر نیست اس سبب سی لوگ انکو افغان اور انکی ملک کو افغانستان کہتی ہین **جواب یازدہم** گرچہ یہہ روایت باقی مضمون مخزن افغانی کے مخالف ہی لاحالات موجودہ سی اسکی اصلیت کچہہ صحت پر معلوم ہوتا ہے

جواب امر دوازدہم کا شاید یہہ کافی ہوگا کہ یہہ قصہ خود تراش بلا کسی ثبوت اور کامل دلیل کے پارسال لکہا لیا ہی جوابات مندرجہ بالا جو بہ ثبوت کتاب مقدس عہد عتیق لکہی گئی ہین اونسی معلوم ہوگا کہ حضرت سلیمان کی مصاحب کوئی افغان نہین تہی جنکی ساتہہ پشتو جیسی زبان مین راز کی طرح تکلم در بار عام مین فرماتی کتاب الٰہی سے ثابت ہی کہ حضرت سلیمان جیسا عقل اور علم اور سلطنت اور کسی انسان کو عطا نہین ہوا تو اگر بالفرض محال جناب موصوف کی خاص راز امورات سلطنت کی زبان ہوتی تو بموجب قاعدہ کلیہ اس زبان کا بہی کوئی قاعدہ یا کتاب مرتب ہوئی ہوتی اور نیز سوای افغانستان کی کسی اور ملک مین بہی جیساکہ شام یا عرب جہان کثرت سی بنی اسرائیل موجود تہی اس زبانکا نام ونشان ہوتا بلکہ نہین کہے گا کہ حضرت سلیمان کے مصاحب بیت المقدس سی اوٹہکر دامان اور افغانستان مین آباد ہوئی اور صرف اسی جگہہ وہ راز کی زبان پشتو پہیلی اس روایت کو صرف فخریہ گپ سمجہنا چاہئی +

بنیاد زبان پشتو

حقیقت یہہ ہے کہ بنیاد اس زبان کی کچہہ قدیم نہین معلوم ہوتی فارسی جدید اور پہلوی اور زند قدیم بلکہ یہہ ایک سخت زبان مروج ہوگئی گرچہ پشتو کا آواز سماعت مین ناگوار نہین معلوم ہوتا مگر اس زبان مین تمیز ادب اور بزرگی کی کم ہی جو شخص کچہہ بہی اس زبانسی واقف ہوگا وہ تصدیق کریگا کہ اکثر الفاظ فارسی بہ تغیر خفیف اور بعضی بلا تغیر لہجہ اس مین موجود ہین جیساکہ انیرییل انفسٹن صاحب اپنی کتاب مین لکہتی ہین کہ اس زبان پشتو کی دوسو اٹہارہ لفظ جنکا مطلب دوسری زبانونمین ہے وہی تہا زبانہا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ذیل سے مقابلہ کیا +

فارسی - زند - پہلوی - سنسکرت - ہندوستانی - عربی - ارمنی - جورجیانی - عبرانی - بابل - کی زبان تو اوبمین سے اکیسوس کسی سی مطابق نہوئی باقی اکثر فارسی سی اور بعضی پہلوی اور زند سی فارسی مین آئی اور بعضی ایسی ہے کہ خود پہلوی اور زندکی ہی اور بعضی سنسکرت سی ملی اور پانچ یا چھہ ہندوستانی زبان سی عبرانی جو بنی اسرائیلون کے پہلی زبان تھی اسمین سی ایک لفظ بہی مطابق نہین ہوا اور مولف نی جو اکیسو لفظ ہم معنی کا مقابلہ پنجابی زبان سی کیا تو اوبمین سی چھہ لفظ پنجابی سی ملتے ہین ان دلایل سی پایا جاتا ہے کہ پشتو بنی اسرائیلون کے ملک مین نہین بنائی گئی پشتو مین جو مذہب کے متعلق باتین ہین وہ عربی سی آئی ہین زبان اوردو فارسی اور ہندی وعربی - کی ملی سی بن گئی ہے تو اوسکی واسطی کوی ہندوستانی دعوی نہین کرسکتا کہ کسی پیغمبر یا بادشاہ کی رازکی باتونکی واسطی بنائی گئی تہی اور یہہ بات کچھہ بہی نہین ہے کہ افغانونکو عرب لوگ بباعث مضاف ہونے حضرت سلیمان کے سلیمانی کہتے ہین کیا حضرت سلیمان کے سب صاحب افغانستان مین چلے آئی تہی اگر یہہ لفظ صاحبان حضرت سلیمان سی تعلق رکہا تو اور ملکون مین بہی کسی بنی اسرائیل کو سلیمانی کہتے بنیاد اس لفظ سلیمانی کی یہہ معلوم ہوتی ہے کہ بباعث کوہ سلیمان کی جو اسملک مین ہے عرب لوگ اس جگہہ کے سکنائی کو سلیمانی کہتے ہین ورنہ کچھہ اور سبب نہین معلوم ہوتا بیضاوی چہرہ اور اونچی ناک اور قدوقامت کسیکو بنی اسرائیل نہین بنا سکتی اور کل اقوام افغانون مین یہہ خصوصیت ہے بہی نہین اور اگر اس حلیہ کے سب آدمی نسل بنی اسرائیل سی سمجھی جاوین تو قوم اوزبک - اور ایماق - بلکہ ڈہونڈ - کرڑال - کی بہی اکثر آدمیونکو بنی اسرائیل کہنا پڑے گا +

بنظر وجوہات بالا ہم - آنریبل الفنسٹن صاحب جو مشہور امیر اور دانا صاحب علم انگریز تہا اوسکی اس مقولہ سی اتفاق کرتے ہین جو اوسنی اپنی کتابمین لکہا ہے کہ افغانونکا اپنا بیان بابت نسب خود بنا ہوا معلوم ہوتا ہے اور پایا جاتا ہے کہ بنی اسرائیلون کا کچھہ حال کتابونسی چہانٹ کر اپنی کتاب مخزن افغانی کی ابتدا مین اس مراد سی لکہا گیا ہے کہ شروع سی اپنی شمولیت اوبمین جتائی جاوی اسمین ذرہ بہی شک نہین کہ حضرت عیسیٰ کے تولد سی سات سو اکیس برس پیشتر نکلنٹ پیشر اور اوسکی فرزند شلمناصر

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ملک اشور کے بادشاہون نے بنی اسرائیل اور یہودیونکی سلطنت پر حملہ کرکے تباہی ڈالی اور اونسے تھوڑا عرصہ بعد بخت نصر بابلی نے بنی اسرائیلونکو گرفتار کرکے موجودہ دانیال پیغمبر بابل مین لیگیا اور بارہ قومین بنی اسرائیل مین سے دس قوم مشرق مین رہی اور دو قومین یہود ا اور بنیامین واپس آئے اور اس سبب سے ممکن ہے کہ افغانون کا مورث قیس عبدالرشید اون باقیماندہ بنی اسرائیلونمین سے کسیکی اولاد سے ہو الا ثبوت اس دلیل کا کچھ نہین ہے اور یہہ تو یقیناً لکھا جا سکتا ہے کہ ساول طالوت کی اولاد سے نہین معلوم ہوتی مدعا یہہ ہے کہ پورانی تاریخ قابل تسلیم اور اطمینان نہین مل سکتی ؛

خالد کا تعلق افغانون سے

واضح ہو کہ یہہ بات محض غلط ہی کہ خالد ابن ولید بنی اسرائیل تہا اور وہ مورث اعلیٰ افغانون کا ہی جیسا کہ اوپر لکھا گیا خالد قبیلہ عبد الشمس سے قوم قریش تہا حقیقت ایک معتبر روایت سے یہہ پائی گئی کہ جب قیس عبدالرشید مدینہ منورہ مین جاکر مسلمان ہوا تب اپنی سمات سارہ بنت خالد ابن ولید سے نکاح کیا جسکے شکم سے ہرمز غورغوشت بیٹے تین فرزند قیس کے پیدا ہوئی جو مورث اعلیٰ صحیح النسب افغانون کے ہین پس اس صورت مین خالد جد مادری افغانون کا ہی نہ کہ جد پدری اور ایسی صورت مین جیسا کہ انفسٹن صاحب اپنی کتاب مین لکھتے ہین کہ افغانونکی قومیت کی نسبت اسقدر مختلف روایات ہین کہ قبطی فرعون مصری کی قوم بنی اسرائیل - جوجیانی - زیک - مغل - اتنی - تاتاری - میڈیانی - سغدیانی - فارسی بان ہندوستانی تو ایسی مختلف روایات کی موجودگی مین یہہ لکھنا اونکا درست ہی کہ سوای موقع مقبوضہ اور صورت موجودہ حال کچھہ پہلے کا صحیح پتہ نہین لگ سکتا زمانہ ماضیہ کے اگر کچھہ قابل لحاظ تاریخ مل سکتی ہے تو قیس عبدالرشید تک ملتی ہے جسکی تین فرزندونکی اولاد مین سے اکثر شاخین افغانستان کی حصہ کثیر پر قابض ہین جملہ روایات اسبات پر متفق ہین کہ ابتدا مین اوسکی اولاد کوہ غور مین آباد تہی اور مدت سے کوہ سلیمان مین چلی آئی کوہ سلیمان مین جنوب اور شمال دور تک سلسلہ پہاڑونکا داخل ہے جب ۵۷۰ھ مین محمد قاسم عماد الدین سالار اسلام واسطی فتح ملک سندہ روانہ ہوا تب حجاج صوبہ خراسان کے حکم سے اس قوم کے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بہی چند آدمی اوسکی شامل تہے جو مسلمان سندہ کی آہستی ملتانمین اگر سکونت پذیر ہوی تہی اونکی صلاح اور اپنی قوم کی جمعیت پر نازان ہوکر کوہ سلیمان سی جانب شمال جو پہاڑ تہی اونپر اکثر جگہہ متعرف ہوگئی تاریخ فرشتہ سی معلوم ہوتا ہی کہ سنہ اٹہہ سو اور نوسو عیسوی کی بیچ حصہ مغربی افغانستان کے لوشہ مشرقی اور شمالی کی پہاڑون مین یہہ لوگ آباد تہے اور اُس عہد مین اکثر مغربی حصہ کے رہنی والے سامانیہ سلطنت کے ماتحت تہی +

حملہ پشاور

اوسی عرصہ مین اِن لوگون نے پشاور کی سرحد پر حملہ کیا راجہ لاہور نے جسکی متعلق پشاور خواہ بکرام بہی تہا راجہ اجمیر سے خویشی رکہتا تہا اِنکا فساد خفیف سمجہکر اپنی ایک سردار کو ہزار سوار کی سرکردگی مین واسطے رفع فساد تعین کیا افغانون نے لڑائی مین اوسکو شکست دی اور فوج پنجاب کا بہت نقصان ہوا راجہ لاہور نے یہہ خبر سُنکر اپنی برادرزادہ کو دو ہزار سوار اور پانچ ہزار پیدل سپاہ کی جمعیت سی افغانان سرکش کے سرکوبی کیواسطے بہیجا اِس دفعہ اہل غور اور مردمان کابل و خلج جو بحلیہ اسلام مزین تہے امداد مسلمانان افغان

اپنی پر لازم سمجہکر چار ہزار آدمی مدد کیواسطے پہونچ گئی اونکی اعانت سی یہہ لوگ غالب آتی رہی جب سپاہ سرما تاخت لایا تب لشکر لاہور واپس چلا گیا اور پہر موسم بہار مین تازہ لشکر سی برادرزادہ راجہ لاہور پشاور مین آیا اور دوسری طرف سی افغان بہی اپنی مددگارونکی ہمراہی مین میدان کارزار کو پہونچے جمرود اور پشاور کی مابین لڑائی شروع ہوئی کبہی مسلمان پشاور تک اونکو ہٹا لاتے تہے جب موسم برسات آگیا تب لشکر پنجاب نے اندیشہ آب نیلاب کرکے بدون اسکے کہ غالب اور مغلوب معلوم ہو اپنے مقام کو مراجعت کی افغانون کی خوش قسمت سی اُسی عرصہ مین راجہ لاہور کی قوم گہکڑ سی جو دوآبہ سندساگر مین آباد تہی مخالفت ہوگئی اور گہکڑون نے فساد مین افغانونکی پیروی کری تب راجہ لاہور نی افغانونکی ساتہہ صلح کرکے چند موضع نواح پشاور اور لغمان سی اونکو اِس شرط سی دیدئی کہ محافظت سرحد ہاکی کرین ورنہ چہوڑین کہ سپاہ اسلام داخل ہندوستان ہو اسی عرصہ مین افغانون نی کوہستان پشاور مین ایک قلعہ بناکر جیراوسکا نام رکہا اور عہد ملوک سامانیہ مین ایسا بندوبست کیا کہ مزاحمت اونکی ریاست لاہور کو نہ پہونچے حکومت

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

قرنین الپتکین کو پہونچی جیسا کہ حصہ اول مین لکھا گیا سبکتگین سپہ سالار اوسکا اکثر شاہزادہ اور ملکی بزرگ علما اور حواری قید کرکے
بجاتا تہا افغانون نے مقابلہ سی عاجز اگر جیپال راجہ پنجاب کو تسلط سبکتگین سے اطلاع دی
جیپال نے یہہ سوچکر کہ لشکر پنجاب باعث سرما و دیگر تکالیف سرحد پر نہین رہ سکیگا حسب مشورہ راجہ
بہاطنہ شیخ حمید قوم لودی کو جو افغانون مین صاحب اختیار تہا طلب کرکے بمنصب امارت سرفراز
کیا اور انتظام سرحد اوسکی سپرد ہوا اوس وقت ان ہی افغان صاحب رتبہ ہونے لگے شیخ حمید نے کچہہ انتظام کیا مگر
جب الپتکین کی وفات کی بعد سبکتگین اوسکا قایم مقام ہوا تب شیخ حمید نے پرخاش مین نقصان سمجہکر
اپنی آپکو خیرخواہ سبکتگین بنایا بعد فتح جیپال کے سبکتگین نے اوسکی تسلی اور مدارا کرکے بنا بر اقتضاے
وقت اقطاع ملتان بدستور اوسکی جاگیر کہی مگر سلطان محمود غزنوی نے بخلاف پدر اپنی عہد سلطنت
مین افغانان سرکش کو قتل کرکے مطیعونکو ملازم کیطرح رکاب رکہا اور یہہ بات پائی جاتی ہے کہ محمود
اور دیگر بادشاہان غزنین کی فوج مین بہت افغان بہرتی تہی اور سلطان معز الدین محمد مشہور
بسلطان شہاب الدین غوری کی فوج مین ہی بہت افغان نوکر تہے یورش ہند کیوقت لشکر افغانان
نے کارنمایان کئی شہاب الدین غوری کے عہد مین ملک معز الدین مدار المہام سلطنت کی حکم سی اکثر
قبائل افغان کوہ سلیمان وغیرہ پہاڑی ملکونسی نکلکر دریای سند تک قابض ہوگئی کیونکہ سبکتگین اور محمود
غزنوی ہی لیکر شہاب الدین غوری تک بادشاہان اسلامیہ کے حملہ جات مین اکثر سکنای سابق اوسلک کے جو
مذہب اسلام سی مخالف عقیدہ رکہتے تہے برباد اور غیرآباد ہوکر اکثر دریای سندہی مشرق کو عبور کرگئے اور کچہہ
پہاڑ و نہین متفرق ہوگئی جنمین لوگ جیسا کہ سواتہی - لغمانی - تیراہی - دیگان - وغیرہ کم قوت
رہ گئی تہے الغرض جیسا کہ افغانون کی قوم مین کثرت و قوت ہوتی گئی ویسا ہی تدریجا قبضہ اونکا اوس سمت
ملک پر ہوگیا جسپر اب وہ قابض ہین سوای کم قوتی غنیم اور اعانت شاہان اسلامیہ ایک اور بڑا سبب
غیر قومونکی ملک پر قابض ہونے کا یہہ بہی پایا جاتا ہے کہ ابتدا مین جب انکی اقوام غیر قومونکی تعداد مین کم تہی
ہوی اور کوہ سلیمان وغیرہ سی نکلکر باہر کے علاقون پر قابض ہونیکی اسطی ا مادہ ہوئی تو جس وقت کسی علاقہ
پر حملہ کرتے تہے تو اونکو جان دینا یا ملک لینا ناگزیر ہوتا تہا کیونکہ جب ایک فرقہ پیش قدمی کرتا تہا تو بیشتر

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

خانہ بدوش ہونے کے بھی دوسرا فرقہ اگر اسکی سابقہ پر تصرف ہوجاتا تہا اسلئے مرجعت اونکی ناممکن تہی اور انکی مخالف قومونکو بدون نقصان کچھہ فایدہ نہین تہا اسواسطے کہ اگر شکست کہائی تو ملک یا اور جو فتح پائی تو کچھہ حاصل نہوا کیونکہ اُس وقت یہہ لوگ نہ زر رکہتے تہے نہ زمین ابتدا خروج سی شاہزمان سے بعد مسوی تک جسقدر کی تغیر و تبدل قبضہ اس قوم کے اکثر شاخونکی باہم واقعہ ہوتا رہا اسکا شرح حال بطوالت بسبب اسجگہہ لکہنا ناممکن ہے الا اکثر شاخونکی حال مین کہ افغانات قوم لکہا گیا ہے چنگیز خان اور تیمور گورگان شاہان مغلیہ نے اس قوم پر فتح حاصل نہین کی مگر محمد بابر بادشاہ نی قریب کل مغربی اور مشرقی حصہ افغانستان کی افغانونکو بزور شمشیر مطیع اور فرمان بردار کرلیا بعد فتح باجوڑ اور سواتہہ کی برستہ پشاور اوکوہاٹ بنوں ڈیرہ اسمعیلخان تک بذات خود بابر بادشاہ نی دورہ کرکے رعایا افغان وغیرہ کو مطمئن کر دیا۔ مغلون کی نیت افغانونکی ساتہہ اچہی نہین تہی اسواسطے اکثر فساد رہتا تہا +

آبادی ملک ہندوستان

کا سبب یہہ ہے کہ جب اول یہہ قوم ہندوستان کی مغربی سرحد پر ہمسایہ ہوگئی تو اکثر بذریعہ تجارت اور بعضی ملازمی کے سبب ہندوستان مین آمد رفت کرنی لگی خصوص فیروز شاہ باربک کی عہد مین اکثر افغان جو سپاہ گری مین مشغول جوان تہی امیران شاہی کی فوج مین بہرتی ہوئی اور چونکہ قوم افغانمین استقلال اور دلاوری ایک طبعی لازمہ ہی اس سبب سی اکثر لڑائیون مین اونہون نے نام پیدا کیا اور اپنی دلاوری کے ذریعہ سے بڑی بڑی فوجی عہدہ پر ممتاز ہونی لگے بعد اسکی جب ۸۵۵ھ ہجری مین بہلول قوم لودی افغان پادری تخت اور جرات جبلی تخت نشین ہندوستان ہوا تو اوسنی واسطی تقویت اپنی سلطنت کے افغانستان اور ملک روہ مین فرمان عاطفت اثر بہیجکر جوق جوق افغانونکو طلب کرکے ہندوستان کو اونکی وجود سی مملو کردیا اور چونکہ اپنی ملک مین بسبب کثرت قوم اور قلت آمدن مفلس حال تہی ہندوستان مین جاکر صاحب جاہ بن گئی پہر تو یہہ حال ہوا کہ ہندوستان کی ہر ضلع مین افغان نظر آتی تہی اور جبتک کہ سلطنت ہندوستان بہلول اور شیر شاہ افغان سوری کی خاندان مین رہی تبتک افغانونکی آبادی ہندوستان مین ترقی پر رہی اور اوسکی بعد بہی اپنی ہمقوم امیرونکی امید پر اکثر لوگ جنکا گذارہ اپنی ملک

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

مین تنگ تہا ہند کو جاتے ہی مگر چہ کوی قوم افغان کی ایسی نہین ہوگی جسکی شاخ کی آدمی ہندوستان مین نہ آئی ہون مگر زیادہ تر قوم - منڈر - یوسف زئی - لودی - کاکڑ - خویشگی - سروانی - اورک زئی - کرڑ وغیرہ ابتک ہندوستان مین آباد اور مالک املاک ہین +

دوسرا باب بیچ بیان اولاد قیس عبدالرشید جس سے یہہ عظیم فرقہ پہیلا مشتمل اوپر تین فصل کے

تمہید ضروری

واضح ہو کہ قیس نے جب دین باطل کو چہوڑکر دین اسلام کو قبول کیا تو نام اوسکا قیس سے بدلاکر بلغت عربی عبدالرشید بقاعدہ اہل اسلام رکہا گیا جیساکہ اب بہی دستور ہی کہ نومسلم یعنی شیخ کا نام بوقت مسلمان ہونے کی اسلامیہ طریقہ سی بزبان عربی رکہا جاتا ہی اسبات کا اختلاف ہی کہ قیس نے کسی عہد مین دین اسلام کو قبول کیا افغانی روایات کل متفق ہین کہ بوقت حیات حضرت خاتم الانبیا کی مسلمان ہوا اور ایک روایت غزنی کی تاریخ سی ایسی ملتی ہے کہ حضرت علی رض خلیفہ چہارم کے حضور بمقام کوہ جب شنسب رئیس ملک غزنی ایمان لایا تو اوس وقت قیس بہی اسکے ہمراہ مسلمان ہوا قیس عبدالرشید کی ایک بی بی سی تین پسر تہے سرٹرین جسکی اولاد کو مجمعاً سٹرنہی کہتے ہین غور غشت پیٹن جسکی نسل بہٹنی کہلاتی ہے تین بہائیون مین سی سرٹرین بڑا تہا جسکی نسل کے فرقون کا ذکر پہلے کیا جاتا ہی اور ہر بڑی قوم کی حال اور تاریخ لکہنی سی پہلی اوسکا شجرہ نسب درج کیا جاویگا تاکہ ہر ایک قوم کی تفصیل اور شاخون کی تقسیم اور تعلق باہمی معلوم ہو +

یادداشت جہت تمیز شجرہ شناسی

ناظرین کو اس کتاب کی شجرہ خوانی کی وقت یاد رہی کہ افغانون مین لفظ خیل یا لفظ زائی سی مراد ایک گروہ قوم یا شاخ سی ہی در اصل بزبان پشتو لفظ زائی سی معنی بیٹا یا اولاد نکلتا ہے پس خیل یا زائی کی لفظ کی آجہی ایک نام شامل کرنسی یہہ مقصود ہوتا ہی کہ یہہ قوم اس نام والی کی اولاد یعنی خیل یا زائی ہے مثلاً بارک نام ہے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اور جب اُس نام کی شامل کرکے لفظ زائی لکھا گیا تو بارک زائی سی مراد سب قوم جو اولاد بارک سی ہی ہیگی
علی ہذا القیاس یعقوب بھی ایک نام ہے اور جب اُس نام کے ساتھہ لفظ خیل کا جوڑا جاویگا تو یعقوب خیل سے
مراد جملہ قوم اولاد یعقوب سی ہوگی پس اِس شجرہ مین نام کی ساتھہ وہ لفظ بھی جوڑا گیا ہی کہ جس سی اُس قوم
کا نام مشہور ہی کیونکہ علت غائی اسکی قوم تبلانا ہے +

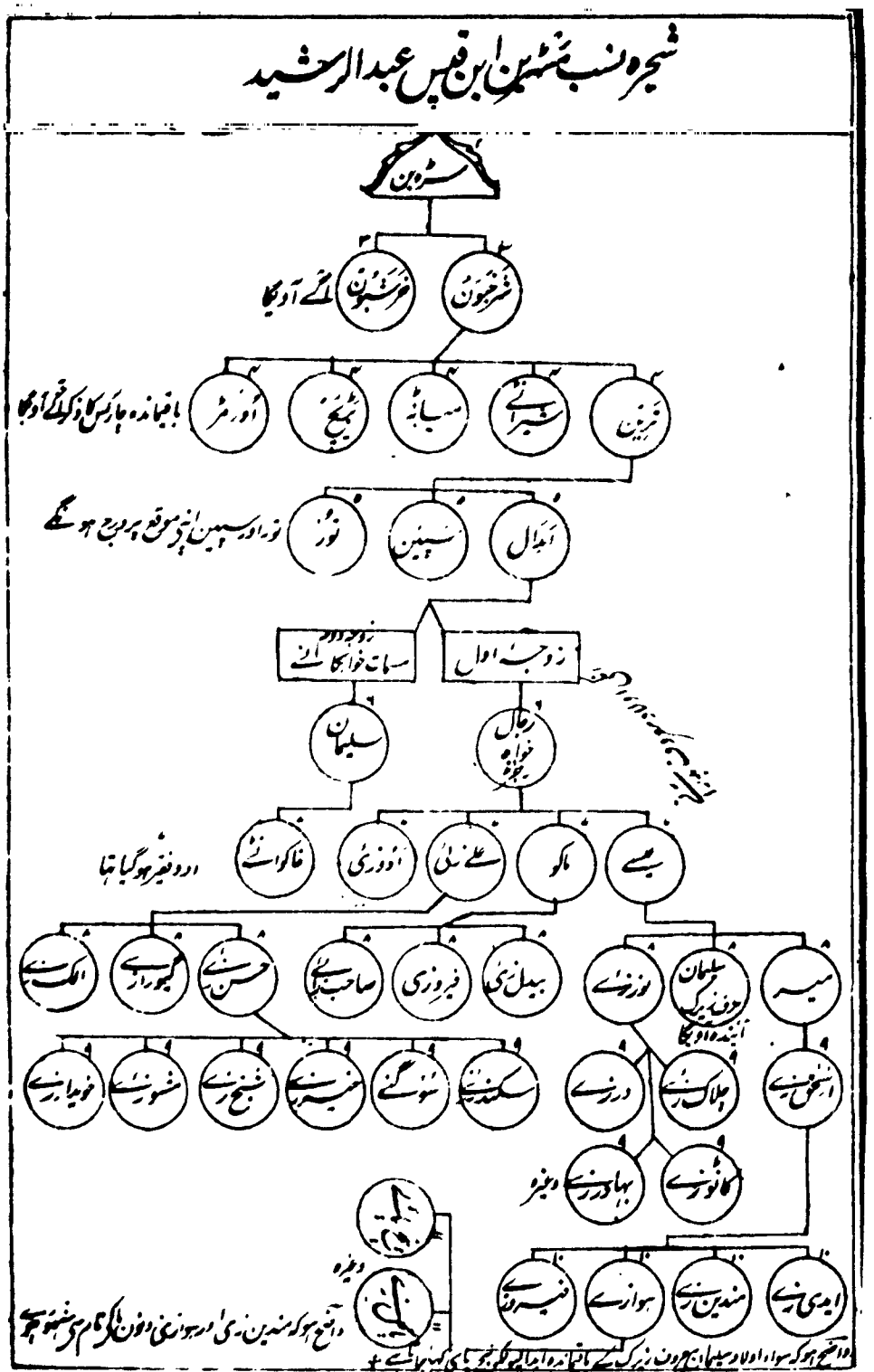
پہلا فصل تذکرہ اولاد شُتربَن

روایت ہی کہ شُتربَن بڑا بیٹا عبد الرشید کا مفلس اور بی اولاد تہا اُسنی اپنی پھوپی بہائی شیخ بٹین کا بیٹا سمی
اسمعیل بطور پسر قبنی لیا اور بٹین سے جو زاہد اور خدا پرست آدمی تہا دعا خیر کی امداد لی اوسکی بعد خدا وند کریم
نی دو فرزند نرینہ شُتربَن کو عطا کئی ایک شرف الدین جو مشہور بہ شرخبون تہا دوسرا خیر الدین معروف
بہ خرشبون شجرہ نسب انکی اولاد کا ذیل مین درج ہے +



Courtesy www.pdfbooksfree.pk

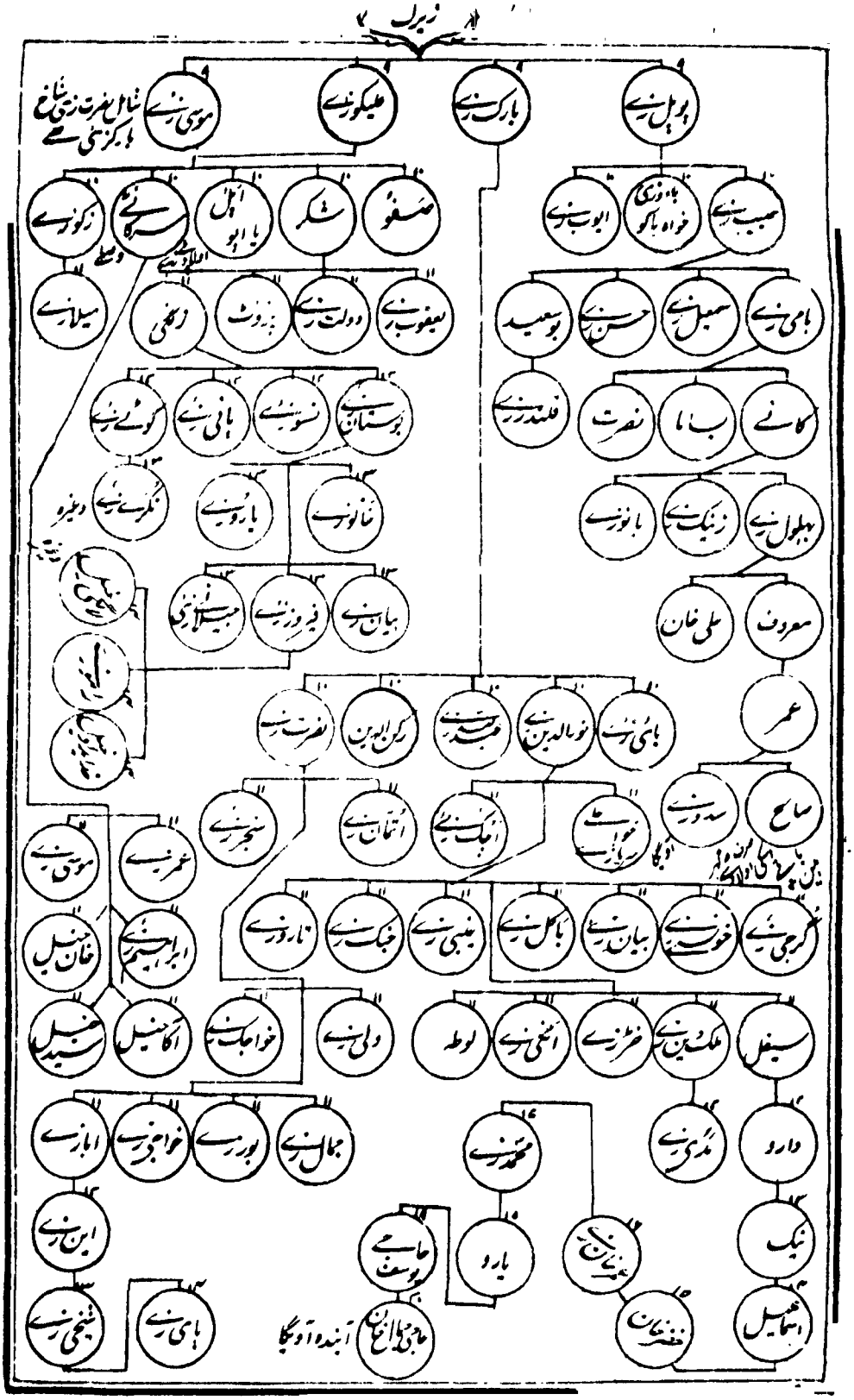
شجرہ نسب مشہین ابن قیس عبدالرشید



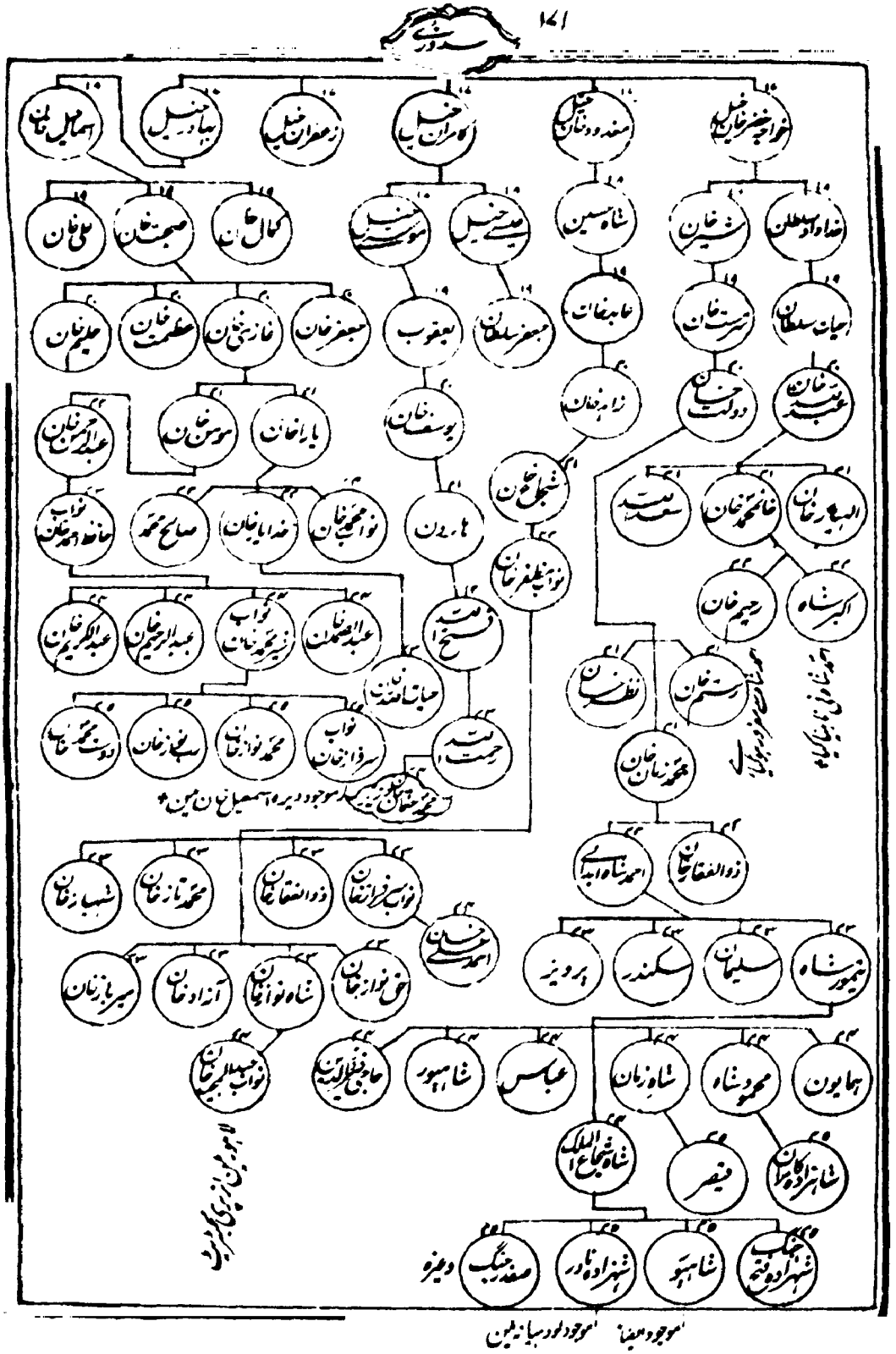
واضح ہو کہ سوا اولاد سلیمان بھروں زیرک کے باقیماندہ اولاد بجو کہلاتے ہیں

واضح ہو کہ مندین زئی اور ہوازئی دونوں کا نام مری مشہور ہے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



Courtesy www.pdfbooksfree.pk



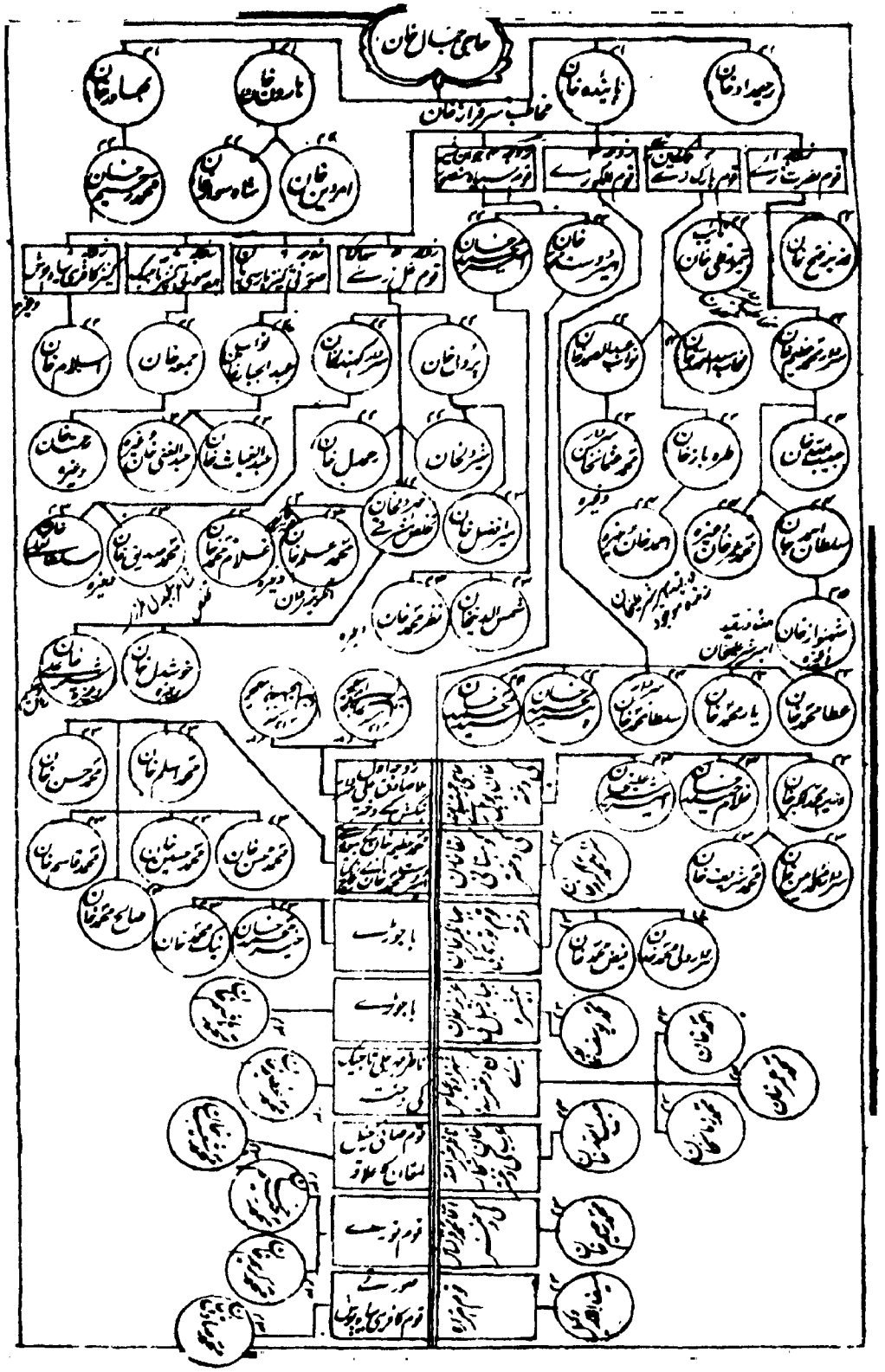
موجود در بنیر

موجود در بنیر

موجود در بنیر

موجود در بنیر

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ذکر قوم ابدالی یا دُرّانی

شجرہ نسب دیکھنی سی معلوم ہوگا کہ سُرین کی پسر شرخبون کا نبیرہ ابدال تہا جسکی نسل سی یہہ قوم ہی کہتی ہین کہ ابتدا مین ابدال کہہ اور نام رکہتا تہا جب بخدمت خواجہ ابو احمد ابدال چشتی پہونچکر خدمتگذاری مین مشغول ہوا تو اونہون نی براہ مہربانی اوسکو بخطاب ابدال مخاطب فرمایا اوسدن سی وہ باسم ابدال مشہور ہوا اور اوسکی اولاد معروف بہ ابدالی ہوئی اور افغان اپنی روزمرہ مین ابدال کو آوُدل کہتے ہین

حال ریاست اس خاندان کا

ابتدا مین اس قوم کی مورث صرف اپنی گہرسے دستار مختار رہتی جیساکہ تدریجاً قوم کی تعداد اور فتوحات مین ترقی ہوتی گئی ویسا ہی سرداران قوم کا اختیار بہی بڑہتا گیا روایت ہی کہ جب سُرین باپ ابدال کا عمر طبعی کے قریب پہونچا تو اُسنی اپنا جانشین تین پسران مندرجہ شجرہ نسب سی مقرر کرنا چاہا باوجود ناراضگی تور اور سپین کی ابدال دستار مختار رہا اور ایک سیدنی جو اُنکا پیر تہا اسیکو مستحق اس رتبہ کی ظاہر کیا ایکسو پانچ برس کی عمر پاکر ابدال فوت ہوگیا تب اُسکا بڑا بیٹا رُخشر اپنی خاندانکا سرگروہ ہوا اوسکی بیٹون مین سی سمسی عیسی پسر کلان کو باپ نی اپنا جانشین مقرر کیا اور اَدُو اُسکا چہوٹا فرزند اپنی ہرکی فہایش سی فقیر ہوگیا عیسی کی فرزندون مین سی سمسی سلیمان اپنی قوم مین بڑا عقلمند آدمی تہا اس سبب سی زیرک مشہور ہوا۔ فی الحال یہی افغان لوگ دانا آدمی کو زیرک کہتی ہین عیسی نے باعث لیاقت باوجود موجود ہونی بڑی پسر میسرک کی زیرک کو اپنا جانشین مقرر کیا زیرک کی ہر چہار پسران مین سب سی بڑا بارک تہا اور اُسی کے واسطی باپ نی دستار مختاری تجویز کی تہی الا بباعث ناراضگی زیرک یہہ ارادہ پورہ نہو سکا اور سبب ناراضگی جیساکہ میجر لیچ صاحب اپنی تحریر حال ابدالی مین لکہتی ہین یہہ ہوا کہ ایک دفعہ موجب دستور خود جائی سکونت کی تبدیل کرنا چاہتی تہی اور ہر کوئی اپنا اپنا اسباب خود اوٹہا کر لیجاتی تہی زیرک جسکی عمر ایکسو برس سی زیادہ ہوگئی تہی باعث ضعف بدنی چل نہین سکتا تہا جب بارک آیا تو اُسنی باپ کو دیکہکر غصہ سے کہا کہ تم اب بہی نہین مرتی کہ تمسی جان چہوٹے اور اُسکا کچہہ فکر نہ کرکی چلا گیا اوسکی بعد اُلکو آیا اور وہ بہی بے مہری سی پیش آکر چلا گیا اور جب موسی تیسرا بیٹا پہونچا تو اوسنی باپ کو کہا کہ گہوڑی پر چڑہ بیٹہو زیرک

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

نی جواب دیا کہ میرے اعضا مین قوت گھوڑی پر بیٹھنی کی نہین ہے تب اوسنی بہی چین بجبین ہوکر باپ کو
لات ماری اور کہا کہ تم یہان ہی پڑی رہو تاکہ کوئی درندہ جانور کہا جاوی اور ہما را بیچہا چھوٹی سب سے
بھی پوپل پہ ٹان پہونچا اور اُسنی ادب اور تعظیم سی باپ کو اپنی پشت پر اوٹہا کر منزل گاہ تک لیگیا اور دان
پہونچکر زیرک نے سب برادری کو جمع کیا اور اونسی یہہ حال بیان کرکے تین پسران اول الذکر سی سخت ناراضگی
ظاہر کری اور پوپل کو دستار مختاری بند ہوا کر ایک سو بیس برس کی عمر مین انتقال کیا اور پوپل اپنی باپ
لیطرح قوم کا مختار ہوا جب پوپل بہی فوت ہوگیا تو حسب وصیت باپ کی مسمی حبیب بڑا بیٹا پوپل کا دستا
مختار بنا ایوب اوسکا بہائی اوسکی شامل رہتا تہا بعد وفات حبیب کی اوسکی چار پسران سی مسمی بامی
جو اوس وقت پندرہ برس کی عمر کا تہا جانشین اپنی باپ کا ہوا اور باگویا باد و جو بامی کا چچا تہا
اوسکی دختر سی بامی نی شادی کری اور خسر اُسکا بطور سرپرا کا کام کرتا تہا بامی کی تین پسر تہے اُنی
بیان کیا کہ میری پسران سی کوئی لایق دستار مختاری کی نہین ہے مگر کانی کا بیٹا جو میرا نبیرہ بہی وہ اپنی
قوم کا سردار ہوگا چنانچہ بعد وفات بامی اور کانی کی بہلول بڑا بیٹا کانی کا سرگروہ ہوا اوسکی دو
پسر تہی معروف اور علیخان اپنی باپ کی وفات کی بعد معروف جانشین ہوا مگر بڑا سخت مزاج
تہا دس برس مختاری کرکے مرگیا اور اوسکی جملہ جایداد بہائی وغیرہ نی لیلی بیچہی مرنی معروف کی اُسکا
بیٹا پیدا ہوا جسکا نام والدہ نی عمر رکہا باعث ہونی جایداد کی مان بیٹا بڑی افلاس کی حالت مین گذارہ
کرتی تہے جب عمر چودہ برس کا تہا تو اہل الیونکی باہم تنکرار تقسیم زمینات وغیرہ تنازعہ اور بی اتفاقی ہوکر
آخر کار اونہون نی عمر کو سردار مقرر کیا اور اوسنی تمام قوم مین حصص مقرر کرکے زمینات تقسیم کردی
کہ اتنک موٹی حصی قوم مین اونہین حصص کی تعداد پر مقرر ہوتی ہین عمر کی وقت بارک زیون نی بلوہ کیا
اور عمر کی سرداری سی انکار کرکے اُسکی چند ملازمون کو قتل کردیا اور باقیماندونکو نکالدیا اور بیان کیا کہ
دستار ہماری تہی پوپل نی جبر اُسلیی یہہ خبر سُنکر عمر نی بارک زیون پر لشکر کشی کری اور خفیف سی لڑائی
کی بعد فتح حاصل کرکے بارک ئی اور نورزئی قوم سی جو دونون شامل تہی یرغمال لیے تاکہ آیندہ سرکشی
نکرین عمر کی دو پسر تہی بڑیکا نام ملک صالح اور چہوٹی کا نام بموجب فرمانی شیخ اکوزامکی اسلام

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

رکھا مگر عوام مین سدّو کی نام سی مشہور ہوا ایک روایت ہی کہ سدّو ماہ ذوالحجہ ۹۰۰ ہجری مین بعہد
سلطنت شاہ طہماسپ صفوی بادشاہ ایران پیدا ہوا جب ہند مین جلال الدین محمد اکبر بادشاہ
ذیمان روا تہا اور جس کی ثانوین برس تک عمر زندہ رہا جب وہ ۹۰ برس کا تہا اور صالح اوسکا بڑا
بیٹا شصت برس کا اور سدّو بیس کا سب اپنی سب قوم کو جمع کرکے سدّو کو دستار مختار بنایا اور اس تجویز
لو ملک صالح اور جملہ قوم نی منظور او پسند کیا عمر اور صالح نی اپنی ہاتہہ سی سدّو کو کمر بند ہوائی چنانچہ یہہ سنت
اتبک روائیون مین مروج ہی کہ باپ جس پسر کو اپنا جانشین مقرر کری اوسکی کمر اور تلوار اپنی ہاتہہ سی بندہوتا ہی
الغرض بعد مبارکباد دستار مختاری کی ملک صالح نی جو نہایت سعادتمند تہا اپنی چہوٹی بہائی سدّو
لو کہا کہ میری پانچ پسرین درخان و ابراہیم خان بازید خان ماما الو انپر ہمیشہ نظر مہربانی کی
رکہنی اور ہر طرح کی تکالیف اور خدمات سی یہہ معاف رہین سدّو نی بخوشی یہہ بات قبول کی اور ملک
صالح اپنی پیرستید کے فہمایش سی تارک دنیا ہوگیا تہا بعد وفات اپنی باپ کے سدّو قوم ابدالی کا سردار
ہوا اور اوسکی عہد مین بارک زیون نی پہر فساد کیا مگر فوج کشی کے ذریعہ سی اونکو دبایا گیا اور عبرت ہوئی
سدّو بہت منصف اور دلاور آدمی تہا جب بدالیون سے فرصت پاچکا تو اوسنی قوم غلزائی اور
قوم ہزارہ پر بہی کچہہ فتوحات حاصل کرین جیساکہ شجرہ نسب مین درج ہی سدّو کی پانچ بیٹی تہے جب وہ
ضعیف العمر ہوا تو اوسنی لوگونکو جمع کرکے کہا کہ میرے پسران خواجہ خضر خان اور معدود کی منجملہ سی ایک
لیکو ریاست کیواسطی پسند کرلو چونکہ بڑا معدود خان تہا اسواسطی لوگون نے اوسکو پسند کیا مگر سدّو کو یہہ بات
ناپسند تہی اوسنی کہا کہ خواجہ خضر لایق ہے اور مین نے خواب مین دیکہا ہی کہ آدہی رات کو ایک سفید ریش
سبز پوش نورانی چہرہ میری گہر آیا اور اسنی کہا کہ تمکو مبارک ہو تمہارا بیٹا پیدا ہوگا کہ جسکا نام خواجہ خضر
رکہو اور وہ میرا ہمنام اور نیکنام ہوگا اس سبب سی مین خواجہ خضر کو مقرر کرنا چاہتا ہون مگر لوگون نے
اس قصہ پر کچہہ لحاظ نہ کرکے معدود کو اپنا سرگروہ بنانا چاہا اور خواجہ خضر اوسکا نائب مقرر ہوا اور سب
اختیار خواجہ خضر کے ہاتہہ مین تہا جب سدّو مرگیا تو سب قوم نی لیق سمجہکر خواجہ خضر کو دستار مختار بنایا
اور معدود مایوس ہوا بعد وفات خواجہ خضر خان کے اوسکا بڑا بیٹا خداداد سلطان بنس ہوا اصلی نام

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

خداداد تہا اور شاید سلطان کا خطاب اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ دہلی نی عطا کیا اور افغان
اوسکو سلطان خدا کئی کہتے تہے اوسنی قوم ابدالی اور غلزائی کا بنہ یعنی سرحد پل سنگی مقرر کیا
اوسوقت قوم غلزائی کا سردار مسمی ملکئی تہا اصل تنازعہ ان ہردو قوم مین بابت زمین موسوم
کوہرائی اور اموکائی کے تہا ہردو فریق نے موقعہ پر جاکر ایک آجڑی یعنی شبان کو منصف مقرر کیا
اوس آجڑی نی اپنے دلمین یہہ بات سوچی کہ سلطان خدا کئی اور گواہرائی دونون نام ملتی ہین اور
ملکائی سی اموکائی کا نام مطابق ہی اس مجیب لحاظ سی اوسنی ہردو قطعہ متنازعہ کا فیصلہ کردیا اور
دونون قومون نی منظور کیا اس سی چندعرصہ بعد سلطان خدا کئی نی اپنی قوم لیکر علاقہ زلوب پر
فوج کشی کی اور اوسملک کے سکنائی کو لوٹ اور مار سی تباہ کردیا جب واپس آتا تہا تو اوسکی خیمہ گاہ کے
پاس کہنڈ یعنی مغاک مین تین طفل خورد سال اور ایک مرد لشکر کی خوف سی پوشیدہ بیٹہی تہی جب وہ سرجہا
بیکس پکڑی گئی تو اسنی اونکو بیگناہ قتل کرادیا رات کو خواب مین کیا دیکہتا ہے کہ وہ چارون مقتول اپنے
ماردنی کی ارادہ پر چلی آتی ہین یہہ بہت ڈرا اتنی مین وہ ہی سبز پوش بندگ صورت خواب مین اسکو کہتا ہی
کہ تمنی بہت بڑا ظلم کیا کہ ان معصومونکو مارا اب تم اگر سرداری چہوڑکر شیر خان اپنی بہائی کو دیدو تو بچ
رہوگی ورنہ نہین بعد بیداری اوسنی اسیطرح عمل کیا اور خود اپنی بہائی شیر خان کا نائب ہوا جب شیر خان
نی عنان اختیار اپنی ہاتہہ مین لی تو بباعث پناہ دہی چند مجرمان سنگین حاکم قندہار سی جو بادشاہ ایران کیطرف
سی مقرر تہا اوسکا فساد ہوگیا پہلی لڑائی مین بمقام شہر صفا شیر خان نی فتح حاصل کی اور پہر آمد و رفت
نواح قندہار کا بند ہوگیا شاہ ایران کی حکم سے حاکم قندہار نی بنظر انتظام فساد شاہ حسین ابن معغدو د
تربور شیر خان کو مرزا کا خطاب عطا کرکے دوسرا شریک شیر خان کل مقرر کیا مرزا شاہ حسین دیہہ شیخ
مین اور شیر خان شہر صفا مین جو قندہار سی نو فرسنگ تہا رہنی لگی اور اب ابدالیون مین وگوندی یعنی جنبہ
داری ہوگئی شیر خان کہتا تہا کہ شاہ ایران سے ہمارا کچہہ تعلق نہین ہے اور مرزا شاہ حسین شاہ ایران
کا ہوا خواہ تہا مسمی خلیل علیزئی شاہ حسین کا مختار حاکم قندہار کی پاس آیا جایا کرتا تہا کئی برس اسیطرح
گذر گئی ایک دفعہ خلیل کی معرفت صوبہ قندہار نی شاہ حسین کیطرف یہہ پیغام بہیجا کہ بادشاہ نی آپکو مرزا کا خطاب

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

عطا کرکے مثل فرزندان مخاطب کیا چالیس ہزار قوم کی لوگ تمہاری تابع ہی اور بعید رہماری فوج موجود ہی بادشاہ
کا حکم ہے کہ شیر خان کو سزا دو اگر اب زیادہ اغماض کیا جاوی تو بادشاہ کی جانب سی ہمکو نقصان اوٹھانا ہوگا
یہ خبر مشرقی افغانستان کی صوبہ دار نی سُنکر بادشاہ دہلی کو اطلاع دی اور شاہ مہدی شیر خان کی طرفداری
مزور سمجھکر اوسکو شاہزادگی کا خطاب دیا یہہ بات واقع ہوتی ہے شاہ حسین کا انتیار کم ہوگیا کسواسطے
کہ لوگ دہلی کے بادشاہ سی راضی اور خوش تھے بہ نسبت بادشاہ ایران کی جو شیعہ مذہب تہا اوسی عرصہ مین
مرزا شاہ حسین واسطی ملاقات اور مشورہ کے صوبہ قندہار کی باس گیا اور خلیل علیزئی اوسکا معتمد ملازم
ہی ہمراہ تہا جب دربار مین حاکم قندہار سی گفتگو شروع ہوی تو شاہ حسین کی تقریر مین خلیل اوسکا مخل
دخل دیتا تہا اور اپنی ہوشیاری اور چالاکی جتاتا تہا شاہ حسین نے غصہ ہوکر اوسکو ترش زبانی سی کہا کہ
تم ہمارا غلام ہوکر ہماری تقریر مین کیون دخل دیتی ہو اور چونکہ خلیل ایک نحیل اور قدآور جوان تہا اور شاہ
حسین برعکس اسکے اس وجہہ سی خلیل نے گستاخی کرکی یہہ درست جواب دیا کہ غلام اور اصل کی شناخت صورت
سی ہوتی ہے شاہ حسین کو دربار مین یہہ کلمہ نہایت ناگوار گذرا اور اوسنی پیش قبض نکالکر خلیل کو ایسی سخت
ماری کہ وہ مرگیا اور حاکم قندہار نی اس واردات شدیدسی جو دربار مین ہوی نہی ناراض ہوکر شاہ حسین
کو قید کردیا اور واسطی صدور حکم مناسب اطلاع اس معاملہ کی دارالسلطنت ایران مین بہیجی وہانسی حکم آیا کہ شاہ
حسین کو رہا کردو کہ اوسنی اپنی گستاخ ملازم کو وجب سزادی ہی گرچہ شاہ حسین رہا ہوا مگر اوسکی سب
لوندی یعنی جنبہ ٹوٹ گیا تہا بعد رہائی وہ شیر خان سی ملکر ہندوستان کو چلا گیا اور اوسکی چوتہی پشت
مین نواب مظفر خان شہید ملتان کا والی مشہور نواب تہا جسکی ریاست کو رنجیت سنگہ نی خراب کیا
الغرض بعد چلی جانے شاہ حسین کے شاہ ایران نے بنظر مصلحت ملکداری شیر خان کو دلاسہ اور نوازش دیکر
قوم ابدالی کا کل اختیار اوسکو عطا کیا بنسٹھہ (۶۵) برس کی عمر مین شیر خان ایکروز شکار مین گہوڑی سے
گر پڑا اور بباعث سخت ضرب لگنی کے بیہوش ہوگیا اور گہر مین اوٹھالانی کی بعد جب ہوش آئی تو اوسنی
بختیار خان اولاد صالح خان کو بولاکر کہا کہ اب مجہی زندگی کی امید نہین ہے سرمست کی خبرگیری رکہنی
اور اوسی صدمہ سی مرگیا سرمست خان بیٹا اوسکا پچاس برسکی عمر تک زندہ رہا جب وہ بہی فوت ہوا تو اوسکا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بٹیا دولت خان جو ردسال سے سربراہی حیات سلطان اپنی جدی چچا کی قایم مقام اپنی باپ کا ہوا تھا
ہی کہ ایکدفعہ حاکم قندہار نے سب کتخدایان اور سرخیلونکی دعوت کی اوس جلسہ ضیافت مین دو فرقہ کی سرداری
ایک ایرانی سردار اور دوسری قوم ابدالی کی افغان خان اوس دعوت مین مئی بھی بلائی گئی اور چونکہ حیات
سلطان اور دیگر ملکان ہمراہی اوسکی صوفی تھی سو اسطی نشہ مین زیادہ سرشار ہوی اور اوس مستی کی حالت
مین ہر ایک فرقہ اپنی اپنی موئثات کی خوبصورتی اور سیرتی کی صفت کرنی لگی یعنی ایرانی اپنی قوم کے اور
افغان اپنی کی اوس گرم جوشی مین ہفت ہفت دختران ناکتخدا ایک دوسرے فرقہ مین شادی کرنی کا اقرار
ہو گیا جب صبح حیات سلطان ہوش مین آیا تو اس حرکت سی پشیمان ہو کر افسوس کیا اور عہد شکنی
کیو اسطی کچھہ بہانہ چاہا ملکان ہمراہی مین سی ایک مسارک نام ملک نے صلاح دی کہ تم ایرانیون سی کہدو
کہ ہماری رسم سے داماد کو ہمراہ لیجانی کی جب یہہ بات کہی گئی تو سات کس داماد ایرانی سردار افغانون کے
ہمراہ شہر صفا ہین گئی جملہ ابدالی قوم کی ملک بطور جرگہ واسطی مشورہ اس معاملہ کی جمع ہوے اوس جرگہ کی تجویز یہ ہوئی
یہہ بات کہی گئی کہ اول تم اپنی ہفت دختر ہمکو بیاہ دو بعد ش ہم دینگی ایرانیون نے جواب دیا کہ ہمارا گھر دور ہی پہلے ہم کسطرح سے
دی سکتی ہین افغانون نی اونکا فریب سمجھکر حیات سلطان سی کہا کہ اس معاملہ مین اب تم کچھہ بندوبست کرو
مگر اوس سی کچھہ نہو سکا اور جرگہ سی اوٹھکر گھر چلا گیا دولت خان ابن سرمست خان رئیس نے یہہ صلاح
دی کہ ان ہفت داماد ونسی چار کس شیعہ کو چار یار کبار کا سر صدق کرکی ذبح کرو اور مین کو چھوڑدو چنانچہ ایسا
ہوا جب حاکم قندہار نی یہہ ناخوش خبر سُنی تو اوسنی حیات سلطان سی کیفیت طلب کری جسنی جواب لکھا کہ یہہ کام
دولت خان نی کیا ہے اور جب دولت خان کو اوسنی قندہار مین طلب کیا تو انکار صاف پایا فوج ایرانی
نی حملہ کیا پہلی لڑای مین ابدالیون نی ایرانیو پر فتح حاصل کری مگر دوسری فوج سی شکست فاحش کھای
حیات سلطان ہندوستان کی طرف چلا آیا اور ملتان کی نواح مین قرارگزین ہوا بعد اوسکے ابدالیون مین خانگی
بی اتفاقی زیادہ ہونی لگی نوبت یہان تک پہونچی کہ مسمیان عزت اوعطل ملکان نے سرکشی کرکی دولت خان
لومعہ نظر خان فرزند اوسکی قتل کردیا اور رستم خان بڑا بیٹا دولت خان کا ایرانیونسی مل گیا اور جب
بلوچون نے بغاوت کری تو رستم خان اوس مہم پر تعینات ہوا اور بلوچون سی شکست کھاکر واپس آیا تب

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

میرویس ہوتک غلزائی اور عزت و عطل ابدالیون نے صوبہ قندہار سی رستم خان پر ناحق الزام فریب
عمداً شکست کہانی کا دیکر قید کرادیا چند روز کے بعد رستم خان عطل کے ہاتھہ سی مارا گیا جب میرویس ہوتک
غلزائی نی ایران اور عرب سی واپس آکر قندہار مین بغاوت کری اور شاہ نواز خان حاکم قندہار کو قتل
کردیا تو اوس بلوہ کیوقت میرویس نے قوم ابدالی کو اس شرط سی اپنی شامل رکہا کہ لوٹ وغیرہ سی جو جایداد
حاصل ہوگی اسمین سی ابدالیونکو بہی حصہ دیا جاویگا مگر بعد کا مبالی اس عہد کی بفا نکری اور زمینات وغیرہ
جایداد غصبیدہ سی کچہہ حصہ ابدالیونکو نوندیا اس سبب سی اونس ابدالی قوم غلزائی کی ساتہہ لڑائی کیواسطی جمع
ہوا اور ایک بڑی سخت لڑائی دشت بوری کے میدانمین ان دونون قوم کی باہم واقع ہوئی
جسمین غلجیون نے فتح پائی اور ابدالیون نے شکست کہائی اور ہرات کی پہاڑونمین جا آباد ہوئی سنہ ایکہزار
اونتیس ۱۰۳۹ ہجری مین عبداللہ خان ولد حیات سلطان متانسی اگر اس قوم کا سردار ہوا اور ارادہ
خروج اور فتح ہرات جو اوسوقت شاہ ایرانکی سلطنت مین تہی مصمم کیا اس راز سی عباس قلیخان شاملو کو
جو شاہ حسین صفوی بادشاہ ایران کی جانب سی ہرات کا حاکم تہا مطلع ہوکر عبداللہ خان کو معہ
بیٹی کے قید کرلیا ہرگاہ قزلباشیہ ہرات نی بغاوت کرکے عباس قلیخان مذکور کو بیدخل کردیا عبداللہ خان
فرصت پاکر محبس خانہ سی بہاگ گیا اور کوہ دوشاخ مین پہونچکر اپنی قوم کو جمع کرکے ہرات پر حملہ اور ہوا عباس خان
حاکم جدید ہرات لڑائی مین پکڑا گیا اور برج موسوم قلیخانہ کے بستی عبداللہ خان معہ اپنی لشکر کے شہر ہرات
مین داخل ہوا اندر شہر کے بہی سخت لڑائی ہوئی فریقین کے بہت آدمی ماری گئی اور شہر ہرات لوٹا گیا بعد فتح
ہرات قلعہ فرہ بہی جو محمود ابن میرویس ہوتک غلزائی کی ریاست کی شامل تہا ابدالیون نے لیلیا اس سے
تہوڑا ہی عرصہ بعد محمود شاہ غلزائی نی اصفہان کو فتح کیا اور ابدالیون پر بہی فتوحات حاصل کرین مگر
چونکہ وہ ممالک مفتوحہ جدید کی نظم و نسق مین مصروف ہوا اس باعث کچہہ زیادہ تعرض ابدالیون سی نرکہا
چندمدت بعد اوسکی عبداللہ خان سدوزئی مسند سی اوتارا گیا اور شاید اوسکو زہر دیکر محمد زمان خان
ولد دولت خان نی جو باپ احمد شاہ ابدالی کا تہا ہلاک کردیا اور خود زمان خان رئیس قوم ابدالی
کا ہوا اور اوسنی ایرانکی فوج پر جو اپنی جمعیت کی بہ نسبت دوچند زیادہ تہی فتح حاصل کری اور جتنی حملے فوج ایران

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

فی ہرات پر کئی اوسنے اون سبکو روکا اور فتح حاصل کرتا رہا اتنا جلدی ابدالیونکا اختیار اور قوت زیادہ ہوئے
کہ ۱۱۶۱ھ مین مشہد لینی کا ارادہ کیا مگر افسوس کہ ایسی اوج کیوقت مین باہم بی اتفاقی ہوکر فساد ہوگیا۔
الیار اور سعد اللہ خان پسران عبد اللہ خان نی محمد زمان خان کو قتل کر دیا اور خود قوم کے
مختار ہوئی زمان خان کا خورد سال بیٹا احمد خان جو پھپھی سی احمد شاہ ابدالی ہوگا دشمن کے ہاتھ سی بچ رہا
اور اوسکی والدہ جو قوم الکوزئی سی تہی اپنی نورچشم احمد خان کو حاجی اسمعیل خان علیزئی حکم
ہرات کی پاس لیگئی اور اوسکو اپنی دختر دیکر اس وجہ سی حاجی اسمعیل نے اوسکو پناہ دی اور بجوف
الیار خان احمد خان کو سبزوار اور فرہ کیطرف بھیجدیا اور پوشیدہ رکھا اسی عرصہ مین اخیر ۱۱۶۱ھ کو نادر شاہ ایران نی بالون
پر یورش کری اور بعد چند خفیف لڑائیونکے نادر شاہ کی تابع ہوگئے مگر تھوڑے عرصہ کے بعد ذوالفقار خان برادر کلان احمد خان کی سرکاری
مین ابدالیون نی بغاوت کرکے مشہد کی ملک متعلقہ سلطنت ایران پر حملہ کیا اور ابراہیم نادر شاہ کی بھائی
کی فوج پر فتح حاصل کرکی مشہد کی شہر کو محاصرہ کر رکھا تہا کہ نادر شاہ خود اونکی لشکر پر حملہ آور ہوا اور اونکو
اپنی ملک کیطرف واپس ہٹا دیا ابھی اچھی طرح دم نہین لیچکے تہے کہ نادر شاہ نی ہرات پر لشکر کشی کری
اور بعد سخت مقابلہ کی دس ماہ کی عرصہ مین ہرات کو فتح کرکے قوم ابدالی سی جہہ ہزار گہر کو حکم دیا کہ ہمراہی
غنی خان الکوزئی اور نور محمد خان علیزئی ایران کی ملک مین متفرق جاکر آباد ہون اور بعضونکو
ملتان کیطرف جلاوطن کیا اور اکثر ابدالی قوم کی لوگ جبراً اپنی فوج مین بھرتی کئی بعد اوسکی ہرات کے
شہر نی کبھی سرکشی نکری مگر ابدالی لوگ بشمولیت قوم غلزائی اور ایماق ملکمین شر و فساد کرتی رہی جب
دغستان کے شہر کو گیارہ ماہ تک نادر نے محاصرہ رکہا ایک دن شہر محصور سی گولہ توپ سراپردہ نادری کے
بیچ آن پڑا اور نادر شاہ کہانا کہا رہا تہا جسمین گولہ کے صدمہ سی مٹی پڑی تب نادر شاہ جسکا مزاج نادری تہا بمضرب المثل ہے بہت غصہ ہوا اور سرداران قوم ابدالی کو حضور مین بولاکر حکم دیا کہ اگر چوبیس گہنٹہ تک یہہ شہر فتح نہوگا
تو تم سب قتل کئی جاوگی یہہ حکم پاکر غنی خان الکوزئی نور محمد خان علیزئی حاجی جمال خان محمد
زئی بارک زئی خانو اور مانو خان نورزئی نی بشمولیت چند دیگر سرداران ابدالی اپنی قوم
کی جمعیت سی دلاورانہ حملہ اوس شہر پر کیا بہت سخت محاربے بعد ابدالی کامیاب ہوئی اور معاد کی اندر شہر کو فتح

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

لرکے بادشاہ کی حضور آئی نادرشاہ نی اس مردانہ خدمتگذاری سی بہت خوش ہوکر فرمایا کہ جو عرض کروگی منظور
یجاوی گی الہیار خان سدوزئی وغیرہ سرداران ابدالی نی عرض کی کہ ہمکو اپنی قدیمی زمینات عطا ہون
اور جو افغان ایران کو بھیجی گئی وہ بہی واپس ہوکر اپنی قوم کے شامل کنی جاوین اور قوم غلزائی سی ہمکو ملک
دلایا جاوی بادشاہ نی یہہ درخواست منظور کرکے حکم دیا کہ جملہ زن و مرد افغان جو ایران کو گئی تہے واپس چلی آوین
چنانچہ سب جمع ہوئی مگر ایک عورت قوم علیزئی جو نادرشاہ کی فرزندکی پاس تہے وہ نہ آئی جب بادشاہ کو
ملکان ابدالی نی اس حال سی اطلاع دی تو اوسنی حکم دیا کہ اگر وہ عورت اپنی شوہر کے ساتہہ جانیکو راضی ہے تو خیر
ہے کہ شاہزادہ کی گہر سے چلی جاوی چنانچہ وہ وفادار عورت سب جاہ و حشم چہوڑکر اپنی کلیم پوش شوہر کے
ساتہہ چلی گئی بعد اوسکے الہیار خان بمقام سبزوار مارا گیا اور نادرشاہ نی چہہ سال مین جب قندہار کو فتح
کیا و ذوالفقار خان اور احمد خان دونون بہائی نی شاہ حسین غلزائی کی قید سی رہای پای اور
حاجی اسمعیلخان کی سرفت نادرشاہ نی احمد خان اور اوسکی بہائی کو طلب کرکے بہت نوازش فرمائی
اور فوج متعینہ مازندران کی افسر بناکر بہیجی اور اوس قوم کی حسن خدمات کی سبب سی انکو ہرات کی مغربی طرف
سی بلاکر اوس زمین پر آباد کیا جہان اب یہہ قوم درانی آبادہی اور قوم غلزائی کی زمین اوسنی ابدالیون مین
تقسیم کی علاقہ ارغنداب غنی خان الکوزئی کی قوم کو اور مندمین داور نور محمد علیزئی کو عطا ہوئے
بارکزئی کی حصہ مین ناقص زمین آئی نادرشاہ نی نواحات قندہار کو تین سو قلبہ پر تقسیم کیا ایک قلبہ سو طناب
زمین کا تہا اور ایک طناب شصت گز چورس یعنی برابر طول عرض والی زمین سے مراد تہی ہر ایک قلبہ کی پنج
چار خروار یا چالیس من تخم ریزی کی زمین تہی اور فی قلبہ دو سوار واسطی نوکری شاہی مقرر کئے اور جو زمین قریب
شہر کی تہی اوس سی دسوان حصہ پیداوار مالگذاری سرکار مقرر فرمائی جو بہلی سال کی تعداد تشخیصہ کے موجب ہمیشہ
وصول ہوتی تہی جب نادرشاہ دہلی کی طرف گیا تو احمد خان اوسکی لشکر مین اپنی فوج کا افسر تہا اور جب ہند
سی واپس آیا تو اوسنی افغانون پر اسقدر اعتبار اور نوازش کی کہ فارسی لوگونکو علاوہ دیگر امورات وجہ نارضگی
کی اس امر کا بہی نہایت رشک آیا اور ماہ جون ۱۷۴۷ء مین نادرشاہ مارا گیا اوسکی دوسری روز لڑائی ہوئی
افغان اور اُزبک ایکطرف اور قزلباش وغیرہ ایرانی دوسرطرف مگر اس لڑای سی کچہہ فایدہ مترتب نہوا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

احمد خان بہراہی مین ہزار سواران ابدالی قندہار کو چلا آیا وہان اوسکو خبر ملی کہ ناصر خان حاکم کابل اور پشاور۔ اور سیمی اتقی خان آختہ بیگی جو سرداران نادری سی تہا خزانہ لیکر نادر شاہ کی بھیجی جاتی تہی و خزانہ احمد خان کے ہاتہہ آیا اور چند سرکش ملکان ابدالی کو قتل کر دیا اوسکی بعد اپنی قوم سی کوی مخالف نہوا الغرض قندہار مین احمد خان ولد زمان خان سدوزئی ماہ۔ اکتوبر ۱۷۴۷ء مین تخت نشین ہوکر احمد شاہ دُر دُران سی مخاطب ہوا کہتے ہین کہ احمد شاہ کی تخت نشینی کے وقت ابدالی اور قزلباش اور ہزارہ اور بلوچ بہی حاضر تہی وقت تخت نشینی کی عمر اوسکی تیئس برس کی تہی اوسنی اپنی قوم کا نام ابدالی سی بدلا کر دُرانی رکہا اور تب سی یہ اسم دُرانی مشہور ہوے *

وجہ تسمیہ دُرانی

یہہ ہے کہ جب احمد شاہ ابدالی تخت نشین افغانستان ہوا تو صابر شاہ ایک مجذوب فقیر نی جسکا وہ بہت معتقد تہا احمد شاہ کو کہا کہ تم اپنا القاب دُر دُوران اختیار کرو یعنی گوہر یا موتی زمانہ کا مگر اوسنی اپنی قوم کے لحاظ سی دُر دُران اپنا لقب کیا یعنی موتی موتیونکا دُران بمعنی جمع موتیون سی مراد کُل قوم دُرانی یعنی ابدالی سی ہے احمد شاہ سی شاہ شجاع الملک اوسکی نبیرہ تک خاندان سدوزئی کی سلطنت کا حال اس کتاب کی پہلی حصہ مین درج ہوچکا ہے اور جسطرح سی کہ سلطنت افغانستان کی خاندان سدوزئی سی منتقل ہوکر بارک زئی کے خاندان مین آئی پاینده خان باپ امیر دوست محمد خان کیوقت سی امیر شیر علیخان والی کابل موجودہ حال تک کا ذکر بہی پہلی حصہ مین لکہا گیا ہے یہان اعادہ کرنا اوسکا فضول ہے

تقسیم و شمار قوم دُرانی

واضح ہو کہ ابتداء مین یہہ قوم دو بڑے حصونمین تقسیم ہوگئی تہی ایک زیرک دوسرا بنج پائی مگر اب یہ تقسیم کچہہ مفید نہین ہے بجز اسکے کہ جس سی معلوم ہوتا ہے کہ جہوٹی قومین کسکی شاخین ہین اس موٹی تقسیم کے دونون حصون مین زیرک کا خاندان معزز ہے اور ان ہر دو حصہ مین سی نو شاخ نکلتی ہین زیرک سی چار اور بنج پائی سی پانچہہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

زیرک کی تفصیل

یہہ ہے - پوپل زئی - الکوزئی - بابک زئی - موسی زئی - اور

پنج پائے

نورزئی - علی زئی - مع اوددوزئی - اسحاق زئی - خکوانی - مالکو - کوکہتی ہین اور اُدوزئی شامل علیزئی سمجھی جاتے ہین ٭

پوپل زئی

کی قوم زیادہ تر شہو ہے اور افغانونکی بادشاہ اسی قوم سی ہی یعنی احمد شاہ ابدالی اور اوسکی اولاد اسی قوم مین سی شاخ ٭

سدوزئے

کی ایک خاندانسی تہا اور سدوزئی بہت مدت تک پوپل زئی بلکہ کل قوم دُرانی کی خان چلی آتی تہی یقین ہی کہ سدوزئی دُرانی کی قوم مین سب سی معزز خاندان تہا اس یقین کا مضبوط ثبوت یہہ ہے کہ اونکی پاس ایک رقم یعنی سند بطور فرمان بہلی صفوی بادشاہ ایران کی ہی جسمین سدوزئی کی خان کو تمام قوم ابدالی یعنے دُرانی کی حکومت اور سرداری دی گئی تہی اور سدوزیونکو سوای اپنی قوم کے اور کوئی سزا نہین دی سکتا تہا اور نیز بادشاہ اُس خاندانمین سے ہونی کی سبب سی سدوزئی لوگ ایک علیحدہ قوم سمجھی گئی ہے مگر اصل مین پوپل زئی کی ایک شاخ ہی جب سی سدوزئی بادشاہ ہونکا خاندان تباہ ہوکر بابک زئی کی قوم سی امیر دوست محمد خان ملک افغانستان مغربی کا ہوا تب اس معزز شاخ کا قدر کم ہوگیا ہی اکثر آبادی اِن لوگونکی شہر صفا کی متصل ہی جو وادی ترنک کی بیچ واقعہ ہی اور بعضی قندہار مین رہتی ہین اور خاندان شاہی مین سی اولاد شاہِ شجاع کی بمقام لودہیانہ دریای ستلج کی مشرقی کنارہ رہتی ہے اس احمد شاہی خاندانکو بادشاہ خیل بہی کہتی ہین اور چند گہر سدوزئی پشاور لاہور مین بہی رہتی ہین شاخ سدوزئی وغیرہ اقوام ابدالی کے جو لوگ ملتانمین آکر آباد ہوئی تہی اور وہانسی دیرہ جات وغیرہ مین جاکر آباد ہوئی انکا ذکر اخیر مین مختصراً کیا جاویگا باقی پوپل زئی اکثر قندہار سی شمال کی جہہ علاقہ خاکریز اور اکثر پہاڑی ملک مین اور کچہہ مشرق چند مواضع اور کچہہ جنوب جیسی دیہہ - ذاکر و بالا قرض اور شورانداد وغیرہ اور کئی مواضع علاقہ زارست مضافات برگنہ کرشک

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کنارہ غربی دریاے ہیرمند اور دو موضع گرم سیر مین اور تین موضع مغرب یا بان علاقہ ارغنداب مین رہتے ہین بڑی جرار قوم ہے اور لوگ کہتے ہین کہ اسکی قریب تیرہ ہزار گھر ہونگے بعض سوداگری کا پیشہ رکھتے ہین مگر اکثر کا شتکاری سی معاش حاصل کرتے ہین پوپل زئی کی قوم سب افغان قوموں سی صاحب ادب نجیب اور معزز ہے اور سی میز سی احمد شاہ اور تیمور شاہ کیوقت اکثر بڑی عہدہ دار شاہی مقرر ہوتے تھے اور بامی زئی کی شاخ سی احمد شاہ کا وزیر شاہ ولیخان اور اسکا خاندان مشہور تھا اور شاخ ایوب زئی سی سردار جہان خان سپہ سالار احمد شاہ کا تھا +

قوم بارک زئی

تعداد مین پوپل زئی سی بہت زیادہ تھی یہہ بڑی قوم قندہار سی جنوب کے علاقہ ارغسان اور دریاے ہیرمند کی کنارہ اور خشک میدانین آباد تھے بارک زئی مین سی وہ لوگ جو قندہار کی قریب اور ارغسان اور دریاے ہیرمند کے کنارہ آباد ہین بباعث عمدہ قسم زمین ہونیکی قریب کل پیشہ کاشتکاری رکھتے ہین اور بعض تہل بیابان کے بیچ مین بہت محنت سی کام زراعت کاری کرتے ہین مگر اکثر لوگ اس قوم کی گلہ بانی اور رمہ چرائی کا پیشہ رکھتے ہین یہہ قوم بڑی دلاور اور جنگجو ہے وزیر فتح خان بارک زئی کیوقت سی زیادہ مشہور ہوگئی ہے اور بعد اس امیر دوست محمد خان جب تخت نشین کابل ہوا تو اسکے سبب سی اسکی قوم بارک زئی دور تک مشہور ہوگئی ہے فی زماننا افغانستان مین قوم بارکزئی کا رسوخ اپنی ہمقوم امیر ہونیکی سبب سی جملہ اقوام سے زیادہ ہی اور اسقدر رسوخ اور برتری کا سبب انکی دلاوری ہی اور اس دلاوری سی امیر دوست محمد خان مرحوم کے ہوشیاری اور جلالکی بہی کچھ کم نہین تہی بارک زیونکی قریب بیتیس ہزار گھر ہون گے +

اچک زئی

بارک زئی کی ایک شاخ ہے مگر احمد شاہ نی انکو علیحدہ کردیا اس سبب سے کہ اگر بارک زئی اور اچک زئی متحد رہینگی تو قوی اور زور اور ہوجاوینگے اب علیحدہ خان کی ماتحت ہین اور جدی قوم سمجھی جاتی ہے بارک زئی سی بالکل علیحدہ ہوگئی ہے جملہ قوم درانی مین سے شاخ اچک زئی سرکش اور انکا گذارہ گلہ بانی رمہ چرائی اور لوٹ کہسوٹ پر ہوتا ہے +

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

قوم علیکوزئی

کی ہرگنہ تخمیناً بندرہ ہزار گھر ہونگی اونکا ملک سب اقوام درانی سی اچھا سرسبز اور زرخیز اور بہلا نبہ ہے قندہار سی مشرق علاقہ جلدک اور شمال غربی و مغرب خاص علاقہ آفندا ب و پنجوائی جہانکی انارلطافت سی مشہور ہین وغیرہ سواصفعات غربی اور شمال علاقہ خاک ریزہ و دیگر پہاڑی ملک شمالی اور مغرب شمالی علاقہ میوند خواہ ہمند ہمان خواجہ حسن سمیندی وزیر سلطان محمود غزنوی کا زادوبوم تہا اور علاقہ چکہ و ساروان قلعہ کناہ شرقی دریائی ہیرمند اور چند مواضع جنوب بلدہ قندہار اور نیز علاقہ کوہی موسوم بغنی باغران ملک زمین داور سی شمال غربی اور علاقہ نوزاد و کنجاک زمین داور سی مغرب اور ہرات اور غزنین و کابل کے ملک مین ہی متفرق رہتی ہین اس قوم مین ہی اکثر زراعت کاری اور قلیل مویشی و رمہ چرائی اور ملازمی اور تجارت کا پیشہ ہے قوم مین شاخ نسنوزئی اور سرکانی علاقہ جہجہ ضلع راولپنڈی مین آبادہی چنانچہ ایک تپہ باسم سرکانی نام زدہی جسمین اتہارہ مواضع واقع ہین اور ایک بڑا قریہ شاخ سرکانی کا اسی نام پر درہ کوئٹہ مین واقع ہی اور کئی گہر قوم علیکوزئی کی علاقہ دوابہ وغیرہ ضلع پشاور اور کئی گہر بلوچستان اور ملک کہن مین آبادہین مسمی عبدالغنی خان شاخ زیرازئی مخاطب میرافغان اسقوم مین بڑا مدبر اور مشہور شخص تہا اور وزیر یار محمد خان زین الدولہ والی ہرات شاخ نسنوزئی ایک بڑا عالی ہمت اور جوانمرد آدمی اسقوم مین گذرا ہی اور مسمات زرغونہ والدہ احمد شاہ ابدالی اسقوم سی تہی +

قوم موسےزئی

کی صرف چند گہر ہین اور حضرت زئی شاخ بارک زئی مین شامل شمار ہوتے ہین +

اقوام پنج پائے

قوم نورزئے

بارک زئی سی تعداد مین برابر ہی مسکن اسقوم کی اکثر ملک گرمسیر اور علاقہ دیہ راوت قندہار سی کوہستان شمال ملحق ہزارجات اور یہہ علاقہ زرخیز اور سیراب ہے اور بہت علاقہ فراہ اور سبزوار مین ہرات تک اور باقی ریگ مین قندہار سی جنوب اور ایک بڑا قریہ موسوم سپینروان یا سفیدروان یا اسفزار قندہار سی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

مغرب کنارہ شرقی رود ارغنداب واقع ہے باوجود کاشتکاری ہمیشہ اسقوم کا اکثر رمہ داری ہی موسم سرما مین اپنی ملک یا اوسموقع پر جہان عمدہ چراگاہ اور کہاس ہو گذارہ کرتے ہین اور بہار کی موسم مین دو خانگی ہو کر ایک گہر اپنی مال مویشی اور بال بچہ لیکر کوہ سیاہ بند کو جاتا ہی دوسرا گہر زمینداری پر ملک مین رہتا ہے یہہ قوم مہمان نواز اور بڑی مدمغ اور متعصب ہے خود نمائی وخود آرائی کو بہت پسند کرتے ہین +

قوم علی زئے

زمین داور متعلق صوبہ قندہار مین آباد ہی انکا دستور موافق علیکوزئی کے ہے علی زئی اور علیکوزئی کی بیچ فاصل صرف دریائی ہیرمند ہی اور علی زئی کا ملک بہی کچہہ مطابق ملک علیکوزئی کے ہے مگر علیکوزئی کا ملک اکثر رودباری اور انکا ملک کاریزی ہی کل تعداد قوم کی قریب سولہ ہزار گہر کے ہی اسقوم کی چند قبیلی پنجاب مین بہی آکر آباد ہوئی ہین سی ملتا نوالو نکا ذکر آخر مین دیکہوگی اور ایک خاندان اسی قوم کا محمد شریف خان مشہور رئیس یہان ضلع راولپنڈی والی کا بموضع اسلام گڈہ حسن ابدال سی تین میل مغرب آباد ہی چند دیہات انکی اپنی ملکیت کی اوس علاقہ مین ہین اور کچہہ پنشن بہی سرکار سی ملتی ہے محمد شریف خان کے فرزندان مین سی شیر دل خان اور پردل خان لشتو آبی ہین اور تیسرا بہائی انکا سرور خان اور سب سی چہوٹا حسین خان ہے گورنمنٹ انگریزی سی معتبر خاندانونکو نظر التفات کی امید ہی یہہ اوس محمد شریف خان کی اولاد ہی کہ جسکا نام سکہونکی عملداری مین دلاوری اور خاندانی کی سبب سے مشہور تہا علاوہ اونکی قوم علی زئی کی اومیں موضع علاقہ چہچہ ضلع راولپنڈی مین بہی آباد ہین اور علاقہ چہچہ کے چار تہون مین سی ایک تپہ علی زئی ہے +

قوم اُدوزئے

واضح ہو کہ اد و اور علی بہم بہائی ہین یہہ قوم تخمیناً پانچہزار گہر ہونگی بندموضع انکی علاقہ معروف مین اور دو موضع علاقہ دیہہ راوت اور تین موضع علاقہ گرم سیر مین واقع ہین انکی رسم و رواج اور پیشہ مطابق اقوام ہمسوانہ کی ہین +

قوم اسحاق زئی

قندہار سی مغرب دامن ریگ کنارہ رود ارغنداب قلعہ بست تک اور چند موضع پایان علاقہ جکہ کنارہ شرقی دریائے ہیرمند اور کچہہ زمیندار زمین اکثر علاقہ گرم سیر اور ذرہ اور سبزوارمین اور علاقہ لاش وجوین ہرات سی جنوب شرق

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اوسیانسی شمالیین اور کچھہ ہرات مین رہتی ہین اسقوم مین سی دو بڑی بڑی معتبر خاندان ہین ایک خاندان سردار مالو خان بیس معزز اور با اقتدار علاقہ لاش وجوین کا جو تابعدار سلطنت ایران کا ہے مگر مالگذار نہین دوسرا خاندان سردار مدد خان ساکن قلعہ خان نشین علاقہ کرم سیر کا اسخاندان مین موسی دونگی مشہور شخص گذرا ہے مگر اب یہہ خاندان بارک زیون کی صدمہ ریاست سی منزل مین ہی ہنسیہ اس قوم کا اکثر رہہ داری اور گلہ بانی اور کچھہ زمینداری ہے کل تعداد اس قوم کی دس گیارہ ہزار گھر مشہور ہے اور بلخ مین بہی ایکہزار گھر سی زیادہ اس قوم کا سنا جاتا ہے +

قوم ماکوا ورخاوگانی خواہ خاگوانے

یہ بہت قلیل آدمی ہین اور انکی کوی علیحدہ زمین نہین ہے بعض قندہار مین رہتی ہین اور کچھہ قوم ہزارہ کی شامل ہوگئی ہے شاخ قریب نابودی کی ہے اور انکا خود مختار سردار یا خان کوئی نہین ہی خاوگانی دو جگہہ ہین ایک خاگوانی کلان دوسرا خاگوانی کوچک خاوگانی نواح قندہار مین متفرق اور غزنین مین چند بہات خاکوانی کی اور کئی قریہ ماکو کے متصل ہمدیگر بنام خاکوانی ماکوان آباد ہین بعض درانی ماکو کی نسل کو اپنی برابر نہین سمجھتی اور کہتی ہین کہ ماکو پسر متبنی تہا +

مجملاً حال کل قوم دراںے کا

جو بیان سب سے قابل اعتبار ہے اس سی معلوم ہوتا ہی کہ یہہ قوم آزاد اور الگ تھی سنہ ۱۶۰ھ تک اسوقت اوزبک لوگ انپر سختی کرنے لگے بدین باعث درانیون نی شاہ ایران کو خراج دینا اس شرط سی قبول کیا کہ قوم اوزبک سی بچانیکی واسطی مدد عطا ہو اور اسیطرح باج گذار ۱۱۳۸ھ تک ہی اسوقت قوم غلجائی نی بغاوت کر حکومت قندہار سی سرکشی کری اور ابدالیون کی ساتہہ بہی لڑائی ہوی جیسا کہ اوپر بیان ہوچکا ہی یہہ قوم نواح ہرات کی پہاڑون مین آباد ہوئی اور ابدالی کی نام سی مشہور تھی اور اسوقت ونیز پہلی اس سی بہی قوم غلجائی کی ساتہہ انکی اشد دشمنی تھی جب نادر شاہ نی یہہ نواح قندہار مین اسقوم کو آباد کیا تو تب سی گرچہ ہر ایک فرقہ قوم درانی کی زمین علیحدہ علیحدہ منقسم ہوگئی جیسا کہ اوپر لکہا گیا ہے مگر حقیقت مین یہہ قوم آپسمین پیوستہ اور ملی ہوئی ہی ایک قوم کی آدمی دوسری قوم کی زمین سی خرید لیتی ہین یا انکو بخشی جاتی ہی اور بعض علاقی جیسا کہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

گرم سیر اور ملک جو قندہار کی قریات مین ہی جملہ اقوام دُرانی سی برابر حصہ پر آباد ہے +

شمار قوم

کل تعداد دُرانی کی ملک کی رہنی والونکی آٹھ لاکھ تک ہوگی اونمین سی دُرانی خاص ذیع چار لاکھ سی زیادہ ہونگی کہتی ہین کہ نادرشاہ ایرانی نے جس تمام قوم کا شمار کیا تہا جب کہ اونمین زمینات کی تقسیم اور حصص مقرر کرتا تہا اور اوسوقت ساتہہ ہزار گہر شمار مین آئی تہی اگر حقیقت مین یہہ شمار کیا گیا تو بہت کم معلوم ہوتا ہی غالب اکثر لوگ خصوصًا رہہ چرائی والی چہوڑ دی گئی ہونگی کیونکہ اوسکو زمینداری تعداد مطلوب ہوگی جنمین زمینات کا تقسیم کرنا مقصود تہا +

رواج و دستورات

ہر بڑی قوم دُرانی کی اوپر ایک سردار مقرر رہی جو خاندانی قبیلہ سی منظوری امیر کابل مقرر ہوتا ہی اور اوس سردار کی تجویز اور مخلوق کی رضامندی اور انتخاب سی ہر چہوٹی شاخ مین خان یا مُشر مقرر ہوتے ہین عموماً سطح خانی ایک خاندان مین موروثی چلی آتی ہی مگر کبہی کبہی اوسمین تغیر و تبدل ممکن ہے +

مقدمات دیوانی اور مال کے

خانان اور سفید پوشان دیہہ سی یا دوست فریقین کی قاضی کے معرفت بموجب احکام شرعی فیصلہ کراتی ہین جب سردار اپنی قوم سی غیر حاضر ہی تو اوسکا کام نایب کرتا ہی جسکو وہ خود مقرر کری اکثر کوی بہائی یا بیٹا یا کوئی اور خویش سردار کا نیابت پر مقرر ہوتا ہی اعلی حاکم قوم دُرانی کا صوبہ قندہار ہوتا ہی اور وہ امیر کابل کی ماتحت جملہ احکام صادر کرسکتا ہی اس قوم کی جو آدمی ذرہ آسودہ حال ہین وہ بزرگر یا مزدور یا غلامونکی ہاتہہ سی اپنی زمین کاشت کراتی ہین اور خود نگران حال رہتی ہین مگر جس کام مین اونکا اپنا ہاتہہ مطلوب ہو تو خود کرلیتی ہین اور اکثر خود محنت کرتی ہین جو دُرانی تہیدست ہین اونمین سی بعضے بزگر اور قلیل مزدوری کا کام بہی کرتے ہین اکثر آمزدوری کا کام یا تاجک کرتے ہین اور یا ہمسایہ افغان +

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

دستور کثیردی

کثیردی سی ایک چھوٹا خیمہ بدوضع چھولداری کا ہم شکل مراد ہی جو عموماً بکری یا شتر کی پشم سی بنائی جاتی ہین
طول مین (۱۵) سی (۲۵) فٹ تک اور عرض دس سی ۱۲ فٹ تک ہوتا ہی اور ارتفاع غایت آٹھہ
فٹ تک بعضی آسودہ لوگ اپنی دیرہ کی اندر بند لگا دیتی ہین اور عام لوگونکی دیرہ کی بیچ ہی ایک پردہ
حایل ہوتا ہی جس سی مذکر اور مونثات کا حصہ تقسیم ہوتا ہے ویسی معمولی کثیردی کی قیمت ۵۰ تک ہوتے
ہی ذرا نیون مین سی جنکی سکونت مستقل نہین ہے وہ کثیردی مین گذارہ کرتی ہین گرما کی موسم مین پہاڑ
وجاتی ہین اور سرما مین میدان کو خیام گاہ بناتی ہین جو لوگ قندہار سی جنوب کو رہتی ہین وہ اکثر تو بہ
پہاڑ مین تابستان کو کاٹتی ہین مگر جو قوم دریاے ہلمند سی اوسطرف ہی وہ سب سی دور جاتی ہی یعنی ہمیشہ کوہ
سیاہ بند اور بادغیس خواہ بائی غز کو بہار کی موسم مین جاتی ہین اوس موسم کی بعد مشکل سی کوئی آدمی
میدانمین ملتی ہین اور تین چار ماہ تک پہاڑ مین خنک ہوا سی فرحت اوٹھاتی ہین سب رمہ دار خروے
لوگ بجز اونکی جو دریاے ہلمند سی اوپر کیطرف رہتی ہین کثیردی مین رہا کرتے ہین کوچ کیوقت انکا عسکر
قابل دید ہوتا ہے جس گروہ مین سو کثیردی ہو وہ بڑا کمپو سمجھا جاتا ہی بڑی کمپو کو خیل کہتی ہین اور اسکے
سردار کو سرخیل کہتی ہین اور چھوٹی کو کلی بولتی ہین جہان دیرہ جا ہوا تو ملک کی کثیردی بیچ مین نصب کرتے

ہین قرارگاہ مین اپنی عسکر سی مغرب کی طرف ایک جگہہ بہتری علامت مسجد کی بنا رکھتی ہین اور اسمین جب خوف
اذان دیتا ہی تو ادا نماز کی واسطی جمع ہوتی ہین اور اپنی کثیردیونکی لین سی کچھہ فاصلہ پر ایک کثیردی بنام
مہمان خانہ الگ لگا دیتی ہین جو مہمان ہون وہ اوسمین رہتی ہین یا بطور حجرہ نشست گاہ مردانہ تصور ہوتی
ہے اور موسم زمستان مین بیچ الگجگہہ کثیردین لگا کر اپنی رمہ کی گلہ لیکر دور دور چراہی کے واسطی لیجاتی ہین جب انکی
رمہا بھیڑی اور بکری نی بچے بودو دو تین تین رمہ لیکر پھیل جاتی ہین اور بہت دل سی اونکی پرورش
اور چرائی کراتی ہین اونکی اکثر رمہا بھیڑی چکلی دار کی ہین اور بکری بھی رکھتی ہین بہ نسبت بھیڑ کی
بکری کی تعداد کم زیادہ ہوجاتی ہی بلحاظ ملک میدان اور پہاڑ کی یعنی پہاڑ مین بکری بہت رکھتی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہین اور میدانمین بہیڈی زیادہ وہ لوگ جو بیابان کی متصل رہتی ہین یا دولتمند ہین شتر ہی رکھتی ہین
جنکی اون پر کشیدی اور اسباب لادتی ہین شتر بچگان نر اکثر فروخت کردیتی ہین اور مادہ واسطے اون
پیدایش کی رکھتی ہین عام خلق خر پر کار روائی بار برداری کرتی ہین قریب کل کے ہر گھر مین گھوڑا
ہین اور اکثر سگ تازی رکھنی کی بہی شوق ہے +

خوراک

بود و رانی دولتمند ہین وہ ایران بیطرح چرب اور بہت مزہ دار پولاؤ اور گوشت بَرّہ کبابی اور مصالحہ کے
ساتھہ پکا ہوا گوشت اور خمیری نان تنوری اور گوشت قدید اور قروت کہاتی ہین اور ملذ نشربت
پیتی ہین جو کسی کسی میوہ سی بنایا جاتا ہی بعضی اُنمین بہی بہت مقوی اور اچہا ہوتا ہی عام مخلوق کی خوراک
نان گندم اور روغن زرد اور کبہی کبہی گوشت اور پنیر اور ساگ بہی کہاتی ہین اور جو بہت مفلس ہین
وہ لوگ نان جو و مکی اور دوغ یعنی لسی سی شکم پری کرلیتے ہین دورانی بہت میوہ خور ہین جنکی سکونت
مستقل ہے وہ عمدہ میوہ طرح طرح کی کہاتی ہین اور کوچی لوگونکو صرف خربوزہ میسر ہوتا ہی +

پوشاک

وہ لوگ جو شہرونمین رہتی اور اکثر ساکنان دیہات اور وہ بہی جو رمہ چرائی والونمین سی دولت مندمین
ایسی پوشش رکھتی ہین جیسا کہ ایرانکی لوگ یعنی بڑا عمامہ خوش وضع اور کلاہ اور قبا رنگین بسنہ وا
دراز تا بہ ساق اور اُسکی اوپر چوغہ حسب مقدور اعلی یا ادنی قسم کا اور شلوار فراخ قبا کی اوپر اور چوغہ کے
نیچہ کمربند اور تلوار دہنس قبض باندہنی عموماً مروج ہی غریب دورانی خصوصاً رمہ چرانی والی سر پر توپی
خراسانی وضع کی اور لانبا اور فراخ قمیص یعنی کورتہ آستین دراز والا رمعہ یا بلا چوغہ اور اکثر نیلہ رنگ
کی فراخ شلوار جسمین جنت سفید کی طرح لکیر ہوتی ہے متوسط درجہ کی لوگ اکثر جمعہ کی روز ہر ہفتہ مین ایکدفعہ
اور بعضی دوسری اور تیسری جمعہ کو پوشاک بدلاتی ہین اور غریب وگلہ بان لوگونکو مہینون مین پوشاک
کی شست وشو کی نوبت پہونچتی ہے مگر غسل سوای واجبیت مذہبی کی بہی ہر ہفتہ مین ایکدفعہ میلہ ادمی بہی کی
ہے مگر بیابان والی شبان تا بہمرسی پانی اس عادت سی مستثنی ہین +

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

قد و قامت و طرز وضع

اس قوم کی لوگ شکیل اور دراز قد اکثر گندم گون مایل بسرخی رنگ بعینا وی چہرہ فراخ پیشانی وجیہہ جوان ہوتی ہین عموماً داہڑی یعنی ریش کی بال لانبی رکہتی ہین مگر نوجینبر جوان اپنی ریش کتراہا کرتی ہین اور مت تک بڑہنی نہین دیتی سب لوگ سر کے بال بیچ سی چوٹی تک اوسترا سی منڈواتی ہین اور باقیماندہ کو بہی گردن تک کٹوا کر چہوٹا رکہتی ہین مگر بعضی بعضی سر کے بال لانبی رکہتی ہین خصوصاً چرواہی لوگ نہین کٹواتی اور جہان تک ممکن ہو لانبی ہوتی ہین *

حال مذہب

کل قوم دُرّانی اہل سُنت جماعت دین دار مسلمان ہین کوئی گانویا کوچی کمبو بدوون امام اور ملان کی نہین ہوتا خواہ چہوٹا ہی ہو انکی مشہور دینداری سی یہانتک یقین ہی کہ سوای شاخ اچک زئی کی شاید باقی دُرّانی قوم اپنی نماز نہین چہوڑتی اور غالب ہی کہ بہت قلیل لوگ تارک نماز ہونگی اور ماہ مبارک رمضان کا روزہ ہر بالغ آدمی رکہتا ہی اور عمدہ خاصیت یہہ بہی ہی کہ دُرّانی لوگ غیر مذہب کی آدمی کو ضرر رسانی سی اغماض کر جاتی ہین اور مفرط تعصب نہین رکہتی مگر اچک زئی جو اپنی دین کی احکام ضروریہ کی تعمیل نہین کرتے وہ ضرر پہونچاتی ہین اور اخوندلوگ اکثر اً تہیدست ہوتی ہین اور عام لوگون مین واعظ باخطبہ استقلال کی ساتہہ کم پڑہ سکتے ہین علم فقہ کا دُرّانی قوم مین کم ہے مگر قریب تحل کے یہہ لوگ زبان فارسی بولتی اور سمجہتی ہین اور اونمین سے اکثر فارسی اور پشتو کی شعر یاد پڑہا کرتی ہین اصلی زبان انکی پشتو ہی مگر پراوازسی

دستور شادی

جیسا کہ افغانونمین ہے ویسا ہی اس قوم مین بہی ہے اکثر جب کہ مرد (۱۸) یا (۲۰) سال کا ہو اور عورت (۱۴) یا (۱۶) برس کی تب شادی کیجاتی ہے اور منگنے یا شادی کر دینا والدین کی اختیار مین ہے دُرّانی عورت بہی نماز گذار اور دین دار ہوتی ہین اور شوہر نوجات سی بامروت پیش آتی ہین اور بعضی ہوشیار اور وفادار مونثات اپنی شوہرونکی گہر مین مختار کل ہوتی ہین اور اوسکو دانا سمجہتی ہین عورت اور مرد اکثر ایک جگہ کہاتی اور گذارہ کرتی ہین مگر جب کوئی غیر شخص یا مہمان آوی تو الگ رہتی ہین *

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

عادات معمولی

اس قوم کی اکثر مرد حجرہ - یا مہمانخانہ یا مسجد مین جمع رہتی ہین اور اوسجگہہ مگر مسجد مین نہ حقہ پیتی یا نسوار چباتی ہین یا اپنی زراعت اور مویشی کی باتین کرتی ہین اور نیز امیر اور سردار لوگونکی اعمال اور کابل کے حالات وغیرہ اذکار اور ملک کی حال کی باتین کرتی ہین شکار کی شوق بہی بہت ہی اور کہیل بہی بہت قسم کی کہیلتی ہین قریب ہر شام آتن ناچ ناچتی ہین اور سوای گانی اور قصہ اور باتین کرنیکی کبہی جمع نہین ہوتی اس سی پایا جاتا ہے کہ دُرانی خوش باش لوگ ہوتی ہین +

مہمان نوازی

یہہ لوگ بہت مہمان نواز ہین ہر اجنبی شخص کو دیکہنی سی اور مہمان بنانی سی خوش ہوتی ہین اور کوچی لوگون مین گرچہ ڈیرہ اونکا بہت غریب ہوتا ہم بندوبست مہمان داری ہمیشہ رکہتی ہین اور سب سی بڑا سردار اور ملک بہی بیگانہ مہمان کو کہانہ اور جگہہ دینی سی معاف نہین ہے اکثر گانو مین مسافر لوگ مسجد اور حجرہ کو جاتی ہین اور عام وقت مین پہلا شخص جو اوس مسافر کو ملتا ہی وہ ہی میزبان ہوتا ہی مگر گرانی نرخ کیوقت یا جملہ لوگ بانٹ کر مسافرون کو کہانہ دیتی ہین یا جسکی نوبت مہمانداری کی ہو وہ دیتا ہی روغن زرد اور لسی روٹی کی ساتہہ اکثر دیتی ہین اور گوشت و شوربا بہی ملتا ہی بشرطیکہ گانو مین گوسفند حلال ہوا ہو اگر گانو کی بیچ کسی گہر مین خیرات یا ضیافت ہو تو مہمان بہی اوسمین بولایا جاتا ہی اور دوست کیطرح شمار ہوتا ہی جس وقت رات کو آرام کرنا چاہی تو وہ میزبان بچہونا وغیرہ سامان دیتا ہی یہہ مہمان نوازی سب لوگون کی واسطی ہوتی ہے نہ صرف افغان اور مسلمان بلکہ ہندو مہمانونکی رسد بہی دی جاتی ہے مگر اسکی ساتہہ اونہین لوٹ لینی کی عادت بہی ہی اور چونکہ دُرانی اکثر جای حکومت سی دور اور متفرق رہتی ہین اسواسطی اس بدعت کی روک کم ہوتی ہی خصوص جب ملک مین فساد اور بی انتظامی ہو تو لوٹیرونکی تعداد زیادہ ہوجاتی ہی مگر سب سی زیادہ راہزن اچک زئی ہین دُرانی لوگ اپنی ملک کا بہت ناز اور فخر کرتی اور قندہار کا بہت ادب کرتی ہین اور کہتی ہین کہ ہماری مورثون اور بزرگان کا وہان گورستان

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہی نقش امیر درانیون کی اکثر دور دور سی قندہار مین فن کیو سطی بجاتی ہین یہہ لوگ سفر بہت تھوڑا کرتی ہین اور ہمیشہ اپنی گہر کا لحاظ اور شوق رکہتی ہین ہندوستان کو بہی سوداگری کیواسطی کم آتی ہین خانہ نشینی بہت پسند کرتے ہین +

شاخ ایک زئی

کی لوگ دیگر دُرانی قوم سی عادات مین بالکل فرق رہتی ہین اسلئی اونکا بیان علیحدہ لکہا جاتا ہی اس شاخ کی تعداد کچہہ بہت نہین ہی اکثر روایا تونسی پانچ ہزار گہر معلوم ہوتا ہی مگر غالب ہی کہ چار ہزار سی زیادہ نہین ہوگا قریب کل کی سب لوگ مویشی داری اور رمہ چرائی کا کام کرتی ہین گرچہ قلیل پیشہ کاشتکاری کہتی ہین مگر کافی نہین ہے اونکی گوسفندونکی رمی خواجہ عمران اولوتبہ کی پہاڑیون اور گلہ شتران بیابان مین جو شراک سی شمال اور مشرق کیطرف ہی چرتی ہین اونکی سردار یعنی خان اپنی قوم پر دیگر دُرانیہ سی زیادہ اختیار رکہتی ہین الا باوجود اختیار اپنی قوم سی لوٹنی کی شوق نہین نکال سکتی جو کوی مسافر اونکی ملک مین داخل ہوتا ہی اکثر لوٹا جاتا ہے اور اکثر اُراٹ کی وقت اپنی ہمسوانہ لوگون کی ملک مین بارہا ارتکاب چوری پہرتی ہین چوری مین ہوشیاری اور سرقہ بالجبر مین دلاوری اونکا بڑا وصف ہی اور اپنی ہمراز مجمع مین جوان مرد آدمی ایسی کام اور واردا تونکی باتین کرتی ہین جسکا ارتکاب کیا ہو یا ارادہ ہو مگر انکا سرقہ بالجبر بمعہ قتل نہین ہوتا اونکی پوشاک ایسی ہی کہ جیسی دیگر گلہ بان دُرانی پہرتی ہین مگر زمستان مین تمام اونکی پوشش ٹوپی سی لیکر پای جامہ تک نمدسی بنتی ہی خوراک مین اکثر گوسفند اور بکریکا گوشت کام آتا ہی غلہ کم کہاتی ہین اور بیل اونکی پاس بہت کم ہین یہہ لوگ مہینون تک کپڑا نہین بدلاتی اور ریش کتری نہین جاتی سر کے بال لانبی اور بلا صفائی اور شانہ بگہڑی ہوی اور میلی رکہتی ہین آدمی بڑی مضبوط اور محنتی ہوتی ہین مزاج اونکا سخت ہی مگر آپسمین بہت تکرار نہین کرتے مہمانداری نہین کرتی مسجد نہین رکہتی اور نماز بہت کم پڑہتی ہین اور مذہبی احکام سی کم غرض رکہتی ہین اخوند بہت کم ہین اور جو ہین وہ اپنی گہر مین نماز پڑہتی ہین ان اعمال کی سبب سی دُرانی بہ مشکل اونکو اپنا ہمقوم سمجہتی ہین مگر یہہ لوگ اچہی سپاہی ہوتی ہین +

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

حال افغانان ملتانے

واضح ہو کہ جو ابدالی افغان نواح قندہار سی اکر ملتان مین آباد ہوئی تہی اونکی اولاد کو اب ہماری عصر مین صرف مجمعاً ملتانی پٹھان یا افغان کہتی ہین گو شکمی نام خیل اور زائی کی بدستور باقی ہین اور تاریخ اب لوگون کے ملتا نہین آنی کی ٹھیک نہین معلوم ہوتی مگر اس قوم کی واقعات کے مقابلہ کرنے سی غالب یقین ہے کہ زیادہ تر آمد اور استقلال انکا ملتا نہین بعہد سلطنت **عالمگیر اورنگ زیب** اور **شاہ عالم بادشاہان دہلی** کے ہوا ہے جیسا کہ اوپر درج ہو چکا ہے جب **شاہ حسین** ابن مغدود قندہار سے پنجاب کیطرف آیا تو غالباً اوسکی ہمراہ ابدالی قوم کی بہت خاندان تہی اور بیچی سی جیکہ **میرویس** قوم **ہوتک غلزائی** کی تسلط جنگجوی سی قوم ابدالی متفرق ہوئی تو اوس وقت سی ابدالی لوگ کچھہ ملتان کی طرف چلی آئی ایسی روایت سی کہ ابدالیون سی پہلی ملتا نہین **تمن** یعنی **الوس جمند یا زمند** افغانونکا آباد تہا جب ابدالی خانہ کوچ ملتان کی نواح مین پہونچی تو اونہون نے بمقام رنگپور گہیڑیان والہ اقامت کی اور معاش اپنی بعضی تجارت سی اور بعضی کرایہ کشی سی جیسا کہ پیوندہ لوگون کا دستور ہی ہم پہونچاتی تہی مگر **شاہ حسین** کے خاندان کو دربار سی جہت گذارہ کچھہ منصب عطا تہا گرچہ اوس عہد مین ہر شاخ ابدالی آمدہ ملتان کی خان اور ملک علیحدہ علیحدہ تہی جیسا کہ سدوزئی کا علیحدہ اور علیزئی کا جدا خان تہی اور اسیطرح بادوزئی وغیرہ کا حال یہی تہا مگر سرگروہ اور ان سب کی خان خیل اولاد شاہ حسین مغدود خیل تہے جب ابدالیون نے کچھہ استقلال اور جمعیت پیدا کرلے تو قوم جمند سی تبکرار زراعت تلفی نزاع برپا ہوکر نوبت کشت وخون تک پہونچی اخر الامر ان ہر دو قوم کی درمیان جنگ شدید واقع ہوا اس لڑائی مین ابدالیون نے الوس جمند پر فتح پائی اکثر مردمان قوم جمند مارے گئے اور باقیماندہ کو ملتان سی بیدخل کرکے شہر ملتان پر ابدالیون نے قبضہ کرلیا جب اس واردات سنگین کی اطلاع دربار شاہ دہلی مین پہونچی تو وہانسی بہت سخت ناراضگی کی ساتہہ حکم اخراج قوم ابدالی کا ملتانسی ہندوستانکو صادر ہوا یہہ خبر پاکر ابدالی حیران ہوئی اور اہل جرگہہ کا اس مشورہ پر اتفاق ہوا کہ جملہ خان اور ملک ہماری قوم کے دہلی مین بادشاہ کی حضور حاضر ہوکر استدعائی عفو جرایم اور عذر قصور

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کرین شاید کسی طرح نائرہ غضب بادشاہ اطفا، پاکر آل وعیال ہماری قوم کی خرابی سی محفوظ رہین چنانچہ تین سمجھدار اشخاص کی قریب خانان ومعتبران اس قوم نے بطور خود دہلی مین پہونچکر بادشاہ کی حضور مین عرحن استعفا وقصورات کی کری اور وقوع اس جرم کا اول قوم جمند کیطرف سی ظاہر کیا بعد سماعت حال بادشاہ اس قدر نرم ہوا کہ تعرض اونکی آل وعیال سی موقوف کیکر جملہ خوانین ومعتبران ابدالی کو ناحکم ثانی قید رہنی کا ارشاد فرمایا جب دکہن کی ملک مین قوم مرہٹہ وغیرہ نے بغاوت کرکے کئی دفعہ فوج شاہی کو پس پا کردیا سب قیدیان ابدالی نی قیدخانہ سی درخواست تفویض خدمات دکہن بادشاہ کی حضور بہیجی جو بنظر ضرورت وقت منظور ہوکر ہمراہ فوج متعینہ ابدالی لوگ بہی اس خدمت پر مامور ہوی اور جنگ دکہن مین نمایان ابدالی سی ایسی نمایان خدمت اور شایان تردد بظہور آیا کہ خاطر بادشاہ اونسی خوش ہوکر بعطای خلعت اور جاگیر ملتانکو رخصت کیگئی اوس وقت سی یہہ لوگ مستقل زمیندار اور جاگیردار نواح ملتان کے ہوی از انجملہ **شاہ حسین** کی اولاد مین سی **شجاع خان** نے سوجاع باد آباد کیا اور یہہ ہی خاندان سب افغانان ملتانی کی خان خیل ہے جب خداوند کریم کو بہبودی اس قوم کی ملتان سی منظور ہوئی تو **نواب مظفر خان** کی عہد مین جو بڑا مشہور نواب ملتان کا تہا اور شجرہ نسب اونکا اوپر درج ہوچکا ہے **رنجیت سنگہ** والی لاہور ملتان پر مسلط کیا اور نواب مظفر خان شہید ہوگیا تو سمت ۱۸۰۰ بکرم کو ملتان قبضہ سکہان مین آیا جو افغانان ملتانی قتل سکہان سی بچ رہی وہ ملتانسی بیدخل ہوکر **نواب محمد خان** بہادرخیل سدوزئی کی طرف منکیرہ اور بکہر کے جانب چلی آئی اور جب منکیرہ رنجیت سنگہ نی لیا تو دیرہ جات مین خصوص دیرہ اسمعیل خان مین آکر آباد ہوئی اور تاہذالیوم اکثر دیرہ اسمعیل خان مین آباد ہین اور نواب مظفر خان کی اولاد مین سی **احمد علیخان** اور **نواب عبد المجید خان** بمقام لاہور موجود ہین ٭

ذکر خاندان نواب محمد خان

یہہ خاندان قوم سدوزئی شاخ بہادرخیل سی ہی گرچہ اول جمندون کی لڑائی اور ملتان کی فتح کی وقت **صحبت خان** مورث اعلی **نواب محمد خان** ایک معتبر اور عزت دار خان تہا مگر **یار محمد خان** معروف یارا خان باپ نواب محمد خان شخص غریب اور کم دولت تہا نواب محمد خان ابتدا مین کارنجات

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کرتا تہا بعد اوسکے چند عرصہ سرکار رہا ولہور مین تو کر رہا اور وہانسی چہوڑ کر بمنصب ہزاری و خطاب نوابی
حاجی مظفر خان صوبہ ملتان کی پاس ملازم رہا کہتی ہین کہ پہلی تیس روپیہ ماہواری تنخواہ تہی اور پہر ساٹہہ روپیہ
ہوا مگر عزت بہت تہی چند عرصہ کی بعد اپنی لیاقت جبلی سی نواب محمد خان بہراہی گروہ افغانان ملتانی
لمرہمت باندہکر فتوحات ملکی کیے در پی ہوا اول قلعہ موندہ کو فتح بعد ش آہستہ آہستہ اکثر علاقہ تہل اور کچہی
لیہ وکبیر وغیرہ مفتوح کرکے استقلال کافی بہم پہونچایا اوس عہد مین شہر لیہ جو جائی حاکم نشین علاقہ تہل کا
تہا بہ قبضہ عبدالنبی خان سراہی کی تہا نواب محمد خان نے جب حملہ کیا تو محمد عارف خان پسر عبدالنبی خان
نے افغانان ملتانی کو اول حملہ مین پس پا کر دیا مگر اتفاقاً جب محمد عارف گولی بندوق کے لگنی سے
مرگیا تو عین شکست کیوقت افغان لوگ عنان فتح کو اوٹہا کر شہر لیہ پر قابض ہوگئے نواب محمد خان نے جب
جب اسقدر علاقہ جات فتح کر لیے تو شاہ زمان ابن تیمور شاہ سدوزئی والی افغانستان سے
خطاب نوابی اور القاب شاہ نواز خان حاصل کرکے محمد خان کے اسم سی مشہور ہوا نواب محمد خان
ہوا اور قلعہ منکیرہ کو تعمیر کرا کر اپنی بود باش اور جاے حکومت کیواسطے اوس جگہہ کو پسند کیا ۱۸۱۸ء مین
رنجیت سنگہ نے قلعہ منکیرا وغیرہ علاقہ دواب نواب محمد خان سے لیکر ملک دیرہ اسمٰعیل خان مغربی کنارہ
دریاے سندہ اوسکو چہوڑ دیا اور پہر بہی وہ نواب رہا اور مغربی جانب اوسنی علاقہ دامان اور مروت وعیسیٰ خیل
وغیرہ مفتوح کر لیے مگر جلالہ بنون سے اوسکی فوج نے شکست کہائی نواب محمد خان اولاد پسری
نہین رکہتا تہا اوسنی اپنی زندگی مین حافظ احمد خان ولد حاجی عبدالرحمن خان جو داماد نواب
صاحب کا تہا اور نواب محمد خان کی دختر سے عبدالصمد خان حافظ احمد خان کا خورد سال بیٹا تہا اس رشتہ
کے سبب سے اور اس امید پر کہ یہ ریاست میری دختر زادہ کو پہونچی گی حافظ احمد خان کو ولیعہد بنایا بعد وفات
اونکے نواب حافظ احمد خان بہی صاحب ہمت سردار ہوگذرا ہی عبدالصمد خان اوسکا بیٹا لاولد مرگیا
اور نواب محمد خان کا ارادہ پورا نہوا بعد وفات حافظ احمد خان کے اوسکی فرزندون سی جو دوسری بی بی
سی تہی نواب شیر محمد خان جانشین اپنے باپ کا ہوا اوسکی وقت ماہ ساون سمت ۱۹۰۲ بکرم کو کنور
نونہال سنگہ نے دیرہ اسمٰعیل خان کو معہ علاقجات متعلقہ خالصہ سرکار کر کی نواب شیر محمد خان کو

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

شصت ہزار سالانہ کی جاگیر عطا کری بعد وفات نواب شیر محمد خان کے اونکا خلف نواب **محمد سرفراز خان** نواب ہوا جو اتبک دیرہ اسمٰعیل خان مین بخطاب قدیم نوابی موجود اور صاحب عزت سردار ہین اور نواب محمد خان کے برادر زادون مین سی **حیات اللہ خان** سدوزئی بھی موجود ہے +

علی زئی

کے خاندان سی نواب **فوجدار خان** گورنمنٹ انگریزی کی عنایت سی اب بخطاب نوابی ممتاز ہوا ہے جب قوم ابدالی کے لوگون نے ملتان پر دخل کیا تو اوسوقت **عیسی خان** ابن **علی محمد خان** جد اعلیٰ فوجدار خان کا اپنی قوم مین معتبر آدمی تہا بعد شہ ایار خان جد حقیقی نواب فوجدار خان کا نواب شجاع اور مظفر خان والی ملتان کی سرکار مین صاحب عزت ملازم تہا مگر جب **رنجیت سنگہ** نے ملتان فتح کیا تو ابدالی قوم کے لوگون مین سخت صدمہ اور تفرقہ نے اثر کیا بہت خاندان تباہ ہو گئے تب حیثیت اس خاندان کی بہی مثل حیثیت قدیمہ نرہی فوجدار خان چند عرصہ بعہدہ جمعداری نواب شیر محمد خان سدوزئی کی سرکار مین پنج برادری **عاشق محمد خان** علی زئی ملازم رہا اور جب ضلع دیرہ اسمٰعیلخان خالصہ سرکار سکہان ہوا اور بعد جلاوطنی الہداد خان ٹانک والہ کی ٹانک **عاشق محمد خان** علی زئی اور **محمد پائندہ خان** خواجک زئی و **حیات اللہ خان** سدوزئی کو جاگیر مین ملا تب اون خوانین کی جانب سی چند عرصہ ٹانک کے قلعہ مین **فوجدار خان** مقرر رہا اور پھر دیوان **لکہی مل** ناظم اور مستاجر دیرہ اسمٰعیل خان کے پاس ملازم ہو کر اوسکی جانب سی چند عرصہ کاروباری علاقہ مروت پر بہی مقرر رہا سابہ بخت سے شورش ملتان کیوقت ۱۸۴۸ء مین **کرنیل سر ہربرٹ ایڈوارڈس صاحب** کے ہمرکاب سکرنا یان خدمت بجالایا اور ہر طرحسی خیر خواہ سرکار انگریزی رہا اس خدمت کے صلہ مین سرکار سی اوسکو القاب خان بہادری معہ جاگیر اور پنشن کثیر عطا ہوا اور جب کابل مین اوپر کام سفارت بہیجا گیا تو اسنی ابہی خدمت کری بعد واپسی از کابل گورنمنٹ انگریزی نے خوشنود ہو کر کے خطاب نوابی عطا فرمایا اور جاگیر دوام کیواسطی معاف ہوئی آنریری مجسٹریٹ کا کام بہی کچہہ اونکی تفویض ہے اور نہایت عقلمند آدمی ہے +

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

غلام حسن خان علیزئی بہی

اسی خاندان سے ہی انکا باپ عاشق محمد خان ایک دلاور اور مرد ہوا امیر فتح خان ٹوانہ کے ہاتھ سے مارا گیا غلام حسن خان نے ۱۸۵۷ء کو وقت بغاوت ہندوستان ایک رجمنٹ سواران کی سرداری مین بہت اچھی خدمات سرکار انگریزی بجا لایا دلاور اور درست باز کم گو نیک سیرت آدمی ہے سرکار کی جانب سے سفیر ہوکر کابل مین گیا اور چند سال کی بعد ۱۸۶۴ء کو واپس آیا گورنمنٹ کو انکی خدمات منقوش منجملہ طرہین ۱۸۶۹ء مین بلحاظ خدمتگذاری خاندانی خطاب نوابی عطا ہوا +

خاندان خودکہ

یہہ خاندان قوم سدوزئی ہی خواجہ خضر کے بڑے بیٹے خداداد سلطان کی اولاد سے ہے اور چون کہ خدا داد کو افغان اپنی روزمرہ مین خدا کی کہتے تہی اسواسطے اوسکی اولاد مشہور خودکہ ہوئی ملتانی پٹہانون مین اس خاندان کا نظام خان خودکہ ایک معتبر آدمی ہی جو فی الحال نواب بہاولپور کے سرکار مین معزز نوکر ہی اور اوسکی فرزند وبرہ اسمعیلخان مین سکونت پذیر ہین

خاکوانے

شاخ مین سے غلام سرور خان خاکوانی وبرہ اسمعیلخان مین ایک عزتدار شخص ہے اور اوسکا فرزند عطا محمد خان بہی بنکوٹ اور خدمتگذار سرکار ہے

علاوہ انکی

اور بہی چند گہرانے البونون کے وبرہ اسمعیلخان مین ہین مگر قابل ذکر کوئی نہین ہی جملہ اس نواح مین قریب گہر اس قوم کی ہونگے

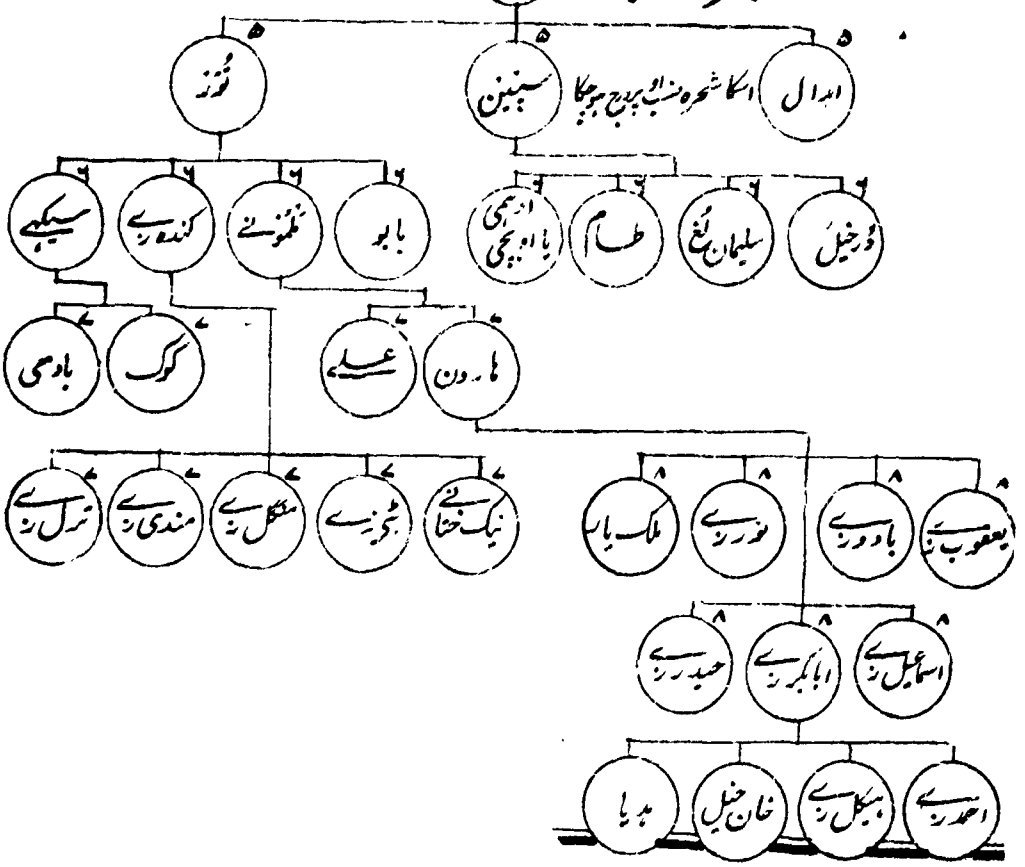
پوشش اور طرز وضع

ملتانی افغانون کی مطلق مغربی افغانستان کے ابدالیون سے مختلف ہی انکی سر پر اکثر سفید تین چار گز کی چھوٹی دستار لانبی بال سر کے بکہری ہوئی شانہ سے نیچی تک اور خلقہ اکہرا ململ کا قمیص جسکی آستین اکثر چنی ہوئی ہوتی ہین شلوار رنگ ارا اور گہیرہ دار مگر پونچہ تنگ اکثر عیاش لوگ کلبدن کے پہنتی ہین اور جنکو نماز کا خیال ہو وہ ریشم اور سوت ملا ہوا صبوئے کلبدن وضع نامرغانی رنگ کے پاجے مستعمل کرتے ہین اور بعضی نفیس آدمی سفید لٹہہ کی شلوار کرتی ہین پاؤن مین تلہ دار اور نازک پاپوش اکثر ہوتی ہی بدن اور پاجات کو ظاہری آلایش سی صاف رکہتی ہین مگر بعضے نکبخت جلیم اور بردبار بہی ہوتی ہین مگر اکثر مدتبع اور خود پسند خوشامد طلب ظاہر پرست زود رنج کینہ ور زہر

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

نوخیز جوان عیاشی کی طرف مائل آرام طلب و کاہل مزاج ہوتی ہین مگر سپاہگری کی وقت پر محنت کرتے ہین اور راہچی سپاہی آزمودہ کار ہوتے ہین عمر رسیدہ آدمی نماز گذار اور تسبیح خوان ہوتی ہین اپنی وطن اور گہر کو نہین چہوڑنا چاہتی اپنی قوم پر بہروسہ دوسری کی جاہ وحشم اور بہلائی کو اچہی نظر سے نہین دیکہتی خود ثنائی کو اپنے زبان سی بہی عیب نہین سمجہتی دوست کی ساتہہ مروت کرتے ہین ؛

شجرہ نسب ترین ابن شرجنون



ذکر قوم ترین

شجرہ نسب دیکہنے سے معلوم ہوگا کہ ابدال جسکی نسل سے قوم درانی ہے وہ بھی ترین کا بیٹا تہا مگر اوسکی اولاد بقوم ابدالی اور درانی تسمیہ پاکر علحدہ سمجہے گئی باقیماندہ دو پسران ترین کی اولاد اپنی موروثی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اسم ترین سی مشہور ہی اور یہہ قوم ان دو پسران کی نسل اپنے اپنے مورث کی اسم سے دو بڑی شاخ مین تقسیم ہوتی ہے ایک تورتر ین دوسرا اسپین ترین اور پھر ان دو نو شاخون سی کئی چھوٹی شاخین نکلتے ہین جنکی تفصیل شجرہ نسب سی معلوم ہوگی +

تورتر ین

ملک پشین مین رہتی ہین یہہ علاقہ درّانی کے ملک سی جنوب کی جانب بفاصلہ کوہ واقع ہے اسکی مغرب علاقہ شورا وک یا شورا بک ملک قوم پرنج اور جنوب کیطرف ملک شال اور اوسمین کوہ تکتو حد فاصل ہے ملک پشین طول مین قریب اسّی میل کی ہے شمال مایل مشرق جنوب مایل مشرق تک اور سب سی چوڑی جگہہ چالیس میل ہوگی پشین ملک شترا بک علاقہ قوم پرنج سی اونچا ہی اور سطح اسکی شترا بک سی زیادہ ناہموار مگر آباد اوس سی زیادہ ہی قلبہ رانی کیواسطی نرگاو زیادہ کام آتے ہین بہ نسبت شترونکی اگرچہ بھی قلبہ مین جوتی جاتے ہین اور شترونکی گلے بھی بہت ہین اکثر لوگ قلبہ رانی اور زمینداری سی معاش حاصل کرتے ہین مگر اونکی تعداد بھی بہت ہی جو قندہار اور ملک سندہ کی مابین سوداگری کا کام کرتے ہین قوم تورتر ین کا دستور کچھہ درّانیون سی ملتا ہی اور اونکی خان درانی سردارون سی مطابقت رکھتے ہین - والی کابل اور حاکم قندہار پہلی اس سی کچھہ غرض نہین رکھتا تھا بجز لینی سواران مقررہ واسطی بیجا اور خدمات ریاست جو بعوض کلنگ لئی جاتے ہین اور کبھی کبھی اونکی خان دربار مین بھی طلب کئی جاتی ہے کل تعداد سکنائی ملک پشین کی تخمیناً دس ہزار گھر ہونگی بہت سید اس علاقہ مین رہتی ہین اور سیدان پشین کا تجارت مین صاحب ہمت سوداگر مشہور ہین پشین مین سوای قوم تورتر ین اور سید اور کاکڑ ہمسایہ اور کوئی قوم آباد نہین ہی اونمین سی تورتر ین کی تعداد چھہ ہزار گھر تخمیناً مشہور ہی +

سپین ترین

لی چار شاخین ہین اور تورتر ین سی تعداد مین کم ہین یہہ لوگ **وادی موسوم ژوڑہ** تل پیتای کی سیدان مین آباد ہین اس ملک اور تورتر ین کی ملک کی مابین کچھہ کاکڑ کا ملک واقع ہی انکا دستور تورتر ین کی موافق

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہی مگر کچھہ کاکڑ کی قوم سی بھی ملتا ہی پہ شاخ کا رسہ اعنا اور کالہ بانی مین بجھہ مساوی منقسم ہی آدمی تنومند اور مضبوط ہوتی ہین **ریاست** ہر دو قوم تور اور سپین ترین کی باوجود فاصلہ ایک ہی خان سی متعلق ہی دریافت ہا ہی خاندان ریاست قوم تور ترین کی شاخ بتنی ری مین چلا آتا ہی اسکا ثبوت ایک پورانی مثل مشہور سی جو زبان پشتو مین قدیم سی چلی آتی ہی ملتا ہی اور وہ یہہ ہے ۔

مثل پشتو

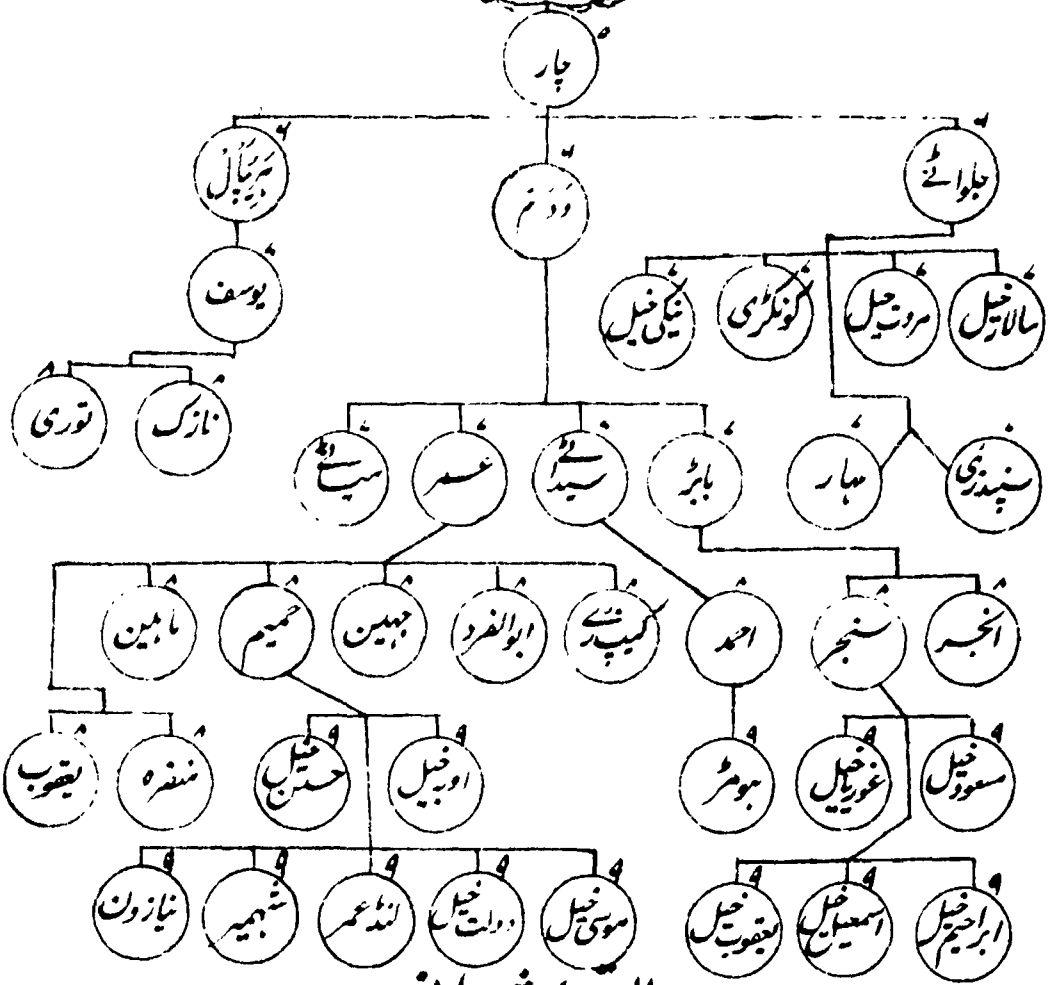
خانی دہ پہ دوہ کورہ پہ لوہا ئی کش پرے گنڈے دہ پہ ترین کش پرے ٹٹے دہ

یعنی خانی دو گھرون پر ہی قوم نوحانی جو لودی کی نسل سی ہی اوسمین کٹی خیل اور ترین مین بٹی زئی پر ہے تحقیقات سی اس پشتو کی مقولہ کا ثبوت ملتا ہی تا حال ہر دو قوم ترین مین ایک ہی خان ہوتا ہی اور وہ سال بسال سپین ترین کی ملک مین بھی جاتا ہی واسطی فراہمی قلنگ اور اگر نوکری پر کوئی نہ جانا چاہی تو اوس سے عوضانہ نوکری مین روپیہ وصول کیا جاتا ہی اور جب ریاست کابل مین بی انتظامی اور فساد ہو تو انمین بھی خودسری اثر کرتی ہے اور سوای فساد کی بھی صرف برای نام رعیت سمجھی جاتی ہی ۔ فی الحال علاقہ سپین سی حاکم قندہار نقد روپیہ مشخصہ لیتا ہی سپین ترین کی ہر سہ علاقہ مسکونہ ملحق ہین ژوڑہ جو وادی اوپر کی طرف ہی کوہ چشپر کی نزدیک سی شروع ہوتا ہی اوپر بہاڑ کی بیچ زرہ تنگ ہی مگر نیچے فراخ ہوتا جاتا ہی اسقدر کہ جسمین آبادی ہو سکتی ہی اور اسکی بیچ دو بڑی گانو بھی ہین تل اس سی بھی فراخ ہے اور میدان بوری اور چٹیالی کا اوسکی ساتھہ ملتی ہین تل اور چٹیالی کی زمین موافق سیوی کی معلوم ہوتی ہی مگر موسم سیوی سی اچھا ہی ۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ذکر قوم شیرانی

شجرہ نسب شیرانی ابن ترخ بون ابن سرین



حال قوم شیرانی

بقہ مین کہ شیرانی دختر زادہ کا کڑ کا تہا اوسکی والدہ فوت ہوگئے اور باپ نی دوسری عورت سی نکاح لیا جس سے اور بیٹی پیدا ہوئی شیرانی چاہتا تہا کہ وستار مختار میری ہو مگر ترین جو اوس پہلی عورت سی بڑا فرزند تہا مانع ہوا اسبات پر شیرانی نی اپنے باپ اور بہایون سی رنج ہوکر پیغام کاکڑ کی طرف جو جا مادری اوسکا تہا اس مضمون سی بہیجا کہ مین یہان تنگ ہون آکر لیجاؤ۔ کاکڑ یہ خبر سنکر معہ چند اپنے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

فرزندون کے شرجنون کے گھر آیا اور کہا کہ تم شیرانی کو میرے ساتھہ جانے دو کہ میری فرزندون کی سا
تربیت پاوینگا شرجنون اس بات پر راضی نہین ہوتا تہا جب سالہ حد سی گذرا اور شیرانی کو بھی جانے کے ارادہ
مین مستعد پایا تب ترین ذغصہ ہوکر باپ سی کہا کہ شیرانی کو کاکڑ کے ساتھہ جانے دیو اگر وہ ایک نہو
تو کیا ہوگا آخر کاکڑ شیرانی کو اپنے ہمراہ لایا اور شیرانی نے عہد کیا کہ مین یا میری اولاد کبھی سرتنج
نہین کہلاوی گی اور اس عہد کی ساتھہ اپنی جد مادری کی خاندان غرغشتی کے شامل ہوا کہ تا ہنوز
اکرسٹر بن اور غرغشت کی باہم امتیاز ہو تو شیرانی لوگ داخل اولس غرغشتی سمجھے جاتی ہین شجرہ
نسب دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ جلوانی اور بریال اور بابڑ وغیرہ۔ شاخین بھی شیرانی کے
نسل سے ہین مگر انہون نی علحدہ نام پیدا کیا اب صرف مسمے حمیم بن عمر ابن ودم کی ہفت پسرون
کی اولاد شیرانی کہلاتی ہے کہ تفصیل اونکی کرسی نامہ مین درج ہے یہہ قوم زمری لوگ کی شمال کی طرف
پہاڑ مین رہتی ہی اور قوم وزیری اونکی شمال مین درہ گومل سی شمالی طرف رہتی ہے اور مغرب علاقہ
ژوب وغیرہ ملک کاکڑ مندڑ خیل کا ہے اونکی ملک کا اکثر حصہ تخت سلیمان کی اونچی پہاڑ مین واقع ہے
انکا پہاڑ بہت سخت ہی یہہ قوم چھوٹی چھوٹی دیہات بیس چالیس گھر والہ مین وادی اور پہاڑ کی نشیب
مین پھیلے ہوئی ہی اور اکثر اپنے گھر پہاڑ مین کہود کر بناتی ہین اور تین طرف دیوار تعمیر کرکے سقف ڈالتی
ہین اور ہر گھر مین ایک کوٹہا اور ایک دروازہ ہی جو رات کو کانٹی دار درخت کی شاخ سی بند کیا جاتا ہے
جاڑے کے موسم مین بلے کچہہ روک سردی کی دروازہ ہی نہین ہی سیاہ دری اوپہ لیکر اور
اپنا لنبا چوغہ بطور پوستین جو بھیڑ کی چمڑے سی بنتا ہے اوہڑ کر سوجاتی ہین اونکی پہاڑ مین جو
درخت ہین اونسی بہت قسم کی لکڑی ملسکتی ہے اور اکثر شیرانی لوگ تیر اور بلہ فروخت کی واسطے کلاچی
اور درہ اسمعیل خان کیطرف لاتی ہین اور اپنی گھرون مین دیودار کی لکڑی سی روشنی کیا کرتے ہین
جسکی دہوئین سی اونکی گھر اور پوشاک بلکہ چہرہ بہی سیاہی مایل ہوجاتی ہین شیرانی اکثر میانہ قداور
متوسط اندام مگر مضبوط اور چالاک ہوتی ہین عام شیرانی لوگ کی پوشاک یہہ ہی کہ موٹی کپڑی کی شلوار
اور ایک کنبل اپنے کاہندی پر رکہی ہوئی اور گاؤ کی خام چمڑا کی چپلی پا نو مین رکہتی ہین اور یہہ پوشاک

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

پوری ہوتی ہی جب اونکی سر پر سفید کپڑہ کے تین چار گز دستار ڈھیلی طرح سی لپیٹی جاوے اور بعضی لوگ
ہیرہ دار شلوار اور چین دار خلقہ بھی پہیرتے ہین سب سی دولتمند کی پوشاک بھی اس سی کچھہ بہت تخفہ نہیں
ہی جو ملک مین وہ اپنی پوشش کو بہت تخفہ سمجھتے ہین کیونکہ وہ ملتان کا ریشم بھی پہیرتے ہین اس قوم
کی خوراک اکثر مکی کی روٹی اور مکھن اور قروت ہی گندم کی روٹی صرف ضیافت مین پکائی جاتی ہی گوشت اکثر
بھیڑ ی کا کھاتی ہین آتا ہی مگر جب بیل یا گائی بیمار وغیرہ صدمہ سی قریب المرگ ہو تو اوسکو بھی ذبح کرکے کھاتا
ہین درخت زیتون کا ثمر تازہ اور سوکا ہوا بھی پانی مین اوبال کر کھاتی ہین جنگلی انار اور جلغوزہ۔
اور دیگر اقسام کا پھل جو اپنی پہاڑ مین پیدا ہوتی ہین کہائی جاتی ہین شیرانی لوگ نا وقت شادی کرتی ہین
یعنی عمر پوری کرکے شادی کی دستور مین شیرانی اور دیگر افغانون کی بیچ ایک عمدہ فرق ہی کہ شیرانی
لوگ اپنی دختر کی معاوضہ مین داماد سی روپیہ نہین لیتی بلکہ اپنی گہر سی حسب توفیق شادی کی وقت داماد او
دختر کو کچھہ دیا جاتا ہی عورات صرف گھر کا کام کرتی ہین اور فصل درو کرنے مین مدد دیتی ہین شیرانیون مین
روپیہ نقد کم ہی کیونکہ وہ خرید فروخت مین ایک جنس دوسری جنس سی اکثر بدلا لیتی ہین اونمین کوئی نوکر یا
غلام نہین ہے اور دستکار بھی کوئی قلیل ہے قریب بیس کس ہندو اونمین دوکان رکہتی ہین اور دانہ
اور پارچہ اور قند سیاہ اور تمباکو اور روغن زرد اور بعض سب سی ارزان چیزین جو میدان مین بنتی ہین
وہ دوکاندار رکہتی ہین نجار اور آہنگر اور پاولی دامان سی آئی ہین شیرانیون کی کاشتکاری اکثر وادیون
مین ہے بعضے نشیب جگہہ پہاڑ مین۔ بلا سیرابی زراعت ہو سکتی ہے مگر باقی زمینات کو پہاڑی نالون
اوبند دیکر سیراب کرتی ہین سوائی خان اور ملان اخوند کی سب قوم کی لوگ اپنی ہاتہہ سی کام کرتی ہین اکثر ہین
دوفصلی ہی خریف مین چاول اور مکی اور تمباکو پیدا ہوتا ہی سرد ملک کی تاثیر کی سبب سی تمباکو
ربیع کی ساتھہ نہین ہو سکتا اور جب خریف کی زراعت درو ہوئی تو گندم اور جو کاشت کئی جاتی ہین
جو گرم موسم کی شروع مین درو کرتی ہین اکثر لوگ جو مویشی رکہنی والی ہین اونکی مال مویشی زیادہ تر بیل
اور گائی ہین مگر بعضی مالدار جو پہاڑ کی سر پر پہیل گئے ہین وہ بہیڑی اور بکری کی اجڑ رکہتے ہین شیرانیون
کی بیل بہت چہوٹی ہوتی ہین عموماً سیاہ رنگ کی اور اونچا ثانہ یعنی گٹ نہین ہوتی اور بعضی آدمی گہوڑہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بھیڑ رکھتے ہین مگر خچر اور گاؤمیش اور شتر نہین رکھتے تمام شیرانی کے ملک مین بیس کہوڑی مشکل سے پیدا ہوسکتے
ہین شیرانی لوگ اپنے خان کو نیکہ کہتے ہین جسکا معنی اور مراد پشتو کی زبان مین (دادا یعنے جد) ہی نیکہ کا
اختیار قوم پر بہت ہی اور اپنی زمینات بھی زیادہ رکھتا ہی اور لوگ حصہ پر اوسکی کاشتکاری کا کام
کرتے ہین اُوسکا خانگی نوکر کوئی نہین ہی۔ جن لوگون کی پاس بھیڑی کے گلے ہین تو وہ سالانہ فی گھر بھیڑ
کا ایک بچہ اور جسکے پاس بیل اور گائے بہت ہون اونسے ایک گوسالہ۔ خان لیتا ہی اس محصول کے وصول مین
کچھ زور درکار نہین ہی لوگ اپنی رضامندی سے دیتے ہین اور سمجھتے ہین کہ جو شخص دینے سے انکار کریگا اوسکی اوپر کچھ
بدبختی عاید ہوگی اگرچہ یہ لوگ اپنا دعوی جبراً فیصلہ کرلیتے ہین مگر اصل مین نیکہ عدالت دینے والا ہے
جب اوسکی پاس مقدمہ پہونچے تو وہ فریقین کا بیان سنتا ہی اور پھر دعا مانگ کر نیک نیتی کے ساتھہ مقدمہ
فیصلہ کرتا ہی اور اوسکا حکم ہمیشہ خدا پاک کی سزا کے خوف سے مانا جاتا ہی کیونکہ بزعم اون لوگونکی فیصلہ
اُوسکا الہام ربانی سے سمجھا جاتا ہی شیرانی لوگ بہی چلو یشتہ رکھتے ہین اور بعضی جگہ جو نیکہ کی سکونت سے
دور ہون وہان نیکہ کے حکم سے چلو یشتہ بطور نایب نیکہ کام دیتا ہی شیرانی آپسمین تکرار کم کرتے ہین
ہر گانو مین مُلان ہی جسکو دہم حصہ پیداوار سے عشر ملتا ہی ملان لوگ امامت مسجد کے سوای نکاح پڑہاتے ہین
اور لڑکون کو فرایض مذہبی سکہلاتے ہین مردہ کو غسل دینا اور کفن سیلنی کا کام بہی ملان اور اونکی مستورات
کرتی ہین شیرانی مین سے بہت سے لوگ قران شریف کا پڑہنا سیکہتے ہین مگر فارسی کوئی نہین سیکہتا
صرف ملان لوگ پشتو کا پڑہنا سیکہتے ہین جن کتابون مین اکثر مذہبی مسایل ہوتی ہین شیرانی لوگ نماز
اور روزہ رمضان عموماً نہین ترک کرتی مگر حضوری دل سے عبادت کم ہوتی ہے جو لوگ پیوندہ وغیرہ
انکی ملک کی راستی مغربی افغانستان اور دامان کو آتی جاتی ہین اونسے شیرانی لڑتے ہین مگر سب لوگ
قبول کرتے ہین کہ شیرانی کا عہد بے عیب ہے اور جو مسافر شیرانی کی قوم سے بدرقہ ہمراہ رکھتے ہون تو سلامتی
کے ساتھہ اونکی ملک سے گذر سکتے ہین جب شیرانی کسی مخالف قوم یا فرقہ سے لڑای کرین تو نیکہ اونکی کمان
کرتا ہی اور لڑای مین جانے سے پہلے سب لشکر شیرانی کا نیکہ کی دستار کے نیچے سے جسمین قرآن شریف
رکھکر دو آدمی ادہر سے اودہر سے اونچی پکڑ رکھتے ہین گذرتا ہی اور اسطرح پگڑی کے نیچے سے گذرنے پر اونکا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

یہہ اعتقاد ہو جاتا ہی کہ غنیم کی بندوق یا تلوار سی زخمی ہونی یا ماری جانی کا خطرہ نہین رہا یہہ اعتقاد اور نیکہ کی عزت اور بزرگی کی تسلیم کا اپنی قوم مین کافی ثبوت ہی شیرانیون کا ہتیار پیتی دار بندوق اور تلوار ہی۔ مگر لوگ کہتی ہین کہ بہ نسبت تعداد مردمان کی ایک ثلث بندوق کم ہی الا تلوار قریب کل کے ہر ایک بالغ آدمی رکہتا ہی عموماً شیرانی کم آزار مخلوق ہی مگر بعضی گروہ سارق اور رہزن بھی ہین +

شاخ بابڑ

شجرہ نسب کی دیکہنی سی معلوم ہوگا کہ بابڑ بھی اصل مین شیرانی کی نسل سی تہا مگر اوسکی اولاد نی علحدہ نام پاکر اب مطلق اسم بابڑ سی مشہور ہی بابڑ لوگ میاخیل سی جنوب کی طرف رہتی ہین انکا مغربی حصہ سخت پہاڑی ملک ہی ایک وادی کوہی کا وہان اونکی ملک مین ہو پہنچا ہی اور اوس سی ایک پہاڑی نالہ نکلتا ہی جس سی سیرابی زمینات کی ہوتی ہی ایک راستہ اس وادی سی بھی مغربی افغانستان کو جاتا ہی مگر ایسا عام نہین جیسا کہ خوائیگری یعنی گول کا راستہ ہی کہتی ہین کہ قوم بابڑ سوای قوم اشترانی کی باقی سب دامان کی افغانی اقوام سی پیچہی کوہ شیرانی سی نکلکر علاقہ چوہدوان مین ابا دہوئی بابڑ کی قوم سوداگری بہت کرتی ہی اور دامان کی قومون مین سی دولتمند اور آسودہ ہی بعضی انمین سی تین لاکہہ تک جمع رکہتے ہین جو اسملک کی لوگونمین اسقدر جمع والہ آدمی بڑا دولتمند سمجہا جاتا ہی اس قوم کی خان زیادہ اختیار رکہتی ہین اور بابڑ اکثر افغانی قومون سی نیک چلن شمار ہوتی ہین شہمور شاہ سدوزئی بادشاہ کابل کے وقت قوم بابڑ کا سردار عہدہ امین الملکی پر ممتاز ہوا تہا۔ بابڑ میدان کی رہنی والی تخمیناً قریب چار ہزار گھر کی ہونگی بڑا حصہ قوم بابڑ کا صحرا مین کوہ سلیمان کی پرلی طرف آبادہی جنکی حد شیرانی کی ملک سی ملتی ہی بابڑ کا دستور شیرانیون سی موافق ہی سوای اونکی جو مشرقی حصہ مین رہتی ہین مغربی افغانستان مین بعضی جگہ بابڑ لوگ آبادہین جیسا کہ خاص شہر قندہار مین چند گہر اور تپہ سوزنائی نواح قندہار متعلق ارغنداب مین چند دیہ بابڑ کی آبادہین اور نواح کابل اور لوہ گر مین اور درہ کونڑ مین بہی کچہہ بابڑ آبادہین مختلف روایات سی جو حاصل ہوئی ہین ایسا قیاس ہوتا ہی کہ مغربی حصہ افغانستان کی متفرق جگہ رہنی والی بابڑون کی تعداد پانچ سو گہر سی زیادہ نہین ہوگی مگر اونکا تعلق اور راہ رسم مشرقی حصہ کی بابڑون سی بخبر ہم قومی اور کچہہ نہین ہے +

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

شاخ ہریال

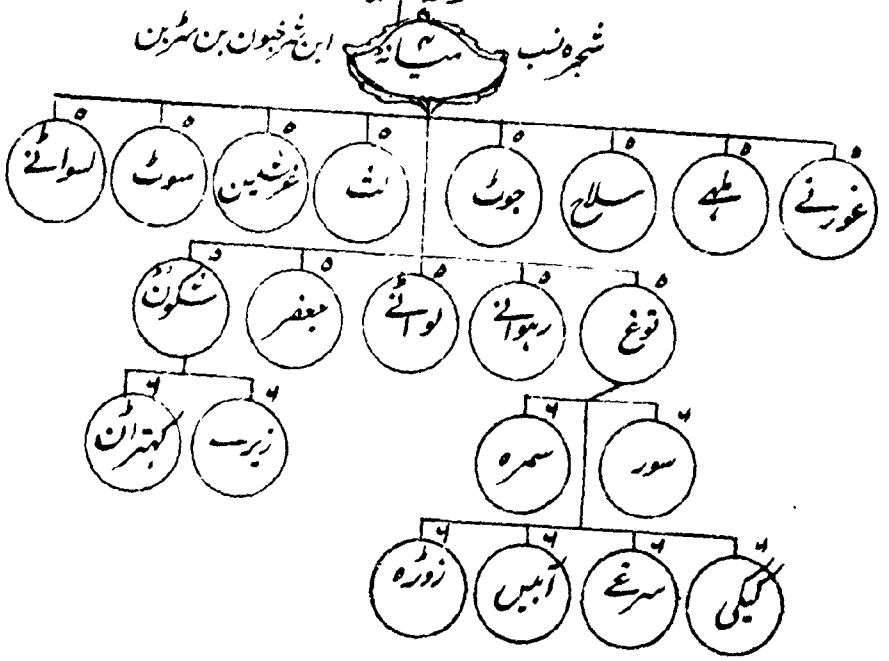
ہریال شیرانی کا بیٹا تھا شاخ کیپ خواہ کیپ زئی جو آدم کی نسل سے ہی وہ بھی ہریال کے شامل اور ملحق پہاڑی ملک مین درہ گومل سے جنوب علاقہ وانہ کے محاذ مین آباد ہین اور دستور رواج مین شیرانیون سے مطابق ہین ہریال کم آزار مخلوق ہے +

شاخ جلوانی

یہہ شاخ بہی شیرانی کی نسل سے ہی اور شیرانی کے ملحق پہاڑون مین آباد ہی مگر انکا مفصل حال نہین ملسکا سنا گیا کہ ہندوستان مین بھی جلوانی قوم کے لوگ چند جگہ ہین مگر بغایت قلت تعداد افغانستان کے مضبوط قومون مین سے شمار نہین ہوتی +

ذکر قوم میانہ

شجرہ نسب میانہ ابن شہر خیون بن سرین



Courtesy www.pdfbooksfree.pk

حال قوم میانہ

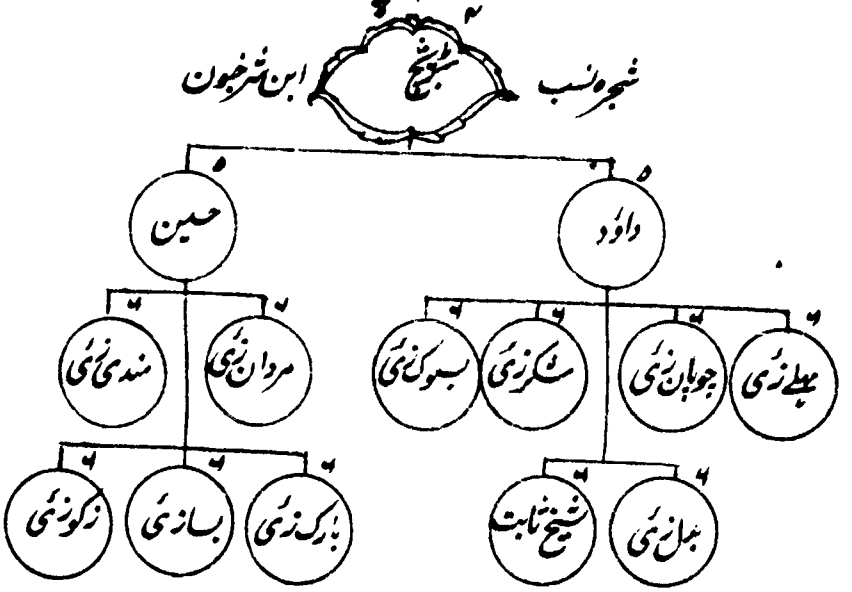
اس قوم کی شاخونکا جسقدر شجرہ نسب مل سکا اوپر درج کیا گیا ہے مگر یہہ قوم مجمعاً کسی ایک جگہ سکونت نہیں رکھتے بلکہ متفرق اور قلیل ہونیکے سبب سے اسکا نام افغانستان مین کم مشہور ہی شاخ توغ نواح ننگش مین اور باقی شاخون مین سی کچھہ قندہار کی نواح مین بستے ہین شکون کی اولاد سی کہتران کی شاخ علاقہ گرانگ مین آباد ہی ایک واقف کار شخص کا بیان ہی کہ حضرت سلیمان چشتی جنکا مزار شریف قصبہ تونسہ ضلع دیرہ غازیخان مین واقع ہی اسی قوم کے تھے غرشین کی نسبت بھہ روایت ہی کہ وہ پسر صلبی میانہ کا نہین تھا کسی نجیب خاندان سید سی پسر خوردسال کو میانہ نے پرورش کیا اوسکی نسل سے غرشین لوگ ہین +

غرشین کا حال

وجہ تسمیہ غرشین یہہ بیان کرتے ہین کہ انکے مورث نے جو خدا پرست آدمی تھا اپنی دعا سی ایک خشک پہاڑ کو سرسبز کیا تھا اور چونکہ پشتو کی زبان مین پہاڑ کو غر اور سبز کو شین کہتے ہین بنابرین اس امت کا اوسنے غرشین سی تسمیہ پایا غرشین لوگ اکثر مغربی افغانستان متعلق قندہار کی پہاڑی علاقہ مین بستے ہین اور غرشین کا خاندان استانہ ہی اس قوم کی چند گھر موضع غرشین علاقہ بربان ضلع راولپنڈی مین رہتے ہین جنمین سی لعل شاہ متوفی ایک مغرز اور بیمخت آدمی تھا +

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ذکر قوم بریچ



حال قوم بریچ

قوم بریچ اکثر ملک شوراب یا شوراوک مین رہتی ہی اسعلاقہ کی حدود اربعہ اسطرح پر ہین شمال ملک دزدانی جنوب پہاڑ۔ مقبوضہ قوم۔ براہوی بلوچ۔ مشرق کوہ خواجہ عمران۔ مغرب صحرا۔ یعنی بیابان ریگ ان حدود کے بیچ ملک شوراب قریب ساٹھ میل چورس ہر طرف سی واقع ہے اسملک کا جنوب مایل مغربی حصہ بلوچون سی آباد ہی نالہ لوہڑہ ملک شوراب کے بیچ جاری ہی اوسکے پانی سی دونون کنارہ کی زمین دور تک سیراب ہوتی ہی اور اوسکے قریب سایہ دار اور میوہ دار درخت بھی ہین باقی علاقہ بارانی ایک سخت مٹی کا ہموار اور خشک میدان ہی تعداد سکنای شوراب کی قریب تین ہزار گھر ہوگی بریچ کی قوم گرچہ اوپر سی دو شاخ ہین اور پھر ان دو شاخون مین سی جیسا کہ شجرہ نسب مین درج ہی چند فرع نکلتی ہین مگر کل چار پٹی بریچ مشہور ہی اور ہر ایک پٹہ کا علحدہ خان ہی اور اونکو اپنی قوم پر بہت اختیار ہی۔ اور حاکم قندہار کو کچھ نام نہاد خراج دیتی ہین۔ پہلا دستور چار سو سوار بعیوض خراج دینی کا اب نہین رہا ہی انکی شتر بہت ہوتی ہین اور سواری کا کام بھی اکثر شتر دیتی ہین اور سوای شتران باقی جانوران قلبہ رانی کا کام کم دیتی ہین اسملک کی لوگ جیسے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جھک کا واسطے سکونت کے رکھتے ہین جنکو بزبان خود گودڑ بولتے ہین گول وضع اوپر سے لپا ہوا ہوتا ہے مگر دولت مند لوگ مکان مسقف بھی رکھتے ہین کوٹھہ کی طرح جسمین صرف ایک کمرہ ہوتا ہے بہار کے موسم مین جملہ لوگ سیاہ خیمہ یعنے کثروی مین صحراء کے کنارہ پر اپنے شتران وغیرہ مویشی کے گلے لیکر رہتے ہین ان لوگون کی پوشاک اور دستور سب سے ناقص اور جاہل وڑانی کے موافق ہوتی ہے شتر اور اسپ کا گوشت کھاتے ہین سادہ لوح اور بے نقصان مخلوق ہے اگرچہ مجمعًا یہہ قوم ملک شوراوک مین رہتی ہے الا چند گھر ہندوستان مین بھی سنے جاتے ہین اور بعضے بیچ دریای ہیلمند کے کنارہ جوئے پلاگ رود بار کے علاقہ مین متصل حدود سیستان بھی آباد ہین اور چند گھر بڑیچون کے قلعہ بست مین بھی رہتے ہین - یہہ بست دریای ہیلمند کے مشرقی کنارہ پر واقع ہے اور اس سے تخمینًا دو میل نیچے جاکر رود ارغنداب دریای ہیلمند مین شامل ہوتی ہے اور اس قلعہ بست کی نواح مین پورانی وقت کی پختہ عمارات عالیشان ابتک موجود ہین جنکی نسبت روایت ہے کہ سلطان محمود غزنوی کی سپاہ کے چھاونی تھے اور خود بھی بادشاہ زمستان مین بطور قشلاق وہان رہتا تھا ان عمارات کی بعضے جگہہ پر بخط کوفی مذہب اسلام کی متبرک کلمہ اور دیگر عبارت لکھی ہوئی ملتی ہے تربوز میر ملنگی و شہیدی اور انکو قلعہ بست کا مشہور ہے - قلعہ بست کی رہنے والی بڑیچون مین سے فتح خان بن شیخ ولد اسلم خان کا قصہ بزبان پشتو افغانون مین مشہور ہے اور اوسکو بعضے لوگون نے پشتو مین منظوم کیا ہے میری ملاحظہ سے گذرا - اور اوسکا ترجمہ بھی مینے کیا مگر آمیزش خلاف واقعہ اور واہیات سے مملو پایا اسواسطے اوسکا لکھنا ترک کرکے اسقدر لکھا جاتا ہے کہ فتح خان اپنے گھر سے ناراض ہوکر معہ چند ہمراہیان کے ہندوستان کیطرف آیا اور جہانگیر ابن اکبر بادشاہ کی سلطنت مین بہ نواح سیالکوٹ غارت گری کرنے لگا - آخر ملازان شاہی کے ہاتھہ سے مارا گیا - مگر چونکہ اوسنے بڑی جرأت سے مقابلہ کیا اور مسافرانہ طور مارا گیا اسواسطے اوسکے قصہ مین سوز اور غم کی عبارت بہت طوالت سے لکھی گئی ہے اور مجلس اور محفل افغانی مین ساز کے ساتھہ اوس قصہ کو گایا جاتا ہے اور افغان بشوق تمام سنتے ہین فی الحال قلعہ بست مین بڑیچون کا سرخیل ارباب اورنگ نام ہے جو مہمان پرور اور خلیق انسان ہے مگر اب قلعہ بست پر زیادہ تسلط درانیون کا ہے +

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

حال قوم اُورمُڑ

واضح ہو کہ اُورمُڑ کا باپ امرالدین نام شرجنون کی پانچ پسرون مین سے چھوٹا پسر تہا اوسکا ایک ہی بیٹا اُورمُڑ تہا جسکی نام سے قوم نے نسبت پایا اور تا ہنوز اوسکی اولاد مجمعًا و عوامًا اُورمُڑ کی قوم سے مشہور ہی سبب اسکا یہہ بتلاتی ہین کہ اُورمُڑ کا جو بیٹا جس جگہ پیدا ہوا اوسی جگہ کی نام سے اوسکو موسوم کیا ایک پشتو کی منظوم شجرہ اُورمُڑ سے جو میان عمر صاحب چکنی نے بنایا ہی نام بیس کس پسران اُورمُڑ اس تفصیل سے معلوم ہوئی +

سنگتوئی - منتوئی - مشکور - شکتوئی - زیتق - مشوئی - جلویان - دبرے
کانی گورم - حران - گونیخ - خصران - رنگ - دالچا - ملانی - سیدانی خان
دوتوئی - سین - خلیل - بوکی مولد اس قوم کا کوہ سلیمان کی پہاڑ سے وہ علاقہ ہی کہ جس پر فی الحال قوم مسعود وزیری آباد ہی شہر کانی گورم جو مسعود وزیری کی علاقہ بدر مین واقع ہی وہ اور مڑون کا آباد کردہ ہی فی الحال بھی قوم اُورمُڑ کی پانچ شاخین حسب ذیل کانی گرم مین آباد ہین خیکنی ساٹھہ گھر خرم خانی چالیس گھر ملاتانی ساٹھہ گھر بیکنی دو سو گھر حرانی بیس گھر کل مین سو اسی یا چار سو گھر اپنی قدیمی وطن مین اورمڑون کی ہونگی باقیماندہ لوگ قریب پانچ سو برس کا عرصہ گذرا کہ باعث قحط اور پیچھی سے سبب غلبہ قوم وزیری اسلک سے غیر آباد ہو کر علاقہ لوگر کابل سے جنوب جا آباد ہوئی کہ اب بھی موضع برکی برک علاقہ لوگر مین اکثر اورمُڑ رہتی ہین اور پشاور کے علاقہ مین بھی اورمڑون کا گانو آباد ہی اور کچھہ ہندوستان مین بھی متفرق رہتی ہین افغانستان مین یہہ قوم باعث قلت اور تفرق کم قوت ہی - مگر سب افغانی قوم مین سے نیک چلن اور غریب مشہور ہی - راہ زنی اور چوری کی عادت انمین بالکل پائی نہین جاتی لوگر کے اورمُڑ اکثر زمینداری کا پیشہ رکھتے ہین اور پشاور والی زمینداری اور تجارت کرتی ہین کانی گرم کے اورمُڑ زمینداری اور بلہ فروشی وغیرہ سے اپنا گذارہ کرتی ہین مگر مفلس اور تنگ گذران اور مسعود وزیرون کی مغلوب ہین لوگر اور کانی گرم کے اورمڑ - ایک اور اورمڑی زبان عجیب طرح کی آپسمین بولتی ہین جو پشتو اور ہندی و فارسی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

وغیرہ ملاکر بنائی گئی ہے۔ خطرہ ہی کہ مثل پشتو بعد چند مدت کی اسکی نسبت بھی کوئی ادعا نکری کہ پیغمبر یا بادشاہ کی راز کی باتون کے واسطے بنائی گئی تھی +

قصہ پیر تاریک

اس قوم مین سی پیر تاریک کا قصہ قابل تحریر ہی **اخوند درویزہ** رح پیر تاریک کا حال اسطرح لکھتا ہی کہ عبداللہ نام اور مُرکانی گرم کے اور مڑون مین سی متشرع اور با دیانت آدمی تہا اُوسکا بیٹا پیدا ہوا جسکا نام **بایزید** رکہا بایزید نی اپنی باپ کی توجہ سی تحصیل علم کرکے اطاعت اور عبادت مین جد وجہد کری لیکن بعد اسکی جب کچہہ نقدہا نہہ مین آیا تو سمرقند مین واسطی سوداگری اسپان کی گیا اور وہان سی دو کہوڑی لیکر ہندوستان کو آیا اور **کالنجر** مین پہونچ کر اوسکو اتفاق صحبت مُلا سلیمان کالنجری کا ہوا اوس سی علم **تناسخ** سُنا اور عقیدہ اوسکا تناسخی ہوگیا اور جبکہ بایزید کالنجر سی واپس ہوکر کانے گرم مین آیا تو بموجب اپنی عقیدہ تناسخی کی مذہبی فساد شروع کیا اوسکی باپ عبداللہ نی جو دیندار تہا۔ اس بدعت کی سبب سی اپنی بیٹی بایزید کو جہوڑی مارکر زخمی کیا اور بایزید اوس جگہ سی **پنیگرہار** کو چلا گیا اور وہان مہمندون کی ملک سلطان احمد کی گہر رہنی لگا۔ پنیگرہاریون نی باعث اتباع اپنی عالمون کی پیروی اور اطاعت اوسکی قبول نکری جب وہان دال نگلی تو بایزید روانہ ہوکر پشاور کو آیا اور غوریا خیلون کی بیچ قرار پکڑا۔ اور چونکہ افغانون مین اُسوقت علم کم تہا اکثر اوسکی تابع ہوگئی اور اوس نی اپنی شہرت بہ پیری اور پیشوائی کرکے عوام الناس کو کہا کہ سوائی پیر کامل درگاہ خدا پاک کی طرف راستہ نہین ہی اور مین پیر کامل ہون تمکو رہنمائی اور ہدایت کرون گا اس مکر سی بہت لوگ اوسنی اپنی پر فریفتہ کرلئی اور شہوت پرستون کی خوشی کی واسطی عورات اور مرد غیر محرم کو ایک جگہ رہنی اور گانی کی اجازت دیدی جو کچہہ وہ کہتا تہا مرید وہی کرتے تہے۔ شریعت غرا۔ اور ملت بیضا کی مخالف امور ہونی لگی اور بعضے نہ سمجہا کہ **بیت** محال است سعدی کہ راہ صفا + توان رفت جز در پی مصطفے + الغرض قوم خلیل کے لوگ اکثر اوسکی مرید ہوگئی پیر محمد رئی ہشت نگر مین گیا اور وہان بھی اسیطرح کیا افغانون مین جو زیادہ جاہل تہے وہ اوسکی زیادہ معتقد تہی ہشت نگر مین اوسنی زیادہ رسوخ پیدا کرکے عالمان دین محمدی سی مباحثہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

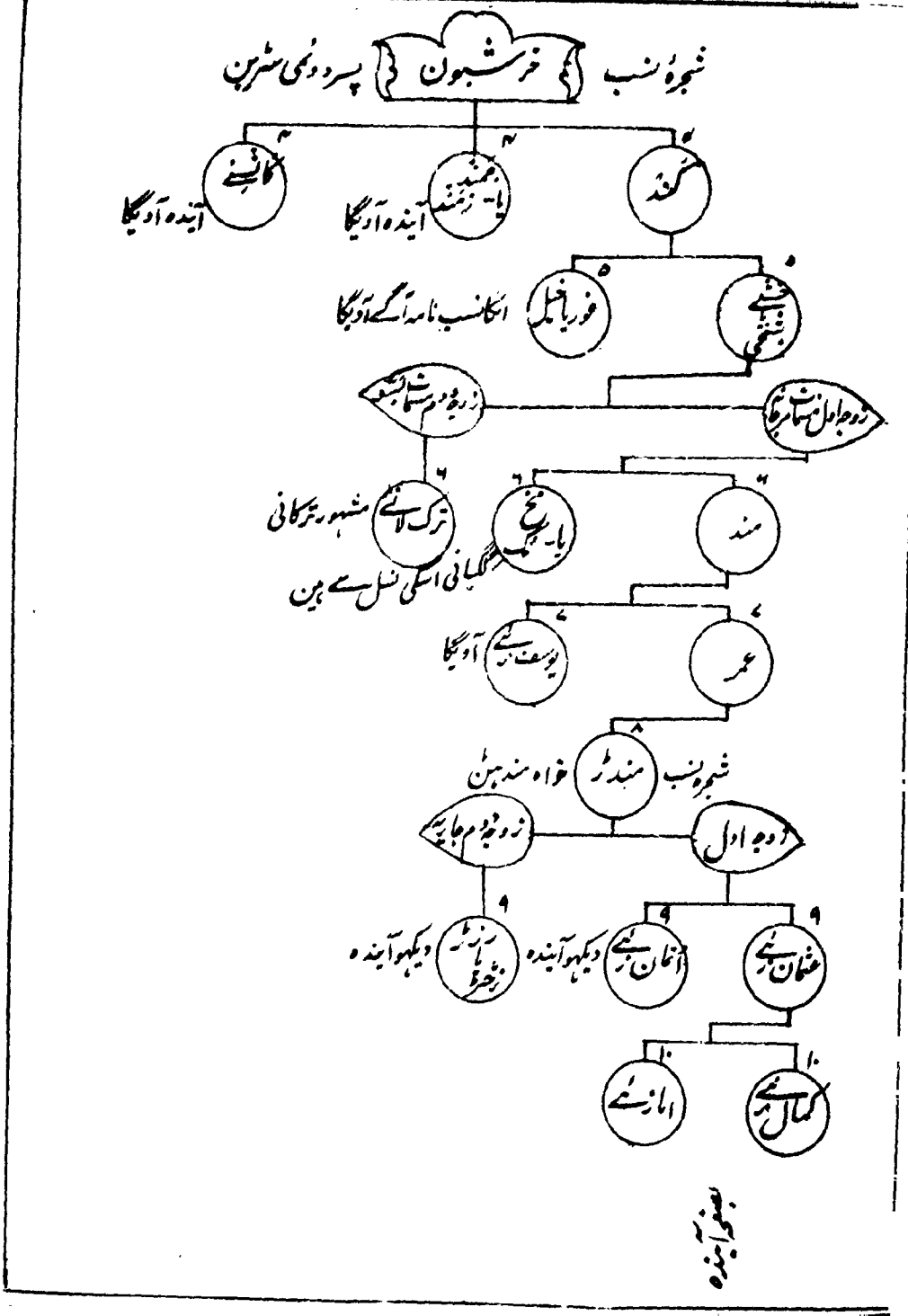
کرنا چاہا اخوند درویزہ نی جو اوس عصر مین بڑا جید عالم تہا اوس سی مباحثہ کیا اور غالب آیا مگر اپنی مریدون
کی حمایت سی اوسنی اخوند درویزہ کی کوئی نصیحت نہ مانی اور اپنی آپ کو ملقب بہ پیر روشن کیا مگر اپنی مریدون
کے سوای عوام مین باسم پیر تاریک مشہور ہوا القصہ یہہ حقیقت **محسن خان** صوبہ کابل کے جو کابر بادشاہ کی
طرف سی حکمران تہا سماعت مین ای اوس نے کابل سی یلغار کرکے ہشت نگر سی دست بستہ بازید کو کابل
مین لیگیا کتنی مدت وہان قید رہا پہر رہا ہوکر ہشت نگر کو واپس آیا اور اپنی یارون اور مریدون کو جمع
کرکے ہوطی کے پہاڑ مین کہس گیا اور پہر وہان سی تیراہ کو آیا آفریدی اورکزئی کی لوگ بہی اوسکے
مرید ہوگئے تب اوسنی برملا اکبر بادشاہ سی بغاوت کرکے لوگونکو عام بلوہ کی اسطرح ترغیب دی کہ اوسنی
وعظ شروع کیا کہ مغل ظلم پیشہ ہین اور انہون نی افغانون پر حد سی زیادہ ظلم کئے ہین اونکی اطاعت نہ کرنی
چاہیے اس انگیخت اور پیشوائی کی شہرت سی اکثر قومین سرحد کی بادشاہ سی باغی ہوگئین اور اوسکی شرارت
سی فساد عظیم مچا پہلی دفعہ جو فوج شاہی اوسکی سرکوبی کیواسطے آئی تہی خود سرکوب ہوکر پیچہی ہٹی اس آسان
فتح سی اوسکی ہمراہیون کو زیادہ تقویت ہوگئی اور اس نے تیراہ کی لوگونکو جو ظاہر مین اسکی مطیع اور
باطن مین سلطنت مغلیہ کی خیر خواہ تہی دغا اور فریب سی اکثر قتل کرکے باقیماندونکو خارج کیا اور ملک تیراہ
پر افریدی اور اورکزئی اپنی مریدونکو قبضہ کرنی دیا اور ایک کتاب اپنی تصنیف کرکے خیر البیان
اوسکا نام رکہا آفریدی اور اورکزیون کا ایک جرار لشکر لیکر اوسنی نیگرہار پر حملہ کیا بہت گانو لوٹ
لئے اور نیگرہار کے پہاڑ مین رہنی لگا محسن خان صوبہ دار کابل نے جلالہ آباد سی سپہ شبخون کیا ایک اچہے لڑائی
ہوئی جسمین پیر تاریک کی ہمراہیون نی شکست کہائی بعضے ماری گئے اور بعضے دشوار گذار پہاڑون
پر چڑہ گئے اور پیر تاریک ہشت نگر مین آکر مرگیا اوسکی پانچ پسر تہے ایک **شیخ عمر** دوسرا **انور دین**
تیسرا **خیر دین** - **کمال الدین** - **جلال الدین** - شیخ عمر باپ کا جانشین ہوا جتنی بازید
کے مرید اور یار تہے باعتقاد خاص شیخ عمر کے پاس جمع ہوئی چند مدت کی بعد یوسف زیون کی ساتہ
خبکار راہبر راہ شریعت کا اخوند درویزہ تہا شیخ عمر کی کچہہ مخالفت پیدا ہوگئی یوسف زئی لوگون
کی جمع ہوکر دریای سندہ کی کنارہ پر اپنی مخالفون پر حملہ کیا اور شیخ عمر کو معہ چند یاران ہمراہی کی مار دیا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

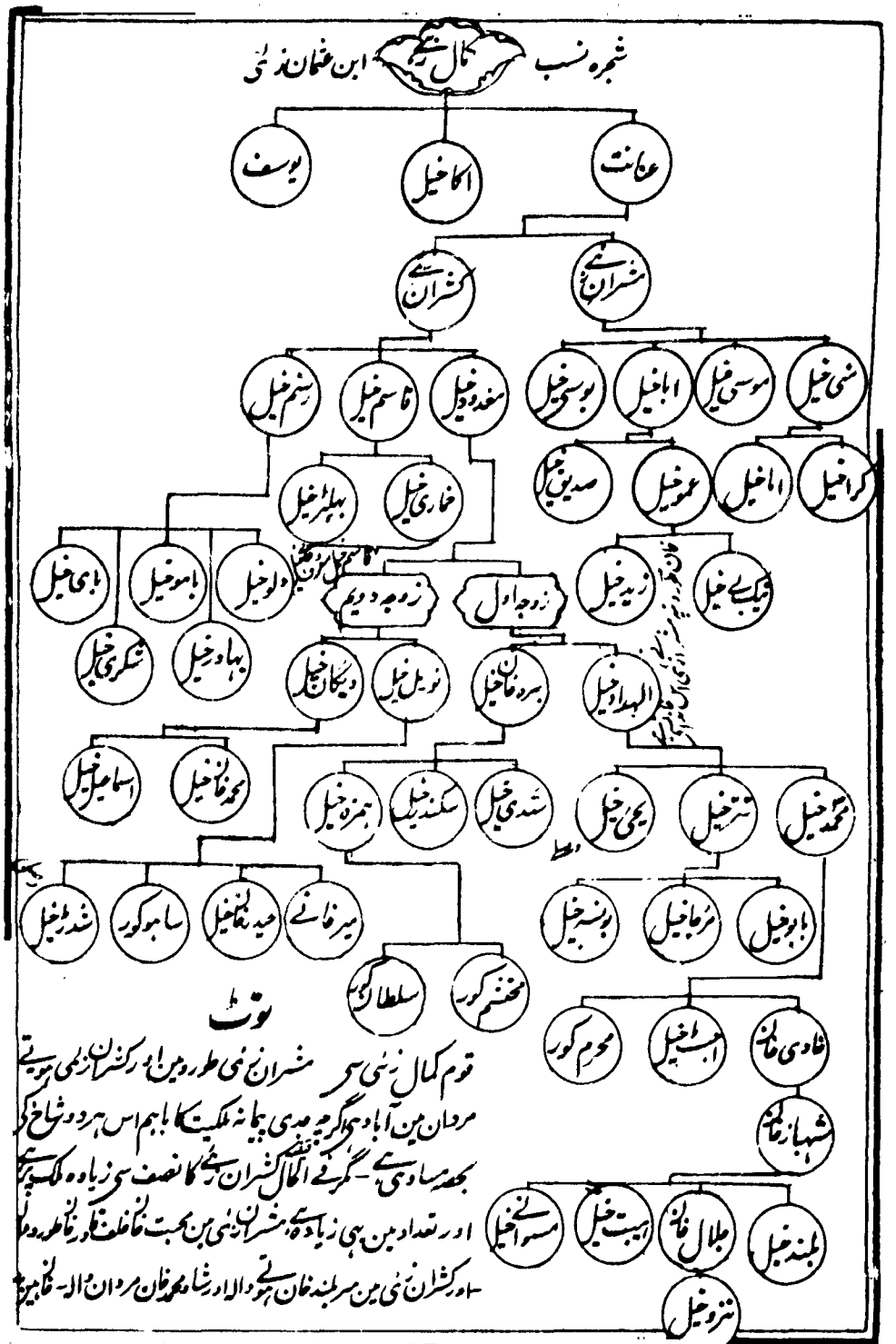
دوکس کو آگ مین جلا دیا اور خیر الدین اوسکا بھائی بھی مارا گیا اور نور الدین وہان سی بھاگ
لیا مگر مشت نگر کے گوجرون نی اوسکا کام بھی تمام کیا اور جلال الدین یوسف زیون کی قید مین آگیا
مگر اکبر بادشاہ نی اس واردات سی اطلاع پاکر جلال الدین کو معہ جملہ متعلقان یوسف زیون سی لیکر رہا
کر دیا۔ تب جلال الدین معروف جلالہ نی تیراہ کی پہاڑ مین آکر پیشہ پدری راہزنی و غارت گری مردم
آزاری شروع کیا راجہ مان سنگھ اور چند دیگر سرداران شاہی نی پہاڑ مین فوج لیجا کر جلالہ سی نبرد آزما
کری مگر وہ ایسا مشہور ڈاکو تہا کہ بہت عرصہ تک اوسنی اس سرحد پر فساد رکہا کابل اور پشاور کا راستہ
اوسکے وقت مین کبہی محفوظ نہین رہا کمال الدین اوسکا بھای پکڑا گیا اور اکبر بادشاہ نی مرنے
تک اوسکو قید رکہا چند لڑائیون کی بعد جب راجہ مان سنگھ نی زیادہ تعاقب جلالہ کا پہاڑ و نمین
کیا تو وہ غزنی کیطرف بھاگ گیا اور وہان قوم ہزارہ کی ہاتہہ سی قتل ہو کر سر جلالہ کا اکبر بادشاہ کی
حضور بہیجا گیا۔ اوسکی بعد سی احداد ابن شیخ عمر جو نبیرہ پیر تاریک کا تہا اوسنی بڑی فساد مچائی آخر
بہت نقصان اوٹہا کر وہ بھی شاہ جہان کی عہد مین کیفر کردار کو پہونچا اور تب اونکی مریدون کو معلوم
ہوا کہ اسکی پیروہونی سی سوای نقصان مال و جان کچہہ حاصل نہین احداد کی عورت بڑی مدبرہ اور دلیر
تہی اس قصہ سی معلوم ہوگا کہ سادہ لوح افغان مکار پیرونکی فریب مین کسطرح آجاتی ہین قلعہ اٹک کے
محاذ مین دریای اباسین کی غزنی کنارہ پر جہان گذر اٹک کی کشتی جا لگا کرتی ہی اور وہان ایک
خطرناک موقعہ ہی جہان پتہرون سی ٹکر کہا کر احتمال شکستگی کشتی رہتا ہی اوسکا نام جلالیہ کمالیہ مشہور
ہی وجہ تسمیہ اوسکا یہہ ہوا کہ ایک سال اکبر بادشاہ ہندوستان سی کابل کو جاتا تہا جب گذر اٹک سے
عبور کیا تو کشتی خزانہ والی اوس پتہر سی ٹکر کہا کر ٹوٹ گئی اور سب خزانہ دریا نی غارت کیا تب
اکبر بادشاہ نی ہنس کر فرمایا کہ یہہ پتہر بہی ہماری واسطی جلالہ کمالہ غارت گر بن گئے یہہ وہی جلال
کمالہ پسران پیر تاریک مشہور راہزن تہے +

○

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



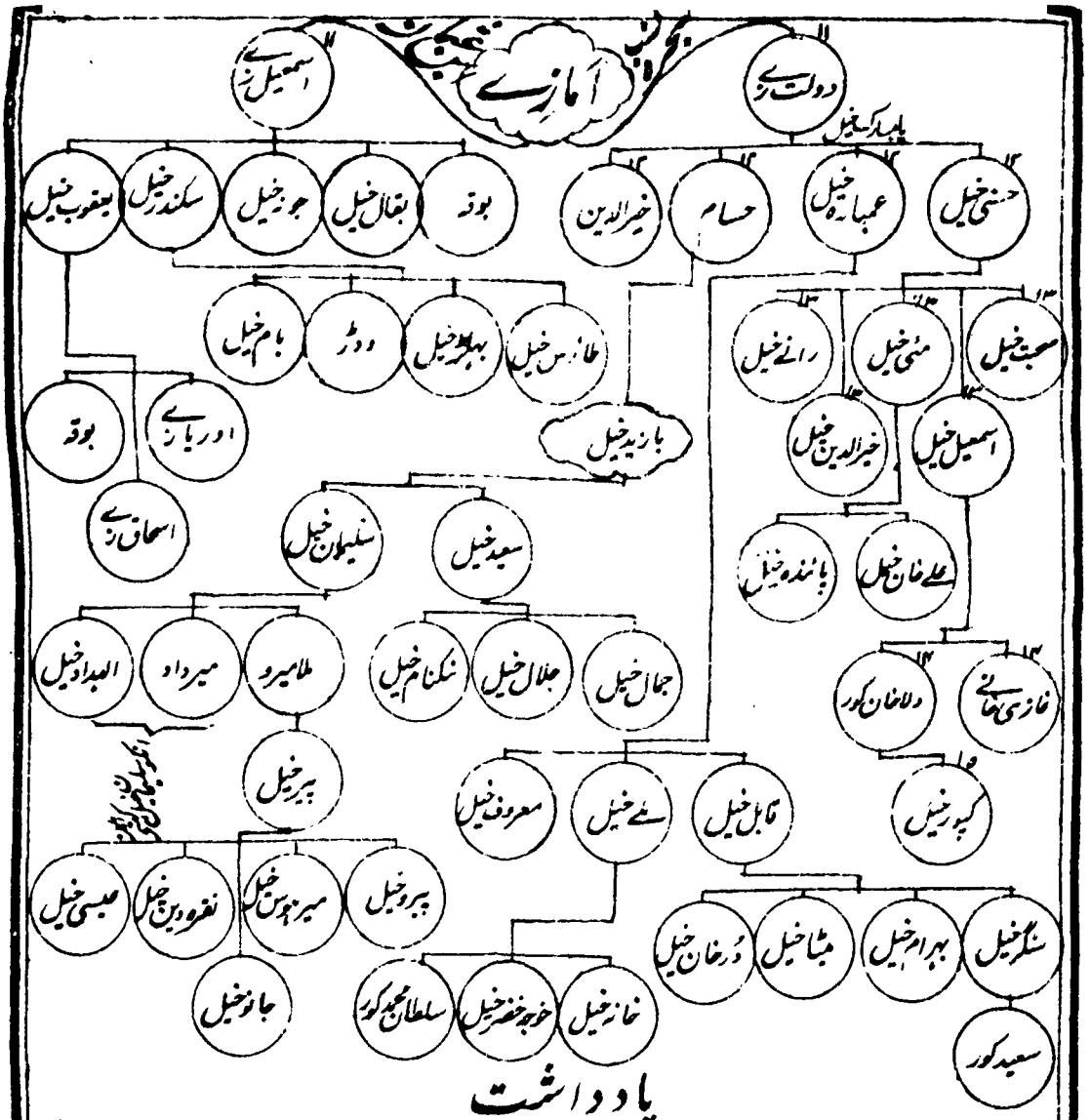
Courtesy www.pdfbooksfree.pk



نوٹ

قوم کمال زئی سے مشران زئی طور مین اور کشران زئی ہوتے مردان مین آباد ہی اگرچہ جدی پیمانہ ملکیت کا باہم اس ہر دو شاخ کی بحصہ مساوی ہے۔ مگر فی الحال کشران زئی کا نصف سی زیادہ ملکیت ہے اور تعداد مین بھی زیادہ ہے مشران زئی بن بحبت خان خلف فاضل خان مرحوم و کشران زئی مین سر بلند خان ہوتے والد ارشاد محمد خان مروان والا۔ فاضل خان رفاقت خان خیل ہوتے ہوے دو اس شاخ سے ہیں۔

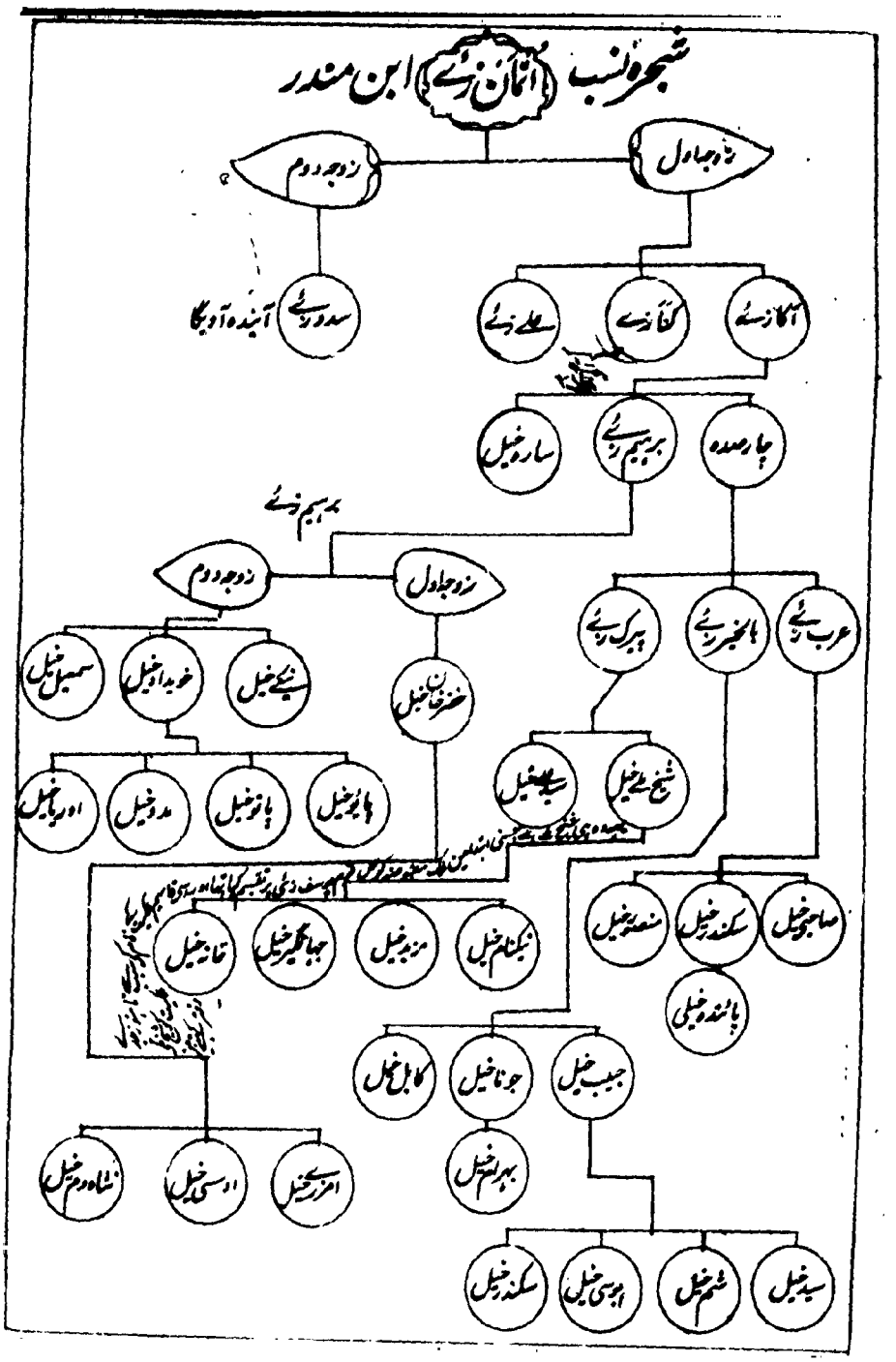
Courtesy www.pdfbooksfree.pk



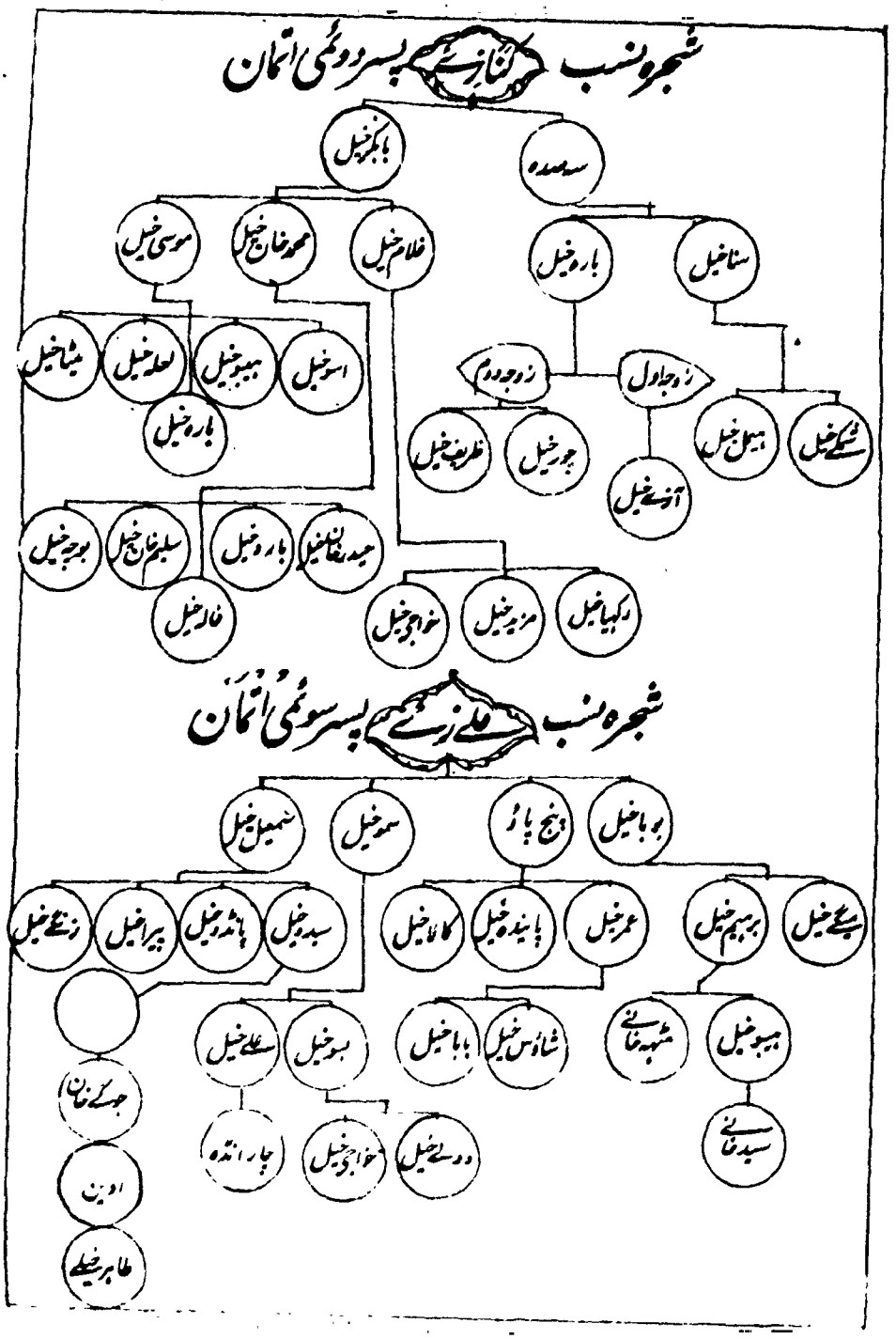
یادداشت

قوم آمازے زیادہ تر سرکار انگریزی کی علاقہ یوسف زئی مین بکنارہ رود مقام وسند موم آبادہی - سد ہوم مین عجب خان و عزیز خان پسران میر بابو خان اور جاگیردار ہین اور گکھڑی کپورہ مین میر افضل خان قدیمی خاندان سی کپور خیل دولت زئی خان ہی اور گکھڑی اسمعیل زئے مین نصر اللہ خان طاؤس خیل عجب خان سد ہوم والہ شکاری و رخد شکذار سرکار انگریزی ایک اچھا آدمی ہے اسی قوم مین سی زیادہ تر عمباره خیل خواہ مبارک خیل اور کچھ پیر خیل و بام خیل وغیرہ بمقام حجرہ ورے - و نگرے علاقہ بہابن مین بیرون از حدود و سلطنت انگریزی آباد ہین جنکی اسلحہ بند مردمان کی تعداد قریب دو ہزار بیان کرتے ہین اور نمین موزہ خان سنگر خیل شاخ سعید کور اور رجا معتبر اور سرگروہ ہین -

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



Courtesy www.pdfbooksfree.pk

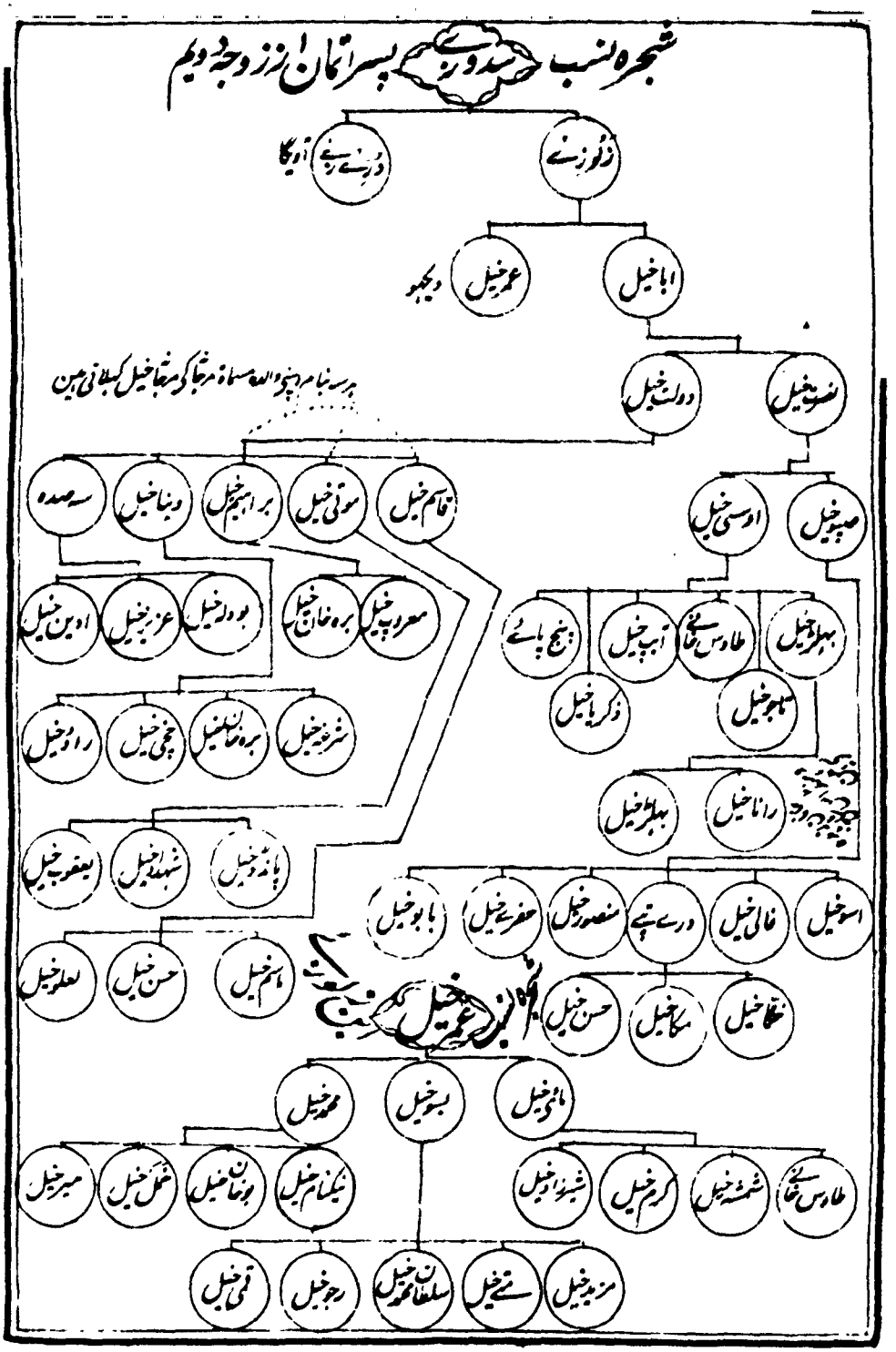


Courtesy www.pdfbooksfree.pk

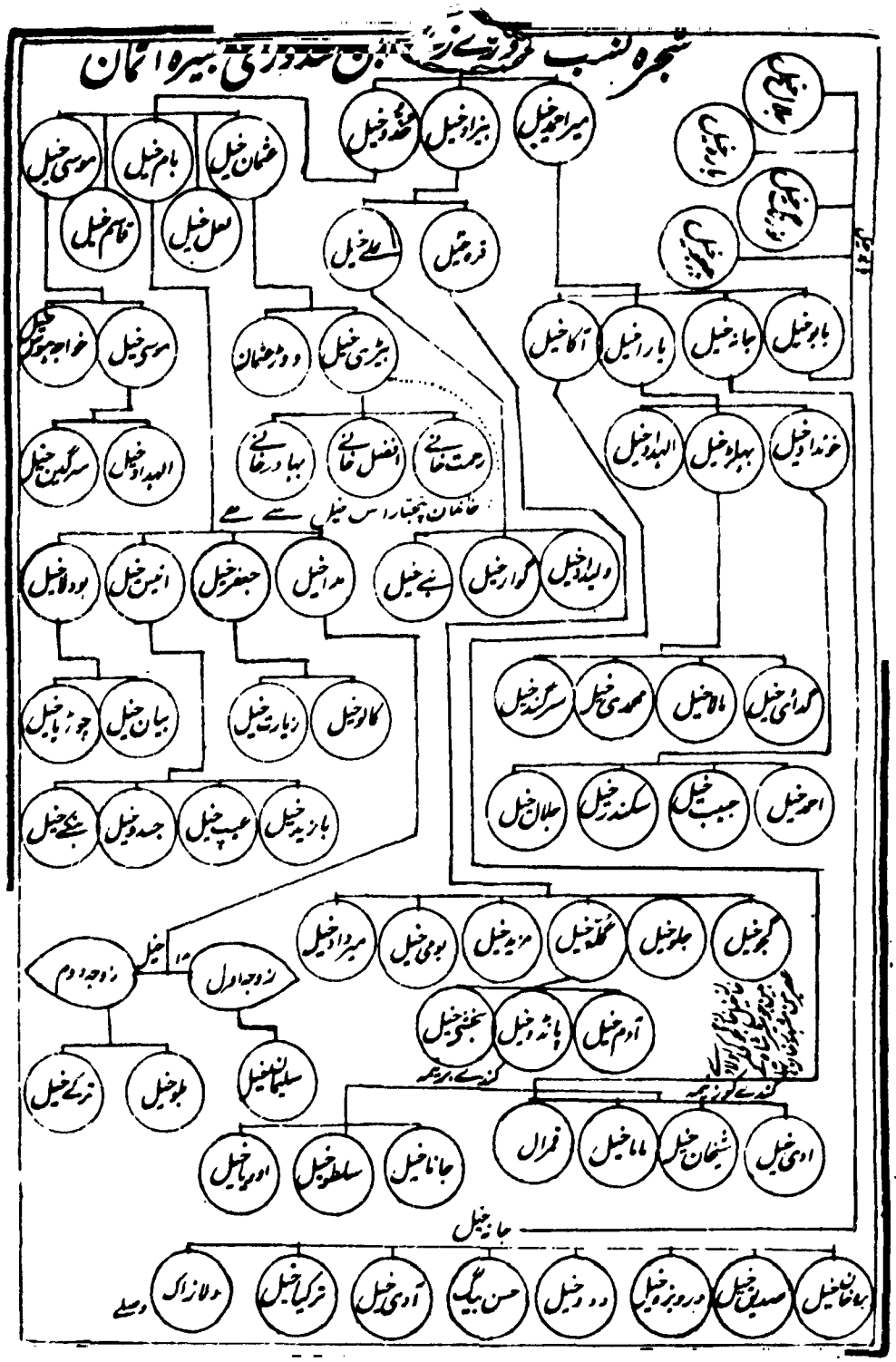
یادداشت نسبت قوم اتمان زی

تبہ اتمان نامہ کی وجہ تسمیہ صرف سکونت اولاد اتمان کی ہے؛ گرچہ اتمان کی دو زوجہ سے چار پسر تھے - جیسا کہ شجرہ نسب مین درج ہے مگر فی الحال صرف مین کی اولاد یعنے آگارزے - کنارزے - علے زئے باسم اپنے مورث کی اتمان زئی کہلاتے ہین - سدو کی اولاد اگرچہ اتمان زئی مین داخل ہی مگر اونکی علیحدہ نام حاصل کیا - اتمان زئے - ملک یوسف زے کے شرقی حزو مین بخارہ و رہائے اباسین اور دامن جنوبے کوہ مہابن مین آباد ہین - کل برسہ قوم اتمان زی کے بموجب تقسیم شیخ تلے مالا لکھے برخہ دفتر جدے تھے - جو بحصہ مساوی تینون قومین جدے ملک کو کہاتے ہین - تبہ اتمان تامہ مین اللے موضع ہین جن مین سے یہ موضع اتمان زئے کے ہین - سب سے مشہور اور بڑے گانو اسکے کرہارے علاقہ مین موضع ٹوپے تینے کوٹھہ تھے کرہارے علاقہ سے باہر موضع کہیل دریائے اباسین کے غربے کنارہ پر سامنے تورببلہ کے عمدہ ہوا دار گانو تھے کچھہ چھوٹے چھوٹے باہنڈہ مہابن مین ہے ہین علے زئے کے قوم سے شاخ طاہر خیلے علاقہ گندگہر اور کہڑے وہرو مین متفرق رہتے تھے - اور ضلع ہزارہ مین بموضع کہلابٹ - سیدخانے آباد ہین اور باقے علے زئی وغیرہ تبے ہے تورببلہ وغیرہ دیہات ملحقہ مین کچھہ ملکیت حاصل کے تھے - فی الحال غلام محی الدین خان طاہر خیلے اور میرزمان خان سیدخانے اور فضل خان رکیبا خیل کنارزے معزز اور معتبر آدمے ہین مگر سوائے فضل خان کے باقے دو کس کا اپنے اصلے ملک مین کچھہ اختیار نہین تھے ؛

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



Courtesy www.pdfbooksfree.pk



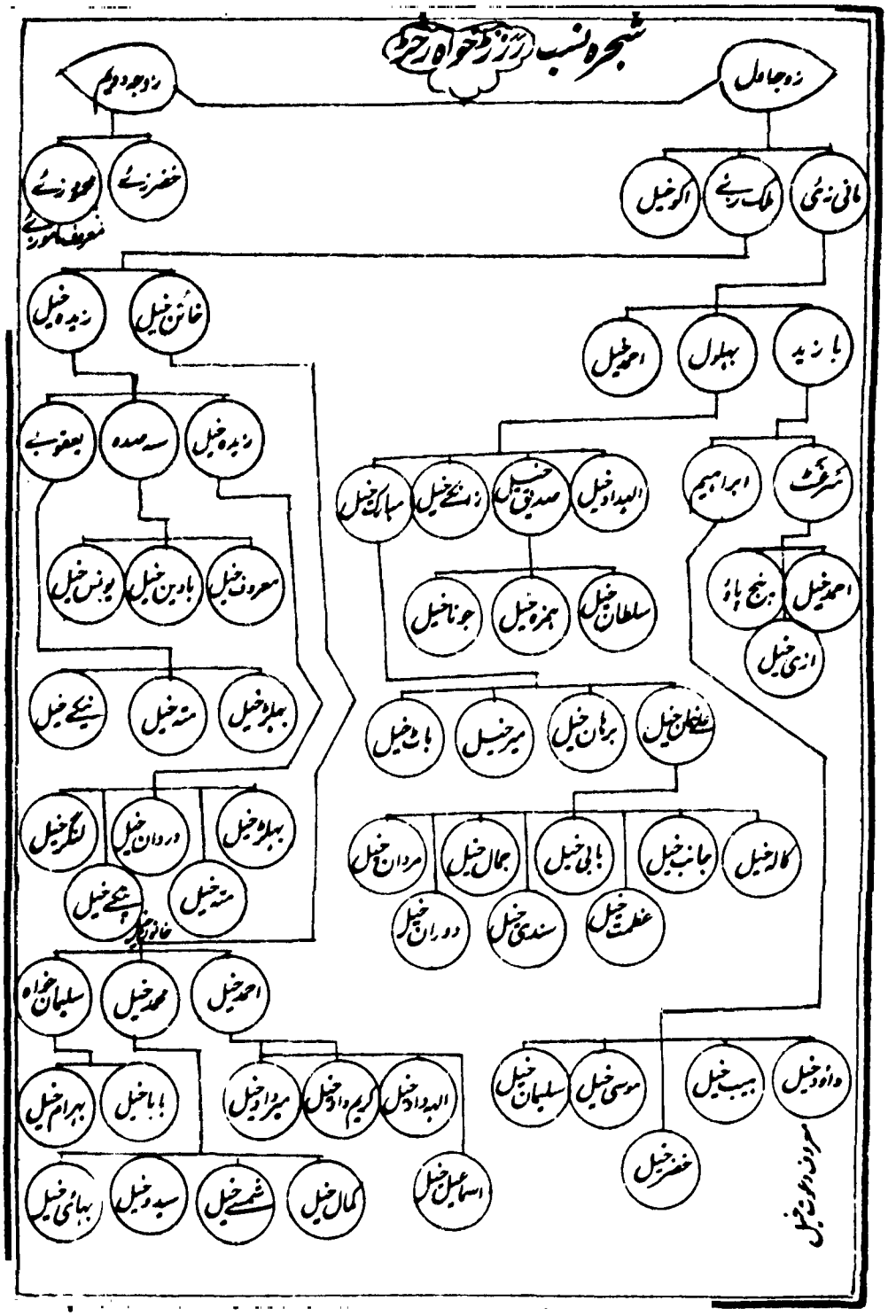
Courtesy www.pdfbooksfree.pk

یادداشت نسبت اولاد سدوزی اتمان

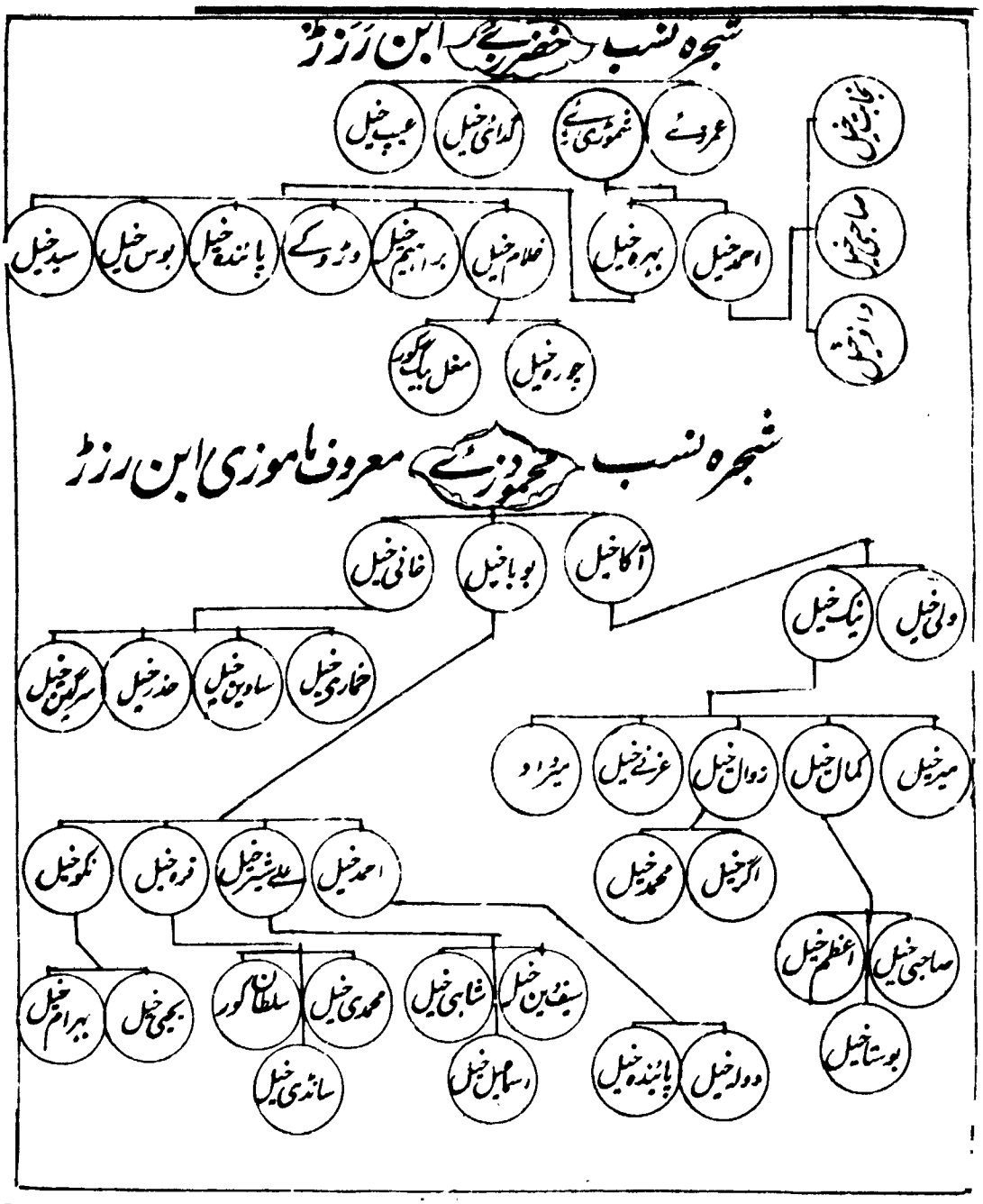
اوپر درج ہوچکا جس سے معلوم ہوگا کہ سدو بہی اتمان کا بیٹا تہا بلحاظ چنڈاونڈ نصف سدو نے اور دوسرا نصف تین دیگر پسران اتمان نے جو ایک والدہ سے تہی پایا - اتمان زئے سے سدو کی اولاد معزبے جانب آباد ہی - شاخ زلوزئے سے شعبہ اباخیل ہین - رانا خیل کا خاندان زبردہ - اور رہنڈ کے خان خیل ہین - ارسلہ خان زبردہ والہ سکہون کے وقت اتمان نامہ مین ایک مشہور زبردست اور با اختیار خان تہا جسکا نبیرا براہیم خان فی الحال زبردہ کا خان ہے - اور رہنڈ مین شہد دخان - اوسکا مخالف خان ہے - باہم خاندان رہنڈ اور زبردہ بہت سخت دشمنی ہی اور سوائی اسکی ہر ایک خاندان کے بیچ آپسمین خانگے عداوت ہے غایت درجہ تک ہے عمر خیل صوابی مانیرے مین رہتے ہین - شاخ درے زئے سے میر احمد خیل ہر دو مزغذ اور ٹہنڈ کوئے سلیم خان اور گاڑ منارہ مین رہتے ہین اور بنیرا دخیل کہلاٹ مین خدوخیل زیادہ تر سرکارے علاقہ سے باہر درہ پنجتار اور چگلئی مین آباد ہین اور سرکارے علاقہ مین باجہ بام خیل ہے اونکی ملکیت ہی - خدوخیلان سکنہانے دوتالے کا زیادہ مزروعہ رقبہ میدان ملحق علاقہ سرکار انگریزے کے واقعہ ہے - بشرط فساد اونکے جسپر سرکار انگریزے کے مزاحمت مفید انتظام ہوسکتی ہے ؛

خدوخیلون مین سے پنجتار کا بہت بورانہ معزز خاندان شاخ عثمان خیل بڑے خیل سے ہے - فتح خان اور اوسکا بیٹا مقرب خان پنجتار والہ مشہور صاحب اختیار خان تہے مگر مقرب خان کے بموجب ظلم سنگین سے قوم اور رعایا نی اوسکو اپنا دشمن قرار دیکر پنجتار سے خارج کیا - اب مقرب خان موضع باجہ علاقہ سرکار مین پناہ گزین ہے - باغیرت سادہ لوح اور کینہ توز سیدہا آدمے ہے ؛

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



Courtesy www.pdfbooksfree.pk



Courtesy www.pdfbooksfree.pk

یادداشت نسبت قوم رزڑ

یہہ قوم بہی زیادہ تر سرکاری علاقہ یوسف زئی مین رہتی ہی اکو خیل اسماعیل مین - جنکا سرگروہ خوبداد خان ہی مگر اوسکی خاندان سی بہت آدمی اوس سی دشمنی رکہتی ہین خصوص ہر افضل خان - دہو بیان اوسکا سخت رقیب ہی خضر زئے شیوہ مین رہتی ہین جنکا خان امیر خان چورہ خیل ہے - تانی مدی دینہ - دا گے نیلاندی مین آباد ہین جعفر خان سکنہ نرلاندی اور اصفخان ڈاگی انمین معتبر آدمی ہین - ملک ڈکا بڑا موضع باحسین ہی - ملک عرب اچہا آدمی ہی - محمود زئی اشوتہ شیخ جانو دینہ مین رہتی ہین - رحیم خان راست گو آدمی ہی ؛

یادداشت نسبت کل قوم مندر

واضح ہو کہ مندر خواہ مندہ ہن کل چار پتی مشہور ہین - تپہ اتمان نامہ جس مین اولاد اتمان کی اتمان زئے وسدوزئے رہتی ہین اس تپہ مین چار تعلقہ ہین - اتمان نامہ سے مغرب - دوسرا تپہ رزڑ واقعہ ہے جسمین پانچ شاخین بسراز رزڑ کے نام پانچ تعلقہ مشہور ہین تپہ رزڑ سے مغرب وشمال بکنارہ رود مقام وسدہوم - تپہ آمازے ہے جسمین تین تعلقہ ہین ؛

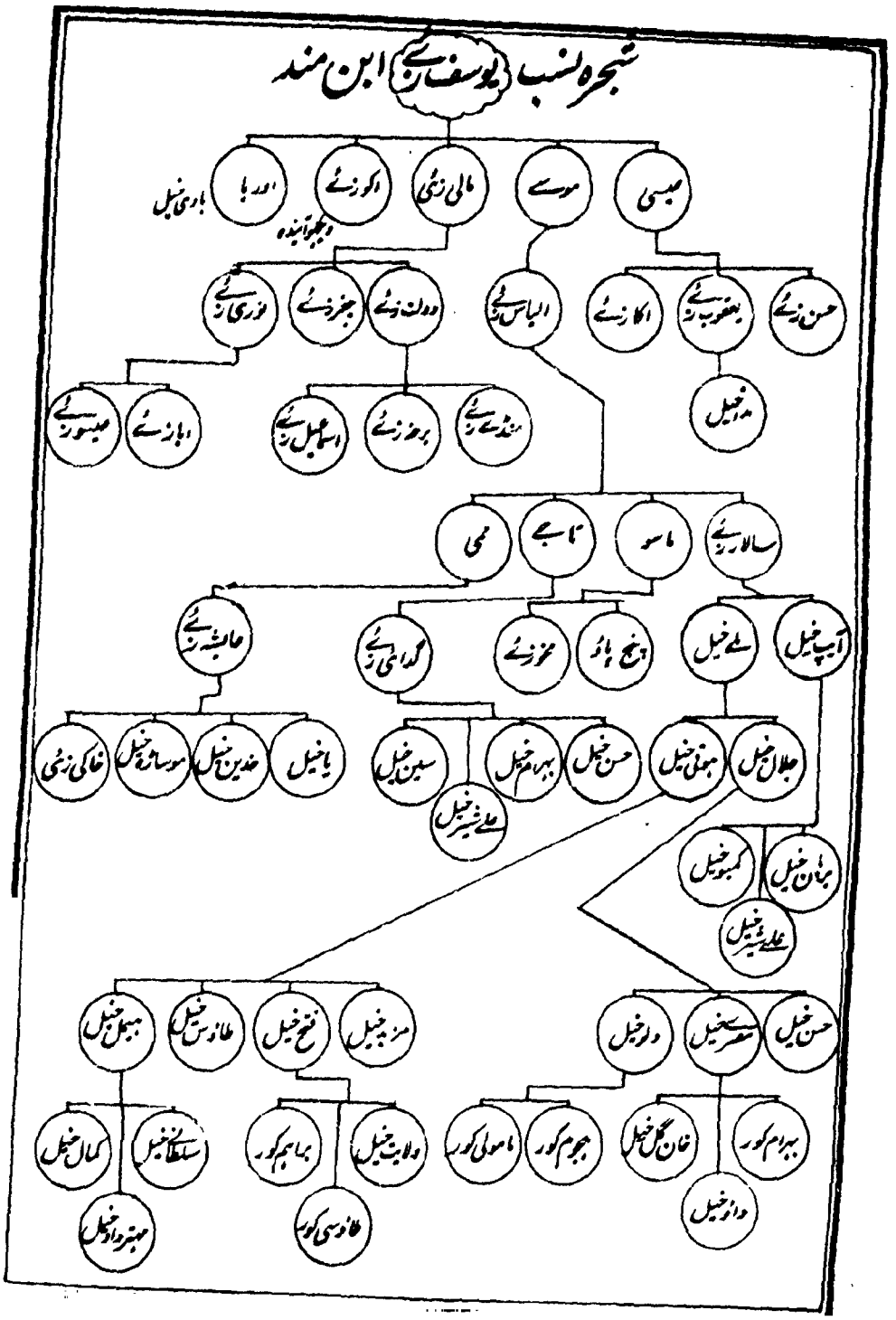
امازی سی مغرب تپکمال زئے ہے جسمین مشران زئی وکشران زئی دو تعلقہ ہین یہہ چار تپہ سرکار انگریزے کے علاقہ یوسف زئی مین واقعہ ہین جسکو ملک ستمہ یعنے میدان یا ملک مندڑ بہی کہتی ہین سوائی اسکے علاقہ جملہ جو تپہ رزڑ و سدہوم سی مشرق پہاڑ مین واقعہ ہی اور مہابن کی شمالی جزو مین ہے مندہن کی اولاد رہتی ہے اور خدوخیل پنجتار اور جنگلے کی نواح پر قابض ہین - پرگنہ یوسف زئی مین سوائی ملک مقبوضہ اولاد مندڑ کے پانچوان تپہ بائے زئے ؛

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

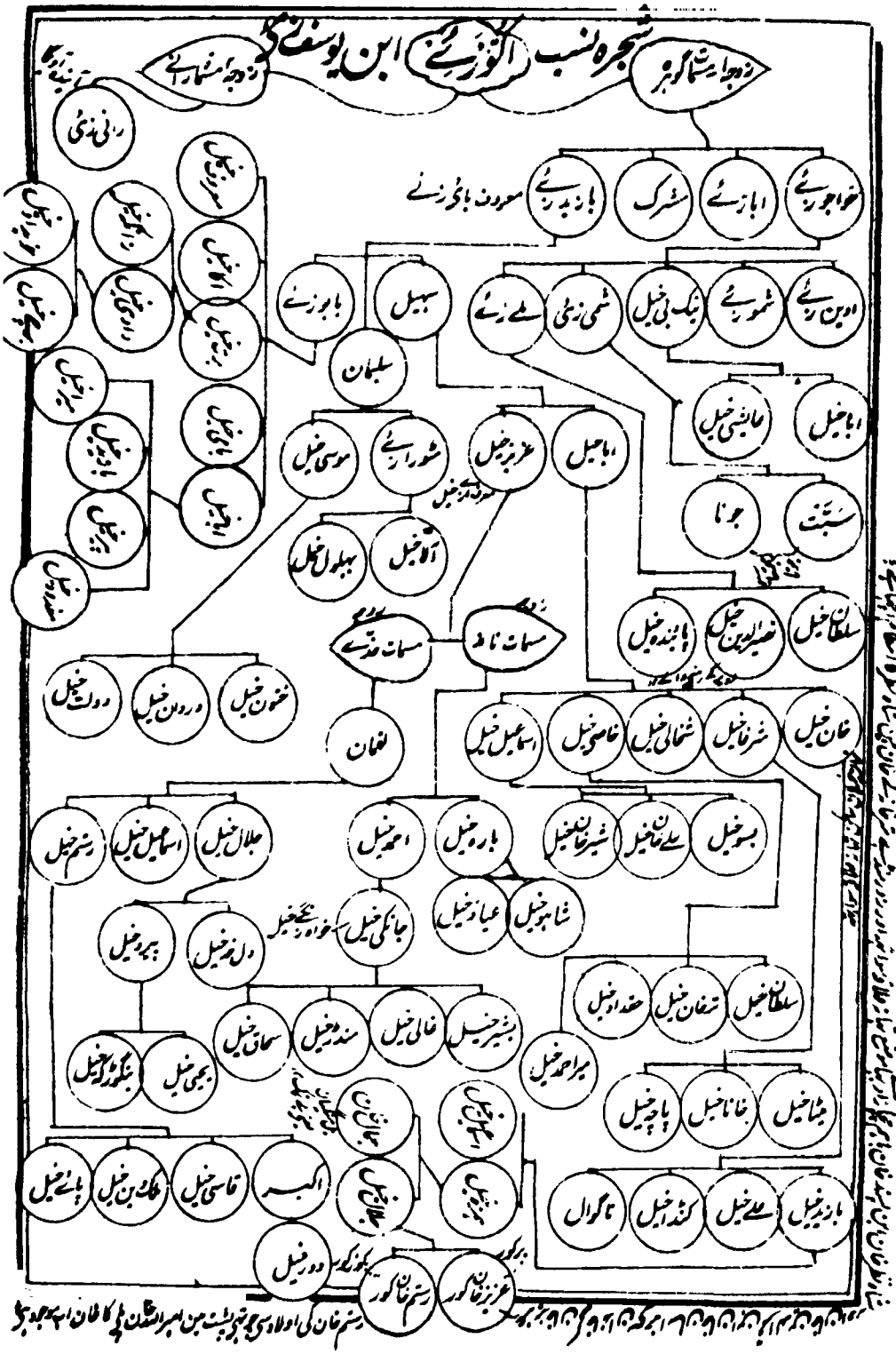
جو اصل مین ملکیت قوم بائی زئی شاخ یوسف زئی کا تہا مگر اخیر عہد جہانگیر اور شروع سلطنت شاہجہان مین قوم خٹک نے اوس تپہ کے زیادہ حصہ پر قبضہ کرلیا مگر بابو زئی آزہی خیل شاخہائی بائی زئی یوسف زئی کے تاہنوز شرقے حصہ پر کچھہ قبضہ رکھتے ہین اور تپہ بائے زئے کے شمالے و شرقے گوشہ پر اتمان خیل قابض ہین - جنکا حال آئندہ آویگا ؛

○

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

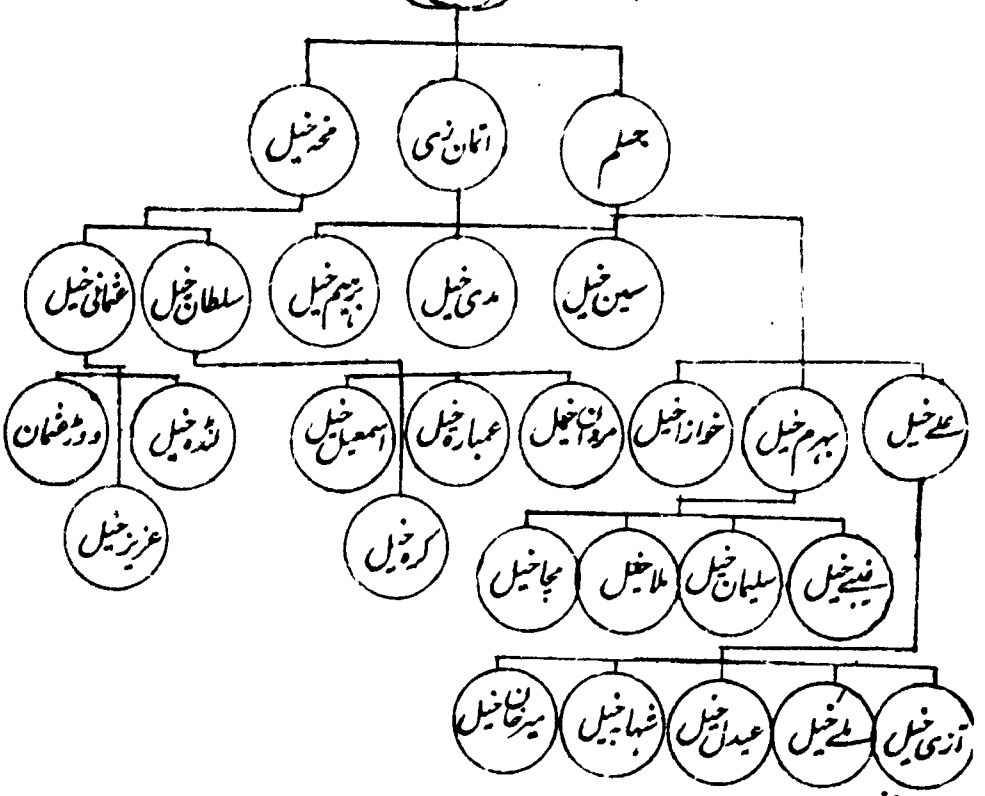


Courtesy www.pdfbooksfree.pk



Courtesy www.pdfbooksfree.pk

شجرہ نسب رانی زئے ابن اکوزے



یادداشت

واضح ہو کہ یوسف کی اولاد یوسف زئے بہت دور دراز پہاڑے ملک پر پہیلے ہوئی قابض ہے جسکے تفصیل کچھہ آئندہ کی جاوی گی - بنہیر سے مشرق کوہستان مین کوہ تنول اور حد اگرور تک بجارہ دریائے ابا سین زیادہ تر یوسفی کی اولاد حسن زئے - مدا خیل اکا زئے آباد ہین بنہیر اور ملک ملحقہ اوسکے مین موسے اور مالے کی اولاد یعنے الیاس زی دولت زی نورے زئے جعفر زئے رہتے ہین - ملک سواتہہ اور اوسکی نواح مین اکوزے ابن یوسف کی نسل رہتی ہی حسین خواجوزے بائے زئی - رانی زئی مشہور شاخین ہین - خواجوزی کے شاخ مین سے تلے زی علاقہ وبر جلوڑہ

خان خیل آلا و بنڈ
اسی شاخ مین سے ہین

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

مین رہتے ہے - ملک وزیر کا خان غزن خان دیروالہ مشہور آدمی ہی مگر اوس کے فرزندون مین سے
باپ کے ہم بخت کوئی نہین سنا جاتا - یوسف زے کی قوم مین قدیمی معزز خاندان صاحب اختیار
تین مشہور رہتے ہے اول خاندان ملے زے دیر دوم خاندان اباخیل بائی زی جو تہانہ علاقہ
سواتہہ مین رہتی ہین اور بائے زئے قوم کے با اختیار خان قدیم سے چلے آتے ہین اسی خاندان
مین سے فی الحال شاہ نظر خان تہانہ والہ اور امیر اللہ خان پلے والہ اور حزا سان خان
شیر خانہ والہ مشہور آدمے ہین - گو انکا اختیار بہ سبب بی اتفاقی خانگے پہلے طرح نہین
رہا مگر پھر بہے اپنے اپنے علاقہ مین بہت اختیار رکہتی ہین - کوہ موہرا کے گوجرون سے بابت
چرائے مویشی ایک محصول کی آمدن انکو ہے جس مین کبہے کبہی زیادہ ظلم بہے کیا جاتا ہی -
تیسرا خاندان آلاڈہنڈ قوم رانے زے مین سے تلے خیل آرے خیل ہین جنکی خاندان کو
کانجو کو رکہتی ہین اسے خاندان کی خانون کا اختیار پہلے بہت تہا اب اوپر کے علاقہ
رانے زے چہہ ہزار قوم پر انکا حکم ہے فی الحال صحبت خان آلاڈہنڈ والہ باوجود نوعمر
ایک مدبر اور ہوشیار خان ہی مگر شیر دل خان اسکا چچا دل مین اوس سے سخت مخالف ہی -
سوائے اوسکے بہیر مین زید اللہ خان - احمد خان - عاصم خان وغیرہ اپنے اپنے قوم
مین سرگروہ ہین مگر زیادہ اختیار والا کوئے نہین ؛

○

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

حال قوم یوسف زئی و قوم منڈر

تاریخ اس قوم کی

جیسا کہ شجرہ نسب مین درج ہی شیر جنون ولد سرٹر بن بہیرہ قیس عبدالرشید کے تین پسر تہی کندا ور رحمند یا زمند اور کاسی دونون آخرالذکر کا حال آئندہ درج ہوگا کندکے دو بیٹے تہے ایک موسوم غرغری جسکی اولاد غوریا خیل کا ذکر آگے آویگا دوسرا خشی یا شیخی جسکو یوسف زئی کی پشتو مین خوخی بہی کہتی ہین اوسکی اولاد سے یہہ قومین ہین بموجب قول اخوند درویزہ کے جو اس قوم کے شامل مدت تک رہا اور بہت ماہر تہا واضح ہوتا ہی کہ مسمی خشی کی پہلی زوجہ مسماۃ مرجانہ تہے مسمی منڈ اور رمک اوسکے شکم سے تہے مسماۃ مرجانہ کی ایک خواہر تہے بستونام بد دیانتی سی وہ بہی خشی پر عاشق ہوکر اوسکی گہر مین داخل ہوئی جسکی شکم سے خشی کا تیسرا بیٹا پیدا ہوا جسکا نام ترک رکہا گیا اوسکی نسل کو ترکلانی کہتی ہین اخوند درویزہ علیہ الرحمۃ کی کتاب مین لکہا ہی کہ ابتک ترکلانے قوم مین ورغلا نیدگے عورات بہت ہوتے ہی شاید جدی اثر چلا آتا ہی مسمی منڈ کے دو پسرون سی مسمی عمر بڑا نیکبخت اور دیانت آدمی تہا بطور سیاحی ہندوستان کی طرف آیا اور اپنی وطن سی باہر اوسنی کسی قریش کی خاندان مین شادی کی اوس بی بی کی شکم سے منڈر پیدا ہوا کہتی ہین کہ عمر اوسی ملک مین فوت ہوگیا اور یوسف اوسکے بہائی نی دمان پہونچکر اپنی بہائی کی بیوہ اور فرزند کو اپنی وطن مین ہمراہ لیجانا چاہا مگر اوسر وفادار نے بے نے یوسف کی ہمراہ جانی سی اس تقریر سے انکار کیا کہ تمہاری رسم ہے کہ بہائے کا مال اور زوجہ جو اوس سی رہجادی تو زور کے ساتہہ غصب کر لیتے ہو اور میرے خوشی ہے کہ ایک نکاح پر دوسرا نکاح میرے پر بروز قیامت ثابت نہو آخر یوسف اوسکو بہت عہد وسوگند سے ہمراہ لی آیا اور جب منڈر برادرزادہ اوسکا سن تمیز کو پہونچا تو یوسف نی اپنی دختر سے اوسکے شادی کردئی عثمان اور اتمان دونون اوسکی شکم سے ہین اور تیسرا رزڑ یا رجڑ باندے کے شکم سے تہا اور یوسف کی پانچ پسرون مین سے ایک کا نام اوڑیا تہا ازبس کہ متکبر اور مغرور تہا اس سبب سے اوسکو بادی کہتی تہے اور اوسکے نسل کو بادی خیل نقل ہے کہ اوسوقت افغانون

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

مین یہہ رسم تہے کہ جب فرزند حد بلوغت کو پہونچتے تہے تو والدین کی جائداد باہم تقسیم کر لیتے تہے اور
ماں باپ کو بہی حصہ برابر ملتا تہا اس رسم موجب جبکہ پسران یوسف نی جائیداد باہم تقسیم کرنے
چاہی تو اوسکے والدہ نی کہا کہ میرا حصہ مجہے علیحدہ کر دو بہی اور بہائی چپ تہے کہ اوسنہا دی علم بخت نے
اندام نہانی کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ تم یہہ لیلو اوسکی حقدار والدہ نے اوسکو بد دعا دی کہ تمہارے
اولاد نیرہ کس سے زیادہ نہو اخوند درویزہ اپنی عصر کا حال لکہتا ہی کہ ابتک تیرہ سی زیادہ اوسکی اولاد
نہین ہی چند کس خچر زی شاخ کے شامل رہتے ہین مگر حال کی تحقیقات سی اوسکی اولاد سے ایک کس کا
بہی پتہ نہین لگتا غالبًا نابود ہو گئی ہین روایت ہی کہ غیبی ابن یوسف کی گیارہ پسر تہے ایک روز
گلہ اسپان ازان منڈ رمغل لوگ تاراج کر کے لیچلے غیبی معہ نو پسران خود تعاقب کے طور غارتگرون کے پیچہے
سوار ہو گیا اور سب لوگون سے پہلے پہونچا اور اون سی مقابلہ کر کے بموجب قول اخوند درویزہ کے
سب شہید ہو گئے دو پسر اوسکے باقی رہے تہے ایک مسمی حسن جسکی نسل کو حسن زی کہتے ہین دوسرا
یعقوب جسکی اولاد موسوم بہ یعقوب زی ہے جب غیبی مرتا تہا تو اوسکی زوجہ حاملہ رہ گئی تہی اوس سی فرزند
پیدا ہوا اوسکا نام آکار رکہا جسکے قوم آکازی ہی باقی جملہ پسران یوسف کی اولاد کا نام شجرہ سب سے
معلوم ہو گا ؛

جای سکونت اولین

فی الحال ان لوگون مین ایسا کوئی نہین ہی کہ جو اپنی پہلی جائی سکونت سی بخوبی واقفیت رکہتا ہو جب انسے
پوچہا جاوی تو کہتے ہین کہ ہماری مورث غوزہ مرغہ سے آئی ہین مگر بیان نہین کر سکتے کہ غوزہ مرغہ کس
موقع کا نام ہی اتنا کہتے ہین کہ مغربے افغانستان مین کسی جگہہ ہو گا مغربے طرف کی دریافت سی معلوم
ہوا کہ غوزہ مرغہ ایک موقع کا نام ہی جو حدود نہر ارغسان کے قریب سوزغر یعنی کوہ سرخ اور غندان
کی مابین واقعہ ہی غالبًا وہ جگہہ ہے جو تقسیم اول کی وقت ویال ارغسان کے شامل اس قوم کو حصہ میز
ملے تہے لفظ مرغہ سی مراد چمن ہی اور غوزہ چرب کو کہتے ہین جسکی مراد عمدہ اور سرسبز چمن سی ہو گی یا کہ
ایک قسم سبزہ کو جو علف کو ہی ہے غوزہ کہتی ہین اور اوسکے موقعہ روئیدگی کو مرغہ شاید اوس قسم

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کے زیادہ علف ہونے سی موسوم بہ غوڑہ مرغہ ہوا فی الحال اس موقع پر کچھ علے زئی اور اد و نہ ئے
دُرانی اور توخی غلزای رہتے ہین اور بعضی ناصر ہے فیلاق کی واسطے وہان گرما کو جاتی ہین
اس قوم کی ابتدای سکونت کا حال جہان تک مل سکا وہ ذیل مین درج کیا جاتا ہی جب افغانون نے
قندہار کے نواح کو باہم تقسیم کیا تو حصہ نسل ترین کا بیچ مین کنڈ اور زمند کے آگیا بدین سبب بہانیون
مین سی کوئی ایکدوسرے کی حمایت اور مدد کو نہین پہونچ سکتا تہا آبادی مین خشی کی قوم جسکی یوسف زے
اور مندڑ شاخین ہین غوریاخیل کی نسبت ترین کی نزدیک تہی اور حصہ اوسکا ارغسان کی ویال
یعنی نہر تہی اور وہ ویال نزدیک تہی ترینون کو اوسکی تکرار پر قوم خشی اور ترین کی باہم عداوت
پیدا ہوکر نوبت کشت وخون کی پہونچی لڑائی مین ترین خشی پر غالب آئی بعضی خشی مارے گئے اور
باقیماندون کو بیدخل کردیا زمند اور غوریاخیل سی کوئی آدمی اونکی حمایت کی واسطے نہ پہونچا آخر خشی
کی قوم نی رجوع اپنی بہائی بندغوریاخیلون کی طرف کیا اور اونہون نے ایک زمین ویرانہ انکو دیدئے
کہتی ہین کہ قندہار کے زمینات مین بوقت بہار بارش ہونی کی سبب سے انواع کا سبزہ زار اور علف
پیدا ہوتا ہی جب گرمی ہاڑ کی شروع ہوتے ہی تو وہ سبزہ گہاس زمین پر خشک ہوکر گر پڑتا ہی سال بہر
وہ گہاس زمین پر گرا ہوا مویشی کہاکر گذارہ کرتے ہی اور اگر اس درمیان برسگال کے بارش زیادہ
ہوجاوی تو وہ سب گہاس سیلاب لیجاتا ہے اور مال مویشی کو سختی پیش آتی ہے قضا کا را اوس
سال مین بباعث افراط بارش غوریاخیل کی مویشی کو تنگی خوراک سے سختی پیش آئی تب بیرونے سی وہ
زمین جو خشی کو دی تہی بزور اور جنگ جدل اوس قوم سی واپس لی لی اور یہہ قوم وہان سے
بہی بیدخل ہوکر گارہ توشکے مین جا آباد ہوئی یہہ موقع دشت لوط کے قریب بلوچستان کے
شمال پر واقع ہے اور دشت لوط بڑا نمک کا صحرا ہی اور اب قوم بلوچ کے قبضہ مین کلات نصیر کے
ماتحت ہی الغرض اوسوقت یوسف زئی اور مندڑ کے تعداد جو قوم خوخی یا خشی کی ایک شاخ ہین بہت
تہوڑی تہی چند عرصہ کے بعد شروع چودہوین صدے عیسوی مین جسکو حال تک قریب ساڈہے پانچسو برس
تخمیناً گذرے ہین یہہ قوم گارہ اور توشکے سے بیدخل ہوکر کابل کی طرف خانہ کوچ روانہ ہوئے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سوائی ترکلانی اور گگیانے کے جو وہ بہے خوخی قوم کے شاخین ہین قوم اتمان خیل جو شاخ کبیر انے
یا کرلانے ہی تاک اور گومل درہ کی راستی آکر اس قوم کے شامل ہوئی اور قوم محمد زئی جو نسل زمند سی
ہے وہ بہی اپنی باقی قوم زمند سے رنجیدہ ہوکر یوسف زی کی ہمراہ چلے آئی کابل کی نواح مین پہونچکے
یہہ قوم آباد ہوئے اور رمرزا الغ بیگ ابن ابوسعید مرزا کو تخت نشینی کابل کے وقت اس قوم نے
مدد دی اور انکی اعانت سے اوسنی مسند کابل پر استقلال پایا مرزا الغ بیگ ابتدا مین اس قوم پر
بہت مہربانی کرتا تہا جب اس قوم کے تعداد اور دولت مین ترقی ہوئے تو نخوت اور جہالت
کے راہ سے مرزا الغ بیگ کی حکومت کو بی وجود سمجہنے لگے اور سرکشی اور فساد کیطرف راغب ہوئی کابل
کی رعایا کو بہت بہت آزار دیتی تہی غارتگرے سے خاص مرزا کی ملازمون کا مال بہی محفوظ نہین
تہا اور خاص دیوان خانہ بادشاہی مین بیٹہہ کر نالایق باتین کرتے تہے آخر اپنی ناشایستہ عادات سے
والی کابل کو اس حد پر پہونچایا کہ اوسکا ارادہ واسطی اخراج اس قوم کے مصمم ہوا اور چونکہ مرزا
الغ بیگ کا اختیار اب زیادہ ہوگیا تہا اور اپنی ہمقوم مغلون کے آجانی سی استقلال کافی بہم پہونچالیا تہا
زیادہ سکے کی برداشت نہ کرکے پہلی اوسنی انکی بربادی کا سامان اس جگہہ سے شروع کیا کہ یوسفزئے
اور گگیانے کے باہم بی اتفاقی ڈالدی اور بعد ش گگیانی اور اپنی فوج کے جمعیت سی انپر حملہ کیا چند کس
ان سے ماری گئی اور باقے کابل کے پہاڑ کے درّون مین گہس گئے اوسوقت اس قوم مین تین شیخ
مشہور تہے دو بہائی ایک مسمی مداد اور دوسرا مدد نام عیسی زئی یوسف زی کی شاخ مین سے
تہے اور تیسرا شیخ عثمان ملے زئی تہا ان تینون کی غیب گوئی پر اعتبار کرکے اور انمین سی ایک کو
پیادون کا سردار بناکر جنگ پر آمادہ ہوئی اور مرزا کے فوج نے جسکے ہمراہ گگیانے بہے تہی اس قوم
سے شکست کہائی بعد اس کامیابی کی زیادہ خیرہ سر ہوگئے ہمیشہ پہاڑ سے نکلکر رعایا کو تاخت وتاراج
کرتے تہے حاکم کابل نے کوئی چارہ سوائی صلح نہ دیکہا آدمی درمیان ڈالکر اس قوم کی ملکان کو بلوایا
کہانی وسرو پادئی اور بہت مدارکے افغان سادہ لوح طمع پہ مرزا کی پاس روز بروز آمدورفت کرتے
تہے ایک روز ضیافت خوری کی واسطی آٹہہ سو کس معتبران قوم مرزا کی پاس آئی جملہ بے اسلحہ تہی ایک

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

مسمی محمود ولد محمد شاخ جغرزئے اپنی پاس پوشیدہ پیش قبض لیگیا تہا جب دربار مین گئی تو محمود نے
مرزا کی بدنیتی دیکہہ کر اپنی ہمراہیون سی کہا کہ اگر کہو تو مین مرزا کو مار ڈالون مگر سب نے منع کیا کہ حق نمک
رکہنا چاہیئے شائد ہمارے ساتہہ بدنہین کریگا مسمی جنگا قوم گگیانے جو یوسف زئیون کا دشمن
تہا اوسنی مرزا حاکم کابل کو یہہ صلاح دئی کہ اتنی بہت ایک جگہہ بی اسکے ہاتہہ نہین آوینگے اور صلح پر
اونسے کبہی خلاصی نہوگے یہہ وقت غنیمت سمجہکر سب کو قتل کرنا چاہئے اس نالایق صلاح پر اوسنی عمل کرکے
سب کو باندہ لیا اور ایک ایک کو قتل کرایا مگر ایک مسمی ملک احمد بہ سبب آخری عرض ملکان معتبر
کے رہا کیا گیا یہہ ملک احمد بڑا جوان مرد اور صاحب ہمت آدمی تہا بعد قتل ہونے قریب آٹہہ سو
کس معتبران اس قوم کے باقے یوسف زئے وغیرہ خشی کابل کی نواح سی بموجب حکم والی کابل بہت
کم زوری اور غریبی کی حالت مین خارج کئی گئی اور یہہ قوم ملک ننگرہار مین آئی شاخ ترکلانی علاقہ لغمان
بالغمان مین آباد ہوئی چند عرصہ کے بعد یوسف زئی و محمد زئی کی باہم عداوت پیدا ہوکر موضع حصارک
کے قریب ان دونون کی آپسمین سخت لڑائی ہوئی جسمین یوسف زیون نے فتح پائی اس سی تہوڑا
عرصہ بعد یوسف زئی اور رمنڈ رخانہ کوچ پشاور کے طرف روانہ ہوئی اور خیبر کے راستی ملک پشاور
مین داخل ہوئی اوسوقت پشاور کے ملک مین حال کی نسبت بہت فرق تہا وہ قوم جسکی قبضی سکونت
مین فی الحال یہہ ملک ہے اوسوقت افغانستان مغربی مین تہی اور پشاور کا میدان معہ اور علاقہ جات
ملحقہ کے اوس قوم کے قبضہ مین تہا جواب وہان بالکل نہین ہین اور خارج کی گئی ہی لغمان قوم ترکلانی
کے قبضہ مین تہا کہ جواب علاقہ باجوڑ مین آباد ہے گگیانی باسول مین رہ گئی تہے خیبر کے اور بنگش مواضع
مقبوضہ حال پر قابض تہی مگر کچہہ مشرقی جزو کابل کے میدان سی اور تمام پشاور کا میدان اور کچہہ حصہ
باجوڑ کا اور علاقہ جیچہہ اور ہزارہ بلکہ اونسی بہی کچہہ مشرق تک قوم دلازاک کے قبضہ مین تہے اور چونکہ
دلازاک قوم کرڑانی کی ایک شاخ تہی اسواسطے اسکا شجرہ نسب اور اروج و زوال کا حال مختصر اسے
حصہ کے جو تہے باب مین درج ہی اوس عہد مین وہ ملک جو قوم دلازاک کی حدود اور کوہ ہندوکش کے
مابین دریاے سندہ کی دونون کنارہ پر واقع ہے اوسپر سوا تہہ کے بادشاہت تہی اور ایک علیحدہ قوم سے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

آباد تہا جسکے اوپر سلطان اویس سواتہی حکومت کرتا تہا سلطان اویس کے سورث قدیم سے
اوس ملک کے فرمانروا چلے آتے تہے جب یوسف زئی لوگ ملک پشاور کے مغربی حد پر پہونچے تو بمقام
سفید سنگ آکر ملکان نے بطور رجرگہ دلازاکو بسی واسطے کنارہ قوم خود زمین طلب کری اور دلازاک قوم نی فیاضی اور سخاوت سی
ایک زمین دیدی جب اس قوم نی اوسپر دخل کرلیا تو قوم شلمانی سی جو بسی بربر مانگی جب اونہون نے دینی سی انکار کیا
تو اونسی عداوت شروع ہوگئی یوسف زئی لوگ دوآبہ مین آکر آباد ہوی اور وہانسی قوم شلمانی قابض سابق جلاوطن
کی تہا لڑائی کے تیار ہوئی اوس لڑائی مین بسی خلو سردار قوم شلمانی مارا گیا اور اوس قوم کو ہشت نگر سی خارج
کردیا اور وہ مخروج لوگ سواتہ کو چلے گئے جنکو سلطان سواتہ نے بمقام آلاڈہنڈ واسطے سکونت
جگہہ دی قوم یوسف زئی کی قبضہ مین ہشت نگر کے سوا وہ حصہ باجوڑ کا بہی آگیا جو دلازاکون کا تہا
اب دلازاک اور یوسف زئی کی باہم دشمنی شروع ہوئی اگرچہ اصلی سبب اس دشمنی کا داعیہ ملک گیری
تہا مگر ظاہرے باعث اسکا اخون درویزہ اسطرح لکہتا ہی کہ دلازاک اوسوقت میرہ لنگر کوٹ
کی نواح مین آباد تہی مولف کے زمانہ مین لنگر کوٹ کہڑی کپورہ کہڑی کہتی ہین اور یوسف زئی اوسوقت
ہشت نگر کے علاقہ مین بستی تہے اور چونکہ دلازاکون نے چراگاہ میرہ لنگر کوٹ پکڑی ہوئی تہی جب یوسف زئیون
کا مال مویشی چراگاہ کو جاتا تہا دلازاک تاخت کرکے لوٹ لیجاتی تہی اور جو یوسف زئی کا آدمی اسو دسو دا کو
آتا تہا اوسکو بہی آزار دیتی تہے غرضکہ ہمیشہ دلازاکون کی ہاتہہ سی تنگ تہی ملک احمد خان نے جو اوسوقت
سردار قوم یوسف زئی اور منڈر کا تہا یہہ صلاح کری کہ کل قوم خشی کو شامل ہوکر اس معاند قوم سی بدلہ آزمائے
کرنے چاہئی محمد زئی قوم نی باوجود کشت دخون ہمراہ یوسف زئی جب ملک احمد خان اونکے پاس تنوتی
گیا تو اونہون نی مدد دینی لازم سمجہکر ہمراہ ہوئی اور گگیانے بہی شمولیت کی واسطی پہونچ گئی اتمان خیل
پہلے سی شامل تہی سوای ترک لانی کی باقی جملہ خشی معہ محمد زئی اور اتمان خیل کے قبیلون کو بہی ہمراہ
لیکر دلازاک کی لڑائی کی واسطی روانہ ہوی اور لنگر کوٹ کی جانب سی دلازاک اپنی جمعیت پر
نازان ہوکر آگی کو بڑہی سخت لڑائی واقع ہوئی تیرون کی ضرب سے بہت خشی ماری گئی آخر دست بشمشیر
ہوکر دونون گروہ خوب لڑی جب زنگی سردار قوم دلازاک کا پسر مارا گیا تب دلازاک میدان چہوڑ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

گئے اور دریائے کابل یا لنڈے سی جو شمال کی طرف اونکا ملک تہا سب یوسف زیون نی اپنی قبضہ مین کرلیا اس مقصود کو حاصل کرکے ارادہ لینی سواتہہ کا ہوا ملک احمد اور شیخ ملی ہدار المہام کے تجویز سی سب قوم اتفاق کرکے سواتہہ کی طرف خانہ کوچ روانہ ہوئی اور شاہ کوٹ کے درہ کی قریب جا فروکش ہوئی سواتہی لوگون نی اوس درّہ پر جمع ہوکر وہ راستہ روک رکہا مگر دیگر گذرگاہون سے غافل ہوگئی ایک رات یوسف زیون نی مصلحت کرکے غنیم کو دہوکہا دینے کے واسطی اپنی عورات سی کہا کہ تم سندر نی گاؤ اور اوس گانے مین اپنی مردمان کی صفت کرو اور سواتہیون کی ہجو کرو اس مضمون سی کہ سواتہیو خبردار ہو صبح تمہاری ساتہہ لڑائی ہی جب یہہ آواز سنا تو سواتہی سمجہی کہ صبح اسی گلہ پر لڑائی لاوین گی کوتاہ اندیشی سی باقی لشکر جو اور جگہہ متفرق تہا وہ بہی شاہ کوٹ کی گلہ پر جمع کیا یوسف زیون نی ہوشیاری سی رات کی وقت کوچ کرکے دوسرے راستی ملاکنڈ کے سواتہ کے ملک مین داخل ہوگئی ہر روز سواتہیون سی لڑتے تہی اور سامہنے کا ملک اپنی قبضہ مین کرتے جاتے تہے تدریجاً بارہ برس کے عرصہ مین کل سواتہہ لیلیا اور وادی تالاش کو بہی فتح کیا سلطان اویس سواتہی تاب مقابلہ نہ لاکر سواتہہ سے بیدخل ہوا اور کافرستان کی طرف اکر اوسنی ایک نئی حکومت کی بنیاد رکہی جو اوسکی اولاد مین چند پشت تک رہی ان لڑائیون کی بیچ مرزا الغ بیگ والے کابل فوت ہوگیا اور جیسا کہ پہلے حصہ مین ذکر ہوا کابل کی سلطنت بابر بادشاہ کے ہاتہہ آگئی تہی محمد بابر بادشاہ نے ۱۵۱۹ عیسوی مین جسکو زمانہ حال تک تین سو چالیس برس ہوئی اس قوم پر یورش کرے اوس وقت علاقہ میدان یوسف زئی اور سواتہہ اور بنیر مین قوم یوسف زئے اور مندڑ آباد تہے ہشت نگر محمد زئی دوآبہ مین گگیانے اور باجوڑ کے ایک حصہ مین ترکلانی سکونت پذیر تہے اور اوس سی مشرق پہاڑ مین اتمان خیل بستے تہے پشاور کے نواح مین غوریا خیل آگئے تہے اور کچہہ دلازاک بہی تہی محمد بابر بادشاہ کابل سے اِنجل کے راستی باجوڑ مین آیا اور اوس ملک کو فتح کرکے خواجہ کلان کی ماتحت وہان حاکم مقرر کیا جب اوسنی سمجہا کہ یوسف زئی کی قوم پر حملہ کرنے سے کچہہ بہت اثر نہین ہوتا کیونکہ وہ لوگ پہاڑو شوار گذار

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

مین بہاگ جاتے تہے تب اسنے اس آزاد قوم سے صلح کرلے جب بابر سوا تہہ مین پہونچا
تو شاہ منصور ولد سلیمان ملک قوم یوسف زی اور سلطان اویس سوا تہے
بہے اوسکے سلام کی واسطے حاضر آئی شاہ منصور کے دختر سے بابر نے نکاح کرلیا اور سواتہہ
سی لوند خوڑ کے راستی شہباز گہڑا اور ہشت نگر تک بابر کے فوج سے ملک خراب ہوا بابر خود اپنی کتاب
مین ان لڑایون کا حال لکہتا ہے اور اس شادی کا ہونا بہی تصدیق کرتا ہے ان لڑائیون
کا حال بہت طول اور فضول سمجہہ کر چہوڑا گیا بعد اسقدر فتوحات کے یوسف زئی آرام اور
چین سے اوقات گذاری کرتے تہے شیخ ملی نے جو اس قوم کا مدبر تہا کل علاقہ جات مفتوحہ
کو تقسیم کیا اول ہوتی تقسیم اس طرح ہوی کہ بہت نگر محمد زی کو دیا جو منیگرہار سے وقت لڑائی
دلازاک کے یوسف زیون کی مدد کے واسطے آئے تہے دوابہ گگیانی کو ملا جسپر وہ انبک قابض ہین
اور کچہہ حصہ باجوڑ کا بہی انکو ملا تہا مگر اب سے اب بیدخل ہین باقی ملک یوسف زئی اور مندڑ
کو رہگیا جس مین خانگی تقسیم شیخ ملی نے حسب رسد اور پر تعداد سرون کے کری تہی اور
تا ہنوز موروثی حصص اوسی تقسیم کے موجب ہین جب اس قوم مین خان گجو شاخ
بہزاد خیل مندڑ سردار ہوا تو اوس نے ملک احمد سے بہی بڑہ کر رسوخ
اور اقتدار اپنی قوم مین حاصل کیا اوس وقت شیر شاہ ہمایون
بادشاہ کو خارج کرکے ہندوستان کی سلطنت کرتا تہا جس سی یہہ شخص سرکش رہا اوسکی سرداری کا وقت
اس قوم کی غوریا خیل قوم کی ساتہہ جسکی شاخ خلیل اور مہمند داوزی ہین بمقام شیخ ٹپو جسکو فی الحال
ٹپور کہتے ہین بہت سخت لڑائی ہوئی یوسف زیون نی فتح پائے اور غوریا خیل نقصان شدید اوٹہا کر
ہار گئے شیخ ٹپور پورانہ قلعہ ہے نوشہرہ کہنہ کے اوپر اور لڑائی اوس موقع پر ہوئی تہی کہ جہان اب
ڈاک بنگلہ ہے جو غوریا خیل یوسف زیون کی ماتہہ زندہ آئی تہی اونکو اپنی ناموری کی واسطے خلامون کے
طرح دو دو پیسہ پر فروخت کیا اس نمایان فتحیابی کی سبب سے اونکا مزاج پہلی سی بہی خراب ہوگیا اور نخوت
کے راہ سی اکبر بادشاہ کی وقت پر ملا سرکشی شروع کری لوٹ مار اور رہزنے کو اپنا پیشہ بنا لیا ان بدعتانہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

افغال سی اول تو بلائی قحط اونپر اس شدت سی خداوند تعالی نی نازل فرمائی کہ بہت لوگ تباہ ہوگئے
اور پہر اکبر بادشاہ نی زین خان کوکہ کو معہ دیگر امراء جیسا کہ حصہ اول مین ذکر ہوا بمعیت لشکر جرار روانہ
مین اس قوم کی سرکوبی کی واسطی بہیجا پہلی یورش مین تو یوسف زئی غالب آئی اور راجہ بیربل وغیرہ
چند نامی سردار معہ تخمیناً ہفت ہزار لشکر شاہی ماری گئی تہی مگر دوسرے دفعہ زین خان نی کابل سے
گوتڑا اور باجوڑ کے راستی پہر سواتہہ پر حملہ کیا باجوڑ مین تہانہ شاہی مقرر کرکے جب سواتہہ کی مغربی
حد پر پہونچا تو قوم یوسف زئی درہ تری کی راستی پر جمعیت کرکے اوسکی سد راہ ہوئے قریب ایکماہ وہان
لشکر رُکا رہا اتفاقاً عید کے روز اکثر لشکر یوسف زئی شاید حلوا خوری کی واسطی گہر و نکو گیا اس حال سی
زین خان نی اطلاع پاکر فرصت کو غنیمت جانا اور فوراً حملہ کیا ایک حملہ دلیرانہ مین اوس دشوار جگہہ سے گذر کر
ملک سواتہہ مین داخل ہوا اور ملک سواتہہ فتح کرکے یوسف زئی جو پہاڑون پر چلے گئے تہے اونپر لشکر شاہی
تاخت کرکے پکڑ لاتا تہا اور بیشمار لوٹ حاصل ہوئی زین خان نی ملک سواتہہ مین قلعہ و تہانہ بنایا اور بڑے
استقلال کی ساتہہ اس قوم کو مجبور کیا اخوند درویزہ جو اوس مصیبت مین اس قوم کے ہمراہ تہا اپنی کتاب
مین لکہتا ہی کہ جو لوگ اس قوم کے مفرور ہوکر پہاڑ کے درون کے سر پر پناہ گزین ہوئی تہے اونکے
ساتہہ مین بہی تہا وہان رات کو اسقدر سخت بارش اور برف پڑی کہ صبح تک امید زیست کم تہے اس
سختے کی سبب سے لوگ پہاڑ برف دار کے اوپر نہ ٹہہر سکے اور اپنی آپ کو سردار فوج شاہی کی سپرد کردیا
زین خان نی اس قوم کو خانہ کوچ پہاڑ سے نیچے اوتار کر ہشت نگر اور پشاور کو لایا محمد زئی گلیانی خوزیانی خیل
مین متفرق آباد کئے مگر ایک گروہ انکا زیر سرداری محمد خان ہندوکش پہاڑ کے طرف روانہ ہوا دریائے
پنجکوڑہ کی کنارہ پر جو کفار تہے وہ طرف خالی کردئی اونکا ارادہ قاشقار کو جانی کا تہا مگر محمد خان اونکا خان
کافرون کے ہاتہہ سی مارا گیا پہر اوس اوس نی غازیخان ملی زئی کو اپنا سردار بنایا وہ بہی کام آیا
تب وہ گروہ بہی بیدل ہوکر زین خان کوکہ کے ہاتہہ مین آئی جنسی اونکو پہر پشاور کے علاقہ مین لاکر ایک
دیال واسطی گذارہ کے دیئے مگر یہہ لوگ ایسی متفرق اور بدحواس ہوگئے تہی کہ تردد الضلالی ورگا نو آبادی کے
طاقت بہی اونمین نہین تہی تہوڑے عرصہ کی بعد حسب اجازت صوبہ کابل یوسف زئی کے میدان مین یہہ لوگ
جا آباد ہوئی روز بروز وہان قوم متفرق شدہ جمع ہوتے تہی چند مدت آرام کے ساتہہ وہان گذارہ کیا بسبب

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

فلت تر دو ایک ہزار روپیہ مشخصہ سرکاری مقرر تہا اور آپسمین اس زمانگذاری کو فی قلبہ کے حساب پر حسب
باجہ کرتے تہے ان فسادون مین اور بغاوت کی سبب سے اسقدر ملک جو دلاوری اور محنت سی فتح کئے تہی ہاتہہ
سی جاتی رہی چنانچہ جو میدان دریاء سندہ کی کنارہ پر تہا قوم دلازاکون نے لیا اور سواتہہ سواتہیون نے بنیہ
بنیہ والون نی چملہ والون نی اور باجوڑ منگ ہاریون نی لیلیا جب یوسف زیون کے متفرق شدہ قوم اکثر
یکجا جمع ہوئی تو انہون نی قوم دلازاک سی مقابلہ کرکے اونکو خارج کردیا دلازاک قوم کے چلی جانی سی یوسف
زیادہ زور آور ہوگئے بعدش ستر ہوین صدی عیسوی کی شروع مین لمغان اور سواتہہ اور باجوڑ کے سکنائے
نی بابت تنازعہ سرحد آپسمین لڑائی کری یوسف زیون نے موقع دیکہہ کر لمغانیون کے ساتہہ شمولیت کری اور دونون
نے شامل ہوکر باجوڑ ی اور سواتیون کو بیدخل کردیا لمغان کی ترکلانی نی باجوڑ کو لیلیا اور یوسف زیون
نی برسواتہہ تک تسلط کرلیا علی اصغر مشہور ملک سردار یوسف زیون کا تہا اوسنی نوک شمشیر سے اپنی قوم کی ملک
کی حدود کو بہت وسیع کردیا بنیہر اور چملہ اور دیر کے سوائی کوہ تنول تک انکا دخل ہوگیا جو سواتہی لوگ
سکنائی سابق قتل اور اخراج سی باقے رہگئے تہے وہ بطور رعایا یوسف زی بنام نہاد فقیران ابتک رعیت
اس قوم کی ہین الغرض تدریجًا قبضہ اس قوم کا اس قدر ملک پر پہیل گیا کہ جسپر اب یہہ قابض ہین جو مندہ
کے قوم کے شاخین پہاڑ سے نیچے سمہ یعنے میدان علاقہ موسوم یوسف زئی مین آبادتہے وہ برائی نام
رعیت شاہی گنی جاتی تہی مگر بباعث ناقصی انتظام ملک والے اور رعایا پروری اکثر سرکشی اور فساد کرتا
تہا شاہجہان بادشاہ کی طرف سی ۱۰۴۷ھ ہجری مین علاقہ یوسف زئی کا ٹہیکہ بارہ ہزار کے عوض شہباز خان
خٹک کو دیا اور بعدش اوسکے فرزند خوشحال بیگ خان کے نام تہہ مین بہی چند عرصہ اس علاقہ کا اجارہ رہا
اور چونکہ قوم خٹک اور مندہ یوسف زئے کے آپسمین پورانی عداوت تہی پس اس بہانہ پر جتنا جسکا قابو
چلا آپسمین لڑتے رہے تاوقتیکہ مصنوعی شجاع کی اعانت کرکے جیسا کہ حصہ اول مین درج ہوا دریاء سندہ کی کنارہ
پر عالمگیر اورنگ زیب کی فوج نے ۱۶۶۷ عیسوی مین علاقہ میدان یوسف زئی کو فتح کیا اس فوج کی آنی کا حال
تہوڑی روز ہوئی اسطرح ملاہی کہ کپور گہڑی یا لنگر کوٹ کی پورانی قلعہ مین سی ایک سنگ مرمر کا تہر نکلا ہے
جسپر لکہاہی کہ ۱۰۷۸ھ ہجرے مین مطابق بارہوین سال جلوس اورنگ زیب کے شمشیر خان ترین نی بہ سردارے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

لشکر شاہی اس ملک مندر کو فتح کیا اور قلعہ اور مسجد اور چاہ بنوایا شاہ عالم کے سلطنت مین یوسف زیون نے
کچھہ فساد نہین کیا مگر محمد شاہ کیوقت اونہون نی پھر بلوہ کیا اور ۱۱۴۸ھ مین حاکم پشاور کے فرزند کو پکڑ لیا
اس سبب سے اونکا دماغ زیادہ خراب ہو گیا تمام حد کی قومین سی صرف یہہ قوم نادر شاہ ایرانی کی حکومت
نہین مانتی تہے جب نادر شاہ ۱۱۴۸ھ مین پشاور پہونچا تو اوسنی ناز وخان ملک کو بولایا مگر اوسنے
آنے سے انکار کیا تب قہر نادری نی اس گستاخی کا بدلہ لینا چاہا وزیر خان صوبہ دار کابل نیز کے فوج نادر سے
بھیجے گئی سب قوم پہاڑ مین جمع ہوئی میدان کا علاقہ چھوڑ گئی صرف موضع شیرہ مین تہوڑے سے آدمی
بطور ہراول کے رہ گئی جو آدمی بچہی رہگئی تہے اونکا مال اور فصل جملہ غارت اور برباد کیا گیا جب فوج شاہی
شیرہ کے پاس پہونچی تو سنوزکا وے اور شیرہ* دونون راستون سی فوج انبیلہ کو نہ جاسکی اور
موقع پر قوم مجتمع یوسف زئی نی فوج متعینہ کو سخت مقابلہ سی شکست دی اور وہان سی لیکر کلپانے تک فوج
نادر سے کا تعاقب کیا یہہ ناخوش خبر سنکر نادر شاہ بڑی زور شور سے خود گیا اور رہ چینجلے سے
لذکر شاہ کوٹ کے پہاڑ والی شاخ جو کوہ مہابن سے آتے ہی وہان تک پہونچ گیا تب یوسف یون نے
مجبوراً صلح کرکے قبول کری بعد ش جب ۱۱۶۰ھ کو احمد شاہ ابدالی درّہ درّان پشاور مین آیا تو
سب ملکان یوسف زئی اوس کے سلام اور اعانت کی واسطے حاضر ہوئے سب سی پہلے عبد الصمد معروف
سمند خان ملک قوم محمد زئے ہشت نگر والہ آیا اور پھر فتح خان ولد ناز وخان ہوئے کا اور رخوانین طوری
اور بابوزی واسطے بجا آوری خدمات بورش ہند حاضر آئے سوائی اونکے بلند خان ابن طاہر خان
مبسرۂ فتح خان جو علاقہ کوہ کنہد گر پر مابین علاقہ چھچھہ و ہزارہ قابض تہا وہ بہے پانی پت کے لڑائے
مین خدمتگذار رہا اس بلند خان کا باپ طاہر خان جس سے فرع طاہر خیلے چلتا ہے احمد شاہ کے آنی
سے تہوڑا عرصہ پہلے علاقہ کنہد گر پر قابض ہو گیا احمد شاہ نے بلند خان کی خدمتگذاری سی خوش
ہو کر بموجب سند حررہ ۱۱۷۱ھ ہجرے اوسکو بہت جاگیر عطا کرے یہہ طاہر خان اتمان زی مندر
شاخ علی زی سی تہا بلند خان چند عرصہ احمد شاہ کے حکم سے سرہند نواح انبالہ کا صوبہ دار رہے
رہا بلند خان کا بیٹا فتح خان جسکے اسم سے قوم اوسکی معروف بہ فتح خانی ہوئی دلاور آدمی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تہا فتح خانی مشہور راہزن تہی مارگلہ اور حضرو تک اونکے لوٹ مار کی مار رہتی تہے
تا ہنوز گہبد گر اور اوسکی نواح علاقہ ہزارہ مین تخمیناً ایکسو گہر طاہر خیلیون کا آباد ہے احمد شاہ
کے بعد تیمور شاہ کی حکومت مین علاقہ یوسف زئے کے لوگ اپنا مشخصہ معرفت تو شہر اور
شا ہولی خان پسران فتح خان ہوتی والہ کی ادا کرتے رہے بعد تیمور کے شاہ زمان اور
محمود کی حکومت مین کوئی امر لایق تحریر سرزد نہین ہوا امیر دوست محمد خان وغیرہ
پسران سردار پائندہ خان بارک زئی کی تسلط کے بعد جب رنجیت سنگہ والے
پنجاب نی اضلاع مغربے دریاے سندہ کو مفتوح کیا تو اوسی عہد مین سید احمد نام ایک شخص
ہندوستانی جو بڑا مدبر تہا پشاور سے یوسف زئی مین گیا ملکان منڈاور خان زیدہ اور
سیدان بنہیرنے اوسکو مدد دے سید احمد نے جسکو لوگ میان صاحب کہتے تہے جہاد
کا اشتہار دیا یہہ خبر سنکر سکہون نے پنجاب سی فوج روانہ کی دوسرے طرف بیشمار
غازے لوگ قوم یوسف زئی وغیرہ جمع ہوئے تہے بمقام سیدو بڑے سخت لڑائی ہوئے
مگر پہلے ہے حملہ مین سید احمد کے فوج نی شکست کہائی اور وہ خود بہاگ کر ۱۸۲۷ء مین سواتہہ
کو چلا گیا چند عرصہ کے بعد بنہیر مین آیا اور وہان سے اوسنی ارادہ کیا کہ اٹک کا قلعہ دغا
سے لیا جاوے مگر یہہ منصوبہ خاوی خان ملک ہنڈ نے سکہون کو بتلا دیا سید
احمد نے اوس کو اس مخالفت کی سزا دینی چاہی میر بابو وغیرہ ملکان چارغوے
نے سید صاحب کو مدد دی خاوی خان سے لڑای ہوئی مگر اوس کا نتیجہ اثر مند نہوا
بعد اسکے سید احمد نے معرفت اخوند عبد الغفور کے جو فی الحال اخوند صاحب سوات
کاہے خاوی خان کو طلب کیا جب وہ صلح کی امید پر آیا تو اوس نے قتل کر دیا اس واردات
کے بعد میانصاحب خدوخیل کے پہاڑ مین چلا گیا اور فتح خان پنجتار والے کے صلاح سی
اوسنی یوسف زئی کی حکومت کا اشتہار جاری کیا مگر یوسف زئی آزاد قوم کو یہہ امر پسند
نہوا علاوہ اسکی وہ دختران یوسف زئی کے اپنی ہمراہی ہندوستانیون کو دلانا چاہتا تہا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

س سبب سی اکثر لوگ اوس سی بیزار ہو گئے اون مین سی ہوتی والی بھی تہی چارغولی کی اعانت
سے ہوتی مردان کو سید احمد نے جلادیا یہہ خبر سنکر پشاور کا حاکم یار محمد خان بارک زئے
چ لیکر یوسف زئی مین آیا سید کا دیرہ زیدہ مین تہا اور اوسکی فوج تعدادی چہہ سو ہندوستانے
مولوی اسمعیل کے زیر گمان چیدہ جوان تہی یار محمد خان کی جمعیت تین ہزار سپاہ اور چہہ توپ
تہے مولوی اسمعیل نی یہہ حکمت کرے کہ رات کو یار محمد خان کے معسکر کو گہیر لیا اور نظر
ملت اپنی ہمراہیون کے سب سپاہ کو متفرق پہیلا کر غنیم کو خوف دینے کے واسطے ایک طویل
سن مین تہوڑے تہوڑے فاصلہ پر بطور توڑہ بندوق بتیون کو آگ لگا کر آگے کو بہیڑا
رات اندہیرے مین جب درانی فوج نے اسقدر توپے چمکتی دیکہی تو گہبرا گئے اور غلط فہمی
سی سمجہا کہ ہر طرف سے غنیم کے فوج ہزارہا آگئی ہے اس سہل حکمت سے خوف زدہ ہو کر بہاگ نکلے
اور یار محمد خان زخمی ہو کر مر گیا اور اسطرح ہندوستانیون کو کامیابی ہوئی اور اونکے
جمعیت بہی زیادہ ہو گئی سید احمد اب علاقہ تنول مین جا رہا سلطان محمد خان برادر
یار محمد خان اور حبیب اللہ خان ولد محمد عظیم خان بارک زئی فوج لیکر انتقام لینے کے واسطے
روانہ ہوئی معبار کے متصل لڑائی ہوئی پہلی حملی مین حبیب اللہ خان نے ہندوستانیون کو
بڑے کہیر تک بہگایا مگر بازور است کی جانب سی مولوے اسمعیل نی سلطان محمد خان کو
بہگایا حبیب اللہ خان جو تہوڑا سا آدمی تہا یہہ حال دیکہکر فوراً پہونچ گیا اور اوسنی
نا اسمعیل کو سلطان محمد خان کے تعاقب سی روک لیا اس قدر فرصت مین ہندوستانی
نکو حبیب اللہ خان بہگا آیا تہا واپس آگئے لاچار پشاور کے فوج کو ہٹنا پڑا سید احمد
بعد اس فتح کے ہشت نگر مین مقیم ہوا اور وہان سی اوسنی سلطان محمد خان کو خط بہیجا اور
یہا کہ آکر سلام کرو اور گناہ معاف کراؤ یہہ مضمون بہی اوس خط مین درج تہا
کہ این درگاہ ما درگاہ نا امیدی نیست صد بار اگر بشکستی باز آ ہر آنچہ کردے باز
باز آ باز آ) اوس خط کا جواب سید احمد کو کچہہ نہ ملا تب اوسنی کوچ کر کے مچنی پر جہے اپنا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

قبضہ کرلیا سلطان محمد خان حاکم پشاور ڈر گیا اور راو سنی سید کو پشاور کے آنے کے واسطے لکھا مگر اوسکے
اشارہ سے پہلے ریاست کے حرص خود بخود اوسکو لے آئی تھی پشاور مین پہونچکر قلعہ پر اپنا قبضہ کرلیا
اور رد و آبہ و ہشت نگر سلطان محمد خان کو جاگیر مین دیکر باقی کل ملک اپنی ریاست کا تصور کیا یہہ امر
۱۸۳۰ء مین واقعہ ہوا سید احمد نے چند روز پشاور مین قیام کیا اور ملا مظہر علے کو گوکھٹنی واقع پشاور
مین اپنا نائب مقرر کرکے چھوڑ گیا اور خود مہابن پہاڑ مین چلا گیا اور لشکر کو ٹاٹ سے تنول تک وصول
ہونے لگا آزاد لوگون نے جنکو ہندوستانیون کے سخت حکومت کی برداشت نہین تھی بغاوت کا مشورہ
کرکے ملا مظہر علے وغیرہ سب ملازمان سید کو قتل کردیا اس حیرت افروز خبر کی علاوہ جب سید
احمد کو یہہ بھی معلوم ہوا کہ فتح خان پنجتار والہ بھی ہمارا دوست نہین رہا تب وہ بالاکوٹ ضلع ہزارہ
کو گیا اور راوس مقام پر سکھون کی فوج سے معہ ملا اسمٰعیل اور تیرہ سو ہندوستانیون کے ۱۸۳۱ء کو راہی
ملک بقا ہوا اوسکی ہمراہیون مین سے جو تین سو باقی رہگئے تھے وہ بھاگ کر بنیر کو چلے گئے اور تختہ بند
سے زیر سرداری مولوی نصر الدین ستھانہ مین چلی آئی مگر وہان سید امیر اخوند کوٹہ والے
اور فتح خان پنجتاری نے اونکو نکالدیا تھا الغرض سکھون کی عملداری مین اس قوم اور یوسفزئے
کے علاقہ مین کچھہ امنیت نہین تھی بعد ضبطی ملک پنجاب جب ضلع پشاور گورنمنٹ انگریزی کے
قبضہ اقتدار مین آیا تو علاقہ میدان یوسفزئی مین ہے جو محروسہ سرکار انگریزی ہے امنیت نے
استقلال پکڑا مگر انکے پہاڑی ملکون مین بدستوری انتظامی ہے مقام ستھانہ جو کوہ مہابن مین واقعہ ہے
وہانکے سید اور متعصب وہابی ہندوستانیون کی اغوا سے اس قوم کے اوان شاخون نے جو پہاڑ مین رہتے
ہین گورنمنٹ انگریزی سے مقابلہ کیا جسکا مختصر ذکر حصہ اول مین ہوچکا ہے پہلے مقابلے قوم حسن زئی
اور ستانا کی بربادی کی وقت بہت خفیف ہوئی تھی مگر ۱۸۶۳ء مین عبد اللہ وہابی کی انگیخت سے
اتفاق کرکے درہ انبیلہ کے سر پر سرکار انگریزی کی فوج سے سخت مقابلہ کیا گورنمنٹ کا اس فوج کشی سے
صرف یہہ ارادہ تھا کہ موضع ملکا جو وادی چمیلہ کے بیچ آمازئی شاخ مندڑ کا ملک ہے اور اوسمین وہابی اور غازیگر عناصر
سرکار کو لوٹنے والے پناہ گزین ہین جلا دیا جاوے مگر مولوی عبد اللہ وہابی ہندوستانی کی چالاکی سے ان پہاڑی قومون مین یہہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

مشہور ہوگیا کہ سرکار انگریزی کو ہماری ملک واقعہ کوہ پر قضہ لینا مطلوب ہے اس سبب سے سوا تہہ کی لوگ بمعہ اخوند صاحب سوات کے اور باجوڑ کے اور ترکلانی قوم زیر سرداری فیض طلب خان باجوڑی اور دیر کے ملک زئی شاخ یوسف زئی جنکا سردار عزن خان دیر والہ تھا اور مدد اسکی اور آماز ئی اور بندوان بھی بہ سب قومین جمع ہوئین بعد اوانکی لشکر کے قریب بیس ہزار کے تھی چند لڑائیونکے بعد جنمین جنرل کمشنر پشاور کے حسن تدبیر سے ہمکا اور انپایا اور سندے اور بعلو جلاد یا گیا اور متعصب ملا ہونکو اور اس جگہہ سے خارج کردیا گیا جو منتشر ہوکر دیر کے نزدیک ملک چغرزئی فراگرمین سے ہوکر سکا سب فوج نلم کو واپس آئی الا باوجود اپنے نقصان کثیر کے وہ لوگ اسطرح کی واپسی کو نسبت کم ہمتی سے دیتے لین فی الواقعہ مناسب سمجھین تہا کہ غیر قوم کی ملک کے رستے بلا اطلاع قابضان ملک فوج کشی ہوتی اور جب ہوچکی تہی تو واپسی اسی طریق سے گورنمنٹ انگریزی کی طاقت اور شان کے شایان سمجھین تہے +

حال فرقہ وہابی

چونکہ اس قوم کی پہاڑی ملک مین ہندوستانی وہابی مذہب والی فتنہ انگیز اور رسایل صادق مذہب مقدس اسلام اہل سنت جماعت کی مخالف لوگونکو گمراہ کرتے ہین اسواسطے مختصر ذکر اس فرقہ کا کیا جاتا ہی عبدالوہاب اس طریقی کا موجد اور وہابیون کا پیشرو الحوطہ مین جو عرب کے علاقہ نجد مین ہے ایکسو برس سی کچھہ زیادہ عرصہ گذرا ہے لہ پیدا ہوا تہا اور قبیلہ تمیم مین سی تہا اوسنی علم بصرہ بغداد اور دمشق مین تحصیل کیا اور آخر کار نجد کو واپس گیا اور درعیہ مین جا بیٹہا وہانکے رئیس محمد ابن صعود سے ذریعہ شادی رشتہ بناکر اوسنی گرد نواح کی بدوی پر زور حاصل کیا مگر چونکہ فرزند اوسکا نابینا تہا یہہ زور آخر کار خاندان درعیہ کو حاصل ہوا اس خاندان مین عبدالعزیز ابن سعود کا بیٹا صعود سب سی زیادہ نامی تہی عبدالعزیز اور صعود نے تمام علاقہ نجد کو زیر کیا بغداد کی پاشائی جو فوج اونکے مقابلہ پر بہیجی اوسکو دو مرتبہ شکست ہوی بنی کلب اور عتوبی قبیلونکو اونہون نے اپنی شرب مین ملالیا اور آپنی ساتہہ شریک کیا کربلا معلی کو جہان سید الشہدا حضرت امام حسین ابن حضرت علی کرم اللہ وجہہ وغیرہ شہیدان کربلا کی مزار ہین اس گروہ شقاوت شعار نے لوٹا اور شریف مکہ کو شکست دی مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ دونون شہر ہاکہ پر اور کل علاقہ حجاز پر اونہون نے تصرف کرلیا قوم باسم جو وہابی ہوگئی تہے سمندر مین قزاقی کرتے تہے اس سبب سی ۱۸۱۸ء مین گورنمنٹ بمبئی نے نیلچ فارس مین فوج بہیجی و بعد سخت مقابلہ کے اوس قوم کی حصن حصین شعاس پر جو کرمانکی کنارہ پر تہا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تصرف کیا آخرکار اہل سنت جماعت کی مسلمانون ہی اونکو اور بھی زیادہ سخت ضرب پہونچی جب ۱۲۵۸ھ مین عباسی خلیفونکی نسل مین ہی خلیفہ آخر قتل ہوا تو خطاب امام فقہ کا ایک چھوٹی تفسیر سی سلیم اول کو جو ظفریاب ہوا تہا پہنچا اور اوس وقت سی آیندہ اوسنی لقب امیرالمومنین اختیار کیا شریف مکہ نی اس نئی منزلت کو تسلیم کرکے اپنی فرزند کو خانہ کعبہ کے کنجیان ایک چاندی کی طشت مین رکہکر نذر کرنے کے واسطی بہیجا اسطرح ایک ترک بخلاف قاعدہ مقررہ حضرت خاتم الانبیا کی جو یہ تہا کہ امام نسل قریش مین سی ہونا چاہی امام ہوا وہابی ظاہرا امام کو نہین مانتی تہی عبدالعزیز اور سعود معاملات دنیوی مین اور اپنی دین مین بہی پیش رو تہی اور اونکی دعوی دعاوی سلطان روم سی منافق تہی پس جب محمد علی نے ممالک بیگون کی سرزنش کری تو اوسکو دارالسلطنت استنبول سی وہابیان الحمد کو سزا دینی کی اور پاک شہرون کی بازگرفت کی تاکید ہوئی یہہ معرکہ ۱۲۱۱ھ سی ۱۲۱۸ھ تک سات دوبرس تک محمد علی خود ان معرکون مین مصروف رہا اور آخرکار انجام یہہ ہوا کہ ابراہیم پاشا نے درعیہ پر تصرف کیا اور عبداللہ پسر سعود کو گرفتار کیا اوسکے باپ کے لڑنے کا یہہ قاعدہ تہا کہ فوج قواعد موختہ سی صرف پہاڑ مین لڑا کرتا تہا عبداللہ نی اس قاعدہ کو ترک کردیا تہا اوسکو بعد گرفتاری سخت عذاب دیکر استنبول مین گردن مارا گیا سید احمد جب درعیہ کو گیا تہا درعیہ کی تسخیر کو بہت برس نگذری ہونگی اور وہابی سی اگرا وسنی ہندوستان مین اور خصوصا بنگالہ کے رذیل آدمیون مین وہابیون کے مسایل پہیلائی اور اوسکے ذریعہ سی اسملک مین بہی آئی مگر تاہم باعث کوشش علما اہل سنت جماعت اسملک کے لوگون مین خصوص یوسف زئی قوم مین وہابیکے اثر بہت ہی کم ہے تاہم ہندوستانی آوارہ وہابی بنکر کوہ مہابن وبنیر وغیرہ مین لوگون کی عقیدہ خراب کرنے کے واسطی متفرق پہرتی ہین اصلی مسلمانونکو اونکی شر سی محفوظ رہنا چاہی تاکہ نجات کی امید قایم رہے اس وہابی فرقہ مین جو خراب عقیدی اور مسایل مین اونمین سی چند اہونکی خرابی کی نسبت علما اسلامیہ نے فتوی دیا ہے ذیل مین لکہی جاتی ہین - وہابی کہتی ہین کہ پیغمبری حضرت محمد مصطفے پر ختم نہین ہی بلکہ ہر زمانہ مین کوئی نہ کوئی پیغمبر ہوگا اور حضرت محمد کی نسبت اونکا یہہ قول ہے کہ وہ بہی مثل اور آدمیونکے فانی تہا اور بعد وفات کی وہ بہی بو ہوگئی ہین دوم پیغمبری ایک کسب بہی جو زہد کی سبب سی حاصل ہو سکتا ہے سوم کرامت ولی بعد وفات مطلق نہین رہتی اور اولیا اللہ کی مزارونکی تعظیم اور تکریم کو وہ برا کہتی ہین چہارم مذاہب نہین ہے پنجم نماز بدون

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

فاتحہ جائز نہین ہے اگرچہ مقتدی ہو ششم قرآن شریف کی بعضی آیات کو شعر کہتی ہین ہفتم لوہلت کو قابل تعزیر نہین سمجھتی اور مباح جانتی ہین ہشتم خداوند تعالی کا جسم اور مکان بیان کرتے ہین علی ہذا القیاس اور بھی بہت امور مسایل صادق اسلامیہ سی مخالف ہین اور وہ کہتی ہین کہ امام مہدی دنیا پر زندہ موجود ہی مگر آدمیونسی پوشیدہ ہے انتظام ملکداری کی لحاظ مین اونکا قول عظیم اور معیوب یہہ ہی کہ جو لوگ اونکی زعم مین کافر ہین اونپر جہاد کرنا خواہ نخواہ لازم ہے ۱۸۶۳ء کی یورش کی بعد جو لوگ وہابی مولوی عبداللہ کی ماتحتی اس نواح مین تھے وہ منتشر اور پراگندہ ہوگئے ہین امید کہ آیندہ مسلمان لوگ اونکا اجتماع اور قوت کو دیکھکے کہ جس سی رخنہ دین و دنیا مین نہ پڑے ٭

تفریق اور شمار قوم یوسف زئی وجائی سکونت شاخ وار

واضح ہو کہ یوسف زئی قوم اوپرسی دو بڑے حصہ مین منقسم ہوتی تھی - ایک مندر - دوسرا یوسف زئی اگرچہ مندر کا باپ یحمر اور یوسف دونون بہائی تہی مگر مندر کی نسل ہی مجمعًا یوسف زئی کہلاتی تھی گو حقیقت مین وہ ایک علیحدہ شاخ ہے یوسف زئی کی قوم ملک سواتہہ اور بنیر اور بنجکوڑہ جسمین دیر بھی ہے سکونت پذیر ہے اور مندر کا ملک دریای کابل اور دریای سندہ کی شمال میدان جسکو سمنہ یا علاقہ یوسف زئی کہتے ہین اور وادی چملہ ہی کل تعداد یوسف زئی قوم کے جو افغان مین نو لاکھہ نیزہ مشہور ہے وہ زیادہ معلوم ہوتے ہی اور اس نو لاکھہ مین شاید کل خوخی کی قوم داخل ہوگی تحقیقات حال سی جو بہت احتیاط سی ہوئی اس قوم کی دو لاکھہ چالیس ہزار آدمی خاص اپنی اصلی وطن کی ساکن شمار مین آئی ازان جملہ مندر ایک لاکھہ چالیس ہزار اور یوسف زئی ایک لاکھہ چھہ ہزار انمین سی کل تہتر ہزار دو سو بندوق یعنی اسلحہ بند جوان ہین مندر بتیس ہزار اور یوسف زئی تینتالیس ہزار دو سو مندر کی ہفت پتی ہین اُن سب مین سی عثمان زئی اور اتمان زئی بڑی پتی ہین جیساکہ شجرہ نسب مین درج ہے عثمان زئی دو بڑی شاخون مین منقسم ہین کمال زئی جسکے دو شعبی ہین - مشران زئی طوروالے اور کشران زئی ہوتے والے سرکاری علاقہ یوسف زئی مین آباد ہے دوسری بڑی شاخ - امازی کی ہے جسکے دو فرع کلان دولت زئی اور اسمعیل زئی ہین اس امازئی کی ایک شاخ مہابن پہاڑ وادی چملہ کی مشرق اور اوسکی نواح مین رہتی تھی اوسمین دو ہزار بندوق

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہی چارغولی یا چارگلائی اما زیون کا بڑا گانوھے دولت زئی کی شاخ اکثر سرکار انگریزی کی علاقہ یوسف زئے مین آبادھے کپور کی گھڑہی اونکا بڑا گانوھے تہ اتمان زئی کی چار شاخین ہین - علی زئی جنکی نسل سی شعبطاہ خیلی علاقہ گندگھڑ مین بہی آبادھے کنا زئی - آکا زئی - ہرسہ اتمان زئی کہلاتے ہین اور انمین بارہ سو بندوق ہی جو تہی شاخ سدازئی مین سی حسب مندرجہ شجرہ پانچ شنگوئی نکلتے ہین جنمین سے اباخیل - عمرخیل - میراحمدخیل بہزادخیل یہہ چار قومین سرکاری علاقہ مین آباد ہین - ہنڈ صوابی - مرغوز کہلاتے ہین انکی بڑے گانو ہین پانچوین خدوخیل اکثر سرکاری علاقہ سی باہر کوہ مہابن سی غرب اور اوسکی نواح مین سکونت پذیر ہین اور کچہ سرکاری علاقہ مین بموضع باجہ و بام خیل آباد ہین آٹہارہ سو یا دو ہزار بندوق ہوگی مشہور گانو انکا موضع چنگلی و پنجار ہی خان گجو مشہور سردار اس قوم کا جو شیر شاہ سور کے وقت مین تہا وہ بہزادخیل سدازئی شاخ مین سی ھے باقی پانچ تہی زرڑیا رخڑ کہلاتے ہین اور اکثر سرکاری علاقہ مین آباد ہین اونکی بڑی گانو ہین - سمیلا - یا اسمعیلا - یا حسین - شوہ - نونی کلے - آدینہ - ڈاکی - ترلاندی - اور علاقہ جمالہ مین کوگا - انبیلہ لعلو

یوسف زئی کی

پانچہ ابتدای شاخون ہین اوریا کی نسل باوی خیل نابود ہوگئی ھے باقیماندہ چار مین سی عیسیٰ زئی جنکے تین شعبے حسن زئی - مداخل - اکا زئی - مشہور ہین یہہ جملہ کوہ مہابن سی شمال و گوشہ مشرق اور اگرو ضلع ہزارہ دونون کنارہ دریای سند اوپر کوہستان مین آباد ہین دریای سند سے مغرب ہزار یا بارہ سو بندوق ہوگی - موسیٰ کی اولاد الیاس زئی گیارہ ہزار آدمی اور دو ہزار بندوق ہوگی الیاس زئی کی پانچ شاخون ہین سی سلار زئی - گدائی زئی پنج پائی - عایشہ زئی - کل چار شاخین علاقہ بنیر مین سکونت پذیر ہین اونکی دہات مین سی موضع پاشار جھوڑ تورو رسک باگڑہ مشہور ہین عایشہ زئی اصل مین مسمی ممی کی نسل مین ممی کی جو کا نام عایشہ تہا یہ باعث اسمیت والدہ موسوم بہ عایشہ زئی ہوئی پانچوین شاخ مخوزئی کوہ دوسری پرتی ھے جنکا بڑا گانو شکولی ھے ملی زئی کی چار کلان شاخین جنمین سی دولت زئی جغرزئی مسمات وتی کی اولاد سی اور ابازئی اور عیسوڑی مسمات نوری کی شکم سی نوری زئی کہلاتے ہین جملہ ملی زئی سولہ ہزار آدمی چار ہزار بندوق مگر علاقہ دیر کی ملی زئی جو اکوزئی خواجوزئی کی شاخ مین وہ انسی علیحدہ ہین اکوزئی کی قوم

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

باقی جملہ شاخ ہا یوسف زئی سی زیادہ ہے کل اکوزئی چہانوین ہزار آدمی تبلایا جاتا ہے یہہ قوم دو والد شکم سے ہی ایک مسماۃ گوہرہ جسکے چار بیٹے خواجوزئی ابازئی بازیدزئی منڑک چار شاخونکی مورث ہوئے دوسری مسماۃ رانی جسکی نسل سی رانی زئی ہین الا بباعث قلت باقی تین شاخونکی اب یہہ قوم اکوزئی بڑی حصہ مین شمار ہوکر دو نامونسی مشہور ہے ایک خواجوزئی دوسرا بازیدزئی جسکو افغان اپنی روزمرہ بائی زئی کہتی ہین اور باقی شاخین بہی انہین دو کی متعلق سمجھی جاتی ہین خواجوزئی کی پانچ شاخ اونمین سی چار شاخ ملک سواتہہ مین دریائی سواتہہ کی شمالی کنارہ اور درہ جات شمالی متعلقہ سواتہہ آباد ہے ہر ایک شاخ کی بڑی گانو اس تفصیل سی ہین - آدین زئی ہندرہ گانو شامون زئی چہہ گانو بی خیل نو گانو مگر عایشی خیل اور شمی زئی علیحدہ گیارہ گانو سبوجونا شرہ گانو علاوہ انکی ڈہوک اور باہندی بہت ہین اور پانچوین شاخ ملی زئی سی تین فرع نکلتی ہین سلطانخیل تین ہزار بندوق پائندہ خیل تین ہزار نصرالدین خیل دو ہزار یہہ شاخ ملی زئی علاقہ دیر پنجکوڑہ مین رہتی ہے اور فی الحال غزن خان دیر والہ کی حکومت مانتی ہین جسکا اختیار اپنی قوم پر بہت ہے -

گوجر

اصل مین جٹ ہین راجپوت اسملک مین اونکی بہی خیل ہین افغانون کی جانب سی وہ آبادی کرتے ہین پچھتر ہزار روح ہوگا اوان تین ہزار کشمیری چہہ ہزار ہندکی دس ہزار جملہ اونیس ہزار ذی روح ہر طرح کی پیشہ ور اور دستکار لوگ داخل ہین اور یہہ سب ہمسایہ یعنی رعیت لوگ ہین اوان اور ہندکی قوم مین اور کشمیری ہوبارکی لالچ سی اس نواح مین اگر آباد ہوئے - سید اور ملان کل چوبیس ہزار آدم انکی دو تفریق ہین ایک آستانہ دار جسمین سید پیر اور صاحبزادہ ہوتے ہین جو کسی پرانہ بزرگ کے ذریعہ سی دار کہلاتے ہین اونکو شیرینی اور شکرانہ ملتا ہے اور یعونیدا اور دم کرتے ہین - دوم ملان یا اخوندان اور عالمان شرع اور طالب العلم اس تفریق مین داخل ہین اور کوئی گانو ایسی خالی نہین ہے سادہ سی پیر بابا یعنی سید علی ترمیزی کی اولاد زیادہ ہے +

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہندو

بائیس ہزار روح ہوگا اور یہہ لوگ ہوشیارکی طرف پر پنجاب سے وہان جاکر آباد ہوے اور بعضی اونمین سے ہنوز ہی ہین*

+

رواج اور دستورات یوسف زئے

یوسف زئی لوگ زمینداری کرنے مین اس جگہہ کسکونت سے پہلے بطور پیشہ کے گلہ بانی کا پیشہ کرتے تہے اور اسی باعث سے بنکرا چراگاہ لوگون سے لڑا کرتی تہے اور یہہ ہی وجہ تہی کہ اونکی قدیمی عادت اسلحہ بندی اور جنگجوئی کی تہی گرچہ آپسمین بے اتفاقی اس قوم کا قدیمانہ شعار ہے مگر باہر کے غنیم کی حملہ کی وقت بہ فہمایش اپنی سفید ریشان متفق ہوجاتے تہے چنانچہ فی الحال ہی انکا ایسا ہی طریقہ ہے +

تقسیم ملکیت

اوپر لکہا گیا ہے کہ اس ملک کی ابتدای تقسیم باہم قوم یوسف زئی وغیرہ ہمراہیان شیخ ملی ذکر کی تہی یہہ تقسیم پہلی قومون سے اس ہی نہج پر کے تقسیم تپہ اسی نہج دفتر سے نہج پر تہی اور اوسکی بعد پتی ہے پتی والی تو برخہ خور ہوتے ہین جیسا کہ برخہ سی شیگئی یا خلورمہ یا کیسقدر یعنی چہٹا یا چہارم وغیرہ حصہ برخہ سی پتی بنتی ہے اور وہ پتی ہر ایک خاندان مین بموجب رسد و تعداد حصہ خوران کم یا بیش منقسم ہوجاتی ہے حقیقت مین لفظ دفتر کا بمنزلہ حقیت کے ہے خواہ وہ حصہ حقیت کا کم ہو یا زیادہ یوسف زئی اور مندر کے ملک مین جس قدر ملکیت جدی ہو اوسکو شیخ ملی دفتر کہتے ہین اور باقی زرخرید وغیرہ بہی ہر ایک اپنے اپنے دفتر کہلاتا ہے شیخ ملی دفتر یعنی ملکیت جدی کا پیمانہ ہر قوم اور دیہہ مین ایسی نمایان طرح جاتا ہے کہ کبہی اوسمین غلطی نہین پڑ سکتی اور حصص جدی کی روسے تعداد ملکیت ہر ایک حصہ دار کی ہر وقت مین برابر ہوتی ہے غرض کہ تعداد زمین کا حصر اور پرکی بیشی تعداد حصہ خورون کی ہے جسکی اولاد بہت ہے اوسکی میراث بہت چہوٹے چہوٹے حصون مین منقسم ہوگی اور جسکی اولاد تہوڑی ہے اونکی پاس زیادہ زمین ہے اسیطرح مین جبکہ بباعث زیادہ ہوجانے آدمیون کے اور بہت جگہہ تقسیم ہوجاتی اونکی حصون کے ایک ایک شخص کا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

حصہ بسبب قلت لایق گذارہ نرما تو جرگہہ گانو نکا کچہہ ٹکڑہ چراگاہ شاملات کا اونکو موجب حصص جدی تقسیم کردیتے ہین +

طریق تقسیم

یہہ ہی کہ جرگہہ معہ خان یا معتبران دیہہ موقعہ پر جاکر زمین قابل تقسیم کو پڑے یعنی رسی کی ساتہہ جسکی لمبائی معین نہین ہے پیمائش سی سیٹ کمل بہ رسہ ہونا معی ناپتی ہین اور جز بہ جز تقسیم کی واسطے پیمایش ہوتی ہے اوسکو وَنڈ کہتے ہین اول زمین تقسیم طلب کو چار گوشہ برابر کرتے ہین اور پہر حسب حصص جدی اوسکو برابر تقسیم کرلیتے ہین اور جب سب پتی منقسم ہوجاوین تو زمین سری ان سب دفترونکی سری پر برابر تعداد ہر ایک پتی سی کاٹ لیتے ہین اور پہر ہر ٹکڑہ اور پتی مین چہوٹے چہوٹے حصون مین جتنا جسکا ہوا بانٹ لیتے ہین جب اس طریق سی حصص کی تعداد مقررہ پیمود ہوچکی تو پہر اکثر ہسک یعنی قرعہ اندازی کی روسی ہر ایک حصہ دار اپنا حصہ لیلیتا ہے طریق قرعہ اندازی مشہور ہی صاحب صراحت نہین اکثر سرکاری علاقہ مین اور ہمیشہ غیر علاقہ مین جہان خیلون کی تقسیم مین فرق ناقصی اور کاملی قسم زمینات مین ہوا تو وہ لوگ دس یا بارہ برس یا کسی مدت مقررہ کی بعد ایک دوسری خیل آپسمین زمینات مقبوضہ کو بدلتے ہین اور پہر اوس مبادلہ والے رقبہ کو حسب رسد گہرون پر بموجب دستور مندرجہ بالا تقسیم جدید کرنا پڑتا ہی بلکہ اس مبادلہ مین گانون کی سکنی زمین بہی منتقل ہوجاتی ہی اور اس تقسیم کی پابند لوگ گانو مین صرف کہولی چہوڑکر مبادلہ جدید والے رقبہ مین جا آباد ہوتے ہین جب غور سی دیکہا جاوی تو یہہ دستور ناقص اور بیفایدہ ہی کیونکہ اس تقسیم اور مبادلہ کی انتظار مین کوئی شخص دل سی محنت اور ترقی اپنی زمینات مقبوضہ کی نہین کرسکتا اور اس وجہ سی اونکی آمدن اور استقلال زمیندارہ کو ضرب پہونچتی ہے سرکار انگریزی کی رعیت علاقہ یوسف زئی مین فی الحال مبادلہ ملکیت قوم واریکہانہ وار کا دستور بالکل نہین رہا اور تقسیم مبادی چند سالہ بہی سوائے موضع زروبی اور کسی جگہہ سرکاری علاقہ مین نہین ہوتی سب لوگ اپنی مقبوضہ دیہات پر ازروی حصص

+ یہہ بیخ ملی - قوم مندر سی انان زی خیل اکازی تباجکے اولاد آب بہی موضع مینی مین آباد ہے +

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جدی قابض ہین اور کل دیہات کی صورت ملکیت پتی داری غیر مکمل ہے مالکان موضع زرّوبی جو باجوڑی کہلاتے ہین عجیب رسم تقسیم ملکیت کی رکھتی ہین کہ ہر دس سال کے بعد کل رقبہ دیہہ کو مشترکہ سمجھکر جملہ اہل ذکور کے جو بالغ یا قریب بلوغت پہونچی ہون سرون کے حساب پر بطور پگڑی ونڈ تقسیم کرتے ہین اور حصہ کو مُٹھی کہتے ہین جہان مزروعہ زمین گذارہ کی واسطے کافی ہے وہان چراگاہ کو کوئی شخص بلا رضامندی جملہ شرکا کاشت نہین کرسکتا جن لوگونکی پاس زمین اپنے حصہ کی تھوڑی اور گذارہ کی واسطے کافی نہین ہے تو وہ اپنا حصہ اورونکو اجارہ یا ٹھیکہ پر دیکر خود نوکری کیواسطے چلی جاتے ہین باہندوستان کے سیر کی شوق پیدا ہوکر روہیلکھنڈ وغیرہ ممالک ہند کو جاتے ہین یا جہان اس قسم کی تنگ گذران آدمی بہت ہون تو وہ بشرط رضامندی جملہ مالکان بنجر شاملات زمین مین علیحدہ باہنڈہ بنالیتی ہین جوگانو کا خان ہو وہ ہی باہنڈون کا بہی ملک ہوتا ہی ساکنان باہنڈہ اکثر کو جریا اور ہمسایہ بمعنی رعیت ہوتے ہین اور بختونون سے اجارہ یا حصہ وغیرہ پر زمین جہت کاشتکاری لی لیتے ہین بعضی ایسی باہندی ہی ہین کہ جہان میان یا سید یا اور کوئی ایسی مذہبی متبرک رہتے ہین کہ جنکو گانون والون نے زمین بخشدی ہی اس آخر الذکر قسم کی باہندونکا حال اچھا ہوتا ہے بہ نسبت اول الذکر باہندونکی - کیونکہ اونکو لحاظ اور مذہب کی کچھہ تکلیف نہین دیتے اور باہندونکی زیادہ آبادی سے ملک کی بہت ترقی ہوتی ہی چنانچہ سرکار عملداری مین زیادہ باہندونکی آباد ہونے سے بہت بنجر مزروعہ ہوگیا ہے +

تقسیم مواضعات سکنی

سکنی زمین بہی حسب حصص جدی تقسیم کیجاتی ہے بجای لفظ برخہ سکنی زمین کی ایسی موقعہ کو چم باکندی کہتے ہین بمعنی محلہ اور ایک گھر کو کندر کہتے ہین جسمین کوٹہ اور غوٹے یعنی کوٹھہ اور صحن دونون شامل ہین ہر ایک کندی کا ملک ہی اور ملک اس قوم کے خان کی ماتحت ہوتا ہے ہر ایک کندی کی علیحدہ مسجد اور علیحدہ حجرہ اور غیر علاقہ مین برج بہی ہوتا ہے تقسیم سکنی زمین کی بہی بموجب اوسی پیمانہ دفتر شیخ ملی یعنی جدی ملکیت کی ہوتی ہی جتنا حصہ ہر ایک حصہ دار کا زرعی اور باہر کے رقبہ مین ہے اوسی مقدار موجب سکنی زمین مین وہ مالک ہے اور جب کسی حصہ دار کی ملکیت از روئی بیع وغیرہ منتقل ہو تو صحرائی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

وسکنی دونون منتقل ہونگی۔ ہر شاخ مین سکنی دفتر ہی علیحدہ علیحدہ منقسم ہے +

مسجد

کا اختیار امام کو ہے اور اوسکے متعلق چند ملا اور طالب العلم ہوتی ہین جنکا گذارہ وظیفہ خوری اور پیر
زمین سے ہوتا ہے اور ساکنان کندی بھی اونکو بطور خیرات کچھ دیتی ہین اور طلبا رمسافر کی واسطے گانو سے وظیفہ
یعنی روٹی مانگ کر لیجاتا ہے ملا امام مسجد کا یہہ کام ہے کہ وہ بجماعت نماز پڑہاتی ہین اور نکاح پڑہتی ہین اور
لوگونکو قران شریف پڑہاتی ہین فرزند نوزائیدہ کی کان مین اذان دیتی ہین اور لڑکونکو نماز سکہلاتی ہین
اور جملہ فرایض مذہبی کی اطلاع دیتی ہین اور جنازہ پڑہتی ہین ایسی وقات مین لوگ اونکو خیرات دیا کرتے
ہین مگر افسوس کہ بعضی ملان اور طالب العلمونکا چلن ایسا خراب ہے کہ طفل بازی اور اغلام کے شایق
اور بد پرہیز ہین باوجود اسکے اپنی ظاہری صفائی جتلانے کے واسطے حجرہ اور عام لوگونمین بیٹہنے سے نفرت کرکے
پرہیزگاری ظاہر کرتے ہین اونکو شاید بہول جاتا ہے کہ عالم الغیب دلونکا مالک ہے اور زیادہ شہوت
فاسقونکو چوتیا خیل کہتے ہین +

حجرہ

ایک عام نشست کی جگہہ ہی حجرہ کا کوٹہہ معہ فراخ صحن اور طہ بلہ اکثر ملکیت ملک یا کل مالکان کندی کا
ہوتا ہے مالک حجرہ پر لازم ہے کہ مہمان اور مسافرون کو کہانا اور آرام کی جگہہ دیوے چہارپائی رضائی اور
گہاس مہمان اور اوسکی سوارمی کی واسطے ہمسایگان یعنی رعیت سکنای دیہہ اپنی اپنی نوبت سے دیا کرتی ہین
کندی کی مرد لوگ حجرہ مین جمع ہوتے ہین اور وہان دم بدم حقہ پیتے ہین اور زراعت اور مویشی وغیرہ
امور کی باتین کرتے ہین اور مقدمات کی خبرین سنتی ہین اور جو مجرد اور نوخیز ناکتخدا جوان کندی
کی ہون وہ ہمیشہ حجرہ مین سوتے ہین کیونکہ بموجب رواج ملک کی کوئی رشتہ دار یا دوست یا مہمان گہر
مین نہین سوتا کسواسطے کہ اونکی گہرون مین علیحدہ علیحدہ پردہ کی جگہہ نہین ہوتی اور رواجا بہی مجرد مرد
آدمیونکا گہر مین سونا معیوب سمجہتی ہین حجرون مین کبہی کبہی چار ربیتہ اور لنڈی بہی بولی جاتی ہین +

برج

ملک کی مکان پر واسطے حفاظت ونگرانی کی ہوتا ہے اور جس گانو مین خان رہتا ہے وہان سوای کندی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کی بُرج کی خان کی کندی کی گرد بطور گانون بناہ چار دیواری ہوتی ہی جسکو گڑھی کہتی ہین ملک و خان کا عہدہ اکثر موروثی ہے اور ایک ہی خاندان مین چلا آتا ہی مگر بعضی وقت بباعث کم عقلی اور کمزوری کی منتقل ہوجاتا ہے کوئی امر مانع نہین ہے کہ ہوشیار آدمی اپنی محنت اور سعی سی ملک نہ بن سکے خان اور ملکانکا اختیار بہت تھوڑا ہوتا ہے برخلاف مرضی عوام کی کچھہ نہین کرسکتے ہین اور عوام لوگون کی مرضی

جرگہہ

کی معرفت معلوم ہوتی ہی جرگہہ سفید ریشان اور ملکان قوم کا ایک مجمع ہوتا ہے تعداد اہل جرگہہ کی عموماً چار پانچ سی زیادہ کسی قدر تک ہوتی ہے اگرچہ جرگہہ کا رواج قدیمہ ہے لیکن اصل مین ہر معاملہ زور کی اوپر منحصر ہے یعنی جو فریق زور آور ہے تو جرگہہ سی رای نہین پوچھتا اور اپنی زور کے مقدور تک دل کی خواہش کرتا ہے اگر ایک قوم کی دو شخص مین باہم تنازعہ ہو تو بعضی وقت فریقین کے دوست جانبین کو راضی کردیتی ہین مگر شرف ملکان و سفید ریشان حسب رواج پختون ولی فیصلہ ہوتا ہے مثلاً اگر زید عمر کا بیل مارڈالی تو جرگہہ یہہ فیصلہ کرتا ہے کہ عمر اپنی بیل کے بدلی مین زید کا ایک بیل مارڈالی اور وہ مارڈالتا ہے اور اس سی سب لوگ راضی ہین بانیدعمر کا جریکار مارڈالی تو زیدعمر کو دوسرا جریکار دیویگا اگر زیدعمر کو مارڈالی اور جرگہہ زید کو عمر کی وارثان کی سپرد کرے تو اکثر صلح ہوجاتی ہے اگر سپرد نکرین تو جب تک عمر کی وارث بدلہ نلیوین تو دشمنی جاری رہتی ہی جب دو قوم مین اسطرح کی دشمنی ہوجاتی ہی تو اوسکا رفع کرنا اور فیصلہ بہت مشکل ہوتا ہے پشت ہا تک عداوت رہتی ہی اور اکثر کم نصیبہ ہونا بھی یہہ ہی سبب ہے کہ یوسف زئی قوم مین خانگی دشمنی قدیم سی بہت چلی آتی ہے ہر قوم اورگانو مین آپسکی دشمنی رہتی اور سوای بہس بدلا کی بخوف دشمنان باہر نہین پھر سکتی تھی سرکاری عملداری سی پہلے علاقہ یوسف زئی مین بدون اسلحہ بندی زراعت کا کام نہین کرسکتی تھی اور فصل کی حفاظت بھی ایک جمعیت اسلحہ بند آدمیون سی ہوتی تھی اور محافظ مویشی کی واسطی بھی چراگاہ مین جاتی تھی اب سرکاری علاقہ مین ان احتیاطون کی کچھہ ضرورت نہین رہی گورنمنٹ انگریزی کا حسن انتظام لوگون کی حفاظت اور امن کے واسطی ایک آہنی سپر بن گیا ہے اور اوس سپر کی حمایت کی نیچے جہان چاہین لوگ پھرتے ہین اور طفل مویشی چراتے ہین جہان پہلی بدرقہ یعنی گارد حفاظت کی واسطی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تعین ہوا کرتی تھی اور پہلے گروہ محافظین کی بندوق اور شمشیر کی جگہ اب لڑکوں کے ہاس ہوبشی ٹانگنی کی لئی چھوٹے چھوٹی چوبدستی ہوتی ہین اور ہر کوئی اپنی گہر کا فاعل مختار ہے +

حق مالکان رعایا پر

جو ہمسایہ لوگ ہین وہ سوای دینی منیرے یا چہارم حصہ پیداوار زمینات زیر کاشت خود اور یہی مالکان کو محصول دیتی ہین اور ایام غارتگری مین جو تہا حصہ مال غارت سی خان لیتا تہا افغان اور ملآن اور سید چہوڑ کر باقیماندہ ہمسایون سی خان بکری یعنی شادی کا محصول اور دولونگی تاوان یعنی جان آگ کا دودہ نکلے جسکی مراد فی گہر بطور حق لوما سالانہ محصول لینی کی ایک قسم ہے اور ناغہ بہی مجرم اور غافل ہمسایہ سی لیتی ہین اور منہود پر جو محصول ہی اوسکو جزیہ کہتی ہین گرچہ محصولونکی ایک تعداد معین ہے مگر حقیقت مین لینی والے کی زور اور دینی والے کی مقدور پر منحصر ہی کہنہ منصفانہ طریق نہین ہے - سرکاری علاقہ مین ہر لیسٹن صاحب نی ہر قسم کے جبوب کو بند کردیا تہا - الا بعض واجب رقوم کی بندش سی مالکان کی حق تلفی ہے اکثر رعیت مالکان کو تا منہوز واجب حق آدا کرتے ہین - تہہ بائی زمی مین حق بوما یعنی خانہ شماری کا کہیوٹ مالگذاری مین شامل ہوجانا درست عمل نہین ہوا خانہ شماری کی آمدن حق مالکان ہے اور سرکار مالگذاری منحصر اوپر لگان اراضی زرعی کی ہے +

طرز وضع پیشہ و عادات

یوسف زئی لوگ اکثر متوسط اندام گندم رنگ پورہ قد دلاور ہوتے ہین عموماً زمینداری کا کام کرتے ہین یا مویشی چرانی ہین اسواسطی خواندہ نہین ہین خاندانی آدمی بہی علم کا شوق نہین رکہتے اگرچہ نسبت اور لوگونکی ملآ پڑہے ہوی ہوتے ہین اور ہر بڑی گانو مین علما جامع فاضل موجود ہین مگر عموماً زیادہ علم والے کم ہین یوسف زئی لوگ اپنی قوم کو بہت برتر سمجہتے ہین اور خود ستائی کو عیب نہین جانتی معزز اور طامع حریص زود رنج کینہ ور معاوضہ لینی والی عفو نہین کرتے اور نادست رسی دل مین بدلہ لینی کا ارادہ رکہتی ہین اور دل کی طرف ایسی سادہ ہین کہ بہت سی واہیات قصے سچ مان لیتی ہین اور شگون اور مہورت کا لحاظ کرتے ہین ملآن اور بزرگون کو بہت مانتی ہین جو وہ زبانسی نکالین اوسکو قبول کرتے ہین خانقاہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

زیارتون کی بہت معتقد ہین اور مرد اور عورت وہان جاکر منت اور شکرانہ دیکر دعا مانگتے ہین اور بعقیدہ اونکا دلی معلوم ہوتا ہے نہ ظاہری کیونکہ وہ علما اور خانقاہ کو بہت خیرات دیتی ہین لیکن اونکی بیعت مین آزادی یہان تک ہی کہ اگر وہ ایسا امر کرنا چاہین جو خلاف احکام مذہب کے ہی تو وہ فورًا نہین نفس کے پیرو بھی بہت ہین *

مذہب

اصل مین یہہ سب سُنّی مسلمان ہین اور اپنی آپکو چاریاری کہتے ہین* فرایض شرعی کو وہ خوب جانتی ہین نماز - روزہ - حج - اور زکات فرض سمجھتی ہین دایما تارک الصلواۃ آدمی کم ہین مگر اسی طرح بلا قضا کرنے ایک کی بھی ہمیشہ پنج گانہ نماز پڑہنی والی بہت نہین ہین مگر تارک الصلواۃ کو معیوب سمجھتی ہین یہہ لوگ خیرات بہت دیتی ہین بقدر مقدور اپنے امام مسجد و دیگر ملان اور بیوہ اور یتیم اور نابینا اور لولہا یا اپاہج کو اور ضعیف اور مفلسونکو خیرات دو طرح کی دیتی ہین ایک زکات مین سی جسکا ادا کرنا فرض ہے دوسری خیرات جو اختیاری امر ہے خیرات مین کبھی کبھی نقد روپیہ بھی دیتی ہین مگر اکثر غلہ دیا جاتا ہے اور یوسف زئی مین کوئی عشر پیداوار کا نہین دیتا روزہ ماہ رمضان بہت اچھی طرح رکھا جاتا ہے روزہ خور کوئی کم بخت شاذ نادر ہوگا مسافر اور نابالغونکو خود اجازت ہے حج کا مبادلہ امین زیادتر اسطرح ادا کیا جاتا ہے کہ جو شخص خود حج کی واسطے مکہ معظمہ کو نہ جاوی تو بعضی اپنی طرف سی اجیر بھیجدیتی ہین اور جسسی یہہ بھی نہو سکے تو وہ گردنواح کی خانقاہون پر جاتے ہین خصوص جمعہ کے روز اکثر زیارتون پر جاتے ہین پیر بابا کی خانقاہ نبھیرہ مین اور کاکا صاحب کی خٹک مین بہت مانتی ہین *

خودثنائی

اور مغروری یوسف زیون مین بہت ہی ہمیشہ اپنے بزرگان اور اپنی جوانمردی کی صفت کرتے ہین اور سب

---

* الحال ملا سید میر ساکن کوٹہ کی معتقدون کو باقی لوک دابی کہتے ہین اور حقیقا سولہ ۱۶ معتقد جو اس جماعت ہین اونسی صفت دشمنی رکہتی ہین ملا سید میر سے یا وہ کہ قوم اخان زئی اور بضیر احمد خان کو بھی اسمعیل زئی کا خاندان ہی جانتی تمام لوک اخوند صاحب سوات کے معتقد ہین *

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سی آخر مین یہہ کہتی مین کہ کیا ہم بختون نہین ہین اور چونکہ یہہ قوم اوس ملک اور اون لوگونمین رہتی ہین
لہ جنکو اونکی بزرگون نے کسی زمانہ مین فتح کیا تہا اسواسطی وہ اورونکو حقیر نظر سی دیکہتی مین بلکہ تکبیر کی سبب
سی اپنی قوم مین بہی دوسری کو اپنے برابر نہین سمجہتی ہین اور ہر کوئی اپنی آپ کو برتر سمجہتا ہے شک
اور حسد بہی بہت ہے ایک کا فایدہ دوسری کا خار چشم ہوتا ہی گرچہ قوم کے معتبر آدمیونسی اچہی طرح
گذارہ کرتے ہین مگر غریب اور زیردستون پر جہان تک دست رس ہو ظلم کرتے ہین احمد شاہ ابدالی
جب پشاور مین آیا تہا تو اوسنی بنظر انتظام ملک داری اور واسطی خوش کرنی لوگونکی قوم یوسف زئی
اور خلیل ۔ مہمند ۔ خٹک وغیرہ کو بردرانی کا خطاب زبانی دیا تہا اوس خطاب سی یہہ اپنا فخر سمجہتی
ہین ۔ یوسف زئی کی ہمسوانہ ملک کے لوگ کہتی ہین کہ یوسف زئی لوگ بی رحم اور بی مروت ہین اگر کوئی
اونکی ساتہہ نیکی کرے تو اوسکا معاوضہ لازم اور ضروری نہین سمجہتی ٭

مہمان داری

جسکو بزبان خود پیلمستیہ کہتی ہین بہت کیجاتی ہی مہمانونکو حجرہ مین کہانا اور چارپائی ملتی ہی ایک دفعہ
مؤلف خود موضع مرغور علاقہ یوسف زئی مین مہمان ہوا قدرمند مہمان کی واسطی مرغ کا شوربا جو اوپر سے
سیاہ اور نیچی سی سفید ہوتا ہی اور حلوا اور خمیری روٹی اکثر مروج ہی اور مہمان کی بہت عزت کیجاتی ہے
صاحب خانہ اکثر خود اپنی ہاتہہ سی یا اوسکا کوئی فرزند یا بہائی مہمانکی نوازش کیواسطی کہانا لاتا ہی اور ہاتہہ
دہولاتا ہے کہانا ہمیشہ گہر مین مستورات کی زیر نظر پکتا ہے جو مسافر اجنبی مفلس ہون وہ مسجد کو جاتی ہین اور
گہر گہر کا مانگا ہوا ٹکڑہ کہاتے ہین اگرچہ اسطرح مہانداری کرتے ہین مگر جس مہمان کا لوٹنا فایدہ ہو اور
آیندہ اوسی کچہہ دوستی یا تعلق کی امید نہو تو جب مہمان رخصت ہو کر اپنی حد سی نکل جاوی تو اوسکو
لوٹ لیتی ہین خصوصًا امازئی اسواسطی اگر کسی مسافر کی پاس کچہہ ہو تو بدرقہ ہمراہ لیجانا ضرور ہوتا ہے
اور بدرقہ اجرت پر مل سکتا ہے یہہ بدرقہ اوس علاقہ کی خان یا سردار کا لینا چاہئی ورنہ کسی اور کا کام نہین
آتا اور ہر ایک خان کا اپنی قوم کی حد تک کا اختیار ہے اوسکے بعد دوسری خان کا بدرقہ لینا چاہئے
مگر بالفعل بدرقہ کا رواج نہین ہے ٭

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

مبادلہ چوری

اگر ایک شاخ یا قوم کا آدمی دوسری قوم کی مویشی وغیرہ چوری کری تو مالکان مال کو اختیار ھی کہ قوم سے اپنا مال مویشی وغیرہ مبادلہ مین لے لیوین جو چیز پہلی چورائی گئی اوسکو دارہ یا دارہ دوپہ کہتی ہین اور جو دوسرے قوم بطور مبادلہ مال مسروقہ لی لیوی تو اوسکو بوتہ برمتہ کہتی ہین اگر ایک قوم کی آدمی کو دوسرے قوم کی کسی آدمی کا قرضہ دینا ہوا اور وہ آدا نکری تو قرض خواہ کو اسیطرح کا بوتہ برمتہ کرنیکا اختیار ہوتا ہے

ننگ پختانہ

یعنی ننگ افغانی انمین بہت ھی اور تعجب کا رواج ھی ننگ پختانہ کا لحاظ زیادہ ان باتون پر ہوتا ہے ننہ واتیہ اور بدل اور میلمستیہ ننواتیہ وہ ھی کہ جو شخص بطور خواستگاری گھر مین پناہ لینی آوی تو اسکو پناہ دینا چاہئی اگرچہ وہ دشمن ھی ہو اسطرح کی پناہ صرف گھر کی حد تک ہوتی ھے اگر اوس حد سی باہر ملے یا نکل جاوی تو پہر اوسکا کچھہ ننگ گھر والی پر نہین رہتا ھے اور پہر خود پناہ دہندہ وغیرہ کو اختیار ھے کہ جسطرح چاہی اوس سی پیش آوی اس گھر آنے کا ننگ اونمین یہان تک ھی کہ وہ کہتی ہین کہ خوک جو سب سی نجس چیز ھی اگر وہ بہی گھر آجاوی تو اوسکو بہی پناہ دینی ضرور ھی بدل سی مراد معاوضہ ہی جو ہر ایک نقصان کا بدلہ نقصان بہونچانے والی سی لیا جاوی اور اسطرح بدل کا لینا بہی وہ ضروری سمجہتی ہین جب بعوض جان انسان کی جان لی جاوے تو وہ قصاص ھے میلمستیہ مہمان اور مسافرون کو کہانا دیتا ھی اگر گوئی پختون ان ننگ پختانہ کی باتونپر عمل نکری تو سب لوگ اوسکو نالائق سمجہتی ہین خصوصًا بدلہ لینے کا یہانتک ستوہی کہ پشت ہا پشت اوسکا اثر رہتا ہے اور جب بدلہ نہ لیا گیا ہو تو اولاد کو سمجہایا جاتا ھی واسطے بدلہ لینے کی*

طریق ملاقات

جب آپسمین ملتے ہین تو جیسا کہ سب مسلمانون کا دستور ھی کہتی ہین اسلام علیکم اور جواب ھی وعلیکم السلام اگر یہہ جواب نہ دیا جاوی تو سوای ترک حکم شرعی وہ لوگ بہی برا مانتی ہین اور دوست یا واقف جو مدت

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سی بعد ملتی ہین تو وہ ایک دوسری کو گلی لگاکر اور اکثر تین دفعہ سر ایک دوسری کے دہنی بائین پھیرتے ہین اور کہتی ہین کہ جوڑی خہ جوڑی تکڑی خوشحالی تازہ خہ تکراری روغینی - گرچہ دوسری طرف کے جواب کا انتظار نہین کرتے مگر وہ دوسرا بہی اسیطرح کے الفاظ سی ادا دہند مچائی رکہتا ہی بعد اسکے چاریا پہ پر بیٹہکر ایک دوسرے کی گہر اور بہائی اور دوستونکی خیر عافیت پوچہی جاتی ہی اور حقہ طلب ہوتا ہے جب راستہ پر کوئی راہ گذر ملجاتا ہے یا قلیہ رانی وغیرہ کام مین آدمی مشغول دیکہتی ہین تو اوسکو کہا جاتا ہی کہ تشتری مشے یعنی ماندہ نہوے یا کہتی ہین کہ خہ چار اور وہ جواب دیتا کہ لوی یا خوار یعنی بڑا ہو یا نہ خوار ہو جب کوئی انکے گانو مین جاتا ہے تو وہ کہتی ہین کہ ہرکلہ راشہ اوسکا جواب بہی کہ نیکی درشہ یا ہرکلہ اوسی اور شکرگذاری کے وقت کہتی ہین کہ خدای دونجہ - خدای والوی کا یا خدای داؤ ساتہ اور جب کوی روانہ یا رخصت ہوتا تو اوسکو کہا جاتا ہے کہ خدای پہ امان اور اوسکے جواب مین کہتی ہین کہ خدای درسرہ نیکی اوکا غرض کہ سب اسطرح کے الفاظ دعایہ ہوتے ہین +

ننگ عورت

انمین بہت ہی پردہ داری کی رسم بختونون مین عام ہی خاندانی اور مقدور والے مستورات تو بدون پردہ کی گہر سی باہر نہین نکلتی اور عام لوگون کی عورات اگرچہ پانی بہرنے وغیرہ ضروریات کی واسطی باہر پہرتی ہین مگر اجنبی آدمی سی اپنا چہرہ بچارکہتی ہین اور اکثر پانی شام یا صبح اندہیری مین بہرا جاتا ہی اپنی عورات پر نگرانی اور شبہ بہت رکہتے ہین اگر وہ کسی غیر آدمی کی ساتہہ باتین کرین تو اونکو مارتی ہین اور بدکاری کی سبب سی جانسی مارڈالتی ہین عورت کی دشنام یا امور مونث مان بہن کی دشنام انکو نہایت سخت ناگوار ہی اور اسکا بدلہ دشنام دینی والی کو مارڈالنا ہی مگر بیگانا عورات کا اور میتہ ابہی انمین بہت ہوتا ہی درپردہ آشنائی اور عشقبازی شوق سی کرتی ہین +

سکونت کا حال

اس قوم کی اکثر لوگ مٹی کی گہرون مین غیر یا نہ گذران رکہتی ہین اونکی کوٹہہا سکونتی چہوٹی ہوتی ہین اور مویشی کی غلاظت سی میلا اور تعفن دار ہر کوٹہہ مین ایک کمرہ سی زیادہ نہین ہوتا بعضی لوگ جو بہاڑونمین

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

باہنڈی اور ڈھوک رکھتی ہین وہ جہپر اور جھوگی مین اپنا گذارہ کرتے ہین +

خوراک

اس قوم کی کچھ بہت تحفہ چیز نہین ہی اپنی زمینات اور مویشی کی پیداوار کام آتی ہے سو آتہہ کی روٹی مکی اور چاول زیادہ کہاتی ہین علاقہ یوسف زئی مین گندم اور جو کی خمیری روٹی اور باجرہ بہت کہایا جاتا ہی شکر - قند سیاہ - اور شہد اور روغن زرد بہت کہاتے ہین تمباکو کا یوسف زئی مین بہت خرچ ہی اکثر آدمیونکی نیلی رنگ کی رومال تمباکو سی خالی نہین ہونگی یہہ نابکار جنس حقہ پینے کی واسطی اور نسوار چڑہانی اور منہ مین رکھنی کی لئی بہت مستعمل ہے افیون بہی کچھہ کہاتے ہین اور بہنگ مدرجرس بہی بعضی سفلہ اور بدچلن آدمی پیتی ہین بڑی خاندانون کی بیچ ضیافت کی وقت عمدہ کہانا پکانیکی کوشش کرتی ہین +

پوشاک

سر پر اکثر سفید عمامہ گول وضع کی ڈہیلی دستار اور حلقہ فراخ اور طویل تا بہ ساق اور پرتوک یعنی پائجامہ فراخ انکی پوشاک پوری ہوتی ہے جب ایک لونگی نیلی رنگ اور رومال سیاہ اونکی کاہندی پر ہو یہہ جملہ پوشاک دیسی پارچہ موٹی سی بنائی جاتی ہین اور میل چہپانی کی واسطی نیل سی اکثر سیاہ یا نیلہ رنگ دیا جاتا ہی ملکان اور خانان کی بہی اسی وضع کی پوشش ہے مگر اونکی اچہی کپڑی سی بنتی ہے اور لٹہہ خاصہ بہی پہنا جاتا ہی عورات کی سر پر اوڑنی - یا چادر یا چہیل یا سلاری اکثر چارخانہ خط والی ہوتی ہے - اور عموماً ایک ہی پارچہ اور ایک ہی نمونہ کی ہوتی ہین لانبا اور فراخ آستین والہ کرتا نیلہ سیاہ رنگ یا ہوا ہوتا ہی اور شلوار زنانہ ذرہ گہیرہ دار اور اکثر سوسی موٹی قسم کی ہوتی ہے یہہ لوگ بدن کی صفائی کا کچھہ بہت لحاظ نہین رکہتے بدون آبدست اور وضو اور تعمیل واجبات مذہبی کی سوای اور غسل کم کرتے ہین مرد سر پر بال نہین رکہتے اور نوخیز جوان مدت تک اپنی ریش کترانی کی سبب سے بڑہنے نہین دیتے عورات کی سر پر لمبی بال اور اکثر دو زلفین گوندکر دہنی اور بائین طرف ہی گریبان کی اندر سینہ پر ڈالدیتی ہین +

شوق اور عادات طبعی

اس قوم کی اہل دول مین باز اور عوام مین سگ اور بندوق کی شکار کا بہت شوق ہی راہنی اور چور

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

مویشی اور نقب زنی بھی کرتے ہین اور بعضون نے اپنا گذارہ اسی حرام خوری پر سمجھ رکھا ہے بی ریش لڑکون پر عاشق ہونا اور اونکی ساتھہ دوستی اور یارانہ رکھنا اغلام کی حد تک پہونچا تا ہے حسن پرستی بڑی شوق سی کرتی ہین اور بعضی لوگ عملداری ما رمتصلہ مین نوکری کی شوقین بھی ہین سرکار انگریزی کی پیدل رجمنٹون مین یوسف زئی کی لوگ بہت نظر آتی ہین بعضی اچھی سپاہی ہوتی ہین دستکاری کا پیشہ مطلق نہین کرتی گرچہ تجارت کو ذلیل نہین سمجھتے مگر اکثر ایسی ہین جو اس کام سی واقف بھی نہین سکتے یوسف زئی قوم خوش باش ہے سرود اور شعر اور غزل بہت پسند کرتے ہین اونکی باجہ نواز ایک خاص قوم ہے میراسی یا ڈوم اونکا باجہ نقارہ سورنا طبل سارنگی رباب ہے مگر رباب نیختون لوگ بھی بجاتے ہین اور رباب کے ساتھہ گاتی بھی ہین رباب نوازی سی کوئی نیختون عار نہین کرتا یوسف زئی لوگ قلعہ رانے اور حجرون اور سفر مین بھی غزل اور لنڈائی بزبان پشتو ایک اونچی آواز و سوز کے ساتھہ گاتی ہین میراسی نقلین بھی کرتی ہین اور خود کیت بناتی ہین اونکی گیت مین اکثر بہادرون کی لڑائیون کا ذکر اور صفت ہوتی ہی مگر عاشقانہ گیت اور مزاخانہ چاربیتہ بھی بہت ہوتی ہین بعضی گیتون مین بی حیا اور خراب ذکر بھی ہوتا ہے +

عورتون کا

ناچنا گانا علیحدہ ہوتا ہے مردمان کی ساتھہ شامل نہین ہوتی مگر خاص تیوہار عیدین وغیرہ کی سوا ہی عورات کا ایسا مجمع خوشی والا نہین ہوتا اکثر اوقات گہر کی معمولی کامون مین مشغول رہتی ہین اور ایک گہر سی دوسری گہر مین پھرتی ہین اور باتین کرتی ہین اور آپسمین لڑتی ہین اور قریب کل کی خواندہ نہین ہوتی شاید ایک یا دو ہونگے جب باہر پھرتی ہین تو چپ رہتی ہین اور غیر محرم سی مونہہ چھپاتی ہین یوسف زئی کی عورات کا دل بہت دلاور ہوتا ہے وہ اپنی شوہرونکو لڑای اور خونریزی کی ترغیب اور دلیری دیتی ہین عورات کی روزمرہ کی خانگی اور معمولی کام یہہ ہین پانی لانا دودہ دہڑکنا اور کھانا پکانا چکی پر خوراک کیواسطی دانہ پیسنی اور سوت کاٹنا بڑے لوگون کی مستورات ہین وہ بھی اپنی خوشی کے ساتھہ گہر کا کام کرتی ہین لیکن وہ زیادہ اپنی آرایش اور زیورات اور پارچات اور سر کی زلفین کوندنے مین مشغول رہتی ہین ہاتھہ پانون پر نگریزا یعنی حنا اور آنکھون مین سرمہ لگانی کی شوق بھی خاصا ہوتا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اور اپنی رشتہ دارون کی قبرون پر عورات بہت جاتی ہین خصوص جمعہ کے روز گورستان مین بہت پیر و جوان عورات پھرتی نظر آتی ہین کوئی خاموش پھرتی ہین اور قبرون پر پھول اور پتہار اور پھلکری رکھتی ہین اور بعضی بیٹھہ کر روتی ہین اور بین کرتی ہین اور سوز کے ساتھہ مردہ کو پکارتی ہین متوفی کا افسوس اور غم کرنا خاص عورتون کا کام معلوم ہوتا ہی رواج قدیمی جب کوئی مرجاوی تو سب عورات اوس گندی کی اور دیگر ہمسایہ متوفی کے گہر جمع ہوتی ہین اور وہان وہ بین کرتی ہین اور سوتے پیٹتی ہین اور پٹنے کی وقت زمین پر پاؤن مارکر پھرتی ہین اور دونون ہاتھہ ہر دو رخسارہ و سینہ پر مارتی ہین حتی کہ بعضی جگری غم والونکی مونہہ اور سینہ اس زدوضرب مین سوج جاتا ہے اور نیلہ ہوجاتا ہی اس پٹنی والونکی آگے ایک تجربہ کار عورت بطور سرگروہ لاہنی کا آواز دیتی ہے اور اوسکی آواز کی بعد سب لروہ عورات جو اوس سی پیچھی ہوتا ہے یہہ آواز بنکالتا ہی ہائی ہائی ہوائی اور پٹتی ہین

ذکر خانقاہ اور میلونکا

اس ملک کی لوگ جن زیارتون کی زیادہ معتقد ہین اور وہان جاتی ہین اون مین سی یہہ تین خانقاہ زیادہ مشہور ہین پیر بابا کی خانقاہ ملک بنیر مین جنڈا کی زیارت بنّا ور مین کاکا صاحب کی خانقاہ خٹک کی علاقی مین و آخر الذکر پر تین چار روز تک سال مین ایکدفعہ میلہ لگتا ہی اور بہت لوگ جمع ہوتی ہین بہ مقابلے پہلی بنّا ور مین جنڈا کا میلہ اور بعد رمضان کاکا صاحب کی زیارت پر ہندو اور سوداگر بیوپاری بہی بہت جمع ہوتی ہین اور میدان پر بیٹھکر ہر قسم کی چیز فروخت کرتے ہین کشتی مداریہ نیزہ بازی و عجزہ اکثر قسم کی کہیل کہیلتی ہین قمار باز اور طوائف بہی ہوتے ہین اور اس میلہ مین دشمن تک بہی ملجاتی ہین اور اپنا تنازعہ شمشیر سی فیصلہ کرلیتی ہین سرکار انگریزی کی عملداری سی پہلے ہمیشہ ان میلون پر کشت وخون ہوتی تہی فی الحال انتظام کی سبب بہی اتنا فساد نہین ہے مگر تاہم چند واردات ہوجاتی ہین پیر بابا کی خانقاہ پر بیاباں ویرانہ جگہہ پر واقع ہونیکے کوئی عام میلہ معین نہین ہوتا مگر اکثر لوگ اونکی متبرک مزار پر جاتی ہین اور بمقام جوگیانو سبز جو کوہ الم کی دامن موسوم طور تاباکی اوپر واقع ہی بہادر کی موسم مین ہندو مسلمان

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جاتی ہین اور تین روز تک وہان مقیم رہکر خوشی کرتے ہین اس میلہ کو ہندو لوگ رام تخت کہتے ہین اور جو لوگ ہندو جاتی ہین وہ آپسمین باجہہ کرکے دو تین سو روپیہ تک جمع کرتی ہین اور اوس علاقہ کے خانکو دیتی ہین وہ نہین جانے دیتا علاوہ اسکے عید ین کی تیوہار پر لوگ اپنی اپنی گانو مین خوشی کرتی ہین اور عورات بہی جمع ہوتی ہین اور گہلتی اور گاتی ہین اور پینگ جہولتی ہین +

حال اخوند صاحب سواتہہ کا

چونکہ قوم یوسف زئی کی ملک سواتہہ مین اس مشہور شخص کی سکونت ہی لہذا مختصراً ذکر اسکا کیا جاتا ہی واضح ہو کہ نام اخوند صاحب کا عبد الغفور ہی ۱۲۱۰ ہجری مین یا اوسکی قریب جسکو عرصہ تہتر برس کا ہوا علاقہ برسواتہہ مین پیدا ہوی اونکی والدین کی خبر ٹہیک نہین معلوم ہوتی مگر غریب آدمی چرواہی کی طور پر تہی قوم اونکی صافی یا صابی ہی یہہ قوم قدیم سے سٹرنی افغانون کی ساتہہ ایک استانہ چلا آتا ہی بعضی لوگ قوم صافی کو سید سے نسبت دیتی ہین اور بعضی سٹرنی افغانون کی ایک شاخ سمجہتی ہین مگر قابل اطمینان صحت حاصل نہین ہوسکتی غالب ہی کہ قوم سٹرہ بن کی ساتہہ بطور وصلی کہ نسبی یہہ شاخ شاخ ہوگئی ہے جب عبد الغفور صاحب لڑکا تہا تو والدین کے حکم سے مویشی چرایا کرتا تہا مگر خورد سال عمر مین ہی خداوند کریم نے اوسکی وجود مین پرہیزگاری اسقدر پیدا کی تہی کہ جس گلہ و میش کا دودہ پیا کرتی تہی اوسکو رسی سے پکڑا چرایا کرتا تہا - تاکہ حرام بچہ نے زراعت نہ کہا جاوی جب اٹہارہ برس کی عمر ہوئی تو تارک دنیا ہوکر موضع برن گولہ مین چلا گیا پشتو لکہنا سیکہا اور مدت تک طالب العلم رہا آخر کو گوجر گہڑی علاقہ یوسف زئی مین آئی اور عبد الحکیم اخون زادہ کی مسجد مین رہنے لگی چند عرصہ بعد تو رڈہیری مین جاکر صاحبزادہ محمد شعیب کی جو مشہور آدمی تہی مرید ہوگئی یہہ صاحبزادہ مرید تہا حافظ جی صاحب عمر زئی کا اور حافظ جی صاحب مرید تہی بشونی صاحب مشہور صاحب طریقت فقیر بہیر والی کی اور وہ اسواسطے مشہور تہی کہ اونکی مرید چارون طریق سیکہتی تہی نقشبندیہ سہروردیہ قادریہ چشتیہ - اخوند عبد الغفور صاحب نے پہلا طریقہ اختیار کیا اور متصل ہنڈ کی موضع بیکی لب دریا سندہ پر قیام کرکے یہہ طریق جاری کیا اور وہان ایک جہوپڑی یعنی زورخانہ بنایا جسمین بارہ برس تک معبود حقیقی کی عبادت کرتی رہی ہین کہ بارہ برس مین اونہون نے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

لحہ ہمو کہا کہا کرا ور پانی پیکر گذارہ کیا بیکے مین اپنی عبادت اور فضل آبزدی کی سب سی مشہور ہوئی اور
لوگ اونکی پاس آنے لگی مگر اسی عرصہ مین سید احمد اور خادی خان کی معاملہ مین دخل دینی سی لوگون نے
اونکو چھوڑ دیا بعد چند عرصہ کی بعد زیارت غلامان تپہ خدرزئی مین جا رہی اور وہان پہر پہلے طرح مشہور ہوئے
وہانسی موضع سلیم خان مین جاکر قرار گزین ہوی جہان بہت لوگ اونکی مرید ہوگئی اور اونکا نام دور تک
مشہور ہو گیا ۱۸۳۵ء مین جب سیکھہ اور افغانون کی لڑائی ہوتی تہی تو امیر دوست محمد خان نے
اخوند صاحب کا نام سُنکر واسطی شمولیت جہاد خیبر مین اونکو طلب کیا اور وہ بہت سی غازی اور
طالب العلم لیکر خیبر مین پہونچی مگر وہان سلطان محمد خان کی منصوبہ بنی معاملہ بیگاڑ دیا تہا جب امیر کے
فوج قبل از جنگ واپس چلی گئی تو اخوند صاحب باجوڑ کی طرف فرار ہوئی اور ہمراہیون نے
اونکا ساتہہ ترک کیا چند عرصہ پہرنے کے بعد کوہ رانی زئی مین بمقام گل درہ جا رہی جہان اونکا
نام زیادہ چمکا اور چند مدت پیچہی اوسکی موضع سیدو علاقہ سوات مین اونکو کچہ زمین دی گئی جہان
وہ ابتک رہتی ہین موضع سیدو مین پہونچکر اونہون نے نیک بی بی نامی قوم مین سی شادی
کری اور اوس بی بی سے اونکی دو فرزند ہین ۱۸۶۳ء مین بمقام درہ امبیلہ جو گورنمنٹ انگریزی
کی فوج سی بہیڑوال وغیرہ پہاڑی لوگون نے مقابلہ کیا اونمین یہہ بہی شامل تہی ہر چند کہ اہالیان
سوات کو اونکی شمولیت کی امید اس باعث کم تہی کہ پہلے انسی کبہی کوی ارادہ مخالفت بسرکار
انگریزی ظاہر نہین ہوا تہا لوگ بیان کرتے ہین کہ اونکی آنے کا سبب یہہ تہا کہ مولوی عبداللہ
وہابی کی روز افزون رو کی سبب سی اونکو رشک پیدا ہوا تہا اخوند صاحب کی بہت مرید
ہین اور لوگ اونکی غایت درجہ تک تعظیم اور تکریم کرتا ہے نہ صرف ایک قوم یوسف زئی جسمین وہ
رہتی ہین بلکہ کل مشرقی حصہ **افغانستان** اور دوابہ سندہ ساگر کی لوگ اور بعضی مغربی افغانستان
کے بہی جو اونکا نام سُنے تعظیم کرتا ہے اور دور دور سی لوگ اونکی زیارت کی واسطی جاتی ہین اور مرجع خاص
وعام ہے جو لوگ اونکی پاس جاوین اونکو لنگر سی روٹی ملتی ہے اور مرید اور پیش خدمت اخوند صاحب
کی اونکو مہانداری کا بندوبست کرتے ہین مذہب کی معاملہ مین وہ احکام جاری کرتے ہین اور اونکو

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سب اہل سنت جماعت مسلمان مانتے ہین اور نہایت اعلیٰ قدر کرتے ہین اور اونکی مرید مطیع اس
تمام نواح مین بکثرت ملتے ہین آخوند صاحب کی اوقات ہر ایک نیک کام کی واسطے منقسم ہین اور
ہمیشہ دنکو روزہ رکھتے ہین اور منہیات اور مکروہات کا بر ہیز غایت درجہ تک کرتے ہین ٭

مختصر قصہ دُرخانے و آدم خان

چونکہ یہہ قصہ اس قوم بلکہ اکثر افغانی قومون مین مشہور ہے اور یوسف زئی لوگونکی مجمع مین رباب
کی ساتھہ بڑی سوز سی گایا جاتا ہے اور پشتو کی زبان مین بطور نظم منظوم بھی مگر وہ بہت طول اور
اکثر خلاف واقع آمیزش سی مملو ہی قابل تحریر صرف اسقدر ہی کہ آدم خان ولد حسن خان قوم میہہ جنیل
یوسف زئی ایک شوقین اور خوبصورت جوان تہا رباب نوازی مین اپنا ثانی نہین رکھتا تہا
اور شکار کی بہی بہت شوق تہی اور بہت رباب نواز اوسکی مجلس مین حاضر رہتے تہے اسکی جاگیر کونسے
مین مختلف روایات ہین بعضی کہتے ہین کہ بنیر کا رہنے والہ تہا اور غالب روائیت یہہ ہی کہ برّی کہٹ
علاقہ سواتہہ مین اوسکا گہر تہا اور چونکہ یوسف زئی لوگ بہی اوس عہد مین اکثر کوچی رہتے تہے جب آدم خان
کی کلی قشلاق کے واسطے بمقام ملاکنڈ پہونچی تو اوس جگہہ مسمات دُرخانی کے باپ کا گانو بہی مقیم تہا
دُرخانی کی باپ کا نام ہرجوگی خان قوم حاجی خیل تہا ایک روز آدم خان اپنے اسپ کی نعلبندی کی
واسطے مسمی باتورآہنگر کی دوکان پر آیا اور وہان مسمات دُرخانی بہی دوک کی درستی کیواسطے
آئی تہی دیدہ بازی سی دونون کے باہم تعشق پیدا ہو گیا کہتے ہین کہ جس جگہہ باتورآہنگر کا دوکان تہا
اوسجگہہ درخت فلاہ جو اوسکی دوکان کی سیخ سی سرسبز ہوا اور علامت دوکان آہنگری تا حال کوتل ملاکنڈ
پر متصل راستہ سواتہہ موجود ہی اور اس درخت سی طرف مشرق علامت کہنڈرات باہنڈی گاہ دُرخانی
کا موقع بتلاتی ہین اور وہان ایک چوڑا پتہر ہی جسکی نسبت لوگ کہتے ہین کہ اسپر بیٹہہ کر دُرخانی چرخہ
کاتا کرتی تہی اور آدم خان کی باہنڈا کی نشانی اس درخت سی مغرب موجود ہی الغرض عرصہ
تک اونکا تعشق پوشیدہ رہا جب مسمات بتی سکنہ بازدرہ کی جو سہیلی دُرخانی کی تہی شادی
ہوئی اور وہان دُرخانی بہی گئی اور اپنے حسن کے استغنا سی دُرخانی نے مرد و زن سی پردہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کرنا شروع کیا مگر آخر کو مسمی پیر صالح کی اور آدم خان کے رباب نوازی اور تعشق سے پردہ
چھوڑ کر باہر نکلی تب سی اونکے تعشق کا شہرہ آفاق ہوا اور چونکہ ناطہ دُرخانی کا ہمراہ مسمی پیاوی
ہوچکا تہا اسواسطے کوئی صورت وصل بے غم کی معلوم نہوئی بہ ذریعہ شادی پیاوی کے
آدم خان دُرخانی کو والدین کے گہر سی نکال کر مسمی میرا بی والد مسمات طوطیا زوجہ سابق
اپنی کے گہر لیگیا اور وہان پناہ گزین ہوا مگر میرا بی نے ننگ افغانی کو دغا لگا کر آدم خان
لوگرفتار کر لیا اور دُرخانی کو پکڑ کر بطور قیدی پیاوی کے پاس بہیجدیا اس غم سی بعد چند عرصہ
آدم خان مرگیا اور مسمات دُرخانی قید مین ہمیشہ اپنی غمخوار کے انتظار مین اشک ریزان تہی کہ
ایک روز اوسنے آدم خان کے رباب کا آواز سُنا اور جب باغیچہ سے دیکہا تو مسمی میرو قوال
آدم خان کا وہی رباب بجاتا تہا میرو سی حال انتقال آدم خان کا سُنکر دُرخانی پر غم نے ایسا
ہجوم کیا کہ باعث ضعف قید اور کم خوری اور غم فراق جان بحق تسلیم ہوئی اور اس قوم مین
ان ہردو کا پاک عشق اسقدر مشہور ہے کہ لوگ کہتے ہین کہ بعد دفن دونو ایک جا قبر مین ملگئے اگرچہ
یہہ بات قابل تسلیم نہین مگر ممکن ہے کہ اونکے کسی ہمراز نے اونکو ایک قبر مین کر دیا ہو اسیطرح
اسملک مین ایک یہہ روایت اور اعتقاد بہی ہے کہ آدم خان کی قبر پر جو درخت کریر کا ہی اوسکی
لکڑی سی اگر کوئی شخص ناخون بجا کر رباب سیکہی تو جلد اموخت کر سکتا ہی

ذکر قوم گگیانے کا

جیسا کہ اوپر ذکر ہوا قوم گگیانی بہی خوخی سے متعلق ہے مگر اس شاخ کی اصلیت کا حال اخوند درویزہ
اپنی کتاب مین اسطرح لکہتا ہے کہ مسمی ٹک ابن خوشی کی اولاد نرینہ نہین تہی صرف ایک دختر تہی
مسمات کانی باپ نے اوسکا نکاح اپنی شبان موسوم بزر کی یا زیرک کی تہا کر دیا اور نسل گگیانی پیدا
ہوا اور اوس ماد ری ذریعہ مسمی ٹک کی اولاد سی شمار ہوا گگیانی لوگ کابل تک دیگر قوم خوخی کے
ساتہہ رہی جب مرزا الغ بیگ کے وقت یہہ قوم نواح کابل مین قرار گزین ہوئی تو یوسف زئی
کے ساتہہ گگیانیون کی عداوت شروع ہوئی نبیاد عداوت اسی اوٹہی کہ ایک عورت جسکا ناطہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

خان قوم گگیانی کے ساتھہ ہوا تہا اوسکو یوسف زئی قوم کا ایک آدمی ورغلان کر لیگیا گگیانی لوگ
اس سبب سی بہت غصہ ہوکر شدید دشمن یوسف زئی کی بنی مسمی جنگا قوم گگیانی کے ترغیب سو
یوسف زیون کے معتبر ملک حاکم کابل کے حکم اور حضور مین مارے گئی کابل سی بعد گگیانی لوگ
ملک لغمان کے علاقہ باسول مین چلے آئی اور یہہ بابر بادشاہ کی حکم سے خارج ہوکر نہنگرہار کیطرف آئی
اور یہہ ملک احمد زئی روہی آوری کے طور پر جاکر بوعدہ دینی ملک دوابہ بہت مقابلہ قوم دلازاک اپنے
شامل کئی اور فتح کے بعد گگیانیون کو علاقہ دوابہ جو درمیان دریای کابل اور سواتہہ کے ہی ملا اور
نیز کچہہ حصہ باجوڑ کا بہی اونکے قبضہ مین آیا تہا مگر اوس سی ترکلانی قوم نے بیدخل کردئی اب یہہ
قوم اکثر دوابہ مین آباد ہی اور تعداد اسکی تخمیناً پانچہزار گہر بیان کرتے ہین انکا دستور کچہہ یوسف
اور بعضی باجوڑ کے لوگونسی ملتا ہے اکثر پیشہ زراعت کا ہی رکہتی ہین ٭

ذکر قوم ترکلانی کا

اس قوم کو افغان اپنی روزمرہ مین ترکانی بہی کہتی ہین مسمی ترک اس قوم کا بانی و مورث اعلی مسمی
حشی یا خوگنی کا بیٹا مسمات بستو کی شکم سے تہا جنکا حال کچہہ پہلے لکہا گیا ہے ترکلانی سی نیچے باوجود
تلاش بہت کی صحیح شجرہ نسبت قابل اطمینان نہین مل سکا اور چونکہ اوس قوم کی لوگ یہان نہین
آتے اسواسطی کا مل حال ملنا دشوار ہوا مگر اس قوم کے دو ہشیار آدمیونسی جنمین سی ایک خاص
باجوڑ کا بہی رہنے والا تہا میرے ملاقات ہوئی اونکے بیان کتفق سی واضح ہوتا ہی کہ ترکلانی قوم اوپر
چار شاخون مین منقسم ہے سلار زئی جو دو دیگر مشک و براول مین بہی رہتی ہین اس شاخ کے
آدمیونکی تعداد بارہ ہزار بیان کرتی ہین دوم مہمند جسکی دو فرعہ ہین کگا زئی اور دودمہمند اونکو بہی بارہ
ہزار شمار کرتے ہین سوم یوسوزئی جسکی تعداد اسلحہ بندان چہہ ہزار مشہور ہے چہارم اسمعیل زئی وہ بہی
چہہ ہزار ہونگے علاوہ اونکے براولی دس ہزار تبلاتی ہین ٭

ملک باجوڑ

جسمین یہہ قوم رہتی ہی ایک پہاڑی علاقہ بسرسبز خوش ہوا ہی باجوڑ کی مغرب کیطرف ہندوکش کا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

پہاڑ اور مشرق کوہ مقبوضہ اتمان خیل اور شمال ہی کوہ ہندوکش ہی جسمین کافرسیاہ پوش رہتے ہین اور جنوب کوہ ہندان ہی وادی باجوڑ میدان ہی قریب پچیس میل طول مشرق بایل شمال سے مغرب بایل جنوب تک اور بارہ میل شمال سے جنوب کو عرض ہی اوس مین گندم کے پیداوار زیادہ ہوتے ہین پشت اور غلون کے دو بڑے قصبے ہین ایک خاص باجوڑ جسکو شہر کہتے ہین دوسرا ناوگئی ان مین قریب ایک ایک ہزار گہر کی آبادی ہوگی اور قصبہ جندول اور میاگلے ہے باجوڑ مین مشہور ہین میدان پنجکوڑہ کی ساتھہ ایک درہ ملتا ہی بطور وادی کے جسکا نام براول ہی براول کا ایکحصہ اچھا آباد اور بافیماندہ جنگل سے لدا ہوا ہی اوس جنگل مین بہت قسم کے جانور ہوتی ہین بعضی جگہہ ایسی ہی کہ وہان کثرت جنگل سے دہوپ بھی نہین لگتی دراصل براول بھی متعلق باجوڑ کی ایک علاقہ ہی اوسکی سکنا کو براولی کہتے ہین صرف فرق اتنا ہی کہ براول کا خان علیحدہ ہوتا ہی چودہوین صدے عیسوے کے بیچ قوم ترکلانی نے جو خوخی کی شاخ ہی اسملک کو فتح کیا غالبًا قوم دیگان سے یہہ ملک ترکلانیون نے لیا ہے اب باجوڑ کے قابض ترکلانی افغان ہین مگر دیگر قومون کے بانشندی بھی اس تفصیل سے آباد ہین شمال کے اونچے پہاڑ پر کافر جو مسلمان ہوگئی تھی رہتی ہین اونسے شمال کافرسیاہ پوش کا علاقہ ہی قوم صافی چار ہزار قوم دیگان تیس ہزار بہر دو کنارہ دریائی باجوڑ قوم شنیواری کی لوگ چار ہزار آدمی اوپر ہندکے بھی میدان باجوڑ مین خلط ملط ہوگئی ہین میدان کے رہنے والون کو تردو باری کہتے ہین انفصیل صاحب اپنی کتاب مین بتعداد قوم ترکلانی کے شمار آدمیونکے نہین لکھتی مگر دس بارہ ہزار گہر تخمینًا بتلاتے ہین اس انداز سے غالبًا بتعداد ذیروح اس قوم کے جو اوپر لکھی گئے ہی قریب صحت کی ہوگی ترکلانی قوم کے خان اپنی ملک مین بہت اختیار رکھتے ہین اور باصطلاح زبان خود خان کو بادشاہ اور باز کہتے ہین الحال غلام حیدر خان ناوگی مین اور فیض طلب خان جندول مین نامی اور مشہور رئیس ہے اور علاقہ براول مین فیروز خان اور قوم اسمعیل زئی کا ملک گل محمد خان اور حیدر خان سکنہ ناوگی بڑا خان ہی و میرآن خان سکنہ شہہ باجوڑ بھی مشہور اور صاحب اختیار خان ہین یہہ خان لوگ اپنی رعایا غیر از قوم افغان سے بابت زمینات بارانی پنجحصہ پیداوار سے اور نصف حصہ نہری زمین سے محصول لیتے ہین اور دوکان

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

آہن سی بہی چہارم حصہ لیا کرتے ہین اس آمدن کے تعداد تخمیناً ایک لاکہہ سی کم نہین ہی اور جو افغان اپنے
علوکہ زمینات رکہتے ہین وہ لوگ گرچہ پیدا وار سی حصہ معین نہین دیتے مگر بیگار اور لشکر کشی کیوقت خان کا
لشکر ہوتے ہین اور خان کو اختیار ہی کہ جرایم کی پاداش مین حسب مراضی خود سزا دیوی جلا وطنی اور قید
اور مارنے اور جرمانہ اور تاراج کا اختیار خان کو ہی مگر اکثر جرمانہ کیا جاتا ہے اور عدالت کی کام مین
بدون اندیشہ لڑائی خان کم دخل دیتا ہی ملکان اور سفید ریش دیہہ فیصلہ کرتے ہین کبہی کبہی باجوڑ
کے لوگ غارت اور غلام پکڑ لانیکی واسطی کافرون کے ملک پر حملہ کرتے ہین اور اونسی لڑتے ہین پیشہ
قوم کا زیادہ تر کاشتکاری ہی مگر تجارتی لوگ آہن بنا کر فروخت کیواسطی باہر لاتی ہین اور باہر سی
لیڑا اور قندوہان جاتا ہی طریق لوہا بنانے کا یہہ ہی کہ عورات ریگ سیاہ کو محنت سی جمع کرتی ہین
فی روز ایک عورت قریب چہہ سیر ریگ جمع کر کی دوکان آہنگران مین اوس ریگ کو ڈال کر
آگ کا زور دیتی ہین اور وہ ریگ گلکر نیچے بہتی ہی اور بطور چکنے کے اول لوہا خام بنتا ہی اور پہر اوسکو
تاؤ دیکر گٹی بناتی ہین لوہا باجوڑ کا گرچہ میلا مگر بعد صفا کرنے کے اچہا ہوتا ہے پشاور اور علاقہ
یوسف زئی اور حضرو تک فروخت کیواسطی لاتے ہین +

قوم صافی معروف صابی

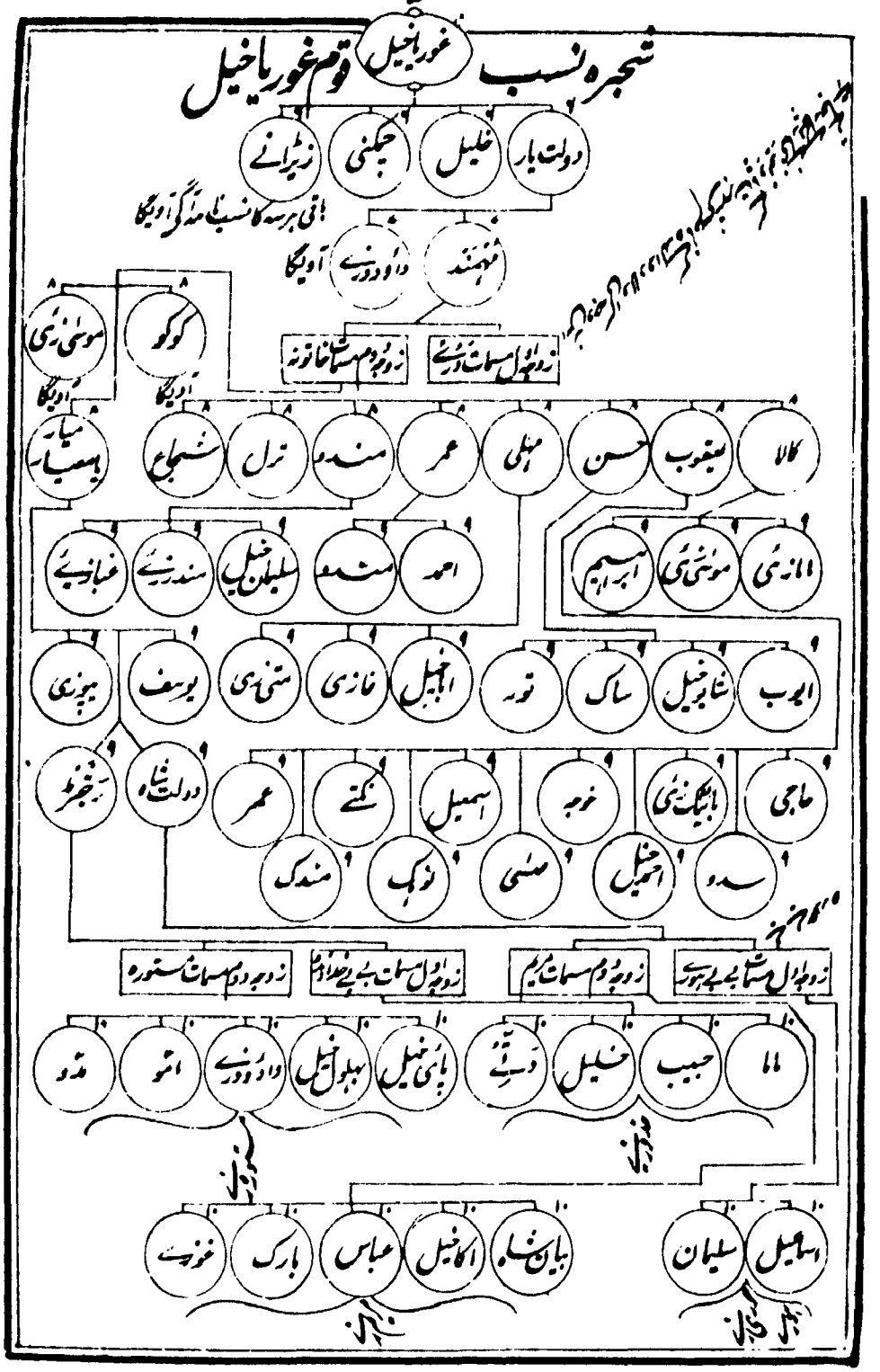
اس قوم کے چہہ شاخین اس تفصیل سے ہین قندہاری مسنوود گربز ودہیر گاگی زیئی خاوی خیل
یہہ قوم اپنے آپ کو سربنی افغان سی سمجہتی ہین اور کبہی اپنی صورت اعلی صافی کو غلزیئی کا
بہائی یا بیٹا بیان کرتے ہین مگر سربن اور غلزیئی کے ساتہہ انکی کرسی نامہ کی شمولیت کسی طرحہ
تحقیقات سی نہ مل سکے الا اسمین شک نہین کہ قوم شیخی خواہ خوخی نسل سربن کی شامل قوم صافی بطور
وصلی کے چلے آتی ہین باعث اسکا ذکر تبدیل اقوالم خوخی کیا گیا اب ہماری عصر مین اس قوم کا زیادہ
گروہ بمقام شنور کہ نواح باجوڑ مین ہا بین ملک ترکلانی اور مہمند اور آتمان خیل کے آباد ہے اور بچہہ
تکاوہ مین بہی کابل سے شمال رہتی ہین اور کوہاٹ مین بہی ہین سواتہہ مین بہی اکثر دیہات انکی ایک
دو گہر سے خالی نہین ہونگے اخوند صاحب علیہ الرحمۃ سواتہہ والہ بہی اسی قوم مین سی تہے قندہاری ہی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

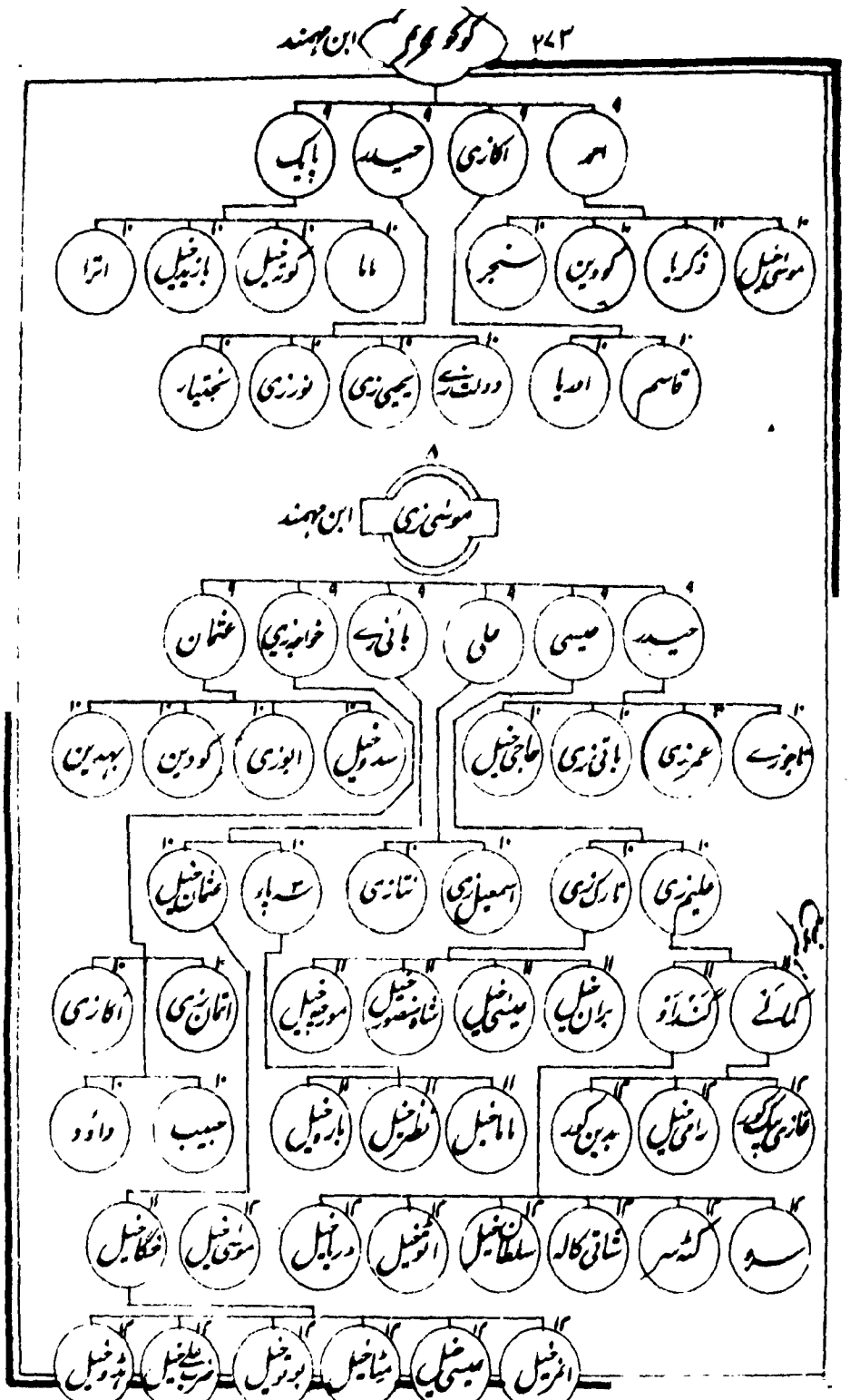
صافی لوگ اکثر زمینداری پیشہ اور کم آزار ہین کل افغانستان مین اس قوم کا تخمیناً بارہ ہزار گھر ہوگا
مگر متفرق اور کم مشہور قوم ہے +

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

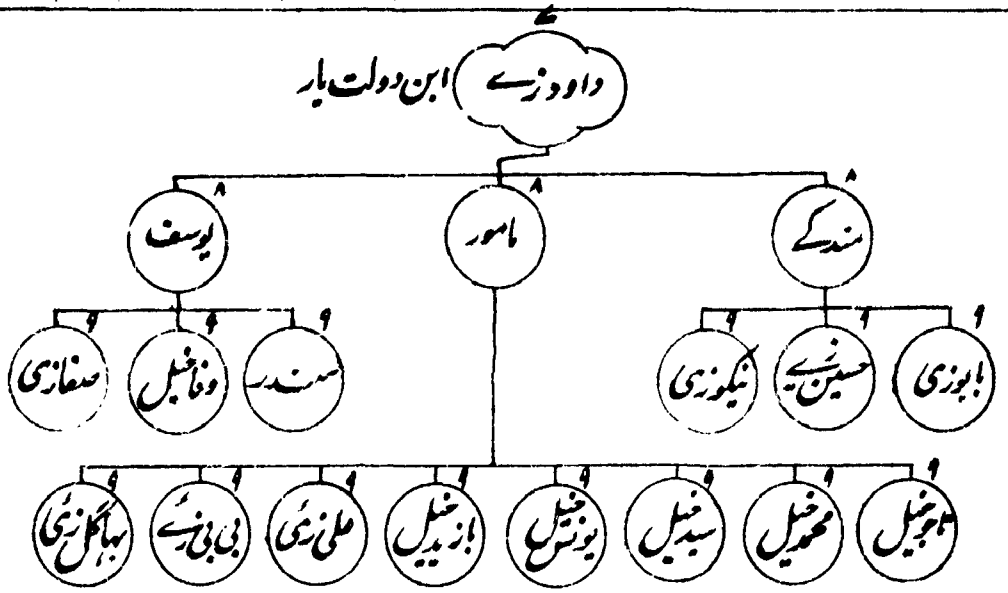
شجرہ نسب قوم غوریا خیل

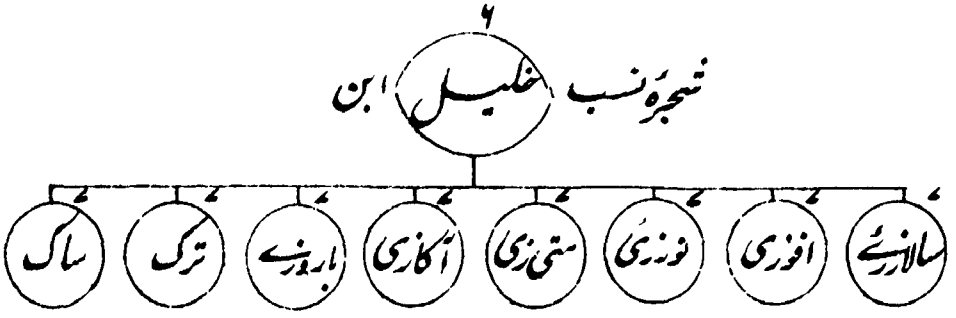


Courtesy www.pdfbooksfree.pk



Courtesy www.pdfbooksfree.pk

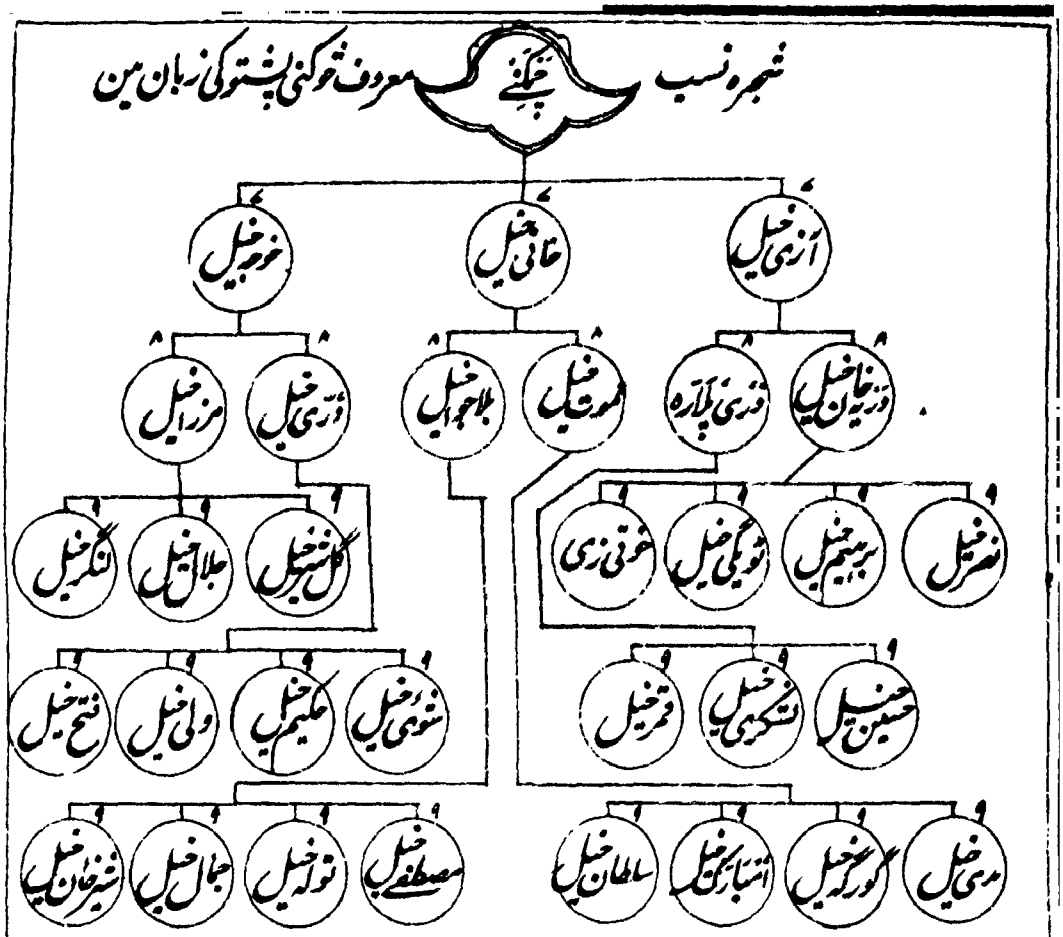




نوٹ

قوم داودزئی اور خلیل کے نیچے کی شاخون کا شجرہ نسب مفصل نہین مل سکا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



Courtesy www.pdfbooksfree.pk

مجملا قوم غوریا خیل

اس قوم کا شجرہ نسب اوپر درج ہوچکا ہی جس سی معلوم ہوگا کہ یہہ قوم بہی خرشبون ابن سٹرن کی نسل سی ہے اونکا مورث اعلی موسوم غرئی یا غوریا تہا جس سبب سے مجملا اوسکی نسل کو غوریا خیل کہتی ہین غوریا کی چہار پسر صلبی تہی ایک دولت یار جسکے فرزندون سی تہمند و داؤد زئی دو قوم ہین دوسرا خلیل تیسرا چمکنی چوتہا زیڑان تین بہائیون کے اولاد مدت تک ایک جگہہ آباد رہی مگر چوتہا بہائے چمکنی اپنی زندگی مین علیحدہ ہوگیا سبب علیحدگی اوسکا تاریخ مرصع زبان پشتو مین یہہ لکہا ہی کہ ایک روز ہر چہار برادرون نی گوسفند حلال کیا تہا اوسکو باہم تقسیم کیا مگر تقسیم کے وقت چمکنی بہولا دیا اور اوسکو حصہ شوربا سی ندیا اسی بات پر چمکنی آزردہ ہوکر باقی تین بہائیون سی علیحدہ ہوگیا اور تا بتک اوسکے اولاد علیحدہ رہتی ہی ابتدای مین قوم غوریا خیل نواح قندہار مین آباد تہے جیسا کہ قوم یوسف زئی وغیرہ خوخی کی حال مین کچہہ ذکر انکا بہی آگیا ہی وہان سی نہیں معلوم کیونکر اوٹہہ کر غزنین سی مغرب رود تزنک کے کنارہ پر آباد ہوی سنہ چودہ سو اور پندرہ سو عیسوی کے بیچ یہہ لوگ نواح غزنین مین آباد تہے بابر بادشاہ کی ابتدائی آمد مین قریب سنہ نو سو دس ۹۱۰ ہجری کی یہہ لوگ غزنین سی جنوب و مغرب رہتی تہے اور اوسوقت قریب کل کے یہہ قوم پیشہ مویشی داری اور مال چرائی کا رکہتی تہی غزنین سی جلاوطن ہونی کی غالب دو سبب معلوم ہوتے ہین ایک قوم ہزارہ کی مورچہ اور بدی سی عہدہ برا نہوسکی دوم مغل کی تسلط سی تنگ ہوکر تیہ تیہ متفرق اوس ملک سی روانہ ہوکر نواح کابل اور ننگرہار مین چند عرصہ قیام کیا اور جمعیت حاصل کرکے خانہ کوچ پشاور کے طرف روانہ ہوئے قوم دلازاک جو پہلے سی پشاور پر قابض تہی اونسی اس قوم کی بمقام موضع سلطان پوری جسکو لوگ جنگ پوری بہی کہتی تہے سخت لڑائی ہوئی کہتی ہین کہ شاہزادہ کامران ابن بابر شاہ کی بہی کچہہ اعانت اس قوم کو تہے دلازاکون کو اوس خونخوار لڑائی مین شکست ہوئی بعض تلوار سے ماری گئی اور بہت لوگ ہزار خلنے کے نالہ مین غرق ہوئی وہ نالہ اپنی معمولی قوت اسقدر نہین رکہتا تہا مگر خدا پاک کی قدرت سی اوس روز اوس نالہ کے سر پر اسقدر کثرت سی بارش ہوئی کہ دلازاکون کی غرق آبی کے واسطے وہ سیلاب ایک

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

چھوٹا طوفان بن گیا اوس فتح کے بعد ملک مقبوضہ حال قوم مہمند داؤد زئے خلیل کے قبضہ مین آگیا اور وسیع میدان پشاور کا اونہون نے لیلیا و لازاک دریا لنڈہ سے عبور کرکے سپرہ لنگر کوٹ وغیرہ نواح مین جا آباد ہوئے بعد اوسکی جب قوم یوسف زئی کا سردار خان کچو تہا تو باہم اس قوم اور یوسف زیون کے بمقام شیخ ٹپور بڑی سخت لڑائی ہوئی غوریاخیلون کو بہت نقصان پہونچا خصوصًا شاخ خلیل کے لوگ جو بہت لڑنی والی تہی زیادہ ماری گئی الا باوجود ہزیمت کی یوسف زیون نے اتنی جرات نہ کرے کہ اونکے مقبوضہ ملک پر قابض ہوسکین قوم کے بڑی ملک یا خان کو پشاور کے غوریاخیل ارباب کہتی ہین اور اونکی اختیارات مین تفاوت ہی بعضی جگہہ اس قوم مین زیادہ رسوخ رکہتی ہین اور بعضی جگہہ کم۔ گہر اور بعضی دستور پشاور کے قومون کا اور خوراک پوشاک کچہہ یوسف زئے کے مطابق ہی زمستان مین اکثر نیلا رنگ کا سینہ بند روئی دار پہرتے ہین اور جب گرمی ہوتے ہے تو اوسکو اوتار کر ایک لمبا اور فراخ حلقہ رکہتی ہین اور سفید یا نیلی دستار سر پر ہوتی ہی ایک لونگے پشاور ے جو خواہ کمر پر اکثر باندہتی ہین یا کاندہی پر ہوتی ہے ہمیشہ پہرتے ہین بزدرانی کی بیچ پشاور کے غوریاخیل حرام خوری کے معاملہ مین نیک چلن ہین مگر چالاک اور ہوشیار اور دغاباز بہ نسبت اکثر افغانون زیادہ ہین حسد بہی بہت ہی جنبہ داری سی کوئی خالی نہین دشمنی کو در پردہ چلاتے ہین آدمی شکیل اور پورہ قد مضبوط ہوتے ہین ؛

مہمند

جو میدان پشاور علاقہ سرکار مین رہتی ہین قریب بارہ ہزار گہر ہونگے اونکا راہ ورسم اور تعلق برمہند کے ساتہہ کچہہ نہین ملتا بدون اسکے کہ ہم قوم ہین ؛

برمہند

کا حال زیادہ لکہنے کے لایق ہی انکو دغزہ مہمند بہی کہتی ہین یعنی مہمند پہاڑ کے رہنی والی انکی پہاڑے علاقہ کا بیان اسطرح ہوسکتا ہے کہ قوم اُتمان خیل سی مغربے پہاڑ دریائی کابل تک اور اوسطرف دریای قاشقار یعنی ہودکو نڑ کے مشرقی کوہ کی قریب تک یہہ سب پہاڑ برمہند کی قبضی مین ہین سوائے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اون پہاڑون کی وہ میدان جو اونکے پہاڑ اور دریای کابل کے مابین واقع ہی اور نیز بعضی پہاڑ
جو دریای کابل کی ملحق جنوبی کنارہ پر ہین وہ بہی اونکی قبضی مین ہین جنوبے حصہ برمہند کی ملک کا
خیبر کے ساتہہ شامل ہے اور اسی سبب سے یہہ لوگ بعض وقت خیبریون مین بہی شمار کئے جاتی ہین انکے
پہاڑ اکثر چہوٹے مگر پتہروا اور بڑی سخت ہین سوائی کوہ کابل سفرکہ جو دریاء کابل کی شمالے
کنارہ پر واقع ہی درخت بہت تہوڑی ہین اور برف صرف چند روز کیواسطی پڑتے ہی پہاڑ مین اکثر
جگہہ غیر آباد ویرانہ ہی جسمین مزرعی کا درخت خودرو پیدا ہوتا ہی موسم چہار ماہہ کیواسطی سرد ہے مگر گرما
مین گرمی نہایت سخت ہی اوس موسم کی بادسموم سی کبہی کبہی آدمی مرجاتے ہین اور مسافرون کو
اوس ہوا سی خوف ہوتا ہی کہتی ہین کہ یہہ ہوا کوہ مازسی نکلتی ہے جو دریای کابل سی جنوب کیطرف ہی
تعداد برمہند کے دس ہزار گہر بیان کرتے ہین اور ایک مہمند مولف سی تیس ہزار آدمی کہتا تہا مگر اس
ہر دو تعداد پر اعتبار کم ہی بعض ہمسایہ یعنی غیر قوم کے لوگ اور رہبند کے بہی اسمین شامل ہونگے پہاڑ
مین زیادہ تر شاخ موسی زئی مہمند رہتی ہین اون مین شعبہ تارک زئی فرعہ مرچاخیل سی سعادت
لعل پورہ والہ مشہور اور صاحب اختیار اپنی قوم کا خان ہی تارک زئی کی دو شاخین ہر ان خیل
اور عیسی خیل پنڈیالی مین رہتی ہین عثمان خیل مین سید امیر و تاج محمد ملک ہین حکومت عجب طرح کی
ہی خان کا اختیار بہت تہوڑا ہی بجز لڑائی کیوقت کے مگر اوسکا اثر ملکان کی اوپر زیادہ ہی اور
ملکان کا اختیار اپنی اپنی شاخ پر زیادہ ہی خان عدالت کرنے سی کچہہ بہت غرض نہین رکہتا ملک
لوگ بذریعہ جرگہ کی سب تنازعات فیصلہ کرتے ہین خان لعل پورہ والہ کو امیر کابل سی کچہہ انعام
ملتا ہی واسطہ حفاظت راستہ کے اور نیز وہ محصول لیتا ہی کاروان اور مسافرون سی جو پشاور
سی براستہ کڑمو اور تاہ ہتہ آبخانہ کابل وغیرہ کو جاتی ہین ان لوگون کی خوراک اور پوشاک
باجوڑ کی لوگون سی موافق ہی مگر اون کی گہر اکثر چپتر اور رجہوگی ہوتی ہین جسمین صرف تابستان
مین رہتی ہین اسکے بڑے گانو لعل پورہ اور کامہ اور گوشتہ ہی یہہ بڑی قصبی ہین اور نیز
کوٹہے واسطی سکونت کی رکہتی ہین یہہ پہاڑی مہمند اکثر کاشتکاری مین مشغول ہین اور بعض

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

مویشی چڑائی کیواسطی پہاڑون پر رہتی ہین اور بعض چوری اور بعض راہزنے کا پیشہ رکہتی ہین زمستان کی موسم مین دیگر کامون کو معطل کرکے بوریا بادکش چٹلی وغیرہ اشیا مزرے سی بناکر پشاور مین اکثر فروخت کیواسطے لاتے ہین اور غلہ اپنی ملک کی پیدا وار بڑی قصبون مین لاکر فروخت کرکے اوسکی عوض مین نمک کپڑا سفید اور موٹی ریشم کے پارچات اور لونگی وغیرہ خرید کرکے اپنی وطن مین لیجاتی ہین برمہند سی دوخیل سیاہ خیمہ یعنے کنبہ دی مین کوچی رہتی ہین اور شتر رکہتی ہین جو بہار کے موسم مین اپنی مویشی کے گلے لیکر دریائی ہلمند کے سرکیطرف ہزارستان کے نواح مین جاتی ہین صرف یہہ دوخیل برہ دورانی مین سی کوچے ہین ؛

قوم داؤدزئی

ضلع پشاور کے میدان مین دریای کابل سی جنوب آبادی تخمیناً دس ہزار گہر اس قوم کی ہونگی جیسا کہ شجرہ نسب مین درج ہی اس قوم کی اوپر سی بہی تین شاخ ہین مگر اوس سی نیچے بہت فرع اون شاخون سے نکلتی ہین روایت ہی کہ مُندکی پہلا بیٹا داؤدزئی کا دو زوجہ رکہتا تہا زوجہ اول سی مسمی حسین اور زوجہ دوم سی مسمیان نیکو و بابو فرزند تہے جب مُندکی مرگیا تو اوسکے میراث حسین کی ہاتہہ آئی اس سبب سی نیکو اور بابو نی ارادہ قتل اپنی بہائی حسین کا کرکے رات کو اوسکے خوابگاہ مین آئی اور چند شمشیر اوپر بستر حسین کی ماریں مگر چونکہ حسین اونکی غدر سی آگاہ ہوگیا تہا اور دوسرے جگہہ اوس رات سویا تہا اس وجہ سی محفوظ رہا صبح جب ان دو بہائی شقاوت شعاری حسین کو زندہ پایا تو خوف اور شرمندگے سی وطن چہوڑ گئے آخر نیکو کے اولاد ہندوستان مین جابسی اور بابو کی تیراہ کے نواح مین چند گہر متفرق رہتی ہین اور حسین اپنی وطن مین مستقل ہوا

قوم خلیل کی

چہہ ہزار گہر اور تخمیناً باران ہزار اسلحہ بند آدمیونکی تعداد بیان کرتے ہین یہہ بہی پشاور کے میدان مین رہتی ہین انکا شجرہ نسب اگرچہ اوپر درج کیا گیا ہی مگر حال کی شاخون تک قابل اطمینان کرسی نامہ حاصل نہو سکا اس قوم کے چند گہر شہر قندہار مین معہ چند خانجات ہمند وغیرہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بردرانی کی رہتی ہین اور وہان اونکو صرف بردرانی کہتی ہین غالبًا احمد شاہ ابدالی کیوقت سی
وہان جاکر آباد ہوئی ہین شہر قندہار مین ایک علیحدہ محلہ بردرانی کا ہی اون مین سے سرگروہ
شنواری قوم کے کہے ہین ؛

قوم چمکنی

شروع حال قوم غوریا خیل مین جسکی شاخ چمکنی ہی سبب علیحدگے اس قوم کا باقی غوریا خیلون سے
لکہا گیا ہی یہہ قوم متفرق جگہہ پہرتی رہی فی الحال انکا ایک گانو علاقہ پشاور مین اسی نام سے
آباد ہی اور باقی کل قوم چمکنی کوہ سفید مین علاقہ کرم سی شمال آباد ہے اگرچہ کوہ سفید کے چمکنی نیچے
کم آتی ہین مگر ایک ہوشیار شخص اس قوم کا کوہ سفید سے میرے پاس آیا اوسکی زبانی شجرہ
نسب قوم چمکنی کا اوپر درج ہوچکا ہی اوسکا بیان ہی کہ احمد شاہ ابدالی کی شمار کیوقت اس قوم کے
ذی روح آدمیون کی تعداد نو ہزار شمار مین آئی تہی اور فی زمانہ چہہ ہزار اسلحہ بند آدمیون
کی تعداد ہی مگر مؤلف کی نزدیک اس سی کچہہ کم ہونگے اونکی علاقہ مین اکثر بارانی زمینات ہین الا
بباعث سردی موسم اون مین زراعت گندم اور جو و مکئی عمدہ قسم کے پیدا ہوتے ہے کپاس اور
چاول نہین ہوتی چاول علاقہ کرم سی اور کپڑا کپاس کا بنون اور بنگش اور پشاور کیطرف سی آتا ہی
عمومًا انکی پوشاک اپنی وطن مین اون سفید سی بنتی ہی قوم آفریدی ان سی گوسفند خرید کر لیجاتے
ہین اور شہد اور روغن زرد بہی فروخت کیواسطی بنگش اور کرم کو لاتی ہین اوسکے بدلہ مین نمک
اور پارچہ اور کبہی غلہ خرید لیجاتی ہین ملکان کا اختیار قوم پر بہت ہی فی الحال شاخ آزی خیل مین مسمی
اوین اور اکبر ملک ہین اور شاخ خانی خیل مین عمر خان اور مست خان امبارک خیل اور فتح خان
بلاجوا اور شاخ خوجہ خیل مین محمد دین اور میر باش دری خیل اور لنگر خان اور حسن خان مرزا خیل
ملک اور صاحب اختیار اپنی اپنے قوم کے ہین گرچہ ملکان کی واسطی کچہہ خاص آمدنی یا محصول مقرر نہین
ہے مگر جہت خرچ مہمانان حسب قدر ہر ایک ملک کو زمینات مشترکہ سی کچہہ زمین سب قوم نی دی ہوئے
ہے تنازعات باہمی قوم اکثر معرفت سفید ریشان دیہہ بطور حرگہ اور ملک کی فیصلہ ہوتی ہین یہہ لوگ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

آپسمین فساد کم رکھتی ہین اور باہر کی پرخاش بھی منظور نہین ہی مگر قوم منگل سی کچھہ عداوت ہوتے جاتے
ہی پیشہ قوم کا زمینداری ہی مگر چونکہ زمینات تنگ اور قابل گذارہ سب کے نہین ہین اسواسطے نوکری پیشے وار
خصوص رمہ گوسفندان دیکر سے زیادہ رکھتی ہین اگرچہ عقیدہ مذہبی انکا بطریق اہل سنت جماعت کی ہے الا
مذہب کی اصول سی کم واقف اور اکثر بے علم جاہل ہین ناطہ وختران باخذ زر نقد دیتی ہین تعداد اسز
معاوضہ کی عموماً للعہ سی لیکر سو روپیہ تک ہوتے ہے ؛

قوم زیڑانی

غوریا کی چوتھی پسر کا نام زیڑان تہا اوسکی نسل کو زیڑانی کہتی ہین افسوس کہ باوجود کوشش قوم
زیڑانی کی شاخون کا شجرہ نسب نہ مل سکا الا اسقدر دریافت ہوا کہ اس قوم کے لوگ تہوڑے
اور متفرق اور ننگرہار وغیرہ نواح مین شامل تاجیک رہتی ہین اور اکثر لوگ جنکو خبر نہین اونکو
تاجیک کہتی ہین جیسا کہ اخوند درویزہ بابا ہے اپنی کتاب مین لکہتا ہی کہ زیڑانے اپنی دیگر
بہائی غوریا خیلون سی علیحدہ ہوکر بہ ملک ننگرہار تاجیک مین بستی ہین ؛

قوم ملاگوری

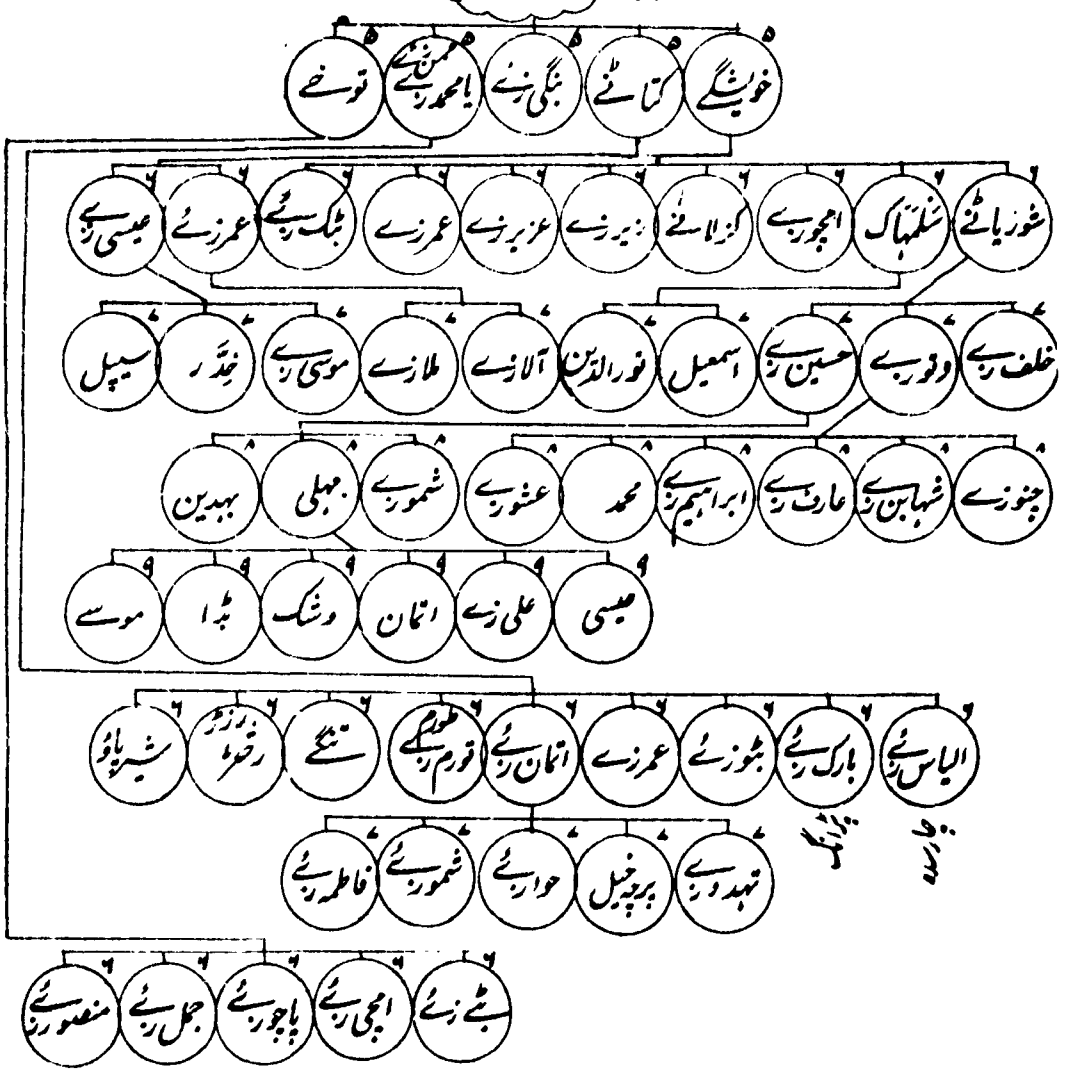
اس قوم کی چار شاخین ہین ایک بہاڑخیل دوسری تاخیل تیسری احمدخیل چوتھی دولت خیل انکی
قومیت کی نسبت اختلاف ہی بعضی کہتی ہین کہ مورث اعلی انکا بطور وصلی قوم مہمند کے شامل ہوگیا
اور دوسرے روایت یہہ ہی کہ اصل مین اس قوم کا مورث بھی مہمند کی قوم سے تہا ایک روز چند
کس مہمند راہزنے کی واسطے گئی اور جب ارتکاب اس جرم کا کیا تو ایک شخص ملا یعنی اخوند جو اونکے
ہمراہ تہا وہ الگ کہڑا ہوکر دیکہنی لگا تو سارقون مین سی ایک شخص نی بزبان پشتو کہا کہ ملاگوے
یعنی اخوند دیکہتا ہی اوس روز سی اوسکا نام ملاگوری ہوکر وجہ تسمیہ اس قوم کا ہوا اگرچہ اس روایت
کی صحت مین شک ہوتا ہم فی الحال یہہ لوگ پہاڑی مہمندون کی ساتہہ مخلوط اور ہم غم ہین یہہ قوم

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اکثر درہ تاترہ مین رہتے ہین اور رہزنے اور زمینداری کا پیشہ رکھتے ہین کل تعداد انکے پانسو آدمی تبلاتی ہین اب ہماری عصر مین شاخ بہادرخیل کا ملک مسمی شینگی خان اور داد گل اور تارخیل مین مسمی خدری اور خیر وخان اور احمدخیل مین میر عالم ولد سکندر اور دولت خیل مین عصمت اللہ ملک ہین ؛

ذکر اولاد زمند پسر دویمی خرشبون ابن سرٹبن

شجرہ نسب زمند خواہ جمند



Courtesy www.pdfbooksfree.pk

حال اس قوم کا

واضح ہو کہ قوم جمند ابتدا مین نواح قندہار علاقہ ارغسان کے متصل آباد تہی سنہ آٹھہ اور نو سو ہجرے کے بیچ علاقہ پشین جسکو پشنگ بہی کہتی تہے اس قوم کی قبضہ مین تہا قوم ترین نی زور لاکر علاقہ پشین اسنے لیلیا اور زمند جسکی بڑی شاخ خویشگے تہی اکثر پشین کی رہنے سے تنگ آکر مجبوراً اوس ملک کو چہوڑکر بعضے زمند ملتان مین جا آباد ہوئے اور شاخ خویشگے غزنین ہوکر کابل کے راستے درہ غور بند مین آباد ہوئی جہان فی الحال بہی کچہہ زمند اور خویشگی آباد ہین غور بند کی علاقہ مین بادام بہت پیدا ہوتی ہین اور خوب سرسبز ملک ہی اوسی عرصہ مین جب بابر بادشاہ نی ملک کابل پر قبضہ کرکے چند عرصہ کی بعد ہندوستان پر یورش کا ارادہ کیا تو شاخ خویشگی اور بعض دیگر زمند جنہون نی اپنا گذارہ غور بند وغیرہ مین تنگ دیکہا اپنی پیر کے اشارہ سی ہندوستان کیطرف روانہ ہوئے نقل ہی کہ اوس پیر نے اس قوم کو ایک مسمار یعنی میخ آہنی دی اور کہا کہ جسجگہہ یہہ مسمار زمین مین جاوی وہی تمہا ۔ا وطن ہوگا اکثر خویشگے اور بعض دیگر جمند خانہ کوچ کابل سی پشاور کے راستی ہندوستان کو روانہ ہوئے مسمی سلیم خان جمند اوسوقت اس قوم کا سردار تہا جس جگہہ اب شہر قصور ہی لاہور سی مشرق پہونچکر وطن استقامت کرکے اس قوم کی مرد اکثر زیر سرداری سلیم خان جمند بابر شاہ کی لشکر کے شامل ہوئی جو سلطان ابراہیم لودے کی مقابلہ کیواسطی ہند کو جاتا تہا جو لڑائی بابر شاہ اور سلطان ابراہیم کی باہم بمقام پانی پت واقع ہوئی روایت ہی کہ اوس لڑائی مین اس قوم کے ہفت صد آدمی بابر شاہ کیطرف سی مارے گئے اس وجہ سی بابر شاہ اور ہمایون اونپر بہت مہربانی کرتا تہا اور جب خویشگے اور زمند قصور مین قرار گزین ہوئی تو مسمی سبزہ نام بلوچ اپنی قوم کی جمعیت سے خٹکی کیطرف سی آکر غارت اور تاراج کرلیجاتا تہا اس دست برد کے انسداد کیواسطی بنگ زئی اور حسین زئی اور عارف زئی اور شاہین زئے اور کزلانی اور سلہاک لوگ مغرب کیطرف کہ جسکو برکلے یعنی اوپر والہ گانو کہتی ہین آباد ہوئے اسی راستے سبزہ حملہ کیا کرتا تہا انکی سدراہی اور مقابلہ سی محفوظ ہوئی اور عزیز زئی اور جنوزئے اور براہیم زئے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

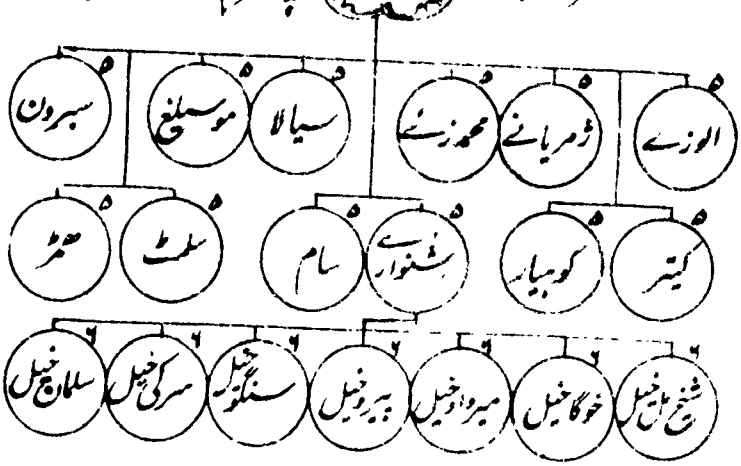
بطرف مشرق جسکو لرکلے کہتے ہین اقامت پذیر ہوئی اور باقی زمند جنکو مطلق جمند کہتی ہین طرف شمال آباد
ہوئی بعد اوسکے ابراہیم زئے بباعث دشمنی قوم جنوزئی یہان سے اوٹھہ کر قصبہ خوزجا مین چلے گئے اور اسطرح
اکثر سلیمان کے بھی انجوزی اور حسین زئی کے مقابلہ سے عاجز آکر قصبہ ٹانڈہ مین چلے گئے اور کچھہ قصور مین باقی
ہین و ربٹک زئی کچھہ ہیرو وال مین خانگی خصومت کی سبب جاکر آباد ہوئی فی زمانہ اس قوم کی زیادہ
تعداد افغانستان مین نہین ہی اور اسی سبب سے افغانستان مین اس قوم کا نام بھی اکثر لوگ نہین جانتے
زمند یا جمند کے چند گھر علاقہ پشین اور قندہار وغیرہ نواح مین مغلو بانہ باقے ہین اور شاخ خوشگے
کا ایک گروہ درہ غوربند مین رہتا ہی اور ایک گانو علاقہ ہشت نگر ضلع پشاور موسومہ خوشگی آباد ہے
جسکو شجاعت خان شموزئے نے آباد کیا تہا اور چند گھر دریائی کابل کے غمال متصل علاقہ کوہی جمند
بہمند اور درہ خیبر کے بیچ بھی خوشگیونکی ہین اور قصور ضلع لاہور مین خوشگی افغان آباد ہین جنکو وہانکے
لوگ صرف قصوریہ پٹہان کہتے ہین ؛

شاخ محمد زئی یا ممن زئے

قوم زمند یا جمند سکنای افغانستان سے شاخ محمد زئی زیادہ اور آرام مین ہی یہہ شاخ باقی نسل جمن
کی اخراج سے پہلی قوم یوسف زئی کی شامل نواح ارغسان سے بیدخل ہوئی اور پھر قوم یوسف زئے
کی ہمراہ جیساکہ یوسف زئی کی حال مین لکھا گیا حادثات کابل وغیرہ مین متفق رہی جب یوسف زیون
کی ساتھہ ننگرہار مین پہونچے تو وہان ایک خفیف تنازعہ پر یوسف زئی اور محمد زئی کی باہم لڑائی ہوئی جسمین یوسف زئی کامیاب تو ہوئی مگر وہان رہ نسکے اور محمد زئی لوگ چند عرصہ ننگرہار مین رہی جب ملک
مشہور سردار یوسف زیون کی قوم دلازاک سے لڑائی کرنی چاہئی تو اوسنے بطور تنہ واتیہ محمد زیون کو اپنی
مدد کیواسطے طلب کیا اور محمد زئی اس وعدہ پر شامل ہوئی کہ علاقہ ہشت نگر ہم لینگی چنانچہ بعد فتح کے ملک
ہشت نگر کا محمد زیونکو ملا اور ابتک اونکے قبضہ مین ہی اور اونکے بڑی گانو ہشت نگر مین چارسدہ ننگی
نوشہرہ پڑانگ وغیرہ مین دستور اور رواج اور خوراک اور پوشاک انکی اکثر مطابق یوسف زئی لوگونکے
ہی اور پیشہ زمینداری رکہتے ہین کل تعداد اس شاخ کی آٹھہ ہزار گھر بتلاتے ہین غالب کہ ان مین کچھہ
اور قوم کی لوگ بھی شامل ہون گے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

شجرہ نسب کانسی پسر سوم خرشبون ابن بٹر بن



حال اس قوم کا

کانسی کی قوم سی سوائی شاخ شنواری جو نواح پیشاور مین رہتی ہی باقی شاخون کا کچھہ صحیح حال نہین ملتا اور شنواریون کا بھی بہت تھوڑا حال مل سکا اس قوم کی کسی آدمی سی باوجود تلاش مولف کی ملاقات نہین ہوسکی مگر دیگر ثقہ اشخاص سکنائی افغانستان مغربی کی زبانی معلوم ہوا کہ قوم کانسی کل اجتماع کسی خاص مقام پر نہین ہی متفرق جگہہ کوئی کوئی گہر اس قوم کا آبادی اور ہندوستان اور دکھن مین بھی اس قوم کی لوگ کچھہ موجود ہین غرضکہ افغانستان مین سوائی شاخ شنواری کی باقی قوم کانسی قریب نابودی کے ہی شنواری باعث آبادی نواح درہ خیبر خیبرے بھی کہلاتی ہین خیبری سوائی برہمند کے آفریدی اور زکی شنواری تین قومین ہین ان تینون مین سی شنواری درہ نیک چلن مشہور ہیز گار تاہم لوٹ اور حرام خوری سی کم پرہیز کرتے ہین کل تعداد شنواری کی دس ہزار گھر بیان کرتے ہین مگر شنواریان باجوڑ اور درہ شیگل علاقہ کونڑ وغیرہ بہے اس تعداد مین داخل ہین اس قوم کی لوگ وادی اور نشیب مین تو واسطے سکونت کوٹھے مستف رکھتے ہین مگر پہاڑون پر جہان گرمے کی موسم مین اکثر رہتے ہین چھہ مثل برہمندونکے بناتے ہین مستان مین چھوٹی پہاڑون مین بطور غار زمین کھود کر جانے سکونت

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بعض لوگ بناتی ہین گرمی کی برداشت بہت کم کرسکتے ہین پیشہ قوم کا زمینداری اکثر اور نواح پنیالہ
کے شنواری انار اور بادام وغیرہ میوہ جات و دیگر اشیاء کا بیوپار بھی کرتے ہین اور بعضے لوگ راہزنی
اور لوٹ پر بھی گذارہ کرتے ہین اور بوریا بافی و باد کش دستی اور چپلی مزدری سی بنانی کا اکثر پیشہ رکھتے ہین
اور یہہ چیزین پشاور اور جلال آباد مین بیچ کر فروخت کیواسطے لیجاتی ہین فی الحال قوم شنواری کے
ہفت شاخون کے نام سی شنواری سات تپے مشہور ہین تپہ شیخ مل خیل مین ملک اکرم اور آدم خان
سرگروہ ہین اور تپہ خوکا خیل مین پوسی اور پائندہ خان ملک ہین اور تپہ میرداد خیل مین نصیرالدین
اور تپہ پیروخیل مین گنجو خان ملک ہین قریب کل ہر مرد کی پاس تلوار اور تین ثلث کی پاس بندوقین
ہین بندوق کا نشانہ اچھا مارتی ہین مگر سوائی پہاڑ کی میدانی لڑائی مین کسی کام کی نہین ہین شنواری کے
ملک سی ہزار نامور مشہور ہی شنواری کی قوم سی شاخ سنگو خیل جسکی تعداد تخمیناً تین ہزار مردمان اسلحہ بند
بیان کرتے ہین مشہور راہزن اور سارق ہی سنگو خیل قوم خوگیانی سی ملحق الحدود کوہ سفید کے مغربی حصہ
مین آباد ہی جنگجوئی اور دلاوری انکی ضرب المثل ہے پستہ قد اور مضبوط آدمی ہوتے ہین اسلحہ آتشبار اور تلوار کے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سوای پہر مارنی مین وہ لوگ مشہور عام مین کہنی مین کہ اونکی بابتہ سی پہر لگا ہوا کچھ پیچھے نہین چھوڑتا +

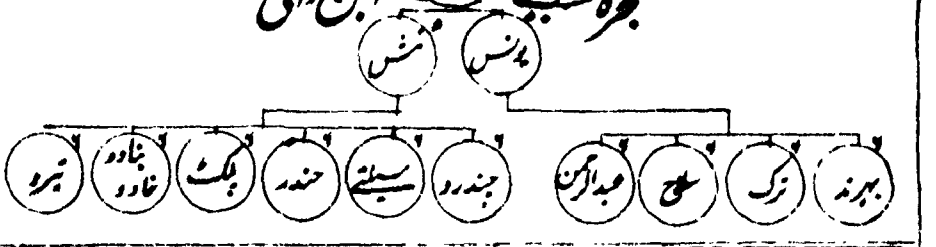
فصل دوم ابدال اولاد غزنین یا غزنوی

نسب نامہ طاہر اصل مین

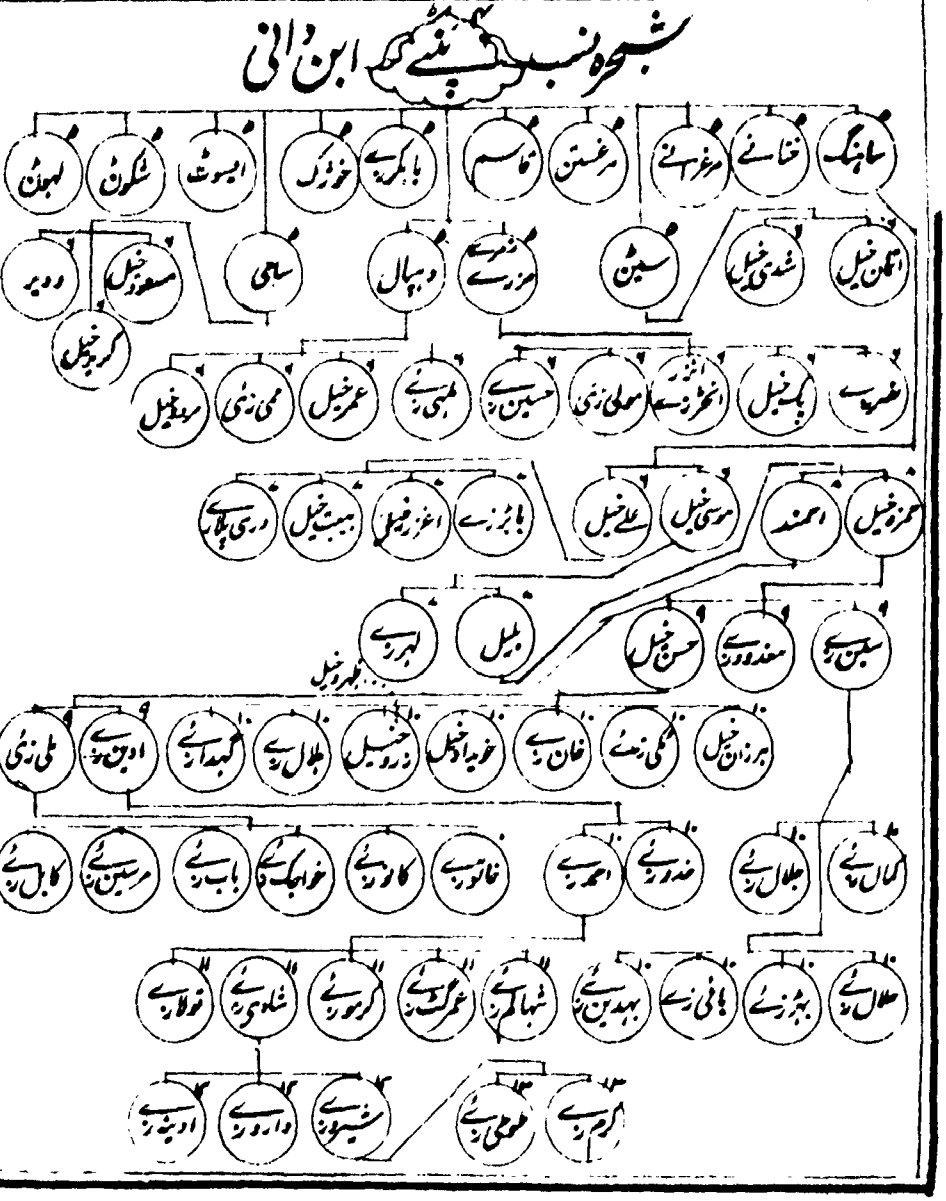


Courtesy www.pdfbooksfree.pk

شجرہ نسب ناغہ ابن دانی

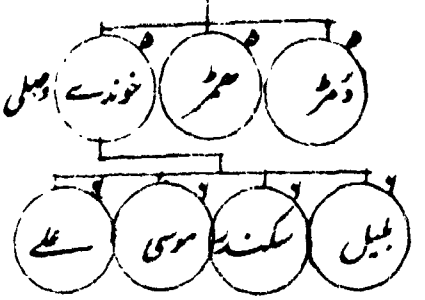


شجرہ نسب پنے کے ابن دانی

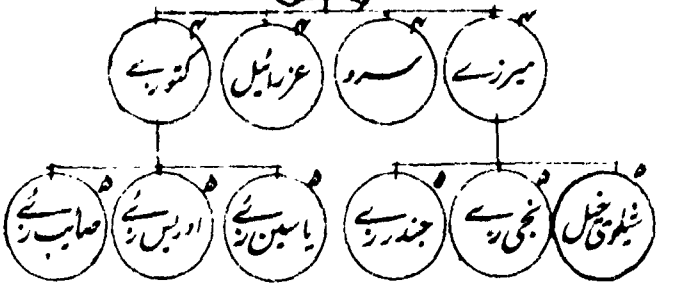


Courtesy www.pdfbooksfree.pk

شجرہ نسب داوے ابن دانی



شجرہ نسب بابے ابن غرغشت



نوٹ

مخزن افغانی کی روایت ہے کہ بابی ابن غرغشت نے اپنے ہر چہار پسران کی نام باسم پاک چار فرشتگان مقربین جبرائیلؑ - میکائیلؑ - اسرافیلؑ - عزرائیلؑ رکھا تھا مگر باقی افغانوں نے اسکو ملامت اور سرزنش کی سو اونہی نام فرزندان خود بدل کہی جیسا کہ اوپر درج ہیں مگر عزرائیل کا دوسرا نام نہیں لکھا گیا ؛

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

حال قوم غرغشت

شجرہ نسب سی معلوم ہوگا کہ غرغشت قیس عبدالرشید کا میانہ بیٹا تہا غرغشت کی اولاد کی چہہ بڑے قومون مین سی جنکی تفصیل شجرہ نسب مین درج ہی قوم کاکڑ زیادہ تر مشہور اور قوی ہی یہان تک کہ بعض لوگ کل اقوام غرغشت کو کاکڑ کی شاخین سمجہتے ہین اور ایسا معلوم ہوتا ہی کہ اس قوم کے کل لوگ خود بہی اپنی آپکو کاکڑ کہلاتی ہین قوم غورغشتی کا جو اوپر شجرہ نسب درج ہوا ہی وہ کچہہ مخزن افغانی سی لیا گیا اور کچہہ اس قوم کی تین کس ثقہ اشخاص کی زبان سی تحریر ہوا اور راونکی زبان کا ثبوت اسطرح حاصل کیا گیا کہ تا حال ان اسمہائی مندرجہ شجرہ نسب پر اس قوم کی شاخون کی نام مشہور ہوتے جاتی ہین باوجود اسقدر کوشش کے مؤلف قوم غرغشتی کا تمام شجرہ نسب حال کی شاخون تک حاصل نہ کرسکا اور میرے سمجہہ مین اس قوم کا کرسی نامہ شاخوار ضروری حد تک دریافت کرنا اب تک بہی باقی ہی گو شجرہ نسب مندرجہ بالا سی اس قوم کی بڑی شاخون کی نام اور تعلق باہمی معلوم ہوسکیگا الا تاہم ممکن ہے کہ اسمین بہی کچہہ فروگذاشت ہو اور باعث شبہ اطمینان کا یہہ ہی کہ یہہ قوم دور رہتی ہے اور انکی آمد رفت اسطرف بہت کم ہے اور جو معتبر اشخاص تین کس بسعی تمام مؤلف کو ملی اونکو کامل حد تک واقفیت نہ تہی پس ایسی مشکل کی حالت مین جو کچہہ حال اس قوم کا مؤلف کو مل سکا اوسکو شاخوار ذیل مین لکہا جاتا ہی:

شاخ کاکڑ

اولاد ابن غرغشت کی چار بیٹون سی کاکڑ بڑا بیٹا تہا جسکی بیشمار اولاد ایک وسیع پہاڑی ملک پر قابض ہی کاکڑ کے ملک کی شمالی حد ہی جو ملک غلزئی کی جنوبی سرحد ہی اور شمال مائل مغرب علاقہ ارغسان ہی اور نزدیک حصہ توبہ کا جو قوم اچک زئی درانی کی قبضی مین ہی مغرب اور جنوب کیطرف بلوچستان کی حد اور کچہہ سپین تر زین کا علاقہ ہے اور کوہ سلیمان کے شاخ تمامے تمام کاکڑ کا ملک قریب ایکسو میل ہر طرف سی جو رس ہوگا اور تمام علاقہ پہاڑ اور پہاڑون سی گہرا ہوا ہی جنمین سی ایک اونچا پہاڑ شمال سی جنوب کو لمبا چلا گیا ہی اس پہاڑ کے مغربی طرف آکر آدمی شمال ہی آوے تو پہلے جگہہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جہان پہونچتا ہی سیونا دراغ ہی جو ایک اونچا سرو غیر آباد میدان خالی چرائی مویشی کی لایق ہے مگر اب کچھ آبادی ہوتی جاتی ہی اور جب کاکڑ کے علاقہ تو بہ کیطرف اور جنوب کو آومی آوے تو وہ اونچا میدان ختم ہوجاتا ہی مگر اوسکی مغرب رو بہت وادی پہاڑ کے بیچ نشیب مین ہین جنمین سے توزہ مزغہ - برشور - زرین - توکے - ہنہ - زیادہ تر مشہور ہین - ان جملہ وادیون کے دہانہ مغرب طرف ہین ٭

وادی برشور

زیادہ ذکر کے لایق ہی اسکی شروع چشمہ لوٹرہ کی پاس سی ہی اور راد سنالہ کے کنارون پر بہہ وادے علاقہ پشین تک جاتی ہی اسکی شمالی حد تو بہ کا علاقہ ہی اور جنوب کیطرف ایک سخت پہاڑ ہی اس وادے کا اوپر والا حصہ تنگ اور جنگل سے بھرا ہوا ہی مگر نیچے والا حصہ آبادی اور زرخیز جو کچھ پیداوار نباتات خراسان مین ہوتی ہی وہ اس علاقہ مین بھی پیدا ہوتی ہی اگر اسکی بیچ دوسری قوم آباد نہوتی تو یہہ وادی بھی ملک پشین کا ایک حصہ تصور ہوتا کیونکہ بیچ مین کوی حد فاصل نہین ہی اس علاقہ مین قوم ترغرے اور سنٹیہ نسل کاکڑ کی شاخین زیادہ تر آباد ہین

ہنہ کی وادی

کا دہان علاقہ شال مین پہونچتا ہی اور اسکا سر کوتل چہیر کے متصل سی شروع ہوتا ہی اسجگہہ سی ایک بڑے سخت چڑہائی چڑہکر ایک راستہ وادی ژورہ کو جاتا ہی شال کے علاقہ مین بھی قوم کاکڑ کی ایک شاخ آبادی ہی - احمد شاہ ابدالی بادشاہ افغانستان نی نصیر خان والی بلوچستان کو بعوض خدمتگذاری دیا تہا فی الحال اگرچہ برای نام بلوچستان کی تعلق ہی مگر باعث ضعف ریاست بلوچستان وہان کی لوگ خود سر سمجہنی چاہیئے - علاوہ انکی چہوٹے چہوٹے علاقہ جات مغربی حصہ ملک کاکڑ کے بیچ بہت ہین

گوسہ صحرا کوٹہ توزہ وغیرہ

کنجوغے

ایک تنگ وادی ہی کنڈ کے پہاڑ کی مغرب طرف اور اوسکی زمین عمدہ اور اکثر جگہہ خوب آباد ہی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بہار کے موسم مین تمام وادی اور پہاڑ ملحقہ سرسبز اور پھولون سے گلزار معلوم ہوتا ہے وادی کنجوغے بھی اوپر سے تنگ ہے مگر تدریجًا نیچے کیطرف فراخ ہوتی جاتی ہے اور تخمینًا تیس میل تک طویل ہے جنوب مائل مغرب کو اس وادی کا وہ حصہ جو چوڑا ہے کنجوغے نہین کہلاتا اور سکی بیچ چند دیہات بھی ہین جنمین چالیس پچاس گھر کے آبادی ہوتی ہے اونکی نواح مین آبادی اچھی ہے مگر اکثر جگہہ گاہ بان اپنے بھیڑ بکری کے رمہ چراتے ہوئے دیکھائی دیتے ہین تمام سکنائی اس علاقہ کی ایک شاخ قوم سنٹیہ نسل کاکڑ سے ہین اس علاقہ کا خان اُدرگس مین رہتا ہے

علاقہ بوری

ایک وسیع اور طویل میدان آباد اور زرخیز ہے بوری کو بعضی لوگ پشاور کی میدان کی برابر آبادی اور وسعت مین بیان کرتے ہین نہین معلوم کہ یہہ روایت صحیح ہے یا نہین مگر یہہ سچ ہے کہ یہہ علاقہ خوب آباد اور سرسبز ہے اور یہانکے لوگ سب کاشتکاری کا پیشہ رکھتے ہین ایک اچھی ندی بوری کی بیچ جاری ہے طرف جنوب مائل مغرب کو اور سوائے اوسکے چھوٹے پہاڑی نالون سے بہے سیرابے زمینات ہوتے ہے اور چند کاریزون سے بھی آب پاشی کرتے ہین پیداوار عمدہ ہوتی ہے یورپ کی بعضے میوہ بھی اسمین ملتے ہین مگر شفتالو نہین ہوتی اور لوگ گانو مین کوٹھون کے اندر رہتے ہین مگر بعض گرمی کی موسم مین کوڈل بنا کر گانو سے ذرہ فاصلہ پر رہتے ہین ملک بوری مین بارہ علیحدہ شاخ آباد ہین اور یہہ تمام شاخین قوم سنجر خواہ سورانی ابن تفرق نسبیرہ کاکڑ کی نسل سے ایک حصہ مین خصوص زیادہ تر قوم غربے خیل دہان رہتی ہے ان ہر ایک شاخ کی چند گانو اپنی اپنی آباد ہین جو زبر علیحدہ علیحدہ منشر دیہہ کے ہین گرچہ کاکڑ کے پہاڑی ملک مین اور بھی علاقہ جات خورد اس قوم سے مملو ہین مگر بخوف طوالت اونکا ذکر ترک کیا گیا ؛

دستور اور رواج

ایسی بڑی قوم مین جیسی کہ کاکڑ ہے ایک ہی دستور اور رواج نہین ہوتا خصوصًا کاکڑ کی قوم اوپر سے جیسا کہ شجرہ نسب مین دیکھو گے بیس شاخون سے کم مین تقسیم نہین ہے اور پھر ان شاخون سے کئی چھوٹی شاخون مین تقسیم ہوکر دور دراز ملک مین پھیل گئی ہین اسی سبب سے اونکے راہ و رسم اور پیشہ کچھہ مختلف ہوگئی ہین اور

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اس کل قوم پر کوئی ایک بڑا خان نہین ہی جو کاکڑ کی شاخ علاقہ بر شور مین رہتی ہے اونکا رواج اور دستور
اپنی ہمسوانہ قوم ترین سی ملتا ہے اور باقی جو مغربے کاکڑ ہین اونکی پوشاک اور دستور اچک زئی درانی
سی کچھ موافق اور جو تنازعات باہمی قوم ہون وہ گانو کا ملک باتفاق سفید پشان وہ اکثر صلح یا تجویز سے
فیصلہ کرتا ہی مگر مشترکے کاکڑون مین زیادہ بی انتظامی ہی بوری کی رہنے والی عربے خیل اکثر ایسے
لڑتے ہین اگرچہ بعضی اوقات منصف اور سفید ریش رفع تنازع مین کوشش کرتے ہین مگر شاذ و نادر تلوار
سی فیصلہ ہوتا ہی اور اتمان خیل اور کرمڑ کے باہم بہت اکثر دشمنی رہتے ہی ؛

پیشہ

کاکڑ کی قوم زیادہ تر دو کام مین مشغول ہی زراعت کاری اور مالداری اور چونکہ زمینات زرعی اس قوم کی
قوم کی گذارہ کیواسطے کافی نہین ہین اسواسطے کلہ بانون کی تعداد بہی قریب نصف کی ہوگی اپنے پیشہ مین
محنتی اور جورکش ہین پہاڑون کے بیچ سیاہ خیمہ یعنی کیشر دے چروایون کی اور رمہ بہیڈ بون کی بہت نظر
آتی ہین اکثر اپنی قوم کے مقبوضہ پہاڑون مین چار یا پانچ سیاہ خیمہ ایک جگہہ شامل لگاکر چرائی کا گذارہ
کرتی ہین مگر بعضی اوقات بباعث کمی گہاس علاقہ خود یہہ لوگ ایک بڑا کمپو جمع ہوکر جسمین چالیس سے
سو تک کیشر دی ہوتی ہین واسطے چرانی مویشی دوسرے قوم کے ملک مین جاتی ہین مشترکی والی کاکڑ زیادہ
بہیڈی اور بکری کی رمہ رکہتی ہین اور بیل بہی مگر مغرب والون مین شتر بہی رہتی ہی دستور سے
دستکاری کا کام کاکڑ بہت تہوڑا کرتے ہین مگر تجارت سی عار نہین کرتے الا اپنی ملک سی باہر کم نکلتی ہیز
بہیڈی کی اون زیادہ قندہار کیطرف انکی ملک سی جاتی ہے اور کچہہ مشرق کیجانب بہی آتی ہی گوسفندی اور
غدہ یارچات کیواسطے یہہ لوگ خود اونون سی بناتی ہین اور بعض کاکڑ خصوص کوٹہ اور جنوبی طرف کی رہنے والے
غارتگری اور رہزنی راستہ درہ بولان وغیرہ بہی کیا کرتے ہین اس قوم کی لوگ ہینگ واسطے تجارت کے ہندوستان
کے پہاڑون سی بہت لاتی ہین ؛

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

عادات

یہہ قوم سادہ لوح ہی علم کے شوق مطلق نہین مگر قرآن شریف بعضی لوگ پڑہتے ہین ملا کی تابعدار مگر اونکو کہہ سی خیرات وغیرہ کم دیتے ہین مکار اور تعویذ نویس اخوند اور پیرون کی معتقد ہوتی ہین گرچہ اونکے تربیت مین علمیت نہین ہی مگر تاہم دروغگوئی کم ہے معزبے کا کڑ صلح پسند اور آشتی خواہ ہین اونمین سرقہ اور ڈکیتی اور سرقہ بالجبر کم ہی مگر شرقے اور جنوبی اس معاملہ مین اونسی کچہہ مخالف عادت رکہتی ہین تاہم بنظر کل حالات اس قوم کے یہہ بات لکہی جاسکتی ہی کہ عام چلن اس قوم کا کچہہ زیادہ خراب نہین ہی عورات مستور نہین ہوتین اور قریب ہر شام خصوص چاندنی کی راتون مین بعد فراغت طعام شبینہ مرد اور عورات علیحدہ گروہون مین بیٹہہ کر اپنی وطن کی طرز پر گاتی بجاتے ہین اور خوش طبع مخلوق ہی ؛

خوراک

اس قوم مین اپنی اپنی علاقہ مسکونہ کی پیداوار اقسام غلہ کی لحاظ پر ہوتی ہی عموماً جوار گندم اور نہری زمینات والی چاول بہی کہاتی ہین لحم بہیڑی کا زیادہ زمستان مین کہایا جاتا ہی اور فروت کو بہت خوشی کی ساتہہ کہاتی ہین مہمان نوازی کچہہ بہت تپاک سی نہین ہوتے تاہم مہمان قدرمند کو اپنے معمولی خوراک سی اچہا کہانا دیتی ہین ؛

پوشاک

کاکڑون کی زیادہ تر اون یعنی پشم سفید گوسفندون سی بنائی جاتی ہی اور خود یہہ لوگ اور انکی عورات بطور نمد کے صابون اور پانی ملاکر پشم کا ایک موٹا نمد بناتی ہین اور پہر اوس سی اپنی وضع پر پوشش تیار کرلیتی ہین انکی نمدی یا رجات مین سی کوئی بہی مشہور ہی جو قمیص کی جگہہ ایک فراخ اور لمبا فرغل کیطرح پہرتے ہین اور جاڑی کے موسم مین وہی رضائی کا کام بہی دیتا ہی کہتی ہین کہ احمد شاہ ابدالی اپنی عصر مین ایک روز توبہ کے پہاڑ پر شکار کہیلتا تہا اوسجگہہ اوسنے کوئی پوشش کاکڑون سی اس جامہ کا نام پوچہہ کر کہا کہ اسکو راحت جامہ کہنا چاہئی کیونکہ ایسی ملک مین آرام دینی والی چیز ہے اس

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اونی پوشش اور کثرت تعداد قوم کی سبب سے افغانون مین ایک مقولہ مشہور ہے سہ کاکڑ وخمتا
وزلگہ ٭ گز وزر وپی بہ خرڅیندلہ ٭ کہ ہندوانو غلہ خوڑلہ ٭ سیر بہ وزر وپی نشتوہ موندلہ ٭ جسکا معنی یہہ ہے
کہ اگر کاکڑ کپڑا سوتی پہنتے تو روپیہ کا ایک گز بکتا اور جو ہندو غلہ کہاتی تو ایک سیر ہے ماتہہ نہ آتا کیونکہ
بہ نسبت اوسکی کہ جتنی ہندو ترکاری خورہین افغان اوس سی ہندو دونکو زیادہ سبزے خور سمجھتے ہین
گرچہ اسمین شک نہین کہ اونی پوشش زیادہ تھی مگر تاہم اکثر مغربے کاکڑ صحرائی درانیون کے
مطابق کچھہ وضع پوشش کی رکھتے ہین علاقہ بوری کی رہنی والے کاکڑ قمیص کپڑا کا پہنتے ہین اور
سر پر بجای ٹوپی کی لونگی باندہتے ہین اور بعضی کمر کے ساتہہ بہی لونگی باندہتے ہین اور دیگر مشرقے
کاکڑ بہے زیادہ تر بوری والونکے ہم طرز ہین مگر درمیان کی رہنی والی کاکڑ بہت سادہ لوح ہین یہہ
پاجامہ بہی اون کا چہوٹا زانون سی ذرا نیچے تک پہرتے ہین اور گرمی کی موسم مین کمر سی اوپر تک
اکثر برہنہ رہتے ہین اور زمستان مین چمڑا گوسفند کے پوستین یا ندکا جوغہ یعنے راحت جامہ استعمال
مین لاتے ہین اور بعضے ایسے بہی ہین کہ شلوار کا کام بہے پوستین دراز اور کوسی سی لیتی ہین درمیان
کی رہنے والی کاکڑون مین بہ نسبت زراعت کارون کی مالدار زیادہ ہین اور بہیڑ کے رہنون کیطرح
بہیل اور گائی کے گلے بہی بہت رکہتے ہین اور بعضے لوگ خیبر کے لوگون کیطرح غار کہود کر اوسمین رہتے
ہین باوجود جہالت صلح طلب اور بی نقصان مخلوق ہے

مذہب

کاکڑ کی قوم جملہ سنی مسلمان ہین مگر اپنی مذہبی فرایض کے احکام سے کم واقف اور سوای عمر رسیدہ آدمیونکے
نماز کم پڑہتے ہین خوبی انمین صرف اتنی ہے کہ تعصب فضول نہین رکہتے ٭

خانگی فساد

کاکڑون کے بیچ بہت کم بعی گو غربے خیل کی بعضی شاخین آپسمین کچھہ فساد رکہتے ہین اور اتمان خیل
اور رڈمڑ بہے لڑتی ہین مگر باوجود کمی فساد گوندی اور جنبہ سی خالے نہین ہین

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

دشمن بیرونی

کاکڑون کا موروثی دشمن قوم بلوچ ہی ہمیشہ اونکے آپسمین تاخت اور کشت خون رہتی ہی اور یہ ایک دوسرے کے نام کے بھی دشمن ہین گرچہ بہت عرصہ سی لشکر کشی ایکدوسری کی ملک پر نہین کرتے مگر یہ ایک فریق غنیم کی نقصان رسانی کی واسطی گہات مین رہتا ہی وہ مشہور لڑائی جو باہم سنٹیہ کاکڑ اور بلوچون کی طماس خان کاکڑ کیوقت مین ہوئی اوسکو قریب سو برس کی عرصہ گذرا ہوگا اور حال اس لڑائی کا اس طرز پر ہی کہ کاکڑون کی تاخت سی بلوچون نی غصہ کہا کر چہہ ہزار بلوچون کا لشکر زبردست بحکم نصیر خان والی بلوچستان علاقہ شال مین واسطی یورش کی جمع ہوا کاکڑ اونکے معاند خوف کہا کر بمقام دوزخ یا دوزک جاکر پناہ گزین ہوئی یہہ جگہہ ایک پتھردار میدان ہی اور پراون پہاڑون جو وادی ژوبہ کے مغربی طرف ہین اس موقع کی چڑہائی بہت دشوار گذار ہی اور اکثر اطراف کھڑے پہاڑ ہین جو گذرگاہ نہین کہتی بلوچون نی شال کی طرف سی اسموقع پر حملہ کرنیکا راستہ دشوار سمجھکر وادی ہنہ کیجانب سی جاکر بعد عبور کرنے ایک سخت پہاڑ کے ایک تنگ وادی کی اوپر چڑہ گئی جہان سی آسان راستہ دوزخ خواہ دوزک قرارگاہ کاکڑون کو جاتا تہا طماس خان جواون کا کاکڑ ونکا سرگروہ تہا اونکے غنیم کو آتی دیا جب تک سب سی آخری سخت چڑہائی تک پہونچی یہان بلوچون پر کاکڑون نی زبردست طماس خان دلاور سردار کے حملہ کیا اور قریب کل کی سب بلوچ معہ فاضل خان اونکی افسر کے مارے گئے تب سی کوئی نمایان حملہ بلوچون نی کاکڑون کی ملک پر نہین کیا ترین کی قوم سی بھی کاکڑون کی کچھہ دشمنی تہی چنانچہ احمد شاہ ابدالی کی وقت شاخ سنٹیہ کاکڑ کی بی اتفاقی کی سب سی ترینون نی اپنے حملون سی کچھوغانی کی کاکڑون کو مجبور اور تنگ کردیا تہا تب زمیس اور کس کاکجو اپنی قوم کی بی اتفاقی سی لاچار تہا احمد شاہ ابدالی کی پاس دادخواہ گیا جب بادشاہ توبہ مین شکار کرتا تہا اور اس زمیندار نی بادشاہ کی حضور مین اپنی سر پر آگ رکھکر فریاد کری اور بادشاہ نی اوسکی عرض سنکر اسطرح داد رسانی کری کہ ایک دستہ اپنی فوج کا واسطی دبانی ترینون کی اونکی ملک مین بہیجدیا اور قوم سنٹیہ کاکڑ کے نام ایک رقم یعنی فرمان جاری کیا کہ اپنی خان کی اطاعت اور تعمیل احکام کرو تب پہر سب

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

قوم سنتیہ باہم متفق ہوگئی جس سب سے ترین جرات نہ کرسکے فی الحال کچھہ زیادہ پرخاش ترنیون سی نہین معلوم ہوتی اور باقی اقوام ہمسوانہ سی بہی کچھہ سخت بدی نہین ہی قوم وزیری اور کاکڑ کی باہم کبہی کبہی تاخت اور لڑائی ہوتی ہی وزیری غالبگری کی واسطی تاخت کرتے ہین اور کاکڑ اطلاع پاکر اونکا تعاقب یا مقابلہ کرتے ہین جیسا کہ بارسال ہین سوسوار اور پیدل وزیرون نی علاقہ ژوب کے مشرقے اور جنوبی پہاڑون مین کاکڑون کی رمہ لوٹنی کی واسطی حملہ کیا اٹہارہ وزیری ماری گئی اور چھہ کاکڑ کام آئی وزیرون کی مردی بہی وہان چھوٹ گئی

شمار قوم

قوم کاکڑ کی تعداد مین مختلف روایات ہین بعضی بارہ لاکہہ بعضی اٹہارہ لاکہہ کوئی نو لاکہہ بیان کرتے ہین ایسی اختلاف کی حالت مین صحیح اور اطمینان کی ساتہہ تعداد لکہنی دشوار ہی مگر غالبًا قوم کاکڑ کی ذی روح پانچ لاکہہ سی کم نہین ہونگی اس قوم کی مرد گرچہ سادہ لوحی کی سبب فن سپاگری سے نہین جانتے مگر سید ہا لڑنے مین اچہی سپاہی ہین گو صاحب عزم نہین بندوق بہی دارلامبی جسکی زد دور تک ہوتی ہی اور اکثر دو پایہ رکہتے ہین اور بعضی آدمی اچہی نشانہ باز ہوتے ہین بہ نسبت تعداد اشخاص قابل اسلحہ بندی بندوق تین ربع کم ہی یعنی ایک ربع بندوق والی ہونگے تلوار قریب کل کے ہر مرد کے پاس ہوتی ہی مگر اکثر اپنی ملک کی بیچ بی اسلحہ پہرتے ہین سوار کاکڑون مین بہت نہین ہین گہوڑی کہبی کا دسنور کم ہے ؛

لوبہ

ہر قسم کی بازی اور کہیل کو لوبہ کہتی ہین مگر اسجگہہ لفظ لوبہ سی ایک عجیب اہیات کہیل سی مراد ہی وہ یہہ کہ اکثر اوقات بعد فراغت طعام شب ناکتخدا مرد اور دوشیزہ دختران گانوسی باہر جمع ہوکر بآواز بلند کہتی ہین پیر مژندہ ژوندی دے یعنی پیر مرنہین گیا جیتا ہی اور پہر یہہ ذکر کرتے ہوئی اپنی آپکو دیوانہ کی طرح مست کردیتی ہین راوی کہتا ہی کہ ایسی حالت اور وقت مین بہت بدعت اور بدکاری باہم اون نوخیز جوان اور ناکتخدا عورات کی ہوتی ہی مگر اب یہہ رسم جو پیر نا ریک کی مریدون سی چلے تہی قریب نابودی کی ہی قوم ترین مین یہہ کہیل بنام ٹیسر سے کے مشہور ہی ؛

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ذکر قوم ناغر

شجرہ نسب دیکھنی سی معلوم ہوگا کہ ناغر ابن ڈانی کی قوم اوپر سی دو شاخ ہی اونسی نیچی کئے فرعے نکلتی ہین تحقیقات سی اس قوم کا مفصل حال نہین مل سکا اتنا معلوم ہوتا ہی کہ یہہ قوم کچھہ مشہور نہین اور نہوڑی لوگ ہین جو کاکڑون کی بیچ خلط ہوگئے ہون گی ایک ہوشیار آدمی کہتا ہی کہ شاخ دھیر نسل کاکڑ کی شامل ناغر رہتی ہین ؛

قوم بنی

اس قوم کا شجرہ نسب اوپر درج ہوچکا ہی جس سی تفصیل اور تقسیم شاخوار معلوم ہوگی اس قوم کی بہ شاخین کاکڑ کے شامل رہتی ہین اور کاکڑ کی ملک کی شامل قوم بنی کا علاقہ سبوی ہی اگر مسافر علاقہ ڈاڈر سے پہلی منزل شمال کی طرف جاتا ہی تو سبوی مین پہونچتا ہی یہہ علاقہ سبوی ایک سخت مٹی کا میدان ہی اور بعضی جگہہ پہاڑی نالی نکلتی ہین جنسی سیرابی کا فایدہ ہوتا ہی سبوی ڈاڈر کا نیل بہت عمدہ ہوتا ہی جو قندہار اور ایران مین ملتان کی نیل سی زیادہ پسند کیا جاتا ہی اور خیرپور کے نیل سی برابر سمجھتے ہین آیسوٹ اور موسی خیل کاکڑون کی علاقہ سی مشرقی جانب ایک بیرونق پہاڑ اور صحرا مین رہتی ہین اور موسی خیل کی بڑی دو شاخون مین سی بلیل کی نسل زیادہ تھی جو اکثر زراعت کاری کا پیشہ رکھتی ہین اور لہرزئی دوسری شاخ بہ نسبت بلیل کے کم ہی اور اس شاخ کی لوگ زیادہ تر گاہ بانی اور مالداری کا کام کرتے ہین شاخ لہون علاقہ جنخن اور کخند رین رہتی ہین جو ملک کاکڑ کی مغربی حصہ مین ہی انکی مسکونہ علاقہ سی نمک شورہ زمینات سی نکلتا ہی اور اس کام کے لوگ اوس نمک کو جمع کرکے بذریعہ باربرداری شتران و نرگاوان قندہار اور کاکڑستان و خیل کی ملک وغیرہ علاقہ جات ملحقہ مین فروخت کی واسطے لیجاتی ہین اور عموماً غلہ کے مبادلہ مین اوسکو فروخت کرتے ہین بعضی اوقات جب غلہ گران ہو تو ہم وزن غلہ کی وہ شور نمک دیتی ہین اور کبھی دوچند غلہ جو دیکر لیتی ہین بنی لوگ دستور اور رواج مین مطابق کاکڑ کی ہین الا شاخ آمزری جو اوستریانی کی ملک سے مغرب آبادی ہی اوسکا دستور اور رواج قوم شیرانی سی ملتا ہی مگر شیرانیون سی نیک چلن اور کم آزار ہین کل تعداد

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

قوم پنی کی جو اپنی قدیمہ علاقہ مین آباد ہے قریب اسی ہزار آدمی کی تبلاتی ہین اس قوم کے اُن شاخون کا ذکر جو اور ملکون مین چلے گئے ہین اس فصل کی اخیر مین ہوگا

قوم داودی

اس قوم کی لوگ بہی تہوڑی آدمی ہین اور قوم کاکڑ کی شامل اور متعلق سمجہی جاتی ہین شجرہ نسب سے معلوم ہوگا کہ قوم داودی کی تیسرے شاخ باسم خوندی مشہور ہی بموجب روایت مخزن افغانی شاخ خوندی نسل صلبی داودی کی نہین ہی وہ اسطرح وصل ہوئی کہ داودی ابن دانی اپنی باپ کی زندگی مین گہوڑدوڑ سوداگری کی واسطے گیا تہا اوس سفر مین اوسکو ایک عورت جمیلہ معہ اپنی پسر موسوم سید حسن کی ملی داودی نی اوس عورت سی وطن پوچہا اوسنی جواب دیا کہ خجند سی آتی ہون اور یہہ لڑکا سید زادہ ہی اوس ملک مین قحط پڑا ہی مین چاہتی ہون کہ اپنی خواہر کلان کی پاس ملتان مین جاؤن داودی نی اوسکو ملتان پہونچا کر وہان اوسکی خواہر کے صلاح سی اپنی نکاح مین کر لیا حسن اوسکی پہلے شوہر کے پسر نے طریقہ لونڈی اور نوکری کا اختیار کیا مگر چند مدت کی بعد اوس مذموم پیشہ سی تایب ہوا اوسکی چار پسر ہوئی اور چونکہ حسن خجندی تہا بہ تغیر لہجہ پشتو اور اختصار لفظ افغان اوسکی نسل کو اپنے روزمرہ مین خوندی کہتی ہین ؛

قوم بابی

غرغشت کی نسل سی ہی جہان تک مل سکا شجرہ نسب اوپر درج کیا گیا اس قوم کا حال بہی بہت تہوڑا ملا ہی اگرچہ اسکی تعداد تین ہزار آدمی سی زیادہ نہین بتلاتی مگر افغانون مین سی بابی لوگ قندہار اور قلات نصیر کی طرف بڑی صاحب ہمت سوداگر ہین اور نیک معاشی اور اپنی محنت کی سبب سے آسودہ حال اور اکثر غنی ہین اس شاخ کی آدمی نیک چلن اور بامروت مشہور ہین اگر اور افغان بہی بجائے رہزنی اور لوٹ کہسوٹ کی انکی طرح حلال مال کی حصول کی کوشش کرین تو آسودگی اور نیکنامے دنیاوی کی سوای عذاب عقبی سی بہی نجات پاوین قوم بابی کی اہل دول لوگون کی پوشاک

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اور خوراک اکثر امیرانہ درانی وضع سی مطابق ہی قوم بابی اور ابدالی درانی کی پورانی دشمنی تہی مسماۃ مراد قوم ابدالی کو قوم بابی کا خان بلا استرضائی والدین لیگیا تہا اوسی بات پر دشمنی شروع ہوئی تہی کہتی ہین کہ پہلی حملہ مین مسماۃ مراد ونی جو اوسوقت اپنی قوم ابدالی مین تیجرات کو ابدالیون کی ترش تیرون کی چاہ مین پہینک دئی اس دغا دہی سی ابدالیون نی شکست کہائی اور مراد ونی مراد پائی چنانچہ یہہ واردات بزبان پشتو منظوم ہی الغرض الحال قوم بابی اور درانی مین کچہہ دشمنی نہین

قوم مندوخیل

شجرہ نسب سی معلوم ہوگا کہ مندو جسکی نسل سی یہہ قوم ہی غرغشت کا تیسرا بیٹا تہا عوام مین تا ہنوز زندہ یہہ قوم مندوخیل کی اسم سی مشہور ہے اسکی چہوٹی شاخون کا شجرہ نسب نہین مل سکا مندوخیل وادی ژیوب کے دونون کنارون پر رہتی ہین اس ژیوب کا سر ہندو باغ کے پہاڑ سی شروع ہوکر مشرق مایل شمال کو پہلی آتا ہی جب تک کہ سرماغہ کی متصل گومل سی ہوکر جنوب کو رخ پہیرتا ہی اور نالہ گومل مشرق کو آتا ہی ژیوب ایک چہوٹی سی ندی تنگ وادی مین جاری ہی اکثر پانے اوسکا میلا اور مفید زراعت کی ہوتا ہی جب یہہ نالہ ژیوب سر سی تہوڑا فاصلہ نیچے کو جاتا ہی تو ایک اچہی میدان مین پہونچتا ہی جسمین گندم جو مکی چاول وغیرہ غلہ پیدا ہوتا ہی اس نالہ کی دونون کنارون پر مندوخیل کی دیہات آباد ہوتے چلی گئے ہین مگر وادی ژیوب کا میدان چرائی کی کام بہی آتا ہی اوسکی اوپر بہت کثیر دے مالدارون کی نظر آتی ہین وادی ژیوب کی حد یقین ہی کہ شمالی طرف وہ ہوگے جو سیونا داغ کی جنوبی حد کی پہاڑ ہین اور درہ گومل کی جنوبی پہاڑ وہ جگہہ جو درمیان ژیوب اور ربوری اور پہاڑ سلیمان کی واقع ہی زمین ہری پال اور رابڑکی ہی اور گوشہ مشرقی و جنوبی مین وہ غیر آباد جگہہ ہے کہ جسپر موسی خیل اور ایسوٹ اپنی مویشی چراتی ہین سبدما مشرق کو حسن خیل اور راباخیل شیرانیون کا پہاڑی وادی ژیوب کے زمین زرخیز اور اکثر نہری ہی مندوخیلونکا راہ و رسم اور پیشہ مطابق درمیان مین رہنے والی کاکڑون کی ہی اوسیطرح سادہ لوح اور بے آزار مخلوق ہی زراعت کاری اور گلہ بانی ہر دو پیشہ رکہتی ہین ۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

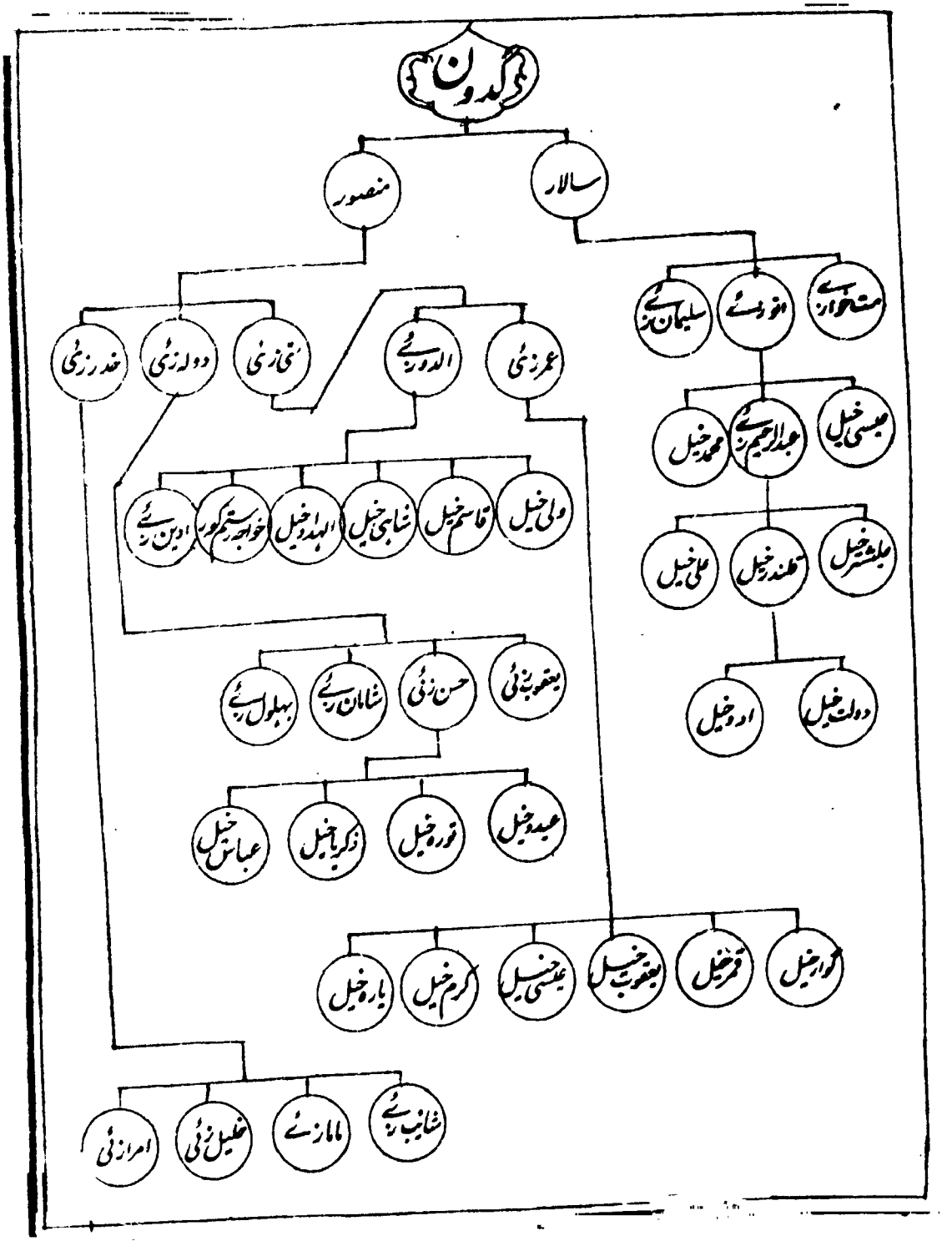
ذکر ان شاخونکا جو قوم کاکڑ وغیرہ سے عرصہ سی دوسرے ملک مین چلی گئین

اس قوم کے بعض لوگ اپنی قدیمہ وطن سی بباعث تنگی زمین وگذارہ اور دیگر بواعث سی اور ملکون ملکون مین جاکر آباد ہوئی ہین اون مین سی جنکا حال مؤلف کو معلوم ہوسکا ذیل مین لکہا جاتا ہے

شاخ تیمنی

تعجب کی بات ہی کہ یہہ تیمنی چار ایماق کی چوتہی شاخ مشہور ہی مگر حال کاکڑ کا راوی کہتا ہی کہ تیمن نام کاکڑ کا بیٹا تہا اوسکی نسل سی تیمنی لوگ ہین مگر وہ بیان نہین کرسکتا کہ کب اور کیونکر یہہ لوگ اوس ملک مین جاکر آباد ہوی جہان فی الحال آباد ہین یہہ لوگ کوہ سیاہ بند نواح ملک غور مین باقی ایماق کے ساتہہ آباد ہین اور تیمنی کی دو شاخ ہین ایک قبچاق اور دوسری دُرزنی گرچہ قوم تیمنی کے کسی آدمی سی میری ملاقات نہین ہوئی کہ جس سی اس روایت کا حال دریافت کرتا مگر فرزند امیر دوست محمد خان مرحوم والی کابل کی زبانی معلوم ہوا کہ تیمنی لوگ بہی اپنی آپ کو کاکڑ کی نسل سی سمجہتی ہین اگرچہ یہہ روایت سچ ہی تو قوم کاکر کے ایک بڑی شاخ نواح غور ملک سیاہ بند مین آباد سمجہنی چاہئی تیمنی کی دو شاخون مین سی قبچاق اصل ایماق اور دُرزی افغان معلوم ہوتے ہین دیکہو حال ایماق۔ تیمنی جملہ سنی مذہب ہین اور راہ رسم مین دیگر چار ایماقون سی مطابق ہین

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



Courtesy www.pdfbooksfree.pk

حال قوم گدون

واضح ہو کہ یہہ لوگ اپنی تئین قوم کاکڑ کی شاخ بیان کرتی ہین - شجرہ نسب اور مفصل حال قوم کاکڑ اولاد عرغشت کا اوپر درج ہو چکا ہی باوجود بہت کوشش کی ٹہیک دریافت نہو سکا کہ یہہ قوم کب اور کہان سی آکر ملک مقبوضہ حال پر آباد ہوئی ایک شخص سفید ریش اس قوم کا ثقہ آدمی راوے ہی کہ مسمی سا ہنگ ابن ہنی کی علی خیل اور موسی خیل کی علاوہ دو پسر اور بہی تہی - ہر دو بباعث کشت وخون فراری ہوکر اپنی قوم سی علیحدہ ہو گئی - چند عرصہ سفید کوہ مین رہی اور پہر وہان سی اوٹہہ کر ہزارہ اور چیچہہ کے نواح کے پہاڑون مین اونکی اولاد آکر آباد ہوئی اگر یہہ روایت صحیح ہو تو غالب ہی کہ گدون لوگ اوسکی نسل سی ہونگی اور چونکہ ہنی اور کاکڑ کو اکثر لوگ ایک سمجہتی ہین اس سبب سی گدون بہی کاکڑ کی شاخ سمجہی گئی اس قوم کی اوپر سی دو شاخین سلار اور منصور مشہور ہین اونسی چند شاخین نکلتی ہین جو شجرہ نسب سی ملین گی اکثر گدون خصوص سلار ہزارہ کی پہاڑون مین نا موسوم دوتوڑ کی دونون کنارون پر علاقہ اوترش تک آباد ہین ہزارہ کی گدونون کی بیچی بہت عمدہ سرسبز اور زرخیز ملک ہی - جو جہانگیر کے سلطنت مین بوقت بغاوت اور تباہی قوم دلازاک انہون نی رفتہ رفتہ زبردست قبضہ کر لیا - زیادہ تر ذکر کے لایق وہ گدون ہین جو دریای ابا سین سی مغرب کوہ مہابن کی جنوبی حصہ مین آباد ہین مہابن پورانہ ہندی لفظ ہی سنسکرت مین مہابڑ کو اور بن جنگل کو کہتی ہین مہابن کا معنی بڈا جنگل ہی اور یہہ وجہ تسمیہ اس پہاڑ کی بہت ٹہیک ہی قوم گدون کے ہر دو شاخ یعنی سلار و منصور اس پہاڑ کی چوٹی سی لیکر بیخ تک جنوبی حصہ پر قابض ہین - گرچہ انکی چہوٹی چہوٹی باہنڈی قریب بیس کے ہونگے مگر انکی بڑی گانو صرف تین ہین - گنڈپ جسمین تخمیناً چہہ سو سی کچہہ زیادہ گہر ہون گی - قوم سالار کا بڈا گانو مشہور ہے قریب کل کی اسمین اتوزئے کے شاخین آباد ہین اس شاخ کی قبضہ مین دو گانو ہین گنڈپ اور دالوزی اور اسمین فی الحال میر باز علیسی خیل جہانگیر علی شیر خیل نواب قلندر خیل خانی محمد خیل

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

طوطہ علی خیل ملک اور سرگروہ ہین ؛
شاخ مت خوازی قوم سلار موضع بابینی واقع علاقہ سرکار انگریزی مین آبادہی اشرف جوار سلہ خان
زبدہ کے عہد مین مشہور لوٹیرا تہا اور افضل ملک ہین سلیمان زئی شاخ سلار کے قبضہ مین —
پادہ — شنی — کوٹلاگر — پولا اچپ لی دیہات خورد واقعہ مہابن ہین ؛
قوم منصور کا بڑا گانو بیسک ہی جسمین قریب تین سو گہر کی جنگا قوم منصور مین سی شاخ آلدوزی وودولہ زئے
کے لوگ بیسک مین آبادہین عیسی خان سفید ریش ولی خیل بیسک کا مشہور رملک ہی جسکو اپنی دیسی جرگہ
اور معاملون مین لوگ لومڑی کہتی ہین — ہاشم علی قاسم خیل فاضل خان شاہی خیل میر خان احمد داخیل غلام شاہ ومحبت اس شاخ کے
ملک ہین اور فتح خان دولہ زئی معتبر ملک ہین خدر زئی ملکا گڈی مین رہتی ہین مسمیان زنگی وہوتی اس شاخ کی ملک ہین گندپ
اور بیسک کا اکثر زرعی ملک میدان ملحقہ علاقہ گورنمنٹ انگریزی کی شامل واقعہ ہی اور اس سبب سے اونکی بدعنون کی روکنی کے
واسطے ہماری گورنمنٹ کو ایک معقول ذریعہ حاصل ہی گندپ اور بیسک تا ملکا گڈی دامن کوہ ملحق میدان کے واقعہ ہین جنکو ہمنے
بچشم خود ملاحظہ کیا ان دیہات کا رقبہ اکثر بارانی اور ناقص ہی مگر جسقدر باہندہ جات اندر پہاڑ کے ہین وہ اکثر سرسبز اور آبی
زرخیز زمین ہی گندم مکی اور چاول مہابن مین بہت ہوتے ہین زیادہ تر پیشہ قوم کا زمینداری اور مالداری ہی گا و میش
مہابن کے مشہور اور عمدہ ہوتے ہین روغن زرد اور چوب عمارتی پہاڑ سی لاتی ہین اور تہ آمان نامہ علاقہ سرکار سی روے اور کپڑہ
نمک خرید کر لیجاتی ہین گندپ اور بیسک مین مجرمان مفرور علاقہ سرکار ضلع راولپنڈی وغیرہ کی اکثر پناہ گیر ہوتے ہین جنکی
راہبری سی وہانکے لوگ بہی بارادہ ارتکاب سرقہ وغیرہ سرکار کے ملک مین آتی ہین گرچہ مہابن کے گدون اپنی قوم کی اسلحہ بند مردم
کی تعداد بارہ ہزار بیان کرتی ہین مگر باریک تحقیقات سے ایسا پایا جاتا ہی کہ پانچ ہزار اسلحہ بند مرد اس قوم کی بیچے جو اسلحہ بندوق اینفیلڈ
نصف کے کم ہین تلوار ہر ایک مرد کی پاس ہے گرچہ عموماً یہہ قوم جنگجو نہین مگر بعض انمین اچہی سپاہی نکلتی ہین انکی بندوقون کی زد بدون رفل کی بہت
دور نہین ہے

غورغشتی

بہی چہچہہ ضلع راولپنڈی و ہزارہ مین آبادہین جیسا کہ علاقہ چہچہہ مین ایک بڑا موضع باسم قوم غورغشتی نام زدہی موضع غورغشتی
کی رہنی والی بہی اپنی آپکو کاکڑ کہتی ہین اسمین شک نہین کہ وہ غورغشت کے نسل سی شاخ کاکڑ یا بینی سی ہین ایک موضع
بنکی ضلع ہزارہ مین بہی ہی اور دکہن کی ملک مین بہی نہین معلوم کس تقریب سے قوم بنی کی بعضی لوگ جاکر آبادہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہوئی ہین دکہن کی ملک مین قریب ایکہزار آدمی اس قوم کا ہوگا ؛

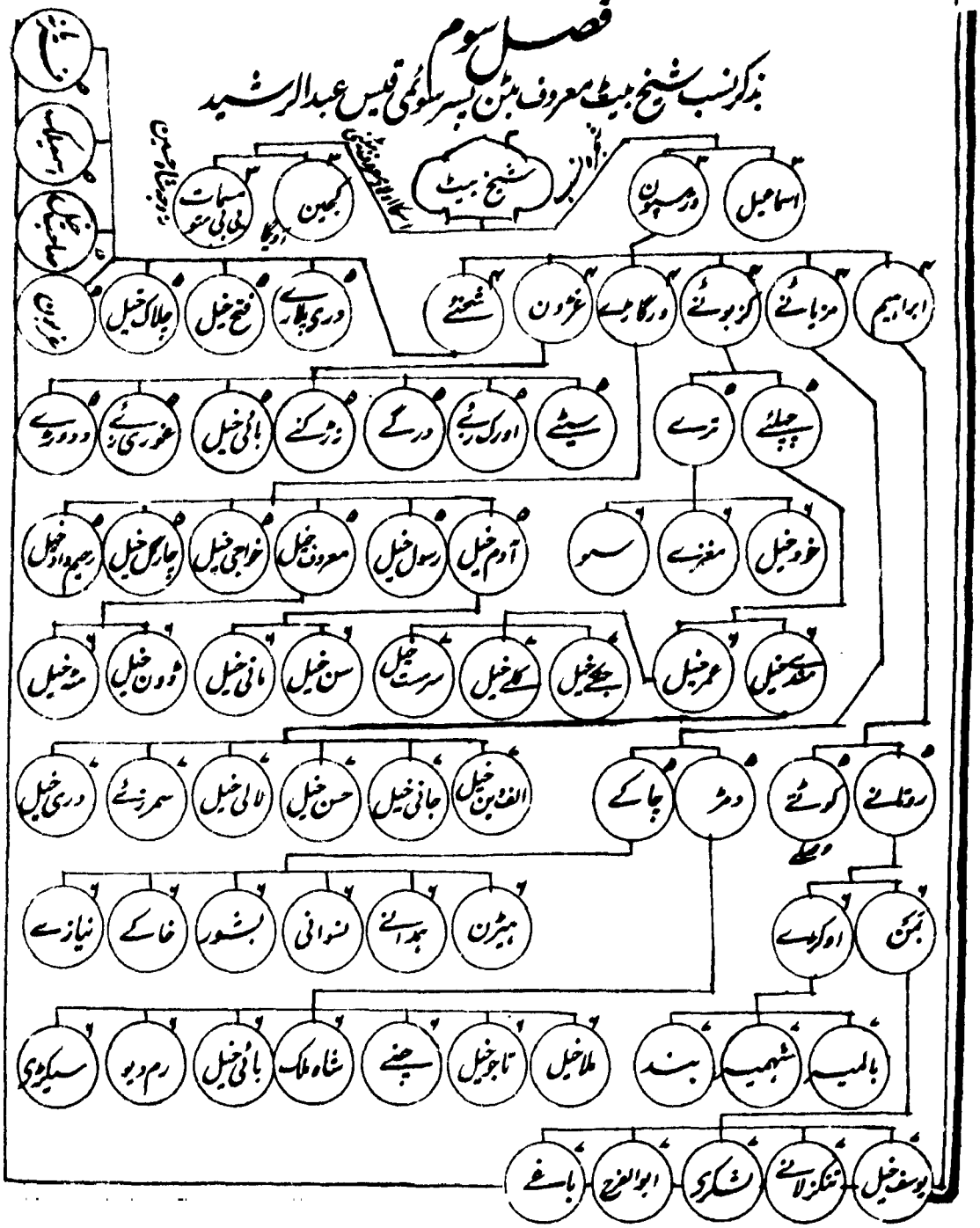
ہندوستانی کاکڑ

ہم اوپر لکہہ چکی کہ افغانونمین ایسی کوئی بڑی قوم نہین ہوگی کہ جسکی نسل کے آدمی ہندوستان مین نہلین گوا ونمین سے اکثر ایسے ہین جو پہلی قوم کی جاتی سکونت سے بہی واقف نہین اور تعلق برادرانہ تو مطلق کچہہ نہین ہے اسیطرح قوم کاکڑ کا بہی کثیر گروہ ہندوستان کے بعضے اضلاع مین آباد اور رضا املاک ہین جیسا کہ قصبہ کوہانہ ضلع رہتک مین تفرق ابن کاکڑ کی اولاد سے شاخ علی خیل کا فرعہ ابوسعید زئی وغیرہ کاکڑ آباد ہین قریب تین ہزار ذی روح اونکی تعداد ہوگی روایت ہی کہ سلطان ابراہیم لودی کی عہد سلطنت مین ملک عبدالمالی ابوسعید زئی کاکڑ معہ برسہ برادران خود و دیگر چند اشخاص کاکڑ اپنے وطن سے جاکر قصبہ کوہانہ مین آباد ہوا بعد وفات سلطان ابراہیم کی عبدالمالی خود تو اپنی اصلی وطن غوری کو واپس آیا مگر اوسکے بہائی معہ اور کاکڑون کے وہان رہگئے سو ہان اب تک آباد ہین ضلع بلند شہر مین جو جہیانوی موضع افغانون کی ہین اور بارہ بستی جو مشہور ہے اونمین بہی بہت کاکڑ افغان ہین خصوص قصبہ خورجہ انسی پر بہی غالب ہے کہ ضلع بلند شہر مین اس قوم کی لوگ چار ہزار سے کم نہین اور سوائے انکے اور افغان نسلے وہان بہت ہین بنگال اور دکہن مین بہی کاکڑ قوم کے چند گہر سنے جاتے ہین اور دیگر اضلاع مین بہی بعضی جگہہ کاکڑ بہائی تہی ہین ہندوستانی کاکڑ طرز وضع رواج اور شکل و شباہت مین کسیطرح افغانستان کی کاکڑون سے نہین ملتی اور رشتہ نہین جانتی

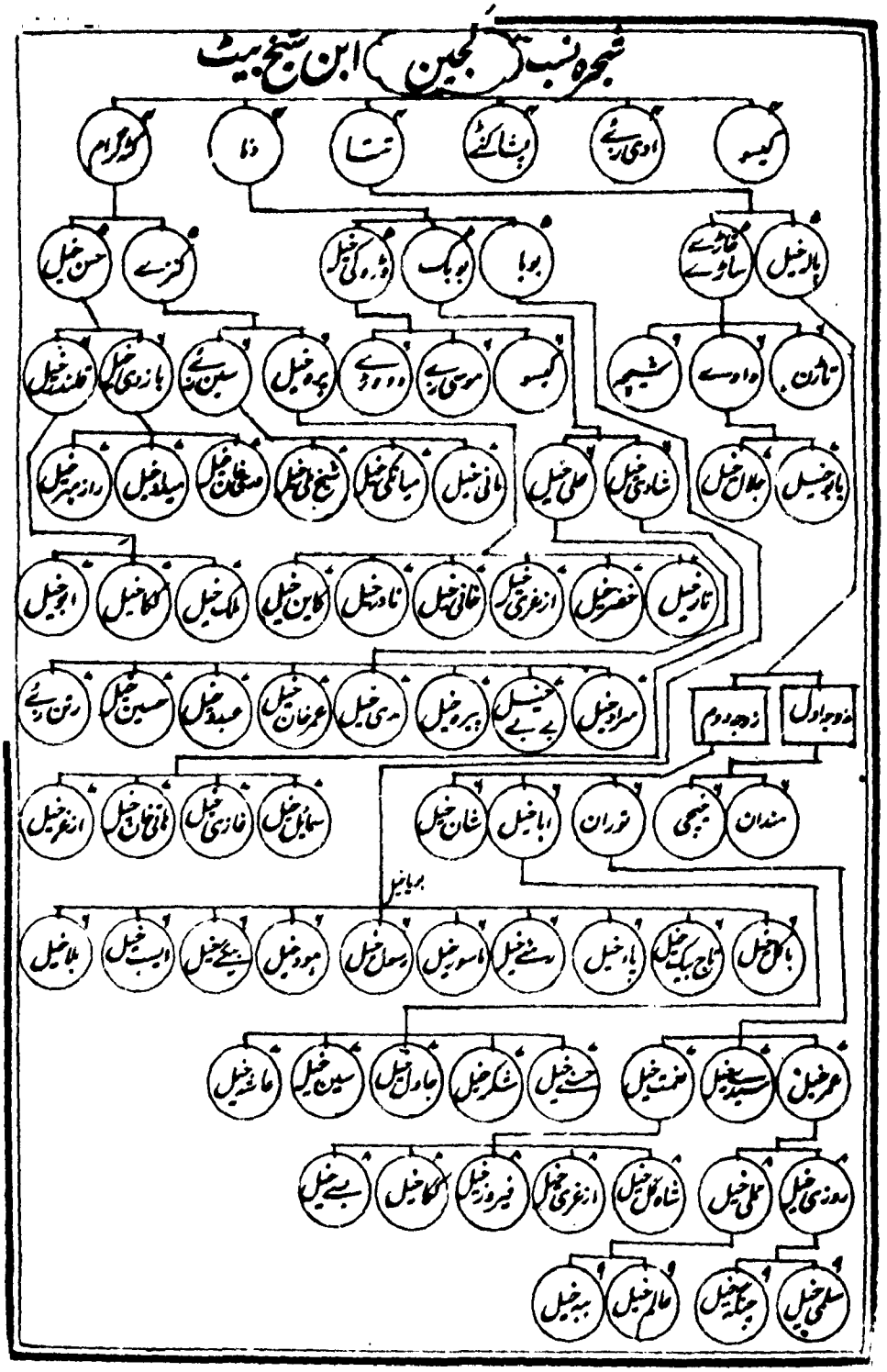
Courtesy www.pdfbooksfree.pk

فصل سوم

بذکر نسب شیخ بیٹ معروف بٹن پسر سلیمی قیس عبدالرشید



Courtesy www.pdfbooksfree.pk



Courtesy www.pdfbooksfree.pk

حال قوم بیٹنی

واضح ہو کہ شیخ بیٹ باقی دو بھائیون سی عمر مین چھوٹا تہا مگر اپنی نیکوئی اور خدا پرستی کی سبب سی زیادہ مشہور ہوا اسنی خورد سالی مین عراق اور عرب تک سیر کیا بہت سی بزرگون کی صحبت سی اثر نیک پایا قرار گاہ اسکی کوہ سلیمان مین تہی اور بعد وفات دفن ہوا نواح غزنین مین شیخ بیٹ کی نسل کو مجمعًا قوم بیٹنی کہتی ہین وجہ تسمیہ اسکا نام مورث اعلی کا ہی جیسا کہ شجرہ نسب مین درج ہی شیخ بیٹ کے تین فرزند نرینہ اس تفصیل سی تہی اسمعیل وڈر سپون کجنین اسم ورسپون کے کاتب مخزن افغانی وغیرہ نی غلطی سی اشبون لکہدیا ہی علاوہ تین پسران کی ایک دختر مسماۃ بی بی مشوتہی جسکی شادی شاہ حسین غوری سی ہوئی اوسکا ذکر اگلی باب مین آویگا تین پسران مین سی اسمعیل بڑی فرزند کو مسمی سَرَبَن برادر کلان شیخ بیٹ کا تبرکًا ہمراہ لیگیا باقی دو کی اولاد بہ اسم بیٹنی مشہور ہوے

زمانہ ماضیہ مین یہہ قوم کوہ سلیمان کی مغربی جانب آباد تہی عہد سلطنت سکندر ابن بہلول لودی مین بسبب غلبہ قوم خلجی اپنی قرار گاہ قدیمہ چہوڑکر خانہ کوچ کوہ سلیمان کی مشرقی حصہ مین بہ درہ موسوم گومل آکر قرار گزین ہوئی اور اکثر لوگ اس قوم کی بطور سوداگری وامیدوار ملازمی ہندوستان کیطرف چلے گئے اور چونکہ اوسوقت ہندوستان مین افغانون کا اپنی ہم قوم بادشاہ ہونے کے سبب سی بڑا قدر تہا قوم بیٹنی مین سی بہی بعضی آدمیون کو بڑا رتبہ اور منزلت حاصل ہوئی جیسا کہ بعد از آن فتح خان بیٹنی ملک کو نواح بنگالہ کا خود مختار صوبہ یعنی گورنر مشہور رہا جسکو تاج وعماد قوم کرّرانی نی دغا سے مار دیا اور اسیطرح اور بہی چند آدمی اس قوم کے بادشاہ افغنہ کے ساہمنی عہدہ امارت رکہتی تہے جو گروہ انکا درہ گومل مین آباد تہا اوسنی اپنی تعداد کی ترقی ہونی پر اپنی قبضہ کو بڑہانا شروع کیا تا حدیکہ مقام دوتوئی تک جو کانٹی کورم کی نزدیک ہی جا پہونچی مسعود وزیرون سی اوس مقام پر مقابلہ ہوا جنسی شکست کہاکر پیچہے کو ہٹی اور مقام قلعہ کرّنگے سی بہی پیچہے آئی فی الحال قلعہ کرّنگے پر قبضہ فرقہ شنگی شاخ بہلول نی مسعود کی ہی جب مسعود وزیرون نی انکی مقبوضہ ملک کی کمی کی علاوہ چہیڑ چہاڑ شروع کری تب اس قوم کے بعضے شعبی خانہ بدوش ہوکر اپنی معزز خویشونکے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

امید پر ہندوستان کو چلی گئی اور جہان جیسنگ سمائی وہان آباد ہوئی الا زیادہ گروہ ذریت
کجین کا اور اوس سی کیلڑ سپون کا نواح مشرقے کوہ سلیمان مین آباد رہی کہتے ہین کہ اوسوقت
کوہ گبر جو ہنون سی جانب جنوب اور ٹاک سی بطرف شمال واقعہ ہی بہ قبضہ فرقہ وزگاڑ اشاخ وڑسپون
بیٹنی کی تہا اس فرقہ پر قوم گزبز نے یورش کرکے بیشمار وڑگاڑی قتل کئی اور اونکا ملک لیلیا ایسی
روایت ہی کہ اوس مظلوم فرقہ کی ایک عورت حاملہ زندہ بچکر بمقام لکے چلے گئی بعد انقضائی ایام حمل
اوس مظلومہ کی شکم سی دو فرزند نرینہ تولد ہوئے ایک کا نام اوسنی آدم اور دوسرے کا معروف
رکہا جب وہ یتیم سن تمیز کو پہونچی تو اپنی والدہ سی باقی قوم بیٹنی کا حال دریافت کرکی درہ گوئل
مین اولاد کجین اور وڑسپون کی پاس مدد خواہ گئی اور اپنی مظلومی سی آگاہ کرکے التجا کی کہ اگر
ملک قدیمہ ہمارا یعنی کوہ گبر واپس فتح کردو تو دو حصہ تمہاری اور تیسرا حصہ ہمکو دینا نسل کجین نے
یہہ شرط قبول کرکے لشکر کیا مقابلہ سی غالب آئی اور گزبز بہاگ کر مغربے وطن مقبوضہ حال کو
چلی گئی فتح کے بعد علاقہ مفتوحہ کو حسب شرط مقررہ دو حصہ مدوگارون نی لیلیا اور تیسرا حصہ اصلی
مالکان ملا اوسی تقسیم مطابق اس علاقہ کا عملدرآمد رہا الی الحال اکثر زمینات علاقہ گبر کجین کی اولاد
سی شاخ وتانے بذریعہ بیع ورہن اپنی قبضہ مین کرے ہین ٭

پیشہ وعادات

اس قوم کی اکثر آدمی پیشہ زراعتکاری و مالداری رکہتے ہین اور بعض چوری پیشہ بہی ہین اپنی
کام مین محنتی وجوانمرد متحمل بردباری انکی صفت ہی ٭

طرز وضع مین

میانہ قد گندم رنگ گول چہرہ فراخ چشم متوسط اندام ہوتے ہین ٭

خوراک

گندم تابستان مین اور باجرہ زمستان کو اکثر خشک یا دوغ سی اور مہمان گوشت گوسفند سی کہاتی ہین

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

پوشاک مین

موئی پارچہ سفید کے پارچات اور اونکے قمیص اکثر رکھتی ہین بسبب ہمسوانہ ہونی قوم وزیری کے پوشش زنانہ اور مردانہ کی طرز اونسی ملتی ہی سوائے عمر رسیدہ مردون کے مثل قوم وزیری سر پر لمبی بال رکھنی زیب تن سمجھتی ہین

رواج شادی

سوائی قلیل فرق کی اوس مطابق ہی جو قوم وزیری کی حالات مین لکھا گیا ہی عمر سے لیکر غایت درجہ تک عورت کا ناطہ مل سکتا ہی پردہ داری مستورات کا رواج نہین ہی

بہگا لیجانی

عورات مین اگر نیکی یعنی صلح منظور ہووی تو بعوض منکوحہ کی چار سو اور منسوبہ کے دو سو نقد یا جنس دیجاتے ہی اوس جنس مین ایک عورت ضرور ہونی چاہیئے ؛

حساب و قیمت زمین زرعی

انکی مسکونہ ملک خصوص علاقہ گبر مین آبی زمین بسبب قلت اراضی اور کثرت قوم بہت قدر مند ہی یہان تک کہ ایک بجرہ زمین جو قریب تین کنال چار مرلہ کی ہوتی ہی بحساب اوسط سو روپیہ پر فروخت ہوسکتے ہی انکے باہم حساب اراضی بجرہ کے ذریعہ سی ہوتا ہی ایک بجرہ مین چار کنڈکہ اور ایک کنڈکہ مین چار پا ہوتی ہین اپنی طرز پر ایک رستہ چند ہاتھ طول بنا کر اوس سی بجرہ و کنڈکہ کی تعداد حاصل کرتے ہین تقریبًا اندازسی اونکا ایک پا معمولی چار مرلہ کا ہوتا ہی نہری زمین بہت تھوڑے ہے بارانی رقبہ کے خرید فروخت ارزان اور کم ہوتے ہی ؛

جای آبادی حال

سوائی اونکی جو ہندوستان اور متفرق علاقون مین آباد ہین - اس قوم کا گروہ کثیر جو سرحد پر قیام پذیر ہی اوسکی آبادی کوہ گبر سے شمال درہ کوئی کی جنوب سی شروع ہوکر کوہ مذکور و شتر اغزا اور اونکی دامن سی لیکر درہ ٹاک تک موضع ملازی سی اوپر اوپر چلی گئی ہی سوای کوہ گبر سر اغزا ایسا بیرونق گرم ہی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کے سبز سے کم دکھائی دیتی ہی یہہ لوگ بطور چھوٹے بڑے بہت چھوٹے چھوٹے جھیرون مین اپنی سکونت ایک دوسرے سی فاصلہ پر رکھتی ہین انکی مغرب اندر کوہ مسعود و زیری اور مشرق میدان پر قوم مروت آباد ہی مسعودون سی انکے پورانی عداوت چلی جاتی ہی مگر عام بدے نہین ہی قوم مروت سی فی الحال انکی آشتی ہی بلکہ اکثر زمینات موسی خیل و تاخیل مروت کی حصہ پر یہہ لوگ کاشت کرتے ہین اور دامن کوہ میدان پر انکی کچھہ مملوکہ اراضیات اندر حد سرکار واقعہ ہین اس سبب سے گورنمنٹ انگریزی کی حکومت سی کچھہ تعلق رکھتی ہین مگر تاہم مجرمان مفرور علاقہ مروت پوشیدہ انکی پاس پہاڑ مین جاء پناہ لیتی ہین اس قوم کا دبدبہ بہت جنگجوئی کا ہی ہین الا اپنی سخت غنیم ہمسایہ مسعود زیری کی لحاظ سی سامان اسلحہ ہر ایک بالغ مرد رکھتا ہی بندوق انکی توڑہ دار لمبی ہوتی ہی جب انسی کوئی جھیڑی تو لڑائی کے مستعد ہو بیٹھتے ہین

شمار قوم

ترقی تعداد نسل بٹنی مین بہ نسبت اولاد دیگر دوبھایونکی بہت کم ہوئی ہی سرحد پر تعداد نفری قابل اسلحہ بندے اس قوم کے تین ہزار سی زیادہ نہوگی اور یہہ بھی متفرق انکی درہ سی لیکر کوہ گبر کے شمال تک پھیلے ہوی ہین مقابلہ حالمان وقت سی یہہ قوم اپنی قلت اور خرابی کے لحاظ پر پرہیز اور خوف رکھتی ہین تاہنوز انکا چلن بہ نسبت سلطنت انگریزی کچھہ عام خراب نہین ہوا مگر پاک بھی نہین ہین +

حال ملکان

ہر ایک شعبی مین اپنا اپنا ملک ہی اور اوسکا سوای نام ملکی اور کچھہ گذارہ قوم کیطرف سی مقرر نہین ہی ملک کا عموماً یہہ کام ہی کہ جب کوئی معرکہ یا مشورہ ہو تو اپنی شاخ کے لوگون کا جمع کرنا اور تعمیل امر مقررہ کرانی اور نزاعات باہمی اشخاص قوم بطور صلح یا جرگہ فیصلہ کرانا مسمیان الف شاہ تاج بیگ خیل و دراز بالکل خیل وچندن پائی خیل شاخ بوبا مین ملک ہین اور مسمیان میسر او میر اعظم و شادمانی و باطور شاخ بوبک میز اور لاجمیر و فتح خان شاخ ورگارڑا مین مسمیان امنیڈرہ آسپ و شاہ مدو اولاد تنا مین اور مسمے میدر و خاترم و عیسی فرقہ شیخی وغیرہ مین معتبر ملک ہین زیادہ تفصیل فضول ہے +

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ذکر اُن شاخونکا جو درج کرسی نامہ قوم پٹھنی ہین اور اونکی اصلیت مین اور طرح کی روایت ہے

واضح ہو کہ فرقہ کوٹی در اصل سید ہین سی ابراہیم ولد دوسٹپون پیر شیخ بیٹ نی ایک طفل سید زادہ البطور پسر خنیہ پرورش کیا اور لڑکی کا نام کوٹی تہا جسکے نام پر یہہ شاخ ہی اوسنے روتانی صلبی فرزند ابراہیم سی نصف حصہ پایا اور داخل تا رقوم پٹھنے ہوا اب بہی اوسکی نسل سید کہلاتی ہی علاقہ بنو مین ایک موضع باسیم کوٹی سادات اوسکی اولاد سی آباد ہی طرز وضع شکل شباہت نسل کوٹی کی باقی قوم پٹھنی سی مختلف ہی +

دوم اولاد تنا دنا کتا

جو داخل نسل کہین ہے اونکی نسبت یہہ روایت ہی کہ یہہ ہر سہ خانہ زاد کہین کی تہی مگر اب قوم پٹھنی مین ایسی مخلوط ہین کہ کوئی امتیاز معلوم نہین ہوتا حصہ اور طرز وضع مین شامل ہین بلکہ تنا اور دنا کی نسل کثرت تعداد کی سبب سے قوم پٹھنی کی پیشوا ہی +

سیوم شعبہ رتن زی کو

اصل پٹھنی نہین سمجہتے باقی بیٹی کہتے ہین کہ مسمے علی پسر بوبک کو طفل شیر خوار مجہول النسب ملا تہا اوسکا نام رتن رکھہ کر پرورش کی اوسکی اولاد رتن زی ہے +

تیسرا باب بیچ بیان قوم متی جس سی غلزائی اور لودی اور سروانی ہین اور مجموعا متی کہلاتی ہین

واضح ہو کہ سلسلہ نسب متی مین اختلاف ہی روایات مختلف مین سی جو روایت صحیح اور ممکن الوقوع معلوم ہوتی ہی اوسکو درج کیا جاتا ہی کہتے ہین کہ **خلیفہ ولید ابن عبد الملک بن مروان** کی عہد خلافت مین **حجاج ابن یوسف** ثقفی بمعیت ایک جرار لشکر کی واسطی فتح ملک غور تعین ہوا جب اوسکی فوج دیار غور مین پہونچی اور کامیاب ہوئی تو ایک فرقہ عظیم اُوس ملک مین واقع ہوا اوسوقت مین ایک جوان امیر زادگان غور سی **شاہ حسین** نام بسبب حوادث روزگار اور رنجش اقارب

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اپنی وطن سی علحدہ ہوکر اتفاقاً قبیلۂ شیخ بٹن ابن قیس عبدالرشید مین پہونچا نسب شاہ
حسین کی مجمع الانساب مین اسطرح لکھی ہی کہ شاہ حسین بن شاہ معزالدین بن
جمال الدین حسین بن بہرام بن شنسب کہ جو فرمان روای غور کا تہا اور اوسنی عہد
خلافت امیرالمومنین حضرت علی المرتضے رضہ مین ایمان لاکر مشہور حکومت غور ستا
امیر موصوف سی حاصل کیا تھا بہرام ابن شنسب کی دو پسر تہے بڑا بیٹا شاہ جلال الدین نام تہا جسکی
نسل سی سلطان معزالدین معروف سلطان شہاب الدین غوری ایک اولوالعزم بادشاہ
ہوگذرا ہی اوسکی خاندان اور واقعات کا حال حصہ اول مین دیکھو دوسرا بیٹا بہرام کا جمال الدین
دادا شاہ حسین کا تہا مورخ خاندان غور کو ذریات ضحاک تازی شاہ فارس سی شمار
کرتے ہین جسنے جمشید بادشاہ ایران کو قتل کرکے سلطنت لی تھی بہرام سی اوپر جو سلسلہ
نسب اس خاندان کا ضحاک تازی اور حضرت نوح پیغمبر تک مخزن افغانی مین لکھا ہی
وہ تاریخ فرشتہ کی روایت سی بہت مخالف ہی اور چونکہ مولف کو کسی ثبوت کامل سی صحت
کرسی نامہ کا اطمینان حاصل نہین ہوا اسواسطی اوسکا لکھنا نہ لکھنی کے برابر سمجھکر ترک کیا ضا
مخزن افغانی بہرام سی ضحاک تک اوتالیس ۴۳ پشت شمار کرکے ضحاک سی اوپر چار پشت مین حضرت
نوح نبی سی کرسی جا ملاتا ہی القصہ جب شاہ حسین ایسی غربت کی حالتمین شیخ بٹن کی پاس پہونچا
تو غالب ہی کہ اوسوقت بٹن بہت ضعیف العمر ہوگا اوس نیکبخت سفیدریش نے بمہربانی پدرانہ
شاہ حسین کو اپنی گھر مین جگہ دی اور وزیرون اور کجیئن پسران بیٹ شاہ
حسین کو اپنی بہائی کیطرح سمجھتی تہے بحدیکہ جملہ کاربارخانگی حسب صلاح اور تجویز شاہ حسین
ہونی لگی ایسی اعتبار کی حالت مین بمقتضای بشریت جوانی شاہ حسین کی ساتھہ صبیہ شیخ بٹن
مسماۃ متو کی الفت پیدا ہوکر نوبت یہانتک پہونچی کہ بلا رضا والدین سلسلہ مواصلت در
کرلیا تاکہ چند عرصہ کی بعد اثار حمل ظاہر ہوی والدہ متو نی اسحال سی آگاہ ہوکر اپنی عاجزہ پر زبان ملا
لھولی مگر چونکہ ہونہار ہوچکا تھا لاچار متو کی والدہ نی اسحال سی اپنی شوہر شیخ بٹن کو مطلع

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کرکے صلاح دی کہ قبل اوسکے جو یہہ حال آشکارا ہوا اور خویش و اقارب کی کان تک پہونچی مناسب
ہی کہ اس دختر کو اس جوان کی عقد مین کر دیوین شیخ بٹن نے کہا کہ اس شخص کی نسب سی واقف
نہین ہون کسطرح اس خویشی پر راضی ہون والدہ متو نے شاہ حسین سی اصل و نسل اوسکی
دریافت کی اوسنے کہا کہ آبا را و را جداد میری ملک غور کی اشراف اور حاکم تھے اگر تمکو اعتبار نہین آتا تو
کوئی اعتمادی اپنا بھیجکر تحقیق اس امر کی کرلو اوس صالحہ نے اس بات کو پسند کرکے پھر شیخ بٹن
کو سنای اور بٹن نے مسمے کاغ دوڑ کو معہ مکتوب شاہ حسین اور انگشتری شاہ معز الدین جو
شاہ حسین کی پاس تھی غور مین بھیجا تاکہ حسب و نسب شاہ حسین تحقیق کر آوی کاغ نے غور مین پہونچکر
تفحص اور استفسار اصالت و نجابت شاہ حسین بواقعی کری جملہ امرا اور سکان غور نے تصدیق تو
کیا تب کاغ معہ جواب خطوط واپس آیا اور اول شاہ حسین کی پاس پہونچکر اوسکو کہا کہ اصالت
اور ریاست تمہاری تحقیق کر آیا ہون کہ اظہر من الشمس ہے الا اس شرط سی ظاہر کرون گا کہ میری
التماس یہہ قبول کرو شاہ حسین نے عہد اقبال التماس مذکور کیا تب کاغ نے ظاہر کیا کہ میری حجت
یہہ ہی کہ میری صبیہ مسماۃ مہتی کو بھی اپنی نکاح مین لاؤ شاہ حسین نے بخوشی تمام قبول کیا (از زر
چہ بہتر گل دیگر شگفت) بعد اوسکے کاغ نے شیخ بٹن کو حقیقت نجابت و شرافت شاہ حسین سی مطلع
کیا تب اوس نے راضی ہوکر نکاح بی بی متو کا شاہ حسین سی بند ہوا دیا اور چند عرصہ کی بعد
شاہ حسین مسماۃ مہتی دختر کاغ دوڑ کو بھی اپنی نکاح مین لایا اور جبکہ پہلے حمل کے ایام پوری ہوئے
تو بی بی متو سی فرزند نرینہ تولد ہوا اور چونکہ یہہ بیٹا قبل از نکاح بطور دزدی حاصل ہوا تہا اس سبب
سی نام اوسکا غلزای رکھا کیونکہ پشتو کی زبان مین غل چور کو اور زای بیٹی کو کہتی ہین یعنی چور کا
بیٹا اور یہہ ہی وارد ات وجہ تسمیہ غلزای کی ہوئی اوسکی بعد مسماۃ مہتی بنت کاغ سی شاہ حسین
کا بیٹا پیدا ہوا جسکا نام سروانی رکھا گیا اور پھر چند مدت کی بعد دوسرا بیٹا بی بی متو سی تولد ہوا جسکو
موسوم بہ ابراہیم کیا اور ابراہیم نی باسم لودی شہرت پائی *

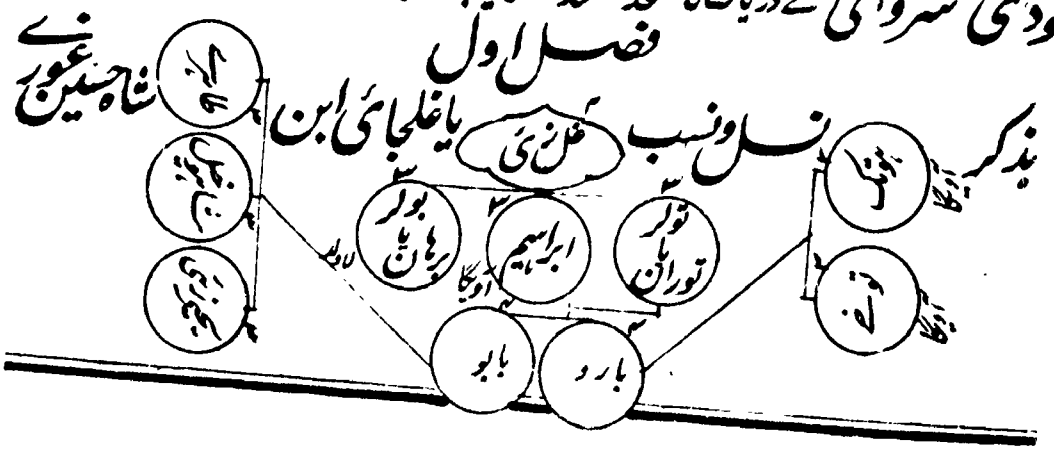
Courtesy www.pdfbooksfree.pk

وجہ تسمیہ لودی

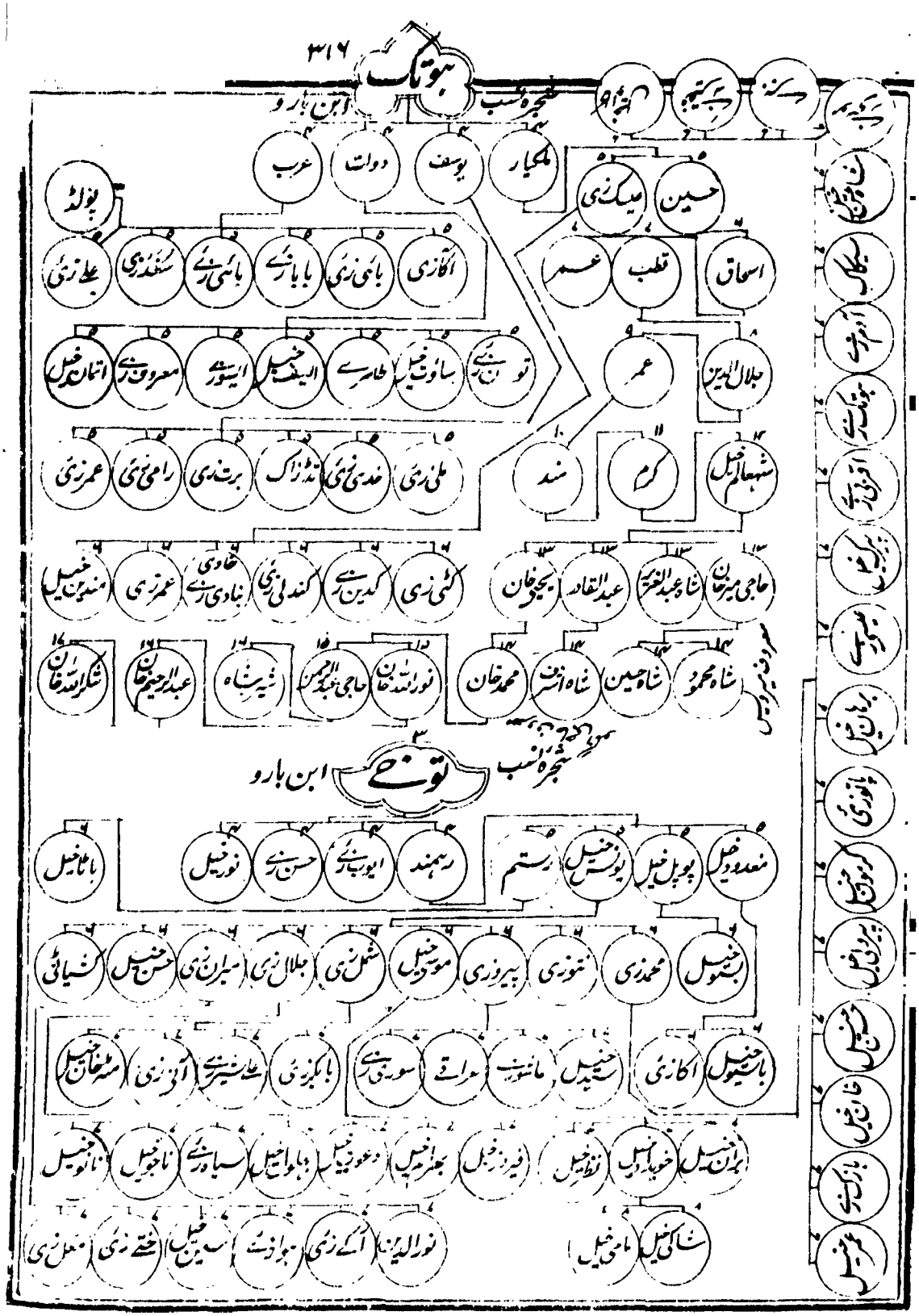
اسطرح بیان کرتی ہین کہ ایکدفعہ جب شیخ بٹن قشلاق سی اپنی بھاڑ مسکونہ کو واپس گیا تو اپنی منکوحہ سے کہا کہ بسم اللہ کرکے دیگدان قدیم سی آگ نکالکر طعام تیار کرو اور میری پاس لاؤ تاکہ مین خود تقسیم کرون اور دیکھون کہ میری نواسہ ہای سی کون طالع مند ہی جب اوس بی بی نی پہلے روٹی پکای تو ابراہیم سیر خورد مسمے متو جلدی اور چالاکی سی نان لیکر شیخ بٹن کیہ متہین لایا اور شیخ بٹن نی خوش ہوکر بہ پشتو کہا کہ ابراہیم لوی دی یعنی ابراہیم بڑا ہی پشتو مین بڑی کو لوی کہتی ہین اوسدن سی ابراہیم نی لودی سی ایسی شہرت پای کہ اوسی نام پر مجمعاً کل اولاد اوسکی لودی مشہور ہی الغرض جب اوسکی شیخ بٹن کی پاس طعام مانگنی آی تو اوسنی کہا کہ ابراہیم سی مانگو وہ تمکو دیویگا اور بٹن نی ابراہیم کیواسطے دعای خیر مانگی اس قصہ سی معلوم ہوگا کہ شاہ حسین غوری عبدالرشید کی نسل سی نہین ہی اور اوسکی فرزندان غلزی اور لودی کا صرف والدہ کی طرف سی قیس عبدالرشید کی اولاد کی ساتھہ رشتہ پہونچتا ہی اور یہہ ہے وجہہ ہی کہ شاہ حسین کی اولاد اپنی مان کی نام سی افغانون مین متی مشہور ہی اور چونکہ سروانی نی بھی بی بی متو کی قبیلہ مین تربیت پای اسواسطی اوسکی اولاد بھی متی کہلاتی ہی اب شاہ حسین کی ہر سہ فرزندان غلزای لودی سروانی کی ذریات کا علیحدہ علیحدہ ذکر کیا جاتا ہے +

فصل اول

شاہ حسین غوری سے غلجای ابن یا غلزی تک نسل و نسب کا بیان

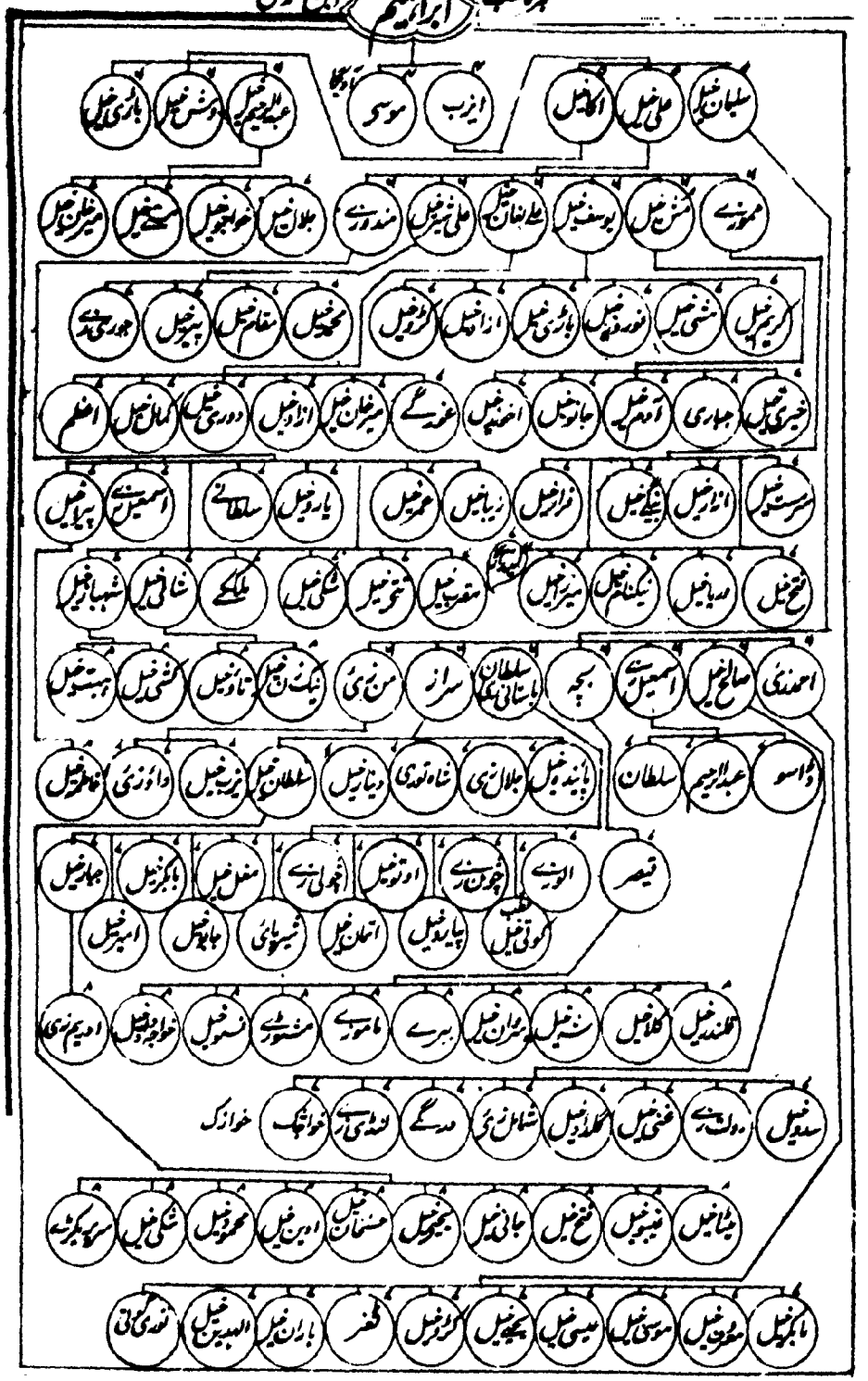


Courtesy www.pdfbooksfree.pk

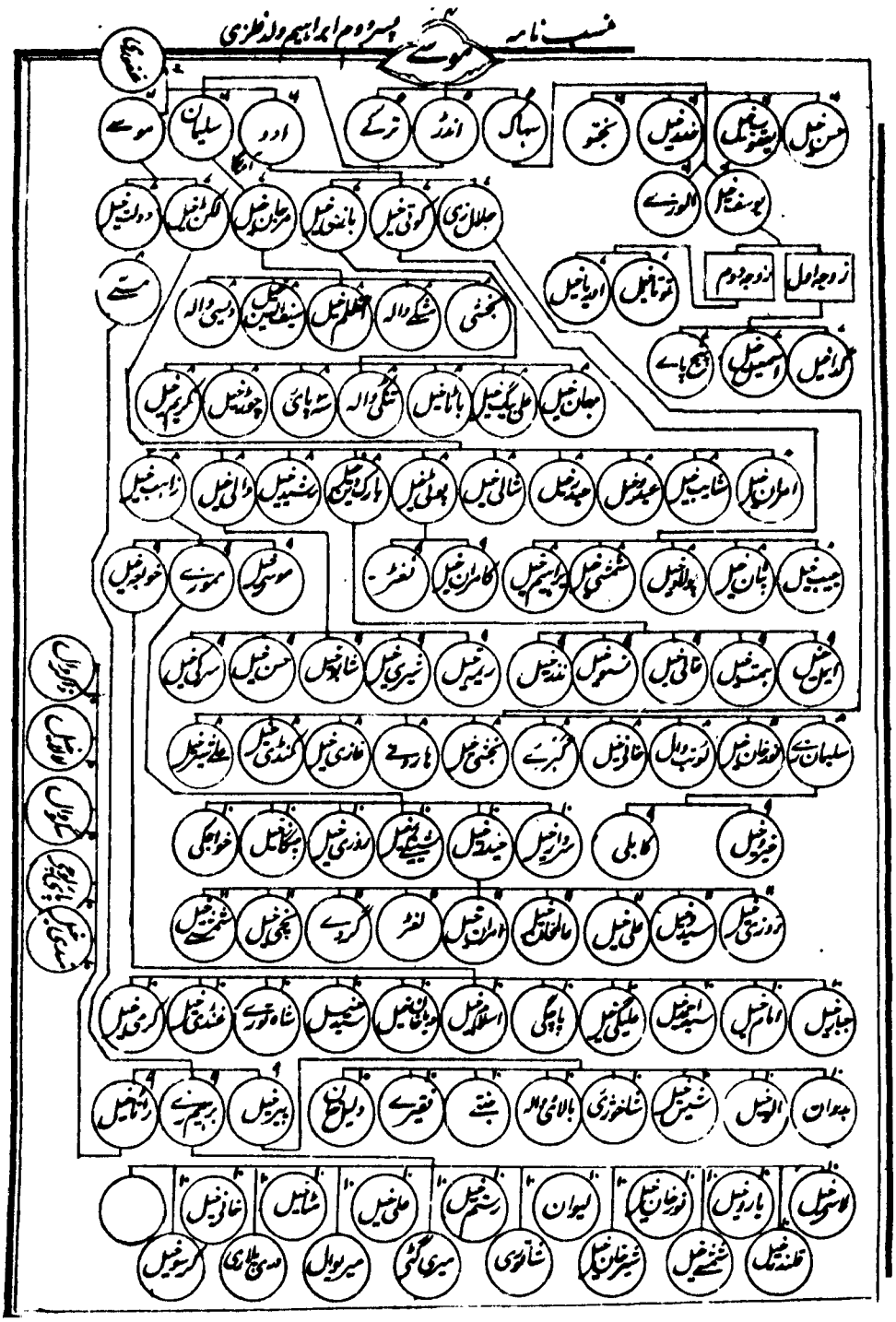


Courtesy www.pdfbooksfree.pk

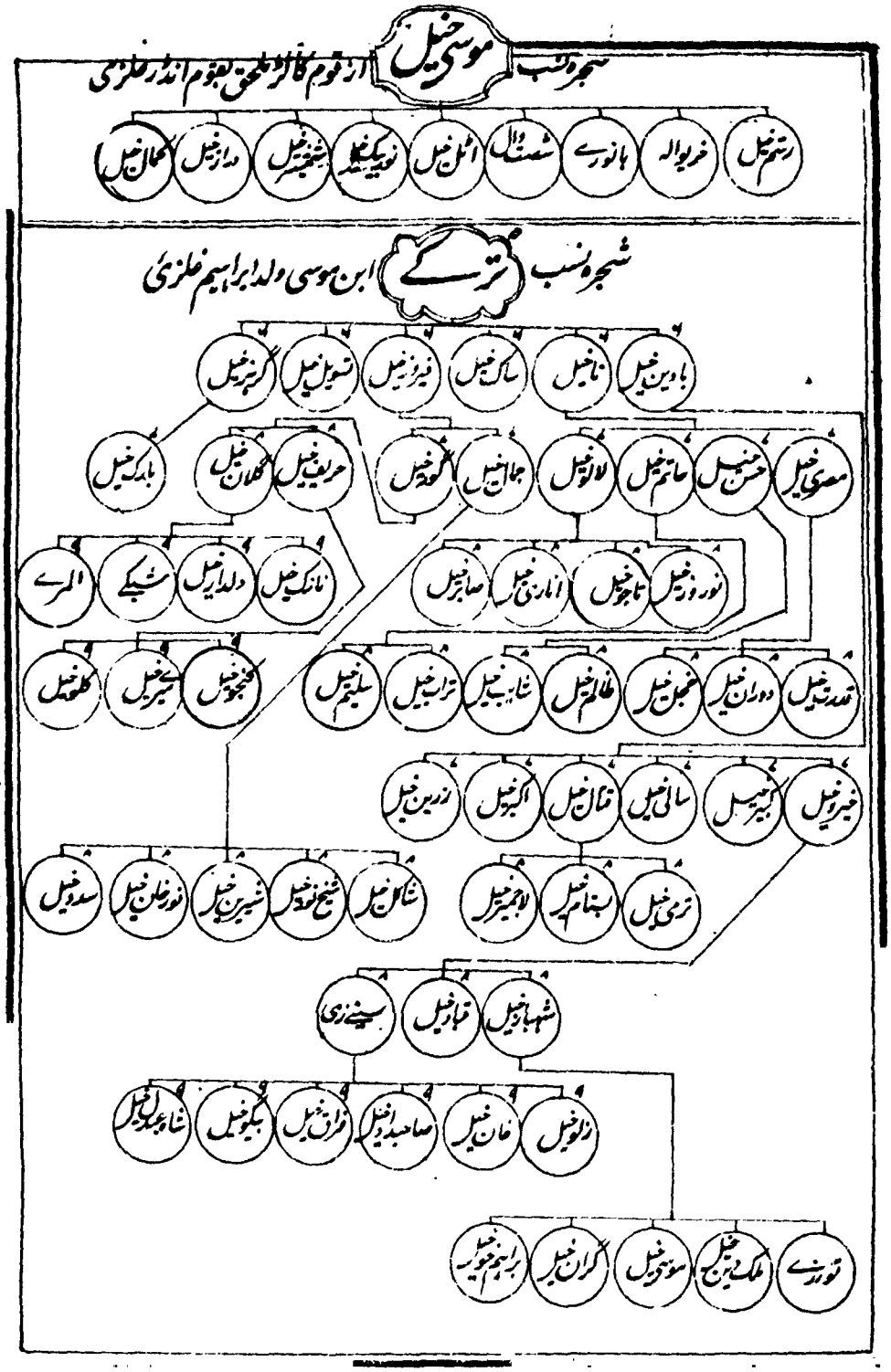
شجرۂ نسب ابراہیم ابن غلزئی



Courtesy www.pdfbooksfree.pk



Courtesy www.pdfbooksfree.pk



Courtesy www.pdfbooksfree.pk

حال قوم غلزئی

ندی کابل کے وادی جبتک علاقہ نہنگرہار کو نہ پہونچے تو قوم غلزئی کی قبضہ مین ہی بنظر طوالت ضرورت
نہین ہے کہ جو خور دو وادی کوہ ہندوکش کے دہار سی جنوبًا اور کوہ سفید کے سلسلہ سی شمالًا وادی کلان
دریائی کابل مین اکر شامل ہوتی ہین ا ونکا ذکر اس موقع پر کیا جاوی غلزئی کی ملک مین گرمی اور سردی
کا بہت فرق ہی اور ا ونکی پہاڑ سخت ہین غلزئی کا ملک شمال سی جنوب درہ مایل غرب تک تخمینًا ایکسو
اسّی میل طویل اور غرب سی شرق تک پچاسی میل عریض ہوگا اگرچہ ا ونکا ملک مستطیل شکل کی طرح ہی مگر
بسبب کج گردہونی منہنی خط کیطرح گوشہ شمالی شرق کیطرف جہکا ہوا ہی اور گوشہ جنوبی غرب کیطرف
مایل ہی موسم سب جگہ خنک ہی مگر سب سی کم سردی وادی تنزک کی نیچے کیطرف ہی اور علاقہ نغان بھی درہ
گرم ہی زمستان مین سب جگہ بہت سردی پڑتی ہی اور تابستان مین بھی بہ نسبت شرقی افغانستان
اور ملک درانی کی بہت سرد ہی اس باب کی شروع مین اصلیت نسب اس قوم کی اور وجہ تسمیہ غلزئی
مفصل درج کیا گیا ہی اور شجرہ نسب بھی قوم وار جہانتک حاصل ہوسکا لکہا گیا زمانہ ماضیہ مین غلزئی کا
نام افغانون مین سب سی بڑا تہا سترہوین صدی عیسوی مین اس قوم نی تنہا تمام اصفہان کو فتح کیا
اور سلطان روم کی فوج پر بھی فتح حاصل کی فی الحال بھی کثرت تعداد مین سب سی زیادہ اور شہرت
نام مین درانی کی بعد افغانستان مین غلزئی کی قوم ہی مولد اس قوم کا کوہ غیس تہا کہتی ہین کہ سلطان
محمود غزنوی نی اونکو اس پہاڑ سی لیجاکر مغربی افغانستان کی میدان مین آباد کیا اور کاریز کنی کا
کام اونکی سپرد کیا مگر اخری عہد مین سلطان محمود نی باعث لوٹنی باربرداری کی بعضے غلزیونکو قتل کرادیا
اور چونکہ اوسوقت یہ لوگ تہوڑی تہے کم زور اور غیر مشہور رہی تا وقتیکہ بابر
کورکان کثرت تعداد اور جنگجوئی کی ذریعہ سی زور آور ہوگئی اس قوم کی ریاست کا حال سلطان محمد
توخی سی پہلے کا خود بھی غلزئی لوگونکو معلوم نہین ہی تحقیقات سی ایسا معلوم ہوتا ہی کہ مسمی
کے نشو نما سی پہلے محمد زئی شاخ توخی کے خاندان مین اور عیسک زئی ہوتک کی شاخ
مین اور جبار خیل ابراہیم غلزئی مین ریاست اور معتبری اپنی اپنی قوم کی تھی ایک رقم یعنی فرمان

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اورنگزیب عالمگیر بادشاہ حررہ نہم ماہ جمادی الاول ۱۱۱۸ھ ہجری مین بنام ملک ملخی توخی نگہ
ہی کہ راستہ کلات اور قرتو کا جوار غنداب مین ہی قوم ہزارہ وغیرہ وزدان سی محفوظ رکھو اس سے
معلوم ہوتا ہی کہ ملخی اوسوقت زور آور اور معتبر سردار تہا اور اوسکو سلطان کا خطاب غالبًا
اورنگ زیب نے عطا کیا کہتی ہین کہ ہزارہ لوگ کو ملخی نے چار روز مین ارغنداب سی نکالدیا
اور اوس لڑائی مین سی ملک مانی قوم خان خیل نی بہت مدد کی اور دلاوری دکھلائی جسوقت
سلطان ملخائی کل توران یعنی توخی اوہوتک کا سردار تہا تو اوسوقت سے جبار جو مورث
جبار خیل شاخ سلیمان خیل کا ہی کل براہیم غلزئی کا ملک تہا جبار مذکور بمقام پایاس شاہ صفو
کی لڑائی مین مارا گیا اور کابل اور جلالآباد کی بابین دفن ہوا قبر جبار مشہور ہی وہان بہت سردی
اور برف پڑتی ہے اور بزنگاہ وزدا اور گرگ کی ہی وہان بہت گرگ اور چور رہتی ہین اوسجگہ کو
لوگ بہت منحوس اور مذموم سمجھتے ہین اور کابلی لوگ بہت ہزلیات اور ہجو قبر جبار کی کرتی ہین
بڑا مدبر شخص تہا اکثر رواجات غلزئی اوسکی ایجاد کئی ہوئی ہین بعد سلطان ملخائی کے
عاجی میرخان معروف میرویس ہوتک مشہور ہوا یہہ میرویس سلطان ملخائی توخی کا دختر
زادہ یعنی نواسہ تہا غلزئی لوگ اسطرح قصہ کرتی ہین کہ سلطان ملخائی کی ایک دختر مسمات
نازو تہی ایک روز لڑکی اپنی ہم سن دخترون کی ساتھہ ندی ترنگ کی کنارہ پر کہیلتے تہے اتفاقا
ایک تارک الدنیا فقیر ہندوستان کیطرف سی وہان پہونچا اور اوسنی اون دخترون سی کہا کہ کون سی
لڑکی مجہکو بوسہ لینی دیگی سب لڑکیان اوسکی اجنبی صورت اور نا ملایم سوال سی ڈر کر بہاگ گئین مگر
ایک مسمات نازو نی باعث پیدا ہونی اعتقاد کی ارادہ بوسہ دینی کا کیا تب اوس فقیر نی بوسہ لینی سی انکا
لڑکے کہا کہ تو میری دختر ہی ہین نی تمہاری آزمایش کے واسطے یہہ سوال کیا تہا جاؤ تمہاری شکم سی چار
فرزند نرینہ پیدا ہونگی جنمین سی ایک بادشاہ ہوگا کہتی ہین کہ شہعالم باپ میرویس کا ملخائی
کے پاس نوکر تہا مسمات نازو دختر ملخائی اوسپر عاشق ہوگئی اور وہ دونو بہاگ کر اتا غر پہاڑ
پر چلے گئے لیکن باشندگان اوس پہاڑ نی انکو پناہ ندی اور وہ متفرق جگہہ پھرتے رہی آخر تنہ والی کیطرف

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

پر سلطان ملخائی کی گھر واپس گئے اور اوسنی عفو کرکے اپنی دختر کو کچھہ زمین طبق سرپہاڑی کی نیچے کلات
غل زئی کی سامنی دیدی اور نصراجور غلک سی اوسکی سیرابی کیواسطی پانی مقرر ہوا اور جو آدمی سمات
نازو کی گھوڑا کی پاک ننہ والی آدی کیوقت پکڑلایا تہا اوسکو وہ زمین ملی جو کوہ جبتان کی چشمہ سی
سیراب ہوتی ہی یعنی جلودار شاخ کشیائی قوم توخی سی تہا لوگ کہتی ہین کہ نازو کو دس دن اور
رات کا پانی اوس نہر سی ملاتہا اور جلودار کو دو دن کا ملک ملخائی دروازہ کی لڑائی مین
انجر گئی اور سرخ سنگ کی پاس مین مارا گیا مسماۃ نازو کی شکم سی شہعالم ہوتک کی چار پسر ہوے
جنکی تفصیل شجرۂ نسب مین درج ہی اونمین سی حاجی میرخان معروف میرویس جنکی ترقی جاہ کا
حال کچھہ پہلے حصہ مین لکہا گیا ہی افغانستان کا بادشاہ ہوا کہتی ہین کہ جب میرویس ایران سی
ہوکر بیت اللہ شریف کو گیا تو اوسنی بعد ادای حج خدا پاک سی دعا مانگی کہ ہمارا ملک یعنی معزز
افغانستان ایران کی حکومت سی علحدہ ہوکر آزاد ہوجاوی یہہ دعا مانگ کر سوگیا جب بیدار ہوا
تو کیا دیکہتا ہی کہ اپنی تلوار میان سی نکلی ہوئی برہنہ پڑی ہی اوسکو فال ملک گیری سمجہکر واپس روانہ
ہوا اور جب قندہار مین پہونچا تو اوسطریق سی جیسا کہ حصۂ اول مین درج ہی شاہ نواز خان
گرجی کو جو شاہ ایران کیطرف سی بگلربیگی قندہار کا تہا قتل کرا کر خود مالک بن بیٹہا جب حاجی میرکا
قندہار پر قابض ہوچکا تو قوم توخی سی بھی مالگذاری وصول کرنیکا حکم دیا توخی نی ادای معاملہ سی انکار
کیا اوسوقت قوم توخی مین شاہ عالم ولد علی برادرزادۂ سلطان ملخائی کا بڑا ملک تہا اور
خوشحال خان اوسکا بیٹا بھی لئیق جوان تہا اس تکرار پر باہم قوم توخی اور ہوتک لڑائی ہوگئی
تب توخی کی ملک ترنک سی ارغنداب کو چلے گئے اور باقی قوم توخی دو جنبہ ہوکر دو حصہ مین منقسم
ہوگئی شاہ حسن جنیل اور دیگر قومین جو اب استادہ خواہ آب نازی کی گرد بستی ہین یک آواز میں جمع
ہوئین اور پیرک جنیل اور دیگر اقوام جو اونکی قریب بستی ہین وہ آموکائی مکین اکہٹی ہوئین
خاص کلات پر حاجی عادل ولد سلطان ملخائی قابض تہا اور اوسکا بیٹا مسمے بائی بڑا
دلاور اور جنگجو جوان تہا اوسنی ایک چہوٹا قلعہ ترنک کی کنارہ پر متصل کلات بنایا ہوتکونکا قلعہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

دوسرے کنارہ پر بمقام جنجران تہا اوسنی فوم ہوتک کو بہت دق کیا مگر آخر مخالفون کو کمین لگا کر اسکو
قتل کیا اور وہ قلعہ نوخی سے لیلیا اور محمد خان معروف حاجی انگو ولد یحیی برادر زادہ میرویس کا
قلعہ دار مقرر ہوا اب اسوقت خبر پہونچی کہ نادرشاہ ایرانی قندہار کیطرف فتح کی عنان اوٹہائی ہوئی
چلا آتا ہی شاہ حسین ہوتک نی سمجہا کہ ہماری سامنی ایک قوی دشمن نادر جیسا چلا آتا ہی اور پیچہے دوا
خار بغل توخی ہی مناسب کہ پہلے ایک کو دست کیا جاوی اس مشورہ پر چار ہزار سوار ہوتک قندہار
وغیرہ سے آکر بمقام پل سنگی جمع ہوئی اور پیرک خیل و تراک سکنائی اموکائی پر حملہ کیا کیونکہ وہ اوسوقت
کم زور تہی اور بڑی مالک توخی کی مسمیان اشرف خان والہیار خان پسران حوشحال خان
ارغنداب کیطرف گئی ہوئی تہے سب تراک ماری گئے معزز ن وبچہ کی جب یہہ غم افزا خبر اشرف خان
اور الہیار نی سنی تو اونہون نی زن طلاق کی قسم کہائی کہ جبتک اسکا بدلہ نہ لیوین تو ہم ایک رات
بھی گھر نرہینگے وہ ہر دو بہائی میزان اور ترین ہوکر چہاران کی مقام پر جو ہرات سے مغرب ہی نادرشاہ
کے شامل ہوگئے نادرشاہ نی الہیار خان کو اصفہان مین مقرر کیا اور اشرف نی اوسکو ارتفہ قندہار
کا دیکہا یا ہرات چودہ ماہ کی محاصرہ کی بعد لیا گیا اور اوسطرح پر جیسا کہ ذکر ہوچکا ہے قندہار بھی فتح ہوئی تو
ایک برج شہر کہنہ مین ملا علی غلزئی چند روز تک دلاوری سے لڑتا رہا مگر آخر معلوم ہوا جب قندہار پر
یورش ہورہی تھی تو اوسوقت عبدالغفور خان ولد حاجی انگو حلات غلزئی کا حاکم تہا اور اوسکا
دوسرا بہائی عبدالرسول نام سرزوضہ ملک خروٹی مین واسطی جمع کرنے لشکر غلزئی جہت مقابلہ
نادرشاہ کی گیا تہا نادر نی یہہ خبر پاکر بمقام شیبار اونپر چہاپہ کیا اور بہت مخالف قتل کرائے موسے
خان پدر مدد خان اسحاق زئی درانی معروف موسے ڈونگی شیبار کی یورش کیوقت نادرشاہ کا
رہبر تہا اس یورش مین مسمے جان قوم ترکی غلزئی بھی نادر کے شامل تہا جب نادر قندہار کو واپس گیا
نوجان قوم ترکی کو معہ چار ہزار فوج واسطی لینے حلات کی مقرر کیا اور بعد فتح کی جان ترکی وہان کا قلعہ
مقرر ہوا اس شخص کا اپنی قوم پر بہت اختیار تہا بعد صاف کرنی قندہار اور حلات کی نادرشاہ نی اشرف خان
توخی کو غرغشتیون کا بیگلربیگی بنایا اور توخی کا بدلہ ہوتک سے اسطرح لیا کہ پندرہ سو گھر ہوتک کا ایران

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اور ترکستان اور بعضی ہندوستان کو بھیجدی بعد نادر کے جب احمد شاہ ابدالی بادشاہ ہوا تو اشرف خان قلات اور غزنین کا حاکم تہا اور پہلی حملہ ہندوستان مین احمد شاہ کے ساتہہ گیا جب ہانسی وا آیا تو درانی سردارون نے احمد شاہ کو اغوا کرکے اشرف خان سے بدظن کردیا کہ یہہ شخص بہت زور آور ہوتا جاتا ہی احمد شاہ نے اشرف خان کو معہ اوسکے فرزند حلیم خان کے قندہار مین طلب کرکے قید کردیا اور اونکی مہر جعلی خط پر لگاکر الہیار کو اصفہان سے بولایا اور جب الہ یار خان پہونچا تو وہ بہی قید کیا گیا کسیکو خبر نہین ہی کہ اونکا انجام کیا ہوا بعضے کہتے ہین کہ زندان کی دیوار اونپر گر پڑی تہی اور اوسی جگہ وہ دفن ہوگئے اسطرف تو یہہ حال ہو رہا تہا اور براہم غلزئی مین بعد زوال سلطنت غلزئی کے آزاد خان سلمان خیل سب سے نامدار اور صاحب عزم آدمی تہا جسنے ایران کی سلطنت پر دعوی کیا اور مشہور ہی کہ آزاد خان سب سے قوی دشمن تہا کریم خان کے مخالفون مین سے ایرانی اور افغان دونو کہتے ہین کہ بعد بڑی سخت لڑائی کے ان ہر دو کی باہم دوستی ہوگئی تھی اور جسوقت کریم خان نے فارس کے بادشاہت لی تہی تو آزاد خان بہت برس تک اوسکی پاس عزت اور سلامت سے رہا آزاد خان کا بیٹا نعمان چلا آیا کہ اوسکی اولاد اب بہی وہان ہی الغرض احمد شاہ ابدالی نے بعد تمام کرنے کام اشرف خان اور الہیار خان توخی کی حکومت کلات غلزئی کی سورکی خان بابکرزئی کو عطا کردی مگر اوسکو چند روز کے بعد محمد زئی توخیون نے مار دیا سورکی خان کی دو بیٹی تہے سید رحمت خان اور لشکری خان سید رحمت خان احمد شاہ کے ہمرکاب رہتا تہا اور لشکری خان قلات مین بعد تخت نشینی تیمور شاہ سدوزئی کے محمد امیر خان معروف اموخان ولد اشرف خان سلیمان خیل سے طلب ہوکر قلات اور توخی اور ہزارہ ملحقہ کا حاکم بنایا گیا اور نور اللہ خان ولد حاجی انگو سردار ہوتک کا مقرر ہوکر تیمور نے اسکو خطاب اخلاص قلیخان اور آمدنی درہ اسمعیل خان اور دامان اور بنون اور ورگون عطا کرکے صاحب اعتبار بنایا اموخان کشمیر کی لڑائی مین ازاد خان کی فساد کیوقت مارا گیا اوسکی تین پسر ولی نعمت خان - فتح خان - میر عالم خان جب شاہ زمان سدوزئی تخت نشین افغانستان ہوا تو ولی نعمت خان اپنے باپ کی جگہہ پر مقرر ہوا مگر چونکہ وہ کم عمر تہا اسواسطے مولید اد خان موسی خیل

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اُوسکا سرپراہ مقرر ہوا جب **شہاب الدین خان** ولد رحمت اللہ خان بیرہ الہیار خان مشہور ہوئی لگا تو
توخیون مین ایک خا نگی لڑائی پیدا ہوگئی **شہاب الدین** کے عروج کا قصہ اسطرح پر ہی کہ **امین الملک**
شاہی قوم بابڑ سی تہا اُوسنے **ولی نعمت خان** کو دربار مین کچھہ سخت الفاظ کہی **ولی نعمت خان**
نے جواب مین امین الملک کی ہجو کی طور پر ایک پشتو ٹپہ کا شعر بیان کری اوس سی **امین الملک** سخت ناراض
ہوا اور **شہاب الدین ولی نعمت خان** کی رقیب کی پرورش کرنی لگا اونہی خرچ کے مال سی بھی اوسکو مدد
دیتا تہا اس پر خاش سی قوم دو گوندی ہوگئی نصف **ولی نعمت خان** کیطرف اور نصف **شہاب الدین**
کے جنبہ دار قلات پر کبھی ایک غالب ہوجاتی تہے کبھی دوسری **مولیداد خان** نایب ولی نعمت خان
کا مارا گیا ایکدفعہ کچھہ گہوڑی **شاہ زمان** کی جو کابل سی آتی تہے راستہ پر قوم توخی کی چورون نی لوٹ لی
یہہ خبر سنکر **ولی نعمت خان** نی کچھہ پیادہ اونکی پیچھے روانہ کئی سارق پہاڑ پر چڑہ گئی تہے **ولی نعمت**
خان خود بہی اونکا تعاقب کرتا ہوا مارا گیا تب **فتح خان** اوسکا بہائی دستار مختار بنا **شہاب الدین** اور
فتح خان کی باہم لڑائی ہوتی رہی تا وقتیکہ قوم غلزئی اور درانی کی باہم لڑائی شروع ہوئی
اور بنیاد اس جنگ کی اسطرح کہڑی ہوئی کہ جب **شاہ زمان** اور **شاہ محمود** سدوزئی بہائیون کے
بیچ فساد مچا اور **احمد خان** نورزئی ہراول **شاہ زمان** کا **شاہ محمود** سی ملگیا اور **شاہ زمان** کو اوسنے
دغا اور بیوفائی کی سبب سی شکست ہوئی تو یہہ بادشاہ گردی دیکہکر غلزیون نی یہہ ارادہ کیا کہ ہم علحدہ
خودسر ہوجاوین اس منشا پر **عبدالرحیم خان ہوتک** ولد **نوراللہ خان** بیرہ حاجی **انکو** کو بادشاہ
مقرر کیا اور شہاب الدین خان توخی اوسکا وزیر ہوا **شہاب الدین** کا اتفاق اور اعانت **عبدالرحیم**
خان نی اسطرح حاصل کیا کہ اپنی دختر مسمات **صاحب جان** جسپر **شہاب الدین** عاشق تہا اور جو زوجہ
شاہ زمان اور مادر شاہزادہ **ناصر** اور **قیصر** کی تہی معہ اوسکی سب زیورات اور فرش وغیرہ سب سامان
کی شہاب الدین کو دیدی یہہ قلبی مراد **شہاب الدین** حاصل کرکے واسطے بند کرنی رستون کی بنظر انسداد غنیم
تعین ہوا اور عبدالرحیم خان بذات خود کابل کیطرف واسطے انگیخت سلیمان خیل غلزیون کی گیا اور **تورا ن**
اور ابراہیم دونو غلزئی مستعد پیکا ہوئی کابل سی ایک درانی کی فوج بہیجی گئی اور اوس سی لشکر غلزئی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

نے شکست کھائی ابراہیم غلزئی کی پانچ چھہ ہزار آدمی ماری گئے اور عبدالرحیم خان قلات غلزئی کو واپس
آیا دوسری دفعہ درانی کی فوج روانہ ہوئی اور غلزئی بھی اپنا معسکر مضبوط جگہ پہاڑ پر قایم کرکے جریدہ فوج بنرد
آزمائی کیواسطے میدان کیطرف بڑہی فتح خان توخی اس سے پہلے درانیون کی شامل ہوگیا تہا یہہ خون خوار لڑائی
جلدک اور اموکائی کے درمیان ایک پہاڑ پر جسکا نام فارسی مین کوہ سرخ اور پشتو مین سور غر ہے
واقعہ ہوئی غلزیون نے پھر شکست کھائی قوم توخی سے تخمیناً آٹھ سو آدمی ماری گئے ہوتکی اکثر سوداگر ہے
جو بچ کر نکل گئے اوسوقت بسبب آجانی موسم زمستان کی لڑائی ملتوی ہوئی موسم بہار یعنی سنہ ۱۱۶۰ھ غلزیون
مین سال قتل غلزئی مشہور ہے اس لڑائی مین غلزیونکی سردار عبدالرحیم خان ہوتک اور شہاب الدین
توخی تہا اور درانی کے لشکر مین عبدالمجید خان بارکزئی اور سیدال خان الکوزئی اور
اعظم خان پوپلزئی اور شادی خان اچکزئی غرض بیگی اور سمندر خان بامیزئی رافضی
تہے بہت غلزئی ماری گئے اور لشکر متفرق ہوا دوسری سال بہار مین احمد خان نورزئی فوج لیکر کابل
لوجاتا تہا جب وہ بمقام ہلان رباط پہونچا تو شاخ جلالزئی توخی نے زیر حکم ملا زعفران نبیرہ
زادہ ملخائی اوسپر حملہ کیا مگر خود شکست کھائی اور پچہہ سو آدمی ماری گئے احمد خان نورزئی نے واپس
افغانہا مین آکر ایک بہاری فوج درانی کی معہ توپ اور شاہین ہمراہ لی اور قوم توخی غلزئی کی سرکوبی
کیواسطے روانہ ہوا مگر کچہہ فایدہ حاصل نہ کرسکا کیونکہ توخی لوگ زیر سرداری شہاب الدینخان اور فتح خان
قلات کی پہاڑ پر چڑہ گئے درانیون نے چند حملے اونپر کئے مگر حسب خاطر خواہ نتیجہ نہ نکلا آخرار غنداب مین
غلزیونکی بال بچون پر حملہ کیا اور بہت سی بیگناہ آدمی قتل کردی یہہ آخری لڑائی تہی درمیان توخی ہوتک
اور درانی کے بعد اسکے عبدالرحیم خان اور شہاب الدینخا کوہ ممائی کیطرف بہاگ گئے اوس سے تہوڑا
عرصہ بعد شاہ شجاع الملک نے کاکڑ کے ملک مین پناہ لی تہی اوسکے ساتھہ شہاب الدینخان اور
فتح خان توخی اور شکر اللہ خان ولد عبدالرحیم خان ہوتک ملگئے جب پھر شجاع الملک
چند روز کیواسطے شاہ ہوگیا تو فتح خان اور شکر اللہ خان نے اوسکا سلام کیا لیکن شہاب الدین
خان نے اپنی زندگی مین سلام نکیا اسبات سے شاہ شجاع خفہ ہوا اور جب اوسنے یہہ سنا کہ شہاب الدین

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

نے ایک قلعہ بمقام ناوک بنایا ہی تو زیادہ ناراض ہوکر گلستان خان اچک زئی کو واسطے محاصرے
اوس قلعہ کے حکم دیا اور فتح خان بابکرزئی ہی اوسکے ساتھ بھیجا جب وہان پہونچکر محاصرہ کیا تو ایکروز غافل
پاکر شہاب الدین نے درانی کی فوج پر حملہ کیا سوار ونکو بھگا دیا اور گولندازان توپخانہ کو قتل کردیا
توپخانہ کی پیتہ جلادی اور توپونمین میخ مار دین سارے ہمراہیان مین وہان خالی توپین پڑی رہین بھاگے
مین صحبت خان پوپل زئی کابل سے تازہ فوج لیکر آیا اور توپونکو پیتہ پر چڑہا کر جنگ کرتا رہا
مگر کچھہ فایدہ حاصل نکرکے واپس چلا گیا اور وہ قلعہ ۱۲۳۹ھ تک کھڑا رہا جب بوقت فوج کشی کابل سرکار
انگریزی کی سفر میانی اوڑا دیا القصہ بعد واپس جانے صحبت خان پوپل زئی کے شہاب الدین اور
فتح خان بہت مدت تک آپسمین لڑتے رہے اور عداوت اسبات سے زیادہ ہوگئی کہ فتح خان نے
شہاب الدین کی بھائی میر محمد کو بسلی دلاوری کی تعریف اب بھی لوگ کرتے ہین علاقہ خاکہ مین
مار دیا تہا یہہ دشمنی فتح خان کی زندگی تک رہی اور ہر فصل مین دو تین لڑائیان آپسمین ہوتی
تہین جب فتح خان مرگیا تو شہاب الدینخان فاتحہ پڑہنے کیواسطے سمند خان ابن فتح خان کے
پاس گیا سمند خان کو وقت سے یہہ عداوت دوستی سے مبدل ہوئی سمند خان نے شہاب الدینخان کی دختر سے
اپنی شادی کری اور اپنی دختر شہاب الدین کے بیٹے منصور خان کو دی اور تب سے خانکی فساد
طے ہوا بعد اوسکے امیر دوست محمد خان والی کابل نے اپنی حکمت عملی اور جرات سے چند دفعہ کی
یورشمین توخی کو ایسا پایمال اور کمزور کیا کہ انکو سرکشی کے نہیں رہی شہاب الدین کے خاندان کی جمعیت
بہی بہت کم ہوگئی ہے سلیمان خیل غلزیون پر وزیر محمد اکبر خان اور خود امیر دوست محمد خان نے
فوج بھیجکر بہت سے فتوحات حاصل کرین اور ایسی کوشمالی دی گئی کہ فی الحال باوجود کثرت تعداد ظاہرا
ارادہ بغاوت نہین کرسکتے اور نہ مثل سابق کل قوم غلزی مین ایک کوئی رئیس کل ہی ہر شاخ مین
معتبر اور ملک مثل رعیت کے ہین اور زر مالگذاری سب سے وصول کیجاتی ہے +

تقسیم و تعداد قوم غلزی

اس قوم کو عوام الناس غلط مشہور غلجی بھی کہتے ہین جیساکہ شجرہ نسب مین مسطور ہی اور یہہ قوم غلزی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

دو حصہ مین منقسم ہی ایک **توران** دوسرا **ابراہیم** اور یہہ ہر دو نام غلزئی کی دو نو پسرونکی اسم سی اونکی اولاد کو پہونچی ہین توران بڑا بیٹا تھا اوسکی اولاد پہلے درجہ کی قوم سمجھے جاتی ہی توران کی قوم دو مد مین تقسیم ہوتی ہی ایک ہوتکی دوسری توخی ان دو شاخون سی شعبی اور شکوفی بہت نکلتی ہین جنکی تفصیل شجرہ نسب سی ملی گی ابراہیم کے دو بیٹے تہے مگر اوسکے چہہ پسرونکی نام سی چہہ بڑی شاخین ابراہیم غلزئی کی مشہور ہین اس تفصیل ہی **سلمان خیل** — **علی خیل** — **اکا خیل** یہہ ہر سہ شاخ مجمعا اپنی مورث کے نام سی **ایزب** کہلاتی ہین چوتہے **سہاک** پانچوین **ماندڑ** چہٹے **تر** کے انمین سی بھی آگے بہت شاخین نکلتی ہین اونکی تفصیل جسقدر حاصل ہوئی شجرہ نسب مین ہر ایک شاخ کے ذیل مین درج کئے گئے مگر اونکے سلسلہ پیوستگی کی نسبت کامل اطمینان نہین ہی الا غالب کہ قریب صحت کی ہوگا حصول شجرہ نسب قوم غلزئی مین بہت کوشش کی گئی بلکہ مولوی **محمد نسیم** ہماری فرستادہ کو جو واسطے حصول شجرہ مفصل اس قوم کے پہاڑ مین بہیجا گیا تہا خطرۂ جان اور نقصان کے مال اوٹہانا پڑا ایسی لاچاریکی حالتمین احتیاط گذارش ہے کہ اگر ناظرین کچہہ خفیف تفاوت الحاق شاخہا شجرۂ غلزئی ملاحظہ کرین تو یہہ عذر یاد رکہین اب ہر ایک بڑی شاخ مندرجۂ بالا کا حال معہ تعداد اور جای سکونت تفصیل وار درج کیا جاوی گا +

ہوتک

غلزئی کی قوم مین ہوتکی کی شاخ اس سبب سی پہلے درجہ کی سمجھے جاتی ہے کہ بادشاہ غلزیونکی اس شاخ سی تہے ہوتک کی شاخ مین پہلے بہت لوگ تہے مگر بوقت زوال اور انتقال سلطنت غلزئی انکی تعداد بہت کم ہوگئی **نادر شاہ** ایرانی نے بعد فتح قندہار پندرہ سو گہر اس قوم کا ترکستان اور ایران اور ہندوستان یہ طرف متفرق کر دیا کہ اونمین سی بخارا اور بلخ مین اور ماژندران اور آردبیل صوبہ ایران مین آباد ہین فی الحال افغانستان مین تخمینا آٹہہ نو ہزار گہر ہوتکی قوم کے ہونگے اور یہہ قوم اکثر **مرغہ** اور دو نو طرف **باری غر** اور **سور غر** یعنی کوہ سرخ مین بستی ہین **عیسک** کی **مرغہ** اور **اتا غر** مین اور **ملی زئی** کی شاخ کہرد کی زرگل اور غابولان مین شعبہ برت زئی اور غنای مین اور آکا زئی خزنای اور دندیا مین اور تون زئی بمقام سوری اور عمر زئی منداو مین رامی زئی اتا غر مین رہتی ہین اور یہہ ملک

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہوتک کا قندہار سی چار منزل مشرق شمالی اور قلات غلزئی سی ایک منزل طرف شرق جنوبی سی شروع ہوتا ہی فی الحال اس قوم مین **میر عالم خان** نبیرہ زادہ **عبدالرحیم خان** ہوتک اور صدو خان بڑی خان ہین اور اونکی ماتحت ہر شاخ مین چھوٹی ملک ہین +

توخی

قوم توخی قبل از عروج خاندان ہوتک قوم غلزئی مین پہلے درجہ کی تہی اور سلطان **ملخائی** جو توخی کے شاخ سی تھا کل توران قوم کا سردار ہوگذرا ہی مگر بسبب ترقی پاجانی خاندان ہوتک کی یہہ قوم دوسرے درجہ پر سمجھے گئی قوم توخی کی تعداد **امزبیل الفنسٹن صاحب** بارہ ہزار گھر لکھتے ہین مگر مولف کی تحقیقات سی ایسا معلوم ہوتا ہی کہ فی الحال افغانستان مین پندرہ ہزار گھر سی کم اس قوم کی تعداد نہین ہوگی توخی کی ملک مین مشہور جگہہ قلات غلزئی ہی توخی لوگ وادی ترنک مین پل سنگ سی لیکر علاقہ شیبار تک اور اوسکی نواحات مین آباد ہین اور وادی ارغنداب کا شمالی حصہ ملحق ملک ہزارہ ہے اور میزانہ توخی کی قبضہ مین ہی اور وادی ناوہ کی جنوبی اور پانیہ حصہ مین اور خاکاک مین بھی کچھہ توخی آباد ہین بابکرزئی جنگیر اور سراسپ اور شاہ مردان اور ناوہ مین رہتے ہین اور باقی قبل غلزئی شیبار اور بلتاغ اور سندان وغیرہ مین آباد ہین اور توخی کا ایک محلہ شہر کابل کے متصل وہ افغانان مین ہی منصور خان فی الحال توخی کا معتبر خان ہی +

سلیمان خیل

کل قوم غلزئی مین سی شاخ سلیمان خیل تعداد مین زیادہ ہی اکثر روایات سی سلیمان خیل کی تعداد درمیان چالیس ہزار گھر کے پائی جاتی ہی بعضی ناواقف اونکو وسیع ملک پر پھیلے ہوی دیکھکر قریب ایک لاکھہ خانہ سلیمان خیلون کا بیان کرتے ہین مگر یہہ غلط ہی **امزبیل الفنسٹن صاحب** اونکی تعداد ۳۰ اور پینتیس ہزار گھر کے درمیان لکھتے ہین یہہ قوم غلزیون مین سی ایک جرار اور جنگجو فرقہ ہی اور ایک وسیع ملک پر قابض ہین اونکی شاخون کی تفصیل شجرہ نسب سی معلوم ہوگی اونکی چار الوس مشہور ہین مگر بلحاظ ملک مسکونہ وہ دو حصہ مین تقسیم ہوسکتی ہین یعنی جنوبی اور شمالی ان ہر دو حصہ مین سی جنوبی طرف میسر غیل

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اور اسمعیل زئی خواہ اسمعیل زئی پہلے درجہ کی ہین یہہ لوگ معہ دیگر شاخہا ر ملحقہ کے جنوبی حصہ مین اس تفصیل سے رہتے ہین علاقہ کہہ واز مین آدین خیل نسوخیل قلندرخیل شکی خیل شاہ توری جلال زئی تاجیر محمودخیل مشن خیل وغیرہ رہتے ہین اور نصف زرمت خصوص جنوبی حصہ زرمت کا سلیمان خیلونکی قبضہ مین ہی اور علاقہ نانی غند متعلق کٹہ واز بھی انہی پر ہی اور وازی خواہ و دیگر علاقجات ملحقہ مین بھی متفرق رہتے ہین شمالی تقسیم مین ستانی زئی خواہ سلطان خیلی اور احمدزئی پہلے درجہ کی قومین ہین انمین سے ستانی زئی تعداد مین زیادہ ہی جسکی شاخین جبارخیل بابکرخیل کابل اور جلال آباد کے راستہ پر رہزنی مین مشہور ہین بمقام **میتمور** غربی درہ **للندر** اور تمام میدان کے علاقہ مین جو کابل سے دو منزل مغرب ہے پیارو خیل آباد ہین اور تیزین اور جگدلک اور سرخ رود اور گندمک تک بابکرخیل اور جبارخیل اور نعمان مین بھی درہ علی شنگ مین کچھہ جبارخیل رہتے ہین جنکا مشہور سردار محمد **شاہ خان** چند سال سے مرگیا ہی اور اسیطرح نواح کے درہ جات اور علاقونمین یہہ قوم پھیلے ہوئی ہے احمدزئی لوگ اوہ گر کے مشرقی حصہ مین اور **التمور** اور **سپیگہ** اور **سرخ آو** مین بدامن غربی کوہ لبیر رہتے ہین مگر اپنی مویشی مشرق کیطرف جلال آباد تک چرانے کیواسطے لیجاتی ہین ۔

علی خیل

جیسا کہ شجرہ نسب مین درج ہی سلیمان کا دوسرا بھائی علی تہا جسکی نسل علی خیل کہلاتی ہی کل علی خیل کے گھر شمار کرتے ہین علاقہ زرمت یا زرمد جسکو پشتو مین زرمل کہتے ہین نصف علی خیل کا [illegible] قوم مین سے شاخ مندوزئی کا ایک شعبہ **اسمعیل زئی** [illegible] کوئی بھی کہتے ہین علاقہ خوست مین انکے تخمیناً [illegible] علی خیلونکی [illegible] ہوئی ہین اور انکو [illegible] سواری بہت ہی عادہ انکی اوپر [illegible] کے علاقہ مین [illegible] ہین ۔

آکاخیل

بہت تہوڑی ہین اور انکا ملک مستقل سکونت والا کوئی نہین ہی بعضے مقرر مین رہتی ہین اور اکثر پیوند

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

لری اور دوڑی یعنی گلیم بافی کرتے ہین اور جو پیوندہ ہین وہ باربرداری کیواسطے زیادہ
رکھتی ہین اور دوڑ یعنی گلیم بافت اکثر انکا خیل ہوتی ہین گویا اونکا موروثی پیشہ ہی اور سیاہ خانہ یعنی
شیردی پیوندگان اونجوال اور گونی وغیرہ ایسا سامان بہت بنا تی ہین اور اس پیشہ سی بباعث
اشیاء احتیاجی پیوندگان نفع اوٹھاتی ہین اور دیگر افغان اس پیشہ کو ذلیل سمجھتے ہین کا کڑ لوگ دوڑ
و پیشہ ور کہتی ہین اور جب کوئی شخص کاکڑ کو پیشہ ور کہی تو دشنام ہی اس خطاب کو کم نہین سمجھتے کہتے
ہین کہ آکا خیل کل افغانستان مین ایک ہزار گھر ہی کچھ کم ہونگی +

اندڑ

یہہ قوم اکثر علاقہ شلگر نواحات جنوبی غزنین مین آباد ہی اور ربیعہ وسیع اور میدان علاقہ قریب کل کے
اندڑ کے قبضہ مین ہی اور جا مراد مین کچھ اندڑ رہتی ہین اور شاخ جلال زئی کچھ ملک زرمت مین بھی
آباد ہی ایک گانو اندڑ کا شیبا ملک توخی مین ہی کل تعداد اس قوم کی قریب اٹھارہ ہزار گھر کے تبلاتے
ہین اندڑ کے شامل ایک شاخ اسمی موسی خیل قوم کاکڑ سی بطور وصلی ہوگئی ہی کہتے ہین کہ کسی شخص موسی خیل
کاکڑ نے اندڑ کی قوم سی شادی کری تہی اوسکی نسل سی یہہ موسی خیل ہوئی جنکی شاخون کا شجرہ اوپر
درج ہوچکا ہے اکثر موسی خیل علاقہ واغر شلگر سی مغرب کیجانب متصل کوہ ہزارہ مین اور بعض بمقام پناہ
محال گیرو شلگر سی جنوب رہتی ہین اور بطور ہمسایہ تمام افغانمین ایک دو گھر رہتی ہین +

ترک

اس قوم کی بھی پندرہ ہزار گھر افغانستان مین ہین دو ثلث سی کچھ زیادہ مستقل سکونت رکھتی ہین اور
قریب ثلث ثالث کی کوچی رہتی ہین انکا اصلی ملک علاقہ مقر اور ناوہ ہی بہ نسبت تعداد قوم کی ملک
مقبوضہ انکا تھوڑا ہی کیونکہ علاقہ مقر علی خیل اور خوزی کی قبضہ مین بہت ہی اس کمی اراضی کے سبب
سی قریب ایک ثلث اس قوم سی زمینداری اور کلا بافی کا پیشہ اختیار کیا اتمام کی کوچی لوگ شروع موسم
خزان مین واسطے قشلاق کے قندہار کیطرف جاتے ہین اور بہار کے موسم مین واپس مقر کو آنا شروع
کرتے ہین کہ اس ایرانی زبانی کے سبب سے بزبان پشتو بہ نسبت قوم ہزارہ کی ایک مثل مشہور ہی جو دیہات مین رائج کیجاتی ہے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

چہ چونگشی وای قرتر کی وای مقر چہ چونگشی وای غارتر کی وای قندار

چونگش مینڈک یعنی بقہ کو کہتے ہین اس مثل کا معنی اور مراد یہہ ہی کہ جب مینڈک شروع موسم گرما مین قر کا آواز کرتی ہین تو ترکی قوم کی کوچی لوگونکو مقر اپنا وطن یاد آتا ہی اور ایلاق کیواسطی گرما مین واپس جاتی ہین اور جب مینڈک بسبب تاخت لشکر سرما غار کہتا ہی تو ترکی قشلاق کیواسطی قندہار جاتی ہین یہہ مثل مشہور عام ہی فی الحال محمود خان ولد خان ترکی اور زمان خان اور مارو خان اور مرتضے خان اور میر احمد خان خان اور ملک کلان اس قوم کی ہین +

اسحاق معروف سہاک

سہاک کی نسل کا شجرہ اوپر درج ہوچکا ہی کل تعداد قوم سہاک کی تخمیناً ہفت ہزار گھر تبلاتی ہین سہاک کی شاخونمین سی یوسف خیل زیادہ ہین قوم سہاک کا تیسرا حصہ علاقہ خروار مین آباد ہی اور کچھہ زرمت مین بھی ہین باقی علاقہ یغمان اور بکتوت اور تگاؤ مین رہتی ہین اور کچھہ نغمان وغیرہ درہ جات جنوبی کوہ ہندوکش مین بھی ملتی ہین بعضے لوگ اندڑ اور ترکی کو پسران سہاک سی سمجھتے ہین مگر یہہ بات غلط صحیح ہے سہاک اندڑ اور ترکی کا بہای تہا +

غلزئی جو دیگر ملکونمین متفرق ہین

سوای اون علاقجات مقبوضہ کی جنکی تفصیل قوم وار اوپر درج ہوچکی ہی کل افغانستان مین متفرق دو دو تین تین اور کم زیادہ ہر علاقہ کی اندر غلزئی پای جاتی ہین اور یہہ لوگ بطور ہمسایہ کی متفرق ہین اور افغانستان سی باہر جیسا کہ ترکستان اور ایران مین بہت غلزئی ہین ان ملکون مین اکثر نادرشاہ ایرانی کی وقت سی آباد ہوئی مگر ایران مین اپنی عروج کی وقت سی کچھہ بگڑی تہی اور بلخ مین ہزدہ نہری اکثر غلزئی ہین اور بخارا مین اوزبک کی فوج مین نوکر بھی ہین اور یہہ ترکستانی غلزئی راہ رسم اور خوراک پوشاک مین ٹھیک مطابق اوزبک کی ہوگئی ہین اور علاقہ نرمان شیر ملک کرمان اور جبس اور اصفہان مین بھی چند گھر غلزیون کا سنا جاتا ہے اور کچھہ ہندوستان مین بھی ہین اور بیرونی غلزئی جن ممالک مین رہتی ہین وہان کی سکنائے کیطرح بود و باش مین ہوگئے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہین روم کی دارالسلطنت مین چند آدمی غلزئی داغستان سے جاکر آباد ہوئے الغرض افغانی قومون مین سے اس قوم کے آدمی دور دراز ملکون مین نظر آتے ہین +

دستورات غلزئی

ایسی بڑی قوم مین جیسا کہ غلزئی ہے اور وسیع ملک مین پھیلی ہوئی آباد ہے ایک طرح کی رواج اور دستورات کا ہونا کم ممکن ہے اسحالتمن مختلف رواجات قوم وار لکھنے بہت ضروری نہ سمجھکر ترک کئے گئے آئین اور انتظام قوم غلزئی کا بالکل درانیون کے دستورات سے علحدہ ہے اس قوم کے خان اور ملکان کا اختیار فی الحال ایسا نہین ہے جیسا کہ اقوام درانی کے سردار رکھتے ہین چند عرصہ پہلے اس قوم غلزئی کے بھی بعضے خان بڑے صاحب اختیار رہ گذرے ہین جیسا کہ شہاب الدین توخی عبدالرحیم خان ہوتک مہتر موسیٰ خان سلیمان خیل محمد شاہ خان جبار خیل عزیز خان بابکر خیل و خانا احمدزی شاخہای سلیمان خیل اور مسلے خان ترکی اور اندر و ماما موسیٰ خیل اور مولیداد خان اور خدائی نظر خان ماما سہاک اور بہاول خان اندڑ وغیرہ اب بھی انکی خاندانون مین معتبری اور عزت باقی ہے مگر مثل سابق امیر دوست محمد خان نے انکا اختیار نہین چھوڑا انتخاب عہدہ ملکی اور خانی کیواسطے زیادہ تر لحاظ موروثیت کا ہے مگر امیر کابل اور حکام موقعہ اوس خاندان مین سے زیادہ روپیہ دینے والی کو ترجیح دیتے ہین تربیت اور اخلاق اس قوم مین اختلاف ہے صحرانشین اور پہاڑی اخلاق مین خراب ہین خصوص اکثر سلیمان خیل سارق اور رہزن اور عہدشکن ہوتے ہین مگر لوہ گروالی اچھے ہین غلزئی جو کابل کے چاردہہ وغیرہ ملحق نواحات مین بستے ہین وہ محنتی اور اپنے امیر اور خان کی تابعدار ہین پوشاک اور بعضے دیگر دستورات مین کابل کے شہریون سے موافق ہین خوراک مین گندم کی پتیری روٹی اور قروت اور روغن زرد اور لحم گوسفند زیادہ صرف ہوتا ہے اور پوشاک مین عموماً ایک فراخ آستین پیراہن اور اوسکے اوپر مثل قبا سینہ واز چوغہ خورد کی

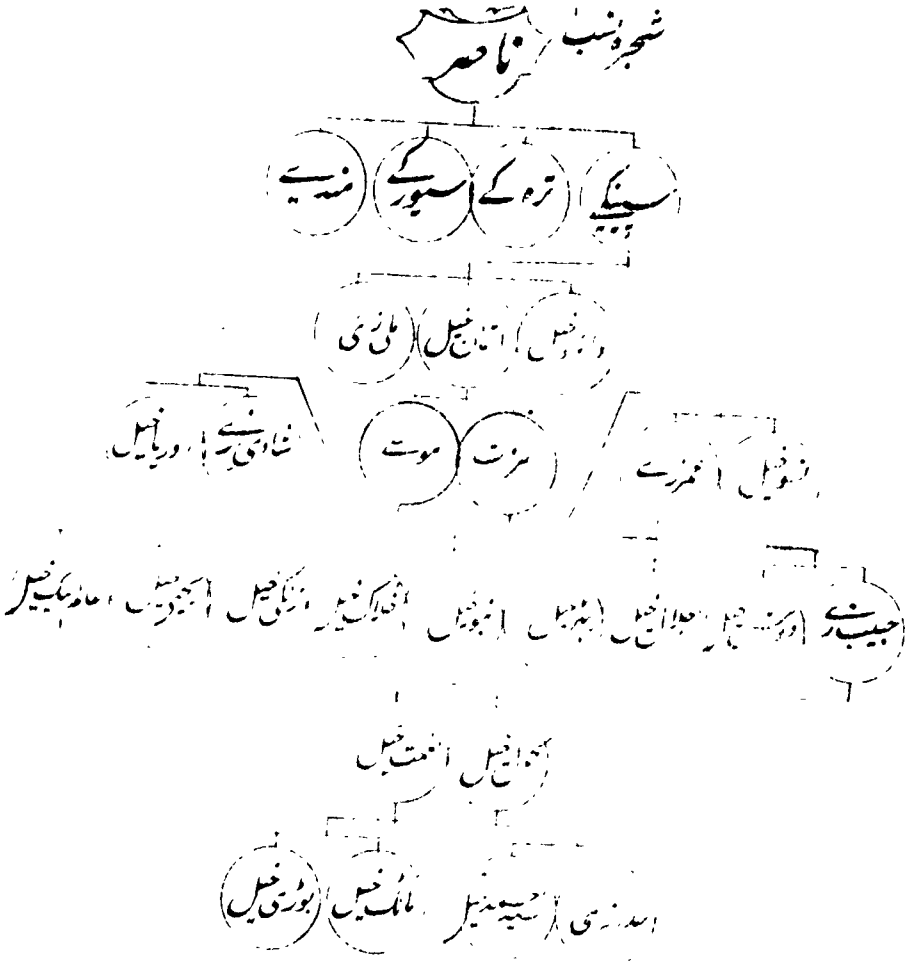
Courtesy www.pdfbooksfree.pk

طرح اونکا انگرکھہ اوڑہتی ہین اور موسم سرما مین بھیڈی کی چمڑی کی طویل اور فراخ پوستین اکثر رکھتے
ہین سر پر خرسانی وضع چرکین کلاہ ہوتی ہی مگر متمول اور معتبر خاندان خصوص شہر کلان مین یا اونکی
قریب رہنیوالی خوراک پوشاک اچھے رکھتے ہین آپسمین خانگی فساد اور پرخاش بہت ہی اونکا باہمی گوئیدگی
کی تفصیل لکھنی بہت طویل ہی مگر بڑی قومونکی دشمنی جنا دینی ضرور ہی ہوتک اور توخی کی باہمی دشمنی کا حال
اوپر لکھا گیا ہی فی الحال اگرچہ ظاہرا اونمین لڑائی نہین مگر دلونکی صفائی بھی نہین ہی سلیمان خیل
اور اندڑ کے باہم بھی دشمنی ہی اور شمالی سلیمان خیل قوم سہاک سی بھی کچھہ عداوت رکھتے ہین مموزئے
شاخ علی خیل اور یوسف خیل شاخ سہاک کی آپسمین پورانی دشمنی جو تنگر ارعلاقہ خاوو برپا ہوئی تھی اوسکا
اثر ابتک چلا جاتا ہی علی ہذا القیاس ایک قوم کی بھی چھوٹی شاخین خانگی دشمنی سی خالی نہین ہین اگرچہ
بیرونی غنیم کے مقابلہ کے واسطے عموماً متفق ہوجاتے ہین مگر ایسی وقت مین بھی اونکی قلبی عداوت اپنے
دشمن کے نقصان پہونچانیمین کوتاہی نہین کرتی قوم غلزئی کا بیرونی زبردست غنیم درانی ہین جنکی
عداوت اور دشمنی کا حال اوپر لکھا گیا ہی مگر فی الحال درانی اور غلزئی کی باہم کوئی لڑائی جھگڑہ نہین اور
سوائے درانی کی باقی غیر اقوام جو غلزئی کی ہمسوانہ ہین اونسی بھی کبھے کبھے لڑائی فساد ہوجاتا ہی غلزئی کو مرد
اچھے سپاہی ہوتے ہین لوگ کہتے ہین کہ بہ نسبت تعداد مردمان ایک بڑا مسلحہ بندوق کم ہی بندوق تو
بتی دار مگر چقماق بھی ہین تلوار ہر ایک مرد کی پاس ہوتی ہی اور بعضے پستول اور چھورا بھی رکھتے ہین اور
سواروں کے پاس نیزہ بھی ہوتا ہی شادی اور غمی کی دستورات اونکی باقی افغانون سی کچھہ بہت
مخالف نہین ہین روپیہ یا جنس لیکر دختر کا ناطہ کرتے ہین اور اس شیر بہا کا نام ولور لینے ہین جب
نامزادی یعنی منگنی ہوچکی تو داماد اپنے خسر کے گھر مین آتا جاتا ہی اور اپنے منسوبہ کی ساتھہ رہتا ہی اور اس عجیب
رسم کو چغل بازی کہتے ہین بعضی وقت اس چغل بازی کا نتیجہ یہہ ہوتا ہی کہ دختر اپنے والدین کے گھر جا ملتی ہی اور
اولاد ہوجاتی ہی مگر اکثر ایسی حمل کو حرامی سمجھکر اسقاط کرادیتی ہین یا معصوم نوزائیدہ کو باچہ بیت
لر راستہ پر ڈال دیتی ہین تاکہ کوئی اور رہگذر شخص اوٹھا لیجاوی اور اگر بوقت نامزدی اجاب قبول
شرعی ہوجاوی تو اوس اولاد کو ضایع نہین کرتے غلزئی لوگ ملا اور اخوند کی تابع ہوتے ہین سب سنی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

مسلمان ہین تعصب بہت رکھتے ہین مگر احکام شرعی کو عوام اچھی طرح بجا نہین لاتی اور نماز روزہ کو صحرا نشین غلزی بھی کم ترک کرتی ہین اور ہر گانو مین مسجد ہوتی ہی مگر مسجد کے پاس ایک نشست گاہ عوام ہوتی ہی جسمین حقہ پینا وغیرہ بدعت مروجہ عامہ کو عیب نہین سمجھتے اوس نشست گاہ مین جو ہمہ دیوا مسجد کے ہوتی ہی ہمیشہ سردی کی موسم مین آگ جلا کرتی ہی اور لوگ جمع رہتے ہین اور اسکو آتش خانہ کہتے ہین درحقیقت وہ آتش خانہ بھی مسجد ہی صرف ایک فٹ اونچی دیوار ان مین حد فاصل ہے اور آتشخانہ مین دو چھوٹے محراب قبلیان رکھنے کی جگہہ بنی ہوئی ہوتی ہی چنانچہ غلزیون کی نسبت کہا جاتا ہی کہ غلزیون کی مسجد دو محرابی ہوتی ہین ایک مغربی امامہ کا دوسرا مشرقی قلیان کا +

شجرۂ نسب



Courtesy www.pdfbooksfree.pk

یادداشت

ایک ثقہ شخص قوم ناصر نے شجرۂ مندرجہ بالا لکھاکر بیان کیا کہ فی الحال قوم ناصر تین حصہ پر منقسم ہے تور ناصر عمرزئی کو کہتے ہین سپین یعنی سرخ ناصر سوخیل کو کہتی ہین اور سپین یعنی سفید ناصر ملی زئی کی نسل ہی مگر راوی کہتا تہا کہ یہہ تسمیہ غلط مشہور ہی اصل مین سپین اور تور اور سور وہ تہے جو اوپر شجرہ مین لکھے گئے المولف اس معاملہ مین کچھہ زیادہ اطمینان کی ساتھہ نہین لکھہ سکتا البتہ تور یعنی سیاہ ناصر اور سپین یعنی سرخ ناصر مشہور ہین ٭

ذکر قوم ناصر

شجرۂ نسب اس قوم کا مسمے ناصر انکی مورث اعلیٰ تک جسقدر حاصل ہوسکا اوپر درج ہوچکا ہی ناصر لوگ اپنی تئین غلزی کی شاخ سمجھکر قوم ہوتک سی تسمولیت بیان کرتے ہین اور ہوتکی انکو اپنا رعیت بتلاتی ہین نہ کہ ہمقوم مگر یہہ دونو ادعا غلط معلوم ہوتی ہین یعنے ناصر شاہ حسین غوری جو غلزئی اور لودی کا باپ تہا اوسکو اپنا مورث بتلاتی ہین اور بعضی سادات سی نسب ملاتی ہین ایسی اختلاف کی حالتہین مولف بدون حالات موجودہ پورانے امورات کی نسبت کچھہ نہین لکھہ سکتا بعض لوگ کہتی ہین کہ ناصر بلوچ کی قوم سی علحدہ ہوی ہین اگرچہ انکی زبان پشتو ہی اور افغانونمین خلط ہین مگر انکا چہرہ اور شکل افغانونکی خصوص غلزی کی موافق نہین ہی غالباً ایسا پایا جاتا ہی کہ یہہ قوم یا اسکا مورث بطور وصلی قوم غلزئی کی ساتھہ اکر شامل ہوا کل قوم ناصر کے پندرہ ہزار گھر شمار ہوتی ہین جنمین سی قلیل لوگ علاقہ کوہ دامن نواح کابل مین بمقام کاہ درہ اور شکر درہ اور حاجی کک وغیرہ آباد ہین اور مستقل سکونت رکہتی ہین اونمین سی خواجہ میر خان بڑا خان ہی اور قلندر بادشاہ ایک عامل فقیہ مشہور ہی باقی قریب کل کے جملہ قوم ناصر کی زمین نہین رکہتی اور ہمیشہ پیوندہ اور کوچی رہتی ہین بین نظر اونکی پیوندہ گری یکا طریق جہانتک معلوم ہوسکا لکہا جاتا ہی بہار کے موسم مین دامان شرقی سی جاکر متفرق ہوتک اور توخی کی ملک مین ہر ایک قبیلہ اپنی چند کثیر دیان علحدہ لگاکر رہتی ہین اور مال تجارت قندہار

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اور کابل وغیرہ اطراف مین لیجاکر فروخت کرتی ہین اور اپنی رمون سی بڑہ اور گوسفند لیجاکر بیچتی ہین اور
جب کہاس کی کمی ہوئی تو اکثر وسط تابستان مین ایک یا دو کثیر دی کا ایک ڈیرہ بنکر نبلاش گہاس
جہت چرائی گلہ مویشی اور رمہ چھوٹی چھوٹی منزلونمین مال چرانا شروع کرتی ہین شروع خزان مین جرگہ جمع ہو
کثیر دئمین اوکہاڑتی ہین اور گرم سیدان یعنی دامان واقع ضلع ڈیرہ اسمعیل خان کیطرف کوچ کرتے ہین پہلے
پوج کہوقت دو حصون مین منقسم ہوکر روانہ ہوتی ہین خان اور مشر قوم کی تجویز کرتے ہین کہ پہلے کونسا حصہ
روانہ ہو بعد طی کرنے چند منازل کے یہہ ہر دو حصے بمقام کنڑور متصل گومل جمع ہوتی ہین اوسجگہ سب پیوندہ
لوگ دامان کیطرف جانیکیواسطے آتی ہین جب یہہ لوگ اپنی مغربی قرارگاہ سی روانہ ہوتی ہین تو غیر آباد
ملک سی گذرتی ہین جسمین سوائے اپنی ہمراہیونکی اور کوئی نہین دیکہتے مگر جب کنڑور کے نزدیک پہونچتی ہین
تو اکثر راستی دیگر اقوام کی مویشی کی گلون سی بند پاتی ہین بعضے وقت دو قوم کی رمہ اور گلہ تنگ راستہ
مین شامل ہوجاتی ہین اور کبھی کبھی پہلے پیچھے جانیکی تکرار پر لڑ پڑتی ہین آخر یہہ مجمع معہ گلہ مویشی اور رمہ اور
آدمی اور کثیر دیونکی کنڑور مین پہونچتی ہین پہلے وقت مین اس مجمع کی تعداد تیس ہزار تک پہونچ جاتی
تہی مگر فی الحال عموماً ہر ایک قوم پیوندہ کی اپنی اپنی علحدہ گروہون مین آتی ہی اسواسطے اتنی لوگ ایک
جگہ جمع نہین ہوتی الغرض دن کیوقت یہہ لوگ واسطے چرائی مویشی کے پہیل جاتی ہین اور رات کو بحفاظت
تمام جمع رہتی ہین ہر قوم کا جلو بیگی واسطے انتظام مقرر ہوکر دامان کیطرف کوچ کرتی ہین اوسوقت وزیری
لوگ انکی لوٹنی کی تیاری کرتے ہین اور اپنی پہاڑون مین اونکی گذر کے قریب جمع ہوتی ہین اور ایک
یا چند جاسوس اونچی پہاڑ پر پیوندون کا کاروان دیکہنے کے واسطے بیٹہاتی ہین جب قافلہ نظر آیا تو
لروہ سارقان وزیری بارادہ غارت مال ناصرون پر حملہ کرتی ہین اور جسقدر خرابی اور نقصان پہونچا
سکین دریغ نہین کرتی اون خطرناک ایام مین جو یہہ معاملہ ہفتہ عشرہ تک رہتا ہی ناصر لوگ ہمیشہ تیار رہتے
ہین اور جلو بیگی خانگی تکرارونکو بند کرکے باہر کے غنیم کا حملہ روکنیکیواسطے بیدار رہتی ہین تمام قوم شامل
رہتی ہی اور جلو بیگی آدمی منتخب کرتے ہین واسطے حفاظت راست اور چپ اور سامہنے اوپیچھے کے اور یہہ
لروہ محافظان اکثر پیادہ اور کوئی سوار نوبت بنوبت مستعد رہتی ہین اور باقی ناصر مرد اور زن

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

مویشی کے گلہ اور رمہ کو ہانکتی ہین اور سب مرد مسلح واسطے مقابلہ حملہ غنیم تیار رہتی ہین مگر وزیری
لوٹیری ہر سال سنگین خفیف نقصان پہونچانے سے درگذر نہین کرتی اور ناصر بلکہ کل پیوندہ لوگونکے
سخت دشمن ہین اسطرح غنیم کے ملک سے اکثر براستہ درہ زرگنی باہر نکلکر میدان دامان پر پھیلجاتے
ہین دامان پر ہر قبیلہ کی اپنی اپنی جگہ ہی جہان اوسکو زمستان مین قیام کرنا ہوتا ہی چرائی کے
واسطے جہان اچھے چراگاہ ملے وہان اپنی مویشی کے گلے اور رمہ لیجاتے ہین اب اونکا وقت بیکام اور بیفکر
گذرتا ہی اور سرکار انگریزی کی حسن انتظام کی امر سے اونکو ارام ملتا ہی ایسی بیکاری کی حالتمین شکار کا
شغل کرتے ہین عورات سب کام کرتی ہین روٹی پکانا اور پانی لانا اور دیگر خانہ داری کی معمولے
کامون کے سوای لکڑی ہمیہ سوختنی لانا اور کثیر دی کھڑا کرنا بھی عورات کے ذمہ ہی مردمان کا کام
صرف یہہ ہی کہ بھیڈی اور شتران اور مویشی کی گلے چرانے اس کام کے واسطے تھوڑی آدمی کافی ہوتے
ہین ناصرون کی تجارت کا حال پہلے حصہ مین شامل حملہ پیوندگان درج ہوچکا ہی قوم ناصر کی عورات
اکثر مستور ہوتی ہین حسن بھی اچھا ہی جب زمستان گذر چکا اور کوہ تخت سلیمان کی برف پگھل گئے
تو قوم ناصر کی متفرق شاخونکے ملک ایکروز معین کرکے کسی موقعہ پر بڑی ملک یا خان کی پاس بطور جرگہ
کے جمع ہوتی ہین اوس معرکہ مین یوم اور راستہ واپسی مقرر ہوکر یوم معینہ پر کثیر دمین گرا کر
اوسی طریق سے جیسا کہ ائی تھی بہار کے موسم مین واپس جاتی ہین اور یہہ ہی معمول اونکا ہمیشہ
ہر سال رہتا ہی پیوند ناصر کا گذارہ تجارت اور اپنی مویشی سے ہوتا ہی اپنی بھیڈی کی اُون سے
لثیر دی اور گلیم اور گونی وغیرہ سامان ضروری بناتی ہین اور بھیڈی کی چمڑہ کی پوستین بھی
بنائی جاتی ہے اور مادہ بھیڈی کے شیر سے مکھن اور پنیر اور قروت بھی بناتی ہین گوسفند کا گوشت
ضیافت اور مہمانداری کی وقت کام آتا ہی مالداری شتران وگاوان خصوص رمہ ہای بھیڈی
اونکے بہت ہین اور ہمیشہ اس خواہش اور تلاش مین رہتی ہین کہ اپنی مویشی کی خوراک بہم پہونچتی رہے
ناصرونکی کثیر دئین چھوٹی اور سبک ہوتی ہین عموماً اونکے گھر کی جایداد بوقت کوچ سوائے مویشی
کے یہہ ہی ایک دو جوڑہ پوشاک کی اور آرد کے گونی اور ایک دو مسی اور مٹی کے برتن اونکی پوشاک

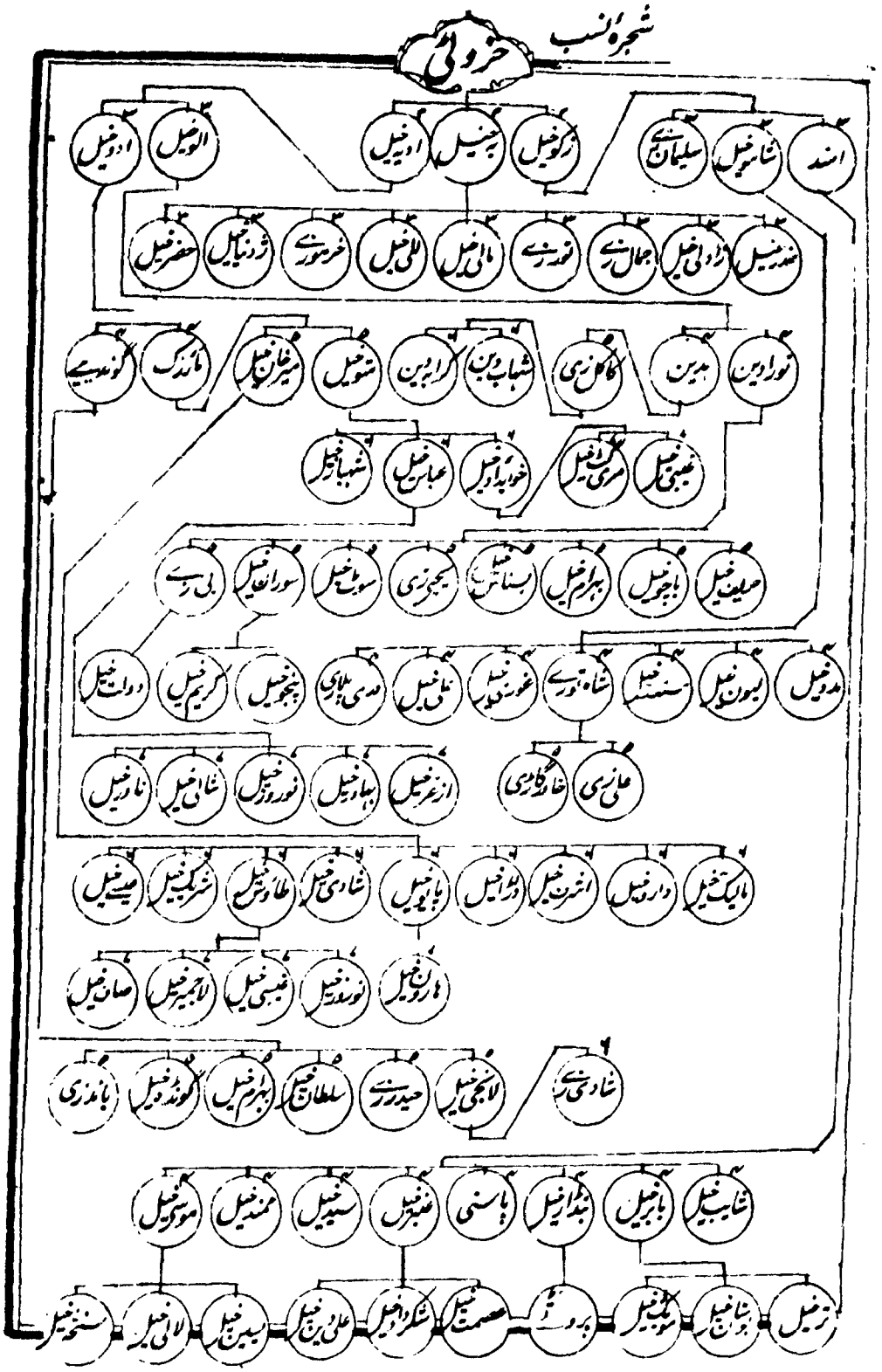
Courtesy www.pdfbooksfree.pk

مشرقی اور مغربی افغانونکی مابین ہی اس قوم کی لوگ اکثر سیانہ قد گندم گون بدنقش ہوتی ہین
مگر بعض بہ مکس اوسکی بے آزار اور راست باز مخلوق ہی خان اور ملک کلان کا اختیار بہت ہی کم
لوگ عبدالرحیم خان ہوتک کی وفات سے کچھ محصول ہوتک کی خان کو دیتی ہین پیوندہ ناصرون
کا بڑا ملک شاہزادہ خان ایک نیکبخت آدمی تہا جو سال حال مین مرگیا مدت خان اور ارادا
خان میر عالم خان دوست محمد خان وغیرہ بہی ملک ہین +

حال قوم خروٹی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

شجرۂ نسب خروٹی



Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ذکر قوم خروٹی

یہہ لوگ اپنی تئین غلزئی کی شاخ سمجھتے ہین اور اونمین سی بعضے کہتے ہین کہ ہم قوم توخی سی علحدہ ہوئی
مگر غلزئی اس قوم کو قبول نہین کرتے اور وہ اسطرح قصہ کرتے ہین کہ **سہاک** اور **ایزب** دونون
ایک روز راستی پر جاتے تھے آگے سی ایک خر پر بار بابا مالک آتا ہوا نظر پڑا **ایزب** نے کہا کہ خر میرا ہی اور
سہاک نے کہا کہ بار یعنی بوجھ میرا ہی جب انکرد یکھا تو اوس بار مین ایکطرف نان آرد جو اور دوسری طرف
ایک لڑکا شیر خوار معصوم پایا **سہاک** اوسکو گھر لایا اور بلحاظ باخرا اور شمولیت نان جو جسکو بزبان
پشتو **روٹہ** کہتے ہین خر روٹہ اوس معصوم کا نام رکھا جب بالغ ہوا تو اپنی خاندان کی کسی دختر سے
شادی کرادی اوسکے شکم سی خر روٹہ کے تین پسر ہوئی جنکی اولاد کا شاخ وار شجرہ اوپر مندرج ہے بنظر
اسمیت مورث اعلے مجموعاً اس قوم کو **خروٹی** کہتے ہین اس قوم کی تعداد تخمیناً چھہ ہزار گھر بیان
کرتے ہین خروٹی لوگ اون پہاڑون مین رہتے ہین جو کتہ واز کی مشرق کیطرف کوہ سلیمان کی متعلق
کوہ برمل تک ہین خروٹی کی ملک کا ایک حصہ علاقہ وزیرستان ہی جسمین برمولی خواہ برمل قوم ناجک
کی ایک شاخ رہتی ہی **خروٹی قوم** کے قبضہ مین بعضے تنگ میدان ہین جسکے بیچ اونچے اور سخت پہاڑ ہین
اونکی چار بڑے گانو ہین جن مین سی سترہ وضہ سب سی بڑی ہین پانسو گھر ہین سوای پیوندہ خروٹیون
کی باقی اکثر خروٹی زمینداری کا کام کرتے ہین اونکا زرعی وغیرہ ملک اگرچہ کتہ واز سی اچھا ہی مگر پالا
مین صرف ایک فصل ہوتا ہی اور برف کی نیچے نہین ماہ ہر زمستان مین رہتا ہی قلبہ رانی نرا اور مادہ گا
سی کرتے ہین اور بسبب پہاڑی ملک ہونیکی بھیڑی سی بکری کی زیادہ رکھتے ہین اور اونکی پاس
شتر بہت ہین جو میدان مین چرتے ہین اکثر امورات مین جنوبی سلیمان خیلون کیطرح ہین مگر پیوند
خروٹی مطابق دیگر پیوندونکی ہوتی ہین اور زبان مین بھی فرق ہی قوم وزیری اور جدران اور برمل
کے ساتھہ انکی سخت دشمنی ہے قوم وزیری اور خروٹ باہم مابہ النزاع علاقہ برمل ہے اسی پہاڑ
کی سرحد پر ہمیشہ وزیری اور خروٹی مین چھیڑ چہاڑ اور کشت وخون ہوتی ہے بنیاد اس فساد کی عصر احمد شاہ ابدالی
مین اوٹھی کہتے ہین کہ اوسوقت قوم وزیری کا ملک سے قبضہ شاخ توجہ خیل سی تہا اور خروٹی کا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ملک شمس الدین نام تہا خروٹی کہتے تہے کہ برمل ہمارا ہی اور وزیر کہتے تہے کہ ہم قابض ہین اور جیکہ نزاع
صلاح سے گذر گئی تو پشتو مین ایک مضمون منظوم بنایا گیا جو واسطے تشریح حال کے یہان درج کیا جاتا ہے ؎

بیت پشتو

برمل پنغلہ بنجل چینئہ پیر پیشیہ شمس الدین وائی حمادہ قمر وائی چا پیغیر کرس الشیہ

جسکا معنے اور مراد یہہ ہی کہ

برملی مراد علاقہ برمل دوشیزہ دختر زلفین چہوڑی ہوی یعنی آراستہ ہی شمس الدین یعنی خروٹی
کہتے ہین کہ ہماری ہی اور قمر ملک وزیران کہتا ہی کہ میری بغل مین رکہی ہوی یعنی میری قبضہ مین ہی آخر
اسی تکرار پر باہم وزیری اور خروٹی لڑائی ہوئی اوس لڑای مین شاخ مازرک کو خروٹیون نے
اپنی شامل نکیا آخر وزیرون سی شکست کہائی اور تب مازرک سی مدد خواہ ہوی کہ اسمعاملہ مین ہمے
ایک پشتو کا فرد ہی تب سی مازرک کی شاخ ذیلدہ نام حاصل کیا برملی اور جدران سی بہی بباعث
ہم سوانہ ہونی کے اونکی سخت دشمنی ہی مستقل سکونت والی خروٹیون کو بسبب موسم اپنی ملک کے
لازم ہے کہ وہ کچہہ کام زمستان مین نکرین خزان کی اخیر سی پہلے یہہ لوگ ہیمہ سوختنی کا ذخیرہ جمع
کرتے ہین اور سرما مین اونکا صرف یہہ کام ہی کہ برف اپنی چھتون سی دور کرتے ہین یا ایک گھر سی دوسرے
گھر کو جانیکا راستہ برف ہٹاکر بناتے ہین اونمین سی جو خروٹی غریب ہین اور چار ماہ کی سختی نہین اوٹہا
سکتے تو وہ گرم ملک کو جاتی ہین اور اپنی ساتہہ سب بیل اور شتر اکثر لوگون کی لیجاتی ہین یہہ لوگ داد
کوہل کے جنوب تک جاتی ہین اور برمل اور واڑہ کیطرف ہی آتی ہین بہار کے موسم مین پھر اپنی جگہہ
کو واپس چلی جاتی ہین پیوندہ لوگ انکو غوا یوال خروٹی یعنی گاؤدار کہتے ہین ابتدا مین تین سو گھر نے اپنے
حصہ زمین کو چہوڑ دیا تہا اور وہ مثل ناصرون کی پیوندہ ہو گئے تہے یہہ عمل تخمیناً ستر برس سی ہوا اخیر
لوگ پہلے وقت پیوندہ گری اختیار کرنیکا سبب یہہ تبلاتی ہین کہ بسبب تنگ ملک ہونیکے اور پہاڑ
گرد نواح کے وہ آباد کی ترقی نہین کر سکتے تہے اور بباعث سایہ درختان جو اونکی پہاڑ پر بکثرت ہین اونکے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

مویشی کے واسطے کہاس اور چارہ کافی میسر نہین ہوسکتا تہا جب اونکی قوم زیادہ ہوئی تو بات تنگی زمین وہ تنگ آئی کیونکہ ہر ایک آدمی کی میراث اوسکے نرینہ اولاد مین بموجب حصص شرعی تقسیم ہوتے تہے اور وہ حصہ قلیل ہونے کے سبب سے ہر ایک شخص کے گذارہ کے واسطے کافی نہین تہا اسواسطے بہت لوگ اپنی زمین اپنے بہایون کے واسطے چہوڑ کر چرائی اور پیوندگری کے کام مین مصروف ہوئے بدش جیسا کہ خروٹی پیوندون نے اپنی ہمت اور عزم سے کام تجارت مین دولت حاصل کرنی شروع کی ویسا ہی پیوندون کی تعداد بڑہتی گئی مگر نا ہم مستقل سکونت والی خروٹی بہ نسبت پیوندہ خروٹیون کے زیادہ ہین نے الحال پیوندہ خروٹی بجز ہمقومی اور کچہہ خروٹی کی ملک سے غرض نہین رکہتے اور بعضہ لوگ جب دامان اور دیگر شرقی ملکون سے واپس جاتے ہین تو خروٹی کے ملک مین نہین جاتے بلکہ مغربی افغانستان مین بعلاقہ شلکر نواح غزنین وغیرہ کو چلے جاتے ہین اور مال تجارت لیکر جریدہ مردود کے ملکو نہین روانہ ہوتے ہین اور کثیر دی اور عیال اطفال معہ رمہ اور مویشی مواقع مناسب پر جہان اچہے چراگاہ ہو رہتے ہین اونکو دوش وال یعنی شروار کہتے ہین انکی تجارت کا حال پہلے باب مین درج ہو چکا ہی یہان صرف اسقدر لکہنا باقی ہی کہ خروٹی پیوندہ اب تجارت کے معاملہ مین خوب مشہور ہوتے جاتے ہین اور دولت مندی مین بہی اچہی ترقی حاصل کی ہی فی الحال خروٹیون کے مشہور ملک مسمے

روشن خان ابن شادی خان شامو خیل زکو خیل اور سرور خان بن حکومت خان الو خیل

علاوہ اسکے پیوندہ خروٹیون مین احمد خان اور محامد اور نظر شاہ اور عمر خان اور کریم خان ملک ہین اور پیوندہ خروٹیون کا دستور اکثر مطابق ناصر پیوندون کے ہے +

قوم خدوزئی

یہہ قوم اکثر علاقہ مقرر مین شامل علی خیل غلزئی آباد ہی اور مقرر مین اپنے حصہ کا ملک رکہتے ہین اور متصل شہر قندہار دہہ خوجہ مین بہی تخمیناً دو سو گھر اس قوم کا ہی یہہ لوگ اپنی تئین کبہی سید کہتے ہین کبہی پوپلزئی درانی اور کبہی غلزئی غالباً شاخ غلزئی کی معلوم ہوتی ہی مگر سلسلہ نسب اسکا اوپر تک نہین ملتا کل

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

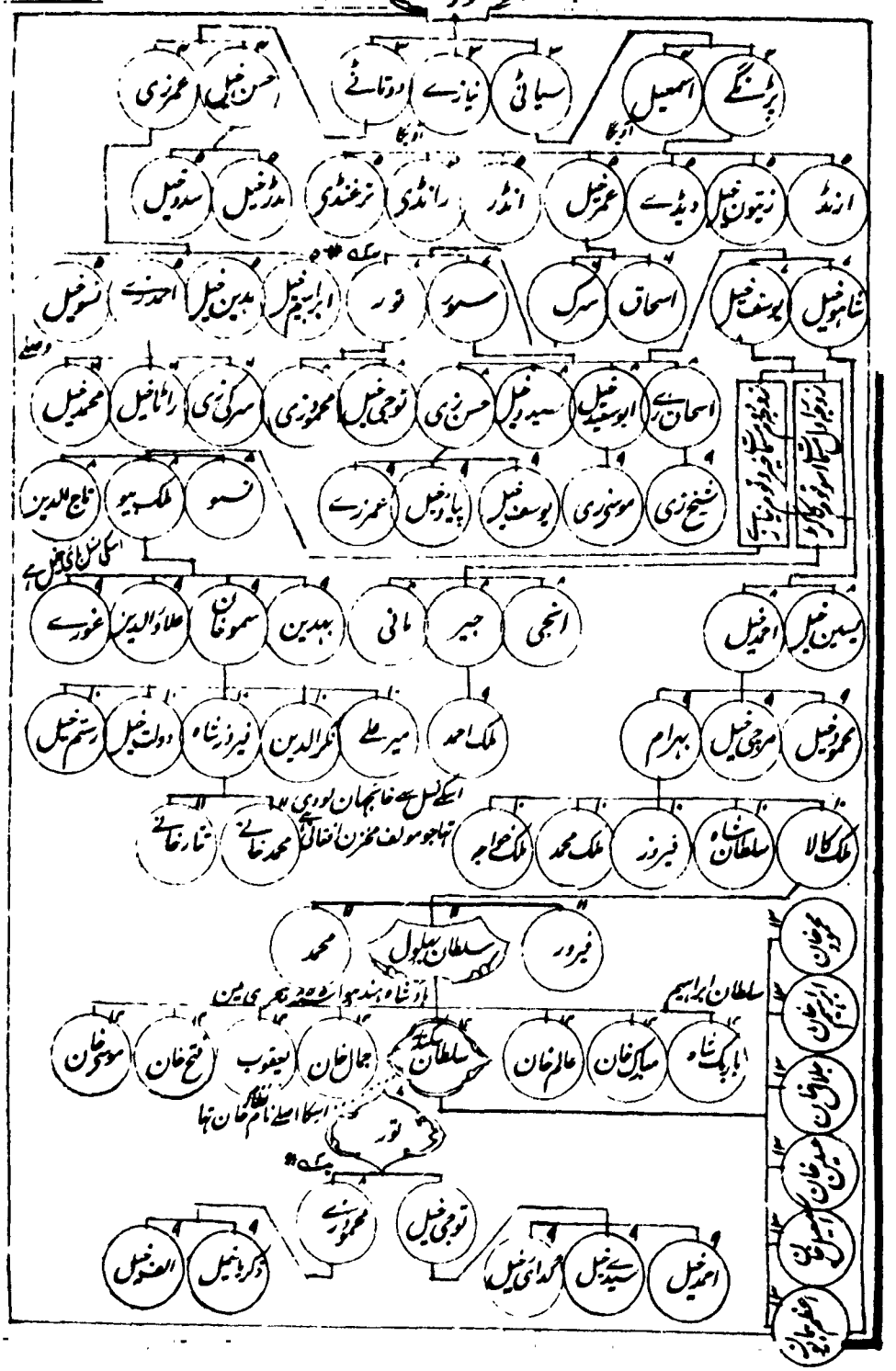
افغانستان مین قریب دو ہزار گھر اس قوم کے ہونگے اور پیشہ زمینداری رکھتے ہین ٭

قوم ترمریانی

یہہ قوم استانہ قوم توخی کا ہی اور اپنے تئین سید سمجھتے ہین اکثر یہہ لوگ توخی کے ملک مین نہیں ہین مگر کابل سے قندہار تک متفرق ایک دو گھر اکثر جگہ رہتے ہین پیشہ زمینداری اور بعضے تجارت اور نوکری بھی کرتے ہین کل افغانستان مین قریب ایک ہزار گھر اس قوم کا ہوگا اور نیک چلن قوم ہے ملازمی اور تجارت بھی کرتے ہر دو پیشہ مین ترقی اور دولتمندی پاتے ہین ٭

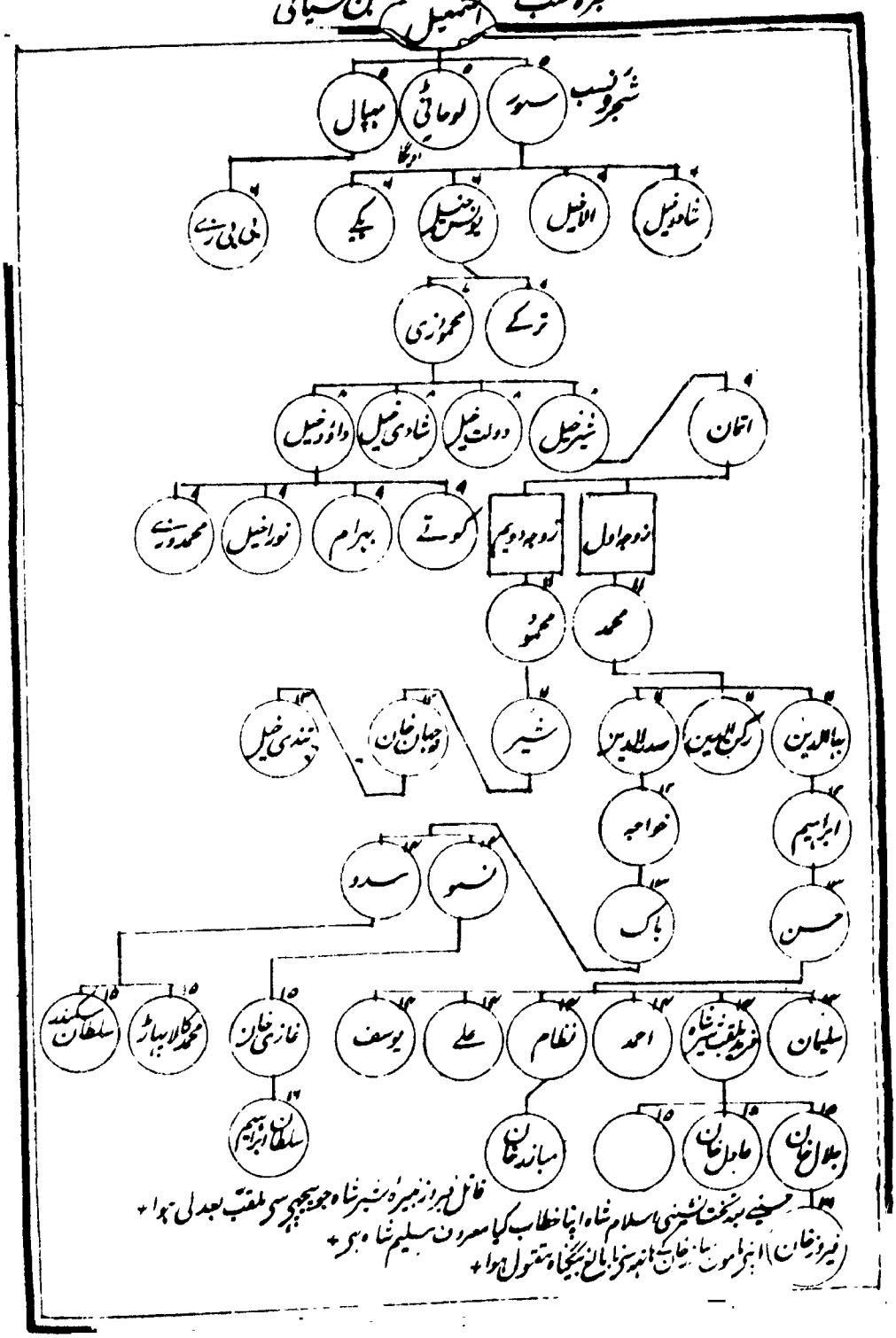
Courtesy www.pdfbooksfree.pk

شجرہ نسب ابراہیم معروف بہ لودے ابن شاہ حسین

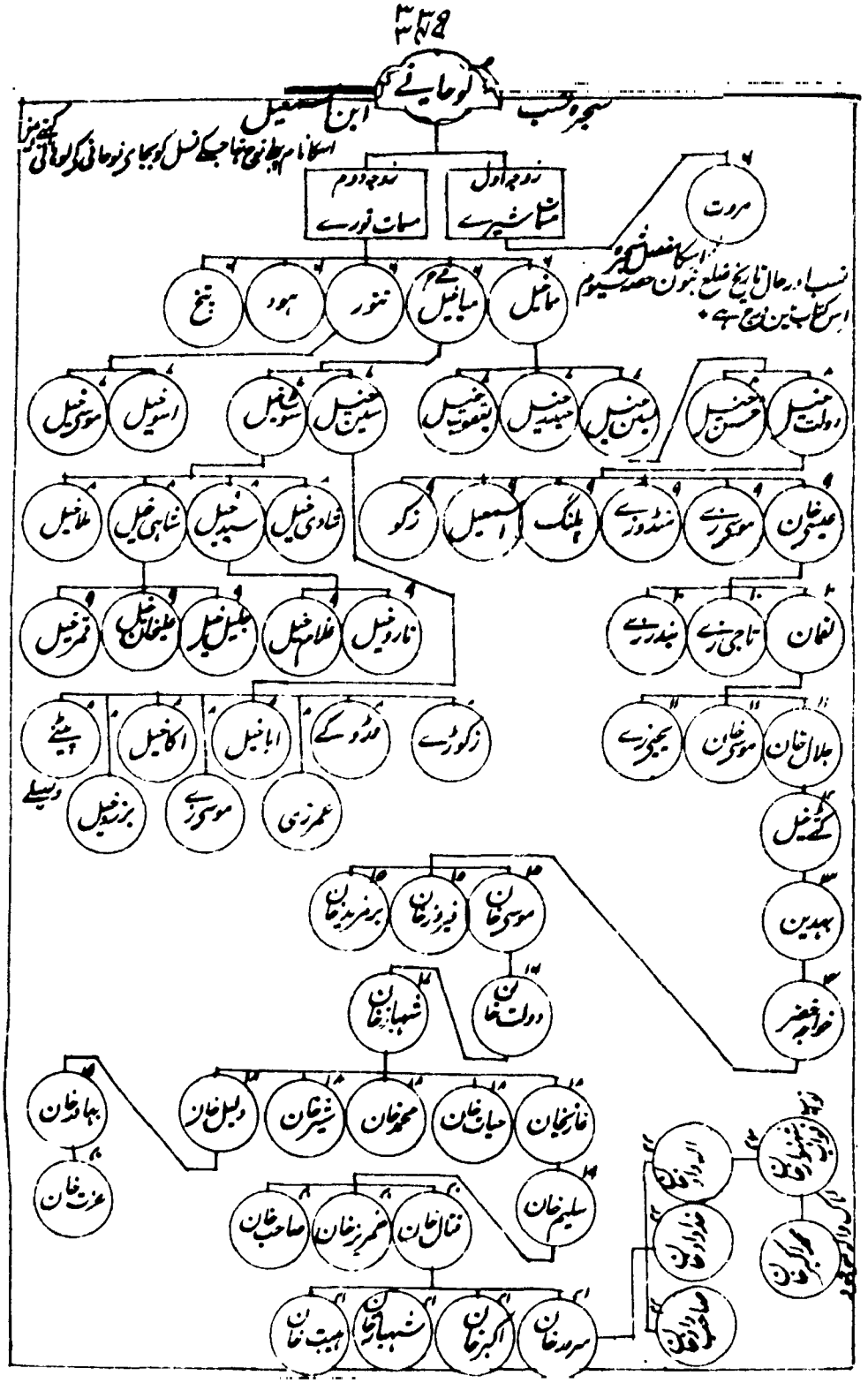


Courtesy www.pdfbooksfree.pk

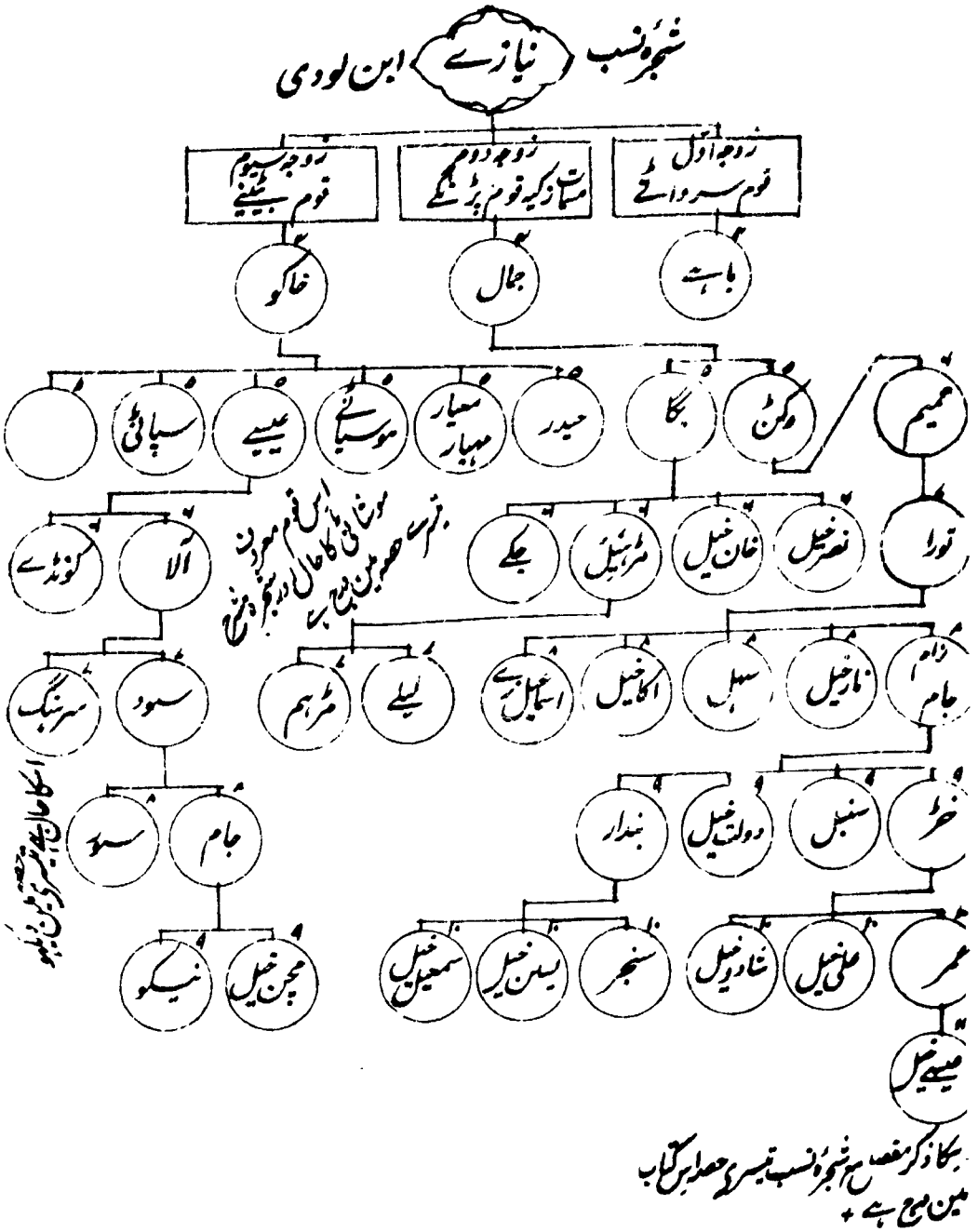
شجرہ نسب اسمٰعیل بن سیاتی



Courtesy www.pdfbooksfree.pk



Courtesy www.pdfbooksfree.pk



بکا ذکر مفصل اس شجرۂ نسب تیسرے حصہ اس کتاب مین صحیح ہے +

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

حال قوم لودی

شجرہ نسب کیہنی سی معلوم ہوگا کہ ابراہیم معروف لودی جسکی نسل سی یہہ قوم ہی شاہ حسین کا بیٹا تہا حسب ونسب شاہ حسین کے معہ وجہ تسمیہ لودی اسباب کی شروع مین درج ہو چکے ہی جیسا کہ شجرہ مین لکہا ہی اوپر سی اس مشہور قوم کے تین شاخ ہین سیاٹی نیازی دوتانی اب ہماری عصر مین یہہ قوم افغانستان کی زبردست قومون مین شمار نہین ہوتی خدا پاک کا شان ہی ایک وہ زمانہ تہا کہ اس قوم مین سی چند بادشاہ تمام ہندوستان کی مالک ہوگذری ہین اور اب یہہ لوگ مغلوب سمجہی جاتے ہین اُن اقوام افاغنہ کی تاریخ دریافت کرنے سی کہ جو زمانہ گذشتہ مین اکثر ہندوستان کے طرف چلے گئی تہے معلوم ہوتا ہی کہ عموماً ایسی قومون کا زور افغانستان مین نہین رہا جسکی نظر اس قوم کے شاخون سے حاصل ہی فی الحال افغانستان مین سیاٹی ابن لودی کی اولاد سی شاخ لوحانی بہ نسبت دیگر شاخہائی لودی کی تعداد اور استعداد مین فوقیت کہتی ہی اوسکی بعد دوسرے درجہ پر قوم نیازی ہی مگر اس قوم کے لوگ سوای عیسی خیل اور سرہنگ کی باقی اکثر متفرق اور مغلوبانہ گذران رکہتی ہین دوتانی بہت تہوڑے ہین اب اس قوم لودی کی ہر ایک شاخ مشہور کا حال تفصیل وار جہان تک دریافت ہوسکا ذیل مین درج ہے +

شاخ پٹرنگے

سیاٹی ابن لودی کے دو بیٹون سی پٹرنگی بڑا بیٹا تہا جس سے یہہ شاخ چلی ہے ابتدا مین اس شاخ کے لوگ مغربی افغانستان مین آباد تہے وہان سی اوٹہکر کوہ سلیمان سی مشرق علاقہ دامان مین بمقام ٹاک اور روڑی آباد ہوئی بہت مدت تک اس ملک پر قابض رہی تاوقتیکہ بعہد بابر شاہ قوم دولت خیل میاخیل ومروت وغیرہ شاخہاء لوحانی نے جبراً وغصباً یہہ علاقہ اونسے لیلیا اکثر پٹرنگی ماری گئی اور باقیماندہ متفرق ہوکر اپنی ہم قوم پٹرنگیون کے پاس ہندوستان کے مختلف اضلاع مین جا آباد ہوئی فی الحال افغانستان مین پٹرنگی قوم کا نام بہے کوئی شخص شاذونادر

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جانتا ہی مگر ہندوستان مین متفرق جگہہ بنام لودی افغان اس قوم کی لوگ آباد ہین روہیڑہ اور لودیانہ اس قوم کا آباد کردہ ہی دکہن مین بہی چند گہر اس شاخ کے سنے جاتے ہین وہ شخص جسکے سبب سے کل قوم لودی نے شہرت اور نام پایا وہ اسی شاخ بیڑنگی مین سے تہا اوسکا قصہ مختصر اس طرح پر ہے +

قصہ بہلول لودی بادشاہ ہند

شجرہ نسب سلطان بہلول کا اوپر مفصل درج ہوچکا ہی روایت ہی کہ چند افغانان لودی آپس مین برادر مصاحب ہوکر ہمیشہ واسطے سوداگری کے ہندوستان مین آتے جاتے تہے اوس جماعت مین سے بعہد سلطنت سلطان **فیروز شاہ** بارک ملک بہرام جو چند ملک بہلول لودی کا تہا اپنی بڑی بہائی سے رنجیدہ ہوکر ملتان مین آیا اور وہان ملک **مروان دولت** حاکم ملتان کا نوکر ہوگیا اور جب **خضر خان فیروز شاہ** کیطرف سے ملتان کا حاکم ہوا تو ملک **سلطان شاہ** چچا بہلول کا اوسکی پاس ملازم ہوکر گروہ افغانونکا افسر ہوا مساعدت بخت سے بیچ اوس لڑائی کی جو **خضر خان** نے **ملو اقبال خان** کے ساتہہ کی تہی **سلطان شاہ** نے عین کارزار مین مقابل **ملو اقبال خان** ہوکر اوسکو قتل کیا اس نمایان خدمت کے سبب سے خضر خان کے سرکار مین بدرجہ اعتبار ہوکر خطاب **اسلام خانی** اور حکومت سرہند حاصل کی دیگر بہائی اوسکی ساتہہ رہتے تہے مگر ملک **کالا** باپ بہلول کا **نصیر خان** صوبہ دار ملتان کے پاس عہدہ دار ہوا اور کہانگروں کے محلہ مین رہنے لگا ایک روز بسبب انجام کار مفوضہ ملک **کالا** بیرونجات مین گیا تہا بیچہی بباعث کثرت بارش ناگہان سقف خانہ اوسکے بی بی پر جو حمل سے تہی گر پڑی گرچہ اس صدمہ سے وہ نیکبخت تو جان بر نہوئی مگر اوسکی شکم سے زندہ فرزند نکال لیا گیا جسکا نام بہلول رکہا یہہ وہی بہلول ہے جسکو خدا پاک نے پیچہے سے کل ہندوستان کا بادشاہ بنا دیا الغرض جب بہلول کا باپ ملک کالا نیازیون کے ساتہہ لڑکر مارا گیا تو بہلول اپنے چچا **اسلام خان** مخاطب سلطان شاہ کے پاس جو حاکم سرہند تہا جارہا اور وہان اوسکی جبلی عزم اور دانائی کے جوہر ظاہر ہونے لگے **سلطان شاہ** نے اپنی دختر بہلول کو دیکر بجائے خود مستقل مختار ہونے کے وصیت کر گیا بعد شہادت سلطان **مبارک شاہ** کے **سلطان محمد شاہ** نے بہلول کو بباعث حسن

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

خدمات ورولاوری اپنا فرزند کہا اور سرہند سی لیکر ملتان تک تمام پنجاب اوسکو جاگیر مین عطا کری اور جسرت کھکہر کی تنبیہ بہلول کے ذمہ فرمائی جسرت نی بہلول کو ترغیب اخذ سلطنت دہلی دیکر خود بہی اوسکا خیرخواہ ہوا تب سی بہلول کے دماغ مین خواہش سلطنت نی تقاضا کیا اور روز بروز اپنی قوت زیادہ کرنے لگا جب کہ سلطان محمد شاہ نے انتقال کیا اور علاؤالدین فرزند اوسکا اپنی باپ سی بہی سست تخت نشین دہلی ہوا تب تو بہلول کے بخت نی توقف ناگوار سمجھکر جنبی کری علاؤالدین تو بداؤن مین جاکر جاہ عشرت مین سرنگون ہوا اور بہلول بیدار مغز حسام خان اور حمید خان کا فساد مٹاکر بتاریخ ہفتدہم ماہ ربیع الاول ۸۵۵ سنہ ہجری مطابق ۱۴۵۱ سنہ عیسوی تخت نشین دہلی ہوا اور علاؤالدین سست مزاج نی بداؤن پر قناعت کرکی بہلول کو لکہا کہ میرے والد سلطان محمد شاہ نے تمکو اپنا فرزند کہا تہا مین بہی اپنا بڑا بہائی سمجہتا ہون سلطنت تمہاری حوالہ ہی الغرض بہلول نے عنان سلطنت کو اپنی دست مین لیکر سلطان اپنا خطاب کیا اور اشہب ہمت کو اکثر اضلاع چہار دانگ ہندوستان مین جولان دیکر بہت سرکش اور خودسر مطیع کرلئے اور وہطی تقویت اپنی کے جسقدر ممکن تہے افغانستان سے افغان منگاکر اپنی فوج مین بہرتی کئے اور فرمان جاری کیا کہ جو افغان ہندوستان مین سوائی سپاہ گری کوئی اور پیشہ کری تو اوسکا مال لوٹ لیا جاوی بہلول بڑا صاحب ہمت اور فہیم بادشاہ تہا سلطان حسین جونپوری کی ساتھہ چند لڑائیان لڑا اور غالب آیا آخرکار اٹہتیس برس کے سلطنت کی بعد ۸۹۴ سنہ ہجری مطابق ۱۴۸۸ سنہ عیسوی مین رخت ہستی اس جہان سے اوٹہا لیا تب اوسکا بیٹا نظام خان

سلطان سکندر

کے خطاب سی جانشین اپنے باپ کا ہوا نہایت دلیر اور مدبر صاحب وقار حلیم اور کریم تہا اٹہائیس برس اور پنجماہ سلطنت کرکے راہی عالم بقا ہوا۔

سلطان ابراہیم

بعد وفات سکندر کے ابراہیم خان بیٹا اوسکا بخطاب سلطان ابراہیم بادشاہ ہوا اوسکی بہائے جلال خان نے اپنی آپ کو بادشاہ جلال الدین مشہور کرکی فساد مچایا دوسرے طرف سی شاہزادہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

عالم خان ابن سلطان بہلول سلطان علاؤالدین اپنا لقب کرکے مدعی سلطنت کا ہوا جب تاب مقابلہ ابراہیمی نہ لاسکا تو کابل مین **محمد بابر بادشاہ چغتہ** کے پاس چلا گیا اور ہندوستان مین اکثر امرا صاحب رتبہ سلطان ابراہیم کی ناہمواری اور ایذا رسانی سے تنگ کر درپے خرابی اس خاندان کی ہوئی از انجملہ دولت خان لودی حاکم لاہور نے حکم مخالفت بلند کرکے **ظہیر الدین محمد بابر بادشاہ** کو تحریص فتح ہندوستان کی کرلایا اور بمقام پانی پت باہم **محمد بابر بادشاہ** اور سلطان **ابراہیم** خونخوار لڑائی ہوئے جسمین بابر نے فتح حاصل کی اور ابراہیم اوس معرکہ جانستان مین مارا گیا اور بادشاہی ہلی و اگر کے خاندان صاحبقران انتقال پایا یا ما بادشاہی سلطان ابراہیم لودی کی بشت برس تہی بعد ابراہیم کے پہر کوئی شخص خاندان پٹرنگی سے بادشاہ نہین ہوا

حال قوم سوری

شجرہ کو دیکھو جس سے معلوم ہوگا کہ پٹرنگی ابن سلیمانی کا دوسرا بھائی **اسمعیل** تہا اسمعیل کے تین پسر تہے سے **سور** پہلا بیٹا تہا جسکی نسل سور خواہ سوری کہلاتی ہے لفظ سور کا معنی پشتو کی زبان سے سرخ نکلتا ہے الغرض سور کا خاندان پٹرنگی کے ساتھہ دامان پر آباد تہا اور یہان سے متفرق ہوکر ہندوستان اور افغانستان مین آباد ہوئی گرچہ تا ہنوز چند گہر پٹرنگی اور سوری خاندان کی دامان کے علاقہ مین رہتے ہین اور علاقہ حجہ ضلع راولپنڈی مین بہی قریب تیس گہر لودیونکی آباد ہین مگر افغانستان مین بہی خاندان قریب نا لودی کی ہے +

ذکر شیر شاہ سور

سور کی خاندان کو سرخرو اور روشن کرنیوالہ **شیر شاہ** سور تہا جسنے بہت خوبی اور انتظام کے ساتہہ سلطنت ہند کری شجرہ نسب اس خاندان کا شیر شاہ کے نبیرہ سے لیکر اوپر لودی تک مشرح شاخوار درج ہوچکا ہی شیر شاہ کی سلطنت گیری اور اس خاندان کا ہندوستان مین آنے کا حال اسطرح پر ہی کہ بعہد سلطنت سلطان **بہلول پٹرنگی** لودی اکثر افغان بموجب فرمان بہلول بجہت نوکری ہندوستان مین آتے تہے اوسوقت **ابراہیم سور** دادا **شیر شاہ** کا معہ اپنے فرزند موسوم **حسن** کے بشوق نوکری ملک روہ یعنی کوہستان

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

حصہ شرقی افغانستان سے ہندوستان مین آیا اور امیران بہلول مین سے ایک امیر کے پاس نوکر ہوکر چند عرصہ رہا
فیروزہ مین جسکو اب ہمارے عصر مین صرف حصار کہتے ہین اور چند مدت پرگنہ نارنول مین رہا حسن ابن ابراہیم چند عرصہ
بجواڑہ مین میتھی خان کی توسل سے رہا اور سلطان بہلول کے عصر مین حسن کو فرزند پیدا ہوا جسکا نام فرید
رکھا گیا سلطان سکندر لودی کی عہد مین جب جمال خان کو حکومت جونپور عطا ہوئی تو اوسنے حسن سور کو
جو بلا لحاظ قدیم اوسکا تہا رعایت کرکے سہسرام اور خواصپور ٹانڈہ جاگیر عطا کری اور پانسو سوار کا سردار بنایا حسن کے آٹھ
پسرون مین سے فرید اور نظام ایک والد ہی تہے جنکی والدہ قوم افغانی تہے اور دیگر فرزندان اوسکی غیر از قوم افغانی کی بطن
سے تہے حسن بعد پہلے عورت کی اسپنیلا کی سبب سے فرید اپنی رشید پسر سے ناراض ہوگیا اور فرید آگرہ مین جو سلطنت لودی کی
دارالخلافہ تہا رہکر ابراہیم شاہ کے حضور رہنے لگا جب حسن فوت ہوگیا تو فرمان جاگیر پدری حاصل کرکے فرید اپنے
جاگیر مین واپس گیا اور اوسکی معاند بہائی سلیمان اور احمد محمد خان سور حاکم جونپور کی پاس مدد خواہ
گئی جب ابراہیم شاہ لودی محمد بابر بادشاہ سے لڑکر بمقام پانی پت مارا گیا اور بہاڑ خان فرید
دریا خان لوحانی نے جو ابراہیم شاہ کیجانب سے حکومت ملک بہاڑ رکہتا تہا خود سر بنے اختیار کرکے
سلطان محمد نام اپنا خطاب کیا فرید ابن حسن سلطان محمد کی سرکار مین جاکر ملازم ہوا اکثر فرزندوں اوسکی ہمرکاب
شکار مین گیا تہا شکارگاہ سے ناگاہ شیر ظاہر ہوا فرید نے اوسکی مقابل ہوکر بہ خم شمشیر ہلاک کیا دلاوری سے
سلطان محمد نے خوش ہوکر فرید کو بخطاب شیر خان بلند آواز کیا اور نوازش روز افزون سے بڑہی درجہ کو
پہونچا اور سلطان محمد فی لایق دیکہکر اپنی چہوٹے فرزند جلال خان کی اتالیقی اوسکی تفویض کری چند مدت
کی بعد شیر خان رخصت لیکر اپنی جاگیر مین آیا اور جب میعاد رخصت پر واپس نگیا تو محمد خان حاکم جونپور
نے موقع پاکر سلطان محمد سے سلیمان اور احمد برادران مفرور شیر خان کی سفارش کری اور اجازت
پاکر اول شیر خان کو واسطی تقسیم کردینی حصہ جاگیر کہلا بہیجا جب اوسنی منظور نکیا تو فوج کشی کرکے شیر خان کو پہلے
حملہ مین بیدخل کردیا مگر شیر خان صاحب عزم سردار نے جنید برلاس سے جو ایک امیران بابری مین سے
تہا مدد لیکر پہر اپنی جاگیر بزور شمشیر چہین لے پہر تو روز بروز اپنی قوت بڑہانے لگا اور لشکر کثیر فراہم
کرکے دعویہ سلطنت گیری ہندوستان کرکے ہمایون ابن بابر بادشاہ پر غالب آیا اور حضرت

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اعلی اور شیر شاہ اپنا خطاب کرکے تخت نشین ہندوستان ہوا مفصل قصہ ان واقعات کا تاریخ گزشتہ مین درج ہی آخر قلعہ کالنجر کی فتح کرنے مین مصروف تہا کہ حقہار بارود ہی نے آگ لی اور اوس شعلہ جانستاہ مین شیر شاہ معہ شیخ خلیل مرشد اپنے کے اور ملا نظام دانشمند اور دریا خان سروانی جل گئی اور لشکر شاہ نے اپنی بادشاہ کا یہہ حال دیکھہ کر بہ جرات تمام اوسی روز قلعہ کو فتح کر لیا فتح کی خبر پاکر تاریخ بارہوین ربیع الاول ۹۵۲ سنہ ہجری مین شیر شاہ نے جان بحق تسلیم کری جو ۲۲ سال امارت اور چہہ سال بادشاہی کی عقل اور تدبیر سے اب اوسکی مشہور ہین فاہ عام مین بہہ تن مصرف تہا و اسطے آرام مسافران بنگالہ سے لیکر دریائی سندہ تک ہر پانچ کروہ مین شارع عام پر سرائی پختہ معہ چاہ و مسجد تعمیر کرائی کہ اب تک اکثر جگہہ وہ سرائین موجود ہین +

سلیم شاہ

جب شیر شاہ فوت ہوا تو عادل خان اوسکا بڑا بیٹا ولیعہد دور تہا عیسی خان حاجب اور دیگر امرا کے مصلحت سے جلال خان چہوٹا فرزند شیر شاہ کا جو نزدیک تہا بخطاب اسلام شاہ تخت نشین ہوا جو عوام مین سلیم شاہ کے نام سے مشہور ہے یہہ بادشاہ سفاہ مزاج اور بیرحم تہا اپنے بڑے بہائی کو ہلاک کیا آخر نو سال کچہہ ماہ کی سلطنت کرکے راہی ملک عدم ہوا

محمد شاہ سور المشہور بعدلی

جب سلیم شاہ نے اس جہان ناپایدار کو چہوڑا تو اوسکا فرزند فیروز خان بارہ برس کے عمر کا تہا بمقام گوالیار حسب اتفاق امرا تخت نشین ہوا ابہی تین روز نہین گذرے تہے کہ مبارز خان ابن نظام خان برادر شیر شاہ نے ناخدا ترسی کی ساتہہ اوس شاہزادہ معصوم بیگناہ کو بطمع سلطنت قتل کر دیا اور خود تخت نشین ہوکر اپنی آپ کو باوجود ایسی ظلم کے ملقب بسلطان محمد شاہ عادل کیا اور عوام الناس اوسکو عدلی کہتے تہے الغرض سلیم شاہ کا انتقال گویا سلطنت افغانون کا زوال تہا عدلی کے سوا اور شستہ داران شیر شاہ مین سے کسی نے سلطان سکندر کسی نے سلطان ابراہیم اپنا نام رکہکر خانگی فساد مچایا تین چار سال فتنہ و فساد رہا کہ ناگاہ ۹۶۲ ہجری مین پہر ہمائی سلطنت ہندیہ نے اور بسیط ممالک ہندوستان سایہ سعادت ڈالا اور سلطان سکندر سور بیرم خان ترکمان سپہ سالار ہمایون بادشاہ سے منہزم ہوکر کوہ سوالک کیطرف فرار

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہوگیا اور ابراہیم شاہ بیچارہ سے سلطان کرانی کے عذر اور وفا سے ملک اوڈیسہ مین مارا گیا اور خضر خان
لی لڑائی مین قتل ہوا اور اسطرح افغانی سلطنت کی بنیج ہند کی زمین سے اوکہا ۔ ی گئی بعد اونکے افغانون مین سے
لوئی بادشاہ ہندوستان نہین ہوا +

حال قوم لوحانی

شجرہ نسب کی کہنی سے واضح ہوگا نوخان ابن اسماعیل کے دو زوجہ سے چھہ بیٹے تھے کہتے ہین کہ اسکا اصل نام
نوح تہا نوحان سے معروف ہوکر اوسکی نسل نوحانی کہلاتی ہے مگر افغان اپنی روزمرہ مین لوحانی یا لوہانی بولتے
کہتے ہین نوحان کے پہلے زوجہ مسمات شیری سے مروت ایک بیٹا پیدا ہوا جسکی اولاد اپنے مورث کی اسم سے
مروت مشہور ہے اور مروت کی قوم کو بعضی لوگ سپین لوحانی بھی کہتے ہین مگر یہہ لفظ مشہور عام نہین ہے
نوحان کی دوسرے منکوحہ مسمات نوری سے پانچ بیٹے ہوئے جنکی اولاد کو شاملاً تور لوحانی بولتے ہین مگر یہہ لقب
لم مستعمل ہے اب قوم لوحانی کی ہر ایک شاخ مشہور کا ذکر مختصراً ذیل مین کیا جاتا ہے +

شاخ مروت

کا مشرح کرسی نامہ اور حال اس کتاب کی تیسرے حصہ مین درج ہی کیونکہ قوم مروت ضلع بنون مین بستی ہی اور
اس ضلع کی عام اور قوم وار تاریخ تیسرے حصہ مین لکہی گئی ہی +

شاخ دولت خیل

شجرہ نسب کی کہنی سے معلوم ہوگا کہ مسمی تما ابن نوحان کی تین بیٹون سے یاسین کے اولاد سے دولت خیل کے
شاخ چلی ہی بہ نسبت باقی اولاد تما کی شاخ دولت خیل نے بتعداد اور اختیار مین اسقدر فوق حاصل کیا کہ باقی
خورد شاخین تما کی نسل سے متعلق دولت خیل کے سمجھی جاتی ہین دولت خیل سے نیچے پانچوین پشت مین
لٹی خان پیدا ہوا جسکی اولاد کٹی خیل کے اسم سے مشہور ہی کہتے ہین کہ قوم لوحانی کی شاخین جیسا کہ
لٹی خیل وغیرہ دولت خیل اور میان خیل مروت تنور وغیرہ قبل از سکونت تاک سب بطور پیوندگان
مالدار تہے اور کچہہ تجارت کا پیشہ بہی رکہتے تہے اگرچہ اکثر قبام اونکا علاقہ کشہ وانہ مین تہا جسکے جنوبی حصہ
مین کچہہ زمینات زرعی بہی انکے موجود تہے مگر کوہ وانہ وغیرہ علاقہ ملحقہ مین جہان اچہی چراگاہ ملتی تہی وہان

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

لوحانی تنکے مالدار ونکی کنیزوی جا لگتی تہی اور کبھی کبھی وہ ان علاقہ ٹاک کی طرف بھی زمستان گذارتی تہے جب کہ علاقہ کٹہ واز اوس تشریح سے جیسا کہ قوم مروت کی حال مین لکہے گئی ہی قوم سلیمان خیل غلزئی نے لوحانیونسے لیلیات ستر ابستان واٹہ مین اور زمستان وہ ان ٹاک پر انکی آمد ورفت ہونی لگی اور ہر ایک اقوام لوحانی ایک شخص رئیس قوم بنام نہاد خان کہتی تہے اوس خان کی سخت مین ملکان ومعتبران ہر خیل اور زدائی کی ہوتی تہے کہ باتفاق رائے خان وملکان سند وبست امورات اوس قبیلہ کا ہوتا تہا مگر تمام قوم لوحانی کی سرداری اور خانی تعلق بہ خاندان کٹی خیل تہے جو دولت خیل کی ایک شاخ ہی کہتی ہین کہ قبل از قوم دولت خیل وغیرہ علاقہ ٹاک مین قوم پڑنگی شاخ لودی سکونت پذیر تہی اور زمیندار اور ساکن ٹاک کی بہی وہ ہی تہی اور چونکہ پیوندگان اقوام لوحانی بموسم زمستان بعلاقہ ٹاک فروکش ہوتی تہی اور گہٹ اوقات اونکی مال مویشی سے زراعت تلفی پڑنگیان واقع ہوتی تہی اور نوبت بنزاع ونضارت پہونچکر باعث دشمنی شدید فریقین کی ہوئی آخر بعہد محمد بابر بادشاہ جب خاندان پڑنگی وغیرہ منقوب سلطانے ہوئی اوس وقت خاندان کٹی خیل سے شہباز خان نے جو مخاطب بہ خان زمان تہا کل شاخہا لوحانی یعنی دولت خیل تتور میان خیل مروت وغیرہ کو اپنی ساتہہ ہمصلاح ومتفق کرکے داعیہ غصبیدن ملک ٹاک پڑنگیونسے مصمم کرکے تمام لوحانی کا لشکر جمع کیا اور دیگر پیوندہ مومون سے بہی جو پڑنگیان سکنہ ٹاک سے تنگ تہے مدد لیکر قوم پڑنگی سکنہ ٹاک اور روڑی پر حملہ کیا چند لڑائیونکی بعد لوحانی زیر سرداری شہباز خان خانزمان کے پڑنگیون پر غالب آئی اور اونکو مقتول اور مجروح کرکے باقیماندہ کو دربدر کردیا اور ٹاک پر شہباز خان نے قبضہ کرکے بحیثیت قوم خود دولت خیل وغیرہ ٹاک مین سکونت پذیر ہوا اور زمینداری کل علاقہ ٹاک معہ آسیاہ ٹاک اوپر چار حصہ کی منقسم کری دولت خیل ایک حصہ تتور ایک حصہ مروت ایک حصہ میان خیل ایک حصہ جب سال اختتام کو پہونچتا تہا تو خانان مروت ومیان خیل خان زمان رئیس کٹی خیل ودولت خیل خدمت مین جاتی تہے اور وہ بقدر مناسب بابت چہارم حصہ ہر ایک فریق کو دیکر رخصت کردیتا تہا مگر تتور ی اوس علاقہ مین سکونت اختیار کرکے اپنی حصہ پر قبضہ پایا اور خود کاشت کرکے نفع اوٹہاتی تہے مروت لوگون نے اوپر تقسیم اور حساب چہارم حصہ اپنی کی خانزمان کٹی خیل سے نزاع پیدا کرکے بداعیہ قبضہ حصہ خود ٹاک پر حملہ کیا اور دولت خیلون

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

پر غالب آکر اونکو معہ رئیس خارج کیا اور خود قابض ہوگئی رئیس کٹی خیل نے **جنبیل خان** سردار قوم گنڈہ پور سی جو اوسوقت بطور پیوندہ دامان پر آتی جاتے تہی مدد لیکر مروتون سی مقابلہ کیا اور مروت تاب مقابلہ نہ لاکر ٹاک کو چھوڑ آئی اور خانزمان نے حصہ چہارم مروت گرچہ ضبط کر لیا مگر تاہم جب کوئی خان مروت کا جاتا تہا تو اوسکو خالی واپس نہین کرتا تہا اوس لڑائی سی تہوڑا عرصہ بعد میان جنبیل کا چہارم حصہ ضبط کر لیا گیا اور کل علاقہ ٹاک کی مالک سوائی زمینات مقبوضہ متوران دولت خیل ہوئی جو اب تک قابض ہین اور چونکہ دولت خیل بذات خود اسقدر علاقہ کا تردد نہین کر سکتی اسواسطے اونکی ساتھہ ہمسایہ یعنی رعیت لوگ بہت آباد ہین دولت خیل لوگ معہ اپنی رعیت کی تخمیناً آٹھہ ہزار گہر ہونگی انکے چند گہر مقام کارندہ اور موضع زیمہ اور کافر قلانواح کابل مین بہی رہتی ہین اوسکم حیثیت ہین +

حال ریاست اس خاندان کا

ہم اوپر بیان کر چکی ہین کہ قدیم سی ریاست اس قوم کے متعلق بہ خاندان کٹی خیل کی چلی آتی ہے مگر ہر ایک رئیس اپنے ہمقوم دولت خیل سی برادرانہ سلوک رکہتا تہا جب نوبت ریاست **قتال خان بن سلیم خان** پہونچی تو اوسنی اپنی قوم پر کچہہ سختی کری اور حد معتدل سی زیادہ سخت مزاج ہوا اس سبب اور نیز سکی راہ سی چند مردمان کٹی خیل دولت خیل نے مشورہ کر کے قتال خان معہ **اکبر خان** فرزند اوسکی قتل کر دیا اور **سرور خان** بڑا بیٹا قتال خان کا بچکر پہرای **ظفر خان** برادر **گل خان** علاقہ مروت مین چلا آیا اور چند ہزار روپیہ اپنی باپ کی دوست سی قرض لیکر کابل مین بادشاہ افغانستان کے پاس دادخواہ گیا بادشاہ نی چار ہزار فوج معہ چند القاب کی زیر سرداری **عبد الرحیم خان** ہوتک غلزئی سرور خان کی مدد اور اوسکو اپنی باپ کی جگہہ پر مستقل کرنی کیواسطے بہیجے گل خان مامون سرور خان ٹاک کی حکومت کو پہنچا سکا جسوقت سرور خان بادشاہی فوج کی اعانت سی ٹاک کی نزدیک پہنچے تو **گل خان** نے باوجود دشمنی سرور خان کی دولت خیل لوگون کو سمجہایا کہ سرور کی تابعداری کرو اور سرور خان نے قسم کے ساتہہ عہد کیا کہ گذشتہ بات درگذر سمجہینگے اور لسکو آسیب نہین پہونچایا جاویگا دولت خیلون نے سرور خان کے خانی قبول کر لی مگر وہ عہد معافی والہ صرف اوسوقت تک قایم رہا کہ جب تک سب معتبرین اور ملک دولت خیل کی سرور خان کی پاس جمع ہوئی اوسوقت

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سرور خان بے اظہار کس کلان اور معتبر کہ جنہین سے زیادہ اوسکی باپ کی قتل کے مشورہ مین شریک تھی قتل کر دینے
اوسوقت گل خان مارا نہین گیا تھا مگر پیچھے سے تھوڑی تکرار پر سرور خان نے اوسکو بھی مروا دیا اب اوسکی دشمنی
صاف ہو چکی تھی اور ریاست اوسکی بے استحکام کا فی شروع ہوئی کوئی ہمقوم مخالف اوسکی مقابلہ کی لایق نہین
رہا تھا اور اپنی باپ کی قاتلون کو تدریجًا جیسے اوسکی ہاتھہ مین آتے رہے قتل کراتا رہا اور اپنی قوت بڑہاتا رہا اوسنے
پانسو سپاہی اپنا ملازم رکھا اور علاقہ ٹاک مین قلعہ تعمیر کرایا اور باغ لگوایا معاملات ملک داری مین انصاف
سے سیاست کو زیادہ پسند کرتا تھا اگرچہ ادنی رعیت اوسکی حکومت سے ناراض نہین تھی مگر دولت خیل لوگ جنکی
نخوت اور خودسری کو اوسکی سیاست نے پست کر دیا تھا نہایت تنگ اور ناراض تھے مگر باوجود اوسکی ایسا
بندوبست کیا کہ کوئی سر اوٹھا سکا طرح کی آمدن علاقہ ٹاک کا اوسکا اپنا مال تھا مگر دولت خیل لوگون سے کچھہ محصول نہین لیتا تھا سخاوت
اوسکی مشہور ہے جب گنڈہ پور اور میان خیل کے لشکر پر اوسنے فتح پائی تو اوسکی حکومت اور قوت بر گئی آخر اپنی بیحشمتون مین بہت سا سوخ
اور نام پیدا کر کے سرور خان نے ۱۸۹۲ء مین وفات پائی تب الہ داد خان اپنے باپ کی جگہہ
دستار مختار ہوا ابھی ایکسال کامل اوسکی مسند نشینی کو نہین گذرا تھا کہ ۱۸۹۳ء مین کنور نونہال سنگھ
معہ فوج سکھان بہ ملک دیرہ و دامان آیا اور بے بند وبستی ریاست ٹاک اور دورنگی اہلکاران و صاحبان
ریاست مذکور سنکر بسبب الہ داد خان اور اوسکی ریاست کی ارادہ مخالف کر کی ٹاک کیطرف فوج کشی
کری الہ داد خان نے بلحاظ ارادہ نونہال سنگھ و عدم امید وفا اپنے سرداران و صاحبان سے مشورت
و فرزندان و اسباب منقولہ کو وزیران مسعود مین پناہ گزین ہوا اور ٹاک پر سکھون نے قبضہ کر کے موجب بشارت مذہبی
اور تجسس مخالفان الہ داد خان اندر پہاڑ کی اوس قلعہ مین جو سرور خان نے بنایا تھا اور اسباب اسلحہ و اکہا
روپیہ وغیرہ سامان جو الہ داد خان نے محفوظ جگہہ سمجھکر اوسمین رکھا تھا جا کر سب مال و دولت غارت کیا
الہ داد خان کی بیوفا رمصاحب کثر اوسکی دشمنون سے مل گئے تب وہ لاچار ہو کر اوزلا وعیال امیر
دوست محمد خان والی کابل کے پاس مدد خواہ گیا اور جب اوسجگہہ سے کچھہ اعانت میسر نہوئی تو کوہ وزیران مسعود
مین واپس آیا اور چونکہ کنور نونہال سنگھ ٹاک کو طلب فغانان ملتانی مین بطور جاگیر پائندہ خان خواجگان
و حیات اللہ خان سدوزئی اور عاشق محمد خان علی زئی کو عطا کیا تھا الہ داد خان مدت

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

مدت تک سکھون اور مغلیون کی ساتھ لڑتا رہا اور ہمیشہ ٹاک پر لڑائی اور خونریزی تیار رہتا تھا اسی دکشت
مین اپنا تمام زندگانی کو تمام کرکے فوت ہوا اسکا لڑکا دلاور خان کے دو بیٹون مین سے **محمد شاہ نواز خان** دریے
حصول اپنے موروثی ریاست کی ہوا اوسکی خوش نصیبی سے بعد محاربات ۱۸۴۶ء لاہور مین گورنمنٹ انگریزی کی
جانب سے زیدہ پنشنی مقرر ہوئی تب **محمد شاہنواز خان** امید حضوری لاہور مین گیا اور کرنیل **سر ہربرٹ**
اڈوارڈس صاحب کے حضور مین مشرف ہوا جو اوقت لاہور مین اسسٹنٹ زیدنٹ تھے اور بروقت لینی کشمیر کے
شیخ امام الدین سے ہمکاب صاحب مع فوج کشمیر کو گیا اور وہانسے پھر لاہور کو آیا اور لاہور سے ہمرکاب اڈوارڈس صاحب
اخیر ۱۸۴۶ء مین بنون مین آیا اور بنون سے ٹاک اور ڈیرہ اسمعیل خان ہوکر صاحب موصوف کے ہمراہ واپس لاہور
کو گیا اور اوسجگہہ بموجب استحقاق قدیمہ اور عنایت **اڈوارڈس صاحب** کی حکومت موروثی ٹاک **محمد شاہنواز خان**
کو عطا ہوئے کہ تا حال مالک اور رئیس ٹاک کا ہی ہنگامہ اور مفسدہ ۱۸۴۸ء کی بعد بموجب حسن عقیدت وخدمات لائقہ
از پنشگاہ گورنمنٹ سند خطاب نوابی معہ خلعت فاخرہ عطا ہوا کہ اب **نواب محمد شاہنواز خان** ٹاک والا
مشہور ہی جنکو جاگیردار مجسٹریٹ کی اختیار بھی سرکار نی تفویض فرمائی +

شاخ میاں خیل یا میے خیل

شجرہ نسب اس قوم کا اوپر درج ہوچکا ہی میاں خیل کو میان خیل بھی کہتی ہین نیچے کی شاخون کا شجرہ نسب
عطاء اللہ خان تحصیلدار کی معرفت حاصل کیا گیا ہی مگر احتمال ہے کہ سلسلہ مین کچھہ فرق ہو کہتی ہین
کہ زمانہ قدیم مین میان خیل لوگ جملہ پیوندہ تھی تجارت اور مالداری کا پیشہ کہتے تھے جیسا کہ دولت خیل کے ذکر
مین کل اقوام لوحانی کی آمد کا حال بعلاقہ دامان لکھا گیا ہی اوسی سبیل سے یہہ قوم بھی دامان پر آیا جایا کرتے
تھے اور میان خیلون کی مستقل سکونت سے پہلے خاص درابن اور علاقہ درابن اور چودھوان مین قوم سروانی
سکونت پذیر تھی جب کہ **خان مان** رئیس کٹی خیل نے قوم بٹرنگی کو ٹاک اور قوم سوری کو روڑی سے بیدخل کیا
اور ٹاک پر دولت خیل قابض ہوگئی اور روڑی دیران ہی تو اوس سے چند برس بعد فیما بین قوم بختیار جسکا
حال آگے آویگا اور قوم سروانی قابضان سابق درابن وغیرہ تبکرار تلفی زراعت جنگ واقع ہوا مال کار

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

قوم بختیاری جو شریک میاخیلونکی تھے سرداینونکو شکست دی اور جو قتل سے بچے اونکو خارج کیا اور پھر میاخیلونکا صلاح اور اعانت اور شمولیت سے علاقہ دراہن وغیرہ پر بالاتفاق قبضہ کرکے اراضیات بارانی کو اوپر چار حصہ کی تقسیم کیا تین حصہ میاخیلون نے لئے اور چوتھا حصہ بختیاریون نے اور زمینات آبی کو جسطرح کہ اب تک آپسمین تقسیم کرلیا اور ہر دو فتح مند قوم سے بعضی لوگ مستقل سکونت کو پسند کرکے زمینداری مین مصروف ہوئی اور بعضی بدستور سب تجویز قوم پیوندہ رہی چنانچہ زمانہ حال تک ہر دو قسم میاخیل اور بختیار بدستور موجود ہین یعنی بعض زمیندار اور بعض پیوندہ تجار کوئی شاخ میاخیل کے ایسی نہین ہوگی جسکی لوگ تھوڑے بہت ان دو کاموں مین منقسم نہون مگر سید خیل اور شادی خیل قریب کل کے مستقل سکونت اور پیشہ زمینداری کہتے ہین میاخیل پیوندون مین سے بعضی سوداگر بڑی دولتمند ہین اور سب سے پہلے پیشہ تجارت دور دراز ملکون مین پیوندون مین سے میاخیلونے شروع کیا جنکا نام اس کام مین بخارا سے کلکتہ تک مشہور ہے میان خیلون کا خان تھوڑا اختیار رکھتا ہے اور جو میان خیل پیوندہ ہین اونکو شامل ہے ایک رشتہ دار خان یا کوئی معتبر ملک مدار المہام ہوتا ہے اور چاولیشنی لوگ لشکر کیوقت انتظام رکھتے ہین مگر بدون وقت لڑائی کے اونکا کچھہ اختیار نہین ہوتا جب میاخیل پیوندی بموسم زمستان کی امان کو آتی ہین تو اونکے مالتوشتر بکلوات کی میدان مین چرائی کیواسطے جاتے ہین یہہ قوم بے آزار اور نیک چلن ہی مدت ہی خانی اس قوم کی شاخ سید خیل کے خاندان خدوخیل مین چلی آتی ہے چنانچہ اب **عظیم خان** خدوخیل معتبر خان دراہن کا ایکہزار پنشن سالانہ سرکار سے پاتا ہے اور موسی زئی مین میر عالم خان بڑا ملک ہے کل تعداد قوم میان خیل کے تخمیناً تین ہزار گھر ہین جنمین سے چہارم حصہ بختیار ہونگے اور چند گھر دوتانی اور مٹھی بھی انکے شامل ہوتی ہین *

حال قوم بختیار

بعضی لوگ انکو سید کہتے ہین اصل مین یہہ لوگ ملک ایران سے آئے تھے جنکے ہمقوم بختیار اب بھی بہت ہین ایران مین اصفہان سے جنوب و میل مغرب کو اور کچھہ بخارا مین بھی ہین دراہند یعنی دراہن مین اسقدر کے تخمیناً آٹھہ یا سات سو گھر ہین اور تخمیناً پانسو گھر مزرعہ مین رہتے ہین جو بختیار دراہن مین رہتے ہین وہ بالکل میاخیل کے ساتھہ نفع نقصان اور جرگہ مین شامل ہین اور جیسا کہ اوپر درج ہوچکا ہے چہارم حصہ انکو بعد فتح اس ملک کے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ملاتہا جسپر تا حال قابض ہین مرغہ کے رہنے والی بختیار اگرچہ انکی ساتھہ نہین رہتی مگر دراصل ایک ہی ہین اور نازک وقت مدد دینی کیواسطے تیار رہین بختیار وغین بہی بعضی پیوندہ سودا گر بڑی صاحب عزم تجار ہین میاخیل یا کسی اور افغانی قوم سے انکا کرسی نامہ نہین ملتا +

حال قوم تتور

یہہ قوم تعداد مین بہت تہوڑی ہی تخمیناً تین سو گہر سے زیادہ نہین ہونگے تاک سے مغربی طرف آباد ہین انکا دستور اور رواج مطابق دولت خیل کے ہی اور اکثر پیشہ زمینداری رکہتے ہین +

شاخ ہوداوریچ

ان شاخون کا پتہ سوائے نام جو کرسی نامہ سے ملا ہی اور کچہہ نہین ملتا اور نہ انکا نام مشہور ہی اگر کوئی اس شاخ کے ہونگے تو وہ باقی نو حسینون مین ایسی مخلوط ہونگے کہ امتیاز حاصل نہین ہوسکتا غالب ہی کہ کوئی شاذ و نادر ہوگا

حال قوم نیازی

شجرہ نسب سے معلوم ہوگا کہ نیازی ابن لودی کے تین زوجہ سے تین فرزند تہے اونمین سے سیسی یا ہی جو سروانی کے دختر سے تہا وہ خدا پرست اور معاملات دنیوی کیطرف کم متوجہ تہا نیازیونکی ابتدائی سکونت نواح غزنین مین ہے جہان اب بہی چند گہر اس قوم کے موجود ہین سلطان بہلول لودی کیوقت سے ہندوستان کیطرف یہہ لوگ آئی شیر شاہ سوری کی سرکار مین بڑے بڑے معزز عہدون پر نیازی سردار نمایان رہتے ہیبت خان نیازی جسکا خطاب اعظم ہمایون تہا لاہور کا صوبہ دار ہوگذرا ہی نیازیونکی قوت ہندوستان مین اسقدر جلد بڑہگئی کہ سلیم شاہ سوری اونہون نے سخت مقابلہ کیا مگر اس سرکشی نے اونپر تباہی ڈالی یہہ قصہ مفصل تیسرے حصہ مین لکہا گیا ہی نے الحال افغانستان مین سوائے عیسی خیل اور موسانی اور سرہنگ کی جسکا کرسی نامہ اور تاریخ تیسرے حصہ مین درج ہی اور کوئی شاخ نیازی کی مشہور اور قوی نہین ہے اور اکثر جگہہ متفرق چند چند گہر اس قوم کے سنی جاتی ہین علاقہ بنگش مین توغ اور دیگر متفرق مقامون مین نیازی رہتے ہین اور چند خانہ قندہار مین اور غزنین مین اور کوہ گراور کابل کی نواح علاقہ شیخو کی مین بہی آباد ہین اور ہندوستان مین بہی کچہہ سنی جاتی ہین مگر بباعث قلت تعداد اور کمی استعداد معلوبانہ گذران رکہتے ہین مڑیل نیازی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اور کندھی اور مٹھی پیوندگری اور سوداگریکا پیشہ کرتے ہین اور تجار آسودہ حال جسقدر کہ ہنوم نے ہندوستان مین نام اور زور پیدا کیا تہا اوسیقدر اب افغانستا نمین کم زور اور کم تعداد ہین اور بباعث مختلف جگہہ سکونت کی رواج اور دستور بہی مختلف ہی +

حال قوم دوبائی

شجرہ نسب دوتانی این لودی کا اوپر درج ہوچکا ہی یہہ قوم تعداد مین بہت تہوڑی ہی دوسو گہر سی زیادہ نہین ہونگے دوتانی مین سی بعضی لوگ پیوندہ ہین جو کار تجارت بہت عزم سی کرتی ہین اور پیوندہ سوداگرون مین سی مشہور ہوتے جاتے ہین اونکی بود باش اور کوچ مثل دیگر پیوندگان کے ہی مگر بعضی دوتانی علاقہ واٹہ مین رہتی ہین یہہ علاقہ قوم شیرانی ہری پال سی شمال کیطرف ایک میدان اوپراون پہاڑون کے واقع ہی جنکی ڈہال گومل کی طرف آتی ہی آب ہوا واٹہ کی گرچہ صحت بخش مگر سرد نہین ہی مجہر بہت ہوتا ہی اور گرمی کی موسم مین قوم وزیری کی لوگ بہی وہان جاتے ہین اور اونہون نے کچہہ زمینات زرعی بہی اپنے قبضہ مین کرلی ہین مگر تاہم دوتانی لوگ کا ایک کوٹ اور گانو وادی واٹہ کی وسط مین موجود ہی اور دوتانی واٹہ کی رہنے والی اکثر پیشہ زراعت کاری رکہتی ہین اور تعداد مین اسی گہر سی کم ہونگے باوجود اس قلت کی وزیری قوم نی اونکو اوس علاقہ سی بیدخل نہین کرسکا کبہی کبہی قوم کاکڑ کی گلہ بان بہی اونکی جنوبی اور مغربی ملک مین چرائی کی واسطی آتی ہین مگر انسی تعرض نہین کرتے جو دوتانی پیوندہ ہین اونکا رواج اور دستور مطابق دیگر پیوندونکی ہے اور واٹہ کی رہنے والی دوتانی قوم وزیری کی قریب طرح کی خوراک پوشاک رکہتی ہین + سلیمان خیل غلزئی کے لوگ دانہ پیر آنکہہ رکہتی ہین +

حال قوم خیسور

یہہ قوم اپنی آپ کو نسل لودی سی شمار کرتی ہے مگر باقی اقوام ہا لودی انکی شمولیت ہی انکار کرکے کچہہ اور نسبت دیتی ہین شجرہ نسب ذریات لودی کا جو ہر طرح کی باریک تحقیقات سی حاصل کیا گیا اوسمین کہین ہی شمولیت خیسور کی نہین پائی جاتی گرچہ یہہ قوم تہوڑی ہی مگر اپنی ملکیت کا ملک کہتی ہین انکا مسکونہ ملک دامن سندہ کی مغربی کنارہ پر واقع ہے ملک خیسور سی شمال علاقہ علیسی خیل اور مغرب ایک چہوٹا پہاڑ ٹیالہ بابلیا اور مروت واقع ہی اس قوم کی اکثر کوتاہ قد گندم گون لاغر اندام آدمی ہوتی ہین انکی تعداد تین سو گہر سی زیادہ نہین

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہوگگر جنیسور دنکی ساتہہ اور لوگ متفرق رعیت بہت آبادی میوہ خرما، انکی علاقہ مین بہت ہوتا ہی اکثر خیسور بیچ
سی باسم عمر خیل مشہور ہین +

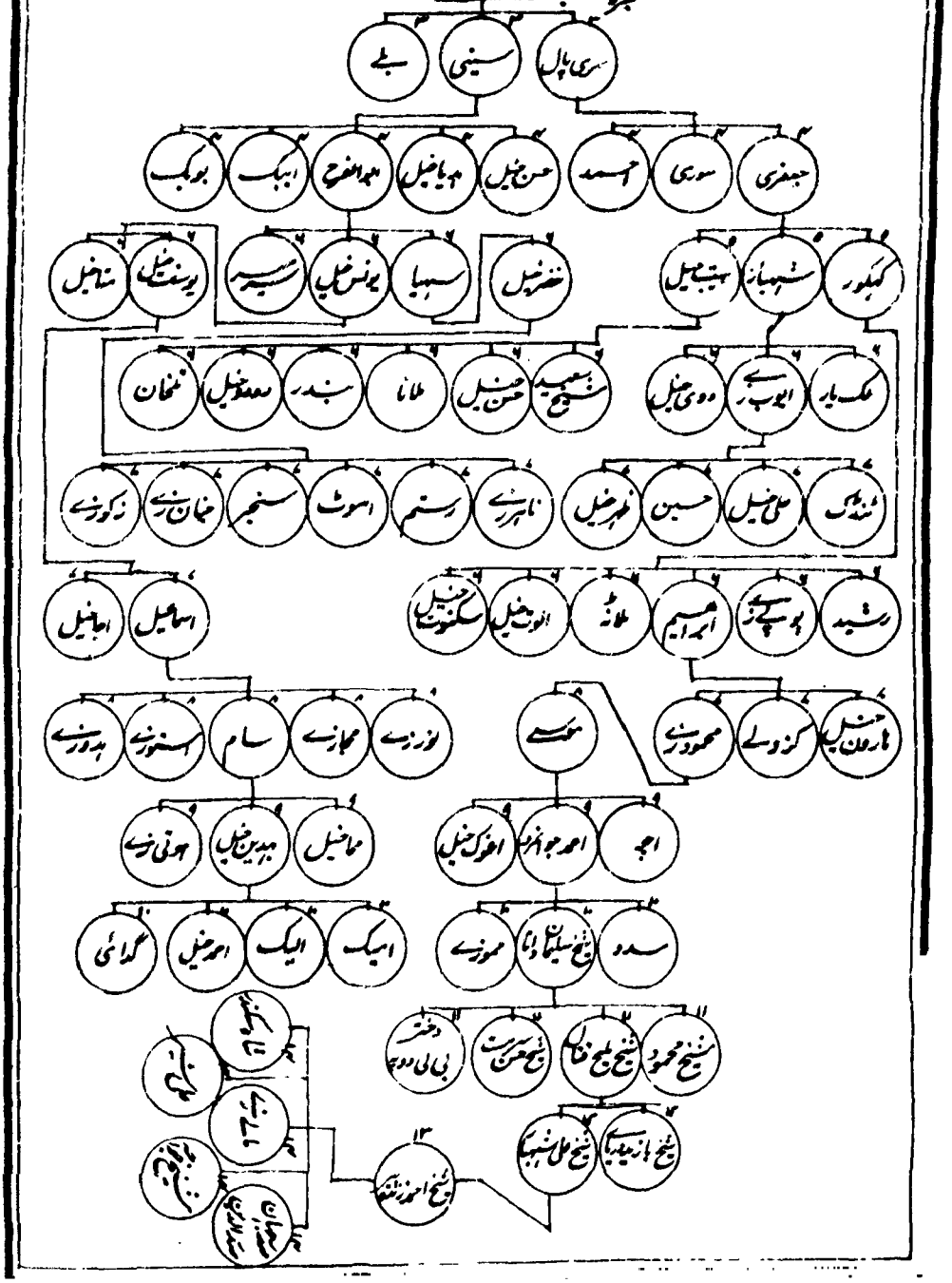
حال قوم بلیچ

یہہ قوم بہی کبہی خاندان نیازی اور کبہی خاندان دولت خیل کے ساتہہ بناکر سی نامہہ ملاکر اپنی آپکو ذریات لودی سے
بتلاتی ہین مگر سوای اونکی اپنی بیانکی اور کچہہ ثبوت اس روایت کا حاصل نہین ہوا یہہ لوگ بہت تہوڑی ہین انکی زیادہ
سکونت موضع پنیالہ مین ہے جو کوہ عنڈ شیخ بدین کے نیچی جنوبی طرف متعلق ضلع دیرہ اسمعیل خان کے ہی اور ایک خاندان اس قوم کا
موضع ہیسلان علاقہ میانوالی مین آباد ہی اور ہر دو جگہہ اپنی ملکیت رکہتی ہین خرما، پنیالہ کی مشہور ہین +

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

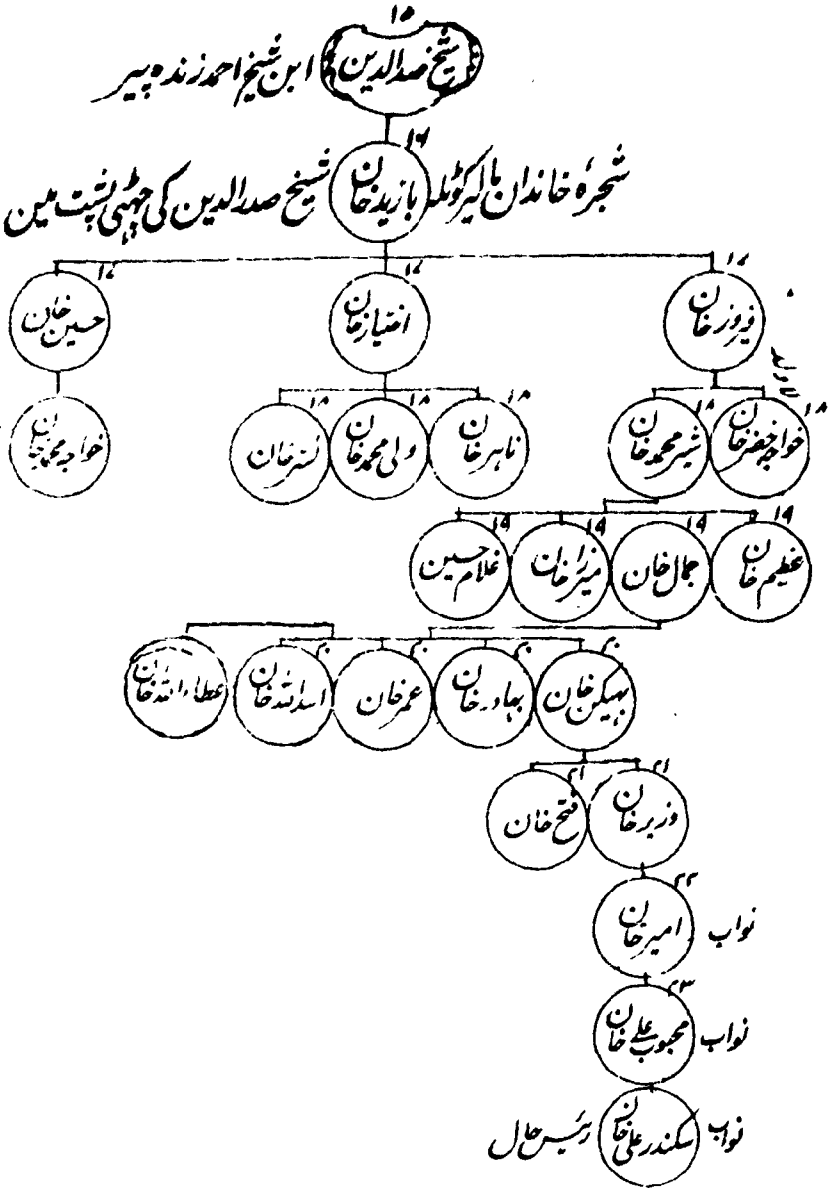
میسر افضل بیگ سروانی بیان اولاد سروانی

منجو بن شاہ حسین



Courtesy www.pdfbooksfree.pk

شجرۂ خاندان مالیر کوٹلہ شیخ صدرالدین کی چھٹی پشت میں



Courtesy www.pdfbooksfree.pk

حال قوم سروانی

لکھتے ہین کہ بعد سلطنت **شہاب الدین غوری** یا اوس سی کچھہ بعد **اوس** سروانی نی اوہ شہر درہ بند معروف درابہن اور چودھوان وعلاقہ جات متصلہ تصرف کرکے زمیندار اور مالک درابہن کے ہوئی اور ریاست اس قوم کی تعلق بخاندان **سریپال** خصوصاً باسلاف **شیخ ملیح قتال** کے چلے آی درابہن قدیم مدت سی خراب اور ویران پڑی ہی اور یہہ درابہن جو حال مین آباد ہی بانی ہوئی شیخ ملیح قتال سروانی کی ہی چنانچہ نشان دروازہ طرف شمالی درابہن بنام شیخ ملیح قتال تاحال موجود ہے مگر اوسوقت شہر درابہن بارونق اور چار دیواری وعمارات باسلوب رکہتا تہا فی الحال ہوا آب جاری اور درختان سرسبز اور کچھہ رونق نہین ہے بہت مدت سروانی اس علاقہ پر قابض رہی اور پھر بعہد **ہمایون** بادشاہ خارج ہوئی سبب زوال دو امر تہے اول کم قوتی وکمی تعداد اور دوم مغلونی پہلے خرابی کم قوتی والی اسطرح حاصل ہوئی کہ ایک شخص قوم سوری شہر روڑی کا رہنے والا ایک عورت سوریہ کو درغلان کر قوم سروانی کے پاس درابہن مین پناہ گزین ہوا قوم سوری کے لوگون نی اپنی مجرم اور عورت مذکورہ کا بازوطلب کیا سروانیون نے دینا بازو پناہ گیرون کا خلاف ننگ افغانی سمجھہ کر عوض زن مفرور پنج نفر عورات دوشیزہ دینی منظور کین مگر سوریون نی تجبر اور تعصب کی سبب سے ایک عورت کی بدلی پانچ دوشیزہ لینی نامنظور کرکے مستعد پرخاش اور قتال کی ہوئی دوسری طرفسی قوم سروانی کے لوگ بہی ننگ افغانی کے جوش مین پہلو تہی کرنیکو عار سمجہکر امادہ پیکار ہوئی آخر بمقام درابہن کہنہ جو ویرانہ پڑے تہی فیما بین لشکرین متخاصمین مقابلہ و قتال عظیم واقع ہوا اکثر مردمان کاری دونو قوم خبگجو کے ماری گئے جب باقیماندگان ہر دو گروہ نی مقتول ہونا اکثر مردمان جانبین کا دیکہا تو بہت پشیمان ہوئی اور زیادہ اوس سی مقاتلہ کو ارثانہ سمجہہ کر ایکدوسری کی قتل سے ہاتہہ اوٹہا لیا اور ہر ایک فریق نی اپنے مقتولون کو جو ہزارہا تہے چہوٹے چہوٹے قبرین کہود کر سپرد خاک کیا اور اپنی جای سکونت کو واپس ہوئی اس جانبازانہ فساد سی نتیجہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

یہہ حاصل ہوا کہ اوس وزسی سروانی اور شموزئی دونو قومین ایسی کم زور اور کم تعداد ہوگئین کہ کسی
مخالف قوم سی توفیق مقاومت کی نرہی اور بعد اوسکے جب شروع سلطنت ہمایون مین قوم میا
خیل لوحانی اور بختیار زئی باقیماندہ سروانی پر حملہ کیا تو تھوڑی سی شوخی کی بعد سروانی کچھہ قتل ہوئے
اور باقیماندہ مغلوب ہوکر علاقہ دراہن سی بیدخل ہوئے اور یہہ علاقہ میاخیل اور بختیار کی قبضہ مین آیا
سروانی جو بہت تھوڑی رہگئی تھے کچھہ منتشر ہوگئے اور کچھہ مالیر کوٹلہ کی رئیس کے پاس جو اس قوم مین سی
تنہا چلے گئی منوف کی اپنے مملوکہ دیہات کی قبہ مین آبادی موضع واہ سی تخمیناً ایک میل مشرق مایل
بگوشہ شمالی ایک بارانی زمین کی بیچ جسکو **وچکارا میرا** کہتے ہین کہنہ کھنڈرات کی علامت جسکو وٹراٹیا
والہ پنڈ کہتی ہین ویران پڑا ہی غالب ہی کہ یہہ اون سروانیون نی بنایا جو یہان سی خارج ہوکر بطور خانہ بدوش
اوسطرف کو گئی تھے فی الحال افغانستان کی بیچ تو اس قوم کو نابود سمجھنا چاہیے علاقہ چھچھ ضلع راولپنڈی
مین چند گھر سنے جاتی ہین اب مولف کی زمانہ مین اس قوم مین سی ذکر کی لایق خاندان مالیر کوٹلہ کا ہے

حال خاندان مالیر کوٹلہ

شجرہ نسب اس خاندان کا تا رئیس موجودہ حال اوپر درج ہوچکا ہی اوس سی معلوم ہوگا کہ **شیخ احمد زندہ پیر**
جو سروانی مورث اعلے اپنی سی سرپال کی شاخ مین تیرہوین پشت تھا اوسکے پانچ بیٹون مین سی بڑا بیٹا
شیخ صدرالدین معروف صدر جہان جو متقی اور زاہد خدا پرست آدمی تھا اپنی اصلی وطن وزیرستان
سی بمقام سیہ بند وستان کی طرف کیا اور بمقام مالیر پہونچکر ایک نالہ دریای ستلج کی کنارہ پر جسکی نشان
اب بہی معلوم ہوتی ہین **شیخ صدر جہان** نی ڈیہر بطور تکیہ بنا کر عبادت **الٰہی** مین مشغول ہوئے اوس
زمانہ مین آبادی مالیر کا نام و نشان بہی نہین تہا وہان ایک موضع چھوٹا سا معروف جہوم سی تہا شیخ صدر
جہان کی عبادت خانہ کی قریب ایک عورت ضعیف قوم مالی مسلمان پیشتر سی رہتی تہی اور وہ صالحہ
اولاً مرید اور معتقد شیخ موصوف کی ہوئی جب صدر جہان نی سلطان **بہلول لودی** کی دختر سی
نکاح کرکے ارادہ آبادی دیہہ کیا تو لفظ مالی مین ایک حرف ر جو شروع اسم راول نام رب یعنی خداوند تعالی
کا ہی ایزاد کرکے نام اوس آبادی کا مالیر رکہا اور سلطان **بہلول** کی دختر نی شیخ صدر جہان کو اسطرح شاد

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

حاصل ہوئی کہ جب سلطان بہلول بارادہ سلطنت گیری دہلی جاتا تہا تو اوسکا قیام ایکروز تکیہ شیخ صدر جہان
کے قریب واقعہ ہوا اور اونسے ملاقات حاصل کرکے بدریافت کرامات اونکی اپنے دلمین عہد کیا کہ اگر مین دہلی
پہونچکر کامیاب ہوا تو اپنی دختر کی شادی اس خدا پرست شخص سے کردون گا چنانچہ خواہش ایزدی سے
وہ مراد بہلول کی برآئی اس سبب سے اوسنے بنظر ایفاء عہد اپنی دختر کی شادی شیخصاحب کے ساتہہ کردے
اور بارہ گانوا ور چہپین موضع خورد معہ دیگر لوازمات شادی مین اونکو دئی بعد اوسکے شیخ صدر جہان نے
دوسری شادی بخاندان راجپوتان کری آخر ۹۱۵ھ مین رحلت فرما رعالم بقا ہوا اور وسط صحن بارگاہ
مالیر خاص مین قبر اونکی بنائی گئی جو اب تک زیارت گاہ خاص و عام ہی حسب مرضی الہی جو اولاد اونکی
از شکم شاہزادی ہوئی وہ مجاور خانقاہ شیخصاحب کے ہوی کہ اتبک اونکی اولاد سی مجاور ہین اور روپیہ وغیرہ
چڑہاوا اونکو ملتا ہی اونمین کچہہ لوگ خلیفہ اور کچہہ مجاور کہلاتے ہین مگر دونو فریق ملقب بخانصاحب ہین اور
جو اولاد شیخ صدر جہان کی از بطن راجپوتانی ہوئی وہ مالک جاگیر و رئیس ہوئی **صدر جہان** اور
بازید خان کے مابین پانچ یا چہہ پشت کا کرسی نامہ سلسلہ وار نہین ملسکا مگر بازید خان سی جو رئیس حال ہے
نو پشت اوپر تہا شجرہ نسب اس خاندان کا لکہا گیا ہی اوسی بازید خان نے متصل مالیر دوسرا شہر معروف کوٹلہ
معہ شہر پناہ پختہ و خندق آباد کیا اور بہت سی دیہات جاگیر موروثی پر دخل اپنا کرلیا اور بود و باش مالیر چہوڑ
کر کوٹلہ مین سکونت اختیار کرے اور کوٹلہ خاص مین مکان بایست گاہ بنایا دیگر بہائی بجدی اوسکے بدستور
مالیر مین رہی بعد وفات **بازید خان** اوسکی پسرون مین سی **فیروز خان** رئیس ہوا جو بڑا خوش اقبال
اور صاحب حکومت تہا اوسکے بعد **شیر محمد خان** فرزند اوسکا جانشین ہوا جو ۱۱۷۳ھ مین ہمراہ
فوج ناظم سرہند ہوکر گورو گوبند سنگہ پیشوا رسکہان سی لڑا اور حسب الحکم شاہ دہلی معہ فوج واسطے گرفتار
ایک سردار روہیلہ رئیس بدایون کے گیا اور اوسکو گرفتار کرکے حاضر کردیا **عالمگیر اورنگ زیب**
کے عہد سلطنت مین فوت ہوا اوسنے اپنی عہد ریاست مین ایک موضع بنام شیر پور آباد کیا تہا کہ اب وہ موضع
بقبضہ والی پٹیالہ کے ہے اوسکے بعد **غلام حسین خان** کی ریاست کیوقت ۱۱۳۰ھ مین **عثمان یا**
خان روہیلہ جسکے باپ کو **شیر محمد خان** گرفتار کرلایا تہا بجمعیت کثیر واسطے تسخیر علاقہ مالیر کوٹلہ آیا
اور غلام حسین خان نے بنظر مصلحت وقت جنگ سی صلح بہتر سمجہہ کر شادی بسمات بلاقن کی ہمراہ عثمان

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

یار خان کو کردی چنانچہ وہ ڈولا وغیرہ لیکر اپنی ملک کو چلا گیا بعد انتقال غلام حسین کے گرجہ اولاد اولاد اوسکی موجود تھی مگر جمال خان بیٹا شیر محمد خان کا رئیس مالیر کوٹلہ ہوا ۱۱۸۰ھ مین جمال خان لڑائی سرہند مین مارا گیا اور اوسکا بڑا بیٹا بہیکن خان رئیس ہوا اوسکے عہد مین احمد شاہ ابدالی دہلی کو آیا اور اوسنے اس خاندان پر بہت نوازش فرماکر حدود مقبوضہ کو وسیع کیا اور تکہ مغروبہ جانب ۱۱۸۴ھ مین فیما بین آلا سنگھ مورث مہاراجہ پٹیالہ و بہیکن خان لڑائی ہوئی جسمین بہیکن خان مارا گیا اور شہر سرہند قدیم جسمین نیاز خان از جانب بادشاہ دہلی حاکم تھا سکھون کے ہاتھہ سے اسقدر اور تباہ ہوا کہ اب تک ویران پڑا ہی بہیکن خان کے بعد بہادر خان اوسکا چھوٹا بھائی مسند نشین ریاست ہوا ۱۱۸۵ھ مین وہ بھی سکھونسے لڑکر عالم آخرت کو سدھارا اور بہت سا علاقہ ریاست کو تکہ مالیر کا بقبضہ والی پٹیالہ وغیرہ کے آگیا بعد ماری جانی بہادر خان کے عمر خان اسد اللہ خان عطا اللہ خان اوسکے چھوٹی بھائی اپنی اپنی نوبت پر حکومت کرکے فوت ہوئی ۱۲۱۸ھ سے پھر ریاست خاندان بہیکن خان

اولاد اکبر مین آئی مگر اس سے دو برس پیشتر اخیر ۱۲۱۶ھ کو رنجیت سنگھ والی لاہور نے اپنی فوج لیکر ریاست کوٹلہ وغیرہ کی طرف کوچ کیا اور عطا اللہ خان رئیس کوٹلہ مالیر سے قریب دیڑھ لاکھہ روپیہ نذرانہ لینا قرار پایا عطا اللہ خان نے کچھہ روپیہ نقد ادا کیا اور باقی کے واسطے والی پٹیالہ و جیند و نابھہ وغیرہ کی ضمانت کرادی اور ضامنون نے تہانیجات اپنی بعوض زر ضمانت علاقہ مالیر کوٹلہ مین بٹہا دے خوش نصیبی رؤسا ملک محفوظہ خصوص خاندان مالیر کوٹلہ سے اوسی سال یعنی شروع ۱۲۱۶ھ مین جسب اسنداد رؤسائی جنرل اکٹرلونی صاحب از طرف گورنمنٹ انگریزی واسطے حفاظت اور انتظام ملک کی بعلاقہ انبالہ و لودہیانہ وغیرہ تشریف لائی اور بنظر مصلحت ملک داری بذات خود جنرل صاحب نے کوٹلہ مین جاکر بعد دریافت حال تہانیجات والی پٹیالہ و نابھہ وغیرہ ضمانت داران بہ تحکم اوٹہا دی اور قبضہ مالیر کوٹلہ والونکا بدستور کرا دیا اور رنجیت سنگھ کی ساتھہ دریای ستلج حد مقررہ ہوکر گورنمنٹ انگریزی کا عہد نامہ ہوگیا اور تب رؤسای نواح پنجاب نے ٹہنڈا سانس لیا اگرچہ اوسوقت عطا اللہ خان نہین بقید حیات تہا مگر وزیر خان فرزند کلان بہیکن خان نے واسطے حصول ریاست پدری اپنے بھتیجون

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جرنیل صاحب دعوی کیا ابہی مقدمہ تحقیقات وراثت ریاست کوٹلہ مالیر دایر تہا کہ **عطاء اللہ خان** رئیس نے وفات پائی اور ریاست از طرف گورنمنٹ انگریزی ۱۸۱۲ء مین بنام **وزیر خان** نسلاً بعد نسلاً مقرر ہوئی اور **عطاء اللہ خان** کی اولاد اپنی خاص علاقہ جاگیر پر قابض رہی **وزیر خان** ۱۸۱۲ء مین فوت ہوا اوسکا ایک بیٹا **امیر خان** تہا جو اپنے باپ کی جگہ مسند نشین ریاست ہوا **امیر خان** سے پہلے رئیس مالیر کوٹلہ ملقب بنجا نصاحب تہے گورنمنٹ انگریزی کی عنایت سے از عہد ریاست **امیر خان** مخاطب بنواب صاحب بہادر ہوگئے نواب **امیر خان** ۱۸۶۷ء مین فوت ہوئے بجائے انکے نواب **محبوب علیخان** فرزند اونکا مسند آرا رہوا اخیر ۱۸۷۵ء مین انہون نے بہی اس دار نا پائیدار کو چہوڑا تب نواب **سکندر علیخان** صاحب خلف الصدق اونکے مالک ریاست ہوئے جو فی الحال موجود ہین ایک ہوشمند شخص کا قول ہے کہ صرف ڈہائی لاکہہ روپیہ سالانہ کا علاقہ ریاست ہے جسمین سے ایک لاکہہ خاص ذات نواب صاحب کیواسطے اور باقی سب برادران اور حقداران مین تقسیم ہوتا ہے +

باب چہارم
مشتمل برحال اولاد کرڑان کے

واضح ہو کہ کرڑان کی آبا و اجداد کی سالات مین بہت مختلف روایات ہین اور چونکہ وہ روایات اوسکی اولاد کے فرقہ ہای گانان کی زبانی سنے ہوے ہین سو اسطے اختلاف و ثنائی کا بہی ہے قوم دلاڑ جو کرڑان کی نسل سے ایک بہادر گروہ تہا وہ کہتے ہین کہ کرڑان کا باپ سید قلاف تہا اور اوس سے اوپر اٹہوین پشت مین حضرت امام حسین سے کرسی جا ملاتے ہین اور قوم خٹک کرڑان کا باپ سلطے ہوتی تبلا کر شیخی افغانون سے اپنا نسب ملاتے ہین اور قوم مشتیک کے بعض کہتے ہین سالار آدمی کہتے ہین کہ کرڑان کسی شہزادہ کا بیٹا تہا اور فرقہ حوکیانی کہتے ہین کہ وہ سلطے عبدالمنا اور مٹر کا فرزند تہا گرچہ اوسکی قومیت مین اسقدر کثیر اختلاف ہے الا اسپر مرتین بعض قومین اوسکی اولاد سے متفق ہین کہ کرڑان

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

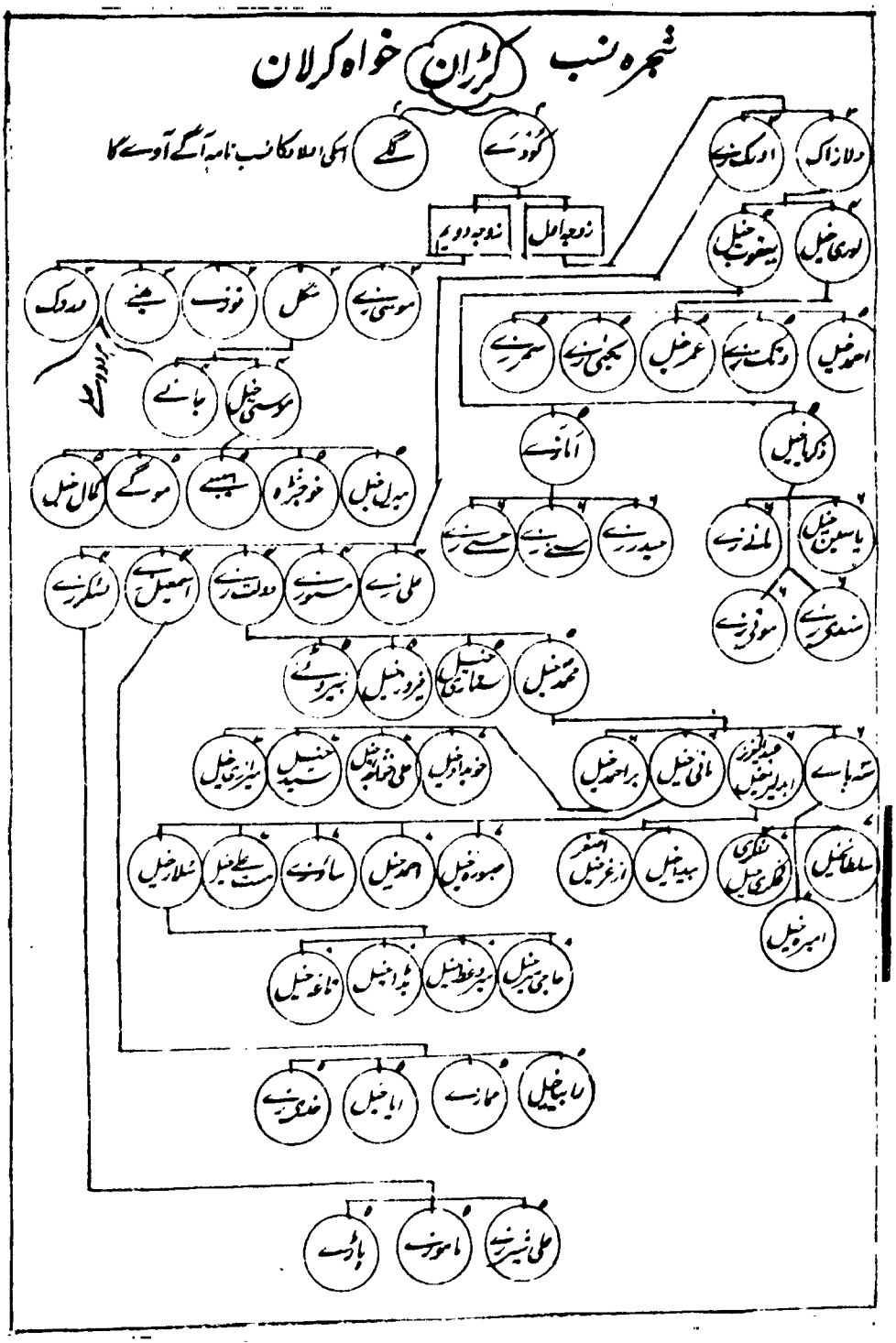
ایک طفل نوزائیدہ شیرخوار اوسجا ہی ملا تہا کہ جہان لشکر کسی کا رات قیام کرکے صبح کوچ کرگیا تہا اور چونکہ یہہ معصوم ایک کڑاہی آہنی کے نیچے سے پایا اوسکے بدلہ مین سلے عبداللہ قوم اورمڑ نی پایا تہا اور بزبان پشتو کڑاہی کو کرپڑی کہتے ہین اسواسطے موسوم بہ کڑان ہوا ایسی امر کا واقعہ ہونا بعید از امکان اور قیاس کے نہین ہی ایک پشتو کی پرانی کتاب مین یہہ بات لکہے ہی کہ یہہ لڑکا قشلاق کی وقت مغربی افغانستان مین ملا تہا ان روایات سے یہہ بات پیدا ہوتی ہی کہ کڑان قیس عبدالرشید کی اولاد سے نہین تہا مگر خداوند کریم نے اوسکی اولاد کو اسقدر زیادہ کیا کہ اب کسی دوسری قوم افغان سے تورہ افغانی اور جنگ جوی مین کم نہین ہے الغرض عبداللہ نے بسبب نہونے اولاد نرینہ کے بطور پسر متبنیٰ کڑان کی پرورش کری اور جب وہ سن بلوغ کو پہونچا تو اپنی دختر سے اوسکی شادی کرادی جس سے دو فرزند پیدا ہوے ایک سلے کودی دوسرا گگی ان ہر دو کی اولاد کا شاخ وار شجرہ نسب لکہا جاتا ہی کڑان کی تمام کے جملہ اقوام کو مجموعاً کڑانی یا گرلانی کہتے ہین قوم دلازاک اورکزی متکل خوگیانی آفریدی خٹک وزیری سٹیٹک یعنی بوچی اور دوڑ جدران اتمان خیل یہہ سب قومہای کلان نسل کڑان سے ہین انسے بیچی شاخوار کرسی نامہ شجرہ نسب مین دیکہوگے +

قبل از تحریر کردن شجرہ نسب گگی پسر دویمی کڑان مختصراً ذکر بعض حالات اولاد کودی کے قومہای کلان کا کیا جاتا ہے +

حال قوم دلازاک

کودی ابن کڑان کا پہلا بیٹا دلازاک جسکی اولاد نے بہت ترقی پائی اور یہہ قوم بڑی جرار تہی سب افغانون سے پہلے خیبر کے راستے نکلکر بسبب ضعف راجہ لاہور جیسا کہ پہلے حصہ مین ذکر ہوا پشاور پر جو اسوقت مشہور بشہر بکرام تہا یورش کری اور بزور شمشیر قابض ہوکر اپنے قبضہ کو بہڑاتی رہی تا وقتیکہ دریاے سندہ سے مشرق بہی دور تک اونکا قبضہ ہوگیا عہد سلطان محمود غزنوی مین انکا گروہ کثیر بہ سرداری ملک بیچی بوقت یورش سومنات شامل لشکر محمود تہا یعنے کہن سال اس قوم کے اپنے بزرگون سے سینہ بسینہ خبر پاکر کرتی ہین کہ ابتدا مین جب قوم دلازاک حصہ مشرقی افغانستان مین داخل ہوی تو اوسنے پہلے سنج کافر کو ضلع پشاور اور کنارہ غربی و شرقی دریاے سندہ پر آباد تہی قیاس کہتا ہی کہ وہ لوگ جنکو یہہ سنج کافر کہتے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہین قوم گریک اور بکٹرین کی نسل سی ہونگی اور ابتدا مین ویگان اور اصل سواتیون کی مورث بہی اسی
ملک حدود ضلع پشاور اور راولپنڈی مین جلال آباد تک آباد تہی جنکو دلازاکون نی تدریجًا دامن کوہ کے
سواٹہہ اونبہیر کیطرف ہٹایا اور اپنی قبضہ کو پہیلایا الغرض اس قوم کی عہد حکومت مرزا الغ بیگ تک بڑی
مشہوری ہی الاجب وہ اپنی جمعیت کی زور بازو پر سخوت کی راہ سی نازان ہونی لگی تب گردش زمانہ نے
اونکی غرور کو اسطرح معذور کیا کہ اول قوم خلیل و مہمند سی جو کابل کی طرف سی پشاور کو آتی تہے ہزیمت کہاکہ
پشاور چہوڑنا پڑا اور ثانیًا اوس صراحت سی جیسا کہ دوسری باب مین لکہا گیا یوسف زی وغیرہ اقوام مشتملہ
سی شکست فاحش کہاکر علاقہ چچہ وضلع ہزارہ مین دریای سندہ سی عبور کرکے داخل ہوی اور وہان اپنی پہلے
عادات لوٹ مار کے شروع کرین اس فتنہ اندازی کی سبب سے جہانگیر بادشاہ نی جسکے عہد سلطنت مین یہہ
فساد انگیز تہے وہ تباہی اونپر ڈالی کہ جو گذشتہ دو حادثات سی بہی بدتر تہے جونچ رہی اون مین سی
اکثرون کو مع عیال و اطفال ملک دکہن مین بہیجکر متفرق آباد کیا جہان اب بہی بہت دلازاک ہین
اور کچہہ ضلع ہزارہ مین رہگئی اونکی اپنی تکبر اور بغاوت نی یہہ نتیجہ پیدا کیا کہ اتنی کثیر قوم سی زمانہ حال مین
چند متعدد گہر ضلع ہزارہ مین اور کوئی کوئی خال خال گہر علاقہ چچہ مین اور کچہہ ضلع پشاور مین باقی ہین
گویا افغانستان مین اس قوم کو نابود سمجہنا چاہیے

حال قوم اورک زئی

اس قوم کی بڑی شاخین پانچ ہین جیسا کہ شجرہ نسب مین تفصیل ہی اونمین سی چند شعبی نکلتی ہین اکثر آبادی
اس قوم کی پہاڑی ملک مین کچہہ واقع ضلع کوہاٹ اور اکثر اوس ضلع کی حدود سی باہر کوہ سفید کی مشرق
اور تیراہی جنوب کی وادیون مین ہی بموسم گرما اور خطرناک اوقات مین تیراہ کا پہاڑ انکی ملجا ہی قوم تنگ ہوکے
پہلے کوہاٹ پر اور اورک زئی قابض تہے تخمینًا چار سو برس کا عرصہ ہوا کہ بنگشون نی بعد سخت لڑایون کے
لوہاٹ ان سی لیلیا مگر پہر بہی تبکرار ملک گیری ان ہر دو اقوام مین بہت کشت خون ہوتی رہی ایسا مشہور
ہی کہ ایک دفعہ ہر دو معاند قومونکی ملکان متصل ذی سمند واسطی تجویز صلح کے بطور معرکہ یعنی جرگہ جمع ہوے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہر ایک قوم چاہتی تہی کہ اس صلح مین میدان علاقہ جو زرخیز تہا ہمکو ملی اس سبب سی اتفاق صلح نہیں
ہوسکتا تھا اور قریب تہا کہ پہر لڑائی ہوا تنے مین ایک سوار دور سی آتا ہوا اوس جرگہ ملکان کو نظر آیا
چونکہ ہر دو قومین لڑائی سی تنگ تہین اس سبب سی اس بات پر اتفاق کیا کہ اس سوار سی جب نزدیک پہنچے
تقسیم ملک باہم قوم بنگش و اورک زی کا سوال کرین جو اوسنی کہدیا وہی فریقین کو منظور ہی اس قول
پر اتفاق کرکے دعای خیر اور قسم سی محکم کیا اتنے مین وہ سوار جسکا نام دائی اورک زائی جسکا معنی یہہ ہی کہ دائی تو اسر
طرح کہتا ہی کہ میدان بنگش کا اور پہاڑ اورک زی کا اتنا کہکے کرا اور گہوڑا دوڑاکر بہاگ گیا اورک زی اوسکو
مارنی کے واسطے دوڑی مگر بنگشونکی اعانت سی بچکر نکل گیا کہتی ہین کہ اوس روز سی اس عجیب تقسیم کے موجب
عملدرآمد ہی گو اپسمین پورا انصاف نہین گیا قوم اورک زی کی لڑنی والی آدمیون کی تعداد سولہ ہزار
بیان کیجاتی ہی سب شاخونسی دولت زی اور مسوزی کی تعداد زیادہ ہی دولت زی مین سی محمد خیل کی
نسل بڑہ گئی ہے محمد خیل اہل تشیع اور باقی سب قوم سنی مذہب مسلمان ہین سید محمود تیراہ والا کو شیعہ
لوگ بہت مانتے ہین اپسمین قوم کا دلخواہ اتفاق نہین ہی اور دو گوندی مین کل قوم منقسم ہے ایک گوندی
سمل اور دوسری گوندی گاڑی ہین شجرہ نسب مین ہر ایک شاخ کے نام پر حرف س سی مراد گوندی سمل
اور حرف گ سی گوندی گاڑہ کی مراد لینی چاہی اس قوم کے نفع نقصان کی شامل چار پانچ قومین اور بہی ہین
جو در اصل اورک زی نہین ہین مگر اونکی ملحق گنی جاتی ہین جیسا کہ قوم علی خیل کی پانچ شاخین حسب ذیل
رحیم خیل سوکڑی اخنان مسورا گنڈہ پلی اور قوم مشتیے جسمین سی مامازی حیدر خیل دادی خیل ہین اور
اور شیخان جسکی دو شاخ ہین مرزا خیل رنگین خیل اور عزیز خیل فتو خیل جوا و پہ سی ملا خیل ہین اور ہر
ایک شاخ کلان ہین چند چند ملک ہین حال مین سید محمود سکنہ تیراہ کی اکثر آدمی اس قوم کی خصوصاً
شاخ محمد خیل بہت معتقد ہی اس سبب سی شیعہ مذہب پہیلنے جاتے ہے اس قوم کے چارون طرف
مخالف قومین آباد ہین اسلحہ بندوق قریب کل کے ہر مرد آدمی کے پاس ہوتی ہے تلوار اور چہورے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ملان ساخت تیراہ سی کوئی بالغ مرد خالی نہین ہوگا اور اکثر تفنگچہ اور بعض پیش قبض بھی رکھتی ہین اور رکن زئی جنگجو اور سپاہی قوم ہے انکے وسبی بندوقونکی زد سوائی جزایلونکی دور نہین ہی مگر یہہ لوگ نشانہ باز اچھی ہین آدمی پورا قد اور متوسط اندام مگر محنتی ہوتی ہین زیادہ تر پیشہ زراعت کا رکھتے اور قلیل مالداری گلہ بانی کا رکھتی ہین انکا مزروعہ رقبہ اکثر بارانی ہی مگر ایسا عمدہ کہ بہت جگہ دو فصلے رہین ہی مکی وگندم وجو خلون مین زیادہ پیدا ہوتی ہین شلغم اور کدو اس کثرت سی ہوتی ہین کہ انکو خشک کرکے دوسری فصل تک کہاتی ہین اور دال ہر قسم کی ہوتی ہی اونمین سی کونزخی بہت ہوتی ہین انکے اپنی ملک کی پیداوار خوراک کی واسطی سالانہ مکتفی ہوتی ہے مگر پوشاک کے واسطی خرید کرنیکی ضرورت ہوتی ہی کوہاٹ اور پشاور اور خوست سی پارچہ سفید وسوسی کا خریدا جاتا ہی ایام تنگی وقحط مین بشرط کمی پیداوار غلہ معمولے علاقہ بنگش وکرم وخوست سی غلہ خرید کرلیتی ہین علماء لوگ کا اختیار بہت ہی جو تنازعات باہمین قوم خفیف ہون وہ عالم یا ملک دیہہ فیصلہ کرتا ہے خانگی دشمنی بہت ہی اور اکثر دو گندیون کی باہم کشت خون رہتی ہی قدر مند مہمان کی ضیافت بڑی تپاک سی کیجاتی ہے مگر خوراک کسیف ہی نان مکی اور گوسفند یو لمہ ناقص وضع کرکے آتش پر کباب کردہ کہاتی ہین +

حال قوم منگل

یہہ قوم تخمیناً چھہ سو برس کا عرصہ ہوا کہ بشمولیت قوم بنی علاقہ بنون مین آباد تھی اوس طریق پر جیسا کہ قوم شیشنک بنون چی کی حالات مین ذکر ہوا ہی جب انکو شیشنکون کی غلبہ سی بنون کا علاقہ چھوڑنا پڑا تب یہہ لوگ ملک خوست وکرم سی جانب مغرب کی پہاڑون مین جاکر آباد ہوئے اور اب تک وہان آباد ہین قوم جدران جو اونکے جنوبی ہمسایہ ہین انکی پورانی دشمن ہین انکی پوشش مین رسمی اونکا لپڑا اور خوراک مین گندم وجو بہت مستعمل ہے پیشہ مال چرائی زیادہ اور زراعت کاری کم ہی یہہ فرقہ زیادہ جنگجو نہین ہی تعداد اسکی تخمیناً کل ذی روح بارہ ہزار مشہور ہے رہنے خاش بہت کم ہی جملہ ایک لوندی ہین اون اور موسمی فروشی پر انکا زیادہ گذارہ ہی علاقہ خوست اور زرمد سی غلہ خرید کرلاتی ہین جاہل اور کم آزار مخلوق ہی بلہ اور شہتیر اپنی پہاڑون سی لاکر خوست مین فروخت کرتے ہین یہ

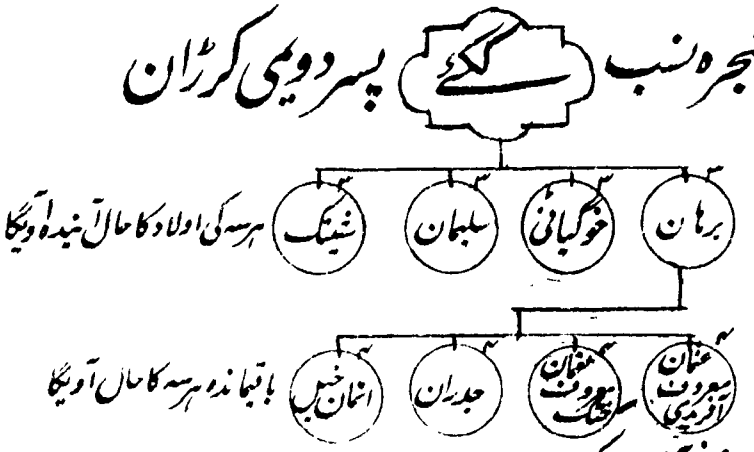
Courtesy www.pdfbooksfree.pk

نقہ شخص اس قوم کی ایک عجیب رسم بیان کرتا ہی کہ جب کسیکے گھر فرزند نرینہ پیدا ہو تو اوسکا نام اگر کوئی مہمان اوس گاؤں مین اوس روز آوے تو اوس مہمان کے نام پر رکھتے ہین یا کسی بڑی امر کی اسم پر جو اوس روز واقع ہوا ہو ٭

قوم مقبل

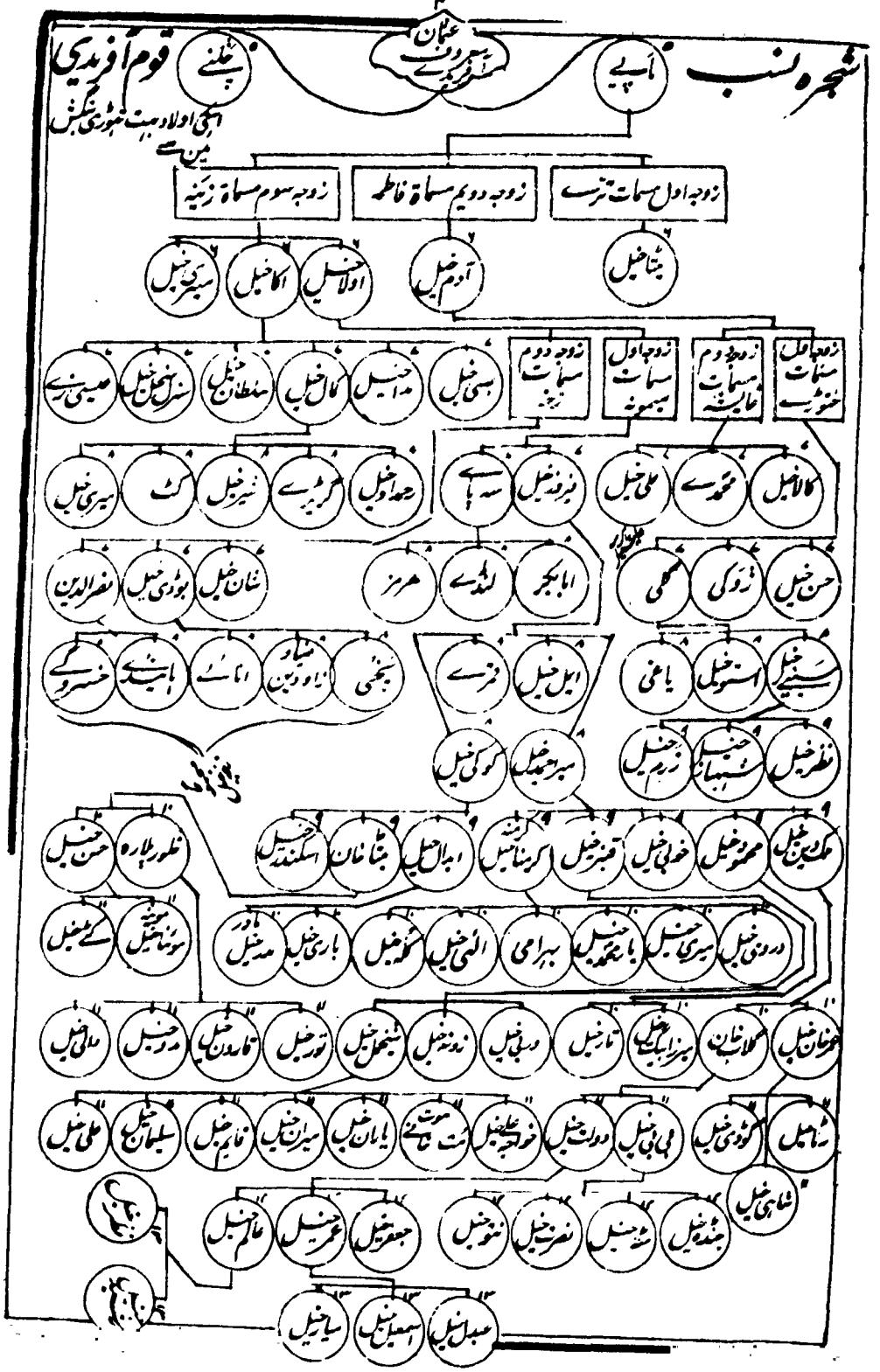
قوم منگل سے شمال اور قوم جاجی سے غرب و شوار گذار پہاڑ مین ایک چھوٹی قوم موسوم مقبل رہتی ہی مگر اوسکا حال زیادہ نہین ملا اور علاقہ خوست مین بھی بمقام لکن بطور ہمسایہ چند گھر رہتے ہین سادہ لوح اور کم آزار لوگ سنے جاتے ہین ٭

شجرہ نسب کگے پسر دومی کرڑان



صفحہ آئندہ پر دیکھو

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



Courtesy www.pdfbooksfree.pk

حال قوم آفریدے

اس قوم کا مورث اعلی مسمی عثمان تہا وجہ تسمیہ آفریدی کی یہہ تھی کہ ایک روز چند مہمان مفلس اور درماندہ اوسکے لہرائی موسم سرما تہا سردی کی سبب سی ایک دوسری کی متصل ہو بیٹہی جب عثمان اوپر سی آیا تو اونہون نے پوچہا کہ یہہ کون ہے تب اوسنی بزبان پشتو یہہ جواب دیا کہ دا یم آفریدہ دخدائی دے یعنی یہہ بہی آفریدہ بمعنی پیدا کیا ہوا خدا کا ہے اوس روز سی بنام آفریدہ نام زد ہو کر کثرت استعمال سی آفریدی مشہور ہوا اوسکی اولاد کو مجمعًا آفریدی کہتی ہین جسقدر مشہور شاخین اس قوم کی ہین اونکی نام شجرہ نسب سی ملین گے سب سی زیادہ تعداد مین مسمی اولا کی اعلاد اولاخیل ہی اوسمین سی فیروزخیل اور اونسی میر احمد خیل زیادہ ہین یہہ قوم بڑی جنگجو اور راہزن ہی اور پہاڑ و شوار گذار کی سکونت کی سبب سی اونکو اپنی آزادی کی غرورت ہی اس قوم کی بڑے ملجا علاقہ تیراہ ہی گرچہ تیراہ کی متعلق بہت سا ملک کوہی ہی مگر اچہا موقع پہاڑ کے اوپر ایک ٹکڑہ میدانکا خوش ہوا اور سرد جگہہ ہی پہلے تیراہ پر دیگر قومین قابض تہین آفریدیون نے بزور شمشیر اونسی لیلیا اصلی نیراہی جو کچہہ باقی رہ گئی تہے وہ تیراہ سی مغرب ننگرہار کی طرف چلی گئے اوجہانگیر کی دور سلطنت مین مسمی احداد نبیرہ پیر روشن معروف پیر تاریک جسکا قصہ اوپر مفصل لکہا گیا ہے آفریدیونکا ہیر ہوا اوسکی چالاکی اور اعانت سی آفریدیون نی تیراہ سی اتمان خیلونکو بیدخل کر کے اور اورکزیون سی بہی لڑائی کر کے شمالی حصہ تیراہ پر اپنی قبضہ کو پہلایا یہہ جرار قوم مشرقا جنگان متصل زیات کاکا صاحب سی لیکر مغربًا کوہ راجگل اور علاقہ خیبر مین حدود ننگرہار تک پہاڑی ملک کے اوس حصہ پر جو ضلع پشاور کی حدود سی جانب جنوب و مغرب ہیوست ہی قابض ہین اور اسی جنوب قوم اورکزئی اور بنگش اور کوہ سفید مین چکنی اور مغرب مین سنگو خیل شینواری اور شمال کیطرف مہمند انکی ہمسایہ ہین ان قومونسی فی الحال کچہہ سخت لڑائی جہگڑا نہین ہی مگر اورکزئی سی پورانی عناد کی سوا، سمل اور گاڑے ہر دو گندی کی سلسلہ کی لحاظ سی اور نیز شیعہ اور سنی مذہبی تکرار سی فساد رہتا ہی اور سنگو خیل شینواری کی ساتہہ بہی کوکی خیل آفریدیون کی کشت خون ہو جایا کرتی ہی آفریدی سب سنی مذہب مسلمان ہین کل تعداد قوم کی اسلحہ بند مردمان کی بموجب شمار احمد شاہ ابدالی اونیس ہزار حسب تقسیم

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ذیل تہی ملک دین خیل معہ شاخہا و ملحقہ تین ہزار جو علاقہ میدان تیراہ مین آباد ہین قنبر خیل پنج ہضا
تین ہزار وہ بہی میدان تیراہ مین رہتے ہین کوکی خیل حسب صدر تین ہزار جو اجگل اور نواح خیبر مین
آباد ہین زخہ خیل تین ہزار میدان تیراہ مین سکونت پذیر ہین اکاخیل وزیران مین اور تہ پای باڑہ مین۔
قمری منفرق پہاڑ مین تین ہزار آدم خیل چار ہزار جو کوہاٹ سی شمال درہ مین اور پہاڑ جو مشرق کوہستانکی
حد سی جا ملتا ہے اوسکے جنوب اور شمال دونو طرف آباد ہے فی الحال یہہ شمار درست نہین آتا ہر ایک بڑی
شاخ کی تعداد کی تفاوت کی ساتہہ ایسا پایا جاتا ہے کہ علی العموم بہ نسبت اوس شمار کی تعداد مین ترقی ہے
اگرچہ اصلی پیشہ اس قوم کا زمینداری ہی مگر شغل زراعت کا ہی اس سبب سی کہ ہے کہ جس پہاڑ مین یہہ کثیر
گروہ آباد ہی اوسمین سوای علاقہ میدان تیراہ کی زمینات زرعی باعث ناہمواری پہاڑون کے کم ہین اس
قوم کا گذارہ سوای زمینداری کی لوٹ گہسوٹ راہزنی اور سرقہ اور ہمیہ سوختنی اور نمک اور کاہ فروشی
پر ہی ہے پہاڑون کی دامن سے خشک لکڑی اور کہاس بیلون وگہاسون پر لاد کر اکثر پشاور کی بازار مین
جا، فروخت کرتے ہین پشاور مین لکڑ منڈی کی اندر جہاں دیکہو آفریدیون کی بیل اور شتر لدی ہوی نظر
آوینگی اور اسی طرح نمک سنبر ضلع کوہاٹ کی ڈرنگ یعنی نمکسار سی بجا کر فروخت کرتے ہین خصوص آدم خیل
نمک کا بیوپار زیادہ کرتے ہین اس قوم کی اوارہ لوگون مین عادات چوری وغارتگری دل نشین ہین
خصوص قوم زخہ خیل اور کوکی خیل اپنی عادت مین زیادہ مشہور ہین پشاور سی کابل کو خیبر کے راستے
مسافرون کی گذرگاہ ہین انہون نی پرخطر کر رکہی ہین امیر کابل سی جو روپیہ وسطی کہلاکر کہنی راستہ خیبر کے
انکو ملتا ہے اوس سی بہی کچہہ فایدہ حاصل نہین ہوتا کیونکہ اکثر وہ روپیہ ملک اور معتبر وروی دار شخص
کہا جاتی ہین اور اونکی قوم بدستور مسافرکی گہات مین رہتی ہی اگر بموجب حصہ رسد کسیکو پہونچی تاہم اسپر
صبر نہین کرتے ہین کوہاٹ سی پشاور کو جو راستہ درہ معبوضہ آدم خیل سی جاتا ہی اوسمین بہی انکی بدعت مؤثر
ہوسکتی ہے اور بعض وقت اونکی فساد سی باوجود ملنی مواجب یعنی انعام بصلہ کہلاکر کہنی درہ کے راستہ بند ہوجاتا
ہے اس سی یہہ بہتر ہوگا کہ ایک سیدہی سڑک کوہاٹ سرکاری علاقہ کے اندر اٹک کو نکال دی جاوے
انکی خوراک مین گندم جاول اور مکی اور جو۔ اکثر کام آتے ہین پوشاک مین موٹا کرباس اون سفید کالا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

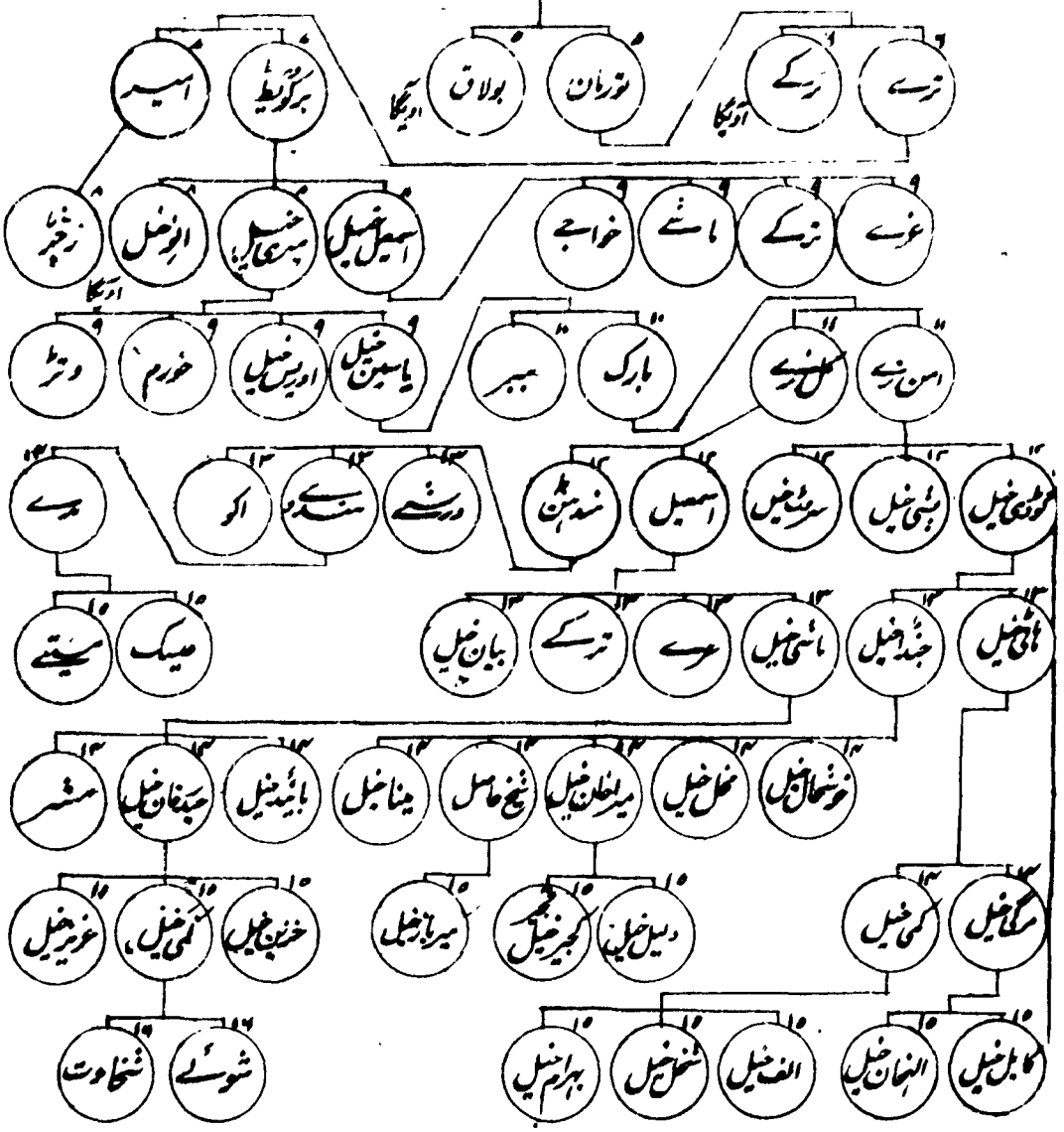
قمیص اکثر پہنتے ہین واسطے رفع ضروریات خوراک و پوشاک اُنکو آمد رفت علاقہ پشاور لابدًا مطلوب ہے
اور اونکی بدعتون کے روک اور معاوضہ لینے کے واسطے یہہ ایک عمدہ سبب ہی مرد اس قوم کی لاغر اندام
مگر مضبوط محنت کش اور اکثر پورہ قد ہوتی ہین اسلحہ تلوار اور سپر اوہ یعنی جھورہ وڈھال شمنہ ہاف
ہر ایک جوان آدمی اپنی گہرون مین رکھتا ہے بندوق انکی جقماق اکثر خراب جنکی زد دور تک ہوتی ہے
اور تفنگچہ بھی ایک دو رکھتے ہین تلوار خصوص جھورہ تیراہ کا بُرش مین مشہور ہی بعض آفریدی بہت اچھے
نشانہ باز ہین لوگ کہتے ہین کہ تعداد بندوقون کی قریب کل اسلحہ بند مردمان کی پوری ہی باہم قوم کی دو گونہ ہے
ہین ایک سَمَل دوسرا گاڑہی ملک مین خیل زخہ خیل اکاخیل سہ پائی قمری گوندی سَمَل مین شمار ہوتی ہین
اور قمبر خیل کوکی خیل گوندی گاڑہ مین داخل ہین اور آدم خیل درمیانہ گذران کرتے ہین کبھی سَمَل کے
ساتھی اور کبھی گاڑے شامل ہوجاتے ہین الا بلاالحاظ گوندی بعض وقت بیچ کی شاخون مین بھی خانگی
فساد ہوپڑتا ہے گرچہ کشت خون اور دشمنی آپسمین بہت ہی الا خطرہ دشمن بیرونی کی وقت آپسمین
متفق ہوجاتی ہین مگر شاخ آدم خیل کی عداوت اوناخیل اور اکاخیل کے مزرعہ دل مین بوی ہوئی ہے
جب قوم کو کوی مشکل وقت پیش آتا ہے تو ہر ایک شاخ کی مَلِک یکجا جمع ہوکر مشورہ کرتے ہین اوس
مشورہ مین جو تجویز ٹھہری اوسکی تعمیل اپنی اپنی مَلِک کی سرکردگی مین ہر ایک شاخ کرتی ہی فی الحال ملک دین
خیل مین - مدت خان ولد خان بہادر جسکا بیٹا اعظم خان ہی اور قمبر خیل مین محمد غوث ولد شیر محمد خان اور
کوکی خیل مین عبداللہ نور - اور زخہ خیل مین بوستان وفیروز ولد الہ داد اور اکاخیل مین سلطان محمد اور
سہ پائی اور قمری کا سراج الدین اور شاخ آدم خیل مین مسمیان عادل وجنگو وشاہولی و بابری -
وبائیدہ خان ملک ہین قوم آفریدی مین گائی بہت ہین اور گھوڑی بھی رکھتے ہین قاطر اونکی ملک کی
اچھی ہوتی ہے اور بہت پالتے ہین رہہ گوسفندان اور بکری کی گرچہ ہین مگر بہت کثرت سی نہین آدم خیل
شتر بھی رکھتے ہین خبر نک وغیرہ کا بیوپار ہوتا ہے قوم آفریدی سی اچھی سپاہی پیدا ہوتی ہین اور
نوخیز جوانون کو سرکار انگریزی کے پیدل پلٹنون مین بھرتی ہونی کی شوق ہے چنانچہ حال مین متفرق
جگہہ قریب دو ہزار اس قوم کے لوگ سرکاری فوج مین نوکر ہونگی اس قوم سی گروہ کثیر جسکی تعداد فی الحال

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

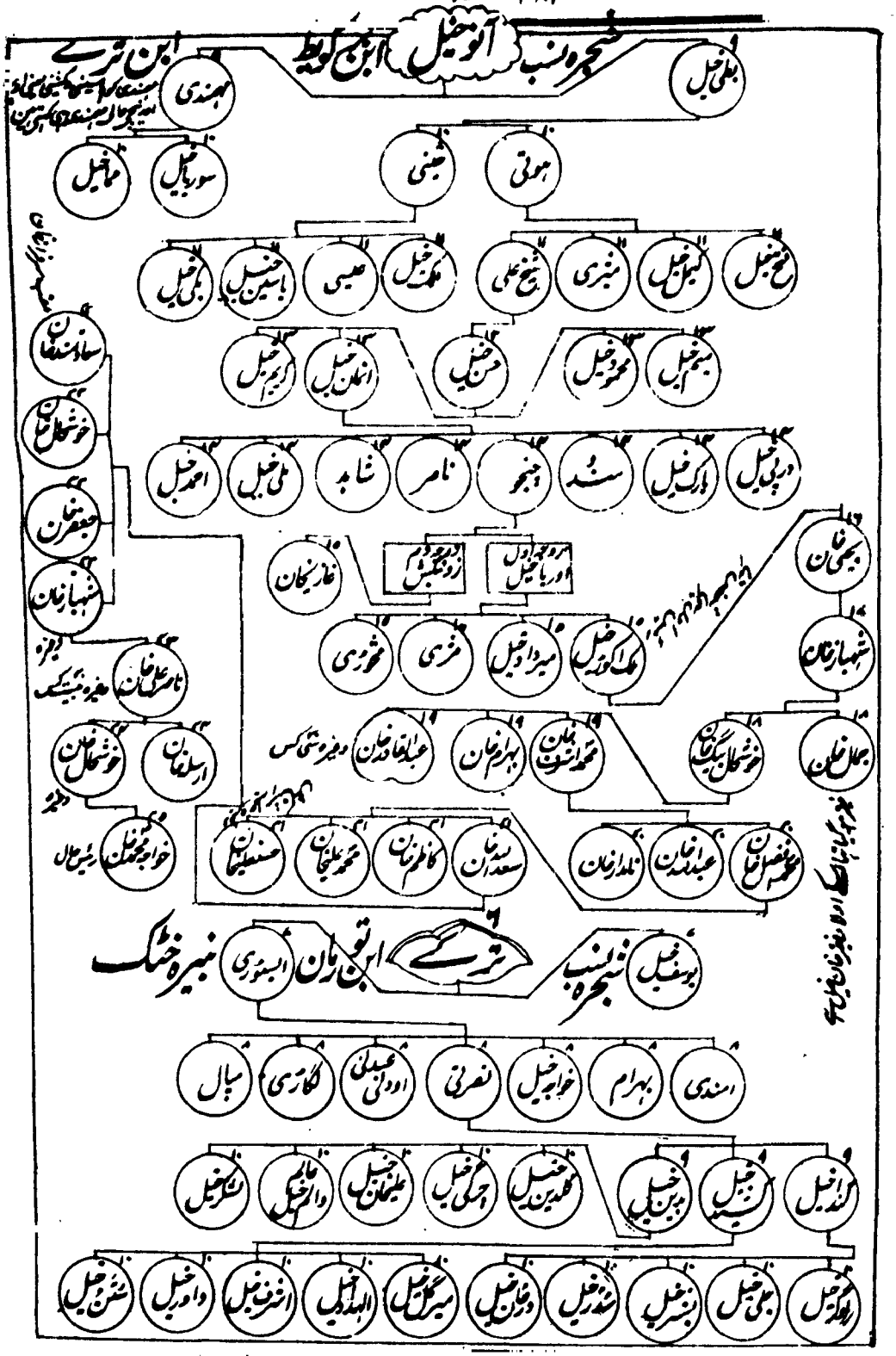
ایکہزار گہر سی زیادہ بتلاتی ہین ملک کہن ہندوستان مین آباد ہی اور کچھ پانی پت مین بہی سنی جاتی
ہین اور لودیانہ کے ضلع مین بہی چند گہر ہین ہندوستان مین انکو جہانگیر بادشاہ بسبب مفسدہ پردازی
اور شمولیت اولاد پرنا ریک لیگیا تہا اور کہن اور پانی پت مین متفرق آباد کئی اوس وقت ستم خان
آفریدی مشہور تہا جسکا خاندان پانی پت کو بہیجا گیا چند گہر کشمیر مین بہی ہین اور ٹونک مین بہی کچھ ہین
اور بیس گہر آفریدیون کی مسعود وزیری کی ملک مین آباد ہین جنمین سی جا بہ گہر خاص کانی گرم مین ہتی
ہین *

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

شجرہ مسمی لقمان معروف بہ خٹک ابن برمان نبیرہ کڑان

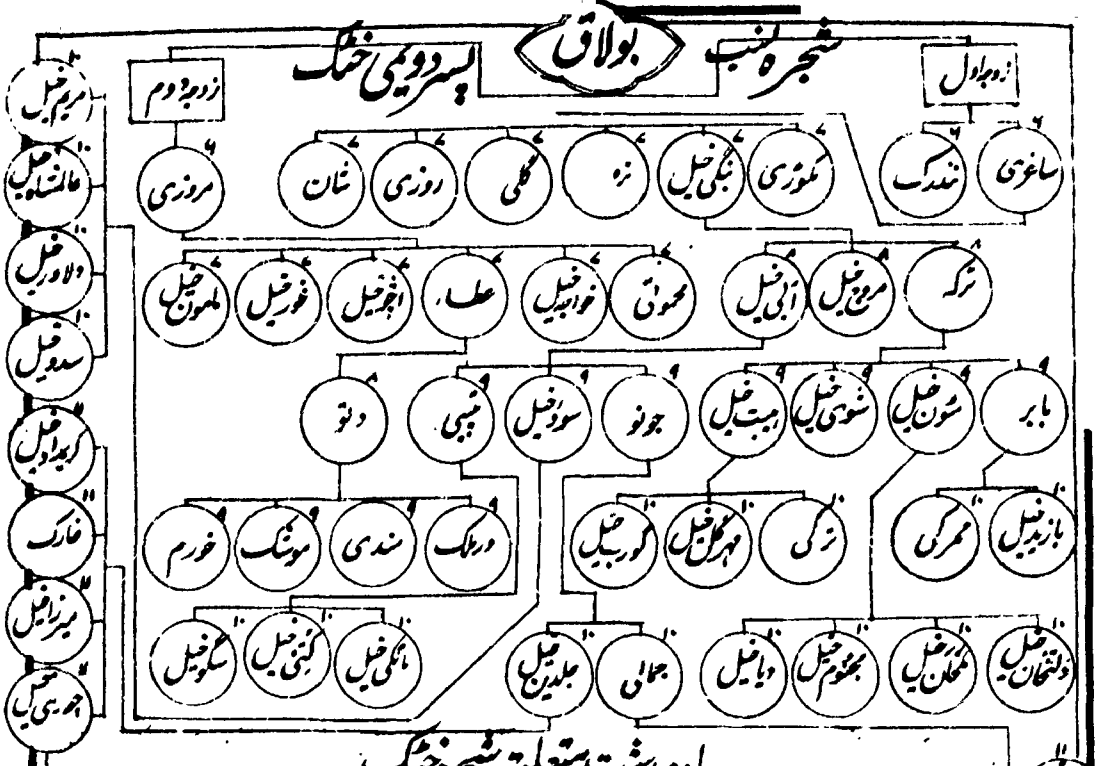


Courtesy www.pdfbooksfree.pk



Courtesy www.pdfbooksfree.pk

شجرہ نسب بولاق پسر دویمی خٹک



یادداشت متعلق شجرہ خٹک

واضح رہے کہ قوم مغلک و سنی و اور یا خیل و خلوزی اصل میں خٹک نہیں ہیں بہت عرصہ ہوا کہ اونکی مورث قوم خٹک میں آکر آباد ہوا اور خٹکونسی شادی کری نتہ نتہ ایسے مخلوط ہوگئی کہ اب انکو بھی خٹک کہتے ہیں قوم مغلک کسی مغلی نسل سے جنہوں خٹکونسی شادی کری تھی اوسکی اولاد معروف بہ مغلکی ہوئے اور قوم سنی بھی خٹک نہیں ہے سنی نام ایک شخص جو قوم لاناک سے تھا کسی خٹک کی گرسی شادی کرکے سسرال میں رہا اوسکی اولاد مشہور بہ سنی ہے اور یہ ہر دو قومیں بطن دوم بولاک خٹک کے اوس میں شامل ہیں قوم اور یا خیل کا یہ حال ہے کہ ایک بیوہ عورت جسکے مسمی ہمند نے نکاح کیا اپنی پچھلے شوہر کا مسمی اور یا ہمراہ لائی ہمند نے لحاظ اس عورت کے اور یا کو بھی حصہ میں شامل کیا اور سنی کہ خٹک کی دختر سے شادی کی جسکی نسل کو اور یا خیل کہتے ہیں اور قوم خلوزی مسمی شیر پسر یعقوب قوم خلیل کی اولاد سے تھے رشید کو بے نانا ضیہ میں مسمی ولیخان خٹک کے دختر سے شادی کرکے خٹکونکے ملک میں سکونت اختیار کری اوسکی نسل بنام زوجہ اثر خلوزے مشہور ہے اور ڈگر نزئی بھی مصلی ہے یہ ہر سہ قومیں داخل دلس تین میں ہیں بر حصہ پاتی ہیں اور خٹک کہلاتی ہیں + حال قوم خٹک کا مشہور اصل اس قوم کا سے لقمان ہے تاکر اسکا عرف بتدیل اسم لقمان ہے خٹک کے نام پر پکارا جاتا ہے کہ لقمان مکور ایکدن مع اپنے برادران مسمیان عثمان و لقمان و جدان صحرا میں شکار یا کسی اور کام کی واسطے جاتے تھے اتفاقاً جا رجون اعوجہ میں کہ جنکی بو شاک سے اونکی ناکد خدائی کی علامت ظاہر تھی دیکھیں تو اونہوں نے آپسمیں صلاح کرکے کہ یہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بڑا قسکا ہی قرعہ اندازی کر سو ہی ایک ایک عورت انمین سی ہر ایک لیلیون نعمان سب مین بڑا تہا اوسنے کہا کہ ہمارا انمین سے
ایک لیلون باقیماندہ مین پر تم قرعہ اندازی کر لینا اہی خیل ان سے نعمان نے اُن جار عورات سے ایک عورت بدون دیکہنے چہرہ اسکی صرف اسکے
پوشاک دیکہکر اپنے نام پر کر لی اور باقیماندون نے قرعہ اندازی کی سو ہی سی ایک ایک عورت لیلی جب اُنکو دیکہا تو نعمان
بیچارے کے حصہ مین ایک سیاہ فام آفت ناکہا آگئی تہی مگر ننگ کے مارے مین سب کہ اوسپر اوسکا نام لگا گیا تہا لاچار قبول کرنی
پڑی جب باقی بہایونکو نعمان کا یہہ حال معلوم ہوا تو ہنسی مین بزبان پشتو کہا کہ نعمان پہ خٹ لار یعنی نعمان
مٹی مین بہسن گیا پشتو نومین یہہ مثل مشہور ہی کہ جب کوئی شخص کسی کام سی درماندہ ہووے تو اُسکو پشتو مین کہتے ہین کہ پہ خٹ لار
اسی عجیب سبب سے نعمان نے خٹک کے نام ایسی شہرت پائی کہ سب اُسکی نسل اُسی نام سی مشہور ہے خٹک کو اسی عورت سے جسکا نام سباگہ تہا دو فرزند بہ
پیدا ہوے ایک کانے سان دوسرا بولاق کل قوم خٹک انہین دو بہائیونکی اولاد ہی کہ ہر ایک کا شاخوار شجرہ سی حال معلوم ہوگا تو رمانکی اولاد
بہ نسبت بولاق کے بہت زیادہ ہی تو سمانکی دو پسرنسی جیسا کہ کرسنی ہے مین لکہا ہی تنی بہت لائق تہا جسنی جملہ اولاد تو رمانکی
تنی کی نام پر مشہور ہی ذکر واقعات ماضیہ جسطرح سی کہ ملک مقبوضہ حال بر تقابض ہوئی مین واضح رہی کہ ابتدا
مین قوم خٹک کوہ سلیمانی کے شوال مین آباد تہی یہہ پہاڑ کوہ سلیمانی کا ایک پہاڑ مغربی جانب ہی اوسنی الحال اسپر قوم وزیر تقابض مین اس
جگہہ سی عرصہ تخمیناً چہہ سو برس کا ہوا کہ ہمراہی قوم مغل وہنی بنو نکی علاقہ مین داخل ہوئی زمین وہان سوم سدراون جیسر
فی الحال قوم بنین خیل وہنیر کے وزیران احمد زئی تہی مین اوس وقت اسموقعہ پر خٹک آباد ہوئی جبکہ قوم ہنی و مغل کو فرو شکست
فاسطرح جیسا کہ تاریخ بنون مین لکہا گیا ہی بنو نکی علاقہ سی بیدخل کیا تب خٹکونسی بنو چونکی عداوت شروع ہوئی اسواسطی زمین سدراون
کو چہوڑکر جانب کوہ شمالی و شرقی جو المعروف کوہ خٹکان ہے چلی گئی گر بوغہ و تیری و چوترہ ولاچی و شکر درہ بنادا نیلا یعنے
سند قابض ہوگئی اور چونکہ یہہ پہاڑ اوس وقت اکثر غیر آباد تہا بدون مقابلہ اونکی ہاتہہ آیا اور عہد مین تنی سی لیکر کوہاٹ تک قوم
اورک زئی آباد تہی مغربی جانب سی برسر آکر قوم بنگش خانہ کوچ آتی ہی اونسی اورک زیون کی لڑائی ہوئی خٹکون نے
جنکی پہلی سی اورک زئی کی ساتہہ کچہہ پرخاش تہی موقع پاکر اولس بنگش کی اعانت کری اورک زیونسی کوہاٹ بنگشیون نے لیلیا
اور رنسی وٹیالہ زیرہ تو ڑہ خیرہ تک خٹکونکی قبضہ مین آگر بنگش اور خٹک کی باہم ایک پہاڑ درمیان کدا خیل وہی حد
مقرر ہوئی کہ اتک وہی حد بعد اسکے جیسا کہ خٹک کی قوم مین زیادتی ہوتی گئی ویسا ہی بنا قبضہ مدد بجا بڑہاتے گئے اور
اسطرح سی وسیع ملک قابض ہوگئی جو فی الحال اونکی تصرف مین علاقہ یوسف زئی واقعہ پنا ور دریا کابل معروف زینت

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کی شمالی کنارہ سی لیکر کالا باغ اور عیسیٰ خیل اور مرّت اور وزیری ضلع بنوں تک دریائی سندھ کے مغربی کنارہ پر
خٹک کا ملک کج گردی کی ساتھہ شمالاً و جنوباً طویل ہے کابل کے دریا سی نمک کے پہاڑ کے جنوب تک
قریب سو میل کے طویل ہوگا اور اوسط عرض غرباً و شرقاً تخمیناً چالیس میل ہوگا اپنی معاکثر مشرق کی طرف
سندھی مگراونکی ایک شاخ ساغری شہر کمپلہ ضلع راولپنڈی اور اوس سی جنوب ماڑی تک بکنارہ شرقی
دریائی سندھ بھی قابض ہوگئی ہی مگر سوای شہر کمپلہ و نواح اوسکی باقی شرقی کنارہ والی خٹک مغلوب ہین
ملک خٹک کی مغربی حد قوم آفریدی اور بنگش وغیرہ سی ملتی ہی اور جنوب ضلع بنوں کی اقوام ہین جنوبی
حصہ ملک خٹک مین سخت پہاڑ ہین سب ملک خٹک سرکار انگریزی کا رعیت ہی علاقہ خٹک جسکا اوپر
بیان ہوا اور جو دریا، کابل معروف لنڈہ سی جنوب کو ہی اوسکی سوای علاقہ یوسف زی مین تخمیناً چودہ
ہزار روح قوم خٹک کا متفرق آباد ہی +

حال ترقی مراتب رئیس خٹکان

جیسا کہ سب اس قسم کی قومون مین دستور ہی کہ ہر ایک شاخ مین ایک یا چند شخص ملک کی خطاب سے نامزد
ہوتی ہین ویسی ہی ملک اس قوم کی بھی تھی اپنی شاخ کے مردمانکی سرگروہی مین لوٹ مار اور رہزنی کا شغل
رکھتی تھی ازان جملہ درویش محمد معروف بہ جنجوعہ شاخ حسن خیل بعہد سلطنت اکبر بادشاہ کی اپنی کام مین مشہور
و لاور تھا اوسکا بیٹا ملک اکوڑہی اوس سی کم نہین تھا پشاور اور لاہور کا شارع عام دریائی سندھ سے
مغربی جانب نوشہرہ تک مسافرون پر اونکی قوم کے عمال نے وبال بنا رکھا تھا خود ملک اکوڑہ اٹک سے
چھہ میل مغرب ایک پہاڑ پر قرارگزین تھا اور درہ کیدرگلی سی نوشہرہ تک مسافراونکا شکار سمجھا جاتا تھا۔
جب اکبر بادشاہ ہندوستانسی کابل کو آیا اور قلعہ اٹک کی بنیاد رکھی اوس سال اکبر نے اعلی انتظام
شاہراہ عام و انسداد رہزنی اشتہار جاری کیا اور زمینداران معتبر نواح کو طلب کرکے ملک اکوڑہ کو حفاظت
نگہبانی شاہراہ تفویض فرمای اور اسکی عوض مین خیرآباد سی نوشہرہ تک اور تنبی سے موسودرہ تک دریا
شاہی سی اکوڑہ کو جاگیر عطا ہوی زمین اور سپین خاک بھی اوسکو دیا گیا اور نیز کچھہ حق اوسکا بابت سیر بحے
گذر اکوڑہ پر مقرر ہوا اوس وقت سی ملک اکوڑہ معاملہ لینے لگا بولاق کی شاخ کی لوگونسے جو تھا حصہ بدا و

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

زرعی سی اور دو روپیہ فی قلبہ لیتا تہا اور ۵ سالانہ حکومۃ فی چاہ وصول کرتا تہا اگرچہ خود لگا دیوے
تو ۵ لیوی جنیر آباد سی نوشہرہ تک شاخ تری کی لوگ آباد تہی اون سی دسوان حصہ پیداوار اور
تربی اور ۵ روپیہ فی بخوبہ زمین محصول لیتا تہا اور نیل ناشہ سی خورم اور سینے تک دو روپیہ فی گہر بویا
لیا جاتا تہا اور علاقہ خٹک کے نمک سنبر کا یہ بندوبست کیا کہ جتا کی کان پر قوم خٹک کے واسطی نو بیل کے
بار سہا ایک روپیہ محصول اور آفریدی وغیرہ کے واسطی فی روپیہ ہفت بیل کے بار مقرر تہی اور فی بار شتر ایک روپیہ
محصول یعنی قیمت مقرر تہی اور کان مالکین پر بارہ بیل کے بار ایک روپیہ ہر اور زمین بار شتر فی روپیہ تین تہے
اوس عہد مین اور کوی کان نمک نہین تہی چونرہ پر صرف فی گہر بانجہ روپیہ بویا کی طور لیا جاتا تہا اور
پیداوار معاف تہی ملک اکوڑہ نے بستہ مین ایک سرای بنام خود آباد کی جسکو اکوڑا کہتے ہین اب مخصص
تعصب مذہبی بہت تہا اہل ہنود خصوص جوگیون کا جانی دشمن تہا چنانچہ اوسکی جوگی کشی اسقدر مشہور ہی
کہ جب بمقام اٹک اکبر بادشاہ کی دربار مین بار یاب ہوا تو بادشاہ نے اوس سی دریافت فرمایا کہ تمنی کسقدر
جوگی مارے ہونگے ملک اکوڑہ نی جواب مین عرض کیا کہ مجکو اور کچھہ شمار یاد نہین ایک مندرہ کان ہر ایک
جوگی مقتول کا صبوح گلے مین رکہنا رہا کہ اونسی کئی منکے پرہین خدا جانی ایسی سنگدل محافظ سے اسقدر
کسقدر حفاظت ہوی ہوگی الغرض ملک اکوڑہ نے اکبر شاہی نوکر ہونیکے بعد اکتالیس برس حکومت کری
آخر شاخ بولاق کی لوگون نے بمقام پیر سباک درمیان اکوڑا و نوشہرہ ملک اکوڑہ کو مار دیا بعد اکوڑہ کے
یحیی خان بڑا بیٹا اوسکا رئیس اپنی قوم کا ہوا اسکی وقت مین قوم یوسف زی منڈڑ اور خٹکون کی نام
خوب دشمنی چلی اکثر برس حکومت کرکے یحیی خان معہ اپنی فرزند عالم خان کے مارا گیا بیٹا اسکا
شہباز خان جانشین ہوا یہ رئیس بڑا عقلمند تہا چاہی کہ دانائی کے ساتھہ انصاف بہی ہو سو وہ کہان
ہوا دغابازی کی تھوڑی امور پر اس نی کتنی ہی بندگان خدا بیگناہ اپنی قوم اور یوسف زیون کی بیفایدہ
لڑایون مین مروادی آخر کو نتیجہ یہہ ہوا کہ اکتیس برس کے بعد سر پر پہنچی سے علاقہ یوسف زی کمانزی
مین جہان غارت گرون کی بقاقپ مین گیا تہا مارا گیا بعد شہباز خان کے خوشحال خان بیٹا اوسکا شاہ
جہان بادشاہ کے حکم سی قوم خٹک کا رئیس ہوا بادشاہ کی حکم سے خوشحال خان نی اپنی قوم کی فوج ہمراہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

لیکر علاقہ اجمیر مین بوقت یورش قلعہ تاراگڈہ جسمین ایک باغی راجہ تہا بہت نمایان خدمت کرے
جب بعد فتح قلعہ لاہور مین واپس آکر باریاب ہوا تو شاہجہان نے چار لاکہہ روپیہ نقد عطا کیا اور ڈیڑہ
لاکہہ سالیانہ کی جاگیر اس شرط سے مقرر کی کہ پانسو سوار اور ایکہزار پیدل سپاہ واسطے خدمات شاہی ہر
آمدن سے نوکر رکہہ کر حاضر باش رہا کرے پچاس برس تک خوشحال خان کی تحت مین خٹک رہے
اس عرصہ مین یوسف زی اور منڈر کے ساتہہ کئی لڑای ہوئین جنمین بارغالب اور مغلوب ہوتا رہا
الا ہوشیاری کی سبب خلاف مرضی شاہجہان کے امورات خطیر مین دخل نہین دیتا تہا اگرچہ منڈر اور
یوسف زیٔ کی باعث اپنی پیرانی عداوت کی لڑتا تہا مگر اس لڑنے کو خدمت بادشاہی ظاہر کرتا تہا کیونکہ منڈر
اور یوسف زی اوس عہد مین مغضوب سلطانی تہے بدین حکمت اوس نے شاہجہان کے عہد مین بڑا
رتبہ پیدا کرکے طریق ریاست کو درست کیا طبع موزون رکہتا تہا اکثر شعر بزبان پشتو خصوص ایک دیوان
پشتو اوسکا یادگار ہے باوجود سب اوصاف کی اوسکی حالات اور واقعات پر خیال کرنے سے معلوم ہوتا ہے
کہ عزم اور حرص مفرط کی کہیر ہوا تہا اسی سبب سے انجام بخیر نہوا اورنگ زیب بادشاہ نے اپنی عہد مین
ناراض ہوکر خوشحال خان کو قید کر دیا چھ برس قید کی بعد جب پہاڑ نواح پشاور مین سرکشی ہوگئی تب
اورنگ زیب نے بنظر مصلحت ملکداری خوشحال خان کو رہا کرکے بعطای اسپ خاص اور خلعت
عزت کی ساتہہ رخصت کیا گہر مین پہونچکر خوشحال خان نے اپنے فرزند اشرف خان کو اپنی جگہہ دستار
مختار بنایا بہرام خان دوسرا بہای اشرف خان کا جو باپ سے مخالف تہا اپنی دستار مختاری کے
دعوے سے بہای اور باپ کا دشمن بن گیا اور کاکا صاحب کی فرزند ضیا الدین نے بہرام خان کی
اعانت کری اس سبب سے اشرف خان نے ضیا الدین کو قید کرلیا اسبات سے اورنگ زیب نے
ناراض ہوکر اشرف خان کو قید کرلیا اور اوسنے قید مین خودکشی کرکے سختی اور بعزتی سے جان چہوڑای
اوسکی جگہہ محمد افضل خان بیٹا اشرف خان کا بیس ہوا مگر بہرام اوسکا چچا اپنی خاندان کا دشمن
ٹہنڈا سانس نہین لینے دیتا تہا یہہ سب غم دیکہکر خوشحال نے حسرت کی ساتہہ دار نا پایدار کو چہوڑا
اور جب بہرام بہی مرگیا تو محمد افضل خان نے اکٹہہ برس تک مستقل حکومت خٹک کی کری لیکن اور

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

نیک آدمی تہا محمد افضل خان کے ہشت فرزند تہی جنمین سی ذکر کی لایق دو ہین محمد علی خان اور سعد اللہ خان معروف شہید خان محمد علی خان اکوڑا مین رہتا تہا اور سعد اللہ خان تیری مین بعد وفات محمد خان کی اونکی آپسمین بے اتفاقی ہوکر لڑائی ہوئی محمد علی ٹیری کو واسطی لڑائی کے گئے مگر شکست کہاکر واپس ہوا سعد اللہ خان نے اوسکا تعاقب کرکے اکوڑہ سی بہی بیدخل کردیا سعد اللہ خان کے آٹہہ فرزند تہی۔ سعادتمند خان خوشحال خان جعفر خان۔ افضل خان شہباز خان نیج کس ایک والدہ سی بنر آفت ایک مان سی اور لطف اللہ خان اور رن مست خان علیحدہ مادر سی جعفر خان سب سی بڑا اولد مرگیا اور خوشحال خان کو اوسکی باپ نی سب سی ہوشیار سمجہکر ٹیری کا حاکم بنایا اسوقت محمد شاہ دہلی کا بادشاہ تہا اور نادر ایران کا حسب احمد شاہ ابدالی ہندوستان کو جاتا تہا تو سعادتمند ابن سعد اللہ خان کو معہ چند سپاہ خٹک نوکر کے ہمراہ لیگیا لشکر خان پسر محمد علی خان نی جو نوشہرہ مین رہتا تہا بعد چلی جانے سعادتمند خان ہمرکاب شاہ درانی کے اکوڑا پر حملہ کیا اور سعد اللہ خان کو معہ ایک پسر کے قتل کرکے اکوڑا لوٹ لیا یہہ ناخوش خبر خوشحال خان کو بمقام ٹیری پہونچی فوراً لشکر لیکر اکوڑہ کو روانہ ہوا اور لشکر خان کو ملک بہنیر کی طرف بہگا دیا لشکر خان اپنی متعلق بہنیر مین چہوڑکر دکہن مین نواب منو خان کی پاس جاکر نوکر ہوگیا خوشحال خان نے اس حال سے احمد شاہ درانی کو اطلاع دی شاہ درانی نے لشکر خان کو گرفتار کراکر سپرد سعادتمند خان کی کیا جسنے اپنی باپ و بہائی کی قصاص مین قتل کردیا احمد شاہ ابدالی نی اپنے فرمان کی ساتہہ خوشحال خان کو ٹیری مین اور سعادتمند خان کو اکوڑا مین حاکم مقرر کیا جب مرہٹہ کی فوج احمد شاہ سی لڑنے کیواسطی اٹک تک پہونچی تو خوشحال خان حاکم ٹیری بادشاہ کی جانب سی اونکی ساتہہ لڑنے کو گیا اور بمقام حسن ابدال مرہٹونسی لڑکر شہید ہوا احمد شاہ نے پشاور سی روانہ ہوکر مرہٹونکو شکست فاحش دی اور سعادتمند کی سعادتمندی اور دلاوری سی خوش ہوکر سرداری کی خطاب کے ساتہہ جہلم تک اوسکو حاکم بنایا اور شہباز خان بجای خوشحال خان شہید کے ٹیری کا حاکم ہوا احمد شاہ کی فرزند تیمور شاہ سی وزیر نے اپنی سلطنت کی عہد مین سعادتمند خانکو خطاب سرفراز خان عطا کیا خٹکون کے خانان سی آخری

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

رئیس جسنے کل علاقہ خٹک پر مستقل حکومت کری یہہ ہی سرفراز خان تہا اوسکے بعد ریاست خٹک کی دو شاخ ہوگئین ایک مغربے علاقے کی خان جو ٹیری مین رہتے تہے دوسری مشرقی شاخ جو اکوڑا اور جہانگیرہ مین مالک تہی مختصراً ہر ایک شاخ کا علیحدہ ذکر کیا جاتا ہے ۔

اول مغربی شاخ

بعد وفات سردار سرفراز خان کی شہباز خان حاکم ٹیری جیہوٹا بہائی اوسکا حاکم اکوڑا بہی ہوا الا اوسنی نیک بختی کے ساتہہ اپنے برادر زادگان یعنی آصف خان - نور اللہ خان - اشرف خان وغیرہ پسران سردار سرفراز خان سی آصف خان کو حکومت مشرقی خٹک یعنی اکوڑا کی عطا کرکے اور خود ٹیری کا یعنی مغربی خٹک کا حاکم رہا سردار شہباز خان کی بیٹیں فرزند تہے اونمین سی منصور خان کو اپنا جانشین کرکے کنارہ کش ہوا منصور خان نی چند عرصہ کے بعد اپنے بہائی ناصر خان یا ناصر علی خان کو حکومت سپرد کرکے دستار مختار بنایا ناصر علی خان دس برس تک حاکم ٹیری کا رہا ناصر علی کے دو فرزند ایک بی بی سی تہے ارسلہ خان اور خوشحال خان بعد وفات ناصر علی خان کے شاہ محمود سدوزئی کی بادشاہت مین ارسلہ خان رئیس ہوا شاہ محمود نی ارسلہ خان کو معزول کرکے اوسکی فرزند فیروز خان کو باپ کی جگہہ دی ارسلہ خان کو نادر علی خان ولد منصور خان نی ہلاک کردیا اور فیروز خان نی خوشحال خان کو ٹیری مین مقرر کیا چار برس کے بعد فیروز خان مرگیا تب فیروز کا بیٹا عباس خان جانشین اپنے باپ کا ہوا یہہ بات ہوتی ہی باہم عباس خان اور خوشحال خان جنگ شروع ہوا خوشحال خان کو عباس خان نے مار دیا اور کل جایداد اوسکی بیوہ مسمات فرخندہ جسکو مومنا نی کہتے تہے اور ایک بڑی عقلمند بی بی تہی اوسکو ملی باوجود ماری جانی خوشحال خان کی ٹیری کی لوگون نی عباس خان کی حکومت نامنظور کری اور نادر علی خان ولد منصور خان کو درسمند سی واسطی حکومت کے طلب کیا یہہ وہ ہی نادر علی ہے جسنے ارسلہ خان کو قتل کیا تہا چہہ ماہ کے بعد ہی سیدن ملازم ارسلہ خان نی اپنے آقا کی بدلہ مین نادر علی کو مار دیا اور بلند خان بانجمل بہائی اوسکا مالک ہوا اور رسول خان ولد حسن خان نبیرہ سردار شہباز خان ٹیری کا حاکم بطور نائب مقرر کیا اس عرصہ مین عباس خان ولد فیروز خان نی لاہور سی رخصت لیکے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

خالصہ فوج لاکر ٹیری کو فتح کرلیا۔ رسول خان نی آفریدیون مین پناہ لی اور فرخندہ بیوہ خوشحال خان مع خواجہ محمد خان اپنی متبنیٰ پسر کے چوتھرہ مین پناہ گزین ہوئی عباس خان نی رسول خان کو آفریدیونسی منگا کر بعد قید رکھنے دو سال کے اپنا نائب ٹیری مین مقرر کیا اوس سی تھوڑی عرصہ بعد سردار یار محمد خان اور سردار سلطان محمد خان بارک زئی برادران امیر دوست محمد خان نی عباس خان کو فریب سی پشاور مین طلب کرکی بدادن زہر ہلاک کردیا تب رسول خان مستقل حاکم ٹیری کا ہوا اٹھہ گھوڑی اور دس شتر بطور نذرانہ کوہاٹ کی گورنر کو جو نواب صمند خان بارک زئی کوہاٹ کا صوبہ تہا دیا کرتا تہا اور کان نمک مالگین کی آمدن بہی وہی لیتا تہا خواص خان برادر عباس خان نی سکہونکی مدد سی چہہ ماہ تک پہر ٹیری کو زیر حکومت کیا مگر جب کنور کہڑک سنگہ نی اوسکو فیدکردیا تو پہر رسول خان ٹیری کا مالک ہوا سردار سلطان محمد خان بارک زئی نی اوسکو معزول کرکی بلند خان کو حاکم بنایا اس شرط سی کہ پانچہزار روپیہ نقد اور آمدن کان مالگین سرکار درانی کو ملا کریگی ایک برس کے بعد رسول خان نی جو فوج سکہہ لی بنوں کو ائی تہی اوسکی اعانت سی پہر ٹیری لیلی اور شیردل اپنی بیٹا کو فوج سکہہ مین بطور یرغمال بہیجا تہا جو لاہور سی بہاگ آیا اس سی دو برس بعد سردار پیر محمد خان بارک زئی نی ٹیری پر حملہ کیا بعد اقبال اطاعت بارہ ہزار معاملہ ٹیری کا سوای آمدن کان مالگین وجہہ مقرر ہوا۔ سیدن شاہ نی خورم اور سینی کا ٹہیکہ چہہ ہزار پر اور رسول خان نی بارک وغیرہ علاقہ ٹیری کا چہہ ہزار پر لیا۔ اور دونون نے اپنی ملازم کان مالگین اور حصہ پر واسطے وصول معاملہ مقرر کئے پہر بندوبست جاری تک رہا اوسکے بعد سولہ ہزار روپیہ مقرر ہوا اوس سی چار برس بعد جب سکہون نے پشاور کو فتح کیا۔ اور پہری سنگہ پشاور مین داخل ہوا پیر محمد خان بارک زئی برستہ ہنگو و کرم کابل کی طرف چلا گیا اوسکے دوسری ماہ مین سکہہ حاکم کوہاٹ مین پہونچ گیا اور جب عطر سنگہ سندہانوالیہ کوہاٹ کا حاکم ہوا تو اوسنی سیدن شاہ مخالف رسول خان کی ہمراہی مین ایک سکہہ فوج ٹیری کی فتح کی واسطے متعین کری اور بعد فتح کی شہباز خان ولد ارسلہ خان اور سیدن شاہ لاچی اور ٹیری مین مقرر ہوئی اور ایک سکہا شاہی تہانہ بمقام ٹیری مقرر ہوا اور رسول خان بہاگ گیا۔ بیس ہزار ٹہیکہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

مقرر ہوا اور آمدنی محصول نمک بہی ٹہیکہ دار کی تفویض ہوئی جس وقت عطر سنگہ نی ایک یرغال
سیدن شاہ سی طلب کیا تو وہ روپوش ہوگیا اور شہباز خان نی بہی اسطرح کیا تب بلند خان
یا بلبل خان کو ٹیری کی ریاست ملی جب ضلع کوہاٹ سرکار سکہان سی سردار سلطان محمد خان
بارک زی کو دیا گیا تب خٹکون نے رسول خان کی انگیخت سی جو قریب ڈہائی سو سپاہ سکہہ تہا ٹیری
مین تعین تہا اونپر یورش کرکے قتل کردیا اور رام سنگہ اونکا افسر بہی مارا گیا رسول خان ٹیری پر قابض
ہوگیا سلطان محمد خان بارک زئی نی رسول خان سی زرمعینہ سکہانسی زیادہ روپیہ طلب کیا تو اونہ
تین ہزار روپیہ کوہاٹ مین داخل کرکے باقیماندہ روپیہ کے واسطی ٹیری کو آیا مگر وہان پہونچکر اطاعت
ترک کی یہہ خبر سنکر سردار سلطان محمد خان نی فوج کشی کری تب رسول خان ٹیری چہوڑکر ہٹ گیا
اور بلند خان و سیدن شاہ نی ستائیس ہزار روپیہ معاملہ دیناکرکے علاقہ ٹیری پر قابض ہوگئی دوسے
لڑای کی بعد رسول خان نی لاچار سلطان محمد خان بارک زئی کی پاس پشاور مین جاکر دس اسپ
اور بیس شتر اور چالیس ہزار نقد سالانہ معاملہ دیناکرکے حکومت ٹیری کی حاصل کری اور یہہ مشخص
منظور کیاگیا اور رسول خان اپنی وفات تک جو اس سی بعد ہفت برس کو واقعہ ہوی بمستور
قابض رہا اور سلطان محمد خان بارک زئی نی اپنی پوتا کو رسول خان کی دختر سی منسوب کیا اور
اپنی دختر رسول خان کی پسر فتح جنگ خان کو نکاح کردی یہہ ہی سبب ہے کہ وہ اسقدر عرصہ تک
اپنی جگہہ پر قایم رہا رسول خان نی مسماۃ بی بی فرخندہ بیوہ خوشحال خان سی نکاح کیا تہا جسسے شام سی
فتح جنگ خان بیٹا رسول خان کا پیدا ہوا لوگ کہتی ہین کہ وبا کی بیماری سی رسول خان مرگیا تب
فرخندہ اوسکی بیوہ نی بباعث کم سن ہونی فتح جنگ خان اپنی پسر کے خواجہ محمد خان اپنی متبنی
پسر کو جو حال مین رئیس تہے رسول خان کی جگہہ مقرر کیا خواجہ محمد خان خوشحال خان کا فرزند ہی دوسے
زوجہ سی ماہ دسمبر ۱۸۴۷ء مین جب میجر ٹیلر صاحب کوہاٹ کی راستی فوج لیکر بنون کو آیا تو خواجہ محمد
خان نی ہر طرح سی صاحب کو مدد دی جب ٹیلر صاحب بنون مین ہوچکی تو سردار سلطان محمد خان بارک زئی
نی خواجہ محمد خان خٹک کو پشاور مین طلب کیا اور جب پہونچا تو اوسکو قید کرکی ٹیری اپنی فرزند
محمد سرور خان کو دی اور سید خان اوسکا نائب مقرر کیا خوبی قسمت اوسکی سی کسی طرح خواجہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کا حال کرنیل لارنس صاحب کے سماعت مین آیا اور اس خوف سی سلطان محمد خان نے خواجہ محمد خان
کو رخصت کر دیا پیچھی سی رسول خان کی بیوہ فرخندہ نی خٹک کا لشکر جمع کرکی محمد سرور خان بارک زئی
کو ٹیری سی ہٹا دیا اوسنی اس بلوہ مین خواجہ محمد خان خٹک کی شراکت سمجھکر فوراً اپنی بہائی خواجہ محمد خان
بارک زئی کو بمقام کوہاٹ پیغام بہیجا کہ خواجہ محمد خٹک کو قید کرلو بخت کی راہبری سی اتفاقاً وہ
قاصد چمبائی کی راستے مین خواجہ محمد خان خٹک کو ملگیا اور بدون شناخت پیغام بتلا دیا یہہ خبر
پاکر خواجہ محمد خان جلد ٹیری کو چلا آیا اور وہان بدستور حکومت کرنے لگا جب سلطان محمد خان کوہاٹ
کو آیا تو اوسنی ٹیری پر لشکر کشی کا ارادہ کیا مگر بباعث ورود چٹھی ممانعت کرنیل لارنس صاحب کے
باز رہا ۱۸۴۷ء مین سرکشی سکھان کی وقت خواجہ محمد خٹک گورنمنٹ انگریزی کا خیر خواہ رہا
اور اپنا رشتہ دار شہباز خان میجر ٹیلر صاحب کی کمپ مین بمقام لکی مروت بہیجدیا جب سردار محمد
اعظم خان بنون سی اور خواجہ محمد خان بارک زئی کوہاٹ سی ہٹائی گئے تو اونہون نی ٹیری کو لوٹ
لیا اور خواجہ محمد خٹک کنارہ کر گیا بعد رفع فساد سکھان سرکار انگریزی نی پہلے سال زر مشخصہ عہ
درانی وصول کیا اور دوسری سال تشخیص واجب ہوکر آمدنی محال نمک سرکاری ہوگئی اور علاقا
مشخصہ رعایتی مقرر ہوکر تاحین حیات خواجہ محمد خان کی سپرد ہوا اور انتظام عدالت سرکار نی اپنی تعلق رکہا
رسول خان کا فرزند فتح جنگ خان قریب عالم شباب کی مرگیا لوگ کہتی ہین کہ اوسکو پوشیدہ زہر دی
گئی تہی اس سی تہوڑا عرصہ بعد فرخندہ نی بہی وفات پائی تب سوای خواجہ محمد خان کی اور کوئی
وارث لایق اس رتبہ کی نہا ۱۸۵۸ء کی بلوہ مین خواجہ محمد خان بہت اچہی نیت کی ساتہہ خدمات سرکار
مین مشغول رہا اس خیر خواہی کی صلہ مین علاقہ خٹک مغربی اوسی مشخصہ پر بسلا بعد بسل خواجہ
محمد خان کے نام عطا رہوا اور اپنی علاقہ جاگیر مین ۱۸۶۱ء کو اختیار مجسٹریٹ ماتحت درجہ اول سرکار
فی تفویض فرمائی اب خواجہ محمد خان مستقل مالک اس علاقہ کا ہے اور خیر خواہ سرکار

حال مشرقی شاخ کا

جیسا کہ اوپر ذکر ہوا سعادتمند خان جسکا خطاب سرفراز خان تہا اوسنی کل خٹک کی حکومت کری

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اور اوس وقت دارالریاست خانان خٹک کی اکوڑا تہا سردار شہباز خان اپنی بہای سرفراز خان
کی تجویز سی تیری کا حاکم تہا جب سرفراز خان نی وفات پائی تو اوسکے بہت سی فرزندون مین
سی آصف خان اور نور اللہ خان دو کس مشہور تہی مشرقی جنگان کا خان آصف خان ہوگیا نور اللہ
خان کی بہی بہت فرزند تہی ایک چہوٹون مین سی فیروز خان فوج درانی کے ہمراہ کشمیر کو گیا اس
ذریعہ سی عزت اور نام پیدا کرکے جب واپس آیا تو اپنی بہجا آصف خان کی ساتہہ مناد کیا اور آصف خان
کو یوسف زئی کی طرف نکال دیا اور خود مالک بن بیٹہا فیروز خان کی بعد اوسکا بیٹا عباس خان
دستار مختار رہوا اور یہہ اوس وقت خان ہوا جب سکہون نی پشاور پر حملہ کیا جس وقت مہاراجہ
رنجیت سنگہ نی دریای سند کو عبور کیا تب عباس خان نی کسی طور رنجیت سنگہ کی جان بچا رکہی اور
وفادار خیرخواہ رہا اسکے بدلہ مین مہاراجہ نی اوسکو عہدہ خانی پر مستقل کیا اور دستار دوستی کے
طور بدلائی بارک زئی حاکم پشاور یہہ خبر سنکر عباس خان سی بدظن ہوئی اور اوسکے مار ڈالنی کا
ارادہ کیا اس مضمون سی عالم خان اورکزی کو معہ جرگہ سفید ریشان عباس خان کے پاس بہیجکر
دغا سی بطور مہمان اوسکو پشاور مین بولایا جب عالم خان کی ہمراہی مین پشاور مین پہونچا تو
یار محمد خان بارک زئی نی اوسکو قید کر دیا اور چند روز بعد اوسکو زہر کہلا کر ہلاک کیا عباس خان
کا ایک بہائی خواص خان تہا جو لاہور مین سکہون نے قید کیا اور جب رنجیت سنگہ بہت بیمار ہوا
تو سب قیدی رہا کئے گئے اوس وقت خواص خان بہی رہائی پاکر گہر کو آتا تہا بمقام خوڑ علاقہ جنگ
مین محمد افضل خان ولد نجف خان نے اوسکو بیگناہ قتل کر دیا نجف خان ولد آصف خان باجہ محمد
افضل خان کا اکوڑا کا مالک تہا نجف خان کی ایک خواہر میر احمد خان ولد سردار زرداد خان
سی شادی ہوئی تہی اوسکی شکم سی تین دختر پیدا ہوئی جنمین سی ایک کی ساتہہ سردار سلطان محمد خان دوسرے
سی پیر محمد خان تیسری کی ساتہہ سید محمد خان ہر سہ برادران امیر دوست محمد خان بارک زئی نے
نکاح کیا اس رشتہ داری کی سبب سی نجف خان چند سال حاکم رہا اور بارہ ہزار روپیہ سالانہ سردار
سلطان محمد خان کو دیتا تہا جب ہری سنگہ پہ سالار پنجاب نی پشاور کو فتح کیا تو نجف خان نیلاب

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کی طرف بھاگ گیا جہانگیر مین سکھون نی قلعہ بنا یا اور سب میدانی علاقہ خٹکونکا خالصہ سرکار کرلیا خٹک مشرقی کے خانونکی واسطے صرف پہاڑی علاقہ جاگیر مین اس شرط سی مقرر کیا کہ سنہ ۱۷ کے اور پشاور کو اپنی حد تک کہلا کہیں گے نجف خان کو خواص خان کی فرزندی جسکی باپ کو محمد افضل خان ولد نجف خان نی مارا تہا اوس بدلہ مین ہلاک کر دیا بعد وفات نجف خان کی اوسکا بیٹا محمد افضل امیر دوست محمد خان کی حکم سی باپ کی جگہہ مقرر ہوا اور دوسرا رقیب اوسکا جعفر خان تربور خوہر خان کا تہا محمد افضل ولد نجف خان اور جعفر خان کی جاگیر پانچہہ ہزار سالانہ کی تہی اوسکی بیچ آمد محصول میر بحری بہی تہی جب جنرل ایوے ٹیلے یعنی مشہور جرنیل ابو تبیلہ سکھونکی طرف سی پشاور کا حاکم تہا تو اوس وقت کئی دفعہ جاگیرات مین تغیر تبدل ہوتا رہا سنہ ۱۸۴۷ء مین جعفر خان نے چتر سنگہ مفسد کو مدد دی اور کرنیل لارنس صاحب کی ساتہہ دغا کیا محمد افضل خان کی اعمال پر بہی حکم ہوا خان کا بیگناہ قتل کرنا ایک داغ تہی مفسدہ ۱۸۴۸ء مین گورنمنٹ انگریزی کی خیر خواہ رہے اس سبب سی بدستور مشرقی خٹک کی وہ رئیس ہین اور سرکار سی جاگیر بہی عطا ہے محمد افضل خان بعطائی پنشن حال گہڑی علاقہ یوسف زی مین رہتا ہے

حال نفاق و اتفاق باہمی قوم

جیسا کہ اکثر افغانی قومون مین عداوت اور حسد اندرونی بہرہوا تہی اوسی طرح قوم خٹک کی باہم بہی عداوت تہی علیحدہ علیحدہ جنبہ داری اور حسد بہی بہت تہی اپنی ہم سر یا قوم کی کسی معتبر کی خاطر بہبودی اور ترقی اچہی نظر سی نہین دیکہتی اپنی ہم چشم کی گرانی کی فکر مین رہتی ہین پورانی عداوت کا حال یہہ ہی کہ اول باہم شاخ میری خیل و اسپوزئی ایک تہوڑی بات پر بہت لڑائی اور کشت خون ہوی فرقہ انوخیل نے بہی اپنی بہائی بند میری خیلونکی مدد کر کی اس شمولیت نی شاخ اسپوزئی کو زبون کر دیا پہر قوم انوخیل کے فرقہ ساغری کی ساتہہ ایک عورت مسماۃ شکر خانونہ کی نزاع پر سخت دشمنی پیدا ہو کر دونو طرف سی بہت آدمی مارے گئے آخر دونو نی کمزور ہو کر صلح کر لی۔ اسطرح اورکزئی خیل اور باقی مہمندی کے مابین بدعوے ملک موسوم ششم چند سال بدی رہے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اور پھر میری خیل و مندن و اسمعیل آپسمین لڑتے رہی اور میری خیل اور اسینی کی باہم کرات مرات لڑائی ہوتی رہی جسمین میری خیل بہت مارے گئے بطی خیل اور بولاق کی فرقہ مین بڑے سخت عداوت رہی ملک اکوڑ مشہور اور یوسف خان نی اوسی نفاق مین جان کھوئی ملک اکوڑ کے مارے جانے سی سب تری کی اولاد نے اتفاق کرکے شاخ بولاق کو چند عرصہ کے واسطے ملک سی خارج کردیا کہ وہ لوگ چند عرصہ یوسف زئی کے ملک مین سرگردان رہی اور کچھہ باجوڑ مین جا رہے آباد ہوی مگر نازو خان ملک فرقہ بولاق شہباز خان سی صلح کرکے پھر اپنی موروثی ملک مین آیا غرض کہ اسی طرح قوم خٹک کی اکثر شاخون مین عداوت اور دشمنی موروثی چلی آتی ہے اب انتظام سلطنت انگریزی اونکو ظاہرہ کشت وخون سی مانع ہی مگر دلون کے صفائی نہین جہانداری بالائی خوب رکھہ جانتے ہین عداوت کو در پردہ چلاتے ہین ٭

حال قوم خٹک کی عداوت کا ساتھہ دیگر اقوام ہمسوانہ کے

خٹکون کی چارون طرف کوئی ایسی قوم نہین ہے جس سی اونکی عداوت یا لڑائی نہ ہوئی ہو پہلی خٹکون مین سی شاخ انوخیل نے قوم بنگش فرقہ درسمند کے ساتھہ بڑی لڑای کری دونو طرف سی بہت آدمی مارے گئے مگر خٹک حسب خاطرخواہ کامیاب نہوی اور پھر فرقہ میری خیل اور نصرتی نی قوم عیسی خیل و سرنگ جو نیازی ہین اور خٹکو نسی جنوبی ملک پر قابض تھی کئی دفعہ لڑای کری بعد اونکی قوم مروت شاخ لوحانی سے تنگرا ملک تہل واقع حد شمالی ضلع بنون خٹکونکی ایسی شدید جنگ ہوی کہ جسمین صدہا آدمی مارے گئے پھر قوم وزیر کی ساتھہ فرقہ میری خیل خٹک کا سیمان پڑا باوجود اتفاق قوم وزیر کے خٹکون کی اوس علاقہ پر دخل نکر سکا جسپر قابض ہونا چاہتی تھی ایک دفعہ قوم تری و بولاق ہردو فرقہا خٹک نی اتفاق کرکے کوہ سکیسر سی جنوبی دامن گنڈہ واقع ضلع شاہ پور تک قوم اوان پر دست درازی کیے اور پہلے حملہ مین اسقدر

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کامیاب ہوی کہ علاوہ غارت گری مال بیشمار کی صدہا مرد عورت قوم آوان قید کرلاے اور بہت سے
لیکر اونکو رہا کیا مگر حملہ ثانی مین نقصان اوٹھاکر ہٹ گئی پھر قوم آفریدی کی ساتھہ تین دفعہ لڑائی ہوے
سب سے زیادہ عداوت انکی قوم یوسف زئی و مہمند کی ساتھہ تھی پہلی لڑائی مصری بانڈہ کے
پاس ان ہر دو معاند اقوام کے باہم ایسی شدت سی ہوئی کہ یوسف زیون کی معتبر ملکا اوس
لڑائی مین مارے گئے اور دوسری طرف سی یحیی خان خٹک بھی معہ چند دیگر رفقاء کی مارا گیا
بعد اوسکے کئی لڑایون مین یوسف زی غالب اگر پہاڑ تک انکو ہٹا لاتے تھی اور بعض مین
خٹک اونکو مرغوز تک دبا ہی لیجاتے تھی قصہ کوتاہ یوسف زیونکی ساتھہ اسقدر انکا جھگڑا رہا
کہ جسکی تشریح اس مختصر مین نا ممکن ہے فی زمانا کسی قوم سی نہ انکی لڑای ہی نہ جھگڑا ہی چلا ہے
اپنی ملک مقبوضہ پر متصرف ہین اور بہرحال اوس تباہی اور لڑائی کی وقت سی اب اس قوم
کو دولت مندی و آسودگی مین فوق ہے یہہ آرام اور خاموشی اونکو اپنی جبلی طینت سی حاصل
نہین ہوا بلکہ سلطنت انگریزی کا حسن انتظام ہر ایک قوم کے حقوق کی محافظت کی واسطی
ایک سپر بن گیا ہی جسکے سبب سی نہ انکی حقوق مقبوضہ مین کوی خلل ڈال سکتا ہی نہ یہہ کسی پر
دست اندازی کر سکتی ہین اس قوم کی جوان آدمیونکو پیدل فوج کی بھرتی ہونیکے شوق ہے
بعض اچھی سپاہی ہوتی ہین +

ذکر پیشہ و عادات

عموماً قریب کل کے اکثر آدمی پیشہ زراعت کاری و زمینداری رکھتی ہین مگر اس کام مین عمدہ
محنتی نہین ہین پیشہ سوداگری اور رنگ فروشی بھی کرتے ہین کاہل مزاج اور آرام طلب زیادہ
ہوتی ہین ہر ایک گانو مین ایک یا چند مکان نشست گاہ عام بنام بیٹھا و حجرہ رہتا ہی اوسمین اکٹھی
بیٹھکر حقہ پینا اور ادہر اودہر کے بیفایدہ باتین مارنی بہت مروج ہی اپنی مطلب براری کی واسطی
جھوٹھہ بولنے کو عیب نہین سمجھتی +

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

طرز وضع اور خوراک پوشاک

سوای خاندانی آدمیونکی خوش شکلی کم ہے مگر اکثر بورہ قد اور مضبوط آدمی ہوتی ہین پوشاک مین سوتی سفید کپڑا بہت پہنا جاتا ہے اور خوراک مین باستثنای چند دولت مندونکی موسم سرما مین باجرہ کا ٹلہ اور گرما مین گندم بہت کہای جاتی ہے گوشت کی ساتھہ گندم کی خمیری روٹی اور باجرہ کی ساتھہ دودہ بہت پسند کرتے ہین اور نان خمیرا وکی بہت اچہی اور اتنی بڑی پکاتی ہین کہ ایک روٹی چند آدمی کو کافی ہوتی ہے ۔

رواج شادی وغمی

دستور ہی کہ نکاح اور نسبت کی ہوتی ہے اور دولت مندون مین فرزند نرینہ کی پیدا ہونے یا ختنہ کرنے کے وقت خوشی کیجاتی ہے اور اپنی قریب تر رشتہ دار اور دوست اوس خوشی کی شمولیت کی واسطے بولای جاتے ہین اور تماشا کی واسطے اکثر لڑکے بے ریش جنکو لونڈی یا گدیدونے کہتی ہین ناچتے ہین اور نیز اس قوم کی جوان عمر کی مرد دہل اور سرنای کی آواز پر پچاس پچاس یا اس سے کم و بیش یکجا جمع ہوکر اور تلوارین برہنہ کرکے تال کے ساتھہ ایک تماشہ اثر ناک کرتی ہین اوسکی دیکہنے والونکو شمشیرونکی چمک اور تیزی سی آدمیونکا پہیرنا اور باوجود ایک صف مین قریب قریب کہڑا ہوکر تماشا کرنے اور کسیکو تلوار سی آسیب نہ پہونچنی سی عجیب فرحت پیدا ہوتی ہین بزبان ملک اس کہیل کو بہانگڑہ کہتی ہین شادی مین زیادہ خرچ کرنے کو اپنا فخر سمجہتے ہین شادیون مین روغن زرد اور گوشت گندم کی روٹی کی ساتھہ انمین عمدہ کہانا ہی باوجود سب خوشی کی یہہ رسم بہی ادنی قسم کی لوگونمین ہی کہ ناطہ یا نکاح کی وقت والدین عورت زرنقد حسب مقدور خواہندہ ودہندہ معاوضہ دختر مین لیتی ہین عموماً تعداد اس زرنقد کی عشہ سی لیکر ایکسو تک ہی تعین تعداد زرمین ان باتونپر بہی لحاظ کرتی ہین کہ عورت جوان ہے یا صغر سن خوبصورت ہی یا بدصورت اوا کے دونوصورت مین زیادہ اور پہلی دونوحالت مین کم روپیہ لیا جاتا ہی معزز خاندانون مین برعکس اسکی بوقت شادی اپنی دختر کو بطور رواج یعنی جہیز کچہہ گہری بہی مبلغ روپیہ مین برات کی ساتھہ عورات بہی جاتی ہین رسوم نکاح خوانی معمولی مین خواننده نکاح کو ایک روپیہ ملتا ہی عمی کا - یہہ رواج ہی کہ جب کوئی مرجاوی تو بعد

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

دفن کے اول رات سب گانونکی لوگ اوسی میت کی وارثان کی روٹی کہاتی ہین اور جب دوسرے رہنے والے اوسکی رشتہ دار وغیرہ تعزیت کو واسطے آتی ہین وہ علاوہ رہی وہ بیچاری وارث صدمہ ماتم کی سوا صدمہ مال سی بہی زیر بار ہوجاتی ہین +

رواج طلاق اس قوم کا کم رتبہ آدمیون مین مروج ہی کہ جب عورت شوہر کی ساتھ نباہ نہو یا شوہر کا دل اوس سے بسبب آوارہ گردی اوٹھہ جاوی تو کسی قسم کا روپیہ لیکر عورت کو طلاق دیدیتی ہین اور عورت دوسرے کو بیہنے والا شخص شوہر پہلے کو اوسی روپیہ دلاتا ہوا کچہ لیتا ہی الا اس قسم کی طلاق مین عورت کا بابت حق مہر کچہ دعوی نہین رہتا +

رواج تقسیم میراث

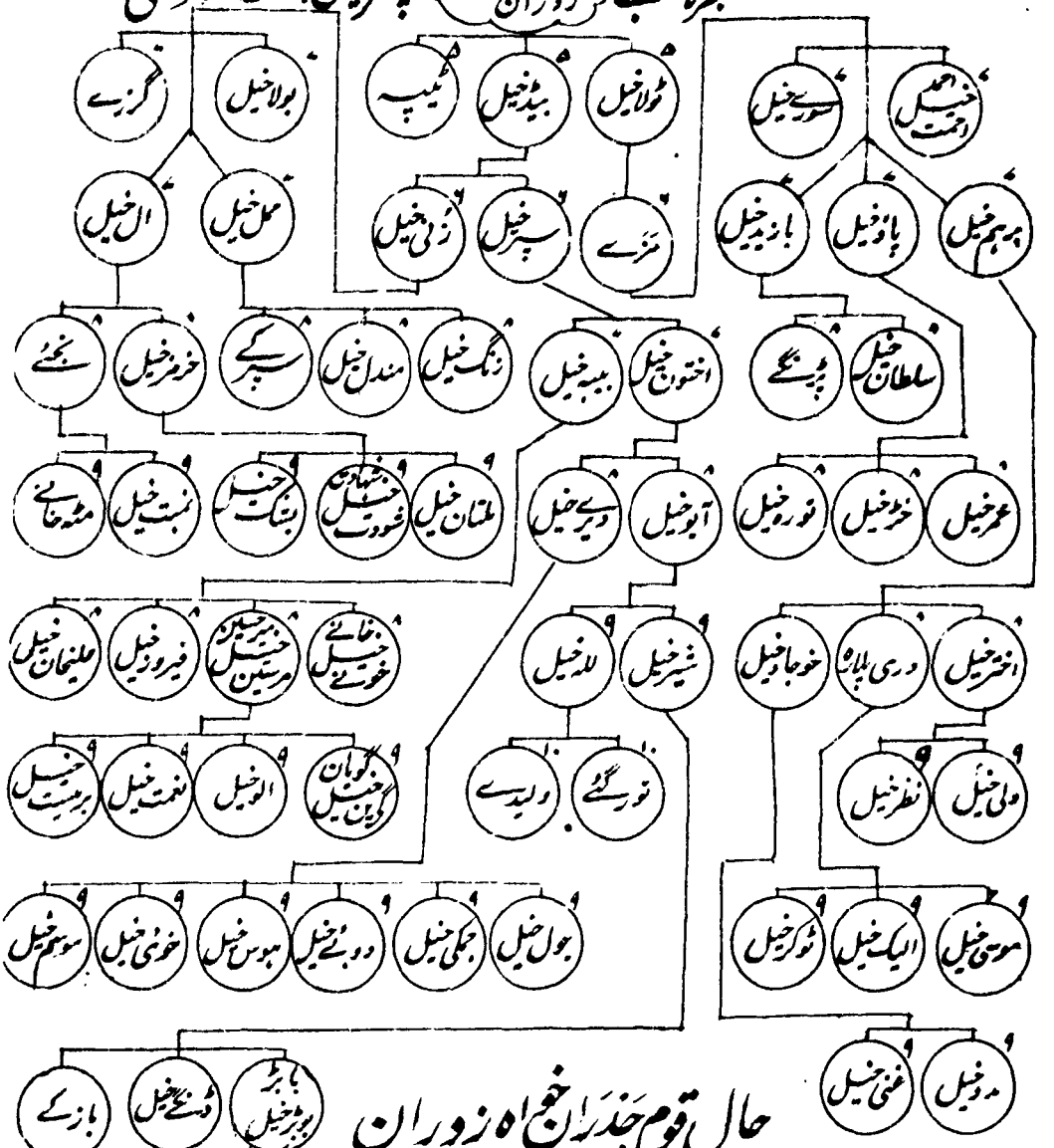
جائداد غیر منقولہ سی عورات کو حصہ نہین دیتی جائداد منقولہ متوفی سی اوسکی دختران یا خواہران خواہ اونکی شادی دوسرے خاندان مین ہوگئی ہو بطور رہبہ اگر جائداد منقولہ سی کچہہ چیز وارثان نرینہ دیدیوین تو ممکن ہی الا اونکی حق مین داخل نہین اس معاملہ مین احکام شرع سی رواج کا زیادہ برتاو ہی اور رہبہ وہ پسند عام ہی وارثان نرینہ مین بشرط نہونے اولاد پسری کی تقسیم بموجب احکام شرع کی ہوتے ہے +

تخمیناً شمار قوم

اب اس قوم کی حالات کو ختم کرنیکو واسطی یہہ امر باقی رہا ہی کہ تخمیناً تعداد مردمان قابل سلحہ بندی تحریر لیجاوی سو اس معاملہ مین شہرہ عام یہہ ہی کہ خٹک شصت ہزار مین الا ئولف کو یہہ تعداد کچہہ زیادہ معلوم ہوتی ہی غالباً کل قوم خٹک تخمیناً پچاس ہزار مرد ہوگا گرچہ شاخوار تعداد کی تفصیل میرے پاس موجود ہی مگر چونکہ وہ تعداد بموجب شمار عہد اورنگ زیب عالمگیر کے لکہے ہی اسواسطہ فی الحال اوسے مطابقت نہین ہوسکتی +

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

شجرہ نسب جدران یا زوران پسر سیومی برمان بیرہ کلی



حال قوم جدران خواہ زوران

یہہ فرقہ پہاڑی قومون مین سی ایک بڑی محنتی مخلوق مشہور ہی جائی سکونت اسکی ملک خوست سے مغرب اور علاقہ زرمت سی مشرق کی پہاڑ سرسبز مین ایسا مشہور ہی کہ بوقت ضرورت اس قوم کے پندرہ ہزار سی زیادہ آدمی اسلحہ بند موجود ہوسکتی ہین خصوص ان مین شاخ اختون خیل کی کثرت تعداد مین زیادہ ہی یہہ شاخ علاقہ شمل مین جو ملک خوست کی مغرب حدود سی ملا ہوا ہی زیادہ رہتی ہی انکی پہاڑی ملک مین

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

آب روان اور سبزہ صحرائی اور درخت جیل وغیرہ کی طولائی ہوا کی خنکائی انسان کو فرحت بخشتی ہی باوجود
ان صفتون کی زمین قابل زراعت بہت کم ہی یہان تک تنگی ہی کہ تیہر جوڑکر اور اوسپر مٹی ڈال کر

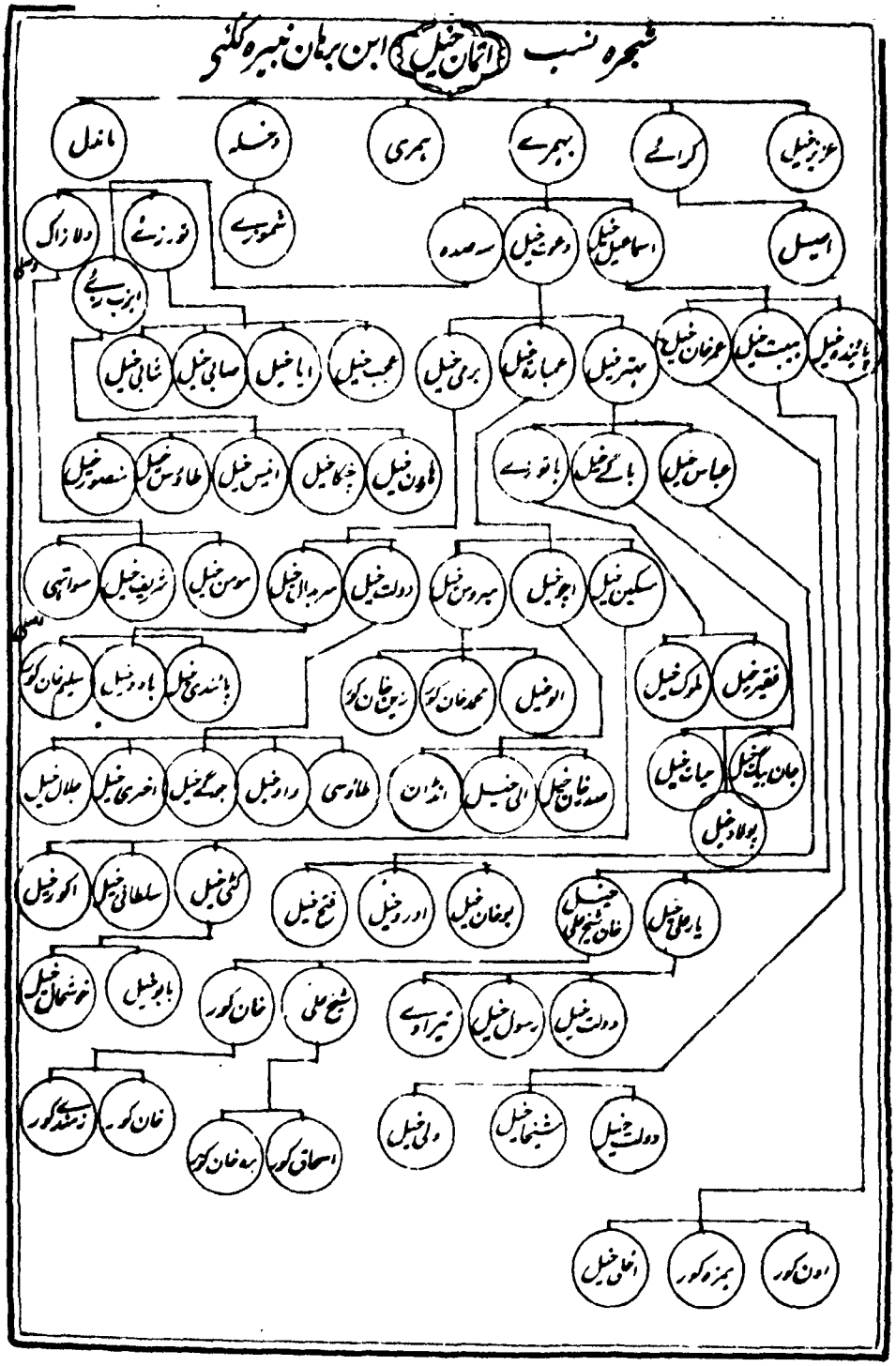
لہیتی کرتے ہین اس سبب سی اس قوم کا قوت اپنی ملک کی پیداوار پر نہین چل سکتا سال بسال دیکھا
جاتا ہی کہ دیدر و اسطی مزدوری کی پہرتے ہین خصوص چاہ کنی اور مٹی کا کام مثل دیوار پختہ وغیرہ بہت پہا
کرجانتی ہین خوراک مین مکی وجو وگندم وچاول کہایا جاتا ہی خوست کی علاقہ سی غلہ گندم وملکی خرید کرلیجاتے
ہین اور اسی احتیاج کی سبب سی باوجودیکہ یہہ قوم حقیقتا رعیت حاکم کابل نہین ہی مگر بوقت فوج کشی کسی جانب
کی حاکم مذکور کو بطور حشری اپنی قوم سی مدد دیتے ہین انکی کوہ سکونتی مین سیب آنار اور بادام اکثر پیدا
ہوتے ہین مگر بذات خود اس قوم کو شوق سوداگری نہین ہی باہر کے بیوپاری خرید کرلیجاتے ہین اکثر آدمے
مفلس اور رتہیدست ہوتی ہین مگر حرام خوری وچوری انمین کم ہی اونکی چارون طرف اس تفصیل سی غیر قومیز
آباد ہین مشرق خوست وال مغرب بلک گردیز وجنوب غلجی شمال مایل مشرقی منگل اور کچہہ توری ان قومون
مین سی قوم غلجی اور منگل کی ساتہہ انکی عداوت ہی مگر حال مین کوئی لڑائی جہگڑا نہین آپسمین ٹولا خیل اور
بیڈ خیل کی دشمنی ہی سبب فساد خانگی یہہ ہوا کہ تخمینا بیس برس ہوئی مسمیان عمر وگورسوری خیل ورتین کسر
دیگر فرقہ مزائی اپنی قوم سی رنجیدہ ہوکر فرقہ سپر خیل مین جا ہمسایہ ہوئی اور اپنی قوم سوری خیل کا اجڑ
مار کر لیگئی غار تگرون کے پیچہے قوم مزائی نی تعاقب کیا اوس تعاقب مین لڑائی ہوکر مسمی دودکے للہ خیل
ومت خی سپر خیلون کی طرف سی ماری گئی اور مسمی آدم مزائی دوسری طرف سی مارا گیا اوسی بات پر
ایسی عداوت ہوئی کہ متفرق لڑائیون مین قریب چہہ سو آدمی فریقین سے مارا گیا اور اب تک بدستور
عداوت جمکی ہوئی ہی ہر ایک شاخ مین ایک ایک کلان ملک ہی جسکے اختیار مین اوس شاخ کی عنان
ہے فی الحال مسمی بیدک وعزت وفقیر وجمک ملکان قوم اخنون خیل ومسمیان خڑ وعلی شیر قوم بیبا خیل
اور شہند ملک قوم زنے خیل مسمیان پیرک ولداستان ونیاز خان ولد مستاخان ملکان مزائی ہین
اس قوم کی پوشش مین زیادہ تر سفید اون کا قمیص اور موٹا پارچہ کا فراخ پاجامہ مستعمل ہی پانو مین گہاہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کے چیلے ہر ایک کو ہوتے ہے باوجودیکہ اس قوم کا اپنا طریقہ جنگجوئی نہین ہی تاہم مخالف قومین ہم سے
اسی خطر سے انکی آئین ہے کہ جو بالغ جوان اپنی گہر مین اسلحہ نہ رکہی اوسپر ایک بیل جرمانہ یعنے ناغہ لگے
اہل مجلس کہا جاتی ہین اس لحاظ سے اسلحہ انکی پاس پورہ ہی مرد اس قوم کے جسیم اور مضبوط ہوتے
ہین ؛

○

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



Courtesy www.pdfbooksfree.pk

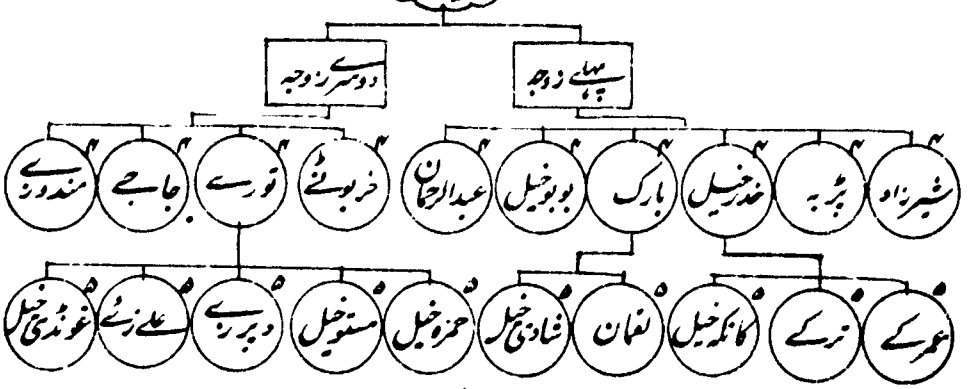
حال قوم اتمان خیل

شجرہ نسب اس قوم کی نیچی والی شاخون کا بدون اولاد بیمری بہت تھوڑا ملا ہی کرسی نامہ سی معلوم ہوگا کہ اتمان خیل بہی کرڑانی کی نسل سی ہین یہہ قوم چودہوین صدی عیسوی کی شروع مین ٹاک اور گومل کے پہاڑون سی اوٹھہ کر بشمولیت قوم یوسف زئی کابل اور ننگرہار کے راستی پشاور کو آئی اور وہان سی دوآبہ اور ہشت نگر مین یوسف زئی کی شرم شریک رہی جب دلازاکون کے یوسف زئی وغیرہ اقوام مشتملہ سی بمقام میرہ لنگر کوٹ یا گبڑی کبورہ لڑائی ہوئی تب اس قوم نے باوجودیکہ دلازاک انکی ہم قوم کرڑانی تہی یوسف زیون کی طرف ہوکر لڑائی مین بہت کوشش کری کہتی ہین کہ اوس لڑائی مین اتمان خیلون نی واسطی پناہ زوتیرون کی چرم خام وخشک گاومیش وگاؤ کی آگی رکہہ کر اوسکی سہاری سی جوانان تیرانداز غنیم پر حملہ کرنے کے واسطی بہت آگے بڑہتے گئی اور ایسی نمایان کوشش سی اقوام متفقہ نی دلازاکون پر فتح حاصل کی مگر یوسف زیون نی اتمان خیلون کی ساتہہ کچہہ نیکوئی نہ کری چند عرصہ تیراہ کیطرف آئی جب یہان سی بی پایہ ہوئی تو علاقہ ارنگ برنگ کو چلی گئی جہان ابتک آباد ہین اتمان خیل کا پہاڑ سواتہہ اور باجوڑ کے بیچ جنوبی حصہ کوہ مین واقعہ ہی اونکے پہاڑ کا مغربی سرا باجوڑ کی جنوب تک اور مشرقی سرا ملک سواتہہ کے جنوب تک پہونچتا ہی اور کئی بڑی دیہات انکی علاقہ سمہ یوسف مین آباد ہین انکی پہاڑ کا شمالی حصہ کچہہ آبادی اور پہاڑ کی سلامی ڈہال پر تہیرون کی تین سی لیکر دس فیٹ تک بناکر اور مٹی ڈالکے ہموار کرکے قابل زراعت کی زمین بناتی ہین اونکا مزروعہ رقبہ اکثر بارانی ہی سوای ان پہاڑون کے اتمان خیل کی قبضہ مین ایک میدان ہی باجوڑ کے کنارہ پر اور دولمبی وادی ہین جو سواتہہ کیطرف جاتی ہین اور تیہ بائی زئی علاقہ میدان یوسف زئی کی گوشہ شمال مشرقی مین شاخ ہمیری کی نسل سماعیل خیل دعوت خیل سہ صدہ آبادی انکی دیہات کی تفصیل ملک یوسف زئی کی بیان مین درج ہوچکے ہی تعداد اولاد ہمیرے کے اسلحہ بند مردمان کی دو ہزار تک ہی مشہور لوئیر سے اور جنگجو ہین الاجنوری ۱۸۹۷ء کی فوج کشی سرکار انگریزی نی اور کرنیل جان بیچر صاحب کمشنر پشاور کے تدابیر نے اونکا زور توڑ دیا اب سیدہی رعیت کے طرح گذارہ کرتے ہین زیادہ تر پیشہ میدان کی اتمان خیلونکا زمینداری ہی پہلے سرقہ بالجبر اور لوٹ کہسوٹ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

پر زیادہ دل لگاتی تہی اور ہندو یکڑ لیجاتے تہی اور اون سی روپیہ بطور چٹی لیکر چھوڑ دیتے تہی آزاد ملک
ساکن میاخان سرغنہ اس گروہ غارتگران کا گولی کی ضرب سی لنگڑا ہو گیا ہے محمد علے ملک کوہ کا
ایک معتبر آدمی ہی قبائل خیل اپنی ملک سی باہر کم نکلتے ہین اور پہاڑون مین سکونت انکی مثل قوم افریدے
کی متفرق ہی اکثر جگہہ ایک ایک دو دو گہر رہتے ہین اونکی بڑی گانو دس سی لیکر سولہ گہر تک ہوتی ہین اور
اپنی شاخ مین ملک ہوتا ہی ملکان اور خان کا اختیار بہت نہین ہی مگر آپسمین خانگی فساد اور لڑائی
بہت رکہتی ہین اکثر جاہل اور بی علم مخلوق ہی پیشہ زراعت کاری اور مالداری اور روزدی رکہتی ہین
بعض باجوڑ کے آہن کا بیوپار بہی کرتے ہین اونکی پوشاک باجوڑی لوگون کی طرح ہے کل اتمان خیل تخمیناً
ہزار گہر ہوگا اس قوم مین سے کچہہ گہر بعلاقہ کوہ دامن کابل سی شمال رہتے ہین اور کوہ دامن والی اتمان خیل
میوہ فروشی کا کام کرتے ہین ایک قبیلہ انکا کوچی ہی جو گرما مین غلنگ ہار اور سرما مین کابل کو جاتے ہین

شجرہ نسب خوگیانے ابن لکی نبیرہ کران



حال قوم خوگیانی

اس قوم مین سی فرقہ شیرزاد حضرخیل بارک بوبو علاقہ غلنگ ہار سی مغرب کوہ سفید کے شمال غربی مین
آباد ہین ان مین سی شیرزاد کی نسل بہت ہی شاہجہان بادشاہ کے اول سنہ جلوس مین باہم فرقہ
شادی خیل ولقمان اولاد بارک کی تہوڑی تکرار پر سخت عداوت پیدا ہوئی شاخ لقمان نی خدرخیلون
لی دسی شادی خیلون کو مغلوب کرلیا تب شادی خیلون نی قوم غلجائی کی پاس جاء پناہ لی غلجیون

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

نے اونکی اعانت پر کمر جیت باندہ کر ہمراہی سعید خان صوبہ کابل اونکے مخالفون سی سخت لڑائیان لڑ
لیتی ہین کہ اون فسادون مین ایک ہزار سی زیادہ آدمی اولاد بارک سی ماری گئی آخر کو شیرزاد و
خدر خیل اطاعت سلطانی مین آئی اور فساد رفع ہوا فی الحال خوگیانی ایک مشہور قوم ہی اونکا پہاڑ
مے انگور اور توت اور آنار اور انجیر کا میوہ اونکے ملک مین پیدا ہوتا ہی تین ماہ برف بہت
پڑتے ہی اکثر پیشہ زمینداری اور بعض مالداری بہی رکہتی ہین مگر اپنی ملک سی باہر کم نکلتی ہین جنگجو قوم ہی کل تعداد
انکی سوائی توری اور جاجی کی پانچہزار گہر بتلاتی ہین اس قوم کی جو شاخین ملک خوست مین رہتی ہین
اونکا حال آگی آویگا ؛

شاخ توری

ملک خوست سی شمال کوہ سفید سی جنوب رود کرم کی ہر دو کنارہ پر بعلاقہ موسوم کرم آباد ہی یہہ علاقہ پہلی قوم بنگش
کے قبضہ مین تہا بنگشون پر انہون نے غلبہ کرکے لیلیا مگر بنگش تا ہنوز کرم مین مغلوب قوم توری کے بہت
ہین بوالیمین جو پایان کورم مین رہتی ہین وہ بہی بنگش کی نسل سی مشہور ہین شاخ توری مین پانچہ شگوفی
ہین جنکی تشریح بقید تعداد مردم اسلحہ بند و نام ملکان موجودہ حال اس تفصیل سی کی جاتی ہی حمزہ خیل تین ہزار
مسمی ادمک ملک کلان ہی مستوخیل دو ہزار فقیر علے وشنبک ملک ہی دیپرزے تین ہزار مسمی غلام برادر مند
علی خان متوفی اونکا ملک ہی علی زئی دو ہزار دوست محمد و زید علی ملک ہین غونڈی خیل دو ہزار مسمیان
نور علی و اللہ نور اونکی ملک ہین جملہ بارہ ہزار مرد اسلحہ بند قوم توری کا بتلاتی ہین عموماً سب قوم پیشہ
زراعت کاری رکہتی ہے بعض سوداگری میوہ فروشی وغیرہ بہی کرتے ہین اونکے ملک مین چاول اور مکے
اور جو زیادہ پیدا ہوتے ہین اور گندم بہی بہت ہوتے ہی اور ماش بہی بکثرت پیدا ہوتی ہین اونکی ملک کے
پیدا وار اپنی ضروریات سی بڑہکر علاقہ جات متصلہ مین بہی جاتی ہی سکنائی علاقہ کرم کے خوراک زیادہ تر جاول
مگر عمدہ نہین ہوتی اور نان گندم و مکی وجو سی ہوتی ہی گوشت گوسفند کہاتی ہین مگر تہوڑا پوشاک مین موٹا
سوتی کپڑا کام آتا ہی ایک پیراہن فراخ اور سر پر اکثر ٹوپے بوضع خاص اور بعض دستار سفید یا لونگے
باندہتے ہین اور شلوار پاچہ تنگ اوپر سی فراخ ہوتی ہی اور بعض پیراہن کی اوپر پشمی شالکی موٹے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اُون کی سینہ واز پہرتے ہین کرپاس ہنون اور خوست سی خرید کرلیجاتی ہین اپنے ملک مین کپاس نہیں ہوتی ہی حمزہ خیلون سی دوسو گھر تو چے رہتی ہین موسم سرما ٹل بلند خیل کے پاس اپنی مویشی لے آتے ہین اور گرما مین کوہ سفید کو چلے جاتی ہین ملہ خیل تخمیناً دوسو گھر مشہور سارق اور مال مسروقہ لینے والے ہین ملک لرم مین ایک ۔ ایک قلعہ حاکم کابل کا بنایا ہوا موجود ہی اور اوسمین کچھ سپاہ کابلے رہتی ہے اسر سبب سے یہہ قوم رعیت اور ماتحت ریاست کابل سمجھی جاتے ہی فے جریب یعنی فے بیگھہ ایکروپیہ آنہ کابلی سالانہ محصول اراضی دینا پڑتا ہی علاوہ اسکی ایک روپیہ فی خانہ دُودی کی نام پرلیا جاتا ہی اراضی زرعی قریب کل کے نہری ہی اور پانی رود کرم سی سیراب ہوتی ہی قوم توری کل شیعہ مذہب ہی اور اہل سنت جماعت مسلمانون کی دشمن ہین الامہان داری اور رنگ افغانی مین بہت اچھی ہین بدرقہ اونکا اپنی ملک مین بی خطر ہے دلاور اور جنگجو قوم ہی اسلحہ پورہ کہتی ہین باہم قومون کا اتفاق نہین نصف قوم کے جنبہ دار سے سید محمود سکنہ تیراہ سی اور نصف ثانی کی بادشاہ میان اور سید گل وغیرہ سیدان رافضی سکنہ لرم سی ہے اہل غرض پیرونکا تنازعہ آپس مین لڑاتا ہی ؛

شاخ جاجی

یہہ قوم ملک توری سی مغرب ذرہ مابل شمال بفاصلہ کوہ مقام پیواڑ اور اوس سی پری ایوب وغیرہ مین آبادی خوراک اور پوشاک مین قوم توری کی موافق مگر عقیدہ مذہبی مین برعکس توری کی جاجے سب سنی مسلمان ہین اسی سبب سے توری اور انکی باہم ہمیشہ لڑائی ہوتی ہی کل تعداد اسلحہ بند مرد مانز باجی کی تخمیناً پانچ ہزار بیان کرتے ہین مہمان داری اور رنگ افغانی مین بہ نسبت توری کے جاجے ناقص ہین ؛

تنقیح قومیت توری وجاجے

خوشحال بیگ خٹک جو ہمعصر شاہجہان بادشاہ کا تہا اپنی بیاض مین قوم توری اور جاجی کو نسل کرڑان سی لکھہ کر داخل اولس کرڑانی یا کرلانی سمجھتا ہی اور اس قوم مین سی بعض آدمی اس قول کی تصدیق کرکے اپنا کرسی نامہ خوگیانی ابن ککئی ولد کرڑان سی اوسیطرح جا ملاتی ہین جیسا کہ شجرہ نسب مین درج ہی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

مگر بعض کہتے ہین کہ مسمیان تور اور رجاج دونو بھائی قوم اوان کی شاخ مونڈسی تھے اپنے بھائی بندون سے ناراض ہوکر دریای سندہ کی مغرب کو چلی آئی اونکی اولاد نے ترقی پاکر ملک مقبوضہ حال کو اپنے قبضہ مین کرلیا تور کے نسل توری اور رجاج کی اولاد جاجی مشہور ہوئی گرچہ اسمین شک نہین کہ قوم مونڈ علاقہ تلہ گنگ ضلع جہلم مین آباد ہے مگر اس روایت کا کچھہ ثبوت نہین ملتا کہ یہہ لوگ مونڈ ہین مؤلف کے نزدیک خوشحال بیگ کا قول معتبر معلوم ہوتا ہی اب ایسی مخلوط ہین کہ کچھہ امتیاز افغانون سی نہین ہوسکتا اور سوای پشتو کے اور کوئی زبان نہین جانتی اور جنگجوئی مین مشہور ہین ؛

حال قوم پڑہ یہ

پڑہ یہ دراصل خوگیانی کی ایک شاخ ہی مگر فی الحال ایسی علیحدہ ہین اور باقی شاخہاے مشہور باسم خوگیانی سی اسقدر دور ہین کہ وہ خود بھی نہین سمجھتی کہ ہمارا تعلق کچھہ خوگیانی سی ہی یا نہین قوم پڑہ یہ کی حسب ذیل شاخین ہین مردی خیل میاخیل بسی خیل سردار خیل محمود خیل نری زی ملی زی آشی زی ڈڈہ خیل بوچی خیل کل تعداد اس قوم کے اسلحہ بند مردم کے ایک ہزار کہتی ہین اور یہہ سب لوگ علاقہ خوست مین رہتی ہین اور داخل سپین گوندی کی ہین ایسا سنا جاتا ہی کہ ابتدا مین کل علاقہ خوست قوم کرڑانی کی شاخہاے خوگیانی وغیرہ کے قبضہ مین تہا جہانگیر کے عصر مین قوم غلجی کی بعض شاخون نے علاقہ زرمد سی خروج کرکے زیادہ حصہ ملک خوست کا انسے لیا اور شاہجہان کی سلطنت مین خانگی فسادنے زیادہ کمزور کئے ایسا مشہور ہے کہ زمانہ ماضیہ مین قوم پڑہ یہ کے اسلحہ بند مردمان کی تعداد تین ہزار نفر تک تہی اب صرف ایکہزار ہین پیشہ اس قوم کا عموماً زمیداری بعض کچھہ قلیل تجارت بہی کرتے ہین حاکم خوست کی ماتحت ریاست کابل کی رعیت ہین

قوم عبدالرحمان خواہ درمان

یہہ قوم بہی ایک شاخ کرڑانی کی ہی اسکی چھہ شاخین لوگ بیان کرتے ہین حاجی خان خیل سوے خیل احمد خیل اصلی اور مڈی خیل کوٹڈے منگس وصلی ان ہر چھہ شاخ کو موڑے بہی کہتی ہین اور متون بہی اونکو بولتی ہین مگر وزی خیل بہی داخل متون ہی راوی کہتا ہے کہ متون دراصل خوست کے ایک

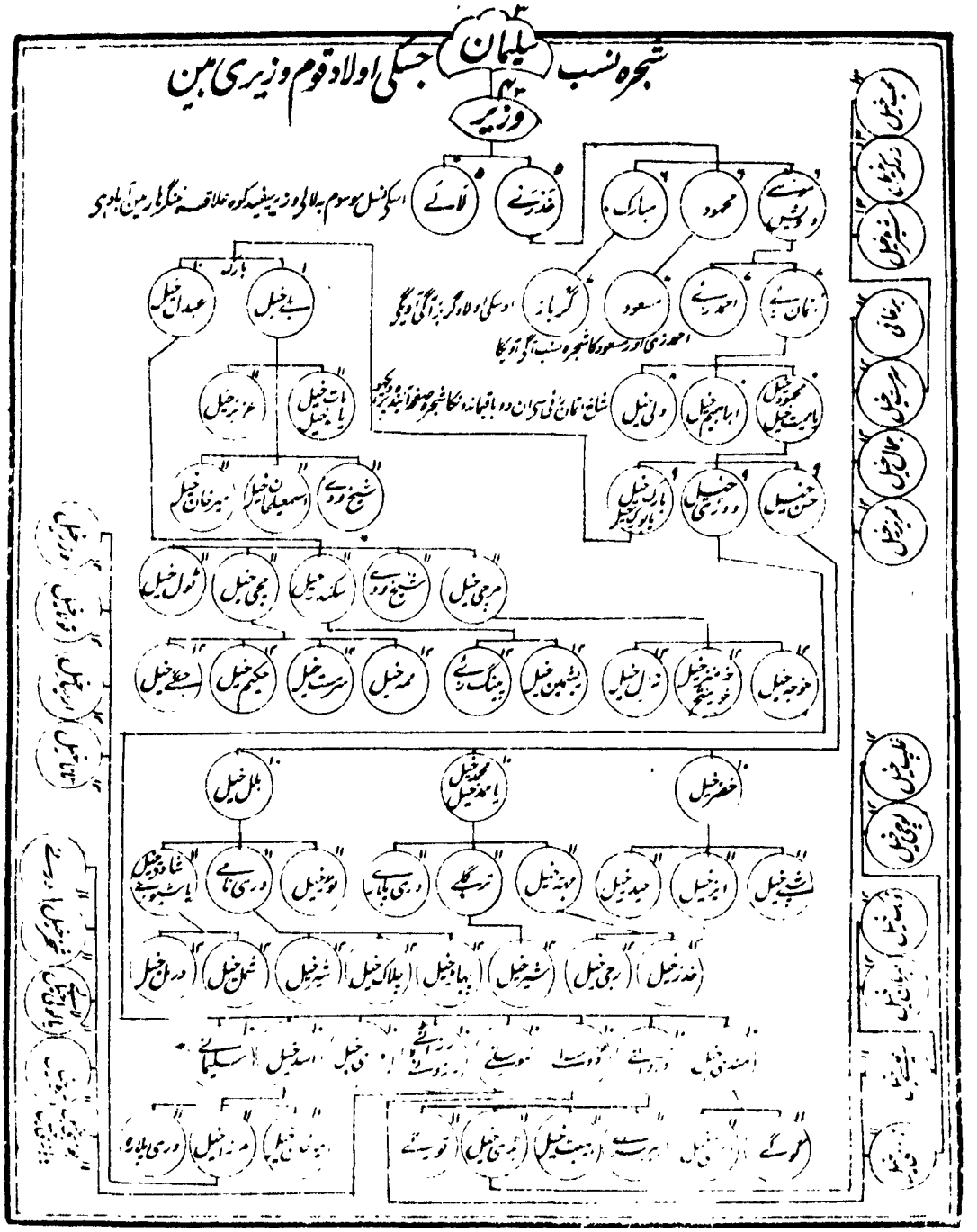
Courtesy www.pdfbooksfree.pk

علاقہ کا نام ہی اوسکی سکونت کی سبب سے سکنای بہی متون خواہ متعنیے کہلانی لگے کل تعداد اس قوم
کی ایکہزار مرد بیان کرتے ہین پیشہ زمیداری رکہتی ہین ؛

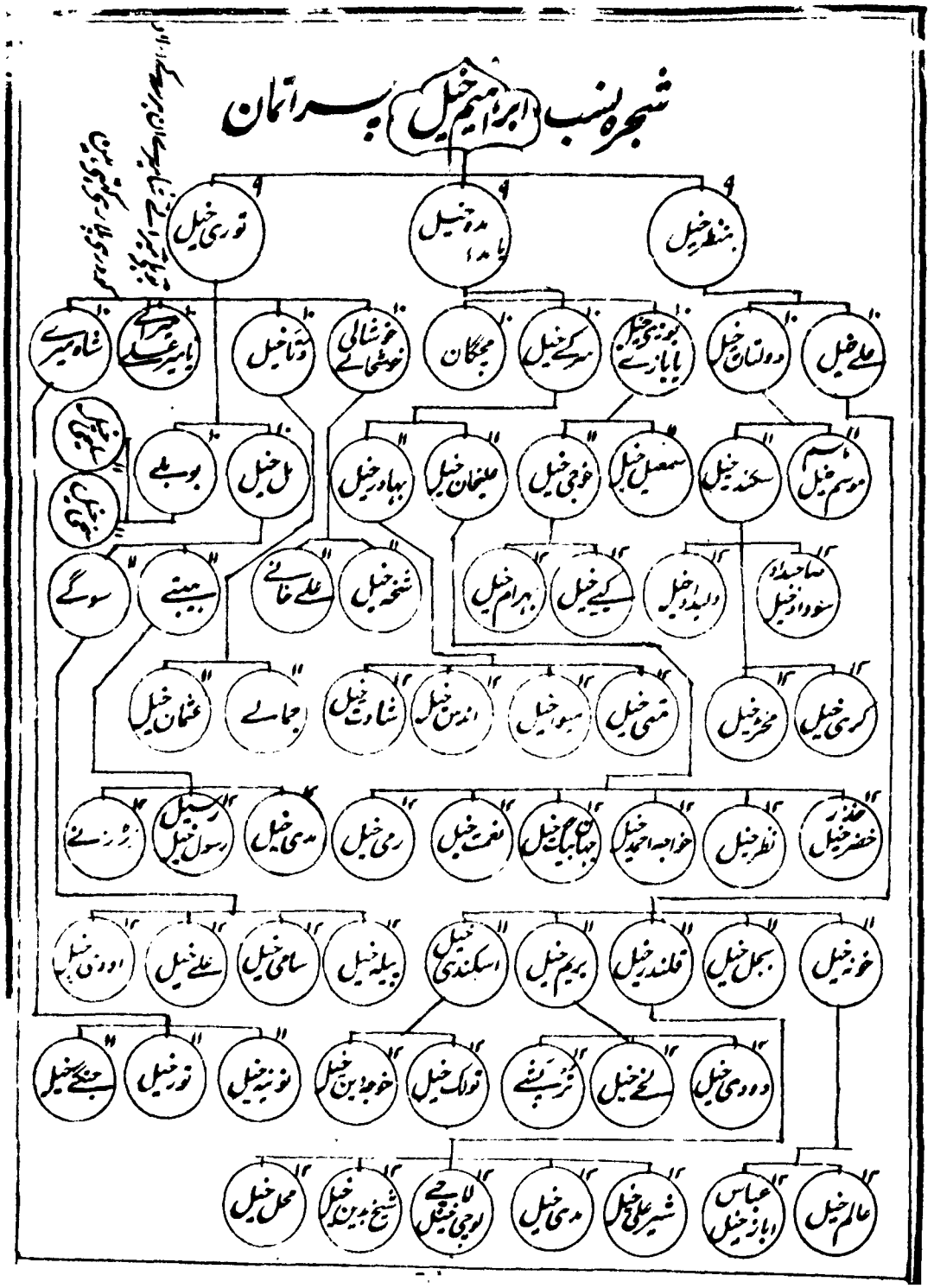
دیگر شاخہای قوم کرڑانی سکنہ خوست

قوم سبرے تین ہزار ملی چہہ سو لنڈر دہ سو ایکسو قدم ایکسو ہارون خیل ایکسو بہہ قومین داخل
جنہہ سپین گوند علاقہ گم خوست مین آباد ہین اور قوم ملکن جسکی چہار شاخین حسب ذیل ہین بکی خیل
نکٹ خیل شادی زئی ایوب خیل ہر چہار شاخ کی تعداد ایکہزار مرد اور قوم صادق دو سو علے شہ
ایکسو بکر خیل ایکسو لون خیل داخل تور گوند علاقہ خوست مین آباد ہین اور یہہ سب داخل قوم کرڑانی ہی اسواسطے
انکا حال یہان درج کیا گیا خوست کی ملک مین غلجی اور کرڑانی دو مختلف قومین آباد ہین اور زبان اور
رسم و رواج مین مطابق عموماً شاخہای کرڑانی داخل سپین یعنی سفید گوندکے ہین اور غلجی وغیرہ داخل تور
یعنے سیاہ گوند سمجہی جاتی ہین اور یہہ تور اور سپین دونون گوندی کی باہم سخت عداوت ہی تور گوندکے
مین قوم اسمعیل خیل اور سپین مین قوم تنی جسکا مفصل حال آگی آویگا شہو جنگجو ہین سکنای خوست کی بزیت
اور اخلاق خراب بتلاتی ہین لہو لعب اور واہیات پسند لوگ ہین اور نوخیز جوان کتنی عرصہ تک ریش
لوٹ بڑہنے نہین دیتی اور صاف رکہتی ہین خوست وال مخلوق کی خوراک مین زیادہ تر گندم اور جاول
اور مکی مستعمل ہے اور پوشاک اکثر کرپاس کی ہوتی ہی سر پر نیلہ دستار اور پیراہن نیلہ یا آبے رنگ
اور جوان آدمی اکثر سرخ اور زرد ابریشم کا کام اوسکی گریبان اور پشت تک کراتے ہین شلوار اکثر
سوسی کی مگر عمر رسیدہ سفید پارچہ کی پہرتے ہین اور عورات کے سر پر چادر اور پیراہن دراز جیسن دار
بمثل پوشاک عورات وزیری اور عورتین کم ستور ہین بدکاری بہت ہی سرمہ بہت لگاتے ہین اور
سوارے اور نیزہ بازی کی بہت شوق ہے ناچنا گانا بہت پسند کرتے ہین تیوہار اور خوشی کے
ایام مین ایک قسم کا ناچ جسکا نام بزبان خود مندار ہی مرد ناچتے ہین اور عزہ کرتے ہین عورات
پر عاشق ہونا بہت مروج ہی میلہ رہتی ہین علم کا شوق نہین رکہتی حلومت کابل سی باعث سختی حکام
موقع ناراض بلکہ نالان نہین متعصب مخلوق ہی ؛

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

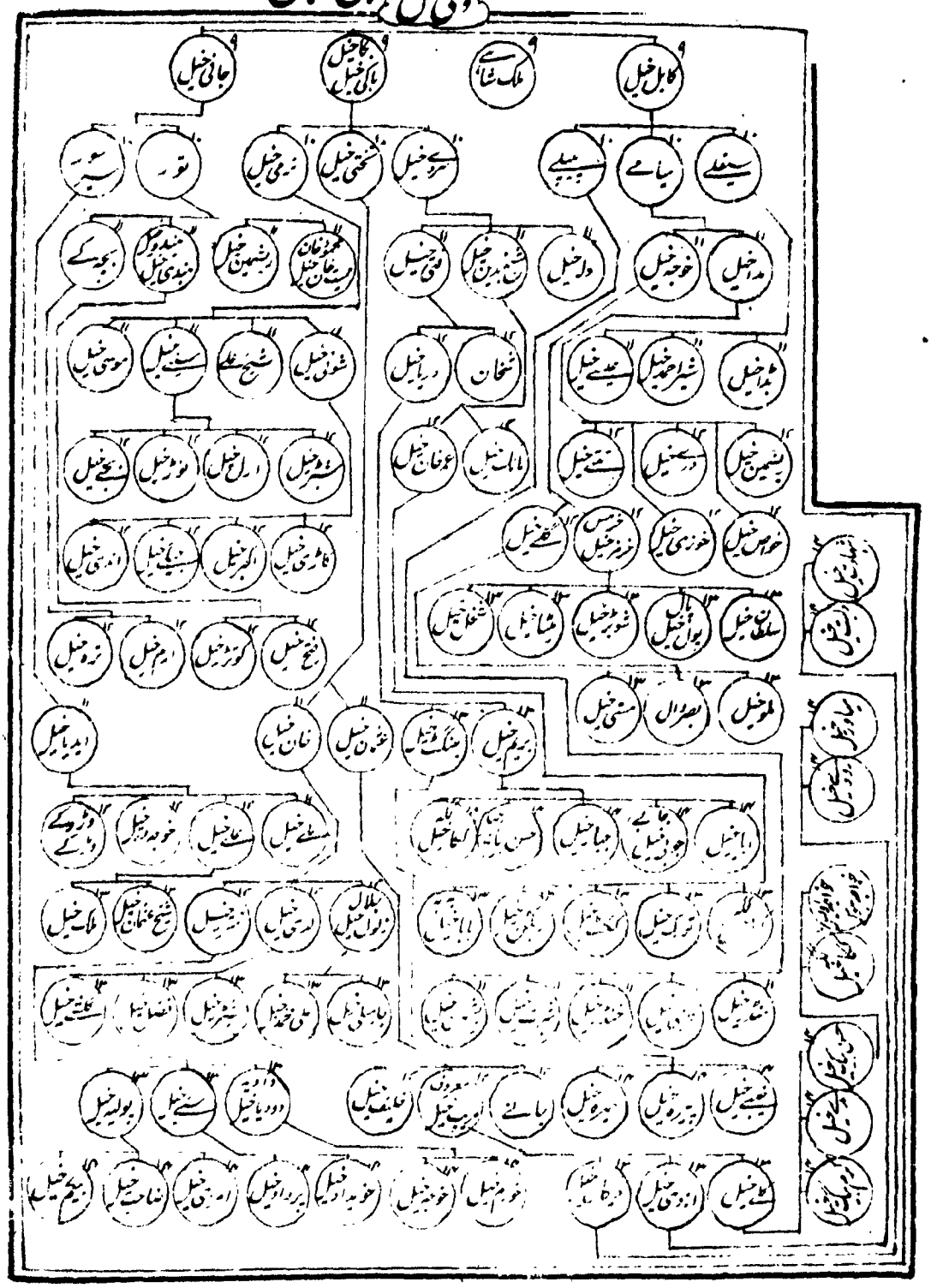


Courtesy www.pdfbooksfree.pk



Courtesy www.pdfbooksfree.pk

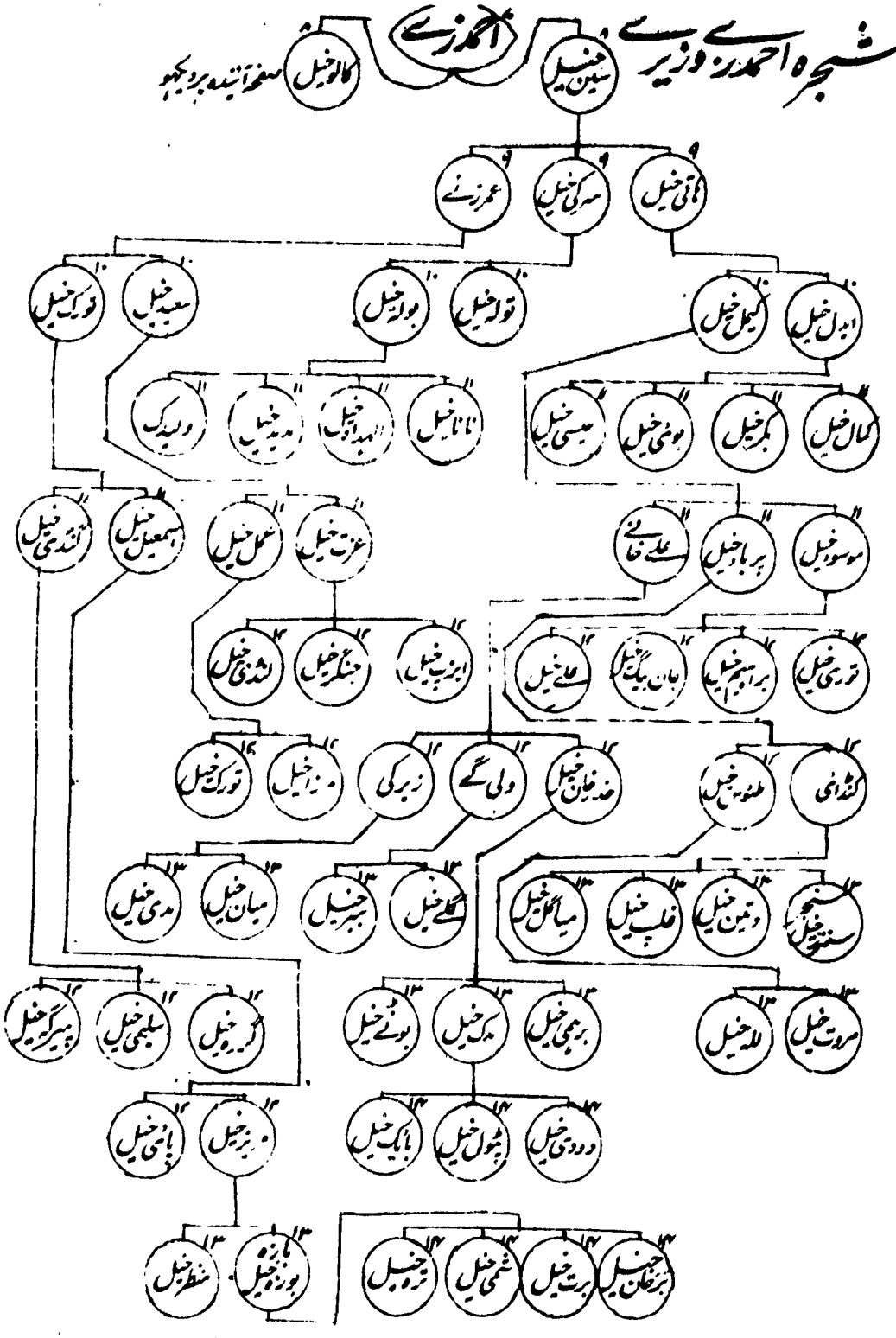
شجرۂ قبائل ابن اتمان



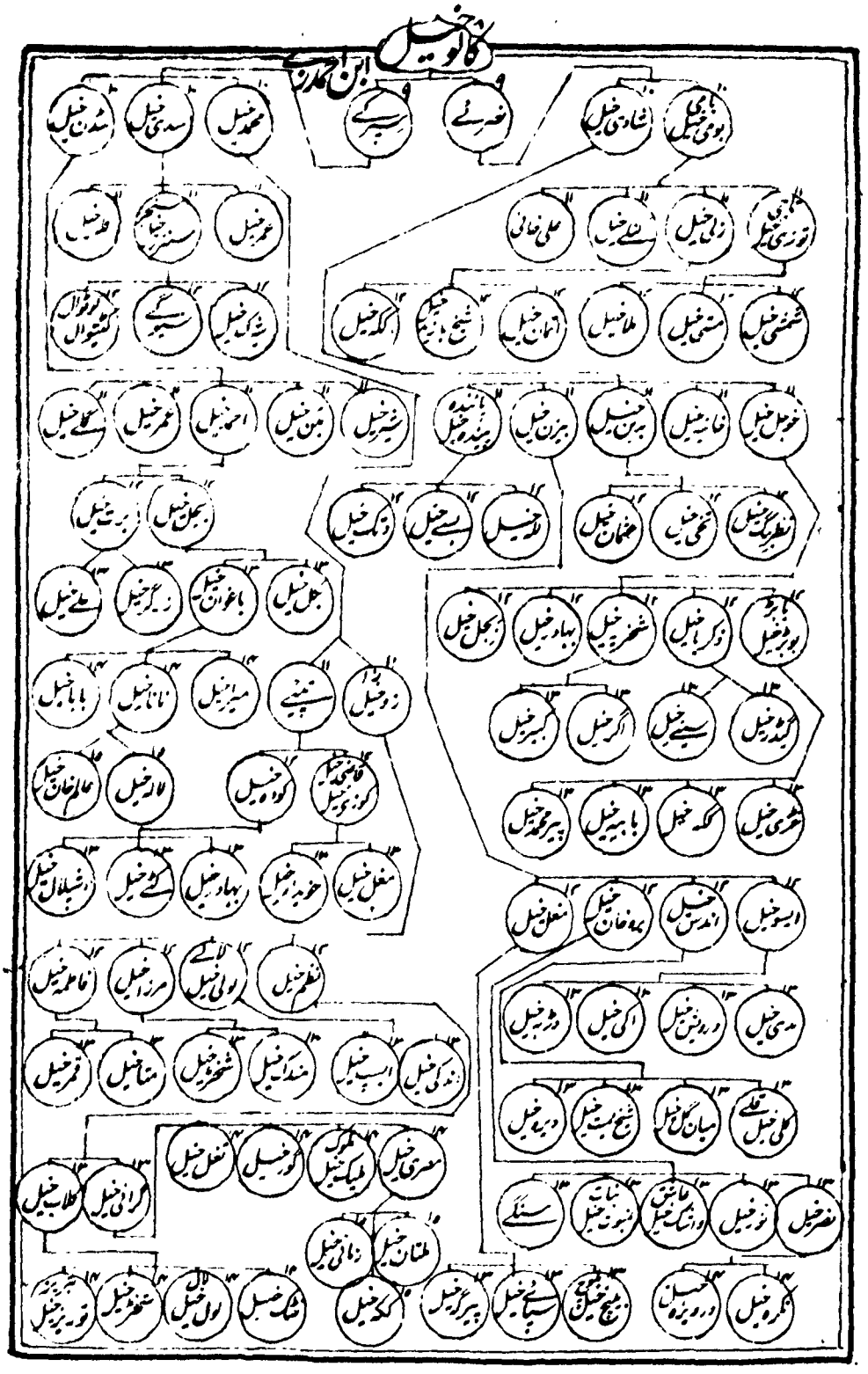
Courtesy www.pdfbooksfree.pk

شجرہ احمدزے وزیرے

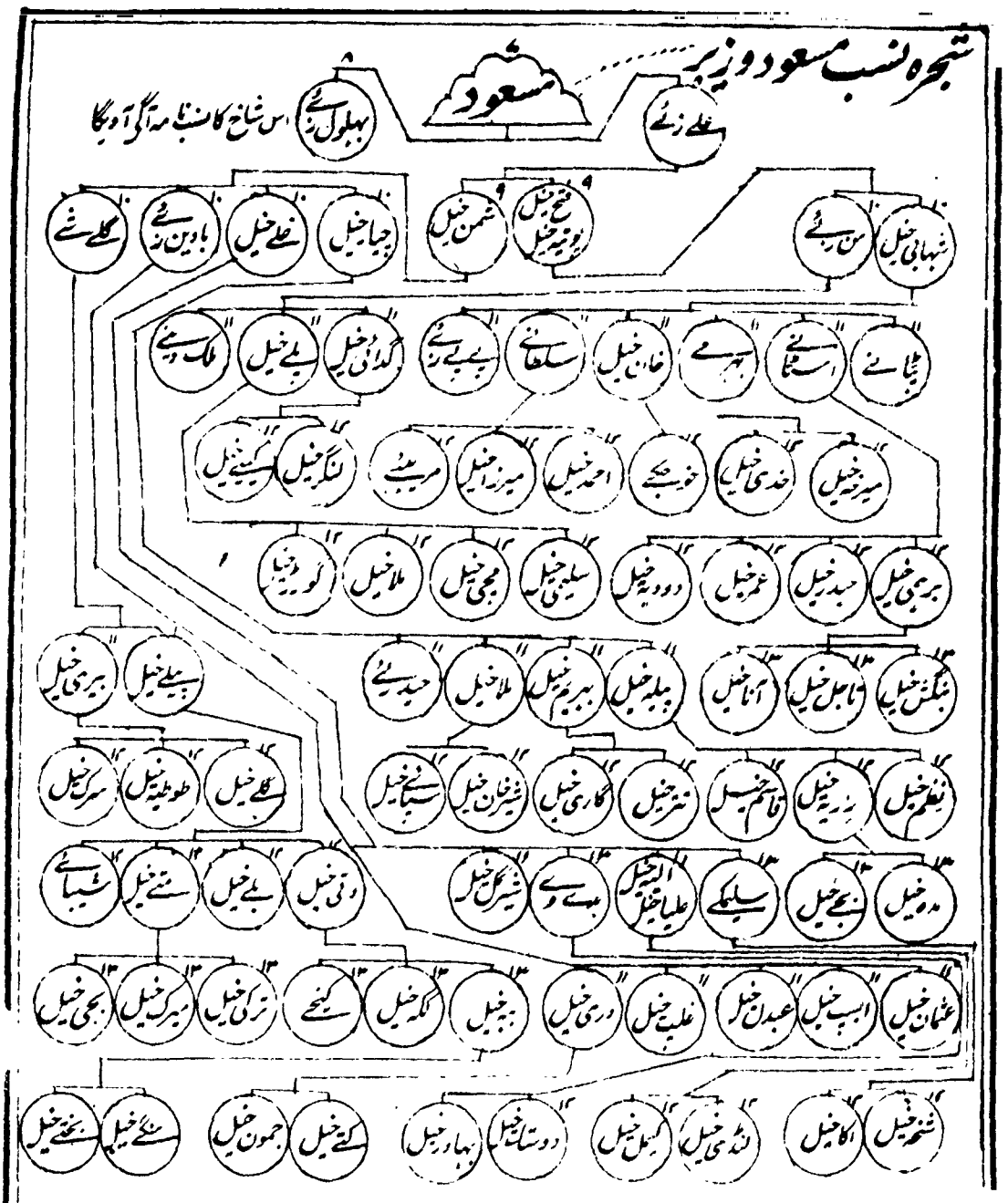
صفحہ آئندہ پر دیکھو



Courtesy www.pdfbooksfree.pk



Courtesy www.pdfbooksfree.pk



یادداشت

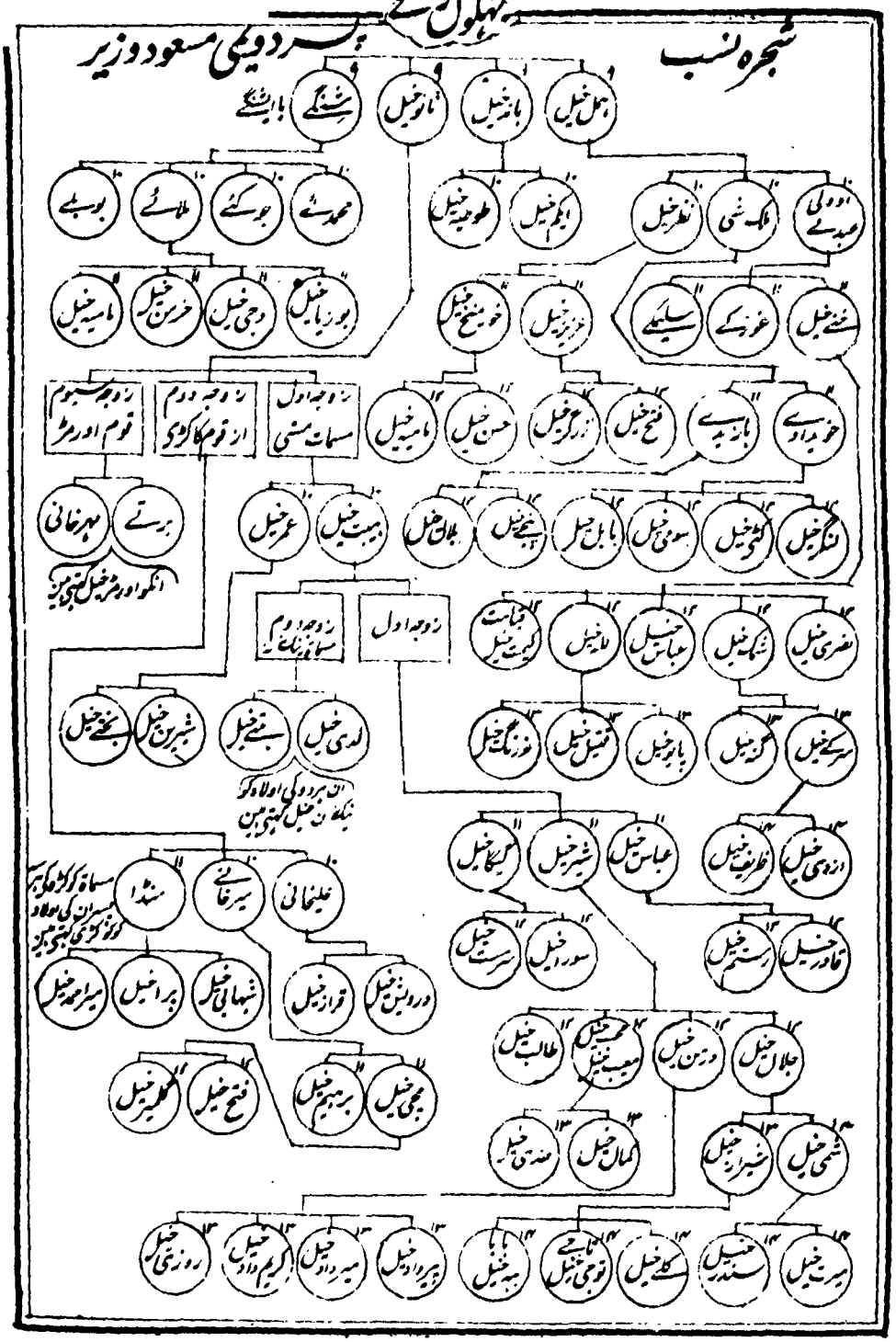
واضح رہے کہ دراصل مسعود کے دو بیٹے تھے ایک مسمی علی جس سے قوم علی زئی چلی ہے دوسرا بہلول جس کی نسل سے قوم بہلول زئی ہے علی کی دو پسر تھے ایک مسمی فتح جی اللہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

نام مزبور خیل و عوام مین پوتہ خیل ہی تو دوسرا سی سمن جسکی نسبت معروف ہی شمن خیل ہی در اصل شمن خیل یہی ملی ہی مگر بوقت حصول قبضہ ملک مقبوضہ
بسبب یاوہ وہی جنج کی تبدیلی مین نکو میسر ہوا اس سبب سے شاخ شمن خیل ذرا بنا علیحدہ نام پیدا کیا در حقیقتاً شمن سعودکا بیٹا نہین بلکہ پوتا ہی ہا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

شجرہ نسب پسر دیمی مسعود وزیر



Courtesy www.pdfbooksfree.pk

حال قوم وزیری

شجرونسب مفصل شاخوار اس قوم کا اوپر درج ہوچکا ہی یہہ شہرہ عام کہ وزیر جسکی نسل سی یہہ جرار قوم ہے کسی بادشاہ کا وزیر تہا مطلق غلط ہی دراصل وزیر اوس شخص کا اسم تہا جسکی اولاد یہہ قوم ہی جیساکہ اب بہی اکثر اس ملک مین وزیر یا امیر آدمیون کی نام رکہے جاتی ہین سو اسیطرح مسمی سلیمان نہیرہ کرزن نے اپنے فرزند کا نام وزیر رکہا جو مورث اعلی اس قوم کا ہوا وزیر مذکور کے دو فرزند تہے ایک کا نام خضر نے اور دوسرے کا نام لالے کہتی ہین کہ اوسوقت یہہ شخص شامل اولاد شیتک متصل کوہ شوال اور علاقہ برمل مین رہتی تہے اتفاقا مسمی لالی پسر دونمی وزیر سی شیتک کی اولاد مین سی کوی شخص مارا گیا تب لالی بخوف انتقام گیرے بہاگ کر نینگرہار کے ملک مین چلا گیا اور وہان جاکر شادی کرلے لہ اب بہی اوسکی اولاد سی ایک قوم موسوم لیلا یا لالی وزیر اوسطرف کوہ سفید کے نواحات مین آباد ہی باقی رہا مسمی خضری پہلا بیٹا وزیر کا جسکے تین فرزند ہوئے موسی معروف درویش اور محمود اور مبارک آخر الذکر کا بیٹا گربا زتہا موسی کو اسواسطے درویش کہتی تہے کہ وہ شخص پرہیزگار اور زاہد تہا کہ اب بہی اوسکی اولاد اوسکو ولی کامل سمجہکر اوسکی قبر پر جو علاقہ برمل مین ہی چڑہاوہ اور صدقہ گذرانتی ہین مگر افسوس کہ اوسکی اعمال نیک کی پیروی نہین کرتے موسی درویش کی دو پسر تہی ایک اتمان جسکے اولاد کو مجمعا اتمان زئی کہتی ہین دوسرا احمد جسکی نسل کو احمد زئی کہتی ہین اور اوپر سی ان دو کی نسل یعنی موسی کی ذریات کو شاملا درویش خیل یا درویش وزیری بہی کہا جاتا ہی اور وزیرے لوگ اپنی روزمرہ مین اتمان زئی اور احمد زئی کو شاملا درویش کی لفظ سی امتیاز دیتی ہین موسی کی دوسرے بہائی محمود کا بیٹا مسعود تہا جسکی نسب کو مسعود وزیر کہتی ہین اب سرحد پر جو قومین آباد ہین اونکی تفصیل یہہ ہے اتمان زئی احمد زئی مسعودان برسہ مین بہت شاخین اور شکوفی ہین جو شجرہ نسب سی معلوم ہون گی مولد اس قوم کا کوہ برمل تہا جو کوہ سلیمان کی ایک دمار ہی جیساکہ اس قوم کے تعداد مین افزونی ہوتے گئے ویسی ہی یہہ لوگ تدریجا اپنی ہمسایون پر بزور اتفاق خود غالب آکر پہیلتی گئے سب سے پہلی کوہ سلیمان کے پہاڑے علاقون مین سی علاقہ شوال اور اوسکی نواح اس قوم کے قبضہ مین آیا جہان پہلی قوم شیتک وغیرہ آباد تہے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اوسی عہد مین بباعث قحط سالی قوم اورمڑ جو شہر کانی کورم وغیرہ علاقہ متصلہ مین آباد تہے غیر آباد ہوکر اکثر علاقہ لوہ گروا قعہ ریاست کابل و دیگر ملکون مین چلے گئے قلیل لوگ اوس قوم کے رہگئے تہے قوم مسعود وزیری نے موقع پاکر یورش کری اور پہلی حملہ مین علاقہ بدر اور شہیر پر قابض ہوگئے کانی کورم وکلیز کی نواح پر قبضہ کرنے کے وقت اوس قلیل گروہ باقیماندہ اورمڑون نے جو مقابلہ کیا اوسسے وزیرے غالب آئی بعدش قوم بیٹنی کو بہی درہ ٹاک اور اوسکی متصلہ پہاڑون سے خارج کرکے اپنی قبضہ کو پہلالیا اور دوسری طرف شمال کی جانب شاخ اتمان زئی اور احمد زئی بڑہتے گئے اور جن مخالف قومون سے اونکا مقابلہ ہوا اونکی بی اتفاقی اور اپنی اتفاق کی سبب سے اونپر کامیاب ہوئے اور تدریجا اپنی حدود محروسہ کو بڑہاکر اوس ساری وسیع ملک پر متصرف ہوگئے جو فی الحال اونکی قبضہ مین ضلع کوہاٹ کی حد سے لیکر ضلع ڈیرہ اسمعیلخان کی سامہنے والہ درہ تک ہی طولاً پہمودہ فاصلہ اس سرحد کا ایکسو چالیس میل ہوگا مجمل جغرافیہ انکی ملک کا اس کتاب کے پہلے حصہ مین درج ہوچکا ہی مگر مولف کو منظور ہی کہ انکی بعض مشہور پہاڑی علاقون کا ذکر مفصل کیا جاوے ٭

علاقہ شوال

شوال سرسبز پہاڑون کی بیچ بطور وادی مشرق سی مغرب تک تخمیناً بارہ کوس طویل اور جنوباً و شمالاً چہہ کروہ عریض ہی خوب سرسبز اور درختان نشتر اور صنوبر یعنے چلغوزہ اور دیودار وغیرہ سی مملو سایہ اور گنجان جنگل اس وادی کی کنارہ کی پہاڑون پر بہت ہی بارش اکثر ہوتی ہی اور تین ماہ برف بہی پڑتی ہی اور بہت وزیرون کی پہاڑی علاقہ سی سوای کوہ پر غل شوال سرد جگہہ ہی اس وادی کی بیچ ایک نالہ کوہی موسوم بریالی جسمین کچہہ پانی بہی جاری رہتا ہی واقع ہی اس علاقہ کے سر کی طرف زمین موسومہ ڈبرہ میامی اور ملکشی کابل خیل وزیری کا ملک ہی اور کابل خیل سی نیچے بکاخیل رہتی ہین اور اونسی نیچے جانی خیل یہہ علاقہ قوم اتمان زئی کی شاخہا مندرجہ بالا کی ملکیت ہی اس تفصیل سی کہ نصف اوپر والہ کابل خیل اور ملکشی کا ہی اور دوسرا نصف نیچے کے طرف تین حصہ ذیل پر تقسیم ہے بکاخیل ایک حصہ جانی خیل ایک حصہ اور ملکشی ایک حصہ یہہ قومین ایلاق کی طور پر گرما کی موسم مین وہان لی جاتی ہین اور سرما مین اکثر نیچے چلی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

آتی ہین وہان زرعے زمینات بہی کہتی ہین ؛

علاقہ شکی

یہہ علاقہ پہاڑون کے بیچ ہموار بشکل وادی واقع ہی شمال مایل غرب سے جنوب مایل شرق تک تخمیناً گیارہ کوس طویل اور تخمیناً تین کوس اوسکا عرض ہوگا کنارون پر بہت درخت عمارتی وغیرہ ہین اسکے سرہ پر ملک زیمامی شاخہائی اتمان زئے وزیری اور داونسی نیچے شاد یخے خونیاخیل بدین خیل کا حصہ ہی اور داہنی پانین دو تک ہاتی خیل ہین اور ایک کنارہ پر سدن خیل بسیر کے رہتی ہین اور سب سے نیچے حصہ مین قوم مسعود وزیری کی شاخہائی بہلول زئی وعلی زئی آباد ہین ؛

علاقہ برمل

ملک وزیری کی غربے حصہ مین پہاڑون کے بیچ علاقہ برمل بطور وادی کی ہی مشرق سے مغرب کو تخمیناً اٹہارہ کوس اور تخمیناً چار کوس عرض ہوگا اس وادی مین اکثر زمین ہموار ہی اور کئی چہوٹی وادی اسکی متعلق ہین سب سے عمدہ قطعہ اس مین زمین مرغہ ہی جسمین سپینلے اور پیلی شاخین کابل خیل کی اور سیدگی زمین ہین زرعی زمینات اس علاقہ مین بہت ہین مگر برمل مین قبضہ وزیران ہر موسم مین نہین رہ سکتا زمستان مین اکثر قوم سلیمان خیل اور خزوٹی وغیرہ غلجی واسطے چراہی مویشی کی کوہ برمل مین چلے آتے ہین تب سوای کوٹ کی وزیرا ونکی خوف سے وہان نہین رہ سکتے اور موسم گرما مین وزیری لوگ اپنی مال مویشی اور رمہ وہان جا چراتے ہین سوای علاقہ مرغہ بلتے برمل مین قبضہ زراعت کاری وزیرونکا نہین ہے شروع موسم خزان مین اپنی مویشی کے گلے لیکر واپس چلی آتی ہین موسی درویش انکی مورث کی قبر بمقام زینداوڑ علاقہ برمل مین ہی اور وزیری اوسکا بہت ادب کرتے ہین ؛

رزمک

ایک چہوٹی اور عمدہ وادی چہہ کوس طویل اور چار کوس عریض معتدل الہوا قطعہ ہی اور اوسمین سمیت خیل اور توے خیل شاخ اتمان زئی وزیرے رہتے ہین

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

علاقہ شمم

بھی اوس کے ملحق ہی جسمین درخت اور سبزی بہت نہین ہی مگر آب وہوا اچھی ہی اور اوسمین
میت خیل اور برہیم خیل اور شاخہای اتمان زئی آباد ہین ٭

درہ خیسور

مشرقًا وغربًا طویل ہی ۔ ونق علاقہ دوڑ سے جنوب واقعہ ہی اوسکا پانی اچھا ہے خیسور کے سر پر میت خیل
اور وسط مین توری خیل اور نیچے تنگہ سین مین وڑوکے آباد ہین اور پانے خیسور کا
معتدل اور خوشگوار ہی ٭

شہرنہ

علاقہ دوڑ سے مغرب چھ کوس طویل اور ایک کوس عریض ایک چھوٹی وادی ہے شہرنہ مین مداخل
اور اوسی نیچے حذر خیل اور دوڑ کے متصل مغربی حد پر منز خیل شاخہائے اتمان زئی وزیری رہتی ہین ٭

شرکئے

درہ شکتو کے سر پر توری خیل اور مسعود وزیر کے مابین علاقہ شرکئے قوم عمر زئی وزیری کا وطن ہے

شیرۂ تلہ وغیرہ شمالی ملک

وزیرون کے ملک کا شمالی حصہ خراب اور ناقص ہے چھوٹے اور گرم پہاڑ ہین جنمین کوئی بڑا درخت سرد
ملک کا نہین ملتا اور برف نہین پڑتی درخت پولاہ اور بعض جگہہ زیتون اور بیلو کا درخت ہوتا ہے
اس جنوبی حصہ مین شیرہ و تلہ پہاڑون کے بیچ ایک اچھا وسیع میدان ہے مگر اسمین زراعت کاری
نہین کرتے میت خیل اور توری خیل اسپر قابض ہین علاوہ اسکے ڈنڈی جسمین میت خیل رہتے
ہین اور نالہ کیتو حسن خیل مدر خیل توری خیل کا مقبوضہ اور نالہ کرم علاقہ بنگش سے نیچے متفرق
کابل خیل اور خرخنے ملک شی قوم کا اور گیسنڈائی اور زنگڑہ گنگی خیل زلی خیل وغیرہ کا ہے شہیدان
توجیا خیل کا اور سپیرہ لگڑی سرو غابر غنو کوڑو سم خڑ سیند اتی خیل وزیرونکا ہے اور تل
وغیرہ زمینات مقبوضہ علاقہ بنون کا ذکر آگے آویگا ٭

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

علاقہ وانہ

یہہ علاقہ ملک وزیری کی جنوبی حصہ مین درہ گومل سے شمال اونچی پہاڑون مین واقعہ ہے کہ جنکی جنوبی سلامی کی ڈہال درہ گومل تک جاتی ہے وانہ ایک وادی ہے شمال سے جنوب کو پندرہ کوس لمبی اور تخمیناً چوڑی اسکے بیچ ایک توی یعنی نالہ ہے جسمین کچھہ پانی بہی جاری رہتا ہے یہہ نالہ جنوب کو جاکر گومل مین شامل ہوتا ہے اس نالہ کے دونو کنارون پر آبی زمین بہت عمدہ قسم کی ہے اور کل وادی قابل زراعت ہی مگر کل سے چہارم حصہ نہری رقبہ اور باقی بارانی ہے نہری زمین مین ہر قسم کی پیداوار ہوسکتی ہے اور علاقہ بنون کے زمین سے قسم مین مطابق ہی موسم اس علاقہ مین تابستان کو نہایت گرم ہے اور مچھر اس کثرت سے ہوتا ہے کہ آرام سے نیند نہین ہوسکتی علاقہ وانہ کے وسط مین قوم وزیری شاخ لودی مستقبل سکونت رکھتی ہے اور اونکا ایک قلعہ بنا ہوا ہے مگر اوسکی دیگر نواحات پر وزیری قابض ہوتی جاتی ہین زلی خیل شاخ احمد زئی وزیری جو درہ گومل کے مشہور راہزن ہین وہان ہمیشہ رہتی ہین اور گنگی خیل خجل خیل توجیا خیل ہاتھی خیل سرکی خیل بیزن خیل پانیدہ خیل خونیا خیل شاخہائے احمد زئی وزیری وہان تابستان کو جاتے ہین زمین موسومہ ڈب اور ہندی ہاتھی خیلون کی اور مشرق کی طرف شیشہ۔ بیزن خیل اور خجل خیلون کی ہے مگر وسط لودی تانی نہین چہوڑتی +

علاقہ بدر

ایک وادی ہے طولاً شمال سے جنوب مایل مشرق کو شہر کانی گورم تک پانچہ کوس طویل اور قریب ایک میل عریض ہوگی اسکے سر پر قوم تنگی وغیرہ شاخ ہا بہلول زئی مسعود اور کچھہ پانیدہ خیل احمد زئی اور باقی کل بیزن خیل احمد زئی رہتے ہین اور اونسے نیچے سڈن خیل شیر کے ہین اور نیچے پہر مسعودی رہتی ہین +

دیگر علاقجات مسعود وزیری

سوائے علاقہ بدر کے جسمین کچھہ مسعود رہتی ہین مسعودون کے ملک مین علاقجات ذیل قابل لکھنے کے ہین

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اول درہ جسمین مشہور شہر مکین ہین دوم حنوہ ثانی سیوم میدان چہارم دوہ توی جو بعد ملجانے بدر اور درہ کے نیچے دو توئی یعنے دونا کہلاتی ہے اور درہ تاک اندر کوہ اور کوہ باڑ خواہ بوڑاو زنگڑہ اور شہیر اور شکتو اور کڑ شتو ہین انمین متفرق دیہات کے اندر جو اکثر چھوٹے چھوٹے ہوتے ہین معمور و زیری آباد ہین +

مساکن قوم وزیری

یہہ قوم متفرق سکونت رکھتی ہین اور سوائے شہر مکین وجنید دیگر دیہات کے اکثر پہاڑی گانون انکے بیس گہر سے کم ہوتے ہین زیادہ تر گذارہ اس قوم کا جو ایلات یعنی کوچے ہین سیاہ خانہ یعنی کشر وتد مین جس کی تعریف آگے آوے گی اور پوزہی یعنے بوریا خانہ جو بطور سائبان کے ہے اوسمین ہوتا ہے نہایت تکلیف سے اور میدان علاقہ بنون مین ہمیر یعنی خس خانہ اکثر رکھتے ہین اور زیادہ جمع رہتے ہین اور پہاڑی وزیر مستقبل سکونت والی ہی گرچہ اکثر قشلاق اور ایلاق رکھتے ہین مگر قشلاق یعنی نرگا زمستانی کے واسطے اکثر چھوٹے چھوٹے پتھرون کے بنے ہوئے کوٹھے جنکا سقف بڑی موٹی اور مضبوط لکڑیون سے ہوتا ہے رکھتی ہین مگر بہت تنگ اور خراب اکثر مویشی بہی اوسی ایک کوٹھہ مین ہوتی ہے اور پہاڑون کی سلامی مین متفرق سکونت رکھتی ہین اور کوچی وزیر بہی جب ایلاق کے واسطے کشیر دی اور پوزی پہاڑ مین جا لگاتے ہین تو وہ بہی بدون خطرناک وقت کے متفرق ایک ایک دو دو کشیر دی اور پوزی اپنی اپنی زمین کی سرپہ یا اچھے چراگاہ مین جا نصب کرتے ہین +

ایجاد آئین وزیری

اب دیگر حالات متعلقہ اس قوم سے پہلے اوس بہگڑا آئین کی تشریح کی جاتی ہے جو اس قوم کا خانگی دستور العمل ہے واضح ہو کہ اس آئین کو یہہ لوگ باصطلاح زبان خود دودزیزونرخ کہتے ہین جسکا معنی وزیری عرف اور ہے اس آئین کے سبب سے اسمین اتفاق اور کار کیواسطے کافی ضبط رہتا ہے اور اسبات کیواسطے اون کا رواج اور اوسکا نتیجہ ایک دلیل ہے کہ آئین خواہ کیسی ہی ناقص ہو بہرحال بے آئینی سے بہتر ہے کہتی ہین کہ ابتداء مین اس قوم کے بیچ بہی مثل دیگر آزاد پشتون قومون کے کوئی دستور مقرر نہین تہا اور چونکہ یہہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

قوم خصوصاً شاخ احمد زئی واتمان زئی بطور خانہ بدوشان کوچی رہتے تھی جہان اچھی چراگاہ دیکھی وہان چند روز کیلئے ڈیرے لگاکر گذارہ کیا اور پھر اوس جگہہ سی مال مویشی لیکر چلدیا ایسی آوارہ گردی اوسکی حفاظت کے سبب سے اور دیگر قومون کی دشمنی کے باعث سی ضرورت پڑی کہ واسطے اتفاق اور انفصال معاملات باہمی کوئی رواج مقرر کیا جاوی ایسے وقت مین ایک مقدمہ مابین فرقہ شادی خیل و فرقہ سپیر کے وزیران ایسا برپا ہوا کہ جس سے نفاق قوم نمودار تھا یعنی ایک عورت ناکتخدا سمات گرانی قوم شادی خیل کی محمد خیل سپیر کی گھر بدون رضامندی والدین جلی آئی تہی اور اوسکے واپس لیجانے کے واسطے شادی خیل لشکر اپنی قوم کا جمع کرکے محمد خیلون پر چڑہ آئے تہے اور قریب تہا کہ دونون فرقون مین شدید کشت خون ہوا اوس تنازعہ کے فیصلہ کے واسطے اکثر ملکان کلان ہر ایک شاخ وزیران جمع ہوئی اور اوسکو چہگڑہ کو صلح سے طے کرکے جہت انتظام آیندہ اس آئین کو ایجاد کرکے اوسی مجمع مین تقریر کی گئی اور سب نے اسکی اتفاق کیواسطے دعا خیر کری اوس جرگہ مین بڑے ملک اور راہ آئین کی زیادہ موجد و صلاح کار مسمیان اسکندر ولد مدی قوم توری خیل و جبر ممیت خیل و کاجی کابل خیل باعانت دیگر ملکان سپہ بعض ہوشیار آدمی اس قوم کے کہتے ہین کہ دس یا بارہ پشت گذرے ہین جبکا عرصہ تخمیناً تین سو برس سی کچھہ اوپر ہوگا جب یہہ آئین بنا کر جاری کی گئی اور اب تک مروج ہے ناظرین باخبر کو دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ اس رواج مین کوئی کوئی اصول شرع اور کچھہ پورانے وقت کے بی سر و پا دستور کو ملاکر ایک عجیب ڈہنگ کی آئین کو اپنی قوم کے حالات و طبائع کے موافق بنا لیا ہے جسکو ذیل مین قلمبند درج کیا جاتا ہے ✣

آئین وزیرنے

اوّل قتل اگر کوئی شخص کسی مرد کو جان سی مار دیوے تو مقتول کے وارثان کو اجازت ہے کہ قصاص مین قاتل کو مار کر اوسکا گھر باہر لوٹ لیوین اگر فوراً ہاتہہ نہ پہونچی تو جب دسترس ہو خواہ راستہ پر یا لہر مین چوری یا زوری جیسا موقع ملے اوسکو قتل کرین جب تک اصل قاتل زندہ رہے تب تک جائز نہیں ہے کہ بدلہ مین اوسکے پسر یا کسی دیگر رشتہ دار کو مارا جاوے اگر وہ قاتل اپنی موت سی پہلے فوت کرنے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

نیکی یعنی صلح جسکا ذکر آگے آوے گا مرجاوے تب وارثان مستوان مقتول قصاص ہین اوسکے فرزند نرینہ یا
یا اوسکے بھائی اگر وہ نہون تو جو قریب تر وارث نرینہ قاتل کا میراث خوار ہو ایک کس کو مار سکتے ہین الغرض
حق قصاص کا بدون نیکی یعنی صلح کرنے کے اپنے ہاتھ نہا آتا ہے مگر عورت کو مرد کے قصاص ہین نہین
مارتے ✤

امتیاز آلۂ قتل

بندوق سی مانا یا ایک ضرب چھورا یا خنجر یا پتہرون سے ہلاک کرنا یا گلو سے گھونٹنا یا ذبح کرنا یہہ سب
مرگ برابر ہے الا تلوار کے زخمون سی قتل کرنا سب مرگون مین سخت سمجھکر اسکا یہہ امتیاز کیا ہے کہ اگر
کوئی آدمی بندوق یا اور آلہ سے قتل کیا جاوے تو اوسکے معاوضہ مین قاتل کو تلوار کے متعدد زخمون سے
مارا جاوے تو اوس معاوضہ لینے والہ کو مبلغ ایک سو روپیہ وارثان مقتول ازضربات تلوار کو دینا پڑیگا اگر پہلا
اور پچھلا دونو مقتول تلوار سی ماری گیے تو پھر کچھ امتیاز نہین ہے عمومًا ان مین چھورا سی مارنا زیادہ مروج ہے

پاداش قتل عورت

اگر عورت کو بیگناہ مار دیا جاوے تو بھی قاتل پر قصاص لازم نہین ہے اوسکا معاوضہ یہہ ہے کہ قاتل کا
پاؤن دہنا یا ناک کاٹ دیوے سبب اسکا یہہ ہے کہ عورت کو مرد کی رتبہ مین نصف سمجھتے ہین ✤

طریق صلح قتل

واسطی صلح قتل مبلغ ایک ہزار دو سو دمڑہ نیک یعنی خون بہا مقرر ہے بخوف انتقام جسکے غایت کمی کو
میعاد نہین اکثر قاتل خواہان صلح ہوتا ہے الا وارثان مقتول صرف ایسی صورتون مین صلح کرنے پر راضی
ہوتے ہین اول سمجھین کہ ہم کم قوت ہین اور قصاص لینے کیواسطی ہاتھہ نہین پہونچیگا دوم اگر قاتل کو مار ڈالا
تو اوسکے وارث زیادہ قوی ہین بدی سی باز نہ آوینگے یا آنکہ قاتل نے کسی اور قوم کے پاس جا پناہ لی
ہو اور فرقہ پناہ دہندہ زبردست ہے جب وارثان مقتول صلح کرنے پر راضی ہوئے تو طریق صلح یہہ ہے
کہ قاتل کا باپ یا بھائی یا کوئی رشتہ دار معہ چند ملکان اپنی قوم یا فرقہ پناہ دہندہ بطور جرگہ نہ وایہ یعنے
روے آور ہمراہ لیکر وارثان مقتول کے پاس جاکر ایک ہزار دو سو خون بہا جسکو بزبان خود دمڑہ نیک
کہتے ہین دینا کرتا ہے واضح رہے کہ یہہ ایک ہزار دو سو صرف برائے نام اور دباؤ کے تعداد مقرر ہے دراصل

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اسقدر زر نقد دینے نہین پڑتے بلکہ اس تعداد کی معاوضہ مین جنس کم قیمت بہت زیادہ بیع کے نام پر بلکہ ان فرقین کی تجویز سے دلائی جاتی ہے جیسا کہ ایک عورت خواہ شیر خوار طفلک ہی ہو تو بھی ایک سو کے عوض اور فی اسلحہ بندوق یا تلوار اگرچہ وہ حقیقتاً دو روپیہ کی ہو تو بھی عنک اونی راس بھیڑ بکری خواہ گوسالہ دو سالہ ہو تو بھی عنک اور بھیڑی بکری فی شاخہ پس اس قسم کی جنس دیکر ایک ہزار دو سو کا نام پورہ کر دیتے ہین جب اسطرح نیکی ہو جاوے تو پھر حق قصاص نہین رہتا مگر بعض اوقات ایسا بھی ہو جاتا ہے کہ بعد نیکی بھی قصاص لیکر بجنس مال نیکی واپس دیدیتے ہین مگر اس دفعہ کا استحقاق اوسوقت ساقط ہو جاتا ہے کہ جب اصل قاتل مر جاوے یا بجنس مال نیکی موجود نرہے اور عورت کا خون بہا مرد کے خون بہا کے نصف یعنی چھ سو ہے باقی شرائط مطابق اوسکے ہین +

طریق تحقیقات قتل

اگر کوئی شخص رات کو مارا جاوے یا کوئی گواہ رویت نہو یا کسی اور وجہ سے از قسم مفروری وغیرہ قتل کا جرم ظاہراً کسی پر ثابت نہو اور وارثان مقتول باحتمال عداوت یا کسی اور وجہ سے کسی پر شبہ کرین اور شخص مشتبہ منکر ہو تو چاہیئے کہ معرکہ ملکان مین اوس مشتبہ کی قوم کا ایک سو مرد علیحدہ علیحدہ قسم قران شریف کی اوٹھاوین کہ یہہ مشتبہ اس جرم کا مرتکب نہین ہوا اور ہمکو اسکی بیگناہی کی تسلی ہے تب وہ مشتبہ بری ہے اگر سو آدمی قسم دینے کیواسطے پورہ نہو سکین تو جتنے آدمی موجود ہو سکین مکرر مکرر قران اوٹھاوین کہ جملہ سو دفعہ قسم کیجاوے مثلاً بیس آدمی ہین تو اون مین سے ہر ایک پانچ پانچ بار حلف قران مجید صفائی مدعا علیہ کا اوٹھاوین گے کہ جملہ سو قسم پوری ہو جاوے درصورتیکہ ایسا کوئی گواہ صفائی ملحوظ مشتبہ ہو تو خود وہ مدعا علیہ فدوی کے بعد کلام اللہ شریف پر سو دفعہ ہاتھہ لگا کر قسم اوٹھاتا جاوے کہ مین مرتکب اس جرم کا نہین ہوا تو بس وہ بری ہے اگر قبل از اس قسم کے تحقیقات کر وارثان مقتول مشتبہ آدمی کو بدون ثبوت ظاہری قصاص مین ہلاک کر دیوین تو وہ بھی بانی بریت اوسیطرح سو آدمی یا چند آدمیون سے یا خود سو دفعہ حلف قران مجید اسبات کی کرینگے کہ فی الواقعہ قاتل تھا جسکو ہمنے مارا اور سوائے اسکے قصاص کے اور کچھہ عداوت اس سے نہین تھی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کرسکتے ہین تحقیقات قتل عورت مین صرف پچاس حلف کافی سمجھتے ہین اگر بعد اوٹھانے سو یا پچاس قسم کے پھر بھی مارد یوین تو یہہ فعل داخل قتل عمد ہے اور اوسپر آئین قتل عمد جاری ہوگی ✦

پاداش ضرر جسمانی

یہہ لوگ ایسی ضرر کو جس سے کوئی اندام مثلاً ہاتھہ یا پیر یا ناک کاٹا جاوے یا آنکھہ اندھی ہوجاوے یا نیم مُڑے یعنی نصف مُردہ کہتے ہین اسکا بدلا اوسیقدر ضرر پہونچانا ہے جسقدر ضرر رسیدہ اوا کو پہونچا تہا اور اگر صلح ہوجاوی تو نیم مُڑے کا پورا بینے خون بہا سے نصف حق چھہ سو روپیہ کی جنس ضرر رسیدہ کو دینی پڑے گی اگر بالکل عضو بیکار نہو مگر کسیقدر کم قوت اور ناکارہ ہوجاوے تو حسبقدر نقصان پہونچے اوسیقدر حسب رسد معاوضہ بھی ملیگا مثلاً نصف قوت ہاتھہ کی کم ہوگئی تو اصل معاوضہ سے نصف ناغہ کم ہوگا سوائے بیکاری عضو باقی زخمون کیواسطے حسب ذیل ناغہ بمعنی جرمانہ معین ہے سر پہ تلوار یا چھرا سے زخم لگی تو فی انگشت زخم پہنچے للّٰہ ناغہ اور پتھر سے سر پہ زخم ہو تو فی انگشت عنہ اگر بندوق یا تلوار یا خنجر کا زخم چہرہ یا پیشانی یا گردن پر لگے تو فی زخم خفیف فقہ روپیہ جرمانہ اگر ان ہی آلہ کے ساتھہ کمر سے اوپر ساعدین اور گردن کے نیچے تک زخم پہونچی تو فی زخم سو روپیہ اور کمر سے نیچے پانو تک فی انگشت عنہ ناغہ ہے زدوکوب خفیف جس سے کوئی ضرب نہ پہونچی اوسکے مبادلہ مین مدعی کو چاہیے کہ کسی اپنے بھائی یا دیگر مددد ہندہ کی ہمراہی مین مدعا علیہ کو پکڑا اور زمین پر گرا کر ذرہ سا دبا دیوے اس امر کو شرمندہ کرنا کہتے ہین جب اسطرح گانو کے چند آدمیون کے سامنے مدعا علیہ کو شرمندہ کردیا تو پس مدعی کی حق رسی ہوگئی اگر مدعا علیہ اسطرح شرمندہ ہونا نہ چاہیئے تو اوسکو اختیار ہے کہ تین روپیہ مدعی کو ناغہ دیکر صلح کرلیوے چنانچہ اس شرمندگی سے سبکی سمجھکر تین روپیہ ناغہ دینے پر راضی ہوجاتے ہین ✦

سزائی زنا بجبر

اگر کوئی شخص جبراً کسی عورت سے زنا کرے تو عورت بری اور زانی کا ناک یا پانو کاٹ دیا جاتا ہے اس جرم کے ثبوت کیواسطے اگر گواہ رویت ہو تو بہتر ہے ورنہ وہ عورت مظلومہ وقوع جرم سے تین روز کے اندر اپنے موضع کے لوگونکے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

مجمع مین کہہ دیوے کہ فلانہ شخص اسیطرح اس جرم کا مرتکب ہوا ہے تو بس یہہ ثبوت کافی ہے الا اگر مدعا علیہ عذر کرے کہ عورت نے عداوت سے یہہ الزام لیا ہے تو پھر اوس عورت کا وارث مثلاً شوہر یا باپ یا بھائی اور خود وہ عورت قران شریف کا حلف کرینگی کہ عداوت سے یہہ تہمت نہین لگائی گئی تو پھر کوئی عذر مدعا علیہ کا نہین سنا جاتا در صورتیکہ عورت سہ روز تک اس دعوی کو ظاہر نکرے تو بعد اس میعاد کے دعوی زنا بجبر نا مسموع ہے ؛

پاداش جرایم متعلق مال

اول چوری اگر کوئی شخص اپنے وزیران سے کسی کا مال چرا دی تو اوسکی یہہ سزا ہے کہ بجنس مال مسروقہ واپس دیوے بشرطعدم موجودگی مال مسروقہ کے دوگونہ قیمت ادائے کری اور علاوہ اسکے ناغہ یعنی جرمانہ مین ایک گوسفند قیمتی صدر سارق واسطے خوراک مدعی اور اوسکے ہمراہیان کے حلال کریگا یا صد روپیہ نقد دیوگا اور نیز ایک ٹبہ بھی مدعیکو دیوگا ٹبہ کا معنی یہہ ہے ایک دختر مجرم کی جو ابھی تک پیدا نہین ہوئی مگر آیندہ کبھی پیدا ہوگی مدعا علیہ لتہا ہے کہ آیندہ جو پہلی دختر پیدا ہوگی وہ مدعیکو دیون کا پس اگر وہ دختر کبھی زندہ پیدا ہوکر مرجاوے تو مدعی کا حق اوسکے مرجانے سے ساقط ہوگیا بشرطیکہ وہ پیدا نہو تو مدعا علیہ کے پسر پر بعینہٖ قرضہ ہوجاتا ہے اور اوسکو دینی پڑتی ہے یا بیع ادا کرنی پڑتی ہے قیمت ٹبہ کی فی ٹبہ ۱۰۰ روپیہ ہے اگر مدعا علیہ کہے کہ مین ٹبہ دینے کا اقرار نہین کرتا یا پیدا نہین ہوتا تو اوسکے معاوضہ مین ۱۰۰ دیکر برات حاصل کرسکتا ہے الا اگر مدعی کہے کہ مین ٹبہ نہین لیتا تو ٹبہ کی قیمت نصف ہوجاتی ہے ۵۰ گویا قیمت ٹبہ کی بلحاظ خواہش مدعی یا مدعا علیہ کم وبیش ہوسکتی ہے اگر سارق تعداد مین ایک سے زیادہ ہون تو ہر ایک پر ایک ایک ناغہ گوسفند اور ایک ایک ٹبہ لازم آتا ہے مگر مال مسروقہ ایک ہی دفعہ یا اصل یا دوگونہ لیا جاتا ہے بشرطیکہ مدعا علیہ اس آئین کی تعمیل بطور صلح کرنے پر راضی نہو تو مدعیان کو اختیار ہے کہ مدعا علیہ یا مدعا علیہم کے مال مویشی کو شوبلہ ژوبل کرین لفظ ژوبلہ سے باصطلاح زبان وزیران اوس مال مویشی وغیرہ حیوانات خانگی کو جان سے ماردینا مراد ہے جو مدعیان مدعا علیہم کے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

مال کو بعلت چوری یا غارت گری راہزنی نقصان رسانی مال مبتغہ وارد ضرر رسانی ہمسایہ یعنی بناہ گیرندہ بصورت عدم تعمیل آئین نیکی ہلاک کرین جب اسطرح ثبوت ہوجاوے تو پھر مدعی کا کچھہ استحقاق ناغہ وغیرہ نہین رہتا گو اوس ثبوت مین مدعا علیہ کی ایک ہی بہیڈی ماری جاوے بلکہ اگر ثبوت کی نسبت سی مدعا علیہ کے مال مین جاکر تلوار میان سے نکالی جاوے تو بھی مدعی کا شرم ناغہ پورا ہوگیا +

طریق تحقیقات چوری

اگر بجنس مال مسروقہ موجود نہو اور نہ کچھہ دیگر ثبوت ظاہری ہووے مدعا علیہ مشتبہ منکر ہے تو ایسی حالت مین باتمیاز وقت سرقہ اسطرح تحقیقات کیجاوے گی اوّل مدعی دعویدار ہے کہ میرا مال بوقت شب بذریعہ نقب یا اور طرح چوری گیا ہے تب مدعی کو دو گواہ ثبوت سویت یا قرائن پیش کرنے چاہیئے بشرط عدم موجودگی گواہان مدعا علیہ منکر کو قران مجید کا حلف دیا جاوے اگر وہ حلف کرگیا تو بری ورنہ چور ہے اگر شخص ماخوذ مشہور بدمعاش یا سارق ہو تو حسب درخواست مدعی گرم لوہا یا گرم پانی سے اوسکو آزمایا جاویگا دوم اگر مدعی کہتا ہے کہ چوری میری دن کو ہوئی مدعا علیہ مشتبہ منکر ہے تب مدعی قرآن کا حلف کرے کہ مجھکو بصدق دل یقیناً معلوم ہے کہ میرا چور یہی ہے تو بس بدون کسی اور ثبوت کے مدعا علیہ مذکور پر جرم ثابت ہوکر قیمت مال مسروقہ معہ ناغہ وغیرہ ادا کرنی پڑے گی صرف اسقدر رعایت ہوگی کہ قیمت مال مسروقہ دوگونہ نہین لی جاوے گی +

پاداش ڈاکہ زنی وراہ زنی

اگر کوئی وزیر اپنی قوم مین سے کسی کی بہیر یعنے قافلہ کو جو موسم گرما کے شروع مین کوہ شوال و برمل وغیرہ کو جاتے ہین یا واپس آتے ہین لوٹ لیوے یا دست اندازی کرکے نقصان پہونچاوے یا کسی گانو یا کثیر دے سی بطور غارت گری کچھہ مال لے جاوین تو اوس بہیر یا گانون مین سے ہر ایک شخص شاملاً یا منفرداً اختیار رکھتا ہے کہ مرتکبان مین سے ہر ایک کی مال مویشی از قسم شتر گھوڑا گائی بہیڈی بکری جو ملے اوسکو ہلاک کرکے رسم شورہ پورہ کرے جب اسطرح شورہ ہوجاوے تو مدعیان کی شرم یعنی ہتک عزت اور مدعا علیہم کے جرم کا مبادلہ ہوجاتا ہے الا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

مال غارت شدہ کا پورا یعنی حق بدستور مرتکبان کے ذمہ رہتا ہے بصورتیکہ قبل از ارتکاب رسم زوبلہ مدعا علیہم صلح کرنی چاہین تو اسطرح ممکن ہے کہ بعوض شرم وجرم اٹھارہ عورتین جنمین سے نو زوولی یعنی زائیدہ شدن اور زنیہ یعنی جو اب تک پیدا نہین ہوئین مدعیکو دیوین اگر عورتین نہ ہون تو فی عورت زوولیہ مبلغ ۲۵ روپیہ اور فی شیہ غیر زائیدہ وغیرہ جانیکے عوض مبلغ ۱۲ روپیہ اصل مال مسروقہ وغیرہ کو دیکر چھٹکارا دین مگر ملحوظ رہے کہ اس ناغہ کے معاوضہ مین بھی اوسیطرح جنسکا اکثر خرچ ہے جیسا کہ خون بہا مین ✦

پاداش نقصان سماوی مال

اگر کوئی شخص قوم وزیر مین سے کسی کے مویشی کو بذریعہ زہر دہی وغیرہ تلف کرے تو مطابق آئین چور کے اوس سے پیش آنا چاہیئے اگر درختان میوہ دار کے کاٹنے سے نقصان ہونچا دی تو فی درخت مین دار سو روپیہ ناغہ ہے اور کوٹھہ یا کشتی لوگا دینے کے بدلہ مین بھی ایک سو روپیہ معین ہے علاوہ اسکے قیمت مال سوختہ کی مرتکب کو دینی پڑی گی اگر اوس آتش زدگی مین کوئی آدمی مرجاوے تو مجرم پر جرم قتل عمد عاید ہوکر آئین قتل کے مطابق تعمیل ہوگی مگر اسمین اتنی شرط مطلوب ہے کہ مرتکب کو ارتکاب کے وقت اتنا معلوم ہو کہ جس کوٹھہ یا کشتی مین آگ لگاتا ہون اس مین انسان خفتہ یا بیدار موجود ہے ✦

طریق بدرقہ

بدرقہ لفظ مشہور ہے جب کوئی شخص راہگذر خواہ کسی مذہب یا قوم کا ہو اور وہ کسی وزیر کو کچھ معاوضہ دیکر یا دوستانہ بطور بدرقہ ہمراہ لیکر انکے ملک کے راستہ پر جاوے اور اوسکے مال یا جان کو کوئی وزیر باوجود موجود اور مانع ہوئے بدرقہ کے نقصان پہونچا دے تو اوس بدرقہ اور اوسکی قوم کا مرتکب پر مثل آئین غارت گری استحقاق بدلہ لینے کا ہوتا ہے وزیری بدرقہ ہیچ بہت اعتبار نہین چاہیئے ✦

ہمسایہ داری

سوائے رعیت ہمسایہ کے یہہ لوگ اوسکو بھی ہمسایہ کہتے ہین کہ جو شخص دوسری جگہ کوئی جرم کرکے بھاگ کر کسی قریہ وزیران مین جا پناہ لیوے طریق ایسی ہمسایہ ہونے کا یہہ ہے کہ شخص مفرور ایک گوسفند ذبح کرکے گانو یا دہندہ کے ملک یا اور معتبران دیہہ کو کہانا کہلا کر اونسے کہتا ہے کہ مین نے فلانے آدمی کا یہہ گناہ کیا مثلاً قتل یا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

چوری یا زناکاری یا عورت بھگالانا اب مین تمہارا ہمسایہ ہون جس جس شخص نے اوسکی روٹی کہائی تہی وہ ہر ایک فرداً اور شاملاً اوسکو اپنا ہمسایہ سمجھکر شریک ہوجاتا ہے اگر وہ مفرور اونکا ہم قوم ہے تو جہان تک ممکن ہو صلح کرانے کے واسطے حسب آئین وزیری کوشش کرتے ہین اگر صلح نہ ہوا و بحالت ہمسائگی اوس مجرم مفرور کو کوئی اونکا ہمقوم نقصان اور ضرر پہونچاوے تو اوس شخص پر ہمسایہ والون کا سترم جیسا کہ غارتگری کے جرم کے واسطے ہے ویسا ہی ہوگا سوائے مجرمان مفرور کے دوسرے قسم کا ہمسایہ وہ ہوتا ہے کہ جسکا کچھہ حق ہمسایہ قواعد آئین وزیری کے یا قرضہ یا زمین کسی دوسری اپنی ہم قوم سے لینا ہوا ور وہ شخص مرد سے اوانکرے یا کسی فعل کا مرتکب ہوکر موجب دعوی مدعی فیصلہ اوسکا حسب رواج وزیری نکرے تب وہ مدعی کسی زبردست آدمی یا قوم کا اوسی رسم کے ساتہہ جیسا کہ اوپر درج ہے ہمسایہ بنکر انتقام اور بدلہ اونکی مدد سے لیتا ہے اسمین شک نہین کہ ہمسایہ گریکا تنگ اس قوم مین بہت ہے اور اسکی باعث ہے اونکے اوناحقون مین یہہ بہی ایک بڑا ناحق ہوتا ہے الا اونکا اپنے قوم کے ربط وضبط کے واسطے اور آئین مروجہ کی تقویت کیواسطے مفید ہے کیونکہ جب ایک شاخ مین سے کسی شخص نے گناہ کیا تو دوسرے شاخ والے اوسکو مدد دیکر اخراج ملک اور نقصان سے بچاتے ہین اور اونکے دباؤ سے صلح ہی ہوجاتی ہے اور آئین کی تعمیل مجبوراً ابہی کرنی پڑتی ہے +

جرایم متعلق نکاح وطریق حراست عورات
وسزاے زنا

اس قوم مین زنا کے جرم قبیح کو قتل کے برابر سمجہتے ہین اسواسطے مباح ہے کہ جب وارث عورت مثلاً شوہر یا بہائی اور عورت کو کسی شخص کی ساتھہ زنا کرتا ہوا یا ایک لحاف مین سوتا ہوا دیکہے تو ہر دو زناکار کو جان سے ہلاک کردیوے الا اگر خاص مطابق صورت ہاے بالا زناکاری مین نہ دیکہی مگر قوی یقین اونکی بدکاری کا ہو یا کہ عورت منکوحہ یا غیر منکوحہ کو واشان کے گہر سے برا و بدکاری بہگا لیجاوے تو یہہ رواج ہے کہ اوس عورت کو جان سے مار دیا جاوے اور مرد کا جب موقعہ ملے ناک یا پانو کاٹ دیا جاتا ہے اگر ایسی صورت واقعہ ہو کہ عورت کو شوہر بعلت بدکاری مار دیوے اور اوسکے اشتہار دکو حسب شرح بالا حضر رشد مدینہ پہونچاوے تو اوس عورت کے بہائی یا باپ اوس شوہر پر یہہ دعوی کرسکتے ہین کہ یا اوس مرد متہم کا ناک کاٹو یا ہمارا نیم مڑے کا قرضہ تمہارے پر ہے اور اس دعوی پر اونکو اختیار ہے کہ اگر وہ نیم مڑے کا پورا یعنی حق ادا نکرے تو اوس شوہر کا ناک یا پانو کاٹ دیوین اسباب سے اکثر امر زانی بدون

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ناک کٹی نہیں بچنا البتہ ہو سکتا ہے کہ مرد متہم بعد مارے جانے عورت آشنا کے چھ سو روپیہ کی جنس بطور جرم
دیم مڑے دیکر صلح کر لیوے اوس جنس مین نصف شوہر کا حصہ ہے اور نصف والدین عورت کا ایسی صلح
کرنے پر اوس زانی کا ناک یا پانو بچ سکتا ہے +

آئین بمقدمات در خلانیدگی عورت

اگر عورت منکوحہ یا غیر منکوحہ کا بھگا لیجانیوالہ صلح کرنی چاہے تو دمڑہ نیک یعنی خون بہا کے برابر ایکہزار
دو سو کی جنس جس مین بعاوضہ عورت ضرور ہو دو جوان عورتین ضرور ہونی چاہیئے مدعی وارث یا شوہر کے
تسگے ادا کرکے کلی برات حاصل کر سکتا ہے جب اسطرح صلح ہو جاوے تو شوہر اوس عورت کو طلاق دے
دیتا ہے اور اوسکا آشنا، فرار کنندہ اوس سے نکاح کر لیتا ہے اگر بجنس عورت واپس دیجاوے تو بھی شرم
یعنی بتنگ غرت دیا دائش برم مین چھ سو روپیہ کی جنس کم حیثیت کے زیادہ وضع پر دیجاوے گی اگر نہ دیوے تو
ناک کٹوائے اور جب ناک کٹا تو عورت بھی ماری جاوے ورنہ ناک کٹا کا مدعلیہ ہو کر اوسکو شرم دیوے +

استحقاق حراست عورت

نا کنخدا دختر کو باوجود بلوغت اور بیوہ عورت کو باوصف آزادی مطلق اختیار نہین ہے کہ بدون رضامندی
اپنے وارثان کے کسی غیر شخص سے بمرضی خود نکاح کرین اگر کوئی ایسا کرے تو اوسپر موجب آئین بھگا لیجانے عورت
کے فتوی دیا جاوے گا نا کنخدا دختر کا ولی باپ یا بھائی یا چچا اور بیوہ کا شوہر متوفی کا بھائی وغیرہ میراث
خور زینہ سرپرست ہوگا اگر ناطہ نسبت کے بعد مرد منسوب مے جاوے تاہم اوس دختر منسوبہ کو بطور میراث وارثان
شخص متوفی اپنا حق سمجھتے ہین اکثر ایسا ہی ہو جاتا ہے کہ منکوحہ یا منسوبہ بیوہ کے معاوضہ مین وارثان شوہر
متوفی سے لیکر تک زر نقد خواہش مند سے لیکر اوسکو دوسری جگہ نکاح کرنے کی اجازت دیتے ہین الا اگر
شوہر متوفی کا بھائی اوس بیوہ سے نکاح کرنے پر مستعد ہو تو اول اوسی کو اوسکا سمجھا جاتا ہے اور وہ بیرحم بھائی
اپنے عزیز دوست کا حق برادری بعد وفات اوسکے اسطرح بجا لاتا ہے +

طریق تعمیل قواعد آئین

واضح رہے کہ جتنے قواعد آئین کے ہر ایک امر کے متعلق لکھے گئے ہین اونکی تعمیل کے واسطے کوئی حاکم یا رعب حاکمانہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

نہین ہے انکی رواج کے قواعد حسب حالات اون کے ایسی ہین کہ وہ فریقین کو تعمیل کرنے کے واسطے خود رغبت دلاتے ہین خصوص مدعا علیہم کو خوف انتقام سخت جو پشت ہا تک اوسکے لینے کا استحقاق مدعیان کو ہوتا ہے جلد صلح ہونے کی خواہش دلاتا ہے اور نیز دباؤ اونکا جنکے پاس مدعی واسطے تعمیل کرانے آئین کے ہمسایہ کا جاتا ہے عمدہ تقویت ہے +

جو زر معاوضہ یا تاوان

بموجب آئین صلح مدعا علیہ قبول کرے مگر پیچھے سے بسہل انگاری یا تمرد انکرے تو وہ حق بمنزلہ قرضہ دیوانے کے ہوجاتا ہے اور جیسا کہ قرضہ کے معاملہ مین بعد ثبوت بصورت عدم آدائے مدعی اختیار رکھتا ہے ویسا ہی واسطے وصولی اس زر مقررہ کے بھی مجاز ہے کہ اگر اپنی جرات رکھتا ہو تو زر مطلوبہ کی تعداد تک مدیون کا مال مویشی یا دیگر جایداد منقولہ خواہ چوری یا زوری لے جاوے اگر اپنی قوت نہو تو کسی دوسری شخص زبردست کا ہمسایہ بنکر اونکی اعانت سے تعمیل کرا وے اسطرح کے حقوق مین مدعا علیہ مدیون کا مال جسطرح بن سکے لے جاوے تو اوسکو بزبان خود شوخہ کہتے ہین اگر شوخہ یعنی مبادلہ مین چوری کرکے مال لیجاوے تو بھی یہہ فعل داخل جرم نہین ہے اگر تعداد واجب الطلب سے زیادہ قیمت کا مال شوخہ مین لیجاوے تو وہ بطور سالہنگ بمنزلہ گرو مدعی کے پاس رہتا ہے جب مدعا علیہ زر مقررہ دیدیوے تو بجنس مال واپس لیجانیکا استحقاق رکھتا ہے +

طریق حلف

عموماً اس قوم مین حلف قرآن مجید کا اس تقریر سے کیا جاتا ہے کہ اول مجھی خدا پاک کی اور پھر اس قرآن اور اسکے معنون کی قسم ہے کہ مین فلانی بات مقصودہ سچ کہتا ہون اور طریق حلف یہہ ہے کہ مسجد مین یا کسی اور صاف نمازی جگہہ مین چادر بچھاکر اوسپر قرآن شریف رکھا جاتا ہے اور حلف بردار بعد وضو اوس قرآن پر ہاتھہ رکھکر تقریر حلفانہ کرتا ہے علاوہ اسکے جیسا کہ پورانے زمانہ کے بعض سادہ لوح قومون مین آگ اور پانی سے آزمایش کرنے کا رواج تہا اوسکی قریب قریب اس قوم مین بھی گرم لوہا اور گرم پانی سے جسکو اپنی زبان مین کہیاڑ و توڑہ کہتے ہین آزمانے کی رسم ہے الاخصوص مقدمات چوری مین اور اون مدعا علیہم سے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کیواسطے کہ جنکی بدچلنی اور بدمعاشی عام مشہور ہوا اور حلف قران جھوٹہ پر اوٹھانے سے کچھہ باز نہو
جب ایسے مدعیہ کو مدعی اسطرح آزمانا چاہے اور ملک دیہہ اوسکی بدچلنی کی تصدیق کرے تب کنہیا یا
تودہ سو اوسکو آزماتے ہین کہیا ڑیہہ ہے کہ بقدر ایک روپیہ کلدار کے آہن مدور بنا کر اور دو کان لہنگر
مین رکھکر اوسکو اگ دیتے ہین اور جب گرمی سے سرخ مانند آتش کے ہوجاوے تب اوس مرد مشتبہ کے
اول سب پانچات انگلیون کو سمیٹ کر مٹھی بندہ اسطی ایک پتہ اپھوڑ کر اوسکا بدن کی تلاشی اسو اسطے کرتے ہین کہ
شاید کوئی تعویذ محافظ سوختہ آتش اوسکے پاس نہو جب یہہ سب ہوچکا تب اوس مدعا علیہ کے
دست راست پر سفید قطعہ چھوٹے چھوٹے کاغذ قطر کر رکھدیتے ہین اور اوسکے اوپر کف دست پر فوراً
دوکان سے سرخ شدہ لوہا نکال کر رکھتے ہین اور اوس مرد کو درمیانہ چال سے نہ بہت جلد اور نہ بہت
ہفت قدم چلاتے ہین جب ساتوین قدم پر پہونچا تو لوہا ہاتھہ سے ڈالدیتا ہے و شخص ملک اس بے انصافی سے
اوسکا ہاتھہ کو دیکھتے ہین اگر اوس آہن کی آگ نے وہ سفید پارچہ کاغذ جلا کر اوسکی ہاتھہ پر بھی داغ سوختگی ڈالدیا ہے
بدون کسی اور ثبوت کے اوسپر چوری ثابت ہوگئی تودہ کا اصلی معنی گرم ہین مگر اس جگہ یہہ مراد ہے کہ ہانڈی مین
اسقدر پانی گرم کرکے کہ جس سے زیادہ گرم ہونا غیر ممکن ہو شخص مشتبہ کو کہا جاتا ہے کہ دست راست کے تین انگشت
سے تین دفعہ اوس گرم شدید پانی کو چولہو مین ڈالکر اوس ہانڈی مین سے باہر پھینکتا جاوے اگر اس استعمال سے
اوسکی ہاتھہ کی انگلیون پر آبلہ پڑگیا تب اوسپر جرم ثابت ہوا ورنہ بے گناہ سمجھکر بری طرفہ کیا شاید یہہ ہے کہ اس
آزمایش کی صدق پر اونکا خوب اعتقاد ہے اور کہتے ہین کہ جو بی گناہ ہو اوسکو آسیب نہین پہونچتا اور جو
گناہ ہو وہ کبھی نہین بچتا +

حال تقسیم ملک

ابتدا مین اتمان زئی احمد زئی مسعود ہر سہ شاخ کلان کی باہم تین حصہ مساوی پر اپنا موروثی پیارا تقسیم
نہا الا جب مسعود ان دو قومون سے علیحدہ ہوکر ملک مقبوضہ اور مرد و تبنی پر قابض ہوگئی تب سے اونکا
تعلق تقسیم انسی کچھہ نہ رہا اتمان زئی اور احمد زئی کا آپسمین نصفا نصف حصہ ہے اگر کوئی جدید علاقہ دونو
قومین متفق لشکر کشی کرکے لیوین تو اوپر سے دو حصہ کرکے آپسکی شاخون مین اسطرح تقسیم کرینگے کہ قوم اتمان زئی
مین شاخ ولی خیل ایک حصہ شاخ میت خیل ایک حصہ شاخ ابراہیم خیل ایک حصہ اور فرقہ احمد زئی مین

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

نصف پاسنی یعنے پہاڑکی رہنے والے اور نصف کشنے یعنے نیچی تہل کا رہنے والے اور راوس اپنی اپنی نصف کو اپنی شاخون مین حسب حصص ذیل تقسیم کرتے ہین

اول پاسنی زلی خیل ایک حصہ گنگی خیل ایک حصہ توجی خیل ایک حصہ خجل خیل خانیا خیل ایک حصہ سر کے خیل ایک حصہ

دوم کشنے - سپیر کے ۲ حصہ - ماتہی خیل ۲ حصہ - بیزن خیل ۱ حصہ عمرزے ۱ حصہ پانیدہ خیل ہین خیل ۳ یا

- یعنی پاسنی اپنے نصف حصہ کو پانچ حصہ پر اور کشنی دوسرے نصف کو پونے نو حصہ پر تقسیم کرتے ہین قوم مسعود اپنی فرقہ مین تین جگہہ حصہ کرتے ہین بہلول زئی ایک حصہ علی زئی ایک حصہ شمن خیل ایک حصہ واضح رہے کہ انکی حصص باستحقاق کرسنی نامہ مورث اعلی نہین ہوتی بلکہ قوغ کے لحاظ پر ہوتے ہین لفظ قوغ سے مراد خرچ تورہ یعنی لشکرکشی و مہمان وغیرہ ہر قسم کا نقصان جس جس شاخ نے بوقت ملک گیری اول یا تہا اوسی مطابق حصہ پاتی ہی اکثر ایسا ہے کہ قوغ مین ایک شاخ کا حصہ دوسرے شاخ کے شامل ہو گیا ہی اور پہر ایک شاخ نے آپسمین خانگی ویش یعنے تقسیم کے واسطے بموجب کرسنی نامہ چھوٹے حصص جنکو زبان پشتو ڈوی کہتی ہین بلکہ کہی ہین اور ہر ایک شخص یا ڈوی یعنی حصہ کہاتا ہے اور راوس حصہ مطابق نفع نقصان کا شریک ہوتا ہے اور تعداد ڈوی کی غیر معین ہی اول وقت مین ڈوی ہر ایک مرد لڑنیوالے اور لڑائی کے خرچ کرنیوالے کے حساب پر فی کس ایک ڈوی مقرر ہوتی تہی اور پہر جس خاندان کی اولاد بہت ہوگئی تو اوسمین وہ ڈوی یعنی حصہ بہت چھوٹے حصص پر منقسم ہوگئی اور ان چھوٹی حصص کو توڈوی یعنے جدید حصہ کہتے ہین اور جس خاندان مین اولاد کم ہوئی اونکے ڈوے سالم رہی یا تہوڑی جگہہ پر منقسم ہوئے غرضکہ مقدار ڈوے اور پر تعداد سرون کی ہے ہر ایک ڈوے کی تعداد اراضی مساوے حساب پر نہین ہوتی اور خرچ قوغ حسب رسد ڈوے کی کرتی ہین ٭

رواج تقسیم میراث

اگر کوئی شخص سوای فرزند نرینہ چہوڑنے کے مرجاوی تو میراث اوسکی باہم وارثان نرینہ حسب حصص شرع محمدی کی تقسیم ہوگی عورات کو برعکس شرع میراث سے حصہ نہین دیا جاویگا پس جو حصہ بموجب تقسیم شرعی مونثات کا ہوتا ہے وہ بہی حسب رسد حصص وارثان نرینہ اپنی حصون کے شامل کرلیتے ہین تقسیم میراث

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تنازعہ عموماً معرفت ملکان دیہہ یا کسی اخوند کے ہوتی ہی ہیوہ عورت گرچہ کسی خاص حصہ کی حقدار نہین
ہوسکتی الا بتک اپنے شوہر متوفی کی حق مین بیٹھی رہی تب تک مستحق نان نفقہ اور گذارہ کی ہوگی
اور استری دہن جسکو بزبان وزیران بن کہتے ہین عورت کا مال ہی وارثان شوہر اوس سے کچھ علاقہ
نہین رکھتے بعد وفات عورت کے اگر اوسکے اپنے شکم سے اولاد نہو تو عورت کو الدین استری دہن عورت
مذکور کے پیچھے خیرات کر دیتا ہی اگر خود رکھنا چاہے تو بھی جایز ہے وصیت یا ہبہ انمین بہت کم ہی اگر شاذ و نادر
کوئی وصیت کرکے مرجاوے تو اوسکی تعمیل بھی کم ہوتی ہی ٭

تنازعات اراضی

جھگڑا زمین کا بابت حقیت انمین بہت کم ہی کیونکہ ابتدائی دخلیابی ہی اپنے اپنے حصہ پر قابض چلے آتے
ہین رہا ایک کو اپنی ڈوڈے یعنے حدود بخوبی معلوم ہی البتہ فک الرہن اراضی کی تنازعات ہوتے ہین
سو اونکا تصفیہ اس آئین سے کیا جاتا ہی کہ اگر مرتہن ملکیت مدعے رہن سے منکر ہی تو مدعی کو اپنی ملکیت اور
رہن کی ثبوت کی گواہ دینے چاہئی بشرطیکہ مدعی ثبوت سے قاصر ہے تو مدعا علیہ اپنی ملکیت کی ثبوت مین
گواہ دیوے اگر گواہ نہین رکھتا تو مدعا علیہ منکر کو حلف قرآن شریف کا کرنا پڑیگا جب وہ حلف اس بات کا
کرگیا کہ اراضی متنازعہ میری موروثی ہی مدعی کی ملکیت یا رہن سے نہ میں نہ آگاہ ہون نہ میرا باپ مرتے
وقت مجکو اطلاع دیگیا تب دعوی مدعی ساقط ہی درحالیکہ متنازعہ نسبت کمی بیشی تعداد زر رہن کی ہی تو
اوسکی واسطے مرتہن کو اختیار ہی کہ جسقدر روپیہ حق اپنا سمجھے رہن سے تمام التمد شریف مکے اوپر رکھا کر
اوٹھالیوے ایسی حالت مین راہن کچھ عذر نہین کرسکتا ٭

تنازعات نسبت قرض

قرضہ کے معاملہ مین بھی مدعا علیہ کے انکار کی صورت مین بشرطیکہ موجود ہونے گواہان مدعی یا مدعی خود
حلف کریگا یا مدعا علیہ کو دیگا اگر مدعا علیہ حلف نہ کرے تو زر متدعویہ دیدیوے واضح رہے کہ اس قسم کے
جملہ تنازعات مالی اور دیوانی مین زیادہ حصہ اوپر حلف فریقین کی ہے اور باوجود ایسی خفیف آئین تحقیقات
کے کم ناحقی ہوتی ہی جسکا باعث یہہ معلوم ہوتا ہی کہ معرکہ ملکان یا مجمع مردمان دیہہ مین جھوٹا حلف قرآن

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کا زیادہ تر بسبب بدنامی عام متنازعین یا گواہان مین سے مجمع عام کوئی شاذ و ناہنجا ہی ؛

طریق انفصال مقدمات باہمی

یہہ ہی کہ جب باہم دو اشخاص و زیری یا دو شاخ اس قوم مین کسی امر کا تنازعہ از قسم اراضی یا معاملات دیوانی یا فوجداری یا عورت کا ہو جاوے تو اونکو اپنے دوست یا ملک دیہ یا دیگر سفید پوشان موضع فہمائش کرتے ہین کہ اگر خود رضامندی سے فیصلہ نہین کر سکتے ہو تو معرکہ یعنی جرگہ بطور دریمان یعنی ثالثان پسند کرکے فیصلہ کرالو اور آپسمین جھگڑا نہ کرو اگر جانبین نے تقرری معرکہ منظور کری تو دو یا چار اشخاص و زیری اپنے یا دوسری شاخون کے ملک یا معزز منتخب کرکے دریمان مقرر کرتے ہین اور تب وہ معرکہ یعنے جرگہ جمع ہوتا ہے اور جانبین کی دوست اور گوندیدار بھی اپنے اپنے جنبہ والے فریق کے پاس جمع ہوتے ہین اور ہمیشہ گوسفند ذبح ہوکر اہل جرگہ وغیرہ حاضرین کو فریقین کہانا دیتے ہین معرکہ یعنے جرگہ و زیری کا خرچ خوراک فریقین کی حیثیت سے بہت زیادہ ہوتا ہے کبھی کبھی ایسے خرچ کی تعداد دو تین سو روپیہ تک پہونچ جاتی ہی علاوہ ازثالثان اور گوندیداران طرفین عام لوگ وزیر معرکہ کی خبر سنکر ناخوری کیواسطے گروہ در گروہ چلے آتے ہین اور متخاصمین ایسے فضول لوگون کو بہ بحصہ مساوی بانٹ کر کہانا کہلاتے ہین اور کسیکو آنے یا کہانا کہانے سے منع نہین کر سکتے اگر منع کرین تو بدنامی اور ہسبکی ہوتی ہے جو فریق کہانا دینے اور خرچ معرکہ سے انکار کرے تو اوسکی نسبت اکثر یہہ فتوی دیا جاتا ہی کہ اسمقدمہ مین یہہ جھوٹا ہی ورنہ خرچ کرنے سے گریز نہ کرتا اور دریمان یعنی ثالثان جرگہ کو ہمیشہ غلہ کہانا اپنی قسم کے کہانون مین سے ملتا ہی یعنے لحم گوسفند اور روغن زرد برنج یا اکثر گندم کی روٹی کے ساتھہ دیا جاتا ہی الغرض اسطرح کے نان خوری تب تک رہتی ہی جب تک کہ دریمان فیصلہ آخیر نکرین اور وہ عمداً طول دیتے ہین جب اہل جرگہ کی مرضی واسطے فیصلہ ہوئے تب وہ فریقین کا بیان زبانے معرکہ مین سنتے ہین اور بعد سماعت تقریر کے اونسے پوچھتے ہین کہ تم ہردو ہمکو واک یعنے اختیار دیتے ہو اسطرح مناسب سمجھین فیصلہ کر دیوین اگر وہ اختیار دیدیوین تو بلالحاظ آئین خود بطور صلح ایک تجویز رضامندی جانبین کر دیتے ہین اگر وہ اختیار صلح نہ دین تو بموجب مسئلہ شرعے جو بعد ایک اخوند کے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سمجھا جاتا ہے یا بموجب آئین وزیری اپنی فیصلہ کی تجویز اہل معاملہ کو سنا کر جرگہ برخاست ہوتا ہے اگر
دونوں تجویز سے تخاصمین رضامند ہین تو یہہ فیصلہ قطعی ہے اگر ایک فریق تجویز دریمان سے ناراض اور
اپنی حق مین بی انصافی سمجھتا ہے تو اوسکو اختیار ہے کہ دوسرے جگہہ کی دریمان یعنی معرکہ سے اوس تجویز
کی نظر ثانی کراوے اگر دوسرا معرکہ بھی پہلی دریمان کی رای سے اتفاق کرے تو پھر فیصلہ قطعی ہے
اگر اونکا رائی پہلی تجویز سے مخالف ہو تو زبانی وجوہات ناقصی فیصلہ سابق اور نظیرین شکست چند
فیصلہ جات ماضی ظاہر کرکے اپنی تجویز جدید بیان کرتے ہین اور پھر اوس تجویز سے بھی فریق
ناراض کو اختیار رد و عدم تعمیل کا ہے بصورتیکہ کوئی فریق اول یا ثانی نے دفعہ تقرر جرگہ
دریمان سے انکار کرے اور یا بموجب آئین وزیری یا شرع محمدی انفصال مقدمہ نہ کراوے
تو دوسرے فریق کو اختیار ہے کہ بذریعہ بدی یعنے دشمنی اوس کے مال اور جاداد سے
بدلہ لیوے یا نقصان پہونچاوے اگر وہ مظلوم خود کم زور ہے اور بدلہ نہین لے سکتا تو دوسرے
زبردست قوم یا شاخ مین جاکر گوسفند ذبح کرتا ہے اور خود اور نیز جاداد
وشے متنازع فیہ مثلاً زمین یا مویشی یا روپیہ یا عورت جسپر تنازع ہوا اون
لوگون کا ہمسایہ بنا تا ہے جب ہمسایہ بن چکا تو پھر اوس کا شرم یعنے ننگ
اونکو ہو جاتا ہے جن کا ہمسایہ بنا اور وہ لوگ دوسرے فریق کو کہتے
ہین کہ اس مدعی ہمارے ہمسایہ کی ساتھہ فیصلہ شے بدعا بہ از روئے آئین
وزیری یا
یا شریعت کرو اور نا فیصلہ جاداد متنازعہ سے جو ہمسایہ ہو چکی ہے غرض نہ رکھو اگر تو اونکی دباؤ سے فیصلہ معتدل ہو جاتا
ہی ورنہ آپسمین دشمنی شروع ہو کر ایک دوسری کا مال جو ہاتھہ آوی غنیمت کی طور سمجھا جاتا ہی اور اگر اوس
ہمسایہ کی مال یا جان کو دوسرے فریق کی جانب سے بایام ہمسایہ گری نقصان پہونچے تو جنکا ہمسایہ ہوا تہا
اونکا شرم اور ہرجانہ نقصان پہونچانیوالی پر مثل غارتگری کی ہوتا ہی جسکی تعداد اوپر درج ہو چکی ہے غرض
کہ سب سے آخرے طریق فیصلہ کا دشمنی اور زور ہے جو شخص زبردست ہوا وہ غالب آیا مگر اس طریق کی اختیار
کرنیسے پہلے بہت کچھہ تدابیر فیصلہ کیواسطی کیجاتی ہین اور گرما کی موسم مین جب یہہ لوگ پہاڑ مین جمع ہوتے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہین تو وہان سرد جگہہ اور فرصت کی ایام مین زیادہ تر معرکہ وانفصال تنازعات کا کام ہوتا ہی اور اکثر بسبب خوف ایزادی خرچ ونقصان فیصلہ اول پر اکتفا کرتے ہین ؛

ستروزیر یعنی کلان وزیر

قوم اتمان زئی وزیری مین سی شاخ میت خیل اور مدی خیل فرع توری خیل اور پیلی کابل خیل کو باصطلاح خود ستروزیر کہتی ہین اور نیز انہین تین خاندانون کو بزبان پشتو خودڑی نغڑے خواہ دری لغڑی جسکا لفظی معنی تین چہولے ہین مگر مراد اسکی تین دودمان یعنی خاندان سی ہی اگر کوئی سنگین مقدمہ ہو یا جو فیصلہ نہو سکے یا کسی مسئلہ آئین مروجہ مین اتفاق نہو اور ردّ بدل یعنی منصف مختلف فیصلا کرین تو یہہ تین دودمان ستروزیر مین سی جو آدمی آوے یا اوسکے پاس واسطے تجویز کے فریقین جاوین اور جو فیصلہ اور تشریح مسئلہ آئینی ان تین دودمان کا ثابت کردیوی وہ پھر قطعی ہی گویا آئین وزیرے کے مجتہد اعلی وہ تین لغڑی کے خاندان ہین اور سبب اس پیشوائی اور ہونی اختیار قطعی فیصلہ کا ہر سہ دودمان کو یہہ ہی کہ آئین وزیرے کی موجد ان تین خاندان کی مورث تہی جیسا کہ ابتدا مین ذکر ہوا ہی ؛

حال ملکان

قوم وزیری مین انتخاب عہدہ ملکی کیوقت کچھہ موروثیت کی پابندی نہین ہی گرچہ لحاظ موروثی خاندان کا بہی کچھہ ہوتا ہی مگر اصل مین مستعد آدمی کیواسطے کوئی امر مانع نہین ہی کہ وہ ملکی کا نام اپنے واسطے حاصل نہ کرسکے شہ میٹرتیہ یعنے خوب مردی جسکی ذریعہ سی ملکی کا نام حاصل ہوسکتا ہی یہہ ہی اول ماشام توره یعنی شام کی تلوار جس سی مراد مہمان کو روٹی دینا ہی دوسرا آدمی زیرک یعنی ہوشیار ہو اور معرکہ یعنی جرگہ مین گفتگو ہوشیاری اور دلایل سی کری اور اپنی قوم کے بہبودی اور نگاہبانی ہر حال مین ملحوظ رکہے اور رشوت خور بہی نہ ہو اور سخن کا پختہ ہو تو ایسی شخص پر قوم کا اعتبار ہوکر باسم ملکی اپنی شاخ کا پیش رو ہوجاتا ہی اور موروثی ملک کا خاندان جو اوسکے لیاقت کی برابر نہو وہ اوسکا مطیع ہوجاتا ہی اور تغیر وتبدل ملک سی آپسمین دشمنی کم ہوتی ہی کیونکہ اوسمین کچھہ آمدن یا فایدہ نہین ہی اور اسطرح جب اوس پہلی مستعد آدمی کی اولاد سی کوئی لایق نرہی تو اوسی شاخ کی دوسرے خاندان سی کوئی پیدا ہوجاتا ہی اور یہہ دستور

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کا اسبات کا شاہد ہی کہ آپسمین جملہ برابر اور یک رنگ بھائی سمجھتے ہین ملک کا اختیار سوای فراہمی معرکہ بہت تھوڑا ہے اور جرگہ مین بھی بلا اتفاق اکثر اہل جرگہ بخصوصیت ملکی کچھہ اختیار نہین ہی اور اپنے قوم کے فریقین مین بہ لحاظ ناراضگی کسی فریق کے بلا استعمال ثالثان دیگر بارضامندی فریقین فیصلہ نہین کرتے اگر کسی انتظام عام کیواسطے اہل جرگہ کوئی تجویز کرین تو وہ تجویز ملک اپنی قوم کو سناتا ہی اور لڑائی کی تجویز کے تعمیل اور فراہمی قشون ستر امیر اور حلوشینکان کی معرفت ہوتے ہی ملکان کو سوای روٹی اور کچھہ آمدن نہین ہی جسکا ملک مہمان ہو تو اوسکی واسطے اکثر گوسفند ذبح کیا جاتا ہی فی الحال نجیب خان ولد سوہان خان قوم احمد زی کا اور آدم خان قوم اتمان زی کا بڑا ملک ہی باقی ملکان کے نام شاخوار فہرست تعداد اور شمار اقوام سی معلوم ہونگے ؛

رواج ناطہ یعنی نامزادی

عہد نسبت کا یہ طریق ہی کہ مرد کی والدین کی طرف سی ایک ہم قوم آدمی معتبر عمر رسیدہ والدین دختر کی گہر واسطی درخواست ناطہ جاتا ہی اگر وہ ناطہ دینی پر راضی ہوئی تو اوس شخص درخواست کنندہ کو کہتی ہین کہ ساٹھہ روپیہ نہایت سو تک بقدر مقدور جانبین نقد روپیہ جسکو باصطلاح زبان خود جیڑ کہتی ہین لی آؤ تب ناطہ دیا جاویگا یہہ پیغام پاکر روپیہ مطلوبہ پیدا کرکے بھیجا ہی پانچ دس آدمی والدین دختر کے گہر جاتی ہین اور ایک دو گوسفند اپنی خوراک کیواسطی ہمراہ لیجاتی ہین بعد فراغت زان شینہ اوس دختر کے وارث مثلاً باپ یا بھائی کی دامن یا ٹوکری مین شمار کرکے وہ زر نقد جسکا نام جیڑ ہی حوالہ کرتی ہین اوسمین سی حسب درخواست بعض ہمراہیان والدین مرد دو یا چار یا کسیقدر روپیہ واپس کرکے باقی رکہہ لیتی ہین اور گوسفند ذبح کرتے ہین جب یہہ رسم ہو چکے تو عہد ناطہ کا پختہ ہو گیا پہر اوس سی کوئی نہین پہر سکتا بعد اختتام اس رسم کے مرد کی جانب والے آدمی صبح اپنی گانو کو واپس چلی جاتی ہین بعد شش ایک عجیب رسم ہوتی ہے یعنے جب لڑکا اپنی سسرال مین آتا جاتا ہی تب اوسکو ایک گوسفند لیجاکر معہ اپنی چند رفقا کی سسرال کی گہر مین اوس گوسفند کو پکاتی ہین اور خود اور نزدیکی والون کو بھی کہلاتی ہین اس رسم کا نام خزتڑہ یعنی گدہا باندہنا کہتی ہین اور جب گدہا باندہا گیا تو اوسی صبح جس برتن مین اوس لڑکا منسوب نے روٹی کہائی اوسمین دو تین روپیہ ڈالدیتا ہے اور اوسکے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

معاوضہ مین سسرال یا ایک انگشتری نقرہ یا ایک لونگے یا ایک جوڑہ یا پوش یا ایک رومال یا رچہ سفید جسپر سرخ ریشم کا کام ہوتا ہی دیتی ہین اور پہر خوشی کی رسم جو ایکدوسرے کے والدین یکدیگر کے گہر مین جاکر روٹی کہاتی ہین پورہ کرکے ناطہ کی رسوم کو ختم کرتے ہین اس قوم مین عہد شکنی ناطہ کی تنازعات بہت ہی کم ہوتے ہین ؛

طریق بیاہ ونکاح

یہہ دستور اس قوم مین اچہا ہی کہ جبتک مرد وعورت بالغ نہون تب تک شادی نکاح نہین کرتے جب دونون طرف حد بلوغت کو پہونچے تب ایکروز شادی کا معین کرکے مرد والی گانوسی نے لہریافی آدمی جو برات کی ساتہہ جاوی ایک اوڑنے یعنی ایک پیمانہ غلہ مکی یا گندم جسکا وزن عموماً دوسیر ہی لیا جاتا ہی اور جسدن برات جاوی اوس سی پہلی کچہہ غلہ یا آرد یا مکی کا دلیہہ جیسا جسکا مقدور ہوا اور ایک یا چند گوسفند اور کسیقدر تندسیلہ اور اوس دولہن کی یارچات لیکر نین چار عورات اور پانچ چہہ مرد روانہ ہوجاتے ہین اور اوس دختر والون کے گانو مین پہونچکر روٹی اوس جنس سی جو ہمراہ لیجاوین طیار کرتے ہین اول اوس طعام مین سی سکنائی وبہہ مسکونہ دختر کہاوین گی اور اوسکے بعد شام کیوقت برات جسمین تعداد آدمیون کی حسب حیثیت جانبین کم وبیش ہوتے ہی جا پہونچتی ہی اور پہر اور سوٹون کی زدعورات اور طفلان وبہہ سی کہاتی ہوئے گانو مین داخل ہوکر وہ کہانا جو پہلے انکی اپنی طرف کی آدمی جاکر پکاتی ہین کہاکر نندارہ یعنی تماشا دیکہنی اور مردون کی ناچنی کا تمام رات ہوا کرتا ہی چہارپائی یا لحاف یا اور کسیطرح کی خدمت مہمانی کا دستور نہین ہی بموسم سرما جاڑے کے تکلیف آگ کی تپنی سی کم ہوتی ہی صبح وقت اگر والدین دختر صاحب مقدور ہوئی تو ہر ایک جاجی لوخشک روٹی یا مکی کا دلیہ ماتہہ مین دیکر رخصت کردیتی ہین اور اوس عورت کو بدون نکاح پڑہانے کے دولہن کی یارچات پہناکر گہوڑی یا بیل پر سوار کرکے لیجاتے ہین مگر اوسکا شوہر دو یا تین روز سسرالون مین اونکے تسلے خاطر کیواسطے رہتا ہی تیسرے روز اپنے گانو مین واپس جاکر اخوند کو بولاکر

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

دولہن منظر کے ساتھہ نکاح پڑہا جاتا ہی بعد نکاح کی دسوین یا بیسوین روز عورت اپنے والدین کے گہر جاتے ہی دو ہفتہ کے بعد والدین اوسکے شوہر کے کسی بہائی یا اور رشتہ دار کے ساتھہ اپنی دختر کو اسطرح پر روانہ کرتے ہین کہ بہت سی روٹیان پکاکر ایک آدمی کی سر پر اوٹہوا کر اور ایک یا چند گوسفند یا بیل یا گائی بقدر مقدور دیکر رخصت کرتے ہین اور اس آخری رسم کو سترونیز کہتے ہین وہ روٹیان شوہر کے گانو مین ٹکڑہ ٹکڑہ کرکے بانٹ دیتی ہین اجرت نکاح خوان غیر معین ہی مگر اکثر ایک روپیہ سے کم دیا جاتا ہی ؛

طریق ماتم داری

اگر کوئی شخص مرجاوی تو دستور ہی کہ بعد دفن کرنے میت کی اوس خاندان یا چہوٹی قوم کی جسکا ماتم ہوا ہو دوسرے لوگ نومون کی گہر روٹی منقسم ہوکر کہاتی ہین اور اس رسم کو بزبان خود شکل گری کہتی ہین اور جب کوئی دور سے مہمان فاتحہ اور تعزیت کیواسطے آتی ہین تو ایک گوسفند یا چند روپیہ ہمراہ لیجاتی ہین اور اوسکی گہر جاکر گوسفند ذبح کرکے وہ مہمان بہی کہاتا ہی اور دیگر لوگ بہی جو احوند میت کو غسل دی اوسکو میت کے پارچات جو اوسنے مرنے کے وقت پہنی ہوئی تہی مزدور مین دیتی ہین اور جنازہ کی ساتھہ بقدر مقدور اسقاط مین گوسفند یا بکرے وغیرہ مویشی خیرات کرتے ہین ؛

طریق تورہ یعنی اجتماع لشکر

جب اس قوم کو کسی دوسرے فرقہ پر یورش کرنی کی ضرورت ہوتی ہی تو ہر ایک شاخ کی ملکان کسی ایک یا چند موقعہ معینہ پر جمع ہوکر دعا خیر کرتے ہین کہ دشمن قوم پر فلانی موسم مین تورہ یعنی لشکر کشی ہوگی اور ہر ایک قوم کی بالغ آدمی کو اوس لشکر مین آنا ہوگا اور بعد دعا خیر کے اوس معرکہ مین کوئی سید یا پیر یا اخوند یا کوئی اور متبرک آدمی ملک وغیرہ جسکی پرہیزگاری کی لوگ قایل ہون تین پتہر جنکو بزبان پشتو دری کانی کہتی ہین اوپر نیچے رکہہ کر خلے یعنی ایک چہوٹی دہیری بناتا ہی اور سب اہل معرکہ کو مخاطب کرکے کہتا ہی کہ جو کوئی شخص اس جرگہ کے مشورہ کی تعمیل سے انکار یا عمداً پہلو تہی کرے تو یہہ خلے اوسکی پیچہے پڑے یا اوسکو یعنے اوسکو بددعا کا اثر پہونچے اور اوسکا خانہ خراب ہوا اور یہہ بددعا سب اہل معرکہ سے ہوتے ہے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ورسب کہتے ہین کہ پنیخو یعنے پانچون بمعنی کل کی جانب سے یہہ خلے اوسکی پیچھے پڑے جو برخلاف اس
مشورہ اور اقرار کے ہوا اور پھر وہ خلے بنانیوالا ماتہہ سے گرا دیتا ہے پنیخو بمعنے پانچہہ کے لفظ سے اسطرح کے
جملہ پشتون اقوام کی اصطلاح عام مین کل قوم سے مراد لیجاتی ہے مثلاً اگر کوی شخص بیان کری کہ پنخو
وزیرون کی یہہ صلاح ہے یا پنخو بنون یا بنیر و مروت تو اوس سے سمجھنا چاہیے کہ وہ کل قوم اس لفظ مین
داخل ہے اور ہر خورد و کلان قوم کے واسطے بجای لفظ کل کے پنخو کا لفظ مستعمل ہے غرض کہ جب
اسطرح دری کا ٹی کا خلے بن جاوی تو پھر اوس مشورہ کی تعمیل خوف سے ہر کوئی کرتا ہے اور یہہ لوگ
کہتے ہین کہ اگر کبھی شاذ و نادر کوی شخص اس عہد کے مخالفت کری تو اوسکو نقصان مال و جان کا
پہونچتا ہے اور یہہ دری کا ٹی کا ہر مشورہ اور عہد مضبوط کی واسطے ضرور بنایا جاتا ہے عموماً یہہ لوگ
اپنی معاند فرقہ پر موسمین مین یورش کرتے ہین یا موسم بہار یعنی ماہ مارچ و اپریل اور یا شروع موسم خزان
مین یعنی اکتوبر و نومبر جب موسم موعودہ آپہونچا تو ہر شاخ کا ملک اپنی اپنی گروہ کی آدمی جسقدر کہ جمع
ہوسکین ہمراہ لیکر اوس موقع پر جہان لشکر کا جمع ہونا قرار دیا جاوی حاضر ہوتا ہے اس لشکر کا کوچ
قابل دید ہوتا ہے ہر ایک مرد کی پاس گوڈی چرمی چند سیر آرد خشکہ سی جو ایک آدمی کی واسطے ہفتہ
یا عشرہ کافی ہو بہرا ہوا موجود ہوتا ہے اور ڈہال تلوار پورانی یا رجونسی بندہی ہوی رہتی ہے
توڑہ دار اکثر دنکی کاندہی پر رکہی ہوی گروہ در گروہ دہل بجاتے ہوی مقام معینہ کو جاتی ہین

تقسیم کار حرب

جب جای مقررہ پر پہونچے تو سب ملکان متفق الرای ہوکر دو ملکان کو اختیار کل دیتے ہین جنکو سترہ
ملک یعنی ملک کلان کہا جاتا ہے اور اونکا یہہ کام ہوتا ہے کہ ہر ایک شاخ کو موقع مناسب پر
معین اور نظم و نسق صلح بدی اونکی مرضی پر بشرط اتفاق دیگر ملکان منحصر ہے فی زمانا قوم اتمان
زی مین مسمی آدم خان مدخیل اور احمد زی مین نجیب خان ولد سوہان خان سپنر کے ملک
کلان ہین سوای ملکان کلان کے ایک شخص بنام ستر امیر یعنی بڑا امیر مقرر ہوتا ہے اور اوسکی ماتحت
چند شخص بنام کم امیر یعنی چہوٹی امیر نامزد ہوتے ہین اور ہر ایک امیر کے ماتحت بقدر ضرورت تیز

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سی لیکر سو آدمی ہوتا ہی جنکو بزبان خود خلوشستہ بمعنی محصل کہتی ہین ستر امیر کی ذمہ یہہ خدمت کہ لشکر
راہ مین حاضر رکہے بوقت لڑائی حسب ایما ملکان کلان اپنی رای سی ہر ایک شاخ کو علیحدہ علیحدہ
لردہ مین منقسم کرکی مستعد جنگ کرتی جدا جدا گروہ ہونمین ہر ایک شاخ کو اسواسطی یکجا جمع رکہتی ہین کہ ہر شاخ
کی مرد ایک دوسرے کی ننگ و نبرد آزمای کی میدان مین تفوق چاہین اور نیز بہیر اور لشکر گاہ کی حفاظت
کا بندوبست رہی تیسرا کام ستر امیر کا یہہ ہے کہ جب شاخ کی آدمی سہل انگاری یا انکار تمرد انہ سی سیاہ پر
حاضر نہ آوین تو اونکی فراہمی کی واسطی ایک ایک چہوٹا امیر معہ محصلان ماتحت کی تعینات کرے
ان خلوشستون یعنی محصلان کو بڑا اختیار رہتا ہی شخص انکاری یا غیر حاضر پر بموجب رواج وزیری
یہہ تاغہ یعنی جرمانہ معین ہی کہ اوسکا ایک بیل یا دو گوسفند خلوشستی حلال کرکے کہا جاوین اور
باقی رسد بہی اوس سی لیجاوے گی اگر تاغہ ادا کری اور لشکر کی شمولیت سی بہی انکار کری تو خلوشستیون
کو اختیار ہے کہ اوسکا گہر لوٹ لیوین یا جلا دیوین اگر اوس غارت گری کی ارتکاب مین صاحب
خانہ مزاحمت کری تو خلوشستی اوسکو جان سی مار سکتی ہین اور ان سب افعال کا بموجب آئین وزیری
اوپر کچہہ الزام عاید نہین ہو سکتا مگر اونکی بے اعتدالیون کا ستر امیر نگران حال رہتا ہی واقعہ سال
۱۰۶۳ھ کی موسم خزان مین شاخ احمدزی و انہمان زی کے اکثر فرقون نے قوم دوڑک کی فرقہ ہای
خیل پرجو بنون سی مغرب تیس میل علاقہ دوڑک کے مغربی حصہ مین رود توچی کے کنارہ پر آباد ہے
اس سبب سی یورش کی کہ اوس رستہ وزیرون کی بہیر جو بموسم گرما شوال کو اور شروع سرما مین
واپس تہل کو آتی ہے فرقہ ہای خیل نے مزاحمت کرکے نوبت کشت خون تک پہونچائی تہی اور تین
سال سے اونکا آپسمین عناد چلا آتا تہا جب تورہ جمع ہوا تو موضع ٹنڈی دیہہ سکونہ فرقہ دشمن کا
وزیرون نی محاصرہ کرلیا اور باوجودیکہ لشکر وزیری پانچہہ ہزار سی بہی زیادہ تہا اور ہای خیل
محصورہ پانچہہ سو سی بہی کم نا ہم قریب چار ماہ محاصرہ رہا اور وزیر اسقدر جان بچاکر لڑتے تہے
کہ اتنی عرصہ مین فریقین سے کل نو آدمی کام آئے آخرکار وزیرون نے سرنگ لگائی جنمین
سی ایک کی اوڑنے پر اور اپنی باقیماندہ قوم کی مدد سی مایوس ہوکر محاصرین گہبرا گئے اور عین حملہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کے وقت صلح کرکے وہ گانو وزیرونکو دیکر آپ باہر نکل گئے اور علاوہ اسکی اونسی بیگھ زمین بھی
بہی لیکر اوس موضع کو مسمار کرکے اپنا حاجیگا نو بنا کر چار سو وزیر ہر شاخ کا اوسمین آباد کیا اور بعد
اس کے میابی کی آیندہ کیواسطے رستہ جاری رہنے کا اطمینان لیکر لشکر وزیری متفرق ہوا جب انکا
لشکر پہاڑ مین جمع ہو رہا تہا تب وزیرونکی دو بیگھ ملک میری پاس بہی آئی کہ سرکار انگریزی
ہمکو کچہہ مدد عطا کرے ورنہ یہہ اجازت تو ضرور دیوی کہ بموجب اپنی رواج کے ان وزیری
تومون سی جو اس موسم کو سرکاری ملک کی اندر آباد ہین ہماری ٹیلو شیتی ہش آوین مگر چونکہ سرکار
کو ایسی باہر کی زیادونسی کچہہ غرض نہین تہی لہذا یہہ دو درخواست اونکی نامنظور ہوی *

وزیری اسپ اور سلوری

واضح ہو کہ وزیر وال گہوڑے مجنسی لنڈر جو رکش تیز ہوتے ہین قد متوسط اکثر مایل بکوتاہی کو جاتے
کنوتی یعنی ہر دو گوش خوبصورت اور نوک دار سم مضبوط اور پوٹہہ صندوقی وضع ہونا ہی بنیاد نسل
ان گہوڑونکی باوجود بہت تحقیقات صحیح معلوم نہین ہوتے مگر دو تین گلہ کے گہوڑی مشہور ہین
جیساکہ دغلو گلہ یعنی سارتان والہ گلہ دخد گلہ تیسرا اور مڑ گلہ اس تین گلہ کی گہوڑے زیادہ
مشہور ہین ایسا قیاس ہوتا ہے کہ پہلے کبہی وزیری لوگ کوئی اچہا گہوڑا چوری کرکے لائے
ہین اور اوسکی نسل سی وزیر وال گہوڑے ہونگے وزیری اسپ وزیرون کے پاس بہت کم
خوراک اور زیادہ محنت کہینچتے ہین اس وجہ سے جب وہ کسی متمول کے پاس فروخت ہوے
تو خوراک اور خدمت سی جلد موٹی اور خوش شکل اور کام کے لایق بن جاتے ہین مجنسی ایسے
ہین کہ تمام روز سواری سی سیر نہین ہوتے مگر فی زمانا نمین اچہی گہوڑے کمیاب ہین وزیری
کی سوار قابل دید ہوتی ہین اکثر پاؤن مین مزری کی چپلی رکاب کو پڑی ہوی اور کہنہ زین اوڑہے
دمیلہ لباس پہ تلوار باندہے ہوی کسی کے پاس بدنگل نیزہ اور کسی کے پاس چہوٹی بندوق اور تفنگچہ
دخنجر ہوتا ہی فی الحال قوم کا بل خیل اتمان زی - اور ممیت خیل اتمان زی اور زلی خیل احمد زی
کے بیچ زیادہ گہوڑے اور سوار ہین اور قوم مسعود مین دو سو سے زیادہ سوار نہین ہون گے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سواہی تاخت اور ڈاکہ زنی میدانی لڑائی مین انکی سوار کسی کام کے نہین ہین ۔

طریق اجتماع جہت ارتکاب چوری وغارتگری

اس قوم مین غارت گری اور چوری جبلی عادت ہی خصوص شاخ مسعود اس پیشہ مین نمبر اول ہی ان وارداتونکی ارتکاب مین اونکو اپنی دلاوری کا غرور رہتا ہی رہزنی رہتہ ورہ گومل کی علاوہ باستثنا اپنی قوم کی دیگر ہم سوا نہ اقوام کی مال کو ننکار سمجھتی ہین طرفہ جہالت یہہ ہی کہ گورنمنٹ کی رعایا کی مال مسروقہ کو یہان تک متبرک حلال سمجھتی ہین کہ کفن آخرین بہی اکثر باعث تعصب اوس ہی بناتی ہین ہر ایک شاخ مین چند اشخاص مشہور جہت دار سارق جنکو باصطلاح زبان خود پیاوڑی یعنی دلاور کہتی ہین موجود ہین اور اکثر وہ آپسمین ہم راز ہوتی ہین جنکو بہی جاسوس کی معرفت یا بذات خود آمد کسی قافلہ یا مال مویشی و شتران وغیرہ کسی موقع ممکنہ چوری یا چراگاہ متصلہ کوہستانی یا دیکہی تو اپنی محرم راز اور ہمراہیونکو جمع کرکے جسقدر آدمیونکی واسطی اوس حرام نکار کی ضرورت سمجہی اونکو تیار کیا جب دس آدمیونسی نیچی گروہ بوقت شب بارادہ چوری جاوی تو اونکو غلہ جمع لفظ غل یعنی چور کہتی ہین اور اوس سی زیادہ سو تک کے گروہ کو غدی کہتی ہین اور اسکی اوپر تڑاک بولتی ہین اور جس غدی اور تڑاک مین سوار بہی شامل ہون تو بعد ارتکاب جرم اوسکو تاخت بولتی ہین جب دو سو سی زیادہ آدمی تاخت کی واسطی جمع ہون تو اوسکو لشکر کہا جاتا ان گروہونکی سرکردگی عموماً پیاوڑی یعنی دلاور آدمی کو ہوتی ہے جب گروہ مذکور اپنے پہاڑسی بارادہ چوری وڈکیتی میدان علاقہ سرکار کی طرف روانہ ہوی تو جس نگہبہ اونکی اپنے پہاڑکی حد ہے وہان چند ہمراہیان کم دل جنکو بزبان پشتو وزیری خارباٹی یعنی دیدہ بان کہتے ہین چہوڑکر سب غالتو اسباب از قسم بارجات فضول اور بہاری پوش وغیرہ اونکی حوالہ کرجاتے ہین اور باقیماندہ تلاش جرم کے واسطی جاتی ہین موقع مقصودہ پر پہونچکر سرگروہ اپنی ہمراہیونکو دو کا مونکی واسطی منقسم کرتا ہے اول گڈوڈنے یعنی داخل ہونی والے دویم ڈرڈونی یعنی کہڑا ہوکر خبر رکہنی والی پہلی طایفہ کو وہ پیاوڑے نقب لگانے یا مال نکالنی مین اپنی ساتہہ شامل

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

رکھتا ہی اور دوسری کو جہت حفاظت سارقان مشغول سرقہ اور بشرط اطلاع مستحفان مظلوم کے
اونکی مزاحمت کی واسطے مقرر کرتا ہے ان کم بخت محافظونکی ماتہہ مین گول دستم کا تبہر اور کمر مین
خنجر اور تلوار اور غارت گری مین اکثرونکی پاس ڈھال تلوار اور بعضون کے پاس بندوق تفنگچہ
بہی ہوتا ہی جب کسی مالک کو خبر ہوی تو سب سی پہلے اُن محافظونکی یہہ عادت ہی کہ اوس مقدار
کو جو اپنی مال بچانے کے واسطے چیغہ یعنی شور یا گرفتاری مجرمان کا مستعد ہوا وہ بتہہ مارتے ہین
اگر اونکی ہمراہی بہاگ نکلی تو خیر ورنہ بشرط احتمال گرفتاری کسی رفیق یا اپنی کے خطرناک خونخوار
گیرندرلی جان کے درپے ہوتے ہین گرچہ ابتدای مین قتل عمد غارت گری اور سرقہ مین شرارتاً
ہی کی جاتی تہی مگر اب عموماً ہمچون حالات مین جیساکہ اوپر ذکر کیا گیا ہے قتل کے درپی ہوتی ہین
بعد ارتکاب واردات جہان تک جلد ہوسکے مال مسروقہ کو اپنی پہاڑون مین لیجاتی ہین جب
اوس موقع شروع پہاڑ محدود وہ اپنی پہونچی تو گروہ خارپائی جو وہان معہ اسباب فالتو چہوڑ
گئی تہی اونکی واسطے روٹی جنکو کاک کہتی ہین اور تہر پر پکایا جاتا ہے بلی سی تیار کر رکہتی ہین وہ روٹی کہاکر
برادرفع ماندگی وکوفت راہ کی گروہ سارقان اوس جگہہ سو رہتی ہین اور خارپائی فوراً مال مسروقہ
لیکر تازہ دم آگے کو روانہ ہوتی ہین ایک شخص آرام گیرون سی ان خوابیدونکی پہرہ پر کہڑا
رہتا ہے تاکہ اگر دور سی کوئی غنیم تعاقب کنندہ نظر آوی تو اونکو بیدار کرکے آگی کو روانہ ہوون

تقسیم مال مسروقہ

مال مسروقہ کی ایک حصہ کو ڈڈی کہتی ہین سارقان کا سرگروہ موقعہ واردات کی قریب پہونچکر
اپنے ہمراہیان کو کہتا ہی کہ جو شخص نقب لگاوی یا اندر داخل ہو یا موشی نکالی اوسکو فی کس
دو ڈڈی یعنی حصے ملینگے اور جو باہر رہینگے اونکو فی کس ایک ڈڈی پس مرتکبان مین اسیر
انداز اور لحاظ پر تقسیم ہوتا ہی مگر سرغنہ کو بہ نسبت دیگران ایک یا دو حصہ زیادہ ملتا ہی اور گروہ
سرپانین کو فی کس ایک کنڈگے یعنی حصہ کا چہارم دیا جاتا ہے اور مال مسروقہ جو بارتکاب جنگی
حاصل ہوا ہو سوای ایک حصہ فی مرتکب اسلحون پر بہی تقسیم کیا جاتا ہے مگر جسکے پاس صرف

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ایک تلوار ہو تو وہ اس ایک حصہ معمولی مین شامل ہے اور فی بندوق یا تفنگچہ ایک ڈڈی اور فی سپر نصف ڈڈی مقرر ہے پس اس حساب سے جس مرد کے پاس بوقت ارتکاب چوری ایک بندوق اور ایک تفنگچہ اور ڈھال تلوار ہوی تو وہ ساڑھے تین حصہ پاوے گا مگر اسمین اتنی شرط ہے کہ وہ شخص یہہ اسلحہ ہمیشہ رکھتا ہو نہ کہ خاص اوسی روز واسطی زیادتی حصہ کے باندہ لئی ہون غالباً یہی سبب ہے کہ اکثر وزیر اپنا نام پیاوڑی یعنی دلاور مشہور کرینکے واسطے سب اسلحہ رکھتی ہین +

سبیل انتقال مال مسروقہ

مال مسروقہ از قسم بہایم پہاڑ مین لیجاکر اکثر قوم سلیمان خیل وغیرہ غلجئے پر فروخت کرتی ہین یا قوم توری لیگی غوست کیطرف لیجاتے ہین یا علاقہ خٹکان کے بعضے مباگان خرید ستران کرتے ہین اور مال مسروقہ از قسم پارچہ وغیرہ بے جان اکثر وزیران مین فروخت ہو جاتا ہے خریداران مال مسروقہ کی اکثر سنار قان کی سرغنون سی آشنای اور رابطہ بنا ہوا ہے جب چوری کا مال اپنی پہاڑ مین لیگئی تو سوای گھوڑونکے اور جلد فروخت ہو جاتا ہے +

حال نفاق و نفاق باہمے قوم

جو کچھہ افغانستان کی جملہ اقوام کا حال میری تحقیق سی دریافت ہو سکا اوس سی یہہ بات ثابت ہے کہ جسقدر نفاق اور بغض و حسد اس قوم مین ہے کسی دوسرے پشتون قوم مین اوسکی نظیر نہین ملتی اسکا سبب سوای اوس بگڑے آئین وزیری کے اور کچھہ نہین معلوم ہوتا مگر تاہم بتقاضای بشریت جاہلانہ کسی کسی شاخ مین عداوت ہو کر نوبت کشت و خون تک پہونچ چکی ہے چنانچہ شاخ اتمان زی مین باہم فرقہ ممیت خیل و برہم خیل مدت تک دشمنی سخت رہی اور فرقہ تورے خیل و عبدلی خیل بہلول زی مسعود کی باہم بہ تنازعہ زمین موسوم رزمک عرصہ تک عداوت رہی کہتے ہین کہ یہہ عداوت بہت پورانی آئین مذکور کے ایجاد سی پہلی کی شروع ہے فی زمانہ اگرچہ آپسمین لڑائی جھگڑا نہین مگر دلونکی صفای بھی نہین اور ایک دوسرے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

عداوتی فرقون کی بہلائی نہین جاتی سال حال مین قوم بکا خیل و مسبت خیل شاخہائے
اتمان زئی وزیری کی باہم بنکرار عورت لڑای اور کشت و خون ہوی اور قوم سپیر کی احمد
اور مسعود وزیری مین بہی بہ تکرار غارت گری مال و بہیر یکدیگر پر خاش شروع کوئی اور
نجو نیز جمع کرنے تورہ وزیران در دیش خیل ہے مگر شاید صلح ہوجاوے گی +

حال عداوت ہمراہ دیگر اقوام ہم سو آ

وزیر جملہ اقوام ہمسایہ ہر چہار طرف کی غنیم ہین الا انکو اتنی عقلمندی حاصل رہی کہ جس قوم کے ساتہ
عداوت کری اوس قوم مین سی ایک جزو کو اپنی گوندی یعنی جنبہ اکثر اً بنا لیتے تہے زمانہ گذشتہ
مین قوم بنوچی کی ساتہہ شاخ احمد زئی اور اتمان زئی کی بدعوی ملک گیری اکثر لڑا ایا ہے مین
اور شاخ مسعود کی قوم بیتنی اور اورمڑ کی ساتہہ بسبب اخراج ملک نہایت دشمنی تہی اور فرقہ
میری خیل قوم خٹک کے ساتہہ چند جہگڑے ہوی قوم مروت شاخ لوحانی کی ساتہہ پورانا عناد تہا
مگر اکیس برس کا عرصہ ہوا کہ شاخ احمد زئی کی سوہان خان ملک کلان نی کہہ بباعث اپنی پوتے
عداوت کی اور کچہہ بسبب درخواست نصف گوندی مروت بجمعیت چہہ ہزار لشکر کی مروت کی شاخ
بیگو خیل اور سکندر خیل پر بمقام لکی حملہ کیا اوس لڑای مین مروتون کے گروہ قلیل نے جنکی
ہمراہی مین حسن خان منیسور بہی تہا داد مردانگی دیکر وزیرونکی لشکر کو شکست عظیم دی اور بیشتر
کی قریب وزیر زخمی ہوا اور مارا گیا اگر اوس وقت مروت منہزم ہونکا تعاقب دور تک کرتی تو انکا
بہت نقصان ہوتا فی الحال ان قومون کے ساتہہ ظاہرا لڑای جہگڑہ وزیرون کا بسبب محرور
ہونی سلطنت سرکار انگریزی کی نہین ہے فی زمانہا انکی برملا دشمنی قوم غلجائی اور قوم توری سکزی
کرم اور قوم خروٹی و دوڑ و میاخیل کے ساتہہ ایسی ہے کہ ہر سال قلیل خفیف کشت خون سی بیخ و بنیاد
عناد کی مضبوط ہوتی جاتی ہے اور قوم کا کہیڑ کے بعض فرقہ جو بموسم گرما انکی پہاڑی ملکون کے
قریب چراہی مویشی کو آتے ہین اونسی بہی اونکی خفیف سی پرخاش شروع ہوا اور ایسی علامات
معلوم ہوتی ہین کہ اپنی دلاوری کی نخوت اور مشکل ملجا کوہی کی بہروسی پر اونکو بہی دشمن

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بنا دیئے گئے باوجود اسقدر دشمن رکھنے کے انکی مقبوضہ حدود مین کوئی دخل نہین کرسکتا یہہ دوسرونکو دبائے ہین

سرگذشت ہمراہ بادشاہان

اس قوم کی لوگونکا قدیم سے پیشہ رہہ داری اور مال چرائی ہونیکے باعث اور پہاڑی ملجا ہونیکے سبب سے بادشاہان ماضی سے تعلق کم رہا ہی اور اسی وجہ سے وزیری لوگ اپنی آزادی کو فخریہ بیان کرتے ہین کہ ہمنے اس سے پہلے کبھی کسی بادشاہ کو قلنگ نہین دیا تھا بہادر شاہ اورنگ زیب عالمگیر کی فوج سے دو دفعہ اس قوم نے مقابلہ کیا جب سکھون کی فوج بنون مین آئی تو سائیسان وغیرہ کی قتل سے اپنی آپ کو گنہگار بنایا غرض کہ گورنمنٹ انگریزی سے پہلے کسی سرکار کی رعایا نہین کہلائی اور انگریزی گورنمنٹ کی حکومت بھی صرف اُن شاخون پر حاوی ہی جو موسم زمستان ضلع بنون کی حدود تہل وغیرہ مین آکر فروکش ہوتے ہین اور میدان کی علاقہ مین اونکو ملکیت زمینات بذریعہ قبضہ سابقہ یا عطای سرکار حاصل ہوئی ہی باقی اکثر قوم فی الحال ہی بدستور آزاد پہاڑون مین آباد ہین سب سے پہلے جس حاکم نے وزیری قوم کی بعض شاخون کو رعیت بنایا وہ کرنیل ہربرٹ اڈوارڈس صاحب تہا ماہ دسمبر ۱۸۴۸ء مین جب صاحب ممدوح براہی جنرل وین کورٹ لنڈت واسطے نظم ونسق علاقہ بنون مین آئی اور پرگنہ بنون کی سرحدی پیمایش واسطے تشخیص جمع مالگذاری شروع کرائی جب قوم وزیری نے جنکی زمینات علاقہ بنون مین تہی معرفت سومان خان ملک کلان وزیری اس حرکت سے اعتراض کیا کہ ہمنے کبھی کسی بادشاہ کو قلنگ نہین دیا اب بھی آوای معاملہ اور پیمایش اراضیات مقبوضہ سے باز رہے گیا وہ تاریخ ماہ دسمبر ۱۸۴۸ء کو یہہ خبر کرنیل اڈوارڈس صاحب تک پہونچی تو صاحب ممدوح نے بعد غور کامل ایک اشتہار بزبان فارسی جاری کیا جسکی خوبی اور اجرا کنندہ کا استقلال اوس سے ظاہر ہے چونکہ وہ اشتہار کام کا ہی بلفظہ نقل اوسکی بجنسہ ذیل مین درج کیجاتی ہے +

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

نقل اشتہار

اشتہار از جانب حضور ہربرٹ اڈوارڈس صاحب بہادر سسٹنٹ رزیڈنٹ لاہور واقعہ مفتد ہم ماہ دسمبر ۱۸۴۷ء مقام ممش خیل برملکان وزیران ماتی خیل وبنیرن خیلان عمرزئی سرکی خیل ومحمد خیل سودن خیل وبکی خیل جانی خیل وغیرہ کہ برای جرگہ فراہم شدہ اند واضح باد کہ بانجانب چنین معلوم می شود کہ از وقت بدر آمدن ملک بنون از سلطنت بادشاہان خراسان کہ تخمیناً عرصہ بست وپنج سال ایسی سال شدہ باشد قوم وزیران کہ درمیان خود اتفاق میداشت وبنوچیان درمیان خود نا اتفاقی وبدسلوکی میداشتند لہذا وزیران از کوہستان فرود آمدہ درزمین بنون کہ زرخیز است بود باش اختیار کردہ درجہ بدرجہ یعنی سال بسال زمین از تپہ جات بنون در قبضہ خود آوردند وانچنین ملک گیری کہ ایشانان درملک بنون نمودند بایدداشت کہ دران ہنگام انچنین ملک گیری کردند کہ نہ کدامی آئین ونہ حاکم برسر بنون مقرر بود اگرچہ آئین بنون ہمین بود کہ درمیان خود حق کدام کس نشناختہ اند وحق زمین بطرف اوست کہ طاقت میداشت ہرگاہ کہ دیگران از غیر وطن آمدہ ہمین نمونہ نقل کردند چہ جای فرمایا دکہ غیر وطنیا ہم فرض شد رسم ملک قبول کردن حالا آن وقت رفت وگذشت وسرکار لاہور تجویز فرمودہ اند کہ ملک بنون درریاست بانجانب شامل باشد چنانچہ آیندہ یک قلعہ وفوج کلان وحاکم آئین درینملک موافق بانجانب خواہد شد مدعا تجویز این ہست کہ معاملہ سرکار بدون تکلیف وکشش گرفتہ شود لہذا جریب کشی درہر یک تپہ شروع کردیدہ است کہ چہ قدر زمین ہست وقبضہ کدام کس است ومعلوم باد کہ نزد ہرکسیکہ زمین علاقہ بنون ثابت خواہد بود خواہ وزیر خواہ خٹک خواہ دیگر مردمان اورا معاملہ ادای سرکار برابر یک آئین کردن خواہد بود طرفداری ورویت درحق کسی قوم خورد ویا کلان زور آور کہ زور بخرچ آمدہ شد وہر شخصیکہ زمین درینبون میدارد دودرطایفہ بنوچیان آمدہ است وانچہ ملک سمان خان میکوید کہ وزیران تاحال گاہے کسی بادشاہ را معاملہ نداده اند حالا چگونہ بدہند ہنگامیکہ ایشان

درو طن خود باشند این دلیل معقول ست کہ تاحال وطن شما خلاص وزیرکمان حاکم منیت ومہاراجہ صاحب مہاراجہ لہنا سنگھ بہادر بکوہ وزیران ہیچ غرض نمیدارند ولیکن وقتیکہ ایشان درملک دیگر بیایند آئین ورسوم آن ملک

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

قبول کردن ضرور بست و اگر ایشانرا ادای معامله سرکار و آئین پسند خاطر نیست تا زمین نزد آن کس گمانند
ایشان بقا از دگر فتند و در تحت خود آورده بودند و ایشان دران کوه مبارک جای دل نشین بر دند که
معامله دادن نمی افتد و زراعت گندم نمی شود و این سخن را یقین دانند که از ایشان با معامله سرکار انجا
خواهد گرفت و باز و همیشه ایشانرا از ملک بنون بدر خواهد نمود و باید دانست که این قدر افواج همراه
انجانب موجود است که تمامی قوم وزیران را تباه کردن می توانم و لیکن یقین انجانب این نیست که
ایشان اینچنین موقوف و بی عقل خواهد بود که آن زمین که در عرصه سی سال در قبضه خود آورده اند در یک
روز خواهند گذاشت یا از فکر دادن حصه جزوی تمامی فصل در گذاشته خواهند رفت چنانچه انهمه شرط
ایشانرا امید هم - اول اینکه آنچه زمین از تپه جات بنون زرخرید باشد بلاشک در تحت ایشان خواهد ماند
و زمین که بنده در این عرصه پنجسال در قبضه کسی وزیر آمده است در قبضه او خواهد ماند اگر کم از پنجسال باین
شرط باشد که زمین وزیر گرفت و بنوچیان برای آن جنگ و قبضه نکردند نا در قبضه وزیر خواهد ماند
دویم اینکه هر قدر زمین که در قبضه وزیران است موافق رسم و آئین بنون که آدمیکند از فصل خریف
و آئنده فصل بفصل دادن خواهد شد سیوم این که تمامی آن چراگاه فراخ که تهل میگویند که حد او بطرف
مشرق سرحد زراعت خشکان یعنی زراعت لتمرکر و نصرتی و سواد بطرف جنوب بدره تنگ و بطرف
مغرب مچن خیل و دره های کرم و تپه جات سورانی و بطرف شمال از جائیکه دریای کرم از کوه و ملک بنون
می آید انهمه تهل برای چرانیدن مال شتران و گاوان و گوسفندان و غیره جانوران عنایت کرده
بشرط تعیاری و دادن نذرانه دو نیم صد و نیه فربه سالیانه بدهند و تقسیم این نذرانه در میان قوم
خود موافق اندازه خرد و کلان نمایند و هر گاه یکه قوم وزیران از کوه فرود بیاید باید که هر یک ملک
از قوم خود پیش کاردار حاضر شده شمار قوم خود در کتاب کاردار بنویسانند که به قدر در تهل بدانه
چهارم آنکه هر قدر زمین در تهل زراعت و کشتکاری خواه خود خواه از مضارعه خواهند کرد
حصه ششم آن دادن خواهد افتاد پنجم اینکه چونکه مردمان اقوام وزیران در تهل و تپه جات بنون
پراکنده هستند در میان ایشان و سرکار سوان خان وزیر ملک مقرر خواهد شد سومان خان وزیر

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ششم اینکه آینده درمیان وزیران و بنوجیان دشمنی و عداوت مسدود خواهد شد و خون باشد نه غارت و نه خشک کردن آب زراعت و اگر کسی وزیر خود را مظلوم دانند تا بخدمت انجانب حاضر گردیده استغاثه و نالش نماید فقط + بیکه بر مضمون اشتهار هذا مطلع شده درمیان خود صلاح و مشورت کرده بزودی جواب صاف یعنی اقرار یا انکار عرض دارند +

حسب بیه اشتهار بپونچا تو اوسکی مضمون سنے ان وزیری لوگون کو جنکی زمینات علاقه بنون اور زیر کوه تهی خواب غفلت سی بیدار کیا سب معرکه ملکان نے حکم اور شرایط مندرجه اشتهار کو قبول کیا اور بلحاظ شرایط اوس حکم کے جو زمینات نهری تبه جات بنون مین وزیرونکی مضبوط تهی اونپر کل پیداوار سی چهارم حصه حق سرکار تجویز هوکر مشخصه تشخیص کیا گیا جیسا که عام بنوچیونکی شرع تهی مگر حکام وقت تشخیص جمع بندوبست کی وقت رعایت خاص اور نرمی مشخصه بحق قوم وزیری کرتی رهی الا قوم بکاخیل اس نرمی سی محروم رهین اور تهل وغیره زمینات کا مشخصه کل پیداوار مین سی ششم حصه پر مشخص هوا واسطی سوای قوم بکاخیل سب وزیری زر مشخصه کو کچهه بار گران نهین سمجهتی اور بلا دقت وصول هوتا ہے اب هم اوس بدعتانه طریق کا ذکر کرتے هین که جو ابتداء عملداری سی آجتک گورنمنٹ انگریزی کی تهی اس قوم کا سا هی - بیه بات مشهور ہے که قریب کل قوم کے آدمی چور هین اور چوری مین اونکو اپنی دلیری اور اتفاق کا غرور هی تا وقتیکه اونکو روپیه بطور رشوت نه ملی تو اونکا قاعده هی که اپنی همسایون پر حمله کرتے هین جب وه گورنمنٹ کی مغربی حد پر اکیسوچالیس میل طول فاصله تک همسایه هوگئی تو اناالیا گورنمنٹ کی جانب سی هر طرح بیه کوشش کی گئی که اونکو راضی رکها جاوی لیکن ابتدای سی احمدزی اور اسا تمان زری کی بعض فرقون نی اور مسعودون کی کل قوم نے نهایت مخالف نیت ظاهر کی اور همیشه حمله کرتی رهی سرحد سی کئی میل کے اندر بهی کوی مسافر یا کاروان محفوظ نهین تها تا وقتیکه قوی جمعیت اوسکی ساتهه نهو وزیرونکو اسبانکی سمجهنی کا ظرف نهین تها که بیه دو امر متفق ره سکتے هین که راضی رهنی کی خواهش بهی هو اور بزور نقصان کی عوض لینی کی قابلیت بهی هو اور بیه بات تو بهت دور ہے که اونکو بیه اعتبار هو که گورنمنٹ اونکی پهاڑون کی اندر اونکو سزا دینی کی قدرت رکهتی هی بلکه حقیقت

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

مین اونکو یہہ یقین تہا اور امید تہی کہ ہمیشہ سرحد پر تکلیف اور ایذا رسانی سی اور اُسکے ہماری مجرم
اور بیزار آدمیونکو اپنی پہاڑون مین پناہ دینے سی سرکار انگریزی آخر کار خوشی سی اونکو روپیہ کی طمع
دیکر اپنی طرف کرلیگی ایسے ایسے خام خیالات اور نا انگریزی کے طمع سے انہون نے سرحد پر ہمیشہ فساد اور جنگ
جنگی ہوتے رہے اور ایک مرتبہ خود بنون پر بہی اُنہون نے جماعت کثیر سے حملہ کرنے کا اندیشہ کیا یا جو مواضعات
رعایا سرکار سرحد پر واقعہ ہین اونکو ہمیشہ تاراج کرتے رہے اور بعض اوقات جب موقعہ مناسب پہ مدد نہ پہونچ
سکی تو رعایا کی لوٹ لیا اور مسافرون اور رعایا سرکار کی لوٹ اور مار سی جہانتک قابو چلا دریغ نکیا
آخر کار ۱۸۵۱ء کے اخیر مین بعد اسکے کہ مصالحت آشتی اور حفاظت کی تین سال سی زیادہ تک آزمائش
کی گئی اور اکثر تکلیفون اور سُبکی کی برداشت ہوتی رہی کرنیل جان نکلسن صاحب چیف کمشنر پنجاب
گورنمنٹ کی منظوری اسواسطے حاصل کی کہ شاخ احمد زئی کی فرقہ عمر زئی پر جو بنون کی شمالی پہاڑ
مین رہتے ہین اور جو ایک واردات سنگین کرکے علاقہ تہل سی پہاڑ کو چلے گئے تہے اور وہان اپنے آپ کو نسبت
سابق اور بہی زیادہ مستوجب تدارک بنا دیا تہا حملہ کیا جاوی رات کو کوچ کرکے ناگاہ اونپر حملہ کیا
کچھہ آدمی اونکی ماری گئے بعض کثیر دی اونکی جلادی گئی اور اکثر مویشی اونکی سرکاری علاقہ مین پکڑ لائے گئے
غرضیکہ یہہ یورش کامیاب ہوئی اور اوس وقت سی عمر زئی سیدہی ہوگئے اور حملہ کرنے سی احتراز کیا
سرکاری علاقہ مین آنیکی اونکو اجازت ہوئی اور اوس زمانہ سی حال تک اونکا چلن صاف رہا ہے
ایک حملہ بامراد اسواسطے کافی تہا کہ جو تعلق کل احمد زئی کی قوم سی سرکار کا تہا یہ وہ خاطر خواہ ہے بعد
سرزنش عمر زیونکی بنظر ضرورت فرقہ کابل خیل قوم اتمان زئی پر سرحد کوہاٹ پر تین مرتبہ حملہ کیا گیا
پہلی مرتبہ ۱۸۵۵ء مین سپاہ کی یورش اسواسطے کافی ہوئی کہ جو دعوی سرکار کا تہا اوسکا فیصلہ مصالحت
ہوگیا دوسری مرتبہ ۱۸۵۶ء مین گروہ ایذا رسان پر ناگاہ رات کو کوچ کرکے حملہ کیا گیا اور جب
انہون نے دیکہا کہ سرکاری فوج نے چارون طرف سی اونکو گہیر لیا ہے اور مقابلہ سی کچھہ امید بہتری نظر نہ آئی
تو اُنہون نے سرکاری رعایا کی قاتل جو اونسی مانگے گئے تہے حوالہ کردئی اور محفوظ رہے تیسری مرتبہ اس شاخ
کابل خیل پر ماہ دسمبر ۱۸۵۹ء مین اس سبب سی یورش ہوئی کہ کپتان کیمپ صاحب کمشنر ڈیرہ اسمعیل خان

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جنکو اونہونے پناہ دی تہی انکار کیا اور اپنی موقعہ ملک کی مضبوطی کی بہروسا کرکے اونہونے سرکاری
سپاہ سے لڑائی کی اور شکست کہائی اور اونکی خیمہ گاہ یعنی کثیر دولت اور مال غنیمت بہت سی بندوقیں
مویشی کی سرکار کی ہاتہہ آئی آخر اونہونے مجبور ہوکر جو شرایط سرکار چاہتی تہی منظور کری ۔ شاخ سمور
وزیرستی کا ذکر کیا جاتا ہے یہہ قوم تینون شاخون مین سب سے زیادہ شہدا و فاسق
ہی کہ اونکی گذر زیادہ تر لوٹ اور جبر اور تشدد پر ہی اور اس بات پر کامل بہروسا کرکے کہ پہاڑون تک
رسائی اور دخل نہین ہوسکتا ہے اونکا طریق ابتدا سے آخر تک بدعتی رہا ہے اور کوئی جینا اونکی واردات
سنگین سے خالی نہین رہا ماہ مارچ ۱۸۵۷ء مین ایک دیسی افسر اور بارہ سوار رسالہ پولیس جنہونے غارت
گرون کا تعاقب پہاڑون کے اندر زیادہ دور تک کیا تہا کہیر مارے گئے اور اسی سال کے ماہ نومبر مین
اس قوم کی قریب تین ہزار آدمی جمع ہوکر ٹانک کی سامہنے دری کے اندر اس نیت سے آئی کہ اوس شہر کو
لوٹین سپاہ سرکاری پچاس میل کا کڑا کوچ کرکے پہونچ گیا اسواسطے اونکا ارادہ پورا نہوسکا ۱۸۵۸ء اور
پہر ۱۸۵۹ء مین اس قوم پر سپاہ کی یورش کیجانے کی تجویز منظور ہوی مگر چند دیگر ضروریات کی
سبب سے تعمیل مین توقف ہوئی کئی سال تک تدارک ہی بچ رہنے کی سبب سے دلیر ہوکر اور اسبات پر توقع
کرکے کہ اگر اونکی پہاڑون کی اندر دخل کرنے کا عزم کیا جاویگا تو اوسکا مقابلہ جسب مراد کرینگے
مسعود لوگ ۱۳ مارچ ۱۸۶۰ء بلا کسی حیلہ اور تکلیف رسی کی چار ہزار آدمیونکی جمعیت لیکر کلان مکانی
سرکردگی مین شہر ٹانک کی لوٹنی کی ارادہ سے میدان مین چلی آئی اتفاق حسنہ سے وقت وجود انکی یورپو
مین سوار تہی اونکو ایسی وقت پر خبر پہونچ گئی کہ اس حملہ کی واسطے ایسو پچانوے ۱۹۵ شمشیر جمع ہوجانی کی مہلت
مل گئی سپاہیان سرکار کی بہادری اور قواعد آموزی کی سبب سے پہاڑی لوٹیریونکو شکست
فاحش ہوئی اور سو آدمیونسے زیادہ ان غارت گرونکی مردہ چہوٹ گئی سرکار کی جانب سے تہوڑی آدمی
مگر بہت گہوڑی ضایع ہوئے یہہ پہلی دفعہ ہے اس قوم کی جرایم کی کا سہ کو بہرنے کی واسطے کافی متصور ہوئی نواب
گورنر جنرل صاحب نے حکم دیا کہ اس قوم کی پہاڑون کی اندر سپاہ جانی چاہیے اور پہلے جرایم کا عوض اور
اور آیندہ کی واسطے اطمینان بزور لینا چاہیے جب یورش کرنیکے واسطے حکم پہونچا تو سپاہ ضروری جمع

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کرکے اوس مقام پر جہان فتح گرون کو ذلت حاصل ہوئی تہی برگڈیر جنرل چمبرلین صاحب سٹر
لشکر سرکاری تہی خیمہ زن ہوئی لیکن سپاہ کی متعرف ہوئی سے پہلے ملکان مسعود کی پاس ایک اشتہار بہیجا
اوس اشتہار مین جو فوج سرکار کی اونکے پہاڑون کی اندر دخل کرنے سے ہی درج کی گئی اور اونکو
اطلاع دی گئی کہ ایک ہفتہ معین تک اونکو اجازت ہی کہ سرکاری لشکر مین اگر جو دعوی سرکار
انگریزی کی نہین اونکو تسلیم لیکن اگر وہ لشکر مین نہ آوین گی یا جو دعوی سرکار کی طرف سے مین
اونکو قبول نکرینگے تو خود ملکان اور اونکی قوم سے مثل دشمنون کی سلوک کیا جاویگا اور سزا دیجاویگی

اور اونکا خون اونکی ہی اپنی گردنون پر ہوگا برگڈیر جنرل صاحب کی اس معقول اشتہار کا کچھ جواب حاصل نہ
اور لشکر مین خبر پہونچی کہ مسعود لوگ پہاڑ کی اندر جنگ کے واسطے آمادہ ہین زیادہ توقف کو بیجا ناضرور جانکر
سولہ اپریل ۱۸۶۰ء کی صبحکو برگڈیر جنرل چمبرلین صاحب نو خیمے اور کہاڑ دئی اور پانچہ ہزار ایکسو چہاتر لڑنے
والی اومیونکی جمعیت سے ٹانک کی سامہنے جو درہ ٹانک زام نامی ہی سرحد سے عبور کرکے پہاڑ مین داخل
ہوئے پہلے اس سپاہ کا مقابلہ بہت خفیف ہوا اندر پہونچکر بہ نظر مصلحت سپاہ سرکار کو دو حصہ مین تقسیم کیا گیا
زیادہ جمعیت اور پہاڑی توپین لیکر خود برگڈیر جنرل چمبرلین صاحب شاہون کیطرف روانہ ہوئی اور ایک
دستہ سپاہ کا جسکی تعداد قریب دو ہزار کے تہی بمقام پلوسین جو چنڈوڑہ سے آگے بڑکر چار میل کے فاصلہ
سے زیر حکم لفٹنٹ کرنیل لسٹن صاحب کی چہوڑا گیا جنرل چمبرلین صاحب کی فوج نے بدون مقابلہ بہت
ملک غنیم کا دیکہہ لیا اور دیہات جلادئی اور زراعت نقصان کری مگر پلوسین والی دستہ پر ۲۳ اپریل ۱۸۶۰ء کی
صبحکو تین ہزار زیرون نے شمشخون کیطرح حملہ کیا اور بیکٹ یعنی ہراول کو بالکل کاٹ ڈالا اور اوسمین سے قریب
پانچہ سو دلیر آدمی لشکر مین گہس آئی اور جہانتک اونکا ہاتہہ پہونچا انسان حیوان جو سامہنے آیا تہ تیغ کیا گرچہ
ابتدای مین بسبب ناگہان اور دفعتاً حملہ ہونے کے سپاہ سرکاری مین کچہہ گہبراہٹ اور بدنظمی ہوگئی تہی مگر
تہوڑی دیر کے بعد سپاہ نے جان سنبہالکر گورکہہ اور کاہیلپلٹن نے رفل اور تلوار کی زور سے زیرون کو پیچہے ہٹا دیا اور تین
میل تک مفروروں کا تعاقب کرکے بہت زیرون کو ماری اور اسطرح یہہ نازک فتح ہوی جب دونو دستہ فوج کی ملکر تہہ
کو فوج روانہ ہوی چار تاریخ تک کوئی مقابلہ نہ ہوا اوس روز درہ بریڑہ کی بیچ اور دونو کنارہ کی پہاڑون پر قریب

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہفت ہزار مسعود لوگ فوج سرکاری کے سدراہ اور جنگ آوری کیواسطے جمع تھے یہہ درہ بہت دشوار گذار اور تنگ تھا غنیم نے درہ کی راستہ آمد رفت کو خوب مضبوط کرلیا تھا مگر جنرل صاحب سرکاری نے ایسی حکمت سے لڑائی کری کہ جلد وزیریوں کو بھاگنا پڑا مسعود وزیری کی ملک جو اس لڑائی مین حاضر تھے کہتے ہین کہ ہمنے اس درہ کی روکنے اور سخت مقابلہ کیواسطے تین گروہ بنائی تھے اسطرح پر کہ خاص درہ مین شمن خیل شلمانی کے لوگ تھے اور شمالی پہاڑ کے اوپر بہلول زی اور جنوبی جانب پوتیہ خیل علی زی تھے شمن خیل اپنا فخر کرتے ہین کہ سب سے پہلی بہلول زی اور اوپر والی لوگ بھاگی الغرض بعد اس لڑائی کے پھر مسعودون کی کہین سامہنے مقابلہ نہین کیا اوسی مہینا کی پانچیہ تاریخکو سپاہ آگے بڑہی اور وہ اسیل کوچ کرکے کانی گورم کی پاس جو ایک مشہور شہر اوسمک کا تھا اور جسمین قوم اوڑمڑ اور کچھہ سید رہتے تھے قیام کیا یہانکے بیگناہ لوگونکی استدعا سے کچھہ روپیہ لیکر یہہ شہر غارت گری اور جانی سے محفوظ رکھا گیا چندروز کے قیام کی بعد فوج سرکاری نے اپنا رخ شمال کیطرف پھیر دیا اور گیارہ تاریخ کو قصبہ مکین کی پاس ٹھہرے یہہ قصبہ قوم مسعود کا بڑا شہر ہے اوسمین سامان اہنی بنتا ہے اور بیوپاریان اسی قوم عیدلی وغیرہ مسعود آسودہ حال رہتے ہین باوجود فہمایش مکرر کے جب مسعود راستہ پر نہ آئی تو مکین غارت کردیا گیا اب سرکاری سپاہ کا کام موقوف ہوا اور فوج بنون کیطرف پھیری اور غنیم کی زراعت اور مال تلف کرتے ہوی مسعود دنکی حد عبور کرکے اتمان زئی وزیری کی ملک مین داخل ہوئے درہ خیسور کی اوپر پہونچنی تک مسعود وزیری کی سوار کچھہ کچھہ پیچھے اور پہاڑون پر دق کرتے کیواسطے آتے تھے مگر مقابلہ کیواسطے کہی نہین لگا یا ۱۸ تاریخ کو سپاہ واپس دوسری راستہ ضلع بنون کی سرکاری حد مین پہونچ گئی اور یہہ بڑا معاملہ آسانی سے طی ہوا یہہ یورش انتظام سرحد کیواسطے خوب کامیاب ہوئی اور ان پہاڑی ہمسایون کی دل پر یہہ بات نقش ہوگئی ہی کہ ہم سخت پہاڑون کی بہروسہ پر سرکار انگریزی کی دشمن بنکر محفوظ نہین رہ سکتی ہین اور نیز اونکو اپنے اعمال کی بدلہ مین کامل سزا ملی اور اونکا ملک دیکہہ لیا گیا اور نقشہ بن گیا جس سی آئندہ کیواسطے اونکو خوف اور عبرت ہی جو مسعود ملک سولف سی ملی اونکا اپنا بیان ہے کہ ان لڑایون مین ہمارے دو سو اسی ۲۸۰ آدمی ماری گئے اور زخمی اس سے زیادہ ہوئے اونمین سے ایکسو پانچہہ آدمی ٹانک کی حملہ مین ماری گئے تھے اور چھتیس ۳۶ آدمی برٹیرہ کی لڑائی مین اور باقی پلوسین والی حملہ مین وہ خود قبول کرتے ہین کہ ہمارا بہت نقصان ہوا اور اونکی بڑی ملکان سے جنگی خان سلمی خیل اور لوٹ خان شہابی خیل اور جلک ملک شاہی میرات ہیبت خیل وغیرہ ماری گئے وہ لوگ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کہتے ہین کہ توپ کی آواز سے ہماری قوم کو بہت خوف تہا مگر اوسنے ہمارا بہت نقصان نہین کیا فل بندوق نے زیادہ نقصان کیا ہے بعد اس یورش کے باوجود تنگی غلہ اور نقصان افلاس و بندش بہیر مسعود دن بہ دن نادر ہٹ کے ساتہہ سرکار سے آشتی کی درخواست نہین کرتی لیکن ایک سال کی آزمایش سے اس دلیری کا نتیجہ خراب دیکہہ کر اونہون نے ارادہ صلح کا ظاہر کیا تب گورنمنٹ پنجاب نے بذریعہ تار برقی حکام سرحد کو واسطے قبول درخواست صلح اسطرح ہدایت فرمائی کہ بندوبست صلح ہر سہ شاخ کلان مسعود کے ساتہہ بطور علیحدہ کیا جاوے اور ہر ایک شاخ سے اقرارات مفصلہ ذیل لیے جاوین اول یہہ کہ آئندہ کیواسطے صلح کا جہ اور سرکار عہد کرین دویم اگر آئندہ کو سرکار کے ساتہہ قوم مسعود وزیری کی لوٹ بدی کرین تو سرکار اون تمین بڑی شاخون مین سے اوسی شاخ سے کہ جسمین سے گناہگار ہوی مواخذہ کرینگی سوم یہہ کہ اگر منجملہ کسی ایک شاخ مین سے کوئی وزیری بدی کرے تو ہر شاخ باقیماندہ سے اوس مجرم کو کوئی پناہ اور مدد نہ دیوے چہارم یہہ کہ اگر کسی ایک قوم کا وزیری چوری کری تو بانی ہر قوم کا لوٹ مال مسروقہ کو اپنی حد مین نہ آنے دیوین پانچوین یہہ کہ ہر سہ شاخ سے ضامن آکر سرکاری علاقہ مین بطور یرغمال کے زیر نظر سرکار کے سکونت کرین اور اونکو واسطے گذارہ کی خرچ مناسب ملیگا اور سرکار اون کے ساتہہ سلوک کریگی اور معتبران مسعود کو بہیجا جاوی کہ مواد شرایط مواخذہ مندرجہ بالا سے یہہ ہو کہ علاقہ سرکار مین کسی قوم مسعود سے نقصان ہوگا تو تا حق رسی صاحب نقصان کے یہہ صرف اوس قوم کی نسبت کی جاوی گی جسکی زمہ نقصان ثابت ہوگا اور حق رسی مظلوم عوض ہر قسم جرم کے یہہ جب تم کرانے حق رسی مجرم دیگر اقوام ہائے اس سرحد کی کرائی جاوے یہہ سب شرایط مسعودون نے منظور کری اور ہر قوم کے لئکان کا ایک بڑا جرگہ سوائے شاخ شلمانی کے جمع ہوکر واسطے انعقاد شرائط صلح بنون مین آئی اور روبرو صاحب ڈپٹی کمشنر جو عہد نامہ صلح کا تحریر ہوا اوسکی نقل ذیل مین درج کیجاتی ہے نقل اوس صلحنامہ کی جو ماہ جون ۱۸۶۰ء مین بمقام بنون بحضور کپتان منرو صاحب ڈپٹی کمشنر از جانب ملکان ہر سہ شاخ قوم مسعود وزیری تحریر اور تصدیق ہوا +

صلحنامہ مذکور

مایان کہ مسمیان عمر خان ولد جنگی خان قوم سلمی خیل و بارک خان ولد سید شاہ خان و بہرے گل ولد آدم خان قوم تین لہ مزدوری و زار متعہ ولد تاج محمد خان و ملنگان ولد دریا خان قوم فرقہ لنگر خیل و شمعلی ولد میر احمد و ولایت ولد خان

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

وطوطی ولد غفار قوم کوری خیل ۰ ڈاڈک ولد محمدی وسوہان خان ولد شیر ک وزری ولد مہمان خان ولیخان ولد تاجر خان وگلان ولد قتال خان وعیسے اکل ولد باری وعلی ہیبت خان ولد مراد خان وبیدل ولد محمد قوم شہابی خیل و۔ شیر خاک ولد مالت قوم گریرہ وکل شاہ ولد شیر محمد قوم سید امین جملہ ملکان حاضرین مجلس قوم کلان علی زئی مسعود ان آمدہ ایم وخواہش صلح سرکار والا از دل وجان بموجب اقرار فیصلہ ذیل پیدا کیم

دفعہ اول

کہ مایان برضا رغبت خود ہا آمدہ برای آئندہ ہمراہ سرکار صلح میکنیم وکردہ ایم کہ بران قایم ومستحکم خواہیم ماند

دفعہ ثانی

کہ اگر آئندہ از قوم مایان کسے مرتکب بدی وبدکاری بملک سرکار گردد تا سرکار دولت مدار مواخذہ آن ہمراہ ما قوم علی زیان خواہد فرمود مثلاً اگر کسے شخص منجملہ اقوام علیزیان مرتکب بدی کدام قسم ہرچہ باشد در ملک سرکار گردد تا سرکار والا مواخذہ آن ہمراہ مایان تمام قوم علیزیان خواہد فرمود خواہ بہ۔ بلغ

داری بہیر خواہ بایفائی شرایط مندرجہ اقرار نامہ ہذا +

دفعہ سوم

اگر کسے منجملہ اقوام بہلول زی وشامن خیل بعلاقہ سرکار کدامی جرم نمودہ بہ حد مایان آید تا مایان اورا بہیچ وجہ پناہ ومدد نخواہیم داد ونہ مال مسروقہ آوردہ اورا نزد خود ہا خواہیم داشت +

دفعہ چہارم

کہ اگر کسے از رعایا سرکاری کدامی جرم بعلاقہ سرکار نمودہ برای پناہ گیری بحد مایان آید تا مایان ہرگز اورا بحد خود ماندن نخواہیم داد ونہ مال آوردہ اورا نزد خود ہا خواہیم داشت وخصوصاً خواجہ ہوس وتمیر زودین ویار کل قاتلان مچھم صاحب بہادر را بحدود خود ہرگز نخواہیم گذاشت +

دفعہ پنجم

بابت بدی سخت یعنی جنگ وتاخت مردم مسلح وغیرہ ضامن ہستیم ہرگز نخواہد شد ودر باب دزدی اینقدر ذمہ دار نخواہیم کہ ہرگز نخواہد شد الا تا مقدور خود ہا در مسدود کردن آن کوشش خواہیم کرد لیکن ہرگاہ کہ نقصان

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

درسر حد سرکار از قوم علیزیان شود وزدی یا قتل یا آتش زنی وغیرہ ہوش آن بموجب تفصیل ذیل از بہیران مایان سرکار را گرفتن اختیار است +

بابت خون	بابت زخم باضرب شدید کہ ازان عضو کہ ناکارہ شود مار	بابت زخم خفیف موافق قدر زخم	بابت آتش زنی یا دیگر نقصان بموجب قدر

دفعہ ششم

برائی صداقت اقرار خود ہا دو نفر یہ غمالان معتبر حسب پسند سرکار چنانچہ یکی معہ قبایل دیگی جریدہ بمقام ٹانک یا جنوان سال خواہیم نشانید اگر تا یکسال چیزے بدی بدکاری ملک سرکار از قوم علیزیان بوقوع نیاید تا راضی یہ غمالان خواہد شد واگر دراین عرصہ نقصان علاقہ سرکاری گردید وحق رسی مالک مال علاقہ کما بحسب شرایط مندرجہ بالا از مایان نشد پس در باب رای وعدم رای یہ غمالان اختیار سرکار است چونکہ در باب وفا نمودن شرایط بالا این جانبان ذمہ داری کامل برائی آئندہ در سرکار والا کردہ ایم لہذا درخواست ہذا بطور اقرار نامہ بسرکار والا گذرانیدہ امیدواریم کہ سرکار والا اقرار نامہ ہذا منظور فرمایند الرقوم ۱۹ جون ۱۸۵۱ء

العبد عمر خان — العبد یار محمد خان — العبد بر کل — العبد حسین خان

العبد زار محمد خان — العبد علی خان — العبد شجاع خان — العبد ولایت خان — العبد طوطی خان — العبد ڈاڈک خان

العبد سوہان خان — العبد رزی خان — العبد ولی خان — العبد ملان خان — العبد غنی کمینخان — العبد علی نیبت خان — العبد بیدل خان

امروز اقرار نامہ ہذا مسمیان مذکورہ بالا بحضور رضامندی خود ہا روبروی کمپتان مرو صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر ضلع جنوان ونواب محمد شاہ نواز خان بہادر ٹانک والا وسلطان محمود خان تحصیلدار لکی مورت بگرفتن قلم بدست صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر مصدقہ خوانان کامہ وفاتحہ زیر تصدیق صحیح کردند الرقوم ۱۹ جون ۱۸۵۱ء

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

صلح نامہ کسان مندرجہ ذیل ملکان قوم شمن خیل
بموجب شرح مندرجہ بالا

پیرزال خان صاحب خان المداد خان قمرالدین خان معین الدین خان اشاد یخان عادل شاہ عباس خان وبرین الدین سورکہ خان منصب خان خواجہ میہ خان الہ یار خان سید میر سید امین این جملہ حاضرین اصالتاً ازطرف خود ہا و وکالتاً ومختاراتاً ازطرف کسان ذیل قوم مذکورہ شیر علیخان ، پہ دل خداداد ✤ حسین

صلح نامہ ملکان مندرجہ ذیل قوم بہلول زئی بموجب شرح ایضاً

تاج محمد ولد احمد۔ لاٹھی ولد روری و سیسر ولد الہ یار۔ یار محمد و مسک ولد ہرمان۔ کدی ولد غزنا۔ وہوی ولد شمل قایم خان ولد علی۔ ہرخورد ار ولد نامدار۔ درانی و شکر ہیرو و بہر اوران۔ پہوجڑ ولد محمد اقوام ناناخیل۔ میراث ولد صورت قوم شنکی۔ خواجہ احمد و بدا قوم ایضاً۔ قلندر شاہ ولد سمند قوم بندخیل ستانا ولد سمند قوم مرصع۔ ولای ولد شتہ بان۔ این جملہ ملکان حاضرین وافراد قوم بہلول زئی اصالتاً ازطرف خود ومختاراتاً ازطرف جملہ ملکان دیگر اقوام بہلول زیان خصوصاً ازطرف کسان ذیل زبردست وسید۔ وبنی قوم شنکی و اخلاص وسوار قوم نظرخیل وفتح خان قوم ملک شاہی۔ بموجب شرائط ایں صلح کے چہہ کس یرغمال ہرسہ قوم سے فی قوم دو کس بہای بیٹے ملکان کے سرکار کی تعویض کے لئے جنمین سے تمین کو بنون مین اور تین کو ٹانک مین سکونت کی جگہہ ملی اور عہ ۱۲ روپیہ ماہواری جریانہ کو اور مدے روپیہ ماہیانہ عیال دار کیواسطے تنخواہ مقرر ہوی ابھی ایک سال صلح کو نہین گذرنے پایا تہا کہ فرقہ شنکی جو قوم بہلول زئی مین سے تھے اور اوسکا ملک مسمی بنی شنکی جو صلح کیوقت حاضر نہین تہا اوس نے کابل سے واپس آکر شرارت کری اور چند واردات چوری کی علاوہ پانچہہ گراسکٹ تیسرے پنجاب رسالہ کی اور ایک گلہ بان ٹانک کی سرحد پر قتل کئے گئے ان جرایم کے سبب سے جنمین قوم بہلول زئی کا فرقہ شنکی ملوث تہا اور ایسا معلوم ہوا کہ پوتیہ خیل علی زئی کے آدمی بہی کوی شامل تہے اسواسطے ان ہر دو شاخونکی آدمی گورنمنٹ کی علاقہ مین گرفتار کئے گئے اور شمن خیل بباعث عدم شمولیت بری رہے آخر ساہڈی چار ہزار روپیہ اونکی بہیر وغیرہ سے جریمانہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

وصول ہوکر قبضہ رسمعاف ہوا مگر اس جرمانہ کی ایصال سے بعض شاخین جو اپنی آپ کو بیگناہ سمجھتی تھی نہایت ناراض ہین ۱۰۰ سال کے بعد یہ غمال رخصت کئے گئے اور اگرچہ حال مین سخت بدی یا خیانت کے ساتھہ وارداتین اس قوم کی جانب سے کم ہوتی ہین مگر سرقہ مویشی وغیرہ واردات چوری سے باز نہین آتی اس سبب سے بموجب شرایط عہدنامہ کے اکثر اونکی بہیر گرفتار ہوکر معاوضہ مال مسروقہ لیا جاتا ہے اور اون کا یہہ حال ہے کہ قہر درویش برجان درویش +

حال حصول قبضہ اندر حدود ضلع بنون

فرقہ آہی خیل تپہ کے بیزن خیل پانندہ خیل عمرزی ترکے خیل بابن خیل شاخہا احمدزئی وفوقہ بکاخیل ان تین ملک شئی شاخہا اتمان زئی نے جسطرح اور جب سے ضلع بنون کی حدود مین وارد ہوے زمینات موسومہ تہل اور ورغڑہ وغیرہ زیر قبضہ کے ہین اوس کا مفصل حال ذیل مین درج کیا جاتا ہے واضح ہو کہ ابتدا مین قوم وزیری کا عموماً پیشہ رمہ چرائی اور نمک فروشی تہا زراعت کاری سوائے قلیل زمینات واقعہ اندرون کوہ نہین رکہتے تہے قریب دو سو برس کا عرصہ گذرا ہے کہ شاخ احمدزئی اور اتمان زئی کے بعض شعبون نے واسطے رمہ چرائی تہل اور ورغڑہ اس کوہ مین بموسم زمستان آنا شروع کیا اوسوقت تہل شمالی و مشرقی پر اکثر قوم مروت کا قبضہ تہا اور زمین سندراوٹ اور تہل ڈیک وغیرہ مغربی حصہ تہل کا قوم سورانی بنوچی کے قبضہ مین تہی اور قوم مروت قوم سورانی اور خٹک کے ساتھہ اکثر اس تہل کے تکرار پر لڑا کرتے تہے وزیری لوگ صرف بطور گلہ بانی زمستان مین متفرق ہوکر چراگاہ تہل وغیرہ مین رمہ چرائی کرکے شروع موسم گرما کو کثیر دی اور کہاڑیال بچہ اور مویشی لیکر بہاڑ کو چلے جاتے تہے سوائی چرائی مویشی اونکا ملکیت زمین یا قبضہ سے کچھہ اور تعلق یا سروکار نہین تہا اور زراعت کاری اور قلعہ رانی کی بالکل شوق نہین تہی تہل ورغڑہ جو نالہ توچی سے جنوب کو واقعہ ہے اکثر غیر آباد مگر چراگاہ قوم وزیری کی تہی یا خیہ پشت زمستان تہل یکی مدت تخمیناً ڈیڑھ سو برس ہوئی کہ بکاخیل اور جانی خیل شاخہا اتمان زئی وزیرے نے ورغڑہ پر اپنی مستقل قبضہ کو قایم کیا اور سب سے پہلے مستقل قبضہ بنیاد انہون نے رکہی +

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

حال قبضہ وزغڑ وغیرہ

اِس طرح پر ہے کہ اِس موقعہ پر چند عرصہ وزیران بکاخیل وجانی خیل بذریعہ چرائی مویشی موسم سرما مین آیا کرتے تہے اور چونکہ یہہ جگہہ اون کے پچہلی کوہی علاقہ کے ملحق الحدود تہی اسواسطے مسلمے والا قوم بارک زئی شاخ میری سے پانی توچی مانگ کر ایک ذیال موسوم بزاشتی جاری کرکے زمین کو مزروعہ کرنا شروع کیا اور پہرا اور رکھوالین جاری کرکے اپنے قبضہ کو مضبوط کیا تب بکاخیل وزیری اور بارک زئی بنوچی کی باہم دشمنی بہ تکرار پانی توچی وچراگاہ پیدا ہوکر نوبت کشت خون تک پہونچی جانی خیل وزیری اِس فساد مین بسبب مشرقی جانب چراگاہ ہونیکی علیحدہ سے الاقوم میری نے اپنی نخوت سی اونکو اسطرح دشمن بنایا کہ ایک شخص قوم جانی خیل گرفتار کرکے وسکو تکلیف دینی شروع کری اور جب اوسنی کہا کہ مین جانی خیل ہون تو اونہون نے جواب دیا کہ تم جانی خیل قوم کے لوگ اپنی ریش منڈوا ڈالا کرو تاکہ اس علامت سی قوم بکاخیل اور تمہاری امتیاز ہو یہہ خبر پاکر جانی خیل بکاخیلون کے شامل ہوگئے اور دونو فرقون نے مجمعاً توڑہ کرکے قوم میری بارک زی کے قریب شصت کس آدمی لڑائی مین مار دئی اور یہہ فساد اونکا تب تک رہا جب احمد شاہ ابدالی نے قوم بکاخیل وزیری اور میری بنوچی کی باہم پانی توچی کی تقسیم واسطے سیرابی زمینات زرعی اسطرح کری کہ فصل ربیع کی زراعت کیواسطے کل پانی وزیری لیا کرین اور فصل خریف کی موسم مین کل پانی بنوچی لگایا کرین کیونکہ فصل خریف کی موسم کاشت برداشت مین وزیری لوگ پہاڑ کو چلی جایا کرتے تہے یہہ تقسیم وزیری لوگون کی واسطے مفید تہی نہ بنوچیون لیواسطے فصل ربیع کا نہایت نقصان تہا شروع عملداری گورنمنٹ انگریزی مین کرنیل اُڈوارڈس صاحب کی تجویز اور جنرل نکلسن صاحب کی حکم سے وہ دستور مسدود ہوکر ہر دو فصل مین نصف نصف پانی باہم وزیری بکاخیل اور بنوچی مقرر کیا گیا بنون کی جنوبی وزغڑ وزیران اتمان زئی جب اسطرح قبضہ پاچکی تو قوم محمد خیل وزیری سپیر کی شاخ احمد زئی کے ہمراہ قوم داؤد شاہ بنوچی جو علاقہ بنون کے مغربی شمال حصہ مین آباد ہین دشمنی شروع ہوئی اِس فساد کی بنیاد یہہ تہی کہ ایک شخص قوم بنوچی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سکنہ علاقہ بنگش داؤد شاہ کی بازار مین سے کچھ بضاعت خرید کرکے براستہ گرم بنگش کو واپس
جاتا تہا کہ وزیران محمد خیل نے اندر کوہ متصل علاقہ داؤد شاہ رہزنی کرکے اوسکا مال غارت کرلیا
وہ سوداگر متاع چھینوا کر واپس آیا اور داؤد شاہ کی قوم سے دادخواہ ہوا لمکان داؤد شاہ نے چیغہ
یعنی تعاقب کرکے چند نفر قوم وزیری محمد خیل پہاڑ سے پکڑ لائے اور اونکو بطور رہن یعنی مبادلہ قید کیا
وزیرون نے اکثر مال مسروقہ واپس دیکر اپنی قوم کے آدمی رہا کرائی اوس سے چند عرصہ بعد بارہ
خان محمد خیل مشہور اختیار دار ملک قوم احمدزئی وزیری کا برادرزادہ کو جو بطور یرغمہ آیا تہا
داؤد شاہون نے مار دیا تب وزیری لوگ لوٹرہ جمع کرکے داؤد شاہ پر چڑھ آئے دوسری طرف سے
اکثر بنوچی سوراٹی تنڈان عیسکی تپتے جمع ہوکر داؤد شاہ کی شرم شریک ہوئے باہم قوم وزیری
اور بنوچی کرام کے متصل لڑائی ہوئی بنوچیون نے شکست کہائی الا وزیرونکی جانب بہی بہت
نقصان ہوا اس سبب سے باوجود ناتہہ آنے میدان کے وزیری دو تک تعاقب نکر سکے دوسرے
سال شروع موسم خزان مین وزیری لوگ پھر حملہ اوری کے ارادہ پر جمع ہوئے یہہ خبر سنکر تمام قوم
داؤد شاہ نے مرنے مارنے پر اتفاق کرکے یہہ مشورہ کیا کہ ہر کوئی مرد اپنے فرزند کو جو رکہتا ہو۔
سوار کرکے میدان جنگ مین ہمراہ لیچلی تاکہ ارادہ گریز پائی نرہے اس دفعہ یا ہم سب میدان مین
لڑکر مرجاوینگی یا قوم وزیری مقابلہ کن کی بیخ نہ چہوڑینگی ہرچند کہ ایسی متقل دلاوری کا انجام ہونا چونکہ
عادات سے بعید تہا الا یہہ خبر سنکر غنیم کو خطرہ پیدا ہوا اور مسمی ملک وزیران نے آدمی بہیجکر
صلح کرلی اور توڑہ وزیران طرف عیسکی کی چلا آیا داؤد شاہ لوگ اپنی دیال پر مائی بطور چوکی
بناکر پانی لایا کرتے تہے کیونکہ جن وزیرون کی خویش اقارب لڑائی وغیرہ مین داؤد شاہون
کے ہاتہہ سے مارے گئے تہے وہ بذریعہ ٹوڑہ والنی بندار کاٹنی دیال کے کی پانی کا نقصان۔
پہونچاتے تہے ایک روز شخص وزیری دیال مین مارا گیا جسپر بہت بدی ہوگئی مگر قوم
داؤد شاہ کی شاخ کشمر جو توڑہ گوندے مین تہی اور شاخ مشہ کی باہم برادر دشمنی خانگی
ہوگئے تہی اس سبب سے وزیری قوم مقابلہ کے لایق نرہی شاخ مہدن خیل سے پیر کے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

وزیری جو کوندیدار قوم کشمرو اودوشاہ کی تہی اونکو کشمرکے لوگون نے اپنی حصہ کی زمین دوسوم
پانا وزیری اور کشمرون نے اپنا حصہ اوس زمین سے قوم محمد خیل وزیری کو دیا جب سے جسکو
عرصہ تخمیناً سو برس کا گذرا اسنے مغربی حصہ تپہ داؤد شاہ والون کو دیا اور وزیری سے مستقل قبضہ
کے وقت سے جو جھگڑا ہی ان خاندانون مین قوم وزیری کا بڑا ملک یار خان محمد خیل وزیری
تہا اوسکے بعد تخمیناً شصت سال گذری ہونگے کہ سرمست خان حسینی و سکندر خان
موسکی و دیگر ملکان سپین کوندی بنوچیون نے قوم محمد خیل وزیری کو ایک گہڑی متصل زیارت
خواجہ عبداللہ صاحب و بانہ نالہ کورم کے سامنہی واسطے تنگی قوم کشمر بنوچی جو تور کوندیون سے
بنوادی اوسکی ذریعہ سے کرم کا کنارہ محمد خیلو کے قبضہ مین آیا اور تخمیناً چالیس برس ہوئی
کہ موضع خنتی کرم کی برآمد زمین مین وزیرون نے بنایا اور تپہ داؤد شاہ مین بعض زمینات بذریعہ
ہبہ وغیرہ اپنی قبضہ مین کری تب سے برابر قابض چلی آتے ہین اور مشرقی و شمالی تہل پر رمہ
چرائی کرتے رہے اور تدریجاً اپنی غلبہ سے قوم مروت اور خٹک کو ہٹاتے گئے اور قوم سورانی
اور جندوخیل بنوچی سے شندرازان اور تہل و بک و مینک کچہہ قصاص دوکس وزیران
کے بدلہ مین کچہہ داؤد سے لی لئے اور چشمے اور آبادی سے خٹکون کو ہٹاہا یا وجود خالی کرانیسے
اس وسیع تہل کے اونکا قبضہ کاشت کاری بہت قلیل تہا صرف رمہ چرائی کے شوق تہی
تخمیناً چالیس پچاس برس سے تہل پر بعضی بعضی جگہہ کاشت کاری شروع کری سبب
اس عدم کاشت کی دو معلوم ہوتے ہین اول شوق کم تہی دوسری دعوی داران تہل
یعنی قوم مروت اور خٹک بہی اون کو بے غم نہین چہوڑتے تہی شروع عملداری سرکار انگریزی
مین جب کرنیل اڈوارڈس صاحب نے کل تہل شمالی پر رمہ چرائی وزیران کی
اجازت فرمائی اور پیچہے سے صاحبان اضلاع نے ملکان قوم وزیری کو تہل غیرآباد سی
جو ملکیت سرکاری سمجہا جاتا تہا زمینات واسطے آبادی کے عطا کری اور مخالفان سے خطرہ
اور حملہ سے انتظام سرکار نے محفوظ کر دیا اور تہل پر پیداوار غلہ گندم اور شخود بہت ہونے لگے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سب شوق قلعہ رانی اور زمینداری عام ہوگئی ہر شخص وزیری خواہشمند ہی کہ تہل غیر آباد بغیا سے ۔ کاروا سطی آباد بیکے زمین دیوتی اور یہہ شوق اون کی اچہی ہے اکثر تہل آباد ہوتا جاتا ہو

نہری زمینات

بارانی رقبہ کے قبضہ کا حال اوپر لکہا گیا اور آبی زمینات علاقہ بنون خصوص تپہ مندہ خیل سورانی مین جو وزیران عمرزئی وغیرہ کے پاس آئی ہین وہ عموماً بذریعہ رہن بنوچیون سے حاصل کیے ہین نہ کہ جبر سے اور سبب اس رہن کا عہد افغانی مین اکثر یہہ ہوا کہ وزیری لوگ مرتہن بنوچیون سے زمینات رہن لیکر خود قبضہ کاشت نہین کرتے تہے بلکہ اکثر راہن خود کاشت کیا کرتے تہے اور وزیری لوگ جب موسم زمستان مین پہاڑ سے نیچے آتے تہے تو قابضان ان سے کچہہ قدر غلہ وغیرہ بابت حق رہن دا سطے آوگرہ کی لیکر اوسکو غنیمت سمجہتے تہے اور اسطرح غلہ معینہ پر زمین کے دیدینی کو اجارہ کہتی ہین جب بنوچیون نے ایسی سادہ لوح مرتہن دیکہی تو خفیف زر رہن پر زمینات رہن کردی لوگ کہتی ہین کہ جب اول وزیری لوگ علاقہ بنون مین داخل ہوئے تو ایسی ناواقف تہی کہ زراعت سبز بلدی کو تمباکو جانتے تہی اور نیشکر کے بوٹہ کو بنجی سے کہودیتی تہے کہ اسکی جڑ مین روڑی قند سیاہ ہوگی ایسی مرتہنان پر رہن کرنے سی بنوچیون کو زمین کے چلے جانیکا خطرہ نہین تہا دوسرا تپہ مندی خیل مین عمرزئی وزیری کے ماتہہ اکثر زمینات کا رہن ہو جانے کا یہہ سبب تہا کہ عملداری ذرانی مین قلنک یعنی مالگذاری ہمیشہ مالک زمین سے وصول ہوا کرتی تہی مرتہن معاملہ سے باوجود قبضہ زمین بری تہا مسمی چیاڑ ملک قوم چاوزی سورانی نے ایکدفعہ حاکم درانی کو نذرانہ مان کر یہہ تجویز کری کہ مرہونہ زمینات کا قلنک مالکان سے نہ لیا جاوی اس مشورہ کی امید پر چیاڑ نے اپنی اکثر زمینات قوم وزیری پر رہن کردی تاکہ قلنک سی سبکدوش ہون اور وزیری لوگ خود پہاڑی مین اون پر قلنک نہین ہوگا مگر دیکہا ملکان کی نارضامندی کے سبب سی یہہ منصوبہ نہ چلا بکاسب زمینات مرہونہ و مقبوضہ کا قلنک چیاڑ سے لیا گیا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جس سے وہ برباد ہوا اور زمینات بھی منتقل ہوگئین تب سے وزیری لوگ قابض چلے آتے ہین اکثر اب اپنے قبضہ مین کرلئے ہین اور حصہ پیشقسمتیان کو دی رکھے ہین اور قلیل اجارہ اور بعض رہن در رہن ہوگئے ہین اب جو کوئی فک الرہن کا دعوی کرتا ہے تو وزیری لوگ اپنی میراث پدری یا جدی بتلاکر دعوی رہن سے اکثر انکار یا تعلل کیا کرتے ہین اور چونکہ ایسی پورانی رہن کا کچھ مضبوط ثبوت بنوچی پیش نہین کرسکتی اور نیز بموجب شرط اول اشتہار کرنیل اڈوارڈس صاحب مجریہ ہفتدہم ماہ دسمبر ۱۸۴۲ء کے وزیری مقدمہ جیت لیتے ہین ذیل مین ایک نقشہ درج کیا جاتا ہے جس سے تخمیناً رقبہ تپہ وزیران اندر حدود ضلع بنون معہ تعداد جمع و انعام ملکانہ وغیرہ معلوم ہوگا مگر نسبت تعداد رقبہ اس سبب سے صحت کا اطمینان نہین ہے کہ پیمایش معتبر کل رقبہ کی نہین ہوی +



Courtesy www.pdfbooksfree.pk

فہرست اراضی مقبوضہ قوم وزیری اندر حدود سلطنت گورنمنٹ انگریزی

نمبر شمار	نام	نام رئیس	تعداد اراضی تخمیناً			تعداد جمع			تعداد انعام	
			آباد	غیر آباد	میزان	مالگذاری	بابت معافی	میزان		
۱	بزن خیل	جعفر وغیرہ	۱۰۰	۲۰۰	کنال ۲۰۰	۱۰۰	۲۰	۱۲۰	۸	۰
۲	سکہ	نجیب خان	۳۰۰	یک لاکھ	۱۰ لاکھ کنال	۳۰۰	۲۰	۳۲۰	۱۱	۰
۳	بدین خیل	رضا خان	۴۰۰	۴۰۰	کنال ۴۰۰	۱۰۰	۴۰	۱۴۰	۶	۰
۴	پائینہ خیل	بہرام خان	۴۰۰	۴۰۰	کنال ۴۰۰	۲۰۰	۸۰	۲۸۰	۱۵	۰
۵	سرکہ خیل	لال میر شاہ داد	۲۰۰	۱۰۰	کنال ۲۰۰	۶۰	۱۰	۷۰	۱۲	۰
۶	ماتی خیل	عظیم بند وغیرہ	۴۰۰	دو لاکھ	دو لاکھ کنال	۱۰۰	۱۰۰	۲۰۰	۱۰	۰
۷	محمد خیل	فضل شاہ	۲۰۰	۴۰۰	کنال ۴۰۰	۱۰۰	۰	۱۰۰	۷	۰
۸	عمزئی	لنڈیکی وبیگی	۱۱۰۰	۵۰۰	۱۶ لاکھ کنال	۱۰۰	۱۰۰	۲۰۰	۱۰	۰
۹	تپہ جات	نجیب آباد وغیرہ	۱۰۰۰	۱۰۰۰	کنال ۲۰۰۰	۱۰۰	۰	۱۰۰	۷	۰
۱۰	تحی خیل	جان بہادر جنین شاہ	۴۰۰	۱۰۰	کنال ۴۰۰	۱۰۰	۰	۱۰۰	۸	۰
۱۱	زنی خیل	حسن خان وغیرہ	۴۰۰	۴۰۰	کنال ۴۰۰	۱۰۰	۰	۱۰۰	۷	۰
۱۲	خرد خیل	عاصم و دکھ سہ دار و رضا خان	۴۰۰	۴۰۰	کنال ۴۰۰	۱۰۰	۰	۱۰۰	۷	۰
۱۳	جانی خیل	کلاب	۴۰۰	۴۰۰	کنال ۴۰۰	۱۰۰	۰	۱۰۰	۷	۰
	میزان کل									

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

طریق کوچ

شاخ احمد زئی واتمان زئی کے اکثر فرقے ماہ اپریل وئی شروع موسم گرما کوہ سلیمان کے علاقہ شوال دوآلہ وتریل وغیرہ سرد پہاڑی ملکون مین جاتے ہین اور شروع موسم خزان مین ماہ اکتوبر نومبر واسن پہاڑ پائینہ ملک کو واپس آتے ہین اونچے دونون ملکونمین کم زیادہ ہر ایک فرقہ کی جو نواح میان مین زمستان کو رہتی ہین ملکیت اراضی واقعہ ہے کیونکہ علاقہ پہاڑی مذکورہ بالا انکی قدیمی ملجا رہے اور تیل وغیرہ پیچھے سے لیا جب یہ لوگ اوپر نیچے جاتے آتے ہین تو ان کی محنت قابل رحم ہوتی ہے مین نے بارہا چشمہ خود انکا کوچ دیکھا عورات پر بڑی مشقت ہوتی ہے ایک قافلہ کے ساتھ ایک عورت فرقہ پائینہ خیل کی تھی جسکی پشت پر ایک مشک پانی کی اور سر پر ایک پسہ خورد سال اور ہاتھ سے پر ایک تیہ یعنی بلد خورد چوبی رکھا ہوا تھا اور باوجود اسکی اجڑ کو بھی ہانکتی تھی اور جب اسکا بچہ روتا تھا تو اسکو دودھ بھی پلاتی تھی اور اسیطرح پانچ چھہ برس کا ایک لڑکا تھا جو کالہ شتران کو ہانکے جاتا تھا پاؤن سے برہنہ جب تسکا انکی چبھے یا کانٹا لگے تو بے کسی تردد کے برات سوار اسکو نکال کر اپنے کام مین مصروف ہوتا تھا اور باوجودیکہ دھوپ سخت تھی مکرر سے برہنہ تھا اس حال سی اور مضبوطی اس قوم کی ظاہر ہوتی ہے بالغ مردون کے پاس اسلحہ اور کوڈے چرمی جسمین آرزو زاد راہ ہوتا ہے اور اجڑ کو ہانکتے جاتے تھے ایسی سخت دھوپ مین کوچ تھا کہ معاذ اللہ راستے کی منزل طے کرنے کی وقت ایک [illegible] آفتاب کوچ کرتے ہین اور نہایت چھہ کوس [illegible] اور اپنے مویشی اور اجڑ کو چراتے ہین اور [illegible] پکاتے ہین اور ایام سفر مین ہمیشہ خشک روٹی گندم یا مکی یا جو کی کھاتے ہین اور اگر پکا سکین تو خام آرد ہی پھانک لیتے ہین [illegible]

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

دستور کژدیے یا کیژدے

ان کوچی قوموں مین واسطے رہایش کے ایک چھوٹا خیمہ مثل بدوضع چھولداری کی بکریون کی جت کا بنا ہوا ہوتا ہے اکثر سیاہ جت سی بطریق گونی مانند دری کی چوڑی لمبی بقدر مطلوب بنائی جاتی ہے اور اوسکو بزبان پشتو کیژدی کہتے ہین اور یہہ دو قسم کی ہوتی ہے ایک موسم سرما کی جو ذرہ کلان اور دوچولی ہوتی ہے اور دوسری گرما کی جو سفر مین بہی کام آتی ہے چھوٹی ہوتی ہے قیمت اونکی آٹھہ روپیہ سی لیکر بیس روپیہ تک فی کیژدی ہوتی ہے بموسم سردی سب کہر کے آدمی مرد عورت شامل ہوکر اوسکی اندر یکجا زمین پر سوتی ہین الا جسنے تازہ شادی کی ہوتا ہو تی اولاد کے یا جبتک کہ شوق تازہ شادی کی رہے باقی کنبہ سے ذرہ علیحدہ اوسی کیژدی مین اسقدر پردہ سی ہوتا ہے کہ بیچ مین بطور آڑ کے کپڑہ اسباب کا رکہا جاتا ہے باوصفیکہ طول اوس کیژدی کا چار گز سے اور عرض تین گز سے زیادہ نہین ہوتا تاہم جاڑے کی شدت مین بقدر گنجایش مویشی بہی اپنے شامل اوسکی اندر رکہتے ہین +

تقسیم کار خانگی درمیان مرد و عورت

جسکی پینے و پانی لانے اور دیگر معمولی خانگی کامون کے سوا جب مرد فصل کاٹتے ہین تو اوسکو خرمن پر جمع کرنا اور بچہا کو سنبھالنا اور لکڑی سوختنی اور کہاس لانا اور مردونکی قمیص کا اودی کپڑا بنانا عورات کے ذمہ ہے اور سفر مین جب پہاڑ کو جاتے آتے ہین تو پانی کی مشکین اوٹھانا انکی گویا معمولی خدمت ہے اور سفر مین بار لدانا اور اسباب لیجانا بہی عورات کے ذمہ ہے باوجود اسقدر محنت دینے کے پہر بہی اونکی بیقدری بہت ہے یہانتک کہ عورات کی قاتل پر قصاص لازم نہین

پیشہ و عادات

ابتدا مین اس قوم کے اکثر آدمی پیشہ کاہانی اور رمہ چرائی اور نمک سبز کی فروخت کا کرتے تھے حال مین اکثر پیشہ کاشت کاری و مالداری و رمہ چرائی گوسفند و راون فروشی وغیرہ سی اپنا گذارہ معاش کرتے ہین اونکی بہیڑیونکی اون گرچہ عمدہ قسم کی نہین ہوتی کیونکہ میلہ اور آلودہ کاٹتے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جاتی ہے مگر انکی کو سفند خوراک اور کلانی مین اسقدر عمدہ ہوتی ہین کہ اول درجہ کا کوسفند آٹھہ
غایت دس روپیہ تک بکتا ہے وقلیل سوداگری نمک ومویشی وپاچہ سوسی وسفید ورغن زرد
کی رکھتی ہین ونیز ہندو وغیرہ بیوپاریان جو ملک خورست اور زوزے آتی جاتے ہین انسے باخذ اجرت
بدرقہ کرنا اور باقی ہمیشہ چوری ورہزنی رکھتی ہین نسبت زمانہ ماضیہ حال مین نیک معاشوکی تعداد زیادہ
فرقہ سے زیادہ ہوگئی ہے حصول علم کا شوق مطلق نہین حال مین چند ملکان نے میرے ساتھہ
وعدہ کیا ہی کہ ہم اپنے فرزندونکو علم مروجہ کی تعلیم مین مشغول کرینگی دیکھا چاہی اس نیک عہد کی ایفا ہوتا
فوجین بھرتی ہونیکی کچھہ خواہش نہین اپنی ملک سی باہر سفر کرنا مطلق معدوم ہے کوئی قابل وزیر ایسا ہوگا
کہ جسنی اپنے ملک کی حدود سے چالیس کوس تک باہر سفر کیا ہو قریب کل کے ایسی ہین کہ جنہون نے
اپنے وطن کی حدود سے باہر پانو بھی نہین رکھا سوداگری کیواسطے دور کی ملکونمین کوئی بھی نہین جاتا
اس قوم مین مثل دیگر پشتون قومونکے حجرہ یعنی مکان نشست مردانہ نہین ہوتا اپنے گھر ہی یا کہر کی سایہ
اپنی کنبے کی مرد عورت زمین یا چٹایا پر بیٹھے رہتی ہین اور جب کوئی مہمان اوے تو اوسکو علیحدہ میدان
بموسم زمستان آگ جلا دیتے ہین اور میزبان مرد بھی اوسکی پاس جا بیٹھتے ہین جب خاص ضرورت
مردمان کی جمع کرنے کی ہو تو ایک میدان مین جمع ہوتی ہین اوس مجمع مین حقہ پینا اور اپنی مویشی اور
زراعت کی باتین کرتے ہین اور بہلول زئے مسعود واردات رہزنی اور چوری کے قصے جو گذرے
ہین یا آئندہ جنکی تدبیر ہے اکثر کرتے ہین مسعود وزیری نسوار بہت چڑاتے ہین اور لوہانی سوداگری
کا ذکر عبدلی مسعود اپنے مجمع مین کرتے ہین بنگ اور چرس پینے والی تھوڑے آدمی تاڑمی کی شاخ
ہین اور شعبہ محمد خیل احمد زئی مین ہین شراب کوئی نہین پیتا لولی بازیسے نفرت کلی ہے جھوٹھہ
بولنی سے کچھہ پرہیز نہین ہے مگر ایسی سادہ تقریر سے بولا جاتا ہے کہ تھوڑیسی روکد کے بعد تمیز راست
و دروغ کی ہوسکتی ہے جو ہماری عدالتونمین اس قوم کے مجرم بعلت سرقہ وخیانہ ماخوذ ہوکر آتے
ہین تو وہ اپنی بریت کی سہل وجہ انکا سمجھتے ہین اور اور بعضو قعہ اپنی صفائی کے گواہ مال مسروقہ
کے حصہ خور اور اپنی رشتہ دار بلکہ جو سرقہ مین شریک تھے وہ بھی لکھا دیتے ہین اور ایسی گواہ ہمیشہ مفید مطلب عالیہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

شہادت دیتی ہین +

خوراک

کھانے مین عموماً گندم یا مکی اور جو کی روٹی اور گوسفند کا گوشت زیادہ کام آتا ہے مکی کا دلیہ اکثر کھایا جاتا ہے سفر مین اور نیز شکار کو وہ اور نیز خانہ بدوش بہ کثرت پکا کر کھاتے ہین کاک اوسکو کہتے ہین لکڑیون پتھر آتشین گرم کرکے اور پر آرد لپیٹ کر زمین آگ کی خاکستری کو ڈبو دیتے ہین جب وہ عجینہ پختہ ہو جاوین تو نکالکر اور پتھر سے اوتار کر کھاتے ہین قندہار کی شربت اور دوغ مین کوٹکر روٹی کھاتا اعلیٰ مزہ اور طعام ہے اور آرد کبھی کھانا نہین جاتا سب سے عمدہ کھانا یہ ہے کہ آرد روغن کے ساتھ ملا کر کھائے اور گوشت اور چربی کو سفند کا نام یا مکی کی روٹی یا چاول کے ساتھ ملا کر کھاتے ہین

الا اس قسم کا طعام سوائی عزیز اور رقیق نہ ہو مہمان اور دولتمند آدمیون کے باقی لوگون کو سالہا مین میسر نہین ہوتا اور طرز کہانے کی یہ ہے کہ سب کہ کے مرد آدمی یا جتنے آدمی مہمان ہون ایک بڑی شک یعنی چوبی طشت اور یا کونڈول یعنی کلی تنار مین طعام ڈالکر اور اگر شوربا یا شربت یا لسی یعنی دوغ میسر ہو تو اوسمین مشترکا کونڈکر شاملا کہاتے ہین اور جو فصلہ انکا بچ رہے وہ عورات علیحدہ بیٹھکر کہاتے ہین اس قوم مین مرد عورت بلکہ شوہر زوجہ بھی کبھی شامل ہوکر کہانا نہین کہاتے ان لوگون کی سخاوت بھی مشہور ہے مگر صرف عبادت معبود حقیقی کے واسطے ہی نہین ہے بلکہ آئہ معمولی عادت ہے کہ بیچ صادق تڑکے سب مرد و زن اوٹھکر عورات روٹی پکانے کا فکر کرتی ہین اور مرد کریوشی چرانیکا طلوع آفتاب سے پہلے تان بیچ دشت جانکر کے اپنے اپنے کام مین مصروف ہوتے ہین کہانا پکانا عورات کی معمولی خدمت مین داخل ہے یکرو یسوالف خود اونکے فرودگاہ مین جب وہ پہاڑ کیطرف کوچ کیا جاتے تھے واسطے دیکھنے دستورات کوچ و مقام کے گیا اور دیکھا کہ اوس کمپ مین شام کیوقت ہر طرف آگ جلتی ہے اور زیری عورات جو مستور نہین ہوتی روٹی پکا رہی ہین اور زیری مرد بیٹھے ہین پتھر کے بڑے موٹے تابہ پر کوئی گندم کی پتلی آب آمیز آرد سے دیشایہ پکاتی ہے اور اکثر نان جو مکی پکا رہی ہین ونکی جو اور مکی کی روٹی موٹائی مین دو انچہ سے کم نہین

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہونگی اور جب ذرہ سی دونون طرف روتی کے تا بہ پر خشک ہو چکی تو تا بہ سی اوتار کر چولے کی گرم خاکستر اور خفیف آگ مین دبا دیتے ہین جسمین وہ خوب سنج ہو کر پکتی ہین تب نکالکر کہاتی ہین علاوہ معمولی غلونکی اون کے پہاڑ مین درخت خرنجہ کا پہل جسکا نام نیز کے یعنی شاہ بلوط اوسکو کوٹ اور خشک کر کے چکی مین پیسکر مفلس لوگ دوتحطا اور تنگی کے ایام مین اکثر وزیری آرد جو کے ساتھہ ملا کر روٹی پکانے سے اپنی شکم پری کرتے ہین اور ایک اور بوٹو سو سوم تبر کے چوڑے پتی خشک کر کے آرد بنا کر خاص لسبی مین کہاتے ہین اس قوم کے اپنے مقبوضہ پہاڑ مین چند اقسام نیز سے تراور خشک پیدا ہوتی ہین جسکو یہہ لوگ بہت عزیز اور غنیمت سمجھتے ہین اون کو دو تفریق سے بیان کرنا مناسب ہی پہلی وہ میوہ جات کہ جو سوائے مالکان اور اون کے عزیز اقربا اور دوستون کے باقی عام قوم کو قیمت سے میسر ہوتے ہین متدنہ یعنی زود آلو بعض جگہہ پہاڑ مین بہت ہی اکثر غلہ جو و مکی کے ہموزن یا چارانہ فی بار بیل فروخت ہوتے ہین انگور جو غلہ کندم کے مساوی بکتے ہین مگر بہت نہین ہے الوچہ اور آنار مگر ناقص اور ترش بادرنگ جو مکی کی زراعت مین اکثر کاشت کرتے ہین۔ کدو کو وزیری لوگ پختہ اور خام دونون طرح کہاتی ہین سیب دانہ مگر بہت نہین ہوتا خشخوزی یا زغوزی جسکو ہندی مین نیزے کہتی ہین درخت چیل کا پہل یہہ درخت پہاڑ مین خودرو ہی الا ہر ایک اپنی مقبوضہ حد تک اختیار فروخت کا رکہتا ہی مگر ایسا ارزان کہ دو تین روپیہ پر بہت سا جنگل ان درختون کا پہل لینیکو واسطے فروخت کیا جاتا ہے اور علاوہ اپنی شکم پوری کی بازارہنون مین فروخت کیو اسطے لاتی ہین کشلنی بہی اسی قسم کا ایک ثمر ہی تر رہتی ایک شیرین ترش آمیز میوہ ہی دوسرے قسم کے وہ میوہ جو صفت پہاڑون مین خودرو ملتی ہین اور یہہ لوگ خوب سیر ہو کر کہاتی ہین ثمر توت جو بہار کے موسم مین بہت کثرت سی کہایا جاتا ہی اور مسعود وزیری تو خام بہی کہاتی ہین گوزگوزی ایک چہوٹی سے بوٹہ کا سیاہ رنگ ثمر تازہ بتازہ خوب مزہ دار ہوتا ہی اور یہہ لوگ معہ گیٹک کہا جاتی ہین شولنی یا شلونے جو درخت زیتون کا میوہ ہی آور شیرہ وہ اور رمونا ٹینہ اور پشتوزگے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

انخرنے یعنی گونا یہہ پہاڑی مہوی انکی عمدہ خوراک ہی اور مہوہ گوڑ گوڑہ کو توصحت افزا بھی لیتی ہین ؛

پوشاک

اول لباس مردانہ دستار موٹا کپڑہ کی اکثر آتین گز سی ہفت گز تک طول مین عموماً سیاہ نیلہ رنگ اور قوم توری خیل سرخ عنابی رنگ اور باقی سفید مگر اسقدر بوسیدہ اور کہنہ ہوتی ہین کہ سوائی آسودہ حال ملکان کی باقی لوگ شاید تمام عمر مین ایکدو دستار کو بورہ کرتے ہین اور چادر یا رداجسکو بزبان خود پٹکی بولتی ہین سفید موٹا کپڑے کی اور اکثر پہاڑ مین کمل سفید رنگ کی اوڑتی ہین اور بعض ملک لونگی بھی کہتی ہین قمیص اگر پارچہ کا ہو فراخ بلاچین اور چین دار اندر کہہ کو خلقہ یا اینگوٹے کہتی ہین عموماً موٹے اُون کا فراخ انگرکہہ اکثر خود رنگ جسکی گریبان اور پردہ پیشبند پر ریشم اور سوت سرخ اور زرد کا کام اونکی عورات کرتے ہین اور اس اُونی انگرکہہ کو بزبان خود شڑے کہتے ہین بہت پہناوہ ماہی قیمت اوسکی ایکروپیہ سی لیکر دو روپیہ تک ہوتی ہی اور پائجامہ مردانہ سفید موٹے پارچہ کا ذرہ فراخ اور رسود کی محنتی لوگ اُون کا بھی پہنتی ہین اور بعض ملکان معتبر بڑے گھیرہ دار پائجامہ فراخ بوقت آنے حضور حکام پہر لیتی ہین لباس زنانہ عموماً عورات کے سر پر نیل کا سیاہ رنگ دہ ہوا موٹا پارچہ کی رداجسکو بزبان خود ٹکرے کہتی ہین اور عمر رسیدہ عورتون کی سر پر موٹا پارچہ کا چھوٹا دوپٹہ اپنی مٹی کا رنگ دیکر خاکی کیا ہوا ہوتا ہی اور زنانین عورات جنکو یہہ لوگ بنا یتچہ کہتی ہین اور زنانہ کتخدا بجائی رداجمہ نام پارچہ جسکو سلاری کی طور سرخ سیاہ زرد رنگ سے خط ہوتی ہین اور یا لونگی جسکا کنارہ ریشمی ہوتا ہی اوڑہتی ہین اور کورتہ زنانہ جسکو بزبان پشتو خت کہتی ہین دو قسم کا ہوتا ہی ایک نجلا نہ خت اور دوسرا گریوانہ خت پہلی قسم کا نا کتخدا دختر پہنتی ہین اور وہ اکثر مصلے کپڑے کی سرخ چھینٹ کا ہوتا ہی اور اوسکے گریبان پر کچھہ کام نہین ہوتا اور نہ چین ہوتی ہی دوسرا قسم شادی کی ہوئی عورتین پہنتی ہین اکثر موٹا پارچہ سرخ کیا ہوا یا سیاہ ہوتا ہی اور اوسکے گریبان کے گرد تمام سینہ پوش پر اکثر سرخ اور زرد ریشم یا سوت کا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کام اپنی ماتہہ سی مونثات کرتے ہین اور سینہ سی ذرہ نیچے تمام کورتی کی گرد چین اسقدر ہوتے ہین کہ
ایک گون معلوم ہوتا ہی سینہ سی اوپر چست اور تنگ اور اوس سی نیچے فراخ گھیرہ دار پیشوازکے
طرح ہوتا ہی طول مین گردن سی لیکر عورت کی پانو تک لمبا ہوتا ہی اور شلوار یا آزار کتخدا عورتین
اکثر نیلے اور پیلے سوسے چند اقسام ہی جسکو بزبان خود بیگمی اور زیبر خیش اور نوزخیش کہتی ہین اوسے
بناتی ہین طرز ساخت اوسکی یہہ ہی کہ تا بزانو چین دار مثل پائجامہ کے وضع ہوتی ہی اور نیچے تنگ
پائجامہ کیطرح معلوم ہوتی ہی اور زانو سی اوپر فراخ اور مغلس وزبران کوہستانی کی عورات قلیل
بنظر کفایت ایسا ہی کرتے ہین کہ زانو تک بقدر ایک ایک گز سوسی کی چین دار پٹی بناکر زانو کے پاس
خوب مضبوط باندہ دیتے ہین اور اوسکو بزبان خود وَرَبلے کہتی ہین زانو سی اوپر شلوار نہین ہوتے
اوسکا کام بہی مثل کشمیر کے لوگون کی چست یعنی پیراہن سی لیتی ہین فی الواقعہ ایسی چھولداری کے
ہوتی جو تا بشت تا لنگ طول ہوتی ہی شلوار کی چندان ضرورت بہی نہین ہی اور نا کتخدا دختر ین سفید
موٹا پارچہ کی پرتوگ یعنی شلوار اوسیطرح زانو تک چوڑی دار اور اوپر کہیرہ دار پہرتے ہین نا کتخدا
دختران جنکو بزبان خود نجلے یا پیغلے کہتی ہین اور کتخدا عورات مین شناخت کو واسطی وزیرون
مین یہہ مشہور علامت ہی کہ نا کتخدا سفید پائجامہ اور چھپیٹ سرخ کا سادہ کورتہ بلا چین رکہتی ہین
اور مطلب رسیدہ عورات برعکس اونکی لمبا اور چین دار اور گریبان کا کورتہ اور سوسی کی شلوار
پہرتے ہین اور پانو مین چپلے چرمی اور اکثر توزرسنے جو ایک قسم کا پہاڑی پٹہ ہی
اوس سی خود گہاس کی چپلی کی طرح بناکر مرد اور زن پہنتی ہین کورتہ سرخ پارچہ کا یا نیلہ جسکی گریبان
اور سینہ پر کام کیا ہوا ہو عورات وزیری بہت پسند کرتی ہین موٹا پارچہ جسکو خمتا کہتی ہین
اور رنگ دار بہی اکثر احمد زئی اور اتمان زی وزیری بنون کی بازار سے اور مسعود ٹانک
اور بنون سی خرید کرکے لیجاتی ہین اپنی ملک مین پیدا وار کپاس نہین ہوتی اس جنس کی خرید
ہمیشہ باہر سے ہوتی ہی ۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

شوق سرود

یہہ لوگ اصل موسیقی سے مطلق واقف نہین مگر اپنے دل بہلانے کیواسطے انمین بھی حسب حال قوم سرود اور ناچنا گانا مروج ہے چنانچہ راجسکو بزبان خود سرینده بولتے ہین اور بہت بدوضع لکڑی کا بناکر اوسکے اوپر تین تانت رود آ کی لگاتے ہین اور پھر ایک کمانی خورد جیساکہ سارنگی بجانے کے ہوتی ہے گھوڑا کی بال سے بناکر اوس سے بجاتے ہین گرچہ اس سرینداکا آواز صرف مغز خراشی ہے مگر وزیرہی لوگ اسپر ایسے عاشق ہین کہ جہان سرینده کا آواز سنا سب کام چھوڑکر وہان جمع ہوتے ہین اور سرینده کی آواز پر بڑے شوق سے کھڑے ہوکر ناچتے ہین اور چکر مارتے ہین اور سرینده بجانے والی کی سر پر نال لیتے ہین در اسطرحکا ناچنا اور رسندری گانی بلاشادی اور بھی رسم عام ہے اور ناچنے گانے کیوقت چھوٹا بڑا کوئی شرم نہین کرتا جہان مجمع ہوا اور سرینده بجا وہان ناچنا شروع کیا علاوہ سرینده کی آجڑے اور گلہ بانون کی پاس ایک نی کی بانسے ہوتی ہے جسکو درودے کہتے ہین اور اوس مین پانچ سوراخ ہوتی ہین وہان کی ایک کنا پر رکھکر پھونکتی ہین اور اون سوراخ پر ماتھہ مارنے سے ایک اثرناک آواز نکلتا ہے اور اوس آوا پر بھی گلہ بان اور آجڑی لوگ جمع ہوکر ناچا کرتے ہین اور شادیون مین دہل کی آواز پر سندر اور ناچنے سے شور مچاتی ہین غرض کہ ناچنا گانا انمین ایک بڑی خوشی اور شوق ہے مگر ان کے شوق کی برابر سرود اونکا مزہ دار نہین ہے عورات گرچہ سندری گاتی ہین مگر چھتے نہین دہل اور سرنا میراسی یا ڈوم بجاتی ہین وزیرونکا اپنا باجہ صرف سرینده اور درودے یعنے بانسری ہے

طرز وضع اور طینت

اس قوم کی اکثر آدمی تنومند اور محنتی اور پورہ قد ہوتے ہین خوش شکل کم بیضاوی چہرہ گول چشم مزاج پشتانی کینہ توز زود رنج ننگ پرور اور طامع ناعاقبت اندیش اور شاخ مسعود کی شناخت کا ایک اور نشان عجیب ہے کہ اس قوم کی دانت ۲۹ یا ۳۰ ہوتی ہین اور بہت چھوٹے چھوٹے گھسی ہوئی اور دوسرا اکثرون کی پیٹھہ پر دوشانہ سے آگے کو جھکی ہوئی خم دار معلوم ہوتے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہے اکثر اس قوم کے آدمی ساری سر پر لمبی بال تا بہ شانہ رکھتے ہین گرچہ اونکو صاف رکھنے کا ارادہ نہین ہوتا الا تامخ تیل یا روغن زردسی جب رکھتے ہین اکثر پوشاکین اسقدر چرگین اور میلی ہوتے ہین کہ رنگ اونکا مایل سیاہی ہوجاتا ہی صابون کا حنیج قریب عدم حرج کے ہے کئی آدمی ایسے ہین کہ جنہون نے سال تک کپڑا صاف نہین کیا جسجگہہ بے نماز ہونے کا شبہ ہو تو اوس موقع کو پانی سے ذرا پاک کر لیا ہے

مہمانداری

یہہ لوگ اپنی ہم قوم اور آشنا مہمانون کی ضیافت بڑی تپاک سے کرتے ہین آٹھہ سے زیادہ مہمان ہون تو ضرور اونکے واسطے گوسفند حلال کیا جاتا ہی بشرطیکہ معتبر مہمان ہونے کے کم کیواسطے بھی اور جملہ گوشت سوای کلیجی یعنے آنتین معہ سر و پا مہمانون کو سامنے پکا یا جاتا ہے تاکہ شبہ خودخوری کا نہو جب پک کر تیار ہوگیا تو آٹھہ آٹھہ آدمیون کی واسطے علیحدہ علیحدہ تہال برمین حصہ لحم کا کرکے آگے رکھدیا اور صاحب خانہ اکثر اپنی ماتھہ سے ہر ایک مہمان کی ماتھہ مین موٹا ٹکرا گوشت کا معہ استخوان اور چربی کا پکڑا دیتا ہی شوربا کی ساتھہ کہانیکو چاول پختہ معہ روغن باگندم کی روٹی حسب مقدور میزبان اور اکثر توشکے کا دلیہ دیا جاتا ہی یہہ تشریح میرے چشم دید ہی کیونکہ ایکدن پہاڑ غیر علاقہ کے اندر مین بھی اتفاقاً مہمان ہوا تھا سبب اوسکا یہہ تھا کہ ایک سنگین مجرم مفرور سابقہ بارادہ ارتکاب جرایم اپنی گروہ کو لیکر بنون سے تخمیناً ۴۰ میل دور خیسور پہاڑ کے اندر جاگزین ہوا تھا اوسکی تدارک کیواسطے ۹ فروری ۱۸۶۳ء کو قریب سو سوارجن مین اکثر ملکان رعایا وغیرہ تھے ہمراہ لیکر شبانہ پہاڑ کے اندر براہبری و زیران خیرخواہ سرکار چلا گیا بعد گرفتاری چند مجرمان جب واپس آتے تھے تو جو قوم پہاڑ کے اندر ہماری خیرخواہ تھی اوسکی ملک نے سامان مہمانی تیار کر رکھا تھا بموجب درخواست اوسکی جب جاکر دیکھا تو گوسفندون کی بریان برگہا س لپٹا ہوا اور اسطرح ہر ایک اندام پختہ کیا ہوا تیار تھا مین نے اپنے ہمراہان کو اجازت کھانی کی دی اور چونکہ اکثر میرے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بہی وزیر تہی اونہون نے اس خوشی سی چوبدی کو کہایا اور تعریف کری کہ جس سی معلوم ہوتا تہا کہ یہ کہانا
ان لوگون مین غایت درجہ کا عمدہ ہی ہر چند کہ ایسے نازک موقع پر توقف کا بچانا ضرور تہا مگر باحاظ
دل خلقی اوس خیر خواہ کی جسنی اپنے پیدلون کی جمعیت سی ہمارے واپسی کی راستہ کے حفاظت
بہی کری تہی اپنے ہمراہیون کو اجازت دی لیکی جس سی اوسکو نہایت خوشی ہوئی اور جو
مہمان اور رخیرج توڑہ یعنی اشکر کشی کیوقت ہووہ بموجب حساب توغ اپنی اپنی حصہ کا ہر کوئی ادا
کرتا ہے اور باقی مہمان خانگی بعض شاخون مین توغ کے حصہ پر اور بعض مین اپنی شوق اور
مقدور پر مہمان نوازی ہوتی ہی اور اطعام مہمانی تین قسم کا ہوتا ہی اول سب سے عمدہ قدر کا کہانا
مہمان کی واسطے یہہ ہی کہ گوسفند فربہ ذبح کرکے معدہ دم یعنے چکنی چرب پکاکر جب مقدور چاول
یا نان گندم یا مکی یا دلیہ مکی یعنی اوگرہ کہلاتی ہین اوسکو دمڑہ مڑہی اور یا شکرہ وڑہ کہتی ہین
کونڈے مڑتے یعنے روٹی جو روغن زرد کے ساتہہ گندم وغیرہ کا نان کہلایا جاوی تیسرا
وچہ مڑے یعنے خشک روٹی جسکو وچہ مکلہ بہی کہتی ہین اور دوسرے قسم مین مرغ خانگی پکاکر اطعام
دینا بہی شامل ہی مگر مہمان کی واسطے کبہی چرگ یعنے مرغ ذبح نہین کیا جاتا مگر کشینی وزیرون
مین اب مرغ حلال کرنے کی رسم ہوگئی ہی غرضکہ مہمان داری مہمان کے حیثیت پر کرتے ہین قدرمند
اور معزز مہمان کی واسطے اچہی اور دوسرے کے واسطے ناقص مہمان داری ہوتی ہی جو اجنبی ساتہہ
ہوا اوسکو وظیفہ مانگ کر گذارہ کرنا پڑتا ہے مگر اخوند اور ملا کی نام پر اجنبی جاہل بہی مہمانی کہا سکتا
ہے مہمان کیواسطے لحاف اور چارپائی تو کم میسر ہوتی ہے مگر ایک چہوٹے دری اون کی قدرمند
مہمانون کو دیتی ہین جو زمین یا چٹائی پر اوبڑ یا بچہا کر گذارہ کرلیتے ہین اور رہند و مہمان کی بہی
مہمانداری کرتے ہین اور مہمانی کو بزبان خود ملستیہ کہتی ہین ٭

حال آسودگی و افلاس

یہہ لوگ ابتدائی سی نہایت افلاس کی حالت مین تہی عملداری سرکار انگریزی مین جن شاخون کو
تہل کی زمین پر بامن تمام تردد کاشتکاری حاصل ہوا وہ آسودہ ہوگئے ہین اور رسوائی اونکے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جو شعبی پہاڑ مین آباد ہین اون مین بہی پیشہ سوداگری والی مرفہ حال ہین اور باقیماندہ لوگ خصوص مسعود سوای سوداگران آہین بدستور تہیدست ہین اور بچشم خود دیکہتی ہین کہ نیک معاشر کے روز بروز دولتمند ہوتی جاتی ہین شاذ و نادر اتفاقات چوری کو ذلیل سمجہکر اوس پیشہ کی طرف رجوع ہون جسمین دین و دنیا کا بہلا ہو ؛

حال پیداوار غلہ

انکی مسکونہ ملک کوہی ہین گندم جو مکی برنج پیدا ہوتے ہین پہاڑ مین زمینات انکی بہت کم ہے اونکی پیداوار سالانہ خوراک کیواسطے کافی نہین اور بسبب قلت زمین اور نہری ہونیکے قدر اوسکا یہان تک ہی کہ ایک ویاستہ زمین جسکی بنوی بحساب اوسط ۳۰ روپیہ فروخت ہوتی ہی و یاستہ بزبان خود، اگز طویل رسہ کو کہتے ہین اور وہ گز دو فٹ تین انچہ کا ہوتا ہے ایک رسہ مذکور طول اور نیم رسہ عرض سے جو زمین حاصل ہوتی ہی اوسکو ایک ویاستہ زمین کہتی ہین و یاستہ سے مراد جناب ہی زمین تہل مقبوضہ بعض فرقہ شاخ احمد زئی مین اکثر آگندم و شخود اور حریف مین باجرہ اس کثرت سے پیدا ہوتی ہین کہ اونکی اپنی خوراک سے وہ چند زیادہ بچتا ہے جو فروخت کرکے نفع اوٹہاتے ہین ؛

ذکر مذہب و اعتقاد

کل قوم وزیری اہلسنت جماعت حنفی مذہب مسلمان ہین مگر علم مذہبی بلکہ قرآن شریف کا پڑہنا بہی انمین کم مروج ہی اور عقاید اسلامیہ اکثر اسمًا و رسمًا جانتے ہین نہ علمًا باوجود اسکی تعصب مذہب کا انمین مفرط ہے مذہب کی پاس بہت رکہتی ہین غیر مذہب کے لوگونکا مال لوٹ کر کہانا صواب سمجہتی ہین بلکہ گورنمنٹ انگریزی کی حدود کے اندر رہنے والے مسلمانون کا مال بہی حلال جانتے ہین گرچہ مسجدین اور واعظ مذاہین مین کم ہین مگر نماز اکثر پڑہتے ہین خصوص قوم اتمان زئی و زیری اور شاخ احمد زئی سے شعبہ سپیر کے اور قوم مسعود سے عبدلے اور علی زئی زیادہ نماز گذار مشہور ہین قوم اتمان زئی مستقل سکونت والون کو اکثر مسجدین بہی ہین گو کہ یہہ لوگ نماز کے جملہ فرائض

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اور احیانات اور قواعد رکوع وسجود سے بخوبی واقف نہین ہین مگر تاہم بہ نہید خود فرض کو ادا کرتے ہین آخوند اور ملا کا قدر انمین بہت ہی اونکی زبان سے جو کچھہ نکلے اوسکو سند سمجھتے ہین وزیر آخوند بھی علم تھوڑا رکھتے ہین اور وعظ یا خطاب مجمع عام مین اچھی طرح نہین پڑھ سکتے تعویذ نویسی اور سادہ لوح قوم کو اپنے دام مین جلد پھنسا کر نذر اور شیرنی لیتے ہین اخوند کا کام یہہ ہے کہ امامت کرکے نماز پڑھاوے اور چھوٹے لڑکون کو نماز سکھاوین نکاح پڑھانا اور جنازہ کرنا بھی اخوند کا کام ہے اور میت کو غسل بھی اکثر وہ دیتا ہے اور میت کی کہنہ یا چات اوسکو ملتے ہین اور نیز بیدا غایہ کا عشر یا اسقاط میت وغیرہ خیرات سے اخوند کا گذارہ ہوتا ہے مگر اکثر اخوند لوگ فقیر ہوتے ہین اور بعض آسودہ حال ماہ رمضان کا روزہ فرض سمجھتے ہین مگر جو پہاڑی اور جاہل وزیر ہین اونکو ماہ رمضان کی بھی خبر نہین ہوتی کہ کب آیا ہے مین نے سنا ہے کہ میدان سے رہنے والی وزیرون سے کوئی شخص آخر رمضان مین پہاڑ کو گیا اور وہان جاکر کہا کہ آج عید ہوگی پہاڑی وزیرون مین سے ایک شخص نے کہا کہ شکر الحمد للہ روزہ بھی گذر گئے اور ہمکو خبر بھی نہوئی کہ ہمارا غاڑہ یعنے گردن اس گناہ مین نہین پکڑی جاوے گی کیونکہ ہمکو رمضان کے آنے کی خبر نہین تھی اسواسطے بری ہوگئے جب یہہ لوگ کوچی پہاڑ سے آنے جانے کا سفر کرتے ہین تو جس منزل پر جاکر ڈیرہ کیا وہان کسی اچھی موقعہ پر ایک ایک پتھر رکھکر سجدہ کی علامت بنا لیتے ہین اور آخوند جو گا تو کوچی کی ہمراہ ہوا وسجگہہ اذان دیتا ہے اور جماعت کے ساتھہ نماز ادا کیجاتی ہے بعض شبان اور پہاڑی گلہ بان وزیری ایسے ہے ہین کہ جنہون نے نماز کا سبق بھی نہین پڑھا بہ حیثیت مجموعی یہہ بات لکھی جا سکتی ہے کہ انمین واقفیت دین کی بہت کم ہے ؛

ذکر مویشی و مالداری

وزیری گھوڑون کا ذکر اوپر ہوچکا ہے اس قوم مین سب سے زیادہ بھیڑی گوسفند کے گلے ہین خصوصاً شاخ احمد زئی بھیڑی کی رمہ بہت رکھتے ہین جو زمستان مین جہل پر اور گرما مین پہاڑ کوہ سلیمان کی دھازون مین لیجاتے ہین نر بھیڑی اکثر بنون کی بازار وغیرہ اطراف مین فروخت

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کی جاتی ہین اور مادی واسطے ترقی نسل رکھتے ہین انکی ملک مین بیشمار رنگلے بھیڈی سفید اور خود رنگ کی چرتے نظر آتے ہین اون بھیڈی کی فروخت سے نفع اوٹھاتی ہین بکری کی رمہ بہاڑی وزیری رکھتی ہین تہل پر آنی والون کی پاس بکری کم ہوتی ہے شتر بہے اکثر رکھتی ہین خصوصہ کوچی لوگ جو اپنا گہر کا اسباب اور کیشر دے سفر کے وقت اونپر لاد کر لیجاتے ہین اور نمک کی سوداگری بھی اونپر ہوتی ہی نر بچہ اپنی قوم کے سوداگر وغیرہ لوگون کے پاس فروخت کیجاتی ہین وزیر وال شتر اکثر چھوٹے چھوٹے بی مہار اور محنت کش ہوتے ہین اور چھوٹی عمر مین اونپر بالان ڈالا جاتا ہے

گاومیش یہہ لوگ مطلق نہین رکھتی اور نر گاؤ و مادہ گاؤ بہت ہین مگر پستہ قد اور لاغر اکثر سیاہ رنگ ہوتی ہین یہہ لوگ کہتی ہین کہ پہاڑ مین سیاہ رنگ والہ مضبوط اور محنت کش رہتا ہے اس باعث سے اکثر سیاہ فام سانہڈ کی نسل بہڑاتی ہین ابہی بچہ یکسالہ ہوتا ہی کہ اوسکو لادنا شروع کردیتے ہین اور طرفہ بیرحمی یہہ کہ شیر دار مادہ گاؤ بہی لادتی اور قلہ رانی سے کبہی نہین چھوڑتے خرمرکب ہر گہر مین ہوتے ہین خصوصًا کوچی لوگ تہل پر آنی والی پانی کی مشکین لادنی کیواسطے لابدًا رکھتی ہین اور جسکی پاس نہین ہین وہ سفر کے وقت بیل اور خرمرکب پر اپنا اسباب وغلہ بار کر لیجاتے ہین ؛

سگ وزیری

اس قوم مین واسطے حفاظت رمہ و گہر کے سگ رکھنی کا بہت دستور ہے اور اونکی کتنے ایسی خبردار اور اچھے ہوتے ہین کہ اونکی ہوتے سارق کامیاب نہین ہوسکتی اور اچھی لڑنے والے مضبوط اور قدآور ہوتے ہین مگر شکار کا شوق اس قوم مین نہین ہے ؛

بیماری

وزیری قوم مین باوجود عدم احتیاط غذا اور رمیلہ اور چرگین رہنے کے بسبب تازہ ہوا پانے بہت تہوڑی قسم کی ہوتی ہی چیچک کی بیماری سے بسوا سنے قوم مسعود کے باقی وزیری چھوٹے یا بڑے بہت تہوڑے مرتے ہین اس قوم کے کوچی شاخون مین تپ کی بیماری ہوتی ہی جب وہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

گرم ملک سی سرد پہاڑ کو جاتی ہین یا سرد جگہہ سی گرم ملک کو آتی ہین تو اونکو چند روز تپ آتا ہی اور اوسکو گرم سرد کہتی ہین تپ دق اور تپ محرق بہی ہوتا ہی ہر قسم کے تپ کا علاج عموماً ژون اچول یعنی چمڑہ ڈالنا ہے اور اوسکی ترکیب یہہ ہے کہ تازہ تازہ کو سفند ذبح کرکے گرم چمڑہ اوسکا برہنہ بدن پر پہر لیتی ہین پشم والی طرف اوپر رہتی ہی اگر دو تین چمڑہ ڈالنے سے اچہا ہو گیا تو بہتر ورنہ زیادہ بہی ڈالی جاتے ہین یہان تک کہ آخر کو مریض مرجاوی یا بیماری چہوڑ دیوے اور اکثر چمڑہ ڈالنے سی اچہا ہو جاتے ہین اوسکا ظاہر افادہ یہہ معلوم ہوتا ہی کہ پسینہ یعنی عرق آنے سے بدن کہلجاتا ہی اور تپ بہاگتا ہی چار پہر تک ایک چمڑہ رکہتی ہین اگرچہ ہوا اور پانی کی پرہیز ہے مگر وزیری کچہہ بہت پرہیز نہین کرتے علاوہ اسکی تپ کیواسطی جمالگوٹہ کا مسہل یعنی جلاب بہی لیتی ہین اور موسمی تپ کیواسطی گندم کے آرد کو پانی مین ملاکر اور پتلا کرکے آگ پر گرم کرتے ہین اور اوسمین ہلدی اور سیاہ مرچ اور اجوائن ڈالکر گرم گرم نوش کرجاتی ہین اور اوس سی عرق آکر تپ اکثر رفع ہو جاتا ہی مسعود وزیری تپ دق اور محرقہ اور چیچک کی بیماری سی بہت ڈرتے ہین جس کا نوبا کیشر دے مین ایسا بیمار ہو وہان کبہی نہین جاتی بسبب سادہ لوحی وزیری لوگ جن اور پری کی سایہ سی بہت ڈرتے ہین اور اکثر بیمارون کو سایہ پری اور جن سمجہکر حیلہ ساز اور تعویذ نویس اخوندون کی طرف رجوع کرتے ہین اور اس آسیب کی صدمہ سی محفوظ رہنے کیواسطی تعویذ لکہاکر اور اوسکو چمڑہ مین لپیٹ کر گلہ مین ڈالتی ہین کوئی کم وزیری تعویذ سی خالی ہون گی اور ہر ایک کی گلے مین چند چند تعویذ ہوتے ہین اور اوسکی معتقد ہین اخوند تعویذ نویس اکثر فی تعویذ ایک روپیہ چار آنہ نذرانہ یا شکرانہ لیتی ہین اور اس سادہ لوح قوم کو اپنی فعل کا معتقد کر رکہا ہی ؛

معدنیات

سوائی اوس سنگ کی جس سی آہن بنتا ہی اور کسی چیز کی کان انکی علاقہ مین تاہنوز نہین معلوم ہوئی ترکیب لوہا بنانی کی جو کوہ مسعود وزیری مین بنتا ہی اسطرح وہ لوگ بیان کرتے ہین کہ پہاڑ نواح مقام مکین بابڑ وغیرہ مین بطور کان نمک کہود کر سیاہ رنگ کا پتہر جس سی کچہہ چمک بہی نکلتے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہے اور وزن مین بہ نسبت اور پتھرون کے زیادہ سنگین ہوتا ہی نکالتی ہین اوس پتھر کو
توڑکر ریزہ ریزہ کرتے ہین اور واسطی بچاؤ ہوا اور بارش کی مثل ٹپ خیمہ گول چوپہر کے نیچے
دوکان جسکو بزبان خود منڈوکہتی ہین مانند چھوٹے پٹھے چونہ کی بناتی ہین اور اوس دوکان
مین دو حصہ کوئلہ اور تیسرا حصہ سنگریزہ مذکور ڈالکر دکان کے چرمے گہالون سی اوسکو بہت تاؤ
دیتی ہین جب خوب تاؤ آیا تو لوہا گل کر سرخ رنگ ہوجاتا ہی اور دکان سی نیچے بہی نکلتا ہے
جسکی اوپر سی باوزار آہنی تیل دور کرتے جاتی ہین اور لوہا الگ رکہا جاتا ہے اس پہلی تاؤ کی
آہن کو کچا یعنی خام مشرہ کہتی ہین اور اوسکا نرخ دوکان پر بیس سیر فی روپیہ ہوتا ہی اور
پہر اوسکو دوسری دوکان پر تاؤ دیکر پختہ کرتے ہین اور کشی جسکو یہہ لوک کرکے یا پاتے
کہتی ہین بناتی جاتے ہین اور اوسکا نرخ پہاڑ ہین دس سیر فی روپیہ ہی ان کانون پر کسی کا
حاکمانہ اختیار نہین ہی جو مسعود وزیر چاہی بنالے مگر آپسمین کانین اور اونکا موقع تقسیم کیا
ہوا ہی اور جو لوہا مکین مین بنتا ہی وہ اکثر علاقہ ورگون مین جاکر فروخت کرتے ہین قوم من رتے
ٹاک اور دیرہ اسمعیلخان کی طرف اور قوم لوکرے بہلول زئی واسائی شہابی خیل علاقہ مروت
ضلع بنون کی جانب لاکر فروخت کرتے ہین اور مسعود قوم کے بیوپاری کہتی ہین کہ تقریبًا پچاس
ہزار کا آہن سال بسال نکلتا ہی اور خام وپختہ بنکر فروخت ہوتا ہے بمقام مکین شاخ عبدنے
کے لوگ کڑچہی آفتابہ تاوہ اور پیالہ وہیم وغیرہ بناکر چارون طرف کے نواح کے ملکون مین فروخت
کرتے ہین عموماً اسطرح کا سامان اور لوہا ورگون کے علاقہ مین قوم پڑملی خریدکر غزنین اور
کابل وقندہار وغلجیون کے ملک مین فروخت کرتے ہین اور قوم مسعود وزیری کا زیادہ تر گذارہ
اسی آہن فروشی پر ہے اور بیوپاریان آہن بہ نسبت دوسرے فرقہ کے آسودہ حال ہین

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تخمیناً شمار قوم

ذیل مین ایک فہرست جس سی ہر ایک شاخ کلان کی تعداد اور پیشہ وجائے سکونت نام ملکان معلوم ہوویگے درج کردی گئی ہے

فہرست مذکور

اول تفصیل قوم اتمان زئی

نمبر شمار	نام شاخ مشہور عام		نام ملکان	جائے سکونت	پیشہ
۱	حسن خیل			حسن خیل بمقام کیتو دوزی خیل درہ نگیشو کی پہ نور رک خیل کرابہ کشی وغیرہ متفرق	کاشتکاری و نمک فروشی
۲	منظور خیل	منظور خ	بلال قمر دین	متفرق	کاشتکاری و رمہ داری
۳	مدخیل	مداخ	آدم خان میاخیل	کوہ موسوم کوٹر بالائی سہ دوڑ	〃
۴	نوری خیل		ایغر کے جہانگیر بہرون بعرون شیخ علدار اخوند وغیرہ	تشیرہ تلہ درہ جنیو	کاشتکاری و بلہ فروشی یعنی شہتیر و بازو کی فروخت زرڑنے ذرسول خیل سارق
۵	کابل خیل		ملک دین رحمت شاہ عالم شاہ وغیرہ	رود کرم کے کنارہ پر اندر کوہ	کاشتکاری و چوری
۶	ملک شاہی ملک شے		صالح	اکثر علاقہ تہانہ میریان دامن کوہ گبر	〃
۷	جانی خیل		المداد تجے رضا داد میرم شاہ کریم خان	〃	〃 و ہیمہ فروشی
۸	سرخیل	بلاخیل بخ	قاسم سردار	درغڑ علاقہ مذبور	〃
۹	تختی خیل	〃	حسن شاہ سردار جنگ بہادر	〃	〃
۱۰	زمی خیل	〃	حسن خان کریم خان کٹہ میر	〃	〃 و چوری
	میزان کل				

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

دوم تفصیل قوم احمدزئی

نمبر شمار	نام شاخ مشہور عام		تعداد خانہ	نام ملکان	جائی سکونت	پیشہ
۱	سلیمان خیل	ہاتی خیل	۱۴۰۰	تقسیم بندر شجاع	تہل متصل حدود وزیرستان	زراعت کاری
۲	"	سرکی خیل	۸۰۰	لعل میر	متفرق	" وچوری
۳	"	عمرزے	۸۰۰	لنڈک بیگے وخدیرخان	تہل وگومتی	زراعت کاری وبیمہ فروشی
۴	کاروخیل	بوبی خیل باہی خ	۲۵۰۰	کریم خان ترجوان ایسپ	متفرق	بیوپار نمک وبیمہ فروشی فرقہ زئے خیل اکثر چوری
۵	شادی خیل	خانیہ خیل	۴۰۰	فوجدار	ترپ متصل کرم	بیمہ فروشی
۶	"	خوجل خیل	۱۴۰۰	تمت آخمان ایشم گوڑ امزان	کل ملند خیل سی ہنگو ملاقہ کوہاٹ نمک	نمک فروشی ورمہ داری
۷	"	بین خیل	۵۰	رضا خان	تہل علاقہ سرکار	کاشتکاری
۸	"	بزن خیل	۸۰۰	میر اکبر جعفر	اکثر بمقام سدراون علاقہ بنوں اور کچھ پہاڑ میں	کاشتکاری وسوداگری مویشی
۹	"	پلندہ خیل پاپندخ	۴۰۰	برہم خان	تہل	کاشتکاری ورمہ داری
۱۰	سلیمان خیل	شدن خیل	۶۰۰	نجیب ولد سومان	ایضاً سدراون	کاشتکاری
۱۱	"	محمد خیل	۶۰۰	فضل شاہ وشاہجہان مدامان	کنارہ کرم داسن کوہ حدسرکار	کاشتکاری بیمہ فروشی
۱۲	"	سلے خیل	۶۰۰	.	اندر کوہ	کاشتکاری وچوری
		میزان کل	۹۰۵۰			

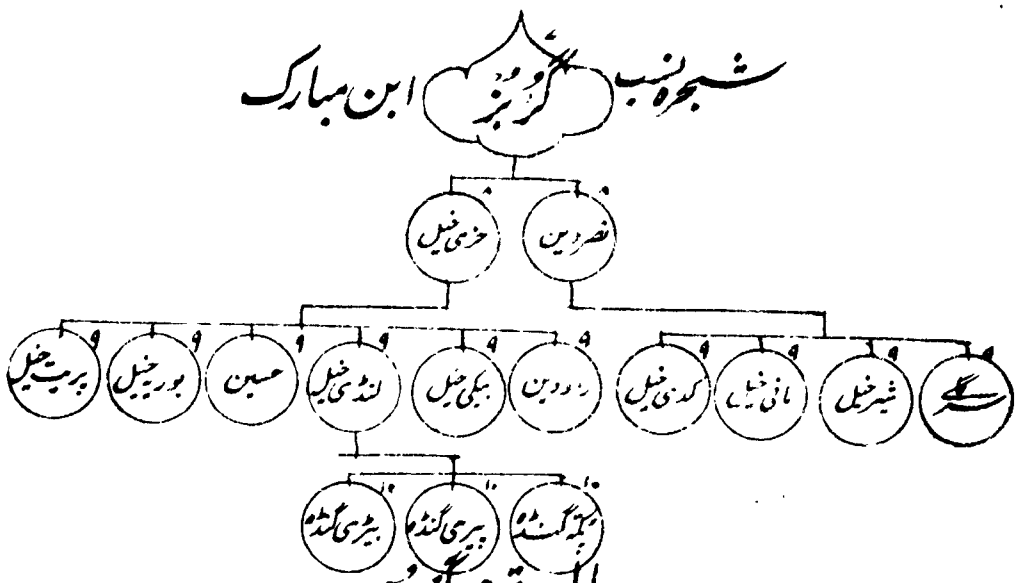
Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سیوم تفصیل قوم مسعود وزیری

نمبر شمار	نام شاخ ہو رجام			نام ملک	جائی سکونت	پیشہ
	شاخ	ذیلی شاخ				
۱	[illegible]	[illegible]	شہباز خیل	گلات مہرجان زیر بلند میرپایاؤ	کوہ باڑہ وغیرہ متفرق	آہن فروشی وچوری وکاشتکاری
۲	″	″	عمر خان ولد جنگی خان	متفرق اندر کوہ	″	دور بینانی و بلہ فروشی
۳	″	″	[illegible]	شہر و میدان	″	″
۴	″	″	[illegible]	″ متفرق	″	″
۵	″	″	[illegible]		″	″
۶	″		[illegible]		متفرق	آہن فروشی اکثر
۷	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	اکثر کمین وبعض متفرق	آہن فروشی وکاشتکاری
۸	″	″	[illegible]	[illegible]	کانے گورم سے اوپر بہاڑ میں	″ وچوری
۹	″	″	[illegible]	فتح خان	″	اکثر کاشتکاری
۱۰	″	″	[illegible]	میرپایا ولد مشعل	کمین	کاشتکاری
۱۱			[illegible]	تاج محمد میر غضب جہانگے	متفرق	″ ″ وچوری
۱۲	″	″	[illegible]	شاہ دیدار	کمین	کاشتکاری
۱۳	″	″	[illegible]	شاہ مراد درانی سکنہ شیراز	متفرق	آہن فروشی وکاشتکاری وچوری
۱۴	″	″	[illegible]	گل میر	″	″
۱۵	″	″	[illegible]	نبی ولد مانگی وغیرہ	اکثر در ماٹاک	″ چوری زیادہ
	میزان کل					

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

شجرہ نسب گربز ابن مبارک



حال قوم گربز

قوم وزیری کا شجرہ نسب دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ مسمی وزیر ابن سلیمان مورث اعلی قوم وزیری کے دو پسر تھے اونمین سے مسمی خذری بڑے بیٹے کے تین فرزند تھے سب سے چھوٹا مسمی مبارک تھا جسکا بیٹا مسمی گربز ہوا اور اوسکی اولاد گربز کہلاتی ہی گرچہ حقیقت مین گربز بھی قوم وزیری کی ایک شاخ ہین مگر فی الحال ملک اور دستور اور رواج مین ایسی علیحدہ ہوگئے ہین کہ اونکا ذکر باقی قوم وزیر سے علیحدہ کرنا پڑا کہتے ہین کہ ابتدا مین گربز لوگ مسعود وزیری کے شامل اونکی پہاڑ کے شمالی حصہ مین رہتے تھے چنانچہ درہ شکتو اور کوہ باڑ مین تا حال بعضی کہن سال وزیری قوم گربز کے وقت کے پانی چڑہانے اور گہرون کی علامت بتلاتی ہین دو سو برس سے کچھہ زیادہ عرصہ گذرا ہے کہ یہہ لوگ اسجگہ سے خارج ہوئے اور سبب اخراج یہہ بیان کرتے ہین کہ کوہ گبر مین پہلی شاخ وگاڑ قوم بیٹنی آباد تھے گربز لوگون نے اونپر یورش کرکے قتل عام کری اور کوہ گبر اپنے قبضہ مین کرلیا بعد چند مدت کے جیسا کہ قوم بیٹنی کے حال مین لکھا گیا ہے شاخ کجمین بیٹنی نے اس قوم پر لشکر کیا اور سخت لڑایون کے بعد قوم گربز نے شکست کہائی اور کوہ گبر پھر بیٹنیون کی قبضہ مین آیا اور چونکہ گربز ان فسادون مین کم زور ہوگئی تھی اسواسطے ایسی بی پا نہ ہوسکی کہ کل وزیری ملک کے مغربی اور شمالی گوشہ

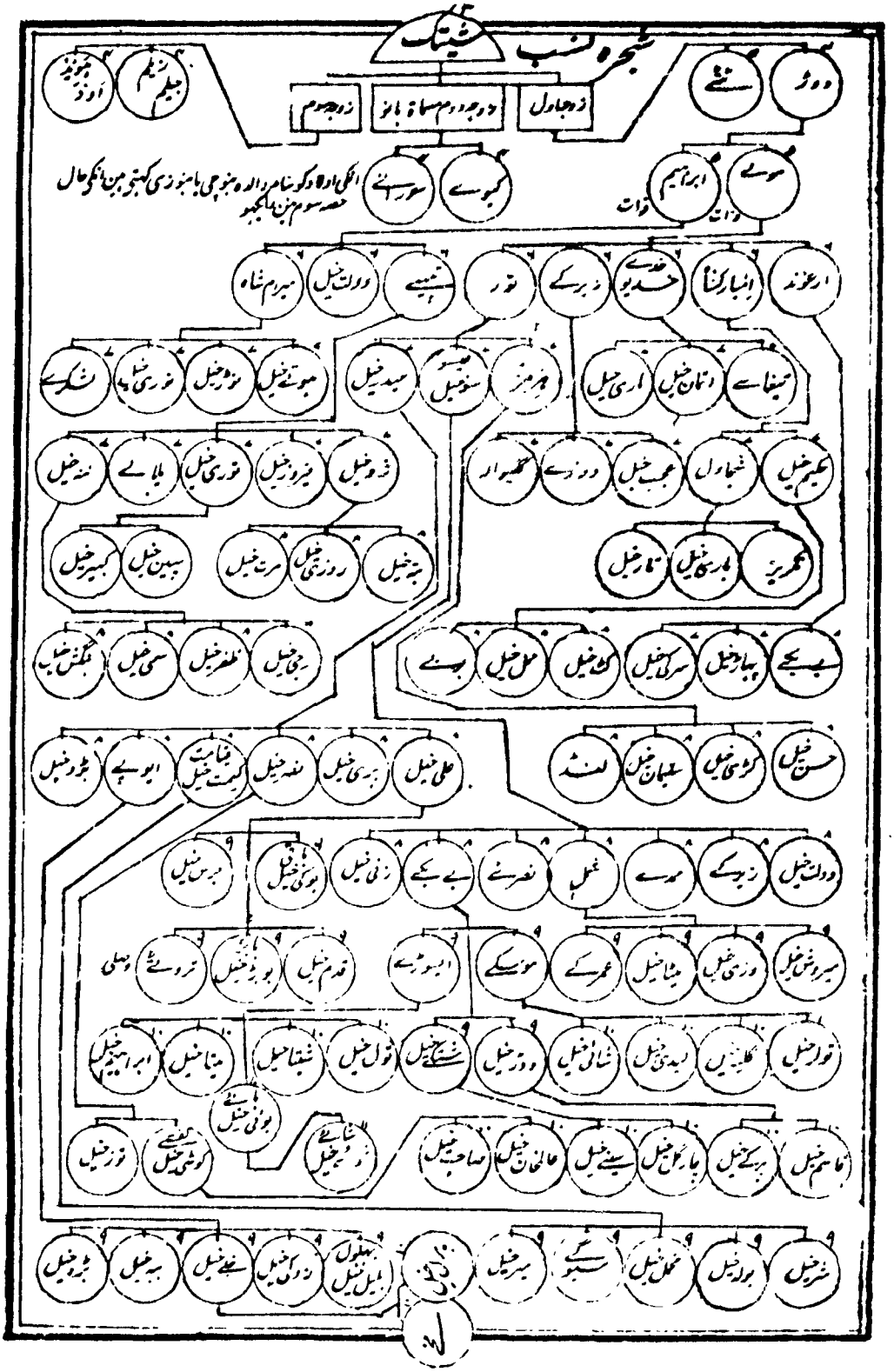
Courtesy www.pdfbooksfree.pk

مین ملک خوست سے مشرق مایل جنوب اور درو ٹرکے علاقہ سے شمال غربی کی پہاڑون مین جا آباد ہوئے
انکے پہاڑی ملک مین دو ماہ زمستان مین برف پڑتی ہے اور چونکہ پہاڑ کے رہنے والی گربز اکثر بوریا
کی چھولداری بناکر رہتے ہین اونکی سلامی چٹایون کی چھولداری سے برف کنارون پر گرکر تین چار فیٹ تک
باہر سے بوریا کی بنیاد کو دبالیتی ہے یہہ قوم مفلس مگر جنگجو ہے خوست کے مشرقی مایل جنوبی گوشہ پر انہون نے حملہ
کرکے کچھہ میدان علاقہ قلیل خوست کا اپنے قبضہ مین کرلیا تہا اسواسطے ریاست کابل کی حکومت فی الحال انپر
مؤثر ہے اور علاوہ محصول زمین کی جو بحساب فی جریب دو روپیہ کابلی ایک فصل مین لیا جاتا ہے دو روپیہ
دودی یعنی فی گہر کے حساب سے حاکم خوست انسے وصول کرتا ہے پوشاک اور دستور اکثر خوست کی رہنے والے
قومون سے مطابق ہے مگر طرز وضع اور قد قامت رنگ اور شکل قوم وزیر سے موافق ہے مگر بز لوگ سود دینا ان
مین باقی قوم وزیری کے شامل نہین ہین مگر اونکو اپنا بہائی سمجھتے ہین آئین وزیری پر پہلے وہ بہی عمل
کرتے تہے مگر اب نہین رہا کل تعداد اسلحہ بند مردمان اس قوم کے پندرہزار کہتے ہین عموماً کاشتکاری
اور مالداری کا پیشہ رکہتے ہین مگر بعض سوداگری اور ریدرقہ کا کام بہی کرتے ہین جاہل اور بی علم لوگ
ہین خوست کی پیین اور تور گوندے کے شمار کیوقت یہہ قوم پیین گوندے کے ذیل مین منسلک ہوتی ہے

قوم لالی خواہ لیلی وزیر

اس قوم کی تعداد پنجہزار مرد اسلحہ بند لوگ بیان کرتے ہین اور کوہ سفید کے شمالی و مغربی نواح مین
رہتے ہین یہہ لوگ بہی ایک شاخ قوم وزیری کی ہین اپنی باقی قوم سے علیحدہ ہوکر اوسطرف جانے کا سبب
یہہ بیان کرتے ہین کہ لالی ابن وزیر اپنے باپکے ساتہہ کوہ شوال مین رہتا تہا اتفاقاً اوسکی ماتہہ سے شیتک
کی اولاد سے کوئی شخص مارا گیا تب بخوف انتقام بہاگ کر قوم خوگیانی مین چلا گیا اور وہان اوس قوم
سے شادی کرلی جسکی اولاد اب اس تعداد تک پہونچی دوسری روایت یہہ کہ وہ شخص کوئی عورت
مسمات لیلی ورغلان کر بہاگ گیا اور راستے پر بڑے دلاوری کرکے قوم شیتواری کی چند
سارقان کو جنہون نے اوسکی معشوقہ سے پانی مانگ کر شرارت کری تہی قتل کیا اور مسمات لیلی سے اوسکے
چند فرزند ہوئے جنکی نسل اب مشہور ہے باوجود بہت کوشش کی اس قوم کے کسی آدمی سے مولف کے
ملاقات نہین ہوسکی اور یہی وجہ ہے کہ شجرہ نسب نیچے کی شاخون کا حاصل نہین ہوسکتا ؛

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



Courtesy www.pdfbooksfree.pk

واضح ہو کہ اصل نسل دوڑ کی وہی ہی جو پیچھے لکھی گئی مگر چند قومیں متفرق اسمیں اور بہی مدت سی شامل چلی آتی ہیں گو وہ دوڑ کی اولاد نہیں مگر دوڑ کہلاتی ہیں اور حصہ و نفع نقصان دوڑ کے ساتھہ شامل انکی تفصیل یہہ ہی ملخ ایکہزار عبدک ایکہزار درپہ خیل ایکہزار دوسو افغانی یا امروانی ایکہزار ترونی شامل عبدک وحید خیل نکا شاخوار شجرہ ذیل مین درج ہے

اول ملخ

- پانی خیل
- ابراہیم خیل
- محمد خیل
- نصرت خیل
- لنڈ
- عمرزے
- درستی پہاڑ
- سینے خیل
- جانخان خیل

- گڈہ خیل
- میاں خیل
- عبدالرحمان خیل
- کلکہ خیل
- سپکے
- طاؤس خیل
- شادی خیل
- نانی خیل
- گدائے
- چپر خیل

- ممی خیل
- سنجی خیل
- بالی خیل
- ترکہ خیل
- ملک خیل
- عمرخان خیل
- ولی خیل

دوم عبدک

- ممہ خیل
- ملے خیل
- مندوزے
- ترونے وصلی

- گڈہ خیل
- فیروز خیل
- مسعود خیل
- کرے خیل
- سعد خیل
- ابراہیم خیل
- احمد خیل
- اسدی خیل
- ریبہ خیل
- تنکوشے

سیوم درپہ خیل

- گوبی زئے
- علے زئے
- مریم خیل

- موزی خیل
- تمر خیل
- نانی خیل
- تورے گے
- چپر خیل
- سلی زئی

چہارم امخانامروبنے

- علی خیل
- بلال خیل
- عبدل خیل
- احمد خیل
- زیرہ خیل
- نایب خیل
- نواز خیل
- غلام خیل
- اسین خیل
- نصر کے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

حال قوم دوڑ

واضح رہی کہ جیسا نسب نامہ شینک مین درج ہی یہہ قوم بہی شینک کی اولاد سی ہی جسوقت کی اولاد کینیوے
وسُورانی معروف بنوچی کی شوال سی علاقہ بنون کی طرف آئی اوسی عہد مین جسکو تخمیناً پانچسو برس سے
کچھاوپر عرصہ گذرا ہی یہہ فرقہ بہی اندر کوہ رود توچے کے بر رود کنارہ پر آکر آباد ہوا با وجود دریافت
مزید یہہ حال نہین کہلتا کہ انسے پہلے اس موقع پر جسکو فی الحال ملک دوڑ کہتی ہین کوئی آباد تہا
یا کہ غیر آباد موقعہ دیکہکر یہہ لوگ آباد ہوئی سماعی روایات اور دلایل موجودہ سی آخر الذکر حال
قرین قیاس معلوم ہوتا ہے اس قوم کی پورانی تاریخ نہین ملتی کہ بادشاہان وقت سی انکا کسطرح
تعلق رہا الا ۱۱۱۸ ہجری مطابق ۱۷۰۶ء مین جسکو ایکسو اٹہہ شہہ برس ہوا بعہد سلطنت اورنگ زیب
جس سال مین کہ شاہزادہ بہادر شاہ فی ملک بنون فتح کیا اوسی سال علاقہ دوڑ پر بہی بارہ ہزار معاملہ مقرر
کرکے ایک شخص مسمی سید حسین نام کو حاکم دوڑ مقرر کیا چند عرصہ تک اوسنے بشکل اوقات گذارے
کری آخر جب علاقہ بنون کا انتظام سست ہوا تو دوڑ بہی چہوٹ گیا تا وقتیکہ نادر شاہ ایرانی فی دوبارہ
ایسی سختی سے مطیع کرے کہ تا عہد زمان شاہ درانی بارہ ہزار معاملہ ادا کرتے رہی الا کوئی حاکم مقرر نہیں
تہا سال دو سال کے بعد ایک افسر درانی معہ کچہہ فوج کے آکر بنام نہاد بارہ ہزار جو کچہہ ہاتہہ لگا وصول
کرکے لیگیا فتح خان بارک زئی کی حادثات مین شاہ زمان فی بموجب درخواست ایک پیر سید کے دوڑ کو
پر بارہ ہزار معاملہ معاف کردیا جسکی عوض مین قوم دوڑ اوس اپنے محسن سید کی اولاد کو فی قلبہ کچہہ قلیل
غلہ پیداوار سالیانہ سی دیتے رہی تب سی آزاد چلے آتی ہین حال مین بہ سبب دباؤ قوم وزیر اس فرقہ
کی خواہش ہی کہ گورنمنٹ انگریزی ہمکو بہی اپنے سایہ عاطفت مین جا دیکر ممالک محروسہ کے شامل کری مگر
چونکہ ہماری گورنمنٹ کی اسطرف کچہہ حد و دبہ ڈالنے اور ملک لینے کا منشا نہین ہی اسواسطے باوجود درخواست
دہ محروم رہی پارسال اس قوم مین ایک افواہ شہور ہوگئی تہی کہ سرکار انگریزی ہمارا علاقہ امیر کابل
کو تفویض کرنا چاہتی ہے اس فضول خبر کو سنکر اونکی بعض شاخون فی پہر استدعا کری تہی کہ ہمکو اطاعت
گورنمنٹ انگریزی بلا عذر منظور ہی کسی اور بیرحم حاکم کے ہاتہہ مین ہمکو سرکار نہ ڈالے ہرچند کہ یہہ خبر

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بالکل بیہودہ تھی اور ہرگز ہماری سرکار کو بلاسبب بالہر کے علاقون مین دخل دینا منظور نہین تہا
تاہم اس امر سے یہہ بات صریحہ معلوم ہوتی ہے کہ سرکار انگریزی کے انتظام عادلانہ نے ہمارے
ہمسایہ آزاد قوم پر کسقدر اثر کثیر کیا ہے اور اونکو بہی اس امر کے سمجہنے کا موقعہ ملا ہے کہ منصفانہ سلطنت
سے رعایا کو امن چین ہوتی ہے اس قوم کے آدمی بہت جنگجو نہین ہین میانہ قد متوسط اندام گندم گون
مایل بہ زردی آرام طلب کاہل مزاج عیش ولہو پسند سفاہ طینت ہوتے ہین بدعہدی اور بیمروتی
مین مشہور رہین عورات اور طفلان بی ریش پر عاشق ہونا بہت مروج ہے اور اس معاملہ مین کل
افغانستان کی قومون مین سے پہلی درجہ کے بدکار ہین اور ایک طفل بی ریش پر جب چند آدمے عاشق
ہوتے ہین تو رقیب ایک دوسرے سے سبقت لیجانی کی خواہش سے اور معشوق کو اپنی طرف مایل کرنے
کیواسطے چند گوسفند وغیرہ ذبح کرتے ہین اور رات کو رقیب کے رشک کیواسطے گوسفند ذبح شدہ کو
بعض وقت اونچی دار پر لٹکا کر رقیب کی گہر کے پاس کہڑا کرتے ہین جب صبح وہ یہہ حال دیکہتا
ہے تو وہ بہی اوسیطرح کرتا ہے اور اسطرح خانہ نقصان مال تب تک ہوتا رہتا ہے کہ جب تک ایک فریق
مغلوب نہ ہوجاوے یا وہ معشوق اون مین سے کسی ایک کو اپنی دوستی کیواسطے منتخب نہ کرلے
بعض وقت اس بدعت کی تکرار پر باہم کشت خون ہوجاتی ہے اور اسی بات پر گانو مین بہی
گوندیداری رہتی ہے اور جس لڑکے پر اوسکا عاشق ایکدوسرے کے رشکانہ ترغیب سے زیادہ
گوسفند ذبح کرین وہ فخر کرتا ہے اور سرمہ اسقدر بڑے طمطراق سے لگاتے ہین کہ گردنواح آنکہونکا
گوش تک سیاہ ہوتا ہے اور اکثر جوان آنکہون کو سندور سے سرخ کرتے ہین بعض ایک آنکہ مین سرمہ سیاہ
سے اور دوسری سندور سے سرخ کرتے ہین کبہی اونکی آنکہین اس خوب سرمہ سے خالی نہین ہوتے
ایک اور سفلگی شوق اونکی یہہ ہے کہ اپنے سر کی دستار مین پنڈلک کی پر قسم کا بادل بہت رکہتے ہین
اکثر معہ شاخون کے غرضکہ اونکی عادات نہایت قبیح ہین اور اس سفلیہ شوق مین اونکو تم دیوانہ
سمجہنا چاہیئے پوشاک اونکی اکثر کرپاس سیاہ رنگ کی مگر نہایت چرگین اور میلی اسقدر کہ جسقدر
چرگین ہونا ممکن ہے اور اونکا تعفن رو تک پہونچتا ہے اور اپنی پوشاک کو خوشی سے چرگین کرتے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہین کیونکہ جو زیادہ چرب ہوا وسکو روغن خوبرجانکر فخر سمجھتے ہین اور روغن زرد بہتہ اچھا جاتا ہے اور چرب ماتھہ اپنے چہرہ و پوشاک پر ملتے ہین اور روغن سے تر روٹی جیب مین رکھتے ہین اور لنگوٹی مین باندھتے ہین تمام جوان آدمی اپنی ریش کو اول عمر مین بالکل مونڈہ التے ہین اور بعض منقاش سے نکالتے ہین اور تیس برس کی عمر سے چالیس برس تک مقراض سے سر چہ پٹے کاٹتے ہین اور عید کے ایام مین بعض آدمی ایکطرف کی ریش اور بروت مونڈوا ڈالتے ہین عادات چوری قلیل اپنے علاقہ مین رکھتے ہین مگر باہر چوری کیواسطے نہین جاتے خصوص سرکار انگریزی کے ملک مین باوجود قریب ہونے کے شاذ و نادر مرتکب ایسی واردات کی ہوتے ہین اکثر پیشہ زراعت کا رکھتے ہین اور پیغہ یعنی گورستمارنی مین محنتی ہین اور بعض بیوپار بھی کرتے ہین مگر اپنے ملک سے باہر نکلنا ناگوار ہے سب سے لمبا سفر اونکا بنون اور خوست تک ہوتا ہے یہہ تیس میل کا سفر بھی کوئی چیدہ آدمی بیوپار ہی گوارا کرتا ہے انکی ملک مین تمباکو اکثر پیدا ہوتا ہے جسکو بنون مین لاکر فروخت کرتے ہین کپاس اور غلہ اپنے ملک کی پیداوار ضروریات قوم سے زیادہ ہوتی ہے زمین زرعی اعلی قسم کی ہے مگر سوا ہی دو فٹ پانی نہ ہونیسے نیشکر اور ہلدی کاشت کرنیکا رواج نہین ہے باہر سے خصوص بنون کی طرف سے کرباس اور تریاق یعنے افیون بہت جاتی تھے اور بڑے لوگ تمام افیونی ہین بلکہ بعض عورات بھی افیون کہاتی ہین اور قلیل مرد ایسے ہونگے جو افیون یا چرس اور بھنگ کا نشہ نہ رکھتے ہون بھنگ سبز کو ہی کو خشک کرکے حقہ مین پیتے ہین شراب کا نام بھی نہین جانتے مگر باقی خبیث نشون سے وقت زوال سے لیکر تمام شب سیاہ مست رہتے ہین باوجود اس بدعت کے نماز کو کم چھوڑتے ہین مگر اسکو رسما ادا کرتے ہین نہ کہ نماز بانیاز بخشوع اور خضوع پڑہتے ہین اس قوم کا وزیرے اولس پختہ غنیم ہے وصف ایسی قوی غنیم بیرونی کے آبسمین انکا اتفاق نہین کل شمار تخمینًا مردان اسلحہ بند اسی دم کا بارہ ہزار مشہور ہی اس تعداد مین دیگر چار فرقہ متفرق جنکا علیحدہ کرسی نامہ اوپر درج ہی شامل ہین انکی ملک مین جو بہت پورانی عمارات منہدمہ کے کھنڈرون کے

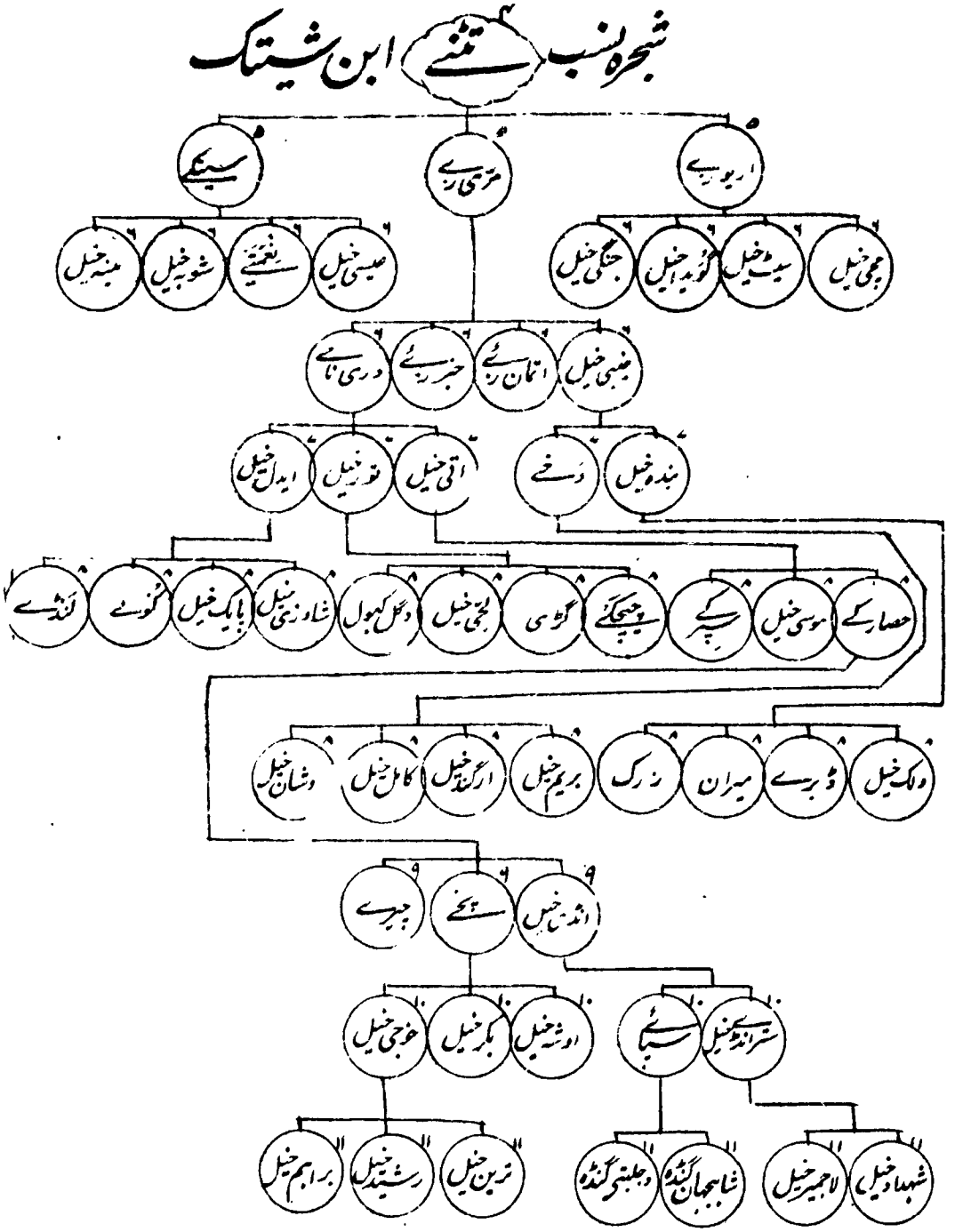
Courtesy www.pdfbooksfree.pk

نشان دہانہ دروسی اوپر کو چلے جاتے ہین اونسی ایسا قیاس ہوسکتا ہی کہ ہندو یا اہل گرک یعنے یونانیون کی حکومت مین اس راستے سے افغانستان مغربی کی طرف کوئی شارع عام تہا اس قوم کے مردمان کو بالکل نوکری فوج کی شوق اور نہ سپاہ گری کے لائق ہین ؛

○

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

شجرہ نسب تنئے ابن شیتک



Courtesy www.pdfbooksfree.pk

حال قوم تنے

شجرہ نسب اس قوم کا اوپر درج ہوچکا ہے یہہ لوگ اپنی تئین دوڑکا بھائی سمجھتے ہین اور تجدد ران کہتے ہین کہتے ہین کہ تنے سمی کا غ ڈم کی نسل سے ہین دریافت سے ثابت ہوا کہ یہہ قوم بھی ایک شاخ گڑرانے خواہ گرلانی کی ہے کہتے ہین کہ تنے کے صلبی پسر دو کس تھے ایک ارتی جسکی نسل اریونزی ہے دوسرا مرتی جسکی اولاد مرتی جیل کہلاتی ہے اور سمی سے تنکی ایک طفل شیر خوار کو سمی مری اپنے تنے نے پرورش کری اوسی کی اولاد سے تنکے مشہور ہے یہہ قوم علاقہ خوست کی گوشہ غربی وجنوبی مین آباد ہے اکثر پہاڑ مین رہتے ہین اور بعض دامن کوہ مین مگر اونکا بڑا کا موضع ورگے میدان مین ہے جسمین پانسو گھر ہونگے لوگ کہتے ہین کہ ایکہزار اسلحہ بند آدمی اس موضع سے نکلتے ہین سوائے موضع ورگی کے جو اونکی سب دیہات سے بڑا ہے دیہات ذیل بھی اونکے بڑے گانو ہین حصارک گوخہ ترخے آتمان اس قوم کی سکونت مستقل ہے اور مستقف کوٹہہ رکھتے ہین انکا مغربی پہاڑ خوب سرسبز اور سایہ دار ہے اوسمین با فراغت شکاری بھی پکڑے جاتی ہین کل ذی روح اس قوم کے تخمیناً دس ہزار آدمی ہونگے اونمین سے تین ہزار اسلحہ بند مرد مشہور ہین اسلحہ بندوق بہ نسبت تعداد اسلحہ بندون کے ایک ربع کم ہے تلواران جملہ تین ہزار کے اس ہے جو شخص بندوق نہین رکھتا وہ تلوار کے ساتھہ سپر یعنے ڈہال ضرور رکھتا ہے یہہ قوم بڑی جنگجو اور دلاور سپاہی ہے ملک خوست کے گوندے شناسی کیوقت تنے وسپین گوندے مین شمار کرنا چاہئے قوم اسمعیل خیل وغیرہ نور گوندی کے ساتھہ انکی سخت دشمنی ہے اور اپنی ہمت سے اکثر غالب رہتے ہین پیشہ کل قوم کا زراعت کاری ہے رقبہ اونکا اکثر بارانی اور کچھہ نہری بھی ہے بعض تمباکو وغیرہ اجناس کی سوداگری بھی من تک کرتے ہین مگر عموماً اپنے گھرون سے باہر نکلنا انکو پسند نہین ہے گرچہ بباعث قلت سکوت میدانی برای نام حاکم خوست کی ماتحت سمجھکر تعدادی ایکہزار روپیہ سالانہ بطور تعلبندی انپر مقرر ہے مگر ان مین سے دو سو روپیہ انعام ملکان مجرا دیکر باقی آٹھہ سو روپیہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

مالیہ مین اجناس از قسم نعل سپان دبل وکڑچھہ وغیرہ سامان آہنی جو اکثر انکے علاقہ
خصوص موضع گوٹہ مین بنتا ہی وصول ہوتا ہی اور پہر وہ آپسمین خانگی تقسیم اپنی شرح مقررہ
پر کرلیتے ہین باوجود اسقدر نرمی محصول کی اکثر یہہ قوم اپنی دلاوری کی غرور و سخت ملجا کے
بہروسے پر حاکم وقت سے باغی ہوجایا کرتی ہے گرچہ آپسمین خانگی دشمنی بہت نہین ہی مگر تاہم عداوت
سے خالی نہین کل قوم کے آپسمین دو گوندی ہین ایک گوندی ہین اور دوسری اور دوسری
مین مری خیل تعداد مین آخر الذکر گوندے کے لوگ زیادہ ہین اور اونمین سے اکثر خیل کے لوگ
بہت ہین مری خیل مین بھی دو شاخین ہین ایک طرف اور بھی خیل اتمان زئی جنہون سے دوسری
طرف کچھہ پرخاش رکھتے ہین فی الحال گل خان اور کل بہت دو شاخین کی شاخ ہین اور
اسمعیل اور زادگل شاخ بھی خیل مین اور رحمان فقیر اور بشیر احمد و دلوزہ وغیرہ اس قوم کے
ملک اور مدار المہام ہین تنگی پوش و قد گندم گون خوش رنگ آدمی ہوتے ہین پوشاک انکی
اکثر قوم دوڑ کی طرح ہی مگر بعض پشمی اندرکہہ بھی پہرتے ہین اونکی شلوار بڑی گھیردار سوتی
کی ہوتی ہے نہایت چرکین اور میلہ رہتی ہین اخلاق مین جب دوڑ کے بھائی ہین تو
اونسے کچھہ تھوڑا سے اچھے ہون گے عورات کی عفتیانہ بہت کرتے ہین مگر ننگ افغانے
ہین بہ نسبت دوڑون کے بہت اچھے ہین پہاڑ کے رہنے والے نٹی رمہ بکری اور میدان والے
رمہ گوسفندان بہت رکھتے ہین اور گلہ گاو بھی بہت ہین خوراک اونکی غلہ گندم اور جو
اور ارزن سے ہوتی ہے مگر اکثر آرد جو اور گندم مین ایک پہلی یعنی ثمر موسوم شاہلہ
جسکو پشتو مین پرزے کہتے ہین کوٹکر اور بعد پیسنے کے ملا کر کہاتے ہین خوراک اور پوشاک
انکی نہایت کثیف ہی +

○

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

پانچوان باب

بیچ بیان متفرق اقوام سکنای افغانستان جنکا ذکر افغانون کے متعلق نہین لکہا گیا

اس باب مین سب سے پہلے ان اقوام کا حال لکہا جاتا ہے کہ جو افغانون کی شمار مین داخل ہین اور اپنے آپ کو سید سمجہتے ہین واضح ہو کہ بنگتیار اور شیرانی متعلق قوم شیرانی اور مشوانی قوم کاکڑ مین آتے ہین اور قوم تورکی اقوام کڑرانی اور خوندے قوم داؤدے اور سپندزئے قوم ترین اور غرشین قوم میانہ مین اور کوئی قوم ہیئتی مین یہہ جملہ نو قومین حسب تفصیل مندرجہ بالا اقوام افغانیہ کے متعلق ہین اور اگرچہ اپنے آپ کو سید ملاتے ہین کہلاتے مگر چونکہ جن اقوام افغانیہ سے ملحق ہین اور انکی نسبی نامہ پوری ان کا نہین ملتا اسواسطے درپردہ آپ کو سید تصور کرانا چاہتے ہین الا چونکہ عوام اونکے سادات کی معترف نہین ہین اسواسطے وہ یہہ کہتے ہین کہ جب ہم قبیلہ سادات سے نکلکر غیر قبیلہ مین پیوست ہوئے اور نسبت اور رخویشی از راہ رسم اس قوم کا اختیار کیا تو پھر سید کی عزت ادب اور احسان سے دور رہے اور ہمارے بزرگ بھی یہہ بات کہہ گئے ہین کہ جو لونڈی ہمارے اولاد سے آپ کو سید سمجہیگا وہ ہماری اولاد سے نہین ہے سو اگر یہہ وصیت فی الصدق کی گئی ہے تو اسکے مخالف یہہ عمل ہوتا ہے مؤلف کو جو کچھہ حال ان شاخون کا تحقیقات سے حاصل ہوا ذیل مین قوم وار درج کیا جاتا ہے

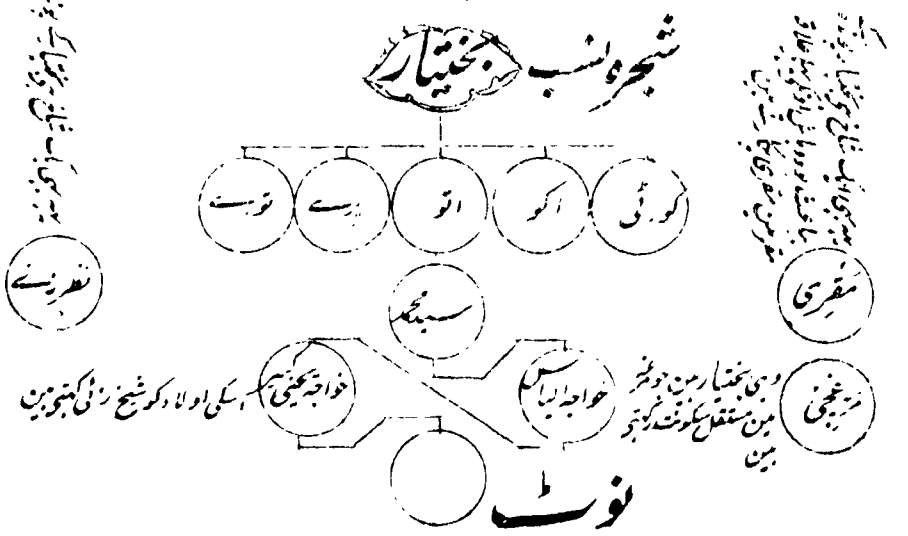
حال قوم بنگتیار

صاحب مخزن افغانی نسبت اصلیت قوم بنگتیار لکہتا ہے کہ ایک جوان سید زادہ اسحاق نام اولاد شیخ تواضع بغداد سے بنا بر تفرقہ روزگار عزیمت سفر اختیار کرکے کوہ سلیمان مین وارد ہوا آیا اور قوم شیرانی سے ایک عورت مسماۃ شیخنی نام اپنے نکاح مین لایا اولاد اس سے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اوسکا نام ابوسعید رکھا گیا کہ جو بسبب خوبی طالع بختیار کے لقب سے مشہور ہوکر رفتہ رفتہ بختیار مشہور ہوگیا اوسکی نسل سے بختیار لوگ ہین الا مولف کی نزدیک یہہ روایت کامل ثبوت نہین رکھتی ہیچے بحوالہ تحقیقات آزیبل الفنسٹن صاحب لکہا گیا ہے کہ بختیار لوگ ایران کی ملک سے غلزائ مین آئے ہین فی الحال تخمیناً یا نسو گہر علاقہ مرغہ مین آباد ہین اور یہہ قوم نیک چلن اور نیک معاش ہی کرسی نامہ بختیار کا مخزن ا مانی مین صرف اسقدر درج ہے

شجرہ نسب بختیار



نوٹ

مولف کی نزدیک یہہ شجرہ نسب کامل نہین ہے مگر افسوس کہ باعث عدم میسر ملاقات اس قوم کے کسی ہوشیار آدمی کے ضروری حد تک قوم کا کرسی نامہ حاصل نہو سکا

ذکر اُن چہار قومون کا جو امورث اعلیٰ سید محمد گیسو دراز سے بختی ہین

واضح ہو کہ اوستریانی خواہ اوستزائی جن مین سے گنڈہ پور بہی ہین اور مشوانی اور وردگ اور بنی یہہ چار قومین اپنا کرسی نامہ بدری سید محمد گیسو دراز کے ساتہہ اس تقریب سے جا ملاتی ہین کہ بیچ زمان حیات شیرانے وہ سید صاحب کوہ سلیمان مین آکر افغانان کے شامل رہنے لگا بظہور کرامات اونکی کرزائی اور شیرانی اور کاکڑ اوس سید کے معتقد ہوئے اور امیر تیمور گورگان

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کی خطرناک یورش سے حالانکہ امیر تیمور اس راستہ بھی نہین گذرا بذریعہ دادخیر سید
موصوف کی محفوظ و منصور رہکر سرداران ہر سہ قوم یعنے کاکڑ اور شیرانی اور کڑرانی نے اپنی
اپنی دختران ناکتخدا اوس سید کی پیش کش کین اور سید محمد گیسو دراز ان ہر سہ کے ساتھ نکاح
شرعی کرکے بسی لگا جنسے چار فرزند پیدا ہوئے شیرانی کے دختر سے دو ستر بانی اور کاکڑ کی دختر سے سوانی
اور کڑرانی کی دختر سے دو فرزند پیدا ہوئے وزدگ اور بنی اور جب سید محمد گیسو دراز ہندوستان
کی طرف تشریف لیگئے تو اپنی ہر سہ منکوحہ افغانیہ کو سمع فرزندان جو انکی شکم سے پیدا ہوئے تھے الدین
مستورات کی گہر چھوڑ گئے اور اپنے جد مادری کے گہر مین ان لڑکون کی تربیت پاکر بعد سن بلوغت
شادی بھی افغانون کی گہر سے کرکے اسواسطے افغانون سے خلط ہوگئے اس روایت کی تصدیق
مین گرچہ مؤلف کو تامل تھے مگر مطابق تسلیخ کا ثبوت بھی کافی حاصل ہین ہوا الاجس قدر ضعف
اور سقم اس روایت مین ہین اونکو بتا دینا گویا بار ذمہ دار می تصنیف سے سبکدوش ہونا ہے
اول مخزن افغانی مین جو یہہ لکھا ہے کہ بیچ زمان حیات شیرانی کے سید محمد گیسو دراز کوہ سلیمان مین
آیا یہہ قول ضعیف ہے کیونکہ پیچھے خود مصنف مخزن افغانی لکھتا ہے کہ سمرین ابن قیس عبد الرشید
کا نبیرہ شیرانی تھا اور قیس عبد الرشید کو ہم عصر جناب ختم المرسلین کے بتلاتا ہے اور سید محمد گیسو دراز
سنہ ۸۰۰ ہجری کے بعد ہندوستان مین گئے تو کیا یہہ ممکن ہے کہ سمرین کا نبیرہ شیرانی جو قیس عبد الرشید
کی چوتھی پشت مین تھا آٹھوین صدی ہجری تک جینا رہتا تاریخ فرشتہ مین دیکھو کہ زمانہ ہجرے
مین جسکو زمانہ حال تک چار سو بہتر برس ہوئے مدرسے مین سلطان فیروز شاہ بہمنی کی عہد سلطنت
سید محمد گیسو دراز دہلی کی طرف سے دکھن مین گئے اور حسن آباد گلبرگہ کے متصل خانقاہ
بناکر فروکش ہوئے جہان مرقد انور اونکا تاحال زیارت گاہ خاص و عام ہے احمد شاہ
بہمنی جو سنہ ۸۲۵ ہجری مین تخت نشین سلطنت دکھن ہوا تھا وہ سید محمد گیسو دراز کا مرید اور
معتقد خاص تھا جسنے بہت سے ریاضات اور تعصبات اونکی خانقاہ کے واسطے وقف کردئے اور
تاحال اولاد سید محمد گیسو دراز کی دکھن مین موجود ہے مگر نہ اس کثرت سے جتنا کہ افغانستان

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کے لوگ اونکی اولاد ہونے کا ادعا کرتے ہین دوسرا کرسی نامہ سید محمد گیسو دراز کا جو صاحب مخزن افغانی نے سید موصوف سے لیکر گیارہوین پشت مین حضرت امام حسینؓ کے ساتھ جا ملاتا ہی مؤلف کی نزدیک آٹھسو برس کی واسطے گیارہ پشت تھوڑی ہین کیونکہ بعد زمانہ جناب حضرت محمد مصطفےؐ کے بموجب حساب اوسط کم سے کم تین پشت ایک صدی مین منقضی ہونی چاہئے تھی سو اس مخزن افغانی اور اسکی ثبوت واسطے تسلیم اس روایت کی حاصل نہین ہوتا اور قیاس مین نہین آتا کہ اگر یہہ تیرہ سید محمد گیسو دراز کے اولاد ہی ہوتے تو جب ۸۰۱ ہجری مین محمد بابر بادشاہ افغانستان مین آیا تو اوسوقت وردگ اور گندہ پور کے لوگ اسقدر تعداد مین کیون ہوتے جتنی کہ تھے کیونکہ سید محمد گیسو دراز اور محمد بابر بادشاہ کی بیچ صرف ایکسو برس کا عرصہ گذرا تھا تو کیونکر قبول کیا جاوے کہ ایکصد برس مین ایک شخص کی اسقدر اولاد ہوگئی تھی جتنا اوسوقت وردگ اور گندہ پور اور رشوانی اور ہتی کا اولاس تھا علاوہ اسکی تاریخ بنون کی دیکھنے سے جو اس کتاب کے تیسرے حصہ مین ہے معلوم ہوگا کہ بوقت حیات شیخ شاہ محمد روحانی قوم بنوچی نے قریب ۸۰۰ ہجری کی ملک بنون قوم اورمنگل سے لیا اور رہیہ وہی قوم ہنی ہی جو اپنے آپکو سید محمد گیسو دراز کی نسل سے سمجھتی ہین حالانکہ سید محمد گیسو دراز اوس قوم کی آبادی ملک بنون کیوقت سے قریب سو برس کی پیچھے پیدا ہوئی ہین لہذا ممکن نہین ہی کہ اولاد اپنی مورث کی پیدائش سے پہلی ملک گیری کرے ایک اور طرفہ روایت یہہ ہے کہ وردگ اپنی نسبت کہتے ہین کہ ہمارا ملک مقبوضہ حال سلطان محمود غزنوی نے واسطے آبادی کے عطا کیا تھا سو سلطان محمود غزنوی کا زمانہ سید محمد گیسو دراز کی پیدائش سے قریب ۳۰۰ سو برس کے پیشتر تھا اگر یہہ قول اونکا صحیح ہو تو ہمکو چاہئے کہ سید محمد گیسو دراز کی اپنی پیدائش سے چار سو برس پہلے اونکے اولاد کیونکر ملک آباد کر سکتی تھی ان وجوہات کے نتیجہ پر غور کرنے سے بعض ثقہ افغانون کا یہہ مقولہ بی وجہ نہین معلوم ہوتا جو وہ کہتے ہین افغانستان مین جو لوگ اپنی حسب و نسب سے واقف نہین ہین وہ سید گیسو دراز کو اپنا مورث بتلاتے ہین اور جو مخزن افغانی مین یہہ فقرہ لکھا ہی کہ عہد سلطنت سلطان بہلول لودی وغیرہ مین ان اقوام کی نسب کا تذکرہ رہوا تھا یہہ بات کچھہ اصل نہین رکھتی کیونکہ سلطان بہلول

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

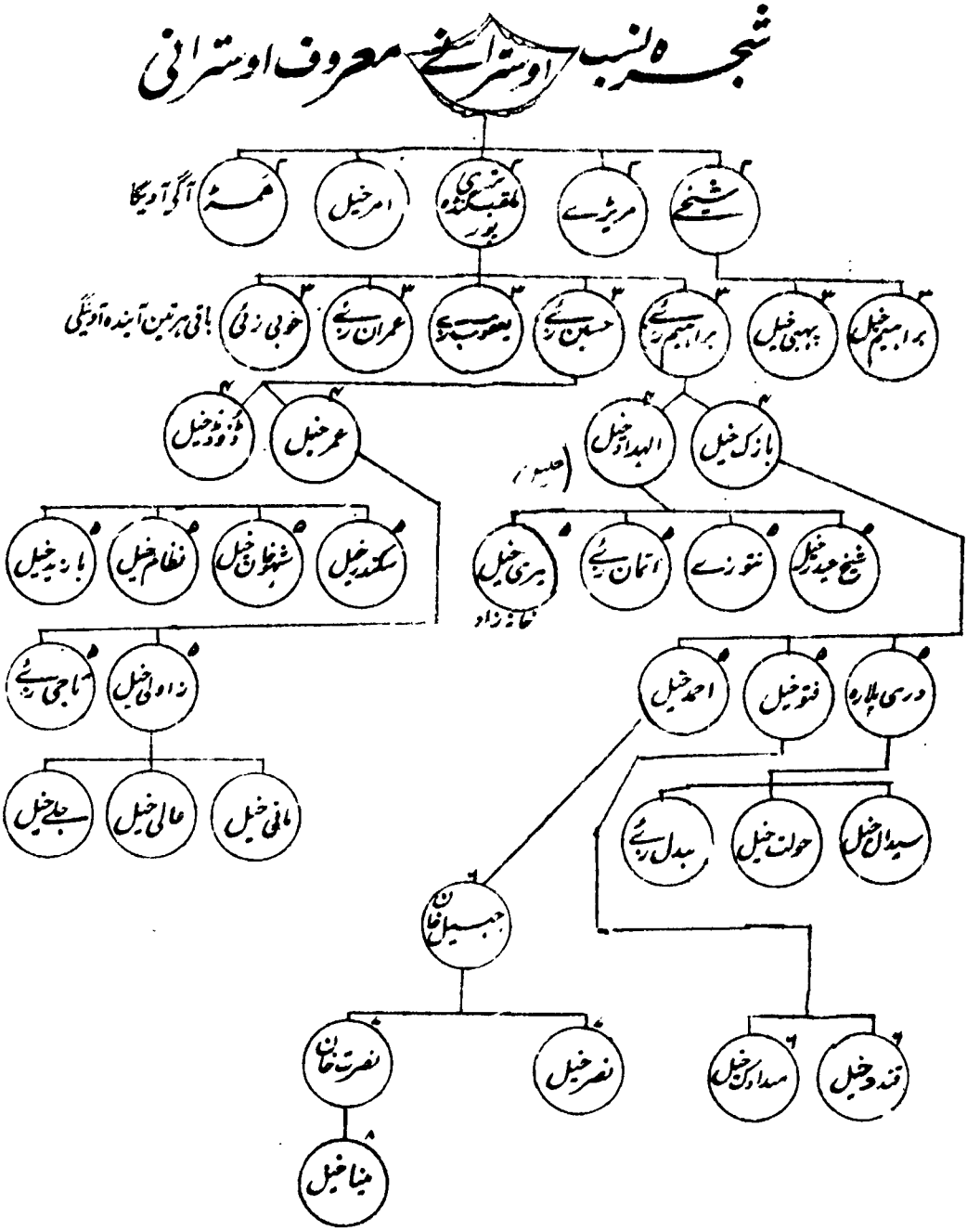
لودھی اور سید محمد گیسو دراز ہم عصر یا قریب ایکدوسرے کے تھے ۸۰۷ھ ہجری مین سلطان بہلول تخت نشین دہلی ہوا اور ۸۵۵ھ تک سید محمد گیسو دراز دکھن مین زندہ موجود تھے سو اس تیس برس کے عرصہ مین سید موصوف کی اس قدر اولاد نہین ہوسکتی تھی جس قدر اس جا قوم کے لوگ اوسوقت تھی اور نہ اس قلیل عرصہ مین گنجایش اختلاط یا سنہ یہ بعد اولاد سید محمد گیسو دراز مین ہوسکتا تھا پس ایسی صورت مین مؤلف بدون حالات موجودہ حال اطمینان کے ساتھہ بابت نسب ابتدائی ان اقوام کی کچھہ رائی نہین لکھہ سکتا تھا مگر حالات موجودہ قوم وار لکھی جاتے ہین البتہ اونکی طرز وضع اور شکل وشمایل سے سترافت پائی جاتی ہے ؛

○

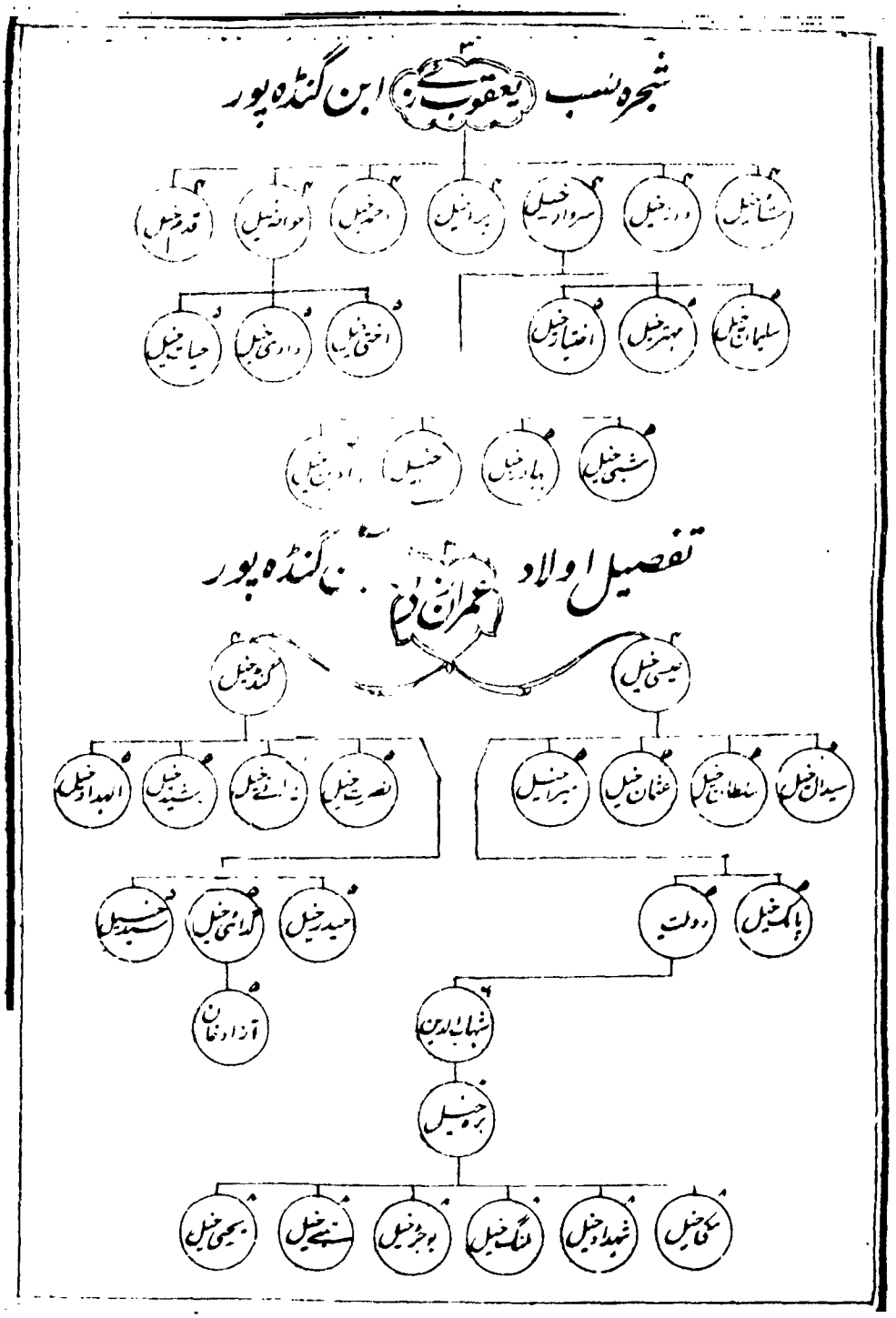
Courtesy www.pdfbooksfree.pk

قوم ستریانی خواہ اوستارانی

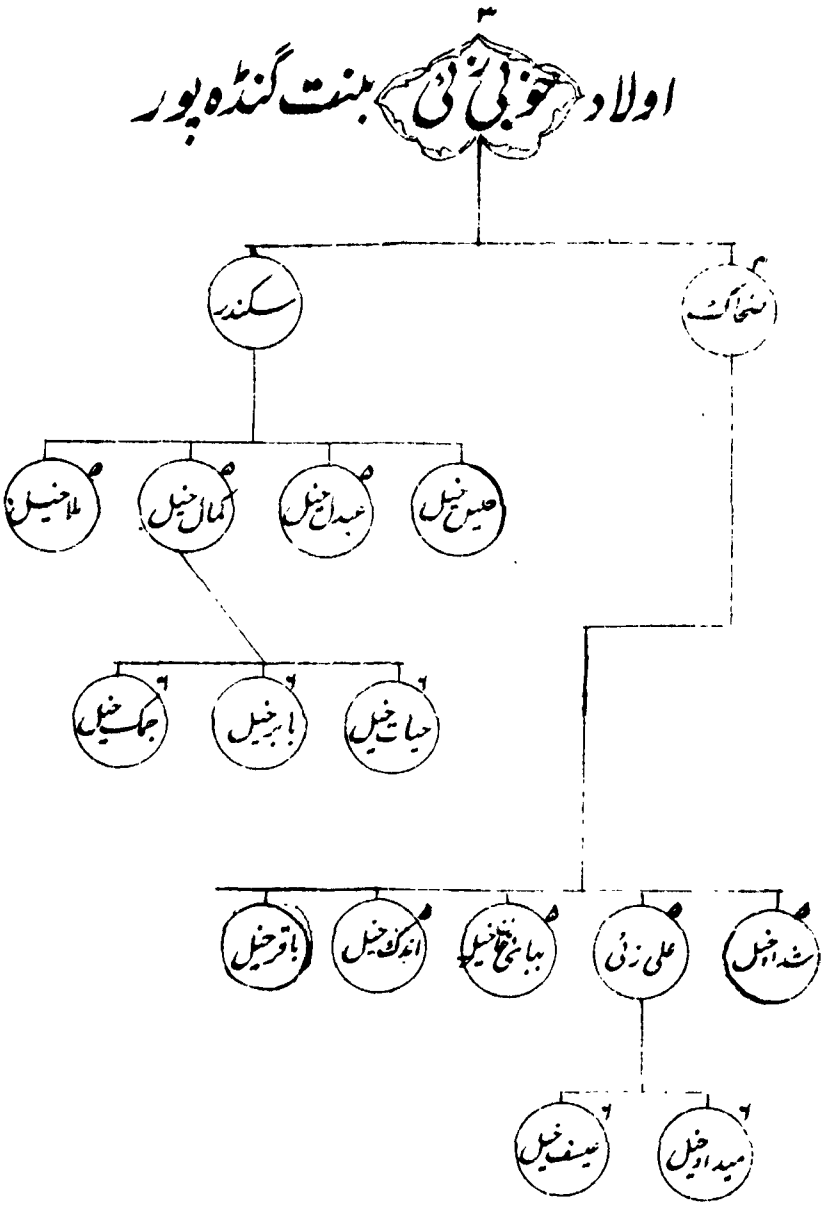
شجرہ نسب اوستارانے معروف اوستارانی



Courtesy www.pdfbooksfree.pk

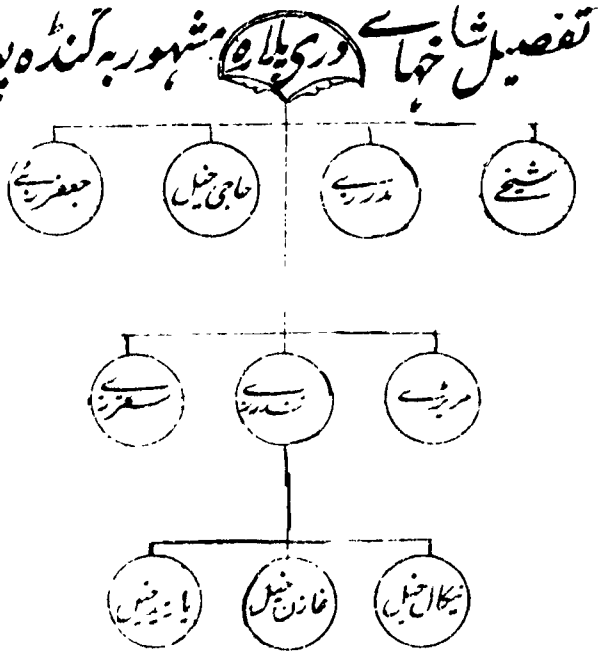


Courtesy www.pdfbooksfree.pk



Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تفصیل شاخہائے دری پلارہ مشہور بہ گنڈہ پور



اطلاع

واضح ہو کہ شیخی اور مرمڑے بہائی گنڈہ پور کے ہے جنکا نامہ اوپر درج ہو چکا ہی اور نفع نقصان مین داخل نلہ دری پلارہ کی ہوئی اور سفرزی اور حدرزی ارم شیرانی سی ہین وہ بھی بطور وصلی داخل نلہ دری پلارہ کے ہوئے ؛

علاوہ انکی

شاخ آنیزی قوم شیرانی جسی نکلکر ابراہیم زی شاخ گنڈہ پور کے ساتھہ شامل ہوئی اور شاخ موشی زی جسمیز چارشگو نے حسب ذیل مین نختی خیل سین خیل خواوری نظر خیل قوم غرغشت سی نکلا حسین زی گنڈہ پور کے ساتھہ شامل ہوئی اور قوم رانہ زی جسکی چار شاخین بدین تفصیل مین علیخان خیر، مالی خیل ملی خیل کتی خیل قوم یوسف زی سی علیحدہ ہو کر یعقوب زی گنڈہ پور کے ساتھہ وصل ہوئی پس یہہ ناخین گنڈہ پور مین وصلی ہین مگر حصہ اور رسم مین ایسی مخلوط کہ سوائی علیحدگی نسب اور کچھہ تمیز نہین ہو سکتی ؛

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تاریخ قوم گنڈہ پور

اصلیت نسب کا حال جیسی درج ہو چکا ہی شجرہ نسب دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ ستوری معروف اوستر مانے کے پانچ پسر تھے اس تفصیل سی ترڑی ملقب گنڈہ پور اور شیخی اور مزڑیی دامران ہر چہار کی اولاد مجموعاً گنڈہ پور کہلاتی ہے اور ان مین سب سے زیادہ تعداد مین ترڑی ملقب گنڈہ پور کی نسل ہے پانچوان بیٹا ستوری کا ہمڑ تہا فی الحال صرف ہمڑ کی اولاد اپنی مورث اعلی کی نام سی اوستر یانی یا اوستر انی مشہور ہین جنکا ذکر اخیر مین آویگا کہتی ہین کہ ابتداء مین تمام قبائل ستوری معروف اوستر انے مغربی افغانستان مین بمقام موسومہ ستر یانی (چاہ) کہ جو ہفتہ منزل قندہار سی بگوشہ شرقی و شمالی واقعہ تہا سکونت رکہتے تہے اور جملہ پسران ستورے سی مسمی ری گنڈہ پور خوب صورت تہا بچپن زندگی ستورے کے ایک دختر دوشیزہ رئیس قوم شیرانی مفتون حسن گنڈہ پور رہو کر بلا رضامندی والدین گنڈہ پور کے گہر چلی گئی اور گنڈہ پور نے اوصلوحسین دیکہہ کر ارادہ عقد نکاح کا کیا ستورے باپ گنڈہ پور اور دیگر بہائی اوسکی مانع ہوئے مگر گنڈہ پور باز نہ آیا اس سبب سے ستورے اور اوسکی دیگر پسران نے گنڈہ پور سے رنجیدہ ہو کر ترک مکالمت اور قرابت کی کری بدنیوجہ گنڈہ پور مقام ستوریانی (چاہ) سی معہ متعلقان اور وابستگان اپنی کے بہائی اور باپ سے نارراض ہو کر بمقام زمین موسومہ ترڑی کہ بفاصلہ دو منزل خفیف ستوریانی (چاہ) سی ہی سکونت پذیر ہوا اور باپنے اوسکو گنڈہ پور سے ناقص بیٹا کہا یہہ ہی وجہ تسمیہ گنڈہ پور ہو کر مبادلا اسم ترڑی ہوا اور باپنے یہہ بہی کہا کہ تمہی بدون رضا میرے اس عورت سی نکاح کیا ہی تمہاری اولاد ہمیشہ بدی سی خلاص نہین ہوگی گر دشمنی بیرونی نہو تو خانگی فساد مین مبتلا ہوگے مگر اولاد تمہارے بہت ہوگی الغرض گنڈہ پور بمقام ترڑی سکونت پذیر ہو کر کاروزمینداری کرنے لگا اور کاریز کہودی اوس عاشق ملوحہ کے شکم سی تین پسر مسمیان ابراہیم اور حسین اور عمران اور رجو نہی دختر مسمات خوبی پیدا ہوئی اور یعقوب چوتہا بیٹا دوسرے زوجہ سی ہوا گنڈہ پور نے اوسی جگہہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

وفات پائی اور اوسکا بیٹا ابراہیم خان دستار مختار ہوا کہتے ہین کہ اولاد شیخ وامرا اور رعیت سے جب
مرقی دولت مثل گنڈہ پور کی دیکھی تو سکونت ستور یانی (رخاہ) کی ترک کرکے گنڈہ پورون
کے متصل زمین تروی مین آباد ہوئی اور تب سے حصہ اور نفع نقصان مین انکی شامل رہی اور
اونکی نسل بھی مشہور بہ گنڈہ پور ہے اور تب سے گنڈہ پورون مین سے بعض پیوندہ اور بعض زمیندارے
کا پیشہ کرنے لگے بموسم زمستان دامان کو اور تابستان مغربی افغانستان کو جاتے ہے اتفاقاً
ایک سال مین بہ عہد ریاست جمیل خان گنڈہ پور جب گنڈہ پور لوگ خانہ کوچ دامان کی طرف
آتی تہی تو بسبب غیرت مستورات می خٹل قوم لہون غرغشت گنڈہ پورون کی ناتہہ سے قتل ہوا
اس واردات کی سبب سے قوم لہون اور لوگون نے اس قوم پر یورش کری اور چونکہ خٹل شاخ
براہیم زئی کی آدمی سے مارا گیا تہا باخ عمران زئی نے ایسے نازک وقت مین اپنی باقی قوم سے
علیحدہ ہوکر دامان کی طرف چلے آئے اور دامان سے بہی گذر کر دریا سندہ کو عبور کیا اور
چولستان تہل مین بمقام (رخاہ) گدائی قرار گیرن ہوئے دوسری طرف قوم لہون نے چند اشخاص
گنڈہ پور قتل کئے گرچہ پہلی دفعہ اپنی جرات سے گنڈہ پورون نے ہجوم کرکے لشکر لہون کو
شکست دی مگر دوسری دفعہ لہون اپنی بہائی بے قوم کاکڑ کی مدد لیکر پہر انتقام لینے کے واسطے
روانہ ہوئی اور چونکہ کثرت تعداد کا کاکڑ مشہور ہے ہزار ہا مردمان مسلح گنڈہ پور کے ملک کے
طرف روانہ ہوئے گنڈہ پور بہ نسبت تعداد غنیم کے شیر بہی نہین تہے مقابلہ ایسے سخت دشمن
سے دشوار سمجہکر لاچار اپنی موروثی ملک زمین تروی سے داخل ہوئی اور شمال کی طرف اپنی پشا
خیمہ جا لگائی تب سے ہیوطن ہوکر مثل دیگر ہموندگان چہہ ماہ مغربی افغانستان مین اور چہہ ماہ مشرقی
دامان مین رہتے ہے نالہ ٹکواڑہ سے جنوب کوہ سلیمان کی شرقی دامن تک گنڈہ پورون کی کیڑے
نظر آتی ہے اور بمقام روڑی کہنہ خاص جمیل خان رئیس کا قیام ہوا تہا اور اوسوقت پیشہ انکا
صرف مالداری اور گلہ بانی کا تہا تا وقتیکہ خان زمان رئیس کنی خیل ٹانک والے نے بسبب دشمنی
قوم مروت گنڈہ پورون کو اپنی اعانت کیواسطے دامان پر رہنے کی استدعا دی سے معرکہ گنڈہ پور

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

نے بعد مشورت یہہ صلاح کری کہ ایک شخص ہر گہہ سی مثل پیوندہ مغربی افغانستان جاوی اور ایک آدمی ہر گہہ کا دامان پر رہی اور جو دامان پر رہین احراجات اونکی خانزمان نی اپنے ذمہ لی کئی اس قرارداد کے بموجب نصف گنڈہ پور بمقام روڑی قرار گزین ہوئی اور دوسرا نصف بدستور سابق مغربی افغانستان کو گیا پس ماندگان کیو اسطی خان زمان خان نی ٹاک سی بہت غلہ اور خرچ بجا اور قلبہ ران معہ سامان قلبہ واسطی آموخت اور شوق کاشتکاری گنڈہ پوران روانہ کئی اونہون نے پانی باندہکر کاشتکاری کری اور بہت زراعت پیدا ہوئی غرض کہ خان زمان کئی خیل کے بندوبست اور ذریعہ سی گنڈہ پور دوبارہ مالک ملک کے ہوئی اور رفتہ رفتہ اکثر مردمان گنڈہ پور نے سکونت اور زمینداری روڑی کی اختیار کی اوس سی تہوڑے عرصہ بعد براہیم خان وغیرہ پسران نور خان رئیس میان خیل گنڈہ پورون کی ہاتہہ سی ماری گئی اوسدن سی میان خیل اور گنڈہ پورون کے باہم ایسی دشمنی ہوئی کہ جسکا اثر تاحال باقی ہی نور خان میان خیل نی اپنی فرزندون کے انتقام لینی کے واسطی تمام قوم لوحانی کو سوای شاخ دولت خیل اپنی ساتہہ متفق کرکے اور بلوچ بہی اپنی ہمراہ لیکر روڑی بلجا گنڈہ پوران کو محاصرہ کیا چند لڑائیون مین فریقین کی خصوص باہر والون کی آدمی بہت مارے گئے آخر بوساطت وکیلان خانزمان رئیس دولت خیل اس شرط پر مابین گنڈہ پور اور میان خیل صلح قرار پائی کہ گنڈہ پور روڑی سی اوٹہہ کر ٹاک اور مروت کی طرف چلی جاوین اور لشکر لوحانی میان خیل وغیرہ ہمراہی اوسکی بعوض خون پسران نور خان شہر روڑی کو جسمین اوس وقت اکثر چبہرے تہے آگ لگا دیوین اور ایک برس کی اندر گنڈہ پور واپس آکر پہر آباد ہون بہ تعمیل اس اقرار کے گنڈہ پور لوگ معہ عیال خود ٹاک کی طرف آئی اور وہان سی مروت ہوکر بنون کی طرف گذرانی ایک سالہ کے واسطے چلے آئی اور میاخسون نی روڑی کو آگ لگا کر خاک سیاہ کر دیا اور وزیر کیطرف چلے گئی بعد ایکسال معینہ گنڈہ پور بنون سی واپس آکر پہر روڑی مین آباد ہوئی ؛

تقسیم اراضی و آب سیاہ

جب گنڈہ پورون نی مستقل سکونت روڑی پر حاصل کری تو آب سیاہ اور اراضی زرعی کو اوپر

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

چہہ نلہ کے حسب تفصیل ذیل تقسیم کیا شاخ یعنی نالہ براہیم زئی ایک حصہ خاص جمیل خان رئیس
کہ جو قوم براہیم زئی سنہبا ایک حصہ شاخ حسین زئی باشتمال موسی زئی ایک حصہ نالہ یعقوب
معہ رانہ زئی ایک حصہ اور شاخ خوبی زئی ایکحصہ دری پلارہ ایک حصہ مگہ پیچی سی جب آزاد خاں
ولد گدائی خاں عمران زئی معہ قوم خود واپس آکر روڑی مین بشمولیت جملہ گنڈہ پوران آباد
ہوا اور اپنی تدابیر سی رئیس کلان گنڈہ پوران کا بنا اور ٹکواڑہ کو آباد کرایا تب شاخ براہیم
زئی کو ملک ٹکواڑہ سی اس شرط کی ساتھہ حصہ دینا کیا کہ براہیم زئی جو رقبہ روڑی اور لونی
سے دو حصہ کہاتی ہین اون مین سی ایک حصہ عمران زئی کو دیوین اور ٹکواڑہ سی شش حصہ
لیوین چنانچہ براہیم زیون نی یہہ بات منظور کری اور کل علاقہ مقبوضہ گنڈہ پوران جسطرح کہ
حال تک ہی اور پرچہہ نالہ کے منقسم ہی یعنے ابتدائی تقسیم مین بوقت غیر حاضری قوم عمران زئی
کہ جو براہیم زیون نے دو حصہ لئے تہے اونمین سی ایک حصہ عمران زئی کو دیا گیا اور باقے
تقسیم بحال رہی اور کل اراضی اور پانی روڑی کو بطور قسمت شصت کسہ اور فی کسہ دو سو ڈڈی
اور سر ہر قوم وہ کسہ مقرر کیا اور کل آمدن مشترکہ کو بحساب ڈڈی یعنی حصہ مقررہ ہر قوم آپسمین
تقسیم کرلیتی ہین اور نیچ خانگی تقسیم بہ لحاظ کمی بیشی تعداد حصہ داران قوم یا خاندان غیر معین ہی
اور کم زیادہ ہوجاتی ہے ؛

رواج ماضی

گنڈہ پوران لوگ مجمعًا اپنی قوم کے گروہ کو قوم کہتی تہے پہلی آزادی کیوقت مین قومن کا یہہ کام
تہا کہ باتفاق اور صلاح سب قوم کے ایک شخص لائق عمومًا موروثی خاندان سی انتخاب کرکے بنام
خان مقرر کرتے تہے اور چند کسان دیگر ہر ایک زود سی ایک یا دو شخص قابل کار اور معتبر منتخب
کرکے بنام معرکہ یعنے جرگہ مقرر کئے جاتی تہے کہ ہر ایسے کام ملکی اور مالی اور فوجداری اور فیصلہ
تنازعات باتفاق رای خان اور معرکہ کے انجام پاتا علاوہ خان اور معرکہ کے ایک شخص
لائق اپنی قوم سی بنام خلوشی کا ان معین ہوتا تہا اور وہ بڑا خلوشہ بطور نائب خان اور

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

معرکہ کے ہوتا تہا اور اوسکی اور اوسکے ماتحت ہر پنج خانہ یا نہ مرد کی پیچھے ایک مرد بنام جلوبشی خورد معین ہوتا تہا اور چہوٹے جلوبشتون کی تعداد صدہا اوہ تک پہونچتی تہی اور اونکا کام یہہ تہا کہ جو تجویز خان اور معرکہ باتفاق رائی مقرر کرے اسکی تعمیل قوم سے کرانی جلوبشتون کی ذمہ تہی خصوص مخالف قوم سی لڑنے کے وقت فراہمی لشکر قوم جلوبشتی بڑی چستی سے کرتے تہے مثلاً اگر کبہی قوم ہمسوانہ سی تعرض یا مزاحمت یا نقصان گنڈا پور کی آدمی یا مال ملک کو پہونچے اور گنڈہ پور لوگون مین سی بعضون کی مرضی لڑائی ہمراہ اوس مخالف قوم کے ہوا اور بعضون کی نہو تو حصر اس مشورہ کا اوپر رائی خان اور معرکہ کے ہوتا تہا جب خان اور معرکہ متفق رائی ہوکر تجویز لڑائی منظور کرتے تہے تو پہر کسی کو استحقاقاً اختیار انکار کا نہین تہا اور جلوبشتی کلان کو خان اور معرکہ سی واسطے تعمیل اوس مشورہ کی حکم ہوتا تہا اور وہ اپنے ماتحت کے جلوبشتی بمعنی محصلان کو جمع کرکے بعد حصول اجازت خان اور معرکہ سی ہر شش نالہ مین تعین کرکے حکم دیتا تہا کہ اتنی عرصہ مین فی نالہ سی اسقدر سوار اور پیدل فراہم کرکے موجود کرو کہ فلانی مخالف قوم سی لڑنا ہی اس حکم کی تعمیل احسن طرح ہوتی تہی اور لڑائی کی دنون مین جلوبشتی کلان بطور سپہ سالار کے ماتحت خان لشکر کا سرگروہ ہوتا تہا اور واسطے جرح اور مقتول اسپان جو بالاشتراک امر مقصودہ کی لڑائی مین ماری جاوین یہہ تجویز کرتے تہے کہ ایک زمین مشترکہ ہر شش نالہ سی بنام نہاد زمین اسپان جسکو پشتو کی زبان مین (داسو زمکہ) کہتی تہے مقرر تہے جسکا محاصل سوار کہاتے تہے اور ایکدوسرے زمین بنام نہاد ڈوبلہ مشترکہ ہر چہہ نالہ مقرر کرتے تہے جو گہوڑا کسی سوار کا مارا جاوی تو اوس زمین کے محاصل سی بطور چندہ حصہ لیتا تہا صدور سزا کا اعتبار اہل معرکہ اور خان کو تہا اور تعمیل اوس سزا کی ذمہ جلوبشتی کلان معرفت جلوبشتگان خورد کے تہی مثلاً قتل کے عوض مین بجائے قصاص ایکہزار روپیہ نانغہ یعنی جرمانہ معین تہا جب کہ خان اور اہل جرگہ فتوی دیا تو جلوبشتی کلان بصلاح خان اور قومن کی خونی کو پکڑکر زر معینہ نقد اور جنس سی پورہ کرکے خان اور معرکہ کے حضور لاتا تہا اور وہ حسب دستور اوس کی جتناوا سطے کام عام قومن کی ضرورت ہووی اوسمین صرف کرتے تہے ورنہ خان اور جامینہ کلان اور جلوبشتگان خورد مین تقسیم ہوکر ہر کوئے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اپنا حصہ لیلیتا تہا اور اگر کوئی شخص اپنی قوم مین مرتکب چوری قلیل یا کثیر کا ہوتا ہی اور اوسپر وہ جرم ثابت قرار پاتا ہے تو سزا چوری کی یہہ تہی کہ مال مسروقہ بجنس مالک مال کو واپس دیا جاوے اور گہر چور کا آتش سی جلا دیا جاتا ہی اور اسی طرح انتظام جمہوری ابتدا مین معقول تہا مگر پیچہی خانگی عداوت نے خراب کر دیا اور فی الحال گورنمنٹ انگریزی کا انتظام سب انتظامون سی بہتر ہے

حال خوانین گنڈہ پور

جیسا کہ اوپر ذکر ہوا ابتدا مین خانی گنڈہ پور خاندان براہیم زئی مین تہی مگر نصرت خان براہیم زئی کیوقت شاخ عمران زئی مین عہدہ خانی منتقل ہوا اور بہت مدت سی قوم عمران کی شاخ عیسیٰ خیل شگوفہ برہ خیل مین موروثی خان چلے آتے ہین مگر انکا اختیار بہت نہین تہا لوگ آپسمین ہمیشہ لڑتے تہے اور روادات غارتگری وغیرہ کی روک موثر نہین ہو سکتی تہی فی الحال گلدار خان ابن ظفر خان اور قالو خان ابن علی خان اوسی شاخ مین سی معتبر خان ہین مگر باوجود ایک جدی بہائی ہونے کے ان ہردو مین سخت عداوت ہی اور اس سبب سی خرابی ہوتی ہی گورنمنٹ انگریزی سی انکو گذارہ اور جاگیر معقول عطا ہوئی ہی اور قوم براہیم زئی مین نورنگ خان معزز آدمی ہی جسنی ۱۸۵۷ء وغیرہ مین سرکار انگریزی کی خدمات حسن عقیدت سی بجا لائین اور گورنمنٹ نی از راہ مہربانی وقدر دانی خطاب خان بہادری عطا کیا نورنگ خان کا فرزند زمان خان سرکار کی خدمت مین کام آیا

حال شمن بیرونی

گنڈہ پور قبل از عملداری انگریزی جنگجو اور دلاور قوم تہی انکی ملک کی چار دانگ طرف ایسی کوئی قوم نہین تہی جس سی انکی لڑائی اور کشت خون نہوا ہو بوقت سکونت موقعہ ابتدا سب سی پہلی ان کی دشمنی قوم لہون اور کاکڑ شاہجہانی غرغشت سی ہوئی تہی جسکا ذکر لکہا گیا ہے مگر جب سی ملک مقبوضہ حال پر قابض ہوئی تو بسبب دوری موقعہ کاکڑ اور لہون کی دشمنی کا اثر نہ رہا میان خیل اور باڑہ قوم سی بارہا انکی جنگ رہی اور باوجودیکہ دولت کل ہمیشہ انسی سلوک برادرانہ رکہتی تہے مگر اونسی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بہی لڑائی ہوئی قوم مروت سی بمقام ٹکواڑہ سخت جواب ہوا نواب صاحب دیرہ والا سی لڑکر مغلوب ہوئی فی الحال گرچہ بنظر حسن انتظام سرکاری کسی سی ہری عداوت نہین ہی مگر میان خیلون کی موروثی دشمنی ان کو جلد یاد آسکتی ہی۔

خانگی عداوت

ایسی سنگین نہین معلوم ہوتی جس سی کل قوم دو گوندی مین منقسم سمجھی ہی ہی الاعہد آزادی مین پرخاش سی خالی نہین تہی فی الحال گرچہ کشت خونی دشمنی کا نام بہی نہین رہا۔ ان گلدادخان اور قالوخان کی باہمی عداوت کی سبب سی اکثر گنڈہ پور دو جنبہ ہوگئے ہین بعض گلدادخان کی گوندی اور بعض قالوخان کی اور پہر حسب موقعہ اوس جنبہ داری مین نرم گرم طرف دیکہہ کر تغیر و تبدل ہوتا رہتا ہی چاہئی کہ یہہ خفیف عداوت بہی نہو

تعداد قوم

گنڈہ پور لوگ عوام مین بموجب شمار احمد شاہ ابدالی بارہ ہزار اسلحہ بند مرد مشہور ہی فی الحال تخمیناً تیس ہزار ذی روح آدمی اس قوم کا ہوگا۔

موقع آبادی حال

گنڈہ پورون کا ملک ضلع دیرہ اسمعیلخان مین اندر حدود ذیل کی واقع ہی اونکی جنوب ملک میانخیل اور شمال دولت خیل مغرب دامن کوہ تخت سلیمان اور مشرق علاقہ دیرہ اسمعیل خان بڑی گانواس قوم کی حسب ذیل ہین اول کلاچی جو بارا خان رئیس گنڈہ پوراں کی عہد مین آباد ہوا اور وجہ تسمیہ کلاچی یہہ ہی کہ اس شہر کے موقع پر پہلے چند گہر قوم کلاچی بلوچ کے آباد تہی جسکے سبب سی یہہ قصبہ موسوم کلاچی ہوا دوسرا ٹکواڑہ جسکو عمران زئی گنڈہ پورون کی مرقت خانی آزادخان عمران زئی آباد کیا تیسرا لونی جو دامن شرقی کوہ سلیمان مین بکنار رود ناالونی آباد ہی اور یہہ نالہ کوہی ملک گنڈہ پور کی سیرابی عارضی کیواسطی بڑا مفید ہے جو نہاتڈے جو اوپر راستہ دیرہ اسمعیلخان کی واقع ہے پانچوان روہڑی چہٹا کوٹ ظفر اور دواسطی سکونت کے مکان سکنی مٹی کے کوٹہ بندی ہین جنمین اکثر ایک کمرہ ہوتا ہے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

طرز وضع اور عادات

گنڈہ پور لوگ اکثر گندم گون رنگ مائل سرخی بیضاوی چہرہ پورہ قد مضبوط اور قوی ہیکل جوان ہوتے ہین جیسا کہ اکثر کل دامان کے لوگ ہوتے استخوان کے آدمی ہوتے ہین اوسیطرح گنڈہ پور بھی ہین سنی مذہب لوگ ہین کوئی گاؤں مسجد اور ملا سے خالی نہین ہوگا چال چلن گرچہ بہت خراب نہین ہی مگر حسد اور بخل بہت ہی اور بچشم کی برتری خارچشم سمجھتے ہین حقہ پینا اور رنسوار چڑھانا بہت مروج ہی چوک پر بیٹھہ کر زیادہ حقہ اور رنسوار کا شغل رہتا ہے کل حقہ نوش آدمی اپنے لمبے رومال کے ساتھہ تمباکو رکھتے ہین شطرنج کا شوق بہت کم ہے چوتارہ رباب نوازی ہر چوک مین ہوتی ہی مسخرہ بازی اور رہنگ چرس کی پینے کا بھی بہت رواج ہی بے علم اور خود پرست لوگ ہین

پیشہ قوم

عموماً گنڈہ پور لوگ پیشہ زمینداری اور سوداگری کا رکھتے ہین سوائے خان اور ملا اور بعضے خاندانون کے کل قوم اپنے ہاتھہ سے زراعت کاری کا کام کرتے ہین اور بعضون نے دہقان مزارع اور شکمی کاشتکار رکھے ہوئے ہین اپنے پیشہ مین محنتی اور مستعد ہین اور گروہ سوداگران سرما مین ہندوستان اور گرما مین شامل دیگر پیوندگان مغربی افغانستان اور خراسان بلکہ بخارا تک جاتے ہین گنڈہ پور اکثر متمول اور آسودہ آدمی ہین اور بعض دولتمند جو خود تجارت کو نہین جاتے اپنے گماشتہ بھیجا کرتے ہین قلیل لوگ نوکری پیشہ بھی ہین مگر سوائے کشادہ [illegible] سواران کی نوکری کی پیدل نوکری کا شوق کم ہی اور مالداری خصوص گلہ شتران ان مین [illegible] مرکب پانی لانے کے واسطے ہر گھر مین ہی گھوڑون کی سوداگری بھی کرتے ہین خچر انکے ملک مین نہین [illegible]

خوراک

چونکہ اسقوم کی ملک مین زراعت باجر کی پیداوار بہت ہوتی ہی اسواسطے اکثر لوگ بموسم سرما باجرہ روٹی دودھ کے ساتھہ کھاتے ہین اور گرما مین تنک یعنی چھوٹے ہندوانے کی ترکاری بھاکر کھاتے ہین اور دولتمند لوگ گندم کی روٹی کھاتے ہین اور زمستان مین گوشت گوسفند پر [illegible]

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

گوشتون کی زیادہ کہایا جاتا ہی اور جاڑے کے موسم مین چند دوست اور رفیق باہم ملکر اور ہر گہر سی بقدر مناسب روغن زرد و مرغ وغیرہ سلمان چوک پر جمع کرکے کہاتی ہین اس رسم کو صحبت کہتی ہین شیرینی کی بہت شوق ہی نفیس خوراک اسمین کم ہی اور نالہ لونی کی پانی سیلاب کی عمدہ تاثیر یہہ ہی کہ اکثر جگہہ مونڈہی باجرہ ایک سال کا کاشت کیا ہوا دوسرے سال مین وہی غلہ دیتا ہے اور اسطرح کپاس بہی دوفصل دیتی ہے

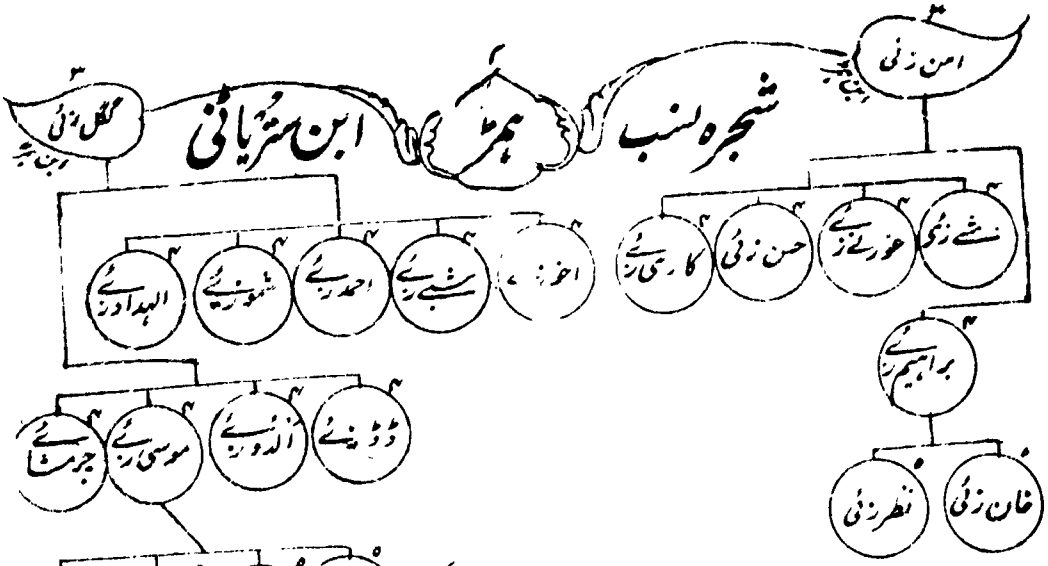
پوشاک

اکثر سفید سوت کے یا رچہ کی ہوتی ہی اپنی ملک کی پیداوار کپاس قوم خرچ سی بہر کر دریا کی راستہ بہی وغیرہ اطراف کو جاتی ہی دیسی یارچہ کی سوا دہان اور دولتمند لوگ خانہ اور لٹہہ بہی پہنتی ہین ایک لمبا اور فراخ خلقہ اور فراخ شلوار اور پہر بہی سفید دستار بعضون کی چہوٹی اور بعضون کی موٹی ہوتی ہی سر کے لمبی بال شانہ سی نیچے تک اور اکثر تیل سی چرب ہوتی ہین اور اوپر کاندہی کی چادر سفید یا لونگی اوڑہلیتی ہین پانو مین اپنی دیسی چرمی پاپوش ہوتی ہی اور صوفیانہ پوس لوگ ہین مگر پوشش کی وضع خوبصورت نہین زمستان مین چوغہ شنجی حسب مقدور اور پوستین بہت بہتر ہین مستورات کی پوشاک اکثر سیاہ اور کورتہ پانو تک لمبا ہوتا ہی مگر متمول لوگ کی مستورات کمخواب اور دوائی اور دیگر بہت اچہی قسم کی پوشاک بہی رکہتی ہین اکثر مستورات پانی بہرنے کو جایا کرتی ہین اور پردہ دار ہی کا رواج سوا سے معزز خاندانون کے کم ہی

حال قوم ہمڑ مشہور باسم اوستراٹی

ہم اوپر بیان کرچکی ہین کہ اوستراٹی یا ستراٹی کے پانچ پسران ہین سی چار کی اولاد باسم گندہ بو مشہور صرف ایک فرزند مسمی ہمڑ کی نسل اپنی مورث کی اسم سی اوستراٹی کہلاتی ہین ایک شخص کا قول ہی کہ ہمڑ کی تین فرزند تہی ایک فرزند مسمی مشاء دوسرا چرمش تیسرا مہدو مولف نے دم کی صرف ایک آدمی مین مجمع سی ملاقات کری اور وہ شجرہ نسب ہمڑ معروف اوستراٹی کا اسطرح لکہاتا ہی کہ ان نامون سی شاخین اس قوم کی نکلی ہین

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



مختصر تاریخ اس قوم کی

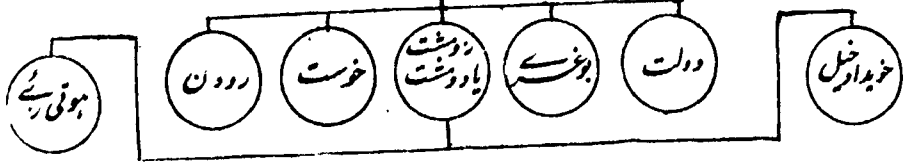
قوم ہمڑ مشہور اوسٹریانی قوم ہے جسکی جنوب کچھہ میدان علاقہ سرکار مین اور کچھہ پہاڑ مین آبادی ہے انکی جنوب نسرانی بلوچ اور مغرب پہاڑ مین قوم امرزائی رہتی ہے انکے بڑے گانو اُمک پیور کوٹی وچہ کوٹی منگل اور گنڈی ہین اوسٹریانی لوگ پہلے مال چرائی کا پیشہ رکھتے تھے اور پیوندہ کی طرح جہان اچھی چراگاہ دیکھی وہان مستقل گذارہ کرتے تھے بہت عرصہ نہین ہوا کہ اونہون نے بلوچون سے یہہ ملک مقبوضہ حال دبالیا اور باقی حسب اقوام دامان و الون مین سے یہہ قوم میدان پر پہنچی آئی اور پہر بہ نوک شمشیر کچھہ علاقے طرف بابڑ کی حدود کو بھی شامل کرلیا زمستان مین اس میدان پر رہتی تھے اور تابستان کو موسی خیل ہمڑم کاکڑی پہاڑ مین جاتی تھے الاتخمیناً ستر برس کا عرصہ ہوا کہ اوس قوم سے انکی کچھہ بی اتفاقی ہوگئی اسواسطے نصف لوگ قوم اوستریانی کی اپنے اجڑ پیچکر کاشتکاری کرنے لگے دوسرا نصف چاہتا تھا کہ ہم اپنے قدیمہ پیشہ کو نہ چھوڑین لیکن آخر کو وہ بھی زمینداری کرنے لگے مگر دو شاخ جنمین سے مشہور مشی زئے ہے بدستور حال تک پیوندہ چلی آتی ہین اس قوم کا پیشہ زمینداری اور تجارتی بحصہ مساوی ہوگا سوداگرون کے فرقہ مین کرایہ کش بھی ہین بار برداری اکثر بذریعہ شتران اور بیل و رمرکب کے ہوتی ہے سوداگر لوگ عموماً

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

دولتمند اور آسودہ ہین اور ایک وانکا شامل دیگر پیوندہ گان آتا جاتا ہی زراعت کاری کی زمین جملہ سرکاری حدمین ہی جو اوستزائی پہاڑ بن رہتی ہین اونکی اراضی زرعی بہی نیچے میدان مین واقع ہی اور اس سبب سی گورنمنٹ انگریزی کی حکومت سے قوم پر بہوت اثر ہے انکی زمینات زرعی مین فصل خریف کو باجرہ کثرت سے اور فصل ربیع مین گندم پیدا ہوتی ہین اس کی پیداوار کی سبب سے زمستان مین باجرہ اور تابستان مین گندم زیادہ کہائی جاتی ہی رمہ گوسفندان بہی رکہتے ہین لحم گوسفند اور گاؤجاڑی مین کہاتی ہین اوستزائی رونی کا سفید کپڑا پہنتی ہین بڑا عمامہ سر پر ہوتا ہی اور معتبر لوگ کونگی اوپر اوڑہتی ہین عورات کی پوشش رنگین ہی یہہ قوم نیک چلن اور دلاور ہی انکی سخت دشمنی کسرانی رچون سی ہے قوم کی سردار کو خان کہتی ہین فی الحال رمضان خان ناخ امن زئی اور فتح خان گگل زئی کا خانہ ہی کل قوم معہ اپنی ہمسایون کے تخمیناً تین ہزار گہر مشہور ہے مگر اس سی کچہہ کم ہونگی مکان سکنی کوٹہہ اور چہیرہ مین مسجد ہر گہر مین ہوتی ہی اور باہر چہوٹی گانو مین اونکو جہوک کہتی ہین یہہ قوم سب سنی مسلمان اور پختہ دیندار ہین فرائض شرعی کی تعمیل اچہی طرح کرتے ہین جب کسی غنیم سی لڑائی کے انکا لشکر جمع ہو تو اوسکی افسری خان کرتا اور شیرانیون کی طرح خان کو ستار مین فرآز شریف رکہہ کر اوسکی نیچے سی اپنی لشکر کو ہنکارتے ہین اور اونکا اعتقاد ہی مشاخ خان زئی اور رنظر زئی اور اخوزئی علام کی زور سی دشمن کی بندوق اور تلوار کو کاٹنی سی بند کر دیتی ہین داماں کی لوگ اوستزائی کی خاندان کو خصوص نظر زئی خان زئی اخوزئی کو بطور راستانہ کی سمجہتی ہین خان کا اختیار بہت نہین ہی اکثر تنازعات جو اندر پہاڑ کی ہون وہ گانو کی قاضی یا خان یا مشر فیصلہ کرتے ہین اونمین سندگہر بلوچ اور رجٹ اور ہندو بہی بطور ہمسایہ یعنی رعیت کی رہتے ہین اسلحہ ان مین اچہا ہی اور بندوق کا شوق رکہتی ہین

حال قوم ہنی

شجرہ نسب ہنی

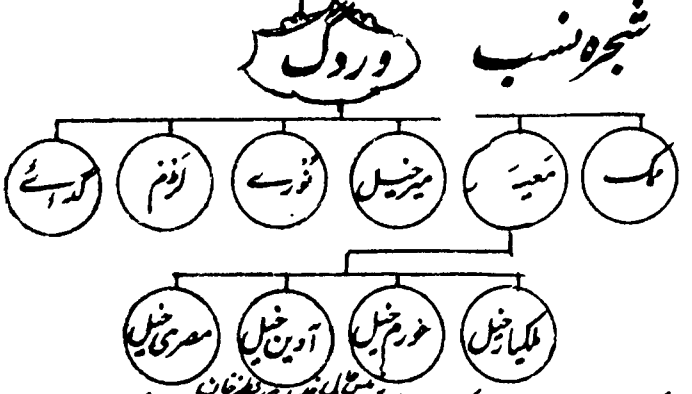


Courtesy www.pdfbooksfree.pk

واضح ہو کہ یہہ قوم اپنا تعلق اوپر سی کرزانی خواہ کرلانی سی بتلاتی ہین جیسا کہ ہنون کی تاریخ مین لکھا
ہندوستان مین یہہ ہنی کی قوم شامل قوم منگل جنکا نام ابتک اس ملک مین شاملاً ہنی منگلی مشہور ہے
مین آباد تھی اور لاوشتک ہنون زئی قابضان حال ہنون نی تخمیناً پانچسو برس سی کچھہ اوپر عرصہ ہوا
اور منگل کو اس ملک سی بیدخل کیا کچھہ ہنی لوگ ہندوستان کو چلے گئے اور کچھہ شامل قوم منگل کے مغربی پہاڑ
جاکر آباد ہوئے فی الحال اس قوم مین سی شاخ دومشت جسکو درستی اور دوختی بھی کہتے ہین مشہور
قابل ذکر کے ہی قوم دومشت بنگش اور اورکزئی اور کرمی مابین کوہ سفید سی مشرق مایل جنوب
پہاڑی ملک مین آباد ہی اور یہہ قوم دو شاخون مین منقسم ہی کل تعداد اس قوم کی اسلحہ بند مردمان کی
نو ہزار بیان کرتے ہین پورہ قد اور مضبوط آدمی ہوتی ہین اکثر پیشہ کاشتکاری اور اجناس فروشی
اور بعض نمک بھی بہادر خیل کی کان سی لیجاکر نفع اوٹھاتی ہین خانگی دشمنی سی خالی نہین مگر باہر کا
سخت ضنیم نہین رکھتی جب اوس سرحد کی اقوام کی منبہ داری کا سلسلہ بندی دریافت کیجاوی تو اس
قوم کو سگل گوندی مین داخل سمجھنا چاہیے

حال قوم وردگ

شجرہ نسب



بیان حال مدد احمد خان

یہہ قوم کو دی ابن کرزانی سی الحاق رکھتی ہی مگر جیسا کہ اوپر ذکر ہوا اپنے آپکو سید سمجھتی ہین مولد اسقوم کا کوہ برمل
شاخ کوہ سلیمان ہی جہان سی کل قوم کرزانی پہلے ہی فی الحال جو اصلی مالک وردگ کا ہی اوسکا مختصر بیان اسقدر کافی ہی کہ
مغربی حدود اونکی ملک کی کوہ ہزارستان سی ملتی ہی اور باقی ہر سہ طرف قوم غلزئے کا ملک ہی اونکا ملک بطور وادی کے ہی

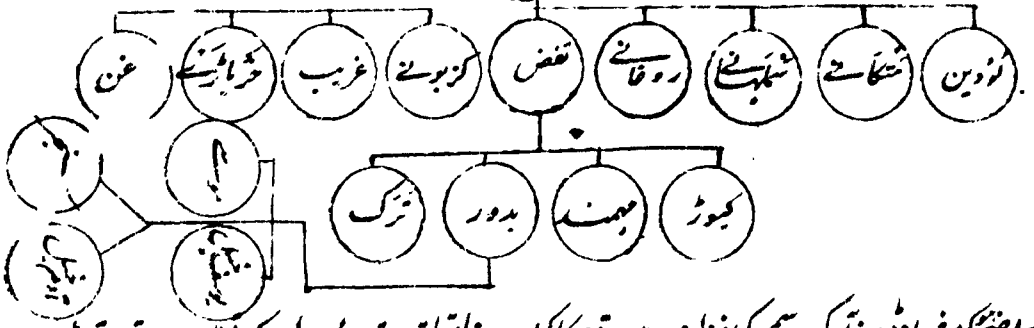
Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سیراب کرتی جاتی ہی اور شمالی حصہ مین رود لوہ گرسی سیرابی ہوتی ہی علاقہ تنگی اور شیخ آباد اور شنیز اور رخوات اور ستاوا اور
جتہ متوا انکی ملک کی مشہور حصہ مین ہین اونکا ملک اکثر سرسبز اور زرخیز ہے مگر فصل خریف بہت تہوڑا ہوتا ہی موٹے جاون بہت
ہی جنوبًا یا وشمالًا اور شرق و مغرب دونو طرف انکی ملک کے پہاڑ ہین شرقی پہاڑ شرقی جانب لوہ گراور رحزوار ہی اور غربی
پہاڑ سرزمین کے متعلق ہی ایک وجہ کا نام غلطی سی رود غزنین مشہور ہی اونکی ملک کے جنوبی حصہ سے شروع ہوکر اور بہت سے رقبہ کو
پیدا ہوتی ہین اور فصل ربیع مین گندم و کثرت سی حاصل ہوتی ہین کل قوم وروگ زمینداری کا پیشہ رکہتی ہین اور
خوب محنتی قوم ہی بعض مالداری کا شغل بہی رکہتی ہین انکی سکونت مستقل ہے اور چہوٹی چہوٹی دیہات مین رہتی ہین اکثر
دیہہ پچاس گہر سی کم ہین اور ہر گانو کی گرد دیہہ پر معہ بروج بطور چہوٹا قلعہ کے ہوتی ہی اور ایک دروازہ ہوتا ہی خانجات سکنی
مٹی سی بناتی ہین اور اچہی ہوتی ہین انکی ملک سی را ہ ام کابل اور غزنین کا گذرتا ہی وروگ قوم نیک چلن اور کم آزار
جاتی ہی سب سنی مذہب ہین زمستان مین جب برف بڑتی ہی اور دنیوی کاموں سی جب بند ہوتی ہین تو اکثر اوقات
مسجد مین بیٹہہ کر نماز اور پڑہنے کا شغل کرتی ہین پورہ قد اور مضبوط آدمی ہوتی ہین خوراک اکثر گندم اور گوشت ہے خمیری
روٹی تنور کی پکی ہوئی بہت پسند کرتے ہین پوشاک بدمع ہی اکثر لوگ سر پر کابلی وضع کی ٹوپی کہتی ہین اپنی ہمسایہ
قومون سی لڑائی نہین رکہتے اور خانگی فساد بہی کم ہی امیر کابل کو محصول مقررہ دیتی ہین اور جو تنازعات یا مقدمات
اپنی قوم مین واقع ہون اکثر سنگین معاملات حاکم غزنین کے رو برو طی ہوتی ہین اور باقی خفیف مقدمات ملک اور
قاضی فیصلہ کر دیتی ہین کل تعداد اسقوم کی تخمینًا دس ہزار گہر بید کرتے ہین سب سے زیادہ تعداد مین میر خیل اور
اونسی بعد مہیار اور پہر تورہی کی شاخ جسمین سی خان اس قوم کی ہین تہے فی الحال خدای نظر خان اور عتو خان
اور اکرم خان ملک ہین وروگ کی قوم سی علاقہ چہچہہ ضلع راولپنڈی مین ہی بہت گہر آباد ہین خصوص نتوبہ
اونسی پر ہے اور رومان بہی مالک زمینات ہین ؛

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

حال قوم مشوانی

شجرہ نسب مشوانی



واضح کہ مشوانی اپنی آپکو سید سمجھکر افغانون مین قوم کا کڑسی اپنا تعلق ابتدائی بیان کرتے ہین یہہ قوم ہمیشہ سی متفرق تبہ وار رہتی ہی قریب چار سو گہرانکا کوہ دامن مین کابل سی پچیس میل شمال آبادی کوہ دامن کی مشوانی پیشہ زمینداری اور بعض سوداگری کا رکہتے ہین اور شتران پر مال تجارت بار کرکے بخارا تک جاتے ہین اور آسودہ حال ہین قندہار کے ملک مین بہی چند گہر اسقوم کی ہین اور کوہ گندگر کے شمالی حصہ مین مقام سرسی کوٹ ضلع ہزارہ مین بہی مشوانی رہتے ہین اور خرخرائہ نام ایک موضع بہی گندگر مین ہی نہین معلوم ہوتا کہ وہان کس تقریب سی گئی مشوانی کی قوم ستا سمجہی جاتی ہی اور نیک چلن اور کم آزار لوگ ہین خصوص اس قوم مین سی شاخ تودین جو توخی غلزئی کے ملک مین متفرق ہین اور چند گہر قندہار مین بہی ہین اس سے زیادہ ذکر کے لایق ہی کہ اس شاخ مین سی محمد رفیق ولد ملا بندو فی الحال امیر شیر علیخان والی کابل کا مشہر خاص ہی اوسکا چچا ملا نسو نیکبخت تجار اور رضا کار

ذکر قوم خوندی

شجرہ نسب اس قوم کا جہانتک معلوم تہا قوم غرغشت کی ذکر مین شامل شاخ داودی اس سبب سے درج کیا گیا کہ یہہ قوم اوسی کی متعلق تہی مگر چونکہ خوندی لوگ بہی سید کہلاتی ہین اسواسطی اس جگہہ مختصر ذکر اونکا مناسب سمجہا گیا کہتے ہین کہ داودی ابن دانی بیرہ غرغشت کی ایک بیوہ سید زادی سی جو ولایت خجند سی ملتان مین اپنی خواہر کے پاس آتی تہی نکاح کیا اوس بی بی کی شکم سی پہلے شوہر سید کا بیٹا مسمی سید حسین تہا اوسکی چار فرزند تہی بلترتیل سکندر موسی علی سید حسین کی اولاد کو اس سبب سے کہ وہ ملک خجند سی تہا بجائے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

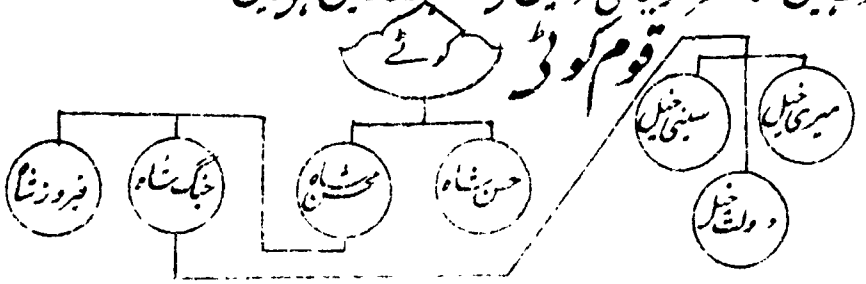
مخندی کی افغان اپنی روزمرہ میں، دندی کہنے لگے مدت تک خوندی لوگ قوم غرغشت کی نفع نقصان مین شامل رہی مگر فی الحال الگ الگ علیحدہ ہین اور قندہار اور اوسکی نواح مین رہتے ہین اور بہت قلیل قوم ہے +

قوم سیند زے

سید کہلاتی ہین اور قوم تھین کی شاخ ملک پشین مین زراعت کاری اور سوداگری کا کام کرتی ہین زیادہ حال انکا معلوم نہین ہو سکا +

قوم غرشین

کا ذکر قوم مبا . فغان کی شاخ لکھا گیا ہے سوا اسکی قندہار اور اوسکی نواح والے غرشین کے تخمیناً پنجاہ گھر اس قوم کے درسی مغرب شمالی مین رہتے ہین اور وہ کہتے ہین کہ ہم حضرت بلال رض کی اولاد سے ہین مگر اس دعوے کا کچھ ثبوت نہین ملتا اور انکو بجای غرشین کی غلط مشہور خرشین کہتے ہین +



کہتے ہین کہ کوڑ نام ایک سید زادہ معصوم کو سمی ابراہیم نہیرہ بیٹی نے پرورش کیا اور جب بڑا ہوا تو بیٹی کے خاندان سے شادی کری اوس سے دو فرزند پیدا ہوی محسن شاہ بنون کی ملک مین آیا اور حسن شاہ پہاڑ مین رہا فیروز شاہ خون کی واردات کرکے بخوف انتقام ٹاک کی طرف چلا گیا جہان اب بہی اوسکی اولاد ہے اور جنگ شاہ بنون مین مارا گیا جسکی خانقاہ کشکاوہ کی کنارہ پر موجود ہے اور جنگ شاہ کوڑ بندخیل اور سورانی کے مابین موضع کوٹی سادات مین آباد ہے علاقہ بنون مین صرف پچاس آدمی اس قوم کے ہونگے جن کا ملک نجم شاہ ہی +

قوم سید

بنی ہاشمی قریشون مین سے حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین کے اولاد سید ہین افغانستان مین کوئی بڑا گاؤں سادات کی ایک دو گھر سے خالی نہین ہوگا اور افغانستان مین سید دن

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

لوخواجہ اور سید و میان و آغا اور شاہ صاحب اسمبر اعلاوہ اپنی معمولی اسم کے خطابا کہتے ہو
اور لوگ سادات کی بہت تعظیم کرتے ہین سوای ہزارہ ت اور ڈیرہ اسمعیلخان کے باقی
افغانستان مین کوی سید شیعہ نہین ہے سادات افغانستان ۔ ہی سید ان ملک پیشین تجارت
اور سوداگری مین مشہور اور صاحب عزم اور دولتمند ہین گرمسیر اور بی باک اور خانگی دشمنی
بھی رکھتے ہین اور علاقہ پیشین مین بہت لوگ سید رہتے ہین علاقہ اڑکون اور ہنون اور
رمت مین شیخ شاہ محمد روحانی کی اولاد بہت ہے علاقہ کوئٹہ مین ایک معزز خاندان سید
کا ہے جسمین سے جو ئیس کوتر کا ہوا وسکو بادشاہ کہتے ہین یہہ شریعہ قوم گرچہ ہر ملک مین
ہے مگر نیک چلن اور بی آزار ہے کابل اور کوہستان ہین معزز خاندان سیدون کے ہین
جو اکثر افغانون کے پیر ہین +

قریش

علاوہ سادات کے جو قوم قریش کی ایک شاخ ہین باقی قریش بھی مثل سادات کے متفرق چندچند یا بجات
ہر علاقہ مین ہین اکثر جگہ امام مسجد اور مدرس افغانستان مین اسی قوم کے لوگ ہوتے ہین اور
زمینداری اور خیرات خوری کا ہمیشہ رکھتے ہین افغانستان کے لوگ قریشیون کی بھی عزت
اور ادب کرتے ہین اور بہ نسبت سادات کے قریش بہت کم ہین +

عرب

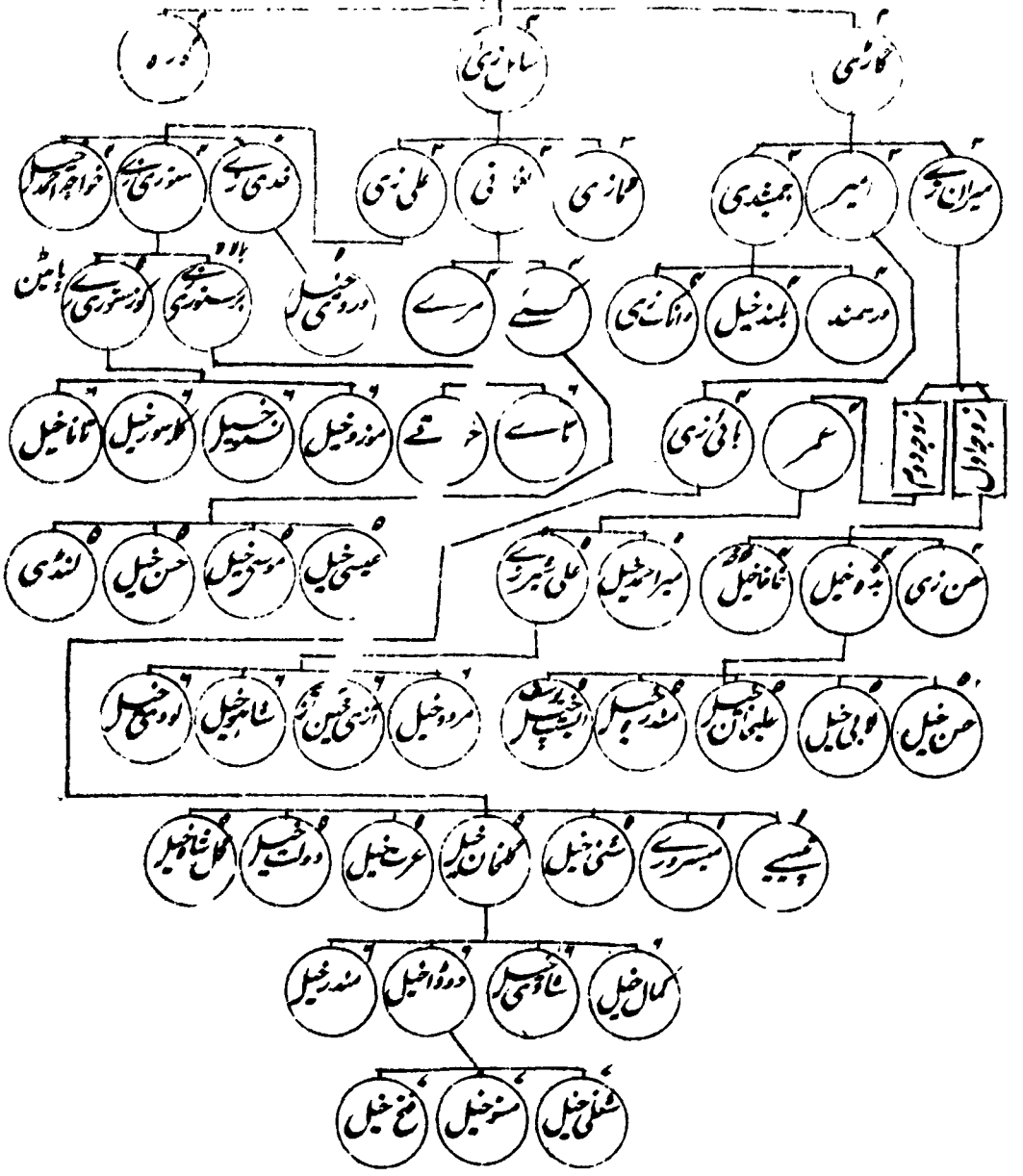
سوای قریشیون کی دیگر عرب بھی کچھ افغانستان مین بستے ہین شاید تیران اور خیبر اسلام مغربی
سے افغانستان مین آئے ہین جب خاندان سامانی بخارا کی سلطنت کرتا تھا تو عرب ایران کی
مشرقی حصہ مین آباد تھے اور اوسکے بعد اسلاف سے آئے افغانستان مین عربون کی تخمینا دو ہزار گھر ہون
اور سوای عرب کے اور کوئی نام قومیت کا اونکے درمیان مشہور نہین زیادہ تر بالاحصار کابل مین
ہین جو سب شیعہ مذہب ہین اور بے علاقہ بی سود جلال آباد مین آباد ہین اور سنی مذہب
ہین جلال آباد کے عربون کا علیحدہ سردار ہے احمد شاہ ابدالی جلال آبادی عربون

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

لی سردار کی دختر سے شادی کری جس سے **تیمور شاہ** پیدا ہوا اپنی اصلی زبان عربی اب نہین بولتے پارسی اور پشتو ان سے متکلم ہوتے ہین زمیندارے لال آباد کی عرب کرتے ہین اور بالاحصار والی نوکری اور سوداگری اور دست کاری اور دوکانداری کا شغل رکھتے ہین اور باقی قومون سے تا ہنوز علحدہ رہتے ہین +

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

شجرہ نسب مسمی اسمٰعیل زوف بنگش



Courtesy www.pdfbooksfree.pk

حال قوم بنگش

یہہ قوم اپنے آپ کو قریش کی نسل سے سمجھتی ہین اور کہتی ہین کہ خالد ابن ولید کی فرزند مسمی عبد اللہ سے بیبی دختر شیخ مین مسمی اسمعیل پیدا ہوا اوس کے دو پسران مسمی گارہ اور سامل کے باہم جنکی والدہ قمر ہلی قوم سے تہی بہت سخت لڑائی اور کشت خون ہوی اس سبب سے بنو کش کے اسم سے موسوم ہوکر اصطلاح عام مین بنگش مشہور ہوئی سمیل مورث اعلی اس قوم کا مقام کرد نیز علاقہ تیراہ مین آباد تہا جو مولد اس قوم کا ہی انکی فرنگ فادی ایسا اثر گیا کہ گارہ اور سمل کے نام سے دو گوندی کل اقوام ملحقہ قوم بنگش مین ملگئی ہے اور دونون گوندی آپس مین دشمن ہین جب اس قوم کی تعداد علاقہ تیراہ مین زیادہ ہوئی اور دوسری طرف سے قوم غلزئی نے زور دیکہایا تو تخمینا پانچ سو برس ہوے کہ اس ملک کو چہوڑ کر علاقہ کورم اور ہنگو اور شلوزان کوہ سفید سے جنوبی ملک اپنے قبضہ مین کرلیا۔ اور اوس سے تخمینا ایک سو برس بعد قوم اورک زئی سے لڑنا شروع ہوئی اوس وقت خٹک کی قوم سے بنگشون کے معاون ہوئی اور اورک زئی کو بعد سخت لڑائی کے کوہاٹ سے بیدخل کرکے اس قوم نے اپنا قبضہ کیا اسکے پیچہے بہی بہت لڑائین باہم بنگش اور اورک زئی ہوتی رہین مگر آخر کو بموجب اوس فیصلہ کے جسکا ذکر قوم اورک زئی کے حال مین لکہا گیا ہے بنگش اور اورک زئی کی حد مقرر ہوگئی یہہ میدان اور درہ مقبوضہ بنگشون کے قبضہ مین رہا اور شمالی پہاڑ اورک زئی نے لیا نسبت قومیت بنگش دوسری روایت یہہ ہے کہ یہہ قوم ملک سیستان کی جٹ قوم کی شاخ ہے مگر یہہ روایت ضعیف معلوم ہوتی ہے فی الحال قوم بنگش اکثر ضلع کوہاٹ مین آباد ہے اور باقی مغرب علاقہ کورم اور شلوزان مین رہتے ہین بنگش کی وادی غربا و شرقا طویل میدان پہاڑ دنسی محصور ہے اس قوم کی مشرق اور جنوب مشرقی مین قوم خٹک یعنی کوہ خٹکان واقع ہے اور شمال قوم اورک زئی جنوب غربی مین قوم وزیری کی حد ملتی ہے اور مغرب

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ملانہ کورم ہے جو بنگش علاقہ کورم اور پیوار مین رہتے ہین وہ مغلوب قوم توری
کی ہین اور شلوزان والی خودمختار اور ضلع کوہاٹ کے رہنے والے رعایا سرکار
ہین اکثر پیشہ زمینداری کہتی ہین بعض سوداگری اور نمک فروشی کا کام بھی کرتے ہین بدرقہ بنگشون
کا اون کی ملک مین ہمیشہ بی خطر ہے زیادہ پیداوار ان کی ملک کی گندم اور چاول ہین اب
ہوا اچھی ہے اس قوم کے بعض لوگ شیعہ مذہب اور بعض سنی ہین کل تعداد اس قوم کی
تخمیناً اٹھارہ ہزار گھر بیان کرتے ہین رنگ جوار دلاور قوم ہے اسلحہ بندوق زچھورا
کلان اور تفنگچہ ساخت ملک خود ہر ایک بالغ مرد رکھتا ہے گرچہ راہزنی کم کرتے ہین مگر اپنے ملک
مین مشہور سارق ہین مہمان نوازی بہت بہطرح کی جاتی ہے بشرطیکہ مسافر بحکم میزبان کے
گھر پہونچ جاوے پستہ قد اور گندم رنگ رنگ ہین خوراک اچھی ہے اکثر گندم کی خمیری تنور
کی پکی ہوئی روٹی گوشت سی کہائی جاتی ہے بنگش کی چاول عمدہ ہوتے ہین پوشاک سر پر سفید
یا سیاہ یا بینگنی رنگ کی دستار اور زانو تک لمبا کرتہ اکثر سیاہ رنگ کا اور سفید پارچہ کا
ہوتا ہے اور پائجامہ فراخ سفید رنگ کی سوسی کا ہین نیلا خط بھی ہوتا ہے اور پاؤن مین
چپلی رکھتے ہین کبھی کبھی دستار بطور کمربند کمر پر باندہ چادر کا عمامہ سر پر لپیٹتی ہین بنگش
کی مرد لوگ سر کے دونو طرف تہورے سی بال بطور گیسو کوتا مثل پوربیہ اور پہولوگون کی چھوڑ
کر باقی سر کے بال منڈوا ڈالتی ہین شرقی بنگش بڑی داڑہی رکھتی ہین اور مغربی ڈاہڑہی
کو کترواتی ہین اور عورات اکثر سیاہ رنگ کا کورتہ اور شلوار گھیرہ دار سوسی کی اور سر پر
سفید چادر بالونگی چکار ریشمی کنارہ ہوتا ہے اوڑہتی ہین انکی بڑی گانو یہہ ہین نرمی اونبہ
ٹل ٹوزسمند ہنگو اوشتر زنی گنائی توغہ توره وزی گنی مذخوزہ
سوائے ملک افغانستان کی صوبہ ماوراءالنہر ممالک ایران مین بھی چند گھر بنگشون کے سنے جاتے
ہین جو اس طرف سے گئے ہین اور ہندوستان کے بعض اضلاع مین خصوص فرخ آباد مین
بہت بنگش ہین نواب فرخ آباد بھی اسی قوم سی اور پرکے بنگشون مین سی ایک زمیندار

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کی اولاد سے تہا ابتدا ۱ مین **نواب فرخ آباد** ساڑہے چار لاکہہ لکھنو والی ونزیر کو
دیتا تہا ۱۷۹۸ء مین وہ ساڑہے چار لاکہہ ریاست لکھنو کی جانب سے سرکار انگریزی کی ہاتہہ مین آیا
اور ۱۸۰۱ء کو وہ ملک باقرار دیبی ایک لاکہہ آٹہہ ہزار سالانہ کی **نواب امداد حسین خان ناصر**
جنگ کو گورنمنٹ انگریزی نے اپنے قبضہ مین کرلیا مفسدہ ۱۸۵۷ء مین بباعث بی اعتدالی **نواب تفضل**

حسین خان خارج کیا گیا جو مکہ معظمہ مین ہے الغرض افغانستان کی سرحدی قومون مین سے قوم بنگش
بہی قابل قدر اور قوی قوم ہے مگر فانگی فساد اور حسد بہت رکہتی ہین مالداری کا شوق کم ہے شتر بالکل
نہین رکہتے مگر کلہ قاطران بہت ہین باربرداری کے واسطے خر و اور خر مرکب اور قاطر کام آتی ہے

حال قوم تاجک مخففہ ماجنیک

کوئی نادر جگہ افغانستان مین ایسی ہوگی جس مین صرف افغان آباد ہون تاجک حصہ مغربی مین اور
ہند کی مشرقی مین افغانون کے شامل رہتے ہین تاجک اپسمین ایک قوم کی طرح نہین ملتی مگر ملک
ایشیا کی ایک بڑی حصہ مین منتشر ہوگئی ہین جیسا کہ مغربی افغانستان مین ہین اوزبک کی ملک
مین بہی رہتے ہین ایران کرسکناء ان کو تاجک کہتے ہین اور تاجک لوگ ایرانی خصوص اصفہان
اور ترکستان مین بہی کثرت سے ہین اور **نیوا گزک تنگین دروازہ بدخشان** مین
یہہ لوگ حکومت کرتے ہین بعضے وقت ان کو فارسی بان کہتے ہین افغانستان کے بیچ جو اصل فارسی بان
ہین وہ تاجک ہین +

وجہ تسمیہ لفظ تاجک

کی بابت بہت مختلف روایات ہین مگر اون سب سے قابل تسلیم یہہ روایت ہے کہ اصل اس لفظ کی
تازی خواہ **تازیک** جو پہلوی کی زبان اور کتابون مین عربون کو تازی کہتے تہے اور بالحاق
کاف تصغیر تازیک بہی بولتے تہے اور حرف زا بنظر تسہیل تلفظ بہ جیم تازی مبدل ہوکر
تاجیک مشہور ہوئی تا حال فارسی مین عربون کو تازی کہتے ہین اور اکثر کتاب لغات
فارسی مین لفظ تاجک کا یہہ معنی لکہا ہے کہ تاجک اولاد اون عربون کی ہے جو فارس

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

یا دیگر غیر ملکون مین پیدا ہوی اور حال موجودہ **تاجک** اور ملک مقبوضہ سابق اور اون کے گذشتہ واقعات پر غور کرنے سے یہہ لغوی معنی صحیح معلوم ہوتا ہے اور پایا جاتا ہے کہ لفظ **تاجک** کا مطلب اور مراد اون عربون کی اولاد سے ہے جسکا ذکر اوپر لکھا گیا سنہ ہجری کے پہلی صدی مین تمام ممالک **فارس** اور **اوزبک** کو عربون نے فتح کیا تہا اور جب اونہون نے مفتوح کئی تو اون ملک کے لوگونکو جہانتک ممکن تہا رضاً اور جبراً مسلمان بنایا اور اپنی زبان سکہانے مین کوشش کری اوس وقت **افغانستان** کی اوپر بہی جیسا کہ پہلے حصہ مین درج ہوچکا ہے حملہ جات کئے گئے تہے مگر جیسا کہ ایران اور **اوزبک** کے ملک فتح کئے تہے ویسا جلد **افغانستان** صاف نہ ہوسکا تہا کہ جو میدانی ملک **افغانستان** کے فتح کر لئے تہے مگر پہاڑون کے لوگ بڑی جنگ جو تہے اور اور نیسری صدی ہجری تک مسلمانون کے ساتہہ لڑتے رہے ابتدا مین **فارس** اور **مغربی افغانستان** اور **اوزبک** کے ملک مین اکثر ان ہر سہ ممالک مین ایک ہی قسم کے لوگ تہے اور اونکی زبان یقین ہے کہ سب قدیم فارسی کی بنیاد سے ہوگی جس وقت ان لوگون پر عربون نے فتح حاصل کی تو فارسی جدید مروجہ حال پیدا ہوگئی یعنی اونکی پہلے زبان اور زبان فتح کرنیوالون کی یعنی عربی ملکر یہہ فارسی مروجہ حال مروج ہوگئی اور یقین ہے کہ چند عرصہ کے بعد عرب لوگ پہلے سکنائی سے غلط اور شامل ہوگئی اور وہ لوگ **تاجک** لوگون کے مورث اور بزرگ ہوئے گی تواریخ افغانستان کی بہی اس روایت سے مطابقت ہوتی ہے کیونکہ جتنی روایات اوس ملک کی تاریخ کی موجود ہین اونسی واضح ہے کہ بعد فتح کرنے عربون کے **افغانستان** مغربی کا میدانی ملک قوم **تاجک** کے قبضہ مین تہا اور افغان وغیرہ قدیم باشندے پہاڑون مین تہے اوس سے بہت پیچھے قوم **افغان** نے پہاڑون سے اوتر کر میدان کو فتح کر لیا اور سوا ایک دو سخت ملک کے جسمین یہہ تاجک لوگ علحدہ اور خود سر رہ سکتے تہے باقی تاجکون کو افغانون نے دبا لیا اور اوسی آمیزش **فارسی بان** اور عربون کے **تاجک** - **ترکستان** کے بہی ہین **چغتائی** ترکستان تک اور اون تاجکون نے تب تک اپنے قبضہ مین ترکستان کو رکہہ لیا جب تک کہ **تاتاریون**

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

زادون پر فتح حاصل کرنی **چنگیز خان** کے وقت سے میدان کی رہنی والی **تاجک** مغلوب ہوکر دبالئی گئے اور اب کی رعیت کی حالت مین آگئی کہ جو تاجک پہاڑون مین ہے وہ بدستور خود مختار ہے اور **بدخشان** اور **درہ واز** وغیرہ کے حاکم بن گئی سب جگہ تاجک لوگ اس سبب سی مشہور ہین کہ آبادی اون کی مستقل ہے اور کاشتکاری اور ترقی زمینداری کا شوق رکھتے ہین اور سب نوازمہ جو مستقل سکونت والون کو بکار ہین اونکی بہمرسی کا شوق کامل ہے ابتک بعضی جگہ مغربی افغانستان مین زمینات تاجک کے قبضہ مین ہین مگر اکثر اونکی املاک اور جایداد اونسی غصب کئی گئے ہے اور افغان لوگون کی رعیت اور ملازم ہوگئے ہین تاجک لوگ جو قوم افغان کے مقبوضہ ملک مین آباد ہین خواہ اونکی ہمسایہ یعنی رعیت کی طور شامل اونکی بستی ہین خواہ اپنی علیحدہ دیہات مین آباد ہین جب علیحدہ گانون مین رہتے ہین تو اونکی کام کنخدا موضع کا کرتا ہی اور یہہ کنخدا اپنی قوم سی سب لوگون کی مرضی کے ساتھہ مقرر ہوتا ہے گرچہ اکثر موروثی خاندان سی کنخدا مقرر ہوتا ہے مگر امیر **کابل** کی اجازت تقرری کنخدا کے واسطے لازم ہوتی ہے کنخدا کچھہ اختیار نہین رکھتا بجز اوس قدر کے جو **والی کابل** کا کام تفویض ہو اور اوس کا اختیار اور کام خصوصاً زر مالگذاری جمع کرکے حاکم کے پاس بھیجتا ہے اور اس خدمت کے عوض مین منجملہ زر مشخصہ کے انعام ملکانہ حسب قرار مجرا لیتا ہے بعضی خفیف مقدمات بھی فیصل کرسکتا ہی مگر جو مقدمہ ذرہ بھاری ہے وہ یا تو حاکم کے حضور جاتا ہی یا قاضی کے پاس فیصلہ ہوتا ہی **تاجک** لوگ جنگ جو نہین ہین اور اپنی سرکار اور حاکم کی تابعداری کرتے ہین گرچہ عموماً پیشہ اونکا زمینداری اور کاشتکاری ہے مگر سوا اوس کے بیوپار اور دستکاری اور خرکاری کا کام بھی کرتے ہین اب اکثر **افغانون** کے موافق ہوگئی ہین ملی شوق لڑائی کی نہین ہے گرچہ اب کچھہ سپاہ گری کا کام کرنے لگی ہین سوائے **بامیان** کے رہنی والون کے جو شیعہ مذہب ہین باقی سب **تاجک** اہل سنت جماعت کا طریقہ رکھتے ہین اور دیندار اور نمازگذار ہین جب **افغانستان** مین فساد ہوتا ہے تو **تاجک لوگون** پر سب سی پہلے ظلم ہوتا ہے مگر جبوقت امن آرام ہے تو اونکو

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

پرورش اور مدد ملتی ہے الا تاہم کاربیگار اور محصول بہ نسبت **افغانان** **تاجک** پر زیادہ ہے اگر یہہ زیادتی نہو تو درّانی کی حکومت سے راضی ہین گرچہ افغان اپنی قومیت سے اونکو کم سمجھتے ہین مگر مغروری اور خود پسندی اون کی ساتھہ گم کرتے ہین چنانچہ آپسمین ناطہ دیتے لیتے ہین شہرون کے نزدیک **تاجک** لوگ زیادہ ہوتے ہین اکثر **کابل** **غزنین** **ہرات** اور **بلخ** مین تاجک لوگ ہین مگر ملک کے اون حصون مین جو غیر آباد اور سخت ہین جیسا کہ **ہزارہ** یا جنوبی حصہ ملک **غلزی** کا اور **کافرستان** مین مشکل سے کوئی تاجک ملتا ہے اور یہ اون تاجکون کا حال لکھا گیا ہے کہ جو **افغانون** کے بیچ بستے ہین اور وہ تاجک جو **افغانون** سے علحدہ رہتے ہین وہ وشوار گذار مقامون مین آباد ہین اور وہ تاجکون سے جسمین باتون کا فرق رکھتے ہین پہلے ہم اون **تاجک** لوگون کا حال لکھینگے جو **کوہستانی** کہلاتے ہین یعنی جو **کابل** کے کوہستان مین رہتے ہین اس ملک کی شمال کی طرف برف سے ڈھکا ہوا پہاڑ ہندوکش کا ہے مغرب کوہ ہزارستان جنوب علاقہ کوہ امن اور مشرق کو ہندوکش کی ایک شاخ جنوبی ہے کوہستان کا ملک تین طویل وادیونسے بنا ہے وادی **نجراؤ** **پنج شیر** **غوربند** اور وادی کے دونو طرف پہاڑ سے پانی نکل کر بیچمین ہر ایک وادی کے اوس پانی سے **ندی** بن جاتی ہے جسکے اسم سے نام وادی کا مشہور ہے اور یہہ سب ندی **کابل** کے دریا مین گرتی ہین ان ندیونکے کنارہ پر زیادہ آبادی ہے اور خوب سرسبز اور پر از درخت ملک ہے گندم اور تمباکو اور کپاس کی پیداوار بہت ہوتی ہے چاول بھی بہت مگر عمدہ قسم کے نہین ہوتے درخت توت بہت ہین اور اونکا میوہ بہت کھایا جاتا ہے اور دھوپ پر سکھا کر اور پیسکر قدری آرد گندم ملا کر روٹی پکاتے ہین اگر کوہستانیون کی تندرست صورت سے رائے دیا جاوے تو یہہ خوراک اچھی ہوگی درخت چار مغز یعنی اخروٹ بھی کثرت سے ہین اور درہ غوربند مین بادام بھی اچھی قسم کے پیدا ہوتے ہین آپسمین دشمنی اور لڑائی کیوقت مخالف کے درختان توت کاٹ ڈالنے سے چند سالہ نقصان خوراک پہونچاتے ہین گرچہ ملک کوہستان مین لوگ بہت پہلے ہوئی مگر تعداد مین بہت نہین ہین لوگ کہتے ہین کہ تخمیناً پینتالیس ہزار کا ہوگا ایک چھوٹا تکڑا کوہستان مین مشہور ریگ روان ہے مویشی بہت نہین رکھتے گوسپند اور بز زیادہ تر

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

رکھنے کی شوق ہے وہ **بنجرا** اور **عنور** بندر کا پنیر عمدہ مشہور ہے جانگلی جانور بہت ہین اور
بہتسے کا درندہ جانور بھی سنے جاتے ہین اور رکھتے ہین **پلنگ** یعنی **چیتا** اور ذیس سیاہ بیشمار
ہین بلکہ یہہ بھی ہین اور شکاری طیور باز اور جرہ وغیرہ وہان بہت ہوتے ہین خوشرنگ و خوشر
آواز **بلبل** کوہستانکی مشہور ہے ملک کی مضبوطی کے سبب سے کوہستانی تاجکون کی طبیعت اور طرح
سے سوائی علاقہ درنامہ اور پروانی اور **کابل** کو کچھہ محصول دیتے ہین اور اپنے سرداروں کی
تابع ہین دلاور اور جنگجو لوگ ہین اور سمجھتے ہین کہ سوائی لڑائی کے جو مرد بیمار یسے مرجاوے تو شرم
اور افسوس کی بات ہے گرچہ سب کوہستانی بیرحم اور جاہل ہین مگر **دُرنامی** سرتہ اور شرارت مین یاد
مشہور ہین کوہستانی اکثر پہاڑون مین پیادہ لڑتے ہین اور انکی لڑائی آپسمین باہم قوم اور دیہات مین
بہت نہین ہوئی مگر خانہ بخانہ دشمنی ہے اور دشمن کے درختان توت کاٹ ڈالنی سے زیادہ
نقصان پہونچاتے ہین ہتہیار اونکا قرابین اور چقماق بندوق اور پشتول اور چھرا کمان ہے بعضونکے
پاس چھوٹی برچھی اور تھیلی آدمیون کے پاس تیر کمان اور سپر بھی ہوتی ہے قریب کل کے ہر
بالغ مرد اسلحہ سے خالی نہین ہوتا اونکی پوشاک ایک فراخ کورتہ کرپاسکا اور پائجامہ فراخ
اکثر سیاہ رنگ اونکا پاپوش بطور بوٹ کی شانگ تک ہوتی ہین سر پر ریشمی ٹوپی اور بعضے لونگی بھی باندھتے ہین
سب کوہستانی **سنی مذہب** ہین ایرانی وغیرہ اہل تشیعہ کی ساتھہ قلبی دشمنی رکھتے ہین علحدہ علحدہ خان ہوتا
فی الحال **ملک جی** تاجک مین سے بڑا خان ہے اور صاحب زادہ **غلام جان** بھی دانکا رئیس ہے گرچہ یہہ
خان لوگ اپنی خانگی فساد کا بندوبست نہین کرسکتے مگر باہر کے غنیم کیواسطے روک کا کافی انتظام کرسکتے ہین
کیواسطے کہ بیرونی دشمن کی خوف کے صدمہ سے اونکی فہمایش سے کل قوم اکثر ایکدل ہوجاتی ہے خان لوگ کچھہ
حسب قدر گھر کے نوکر بھی رکھتے ہین **شاہ محمود سدوزئی** کی ساتھہ اونکی بہت دشمنی تھی جب وہ تخت
نشین ہوا تو کوہستانیون نے اوسکی مخالف بہت لڑائی کری پہلے شاہزادہ **عباس** کو مدد دی تھی مگر آخر کو **فتح خان**
بارکزئی کی بندوبست سے وہ دب گئے ایک اور قوم موسوم **پشئی پشاوری** کوہستان مین رہتی ہے جسکی
نسبت **محمد بابر بادشاہ** لکھتا ہے کہ وہ اور زبان بولتے ہین فی الحال بھی وہ لوگ کوہستانی زبان آپسمین

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بولتی ہین اور اوس زبانکی اصل ہندی معلوم ہوتی ہی اس قوم کا زیادہ حال دریافت نہین ہوسکا +

خنجانی

خنجان نام ایک طویل درہ ہی نہایت سرسبز اور خوش ہوا تمام زمین اوس درہ کی ایک باغ معلوم ہوتی درخت قوت بہت کثرت سی ہے اس درہ مین بھی تاجک رہتی ہین جنکو **خنجانی** کہا جاتا ہی تخمیناً دس ہزار گھر تاجکونکا اس درہ مین ہے بہا اور خزان مین یہہ درہ رونق دار ہے +

بَبَرکی

تاجک کی قوم سی ہین جو لوگ بگرام اور تہت خاک مین رہتی ہین گرچہ وہ غلزی کے ساتھہ ملی ہوئے ہین مگر دیگر تاجکون سی علیحدہ ہین اونکی سردار جدا ہوتے ہین اونکی دلاوری مشہور ہی اپنے دیہات اور زمینات مقبوضہ موروثی ملک بولتے ہین **امیر کابل** کو مالگذاری دیتی ہین اور ضرورت کیوقت فوج بھی حاضر کرتی ہین رواج اور دستورات مین اکثر افغانونکے مطابق ہوگئی ہین دیگر تاجکونسی ہر کام مین اچھی سمجھی جاتے ہین اکثر روایات سی یہہ بات ثابت ہوتی ہی کہ **سلطان محمود غزنوی** نے کیا ہوین صدی عیسوی کی شروع مین اونکی موروثان کو یہان آباد کیا تہا اونکا ملک پہلے بہت تہا مگر پیچھے سے **افغانون** نے دبالیا اونکی اصلیت نسب صحیح نہین معلوم ہوسکتی وہ خود کہتے ہین کہ ہم **عرب** ہین اور بعضے دیگر لوگ کہتے ہین کہ وہ کردیا کرد ہین جو **کردستان** سی **محمود غزنوی** لایا تہا **چرخی** اور **کلنگاری** اور **زرغون** شاہی وغیرہ مقامات متعلق لوگر مین بھی تاجک رہتی ہین اور جائی آبادی کے نام سی مشہور ہین

فرملی یا پرملی

تاجک کی ایک شاخ سمجھی جاتی ہے اور ببرکی کے برابر ہی اکثر علاقہ **ارگون** مین ہے ملک **خروٹی** رہتی ہین اور خروٹیونکی ساتھہ سخت دشمنی رکھتی ہین باقی **کابل** سی مغرب رہتی ہین اکثر سوداگری اور زمیندار رتی ہین اور **ارگون** مین سامان آہنی تیار کرکر مغربی افغانستان مین فروخت کیواسطے لیجاتی ہین **والی ابل** کو مشخصہ دیتی ہین انکی قومیت اور نسب کی بنیاد نہین معلوم ہوتی وہ کہتے ہین کہ ہم خلجی ہین جس م سی ہندوستان کے بادشاہ بھی ہوگذرے ہین **تاریخ فرشتہ** دیکھنے سی معلوم ہوگا کہ خلجی قوم ترک کی ایک

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

شاخ ہی جسمین سے سلطان جلال الدین فیروز شاہ اور سلطان علاء الدین خلجی مشہور بادشاہ ہندہوگذرے ہین دیگر لوگ کہتے ہین کہ یہ ملی ساکنان ایک شہر موسوم خلج کی تھے بعض کہتے ہین کہ وہ شہر جیحون کے کنارہ پہ ترکستان مین تہا اور بعضونکا قول ہے کہ خلج قندہار سے مغرب دریا ہے ہلمند اور قلعہ بست سے بھی مغرب واقع تہا یہ آخر الذکر قول صحیح معلوم ہوتا ہے اسمین شک نہین کہ خلجی یا خلج ایک تاتار کی قوم ترک کی نسل سے تہی جسکا ایک حصہ دسوین صدی عیسوی مین دریا سیر کے سر پر جو ملک قندز کو بیچ کر جاری ہے آباد تہی تا ہم ایک شاخ اونکی بہت سے افغانستان کے بیچ سیستان اور ہندوستان کے مابین آباد تہے دسوین صدی عیسوی مین وہ لوگ ترکی بولتی تہے ممکن ہے کہ غلزی اوسقوم سے ہون مگر سوائے قیاس اور کچھ ثبوت نہین ہے

سر دیہی

سر دیہی ایک چہوٹی سی قوم تاجک کی ہے جو بمقام سر دیہ مشرقی اور جنوبی گوشہ غزنین مین آباد ہین علاوہ اونکی غزنین خاص اور دیگر علاقہ غزنین مین بہی بہت تاجک ہین ۔

دیگر تاجک

علاوہ اونکی جو اوپر لکہی گئی ہین ننگرہار مین اور گرد و نواح کلگو اور لغمان وغیرہ جملہ علاقہ جات افغانستان شرقی مین تاجک آباد ہین اور سیستان مین قریب کل کے تاجک ہین مگر یہ ہم تاجک صرف سنی مذہب مشہور ہین اور قدیم بلوچستان کی شمال افغانستان کی حدود مین بہت ہین اور ہرات اور اوسکی نواح مین اکثر تاجک ہین ان سبکا مفصل حال لکہنے کیواسطے علیحدہ کتاب چاہیے یہان صرف اسقدر لکہنا کافی ہے کہ افغانستان کی ملک مین بندرہ لاکہہ تاجک شمار کرتے ہین +

حال قوم ایماق و قوم ہزارہ

ایماق اور ہزارہ کوہ پایہ وپہین مین رہتے ہین کابل اور ہرات کے اونکی شمال کیطرف اوزبک کا ملک ہے اور جنوب کی جانب درانی اور غلزئی افغان رہتے ہین ان ہر دو قوم کا ملک تین سو میل طویل اور تخمیناً دو سو میل عریض ہوگا نتیجہ ہی کہ افغانستان کی حدین اور خصوص اوس حصہ مین جسکو لوگ کہتے ہین کہ ابتدائی افغانونکی یہانسے پھیلے غور سے اوٹہی ہے اوس جگہ اور اوسکی نواح مین اب ایک ایسی قوم آباد ہے جو افغانونسے مطلق رواج اور زبان اور صورتمین نہین ملتے اگرچہ اونکے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ترکی ہمسایگان شمالی سے کچھہ ملتا ہے مگر تاہم کچھہ فرق پایا جاتا ہے اونکو نہین معلوم کہ اصل مین ہم کون ہین اور
اونکی زبان بھی جو ایک طرح کی فارسی ہے نہین معلوم ہوتا کہ وہ کس قوم سے جدا ہوئی ہین اکثر طرز اور اوس زبان کی بناوٹ سے ملتی ہے
اونکی صورت سے معلوم ہوتا ہے کہ تاتار ترک ہین اور بعضے کہتے ہین کہ مغل کی نسل سے ہین اب بھی بہت لوگ اونکو مغل
سمجھتے ہین اور جو مغل جتنا متصل ہرات کے رہتے ہین اونکی ساتھہ اونکو ملاتے ہین اور وہ خود بھی کہتے ہین کہ ہم انکی اور یہ قوم
قلماق کی بھی جو کچھہ کابل مین رہتے ہین مقوم ہین اور دونو نکی ساتھہ وہ شادی کرتے کراتے ہین لیکن ہرات کے مغلونکی
زبان وہ نہین سمجھتے **ابو الفضل** لکھتا ہے کہ یہہ لوگ ایک فوج ہلاکو خان کی اولاد سے ہین اور ہلاکو خان **چنگیز خان** کی
لی فوج ان پہاڑونمین رہ گئی تھی واللہ اعلم ثقہ اور واقف حال معتبر شخص جنکی ملاقات مولف سے ہوئی وہ کہتے ہین
کہ قوم ہزارہ قوم چرکس کی ایک شاخ ہے چرکس ایک ترکون کی مشہور قوم ہے جو داغستان کی نواح مین
ملحق الحدود ملک روس کی آباد ہین اگر یہہ روایت صحیح ہو تو بھی معلوم نہین ہوتا کہ یہان کس تقریب سے آکر یہہ قوم
آباد ہوئی **محمد بابر بادشاہ** اپنی تصنیف مین لکھتے ہین کہ ہزارہ لوگ مغل کی زبان بولتے ہین مگر اوسکی صاف
مراد نہین پائی جاتی کسواسطے کہ وہ ترکمان ہزارہ کا قصبہ لکھتا ہے اور توک دری کو پہاڑی ہزارہ کی شامل کرتا ہے
اور لکھتا ہے کہ ترک اور ایماق سیدا نمین سکونت رکھتے ہین قیاس مین نہین آتا کہ اونکی زبانمین ترکی لفظ کیون ہین
اگر مغل نہین تو ترکی کیون بولتے ہے اور اگر مغل اور چرکس ہین اور ترکی اونکی اصلی زبان تھی تو باوجود آباد ہونے اور پڑھ
ترکستان کے ترکی کیون نہین بولتے اور فارسی زبان کیون بولنے لگے ہین جبکہ اونکی شمالی ہمسایگان ترکی بولتے ہین اور جنوبی
پشتو اس وجہ سے غالباً پایا جاتا ہے کہ یہہ لوگ پشتو کے پھیلنے سے پہلے کے آباد ہین اور غزنین یا زابل کی سلطنت کے متعلق
ہونے سے فارسی زابلی شکستہ اونکی زبان ہوگئی اور ترکی اپنی پورانی زبان جاتی رہی مگر بعض بعض الفاظ اوسکے تاہنوز
باقی ہین اس دلیل کا ثبوت پرانی حالات کی مطابقت سے حاصل ہوتا ہے کیونکہ یہہ بات ظاہر ہے کہ افغانون کے
خروج سے پہلے غزنین اور بعضے دیگر اقطاع سیدانی جنوبی پر ہزارہ لوگ بھی سوای تاجک کے قابض تھے جنکو افغانون نے
مدریجاً بارہ بدر ستان کیطرف ہٹا دیا بنظر کل ثبوت ماحصلہ مولف کا نسبت قومیت ایماق و ہزارہ یہہ رائے ہے کہ تاتار
ترکونکی نسل سے ہین اور کچھہ شک نہین کہ ایماق اور ہزارہ اصل مین ایک ہی قوم ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جب سے مسلمان
ہوئے ہے علیحدہ ہوگئی کیونکہ ایماق پنجہ سنی اور ہزارہ کلہ شیعہ ہین گرچہ یہہ مذہبی اختلاف باعث فراق اونکا ہوا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تاہم بہت لوگ اونکو ایک ہی سمجھتے ہین اور اونکی صورت اور رواج بھی ملتا ہے لیکن بعضی باتونمین فرق ہے۔ اسواسطے مناسب ہی کہ ہر دو کا حال علیحدہ لکھا جاوے پہلے ایماق کا ذکر ہوگا +

قوم ایماق

قوم ہزارہ سی غرب بابل جنوب کے پہاڑونمین آباد ہی اونکی ملک کے مغربی اور شمالی حصہ مین جہان جمشیدی رہتے ہین میانہ پہاڑ ہین جنپر بہت درخت ہین اور ملک آباد اور سرسبز ہے وادی اونشیب کے میدان اچھے آباد ہین اور اوسمین ندی مرکس اور مرغاب جاری ہے جمشیدی کے ملک مین علاقہ بالا مرغاب اور مورو چاق اور کوشک اور قرہ ماچ اور تنور سنگی خوب آباد ہین تیمنی کوہ سیاہ بندیغی ملک غور مین رہتے ہین اور اونکی زمینات کا جنوبی حصہ بھی اچھا ہی روسی کے قبضہ مین سبزوار یا اسفزار ایک وسیع میدان پہاڑونکی بیچ فرہ اور ہرات کی راستے مشرق کیطرف واقع ہی مگر فی الحال نوزری اور علیزئی اور اسحاق زئی شاخہائے درانی کا تسلط اس علاقہ پر زیادہ ہوگیا ہی لفظ ایماق کا معنی تاتار ونمین ایک قوم کی حصہ یا خیل یا شاخ سے مراد ہی سر جان مالکم صاحب کہتے ہین کہ ملک شام مین ایک بڑی قوم ایماق کی رہتی تہی ایک شاخ اوسکی لورستان متعلق ایران مین آباد ہوئی تہی جسمین سی اتابک پیدا ہوئی جو ایرانکی تاریخ مین مشہور ہین اور شیراز کی بادشاہ ہوگذری ہین عوام مین ایماق کو چار ایماغ بھی کہتے ہین پہلے انکو چار ایماغ یعنی چار قوم کہتے تہے اور اصل مین اونکی اتنے ہی حصہ تہی مگر اب انمین بہت شاخین ہوگئی ہین پورانی چار قومین چار ایماق کی یہہ ہین تیمنی — جزارہی تیموری ظفر بری تیمنی کی دو شاخ ہین قبچاق اور دزرئی ہم اوپر لکہا کہ قوم کی حال مین لکہا ای ہین کہ تیمنی اپنے آپکو اکثر کی ایک شاخ سمجھتے ہین ایسا قیاس ہوتا ہی کہ شاید تیمنی مین جو شاخ دزرئی ہے وہ اکثر قوم سے جاکر وہان شامل ہوئی ہو اور قبچاق دوسری شاخ اصل تیمنی چار ایماق کے متعلق ہو کیونکہ قبچاق کے اسم پر افغانونمین قوم نامزد نہین ہوتی یہہ لفظ ترکی ہی اور علی ہذا القیاس دزرئی ترکی زبانمین کوئی لفظ نہین ہے زئی یعنی اولاد پشتو کا لفظ ہی ہزارہ دوسری شاخ ایماق کی بھی دو شاخ ہین جمشیدی اور فیروزکوہی جمشیدی مشہور قوم ہے اوسمین نیچی بہت شاخین ہین خوگرو گالکندی قاقچی زرین اگر زلفی امفلیدی جوالی خیر فرک داہ زیری وغیرہ سب جمشیدی کی متعلق ہین اور

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

فیروز کوہی بسبب سکونت فیروز کوہ اس نام سے مشہور ہوئی ہونگی قوم کرائی جو مشہد سے جنوب کیطرف رہتی ہین انکو
بھی بعضے لوگ ایماق کہتے ہین مگر غلط معلوم ہوتا ہے ہر ایک قوم ایماق کا سردار ہے بڑے سردار کو خان یا بیگ
کہتے ہین اور شاخہاے کے سرگروہ یعنی ملک کو ارباب کہا جاتا ہے خان کچھ سپاہ بھی رکھتا ہے اور قلعہ بھی ہوتا ہے
محصول وصول کرتا ہے عدالت کرنی اونکی اختیار مین ہے اور بہت اختیار رکھتے ہین بلکہ اپنی قوم مین اونکو بادشاہ کا
اختیار ہے جو مرضی ہو سو کرین فی الحال مہدی قلیخان مخاطب بہ خان آغا جو بمقام قلعہ مورد چاق جیشکا
رئیس کلان ہے اور اوسکا بھائی اللہ قلیخان بالامرغاب مین حاکم ہے اور فتح اللہ بیگ رئیس فیروز کوہی
اور عبدالغفور خان تیمنی ایماق کی مشہور سردار ہین مگر عبدالغفور تیمنی کو محمد شریف خان فرزند امیر دوست
خان مرحوم والی کابل نے پایہ کر دیا ہے ایماق اکثر کیژدیونمین رہتے ہین جنکو وہ اور داور سکر یعنی خیمہ گاہ کو
یورت کہتے ہین اور یہہ ترکی لفظ ہے جسکی مراد اور وہی اور اوردو کا مطلب ہے لشکر گاہ جسکو انگریز ہین ہورد کہتے ہین
ہر ایک کیمپ یعنی دیرہ کا کتخدا خان کا ماتحت ہوتا ہے اونکی خیمہ سب سے موافق ہین جنکو تاتار لوگ خرگاہ کہتے ہین تاتاری
وضع ہوتی ہین اور اکثر نمدخود رنگ یا سفید وغیرہ سے یہہ خرگاہ بنائی جاتی ہین اور مدور ہوتی ہین مگر تیموری کی
سیاہ خانہ یعنی کرتہ دی افغانی پسند کرتے ہین سب ایماق رمہ گوسفندان رکھتی ہین اونکی متعلقہ پہاڑ
اور ییلاق اونکی ہوتی ہے زمستانمین قشلاق کیواسطے نیچے دامن کوہ مارکی آتے ہین اور بائین دامن کوہ نشیب مین
ہین اور گرما مین واسطے ایلاق کے پہاڑ پر چڑھ جاتے ہین اور اس ذریعہ سے وہ اکثر کوچی رہتی ہین اور جیراگاہ
گلہ شتران اور گلہ گاؤ بھی بہت ہین اور گلہ اسپان نر اور اسپ مادیان علیحدہ علیحدہ چرتے ہین اونکی
چار پانچ کھوڑ دنپر سوار ہوتی ہین ایک تلوسی لیکر تین تلوا سپ تک ایک کلی مین اکٹھی چرتے ہین انکی ملک مین بہت کہ
اور گرچہ اکثر میانہ قد مگر مضبوط اور خوش شکل و محنتی ہوتی ہین اور غیر ملک مین سوداگری کیطور پر نوکری کیواسطے
انکی علاقہ کے دیہات مین تاجک بھی رہتے ہین اور ایماق کی پہاڑونمین پستہ بھی ہوتا ہے اور جائی پستہ زار کو
کہتے ہین اور تشیر خشت اور ترنجبین بھی اعتدال ہوا کی سبب سے وہان پیدا ہوتی ہے اونکی پوشش
ہے شلوار فراخ اور کورتہ کوتاہ اور متمول لوگ چوغہ اور قبا پشمی اوپر اور پہنتے ہین اور سر پر پیاخ اگر سیاہ
بچہ برہ چیڑہ کی مثل اونچی ٹوپی کی رکھتے ہین دستار کم باندھتے ہین انکی خوراک افغانونکی مطابق ہے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کوسفند بہت کہایا جاتا ہے مگر گوشت اسپان بہی کہاتے ہین گندم کی آرد مین مغز خنجک ملاکر پکاتی ہین یہہ قوم جاہل اور خود رہے مگر خان کے خوف سے بے اعتدالی کم کرتے ہین لیکن لڑائی مین وہ وحوش خوئی کی ساتہہ لڑتے ہین انکا اسلحہ اکثر تبتی دار بندوق اور بعضے چقماق بہی رکہتے ہین اور تلوار ایرانی اور پیش قبض اور تشنگچہ ہی یہہ جرم مخلوق ہے اپنی قید یا نکو پہانسی کرادیتے ہین اور سنگسار کرتے ہین خانگی دشمنی کم ہی مگر قوم ترکمان کی شاخہا، سالور، سارو، ع تکہ۔ یموت سے سخت دشمنی ہی اور ایک دسرے ملک مین تاخت کرتی ہین مگر ترکمان زیادہ دلیر ہین ورنہ شدت سے انکی طرف سے ہوتی ہی قوم ہزارہ سے اب ایماق کی کہہ آشتی ہے چار ایماق ہمیشہ ہرات کی تابع ہین پہلے حاکم ہرات کو قشون یعنی فوج دیتے تہے فی الحال حاکم ہرات کو نقد محصول دیتے ہین جمشدی پندرہ ہزار روپیہ سالانہ گورنر ہرات کے آگے ادا کرتے ہین اور اسیطرح باقی ایماق بہی نقد دیتے ہین مگر تعداد معلوم نہین ہوسکی اور یہہ محصول خان وصول کرکے ہرات مین بہیجتا ہی دو روپیہ سالانہ فی خانہ نقد خان وصول کرکے اونمین سے اپنی سپاہ کو تنخواہ اور کہوڑی بہی دیتا ہے اور ادسی مین سے زر مشخصہ بہی آدا کرتا ہی علاوہ اسکی ہر زمستانہ مین تین گہرپچہی ایک گوسفند بہی خان اپنی قوم سے لیتا ہی اور غارت اور تاخت کی مال سے پنجم حصہ خانکو ملتا ہی اور چہٹا حصہ پشم گوسفندان سے بہی لیتا ہی اور لوگ اس محصول سے کچہہ ناراض نہین ہین اور نہ گران معلوم ہوتا ہے فی الحال دو ایماق یعنی تیموری اور ہزارہ ایرانی نابعدار ہین متعلق بصوبہ مشہد کیونکہ وہ ہرات سے مغربی جانب آباد ہین اور اونکی زمینات کوہ کلان سے علیحدہ ہین جہان متوسط پہاڑ ہین اور ریگ آمیز زمین ہی تیموری مدت سے وہان آباد تہے اور ہزارہ کو شاہ محمود سدوزئی نے بباعث ایک بلوہ اور فساد کے جو مابین اونکے اور تیمنی کے ہوا تہا لاکر موقع مقبوضہ حال پر آباد کیا اونکی سردار کو کابل کی بادشاہونسی خطاب بیگلربیگی کا ملا تہا اب بہی ایرانکی طرف سے وہی خطاب بحال ہے اور تیموریکا باقی ایماق سے اتنا فرق ہی کہ اونکی صورت اور پوشاک اوزبک کے موافق ہے کل چار ایماق کی لوگ تخمیناً ساڈہی چار لاکہہ ذی روح ہونگے۔

قوم ہزارہ

اس قوم کی نسب کا ذکر اوپر تمہید مین کیا گیا ہی جس ملک مین قوم ہزارہ آباد ہی اوسکو ہزارستان اور ہزارجات بہی کہتے ہین ملک ہزارہ ایماق کی ملک سے سخت ہے اور بسبب ہموار زمین اور سختی موسم کاشتکاری مشکل سے ہوتی ہی تہوڑا غلہ چہوٹی وادیونمین پیدا ہوتا ہی اور موسم کا یہہ حال ہے کہ اکثر جگہہ فصل گندم قریب درو فصل خریف اوٹہاتے ہین

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

زیادہ گذران انکی اوپہ گوشت بھیڑ ی اور بیل وغیرہ پر ہوتی ہے اور قروت اور پنیر اور دیگر دودھ کی چیزین بہت کھائی جاتی ہین وجہ تسمیہ قوم باسم ہزارہ یہ بیان کرتے ہین کہ چنگیز خان سلطین ماضیہ ۔ زابلستان اس قوم سے سالانہ ہزار سوار بعوض باج وخراج بطور قشون جیسا کہ اس ملک میں رسم تھی بسبیل تمرار واسطے خدمات شاہی کے لیئے جاتے تھے اس سبب سے یہ قوم موسوم بہ ہزارہ اور منسوب بہ ہزار کے ہوئی اہل ایران ہزارہ کو تیرہ بری اور ملک ہزارہ کو تیرہ تر کہتی ہین شاید کہ یہ اسم بسبب بندوبست جسکو بندامیر بھی کہتی ہین اور جو ہزارستان کی شمال مین ترکستان کی حد پر ہے ان لوگون نے ایرانیون نے منسوب کیا

مکان سکنی

ہزارہ لوگ اکثر متفرق رہتے ہین عموماً تین گھر سے لیکر سو گھر تک اونکی دیہات مین سکنی مکان ہوتے ہین گھر وںکی عمارت بہت اونچی نہین ہوتی اور کوٹھہ مین صرف ایک کمرہ اور ایک دروازہ ہوتا ہے بعض دولتمند آدمی اچھی کوٹھی رکھتے ہین مگر اکثر ہزارہ ایسی کوٹھہ اور چبوترہ مین رہتے ہین کہ جو کھود کر بنایا جاوے اور اوسکو مسقف کرکے رہایش کرتے ہین خصوص مویشی کیواسطے ایسی ہی زمین مین کھودی ہوئے اور مسقف مکان رکھتے ہین بعضے لوگ مالدار سیاہ خانہ مین بھی رہتے ہین ہر ایک گانو مین بیچ ہوتا ہے جسمین دس بارہ آدمی رہسکتے ہین اوسکو بزبان خود تپو رخواہ توپور کہتے ہین اور اکثر جگہہ بیچ مین دہل رکھتے ہین کہ بوقت ضرورت اوسکی بجانے سے لوگ جلد جمع ہوسکین فقط

شکل وشباہت

ہزارہ لوگ اپنی صورت سے بہت شرم کرتے ہین اور بدشکل تاتاری وضع ہوتے ہین اونکا حلیہ عموماً یہہ ہے کلان سر سترده ابرو تنگ چشم آماسیدہ پشت پہن بینی مدور چہرہ آماسیدہ رخسار کوتہ گردن فیل گوش فربہ اندام بزرگ جسہ میانہ قد بال بہ پشتی اور دوش سے تا سرین تمام مسطح اکثر گندم گون بعض سیاہ خپرده بعضے کو رنگ بدن پر بال نہین رکھتے اکثر ریش اور بروت نہین ہوتی اگر ہو تو بہت پتلی کوسچ محاسن ہوتی ہین ان کی نسبت یہہ مثل مشہور ہے کہ ہزارہ بوئی ندارد یعنی ندارد عورات اس قوم کی جملہ سفید اور فربہ اندام صنف صورت مگر چشم اور ابرو اور بینی بقیاس مردان اور تمام بدن اونکا سوائے سر کے بالونسے خالی ہے بعضی عورت خوب صورت ہوتی ہین رئیس اسقوم کی اور سادات جو ملک ہزارہ مین رہتے ہین وہ خوب صورت اور

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

شکیل جوان ہوتے ہین +

پیشہ وعادات

ہزارہ لوگ پیشہ زمینداری رکھتی ہین مگر چونکہ اس کثیر قوم کیواسطے بسبب کمی رقبہ زرعی گنجایش کاز میندار نہین ہے اسواسطے مالداری اور شکاری مقسم کرتے ہین اور مزدوری اور خاطرچی اور سارہانی اور برف اندازی فراشی اور مہتری یعنی سائیسی کی ملازمی اس کثرت سے کرتے ہین کہ افغانستان مغربی مین ہر امیر اور دولتمند آدمی کی پاس سوای ہزارہ دیگر قوم کا مہتر یعنی سائیس کم نظر آتا ہے اور ہر قسم کا ادنی پیشہ سے عار نہین کرتے بلکہ خاکروبی تک کام کرتے ہین اور ہیزم کشی اور کارنیز کتنی اور باربرداری اور پرستاری اکثر یہہ لوگ کرتے ہین مگر سپاہ گری کی نوکری کی شوق نہین رکھتے اور نہ زمرہ سپاہیانمین انکو کوئی بہرتی کرتا ہی غرضکہ مغربی افغانستانمین یعنی کابل اور غزنین وغیرہ بڑے شہرونمین ادنی کامون کیواسطے ہزارہ لوگ دست وپا رہین اور بڑی محنتی قوم ہے اور عورات ہزارہ بزک بافی اور قالین بافی اور گلیم بافی اور جوراب اور دستانہ بافی ونمدسازی اور رنگ رزی اور دوختن اور ریختن اور ہاتہہ سے پشمی رسوت کاتنا اور بُنّا اور باسلیقی اسپان کے بنائی کا کام اور پیشہ رکھتی ہین اور طریق مایہ جضرات وانواع پنیر اور تیماج اور فرغوت بخوبی جانتی ہین غرضکہ زنان ہزارہ بڑی مستعد اور چالاک ہوشیار ہوتی ہین عادات و اخلاق ہزارہ لوگون کے مذموم ہین بے مہر اور بے وفا لوگ ہین مشکل وقت پر اپنی آقا کے ساتہہ بہی وفاداری کم کرتے ہین گرم اور تند مزاج ہین ناموافق بات کا تحمل اور صبر نہین کرتے ایک گہنٹہ کی دلاسہ اور سازشانہ گفتگو کے بعد ایک لفظ بہی اونکو خفا کر دیتا ہے سوائی اسکی وہ خوشمزاج ہین گفتگو اچہی طرح کرتے ہین اور مہانداری بہی بہت ہوتی ہے یہہ لوگ بہت واہیات قصون کو سچ سمجہتی ہین اور شگون اور فال اور نجوم کی معتقد ہین عورات بہی فال ڈالتی ہین شانہ بینی اور کعدست دیکہنی سے پیش گوئی کرتی ہین اور بعض عورات کو جادوگر سمجہتی ہین سب سی عجب واہیات اونکے افغانون مین یہہ مشہور ہے کہ اکثر عورات اور بعض مرد جگرخار ہوتے ہین اور وہ اپنی فسون اور ساحری سے آدمی کا دل نکالکر کہا جاتے ہین اور علامت جگرخوارہ کی معاملی مین بہت قصور کرتے ہین

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

مگر چونکہ واہیات ہین لکھنا اونکا فضول سمجھا گیا یہہ جگہ خوری کا قصہ ہندوستان اور ایران کی بعضی قومون کی نسبت کہا جاتا ہی اور اوسکا مفصل حال طبقات اکبری مین درج ہے +

خوراک

مغلیہ آرد گندم کی روٹی تنور کی پکی ہوی اور جو و دال ہر قسم کہاتے ہین مگر زیادہ گذارہ انکا **قروت** اور پنیر اور **تماغ** و دیگر خورش اسے پر ہے جو دودہ اور جنرات اور روغن سے بن سکتی ہین اور مکہی بہت کہاتے ہین تنگی کیوقت سبزی ہای کوہی اور دشتی کو جو اکثر خاصیت دار ہوتی ہین، مشک اور جمع کرکے آرد کی ساتہہ بالمناصفہ پیکر روٹی پکاتے ہین اور اوسکو **بدراوک** کہتے ہین، بوشت کو سفندی اور گاو تر اور قدید پکا کر اور قورداغ کرکے کہاتے ہین +

پوشاک

مردان ہزارہ پاپوش جسکو کاپی کہتے ہین بطرز برش چاردق بنیل بوٹ پلہ دار و تسمہ دار رکہتے ہین اور بجای تنبان **تشاد** نام پاجامہ جو چوغ یعنی رشتہ پشم سفید سے بطور برک بنتی ہین اوسکو دوخت کرکے پہنتی ہین اور گلوپوش کیواسطے قلیل کورتہ اکثر قبای سینہ دار تنگ آستین طویل مستعمل ہے اوپر اوڑہنے کیواسطے سفید زنگ کی **گمل** جسکے کنارہ پر خط سیاہ اور سرخ ہوتا ہے کام آتی ہے اور سر پر دستار نہین رکہتی اکثر کلاہ پوست برہ یا گوسفند یا کلاہ نمدی یا چہیٹ ایک خاص وضع کا رکہتی ہین، بعضی رئیس اور متبر اور سادات دستار کی جگہہ لنگی باندہتے ہین اور بباعث خنکی ملک پاپیچ - شٹالنگ سی زانو تک کہتے ہین اور یہہ باون لپٹنی والہ کپڑا پشمی ہوتا ہے سر کی بال بہی بہت تہوری رکہتی ہین مگر اکثر فرق سر پر ایک کاکل علامت شیعہ مذہبی کی ہوتی ہے اور عورات بجای دوپٹہ اور عرق چین کے سر پر سر **اغوخ** رکہتی ہین اور سر اغوخ ایک تنگ ٹوپی ہے دنبالہ دار اور وہ دنبالہ کہ تک پشت پر لٹکتا ہے اور اوسمین سر کے بال جہکے کے بطور غلاف رکہتی ہین اور اوس کلاہ یعنی سر اغوخ پر **عورات** کشمیری مندیل سفید اور سرخ رنگ لپیٹ کر **سنجاق** یعنی سوزن نیفہ بسی قایم کرتے ہین اور پیراہن دراز تا بشٹالنگ فراخ آستین، گریبان وسط سینہ پر اکثر پشم کے برک سی اور بعضی کرپاس اور

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

چھیٹ سی دولا بناتی ہین اور شلوار بھی دوہری بعضی غرارہ وضع اور بعضی شلوار پونچہ تنگ لاچہ سوسی قسم سے جسکی زمین آبی اور خط سفید ہوتا ہے بناتی ہین اور چھیٹ اور کرپاس سے بھی بنتا ہے اور پائونین ملایم جرم آہو تکہ کی پوٹ زانو کی نیچے تک لمبی پہنتی ہین عورات ہزارہ اپنے شوہرون پر غالب ہین اور تعجب ہی کہ ایسی وحشی قوم مین بہ نسبت دیگر اقوام کے عورتون کا اختیار بہت ہی لہر کا سب اختیار عورت کو ہی شوہر اوس سے صلاح لیتا ہے وہ کبھی ماری نہین جاتی اور نہ آزاد پھرتی ہین مستور نہین ہوتین اون کی مدجلی مشہور ہے شمالی اور مغربی ہزارہ کی جب شوہر اون کا لہر خود روپیہ کی طمع پر بدکاری کراتی ہین اگر اس صریح بدکاری کی خبر شوہر کو ثبوت کامل سے ہوجاوے تو عورت کو مار ڈالیگا مگر دیگر اطراف مین ایک دستور ہے جسکا نام کرو بستان ہے یعنی شوہر اپنی عورت مہمان کو دیتا ہے اور یہہ دستور پرانے وقت کی متعلمون کا تہا اگر خاوند اپنے دروازہ مین غیر مرد کی پاپوش دیکھی تو وہ باہر سے اولٹا چلا جاتا ہے مگر اب یہہ بے غیرتی افغانون کے ملحق الحدود ہزارون مین کم ہوتی جاتی ہے +

سرخیل ہزارہ

سب سی بڑے سردار کو سلطان کہتے ہین سلطان کا اختیار بہت ہوتا ہی اوسکے ماتحت ارباب اور خان اور بیگ کی نام سے شاخون کے سرگروہ ہوتے ہین اور ہر ایک گانو مین خوکی یعنی سردار اور ایک یا دو آق سقال یعنی سفید ریش ہوتی ہین اور یہہ سب سلطان کی تابع ہین +

اقوام ہزارہ

بہت ہین اونمین سے بڑے اور زیادہ مشہور یہہ ہین دمی زنگی دمی کوندی دمی مرداد دمی میرگیشہ دمی میرک یہہ پانچ شاخ مجمعاً سادہ سونگہ کہلاتی ہین اور سادہ قبر کے متعلق شاخہائے ذیل ہین دمی چوپان دمی خطائی دمی نوری دمی میری دایہ علاوہ اسکے جاغوری ایک بڑی قوم ہے جسکی بارہ شاخین زیادہ مشہور ہین اور قوم پولادہ بھی کثیر ہے ہر بڑی قوم مین علحدہ علحدہ سلطان ہین وہ فیصلہ تنازعات کرتا ہے قید اور جریمانہ کی سوای مار ڈالنے کا بھی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اختیار رکھتا ہے بعضے ان سلطانونمین سے مضبوط قلعہ رکھتے ہین اور اچھی پوشاک اور خوراک ہوتی ہے اور نوکر بھی رکھتے ہین آپسمین سلطانون کی بے اتفاقی اور عداوت اکثر ہوتی ہے فی الحال ہزارہ لوک ریاست کابل کے ماتحت اکثر حاکم بامیان کے متعلق اونکی حکومت ہی پہلے غورات اور بامیان مین حکومت ہزارہ کی منقسم تہی شاہ زمان کے عہدمین زرنیل خان حاکم بامیان نے ایک توپ لیجاکر ہزارہ لوگ کو بہت دبا دیا امیر دوست محمد خان نے بھی کئی دفعہ یورش کرائی محصول مین ہزارستان سے نقد روپیہ وصول نہین ہوتا بلکہ توپ[1] پاشم قالین اور گلیم اور چرم تکاہو روغن زرد اور مویشی وغیرہ اجناس حاکم بامیان کو دیتے ہین اور فی خانہ ایک کوسفند بھی سال مین لیا جاتا ہے انتظام تشخیص اور وصول مالگذاری نہایت ناقص اور خراب ہی بعض وقت کنیز اور غلام بھی دینی جاتے ہین اور بعضی لوگ ہزارہ کے دخترفروشی سے کچھ پرہیز نہین کرتے افغانستان مغربی مین اکثر دولتمند لوگون کے گھر قوم ہزارہ کی ہوتی ہین مگر اونکی گریزپائی اور بیوفائی مشہور ہے اور بعضی وقت وہ اپنی بی بی کا بچہ اور مال بھی لیجاتی ہین +

دشمن بیرونی

گرچہ فی الحال کسی قوم ہمسایہ سے ہزارہ کو دشمنی اور لڑائی نہین ہے مگر قوم اوزبک اپنی شمالی سوانہ والون سے اور قوم ایماق سے پرانی دشمنی ہے اور کبھی اونسے چھیڑ چھاڑ ہوتی ہے ہر ایک بالغ مرد کی پاس بندوق ہوتی ہے اور بعضی تیر کمان بھی رکھتے ہین ایرانی شمشیر اور ایک لمبا پتلا چھوڑا اور بعضون کے پاس برچھا بھی ہوتا ہے تیر اور بندوق اچھا مارتے ہین لڑائی مین دلیر ہین مگر سپاہ گری کی نوکری نہین کرتے +

خانگی عداوت

بھی بہت ہے اور بعضی وقت سلطان بے اتفاق ہوکر آپسمین لڑتے ہین اور اپنی تیزمزاجی سے آپس کی خفیف باتون پر شدید دشمنی کرتے ہین +

مذہب

ہزارہ لوگ اہل تشیعہ اور کٹر رافضی ہین سنت جماعت مسلمانون سے قلبی عداوت رکھتے ہین اور طرفہ تماشا یہہ کہ اپنے مذہب کی اصول سے بسبب جہالت ناواقف اور عاری ہین حضرت امیرالمومنین علی المرتضےٰ کو کمال بے معرفتی سے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

قایم مقام نبی اور بعض عین نبی اور نایب خدا جانتے ہین اور سادہ لوحی سے جس جگہہ کوئی بڑا درخت یا
لوئی کلان پتہر یا کہین نمونہ قدم آدم یا اسپ دیکھین تو اوسکو بنت مزار کی دیکر تعظیم اور پرستش
اور کہتی ہین کہ اسجگہہ حضرت علیؑ کی نشست گاہ یا اثر قدم مبارک یا قدم ذلدل کا ہی اور نذر اور نیاز چہراتی ہین نماز
لم پڑہتی ہین اور فرایض شرعی مین سست اور بے دین ہین سادات شیعہ کی بڑی تعظیم کرتی ہین اور عجب جہالت سے
لہ ماہ رمضان مبارک مین حسب توفیق کوسفند یا بز یا اسپ گاو اپنے پیر سید کے پاس اکثر ہزارہ لوگ بہجاتی ہین تاکہ
یہہ نذرانہ لیکر کل یا چند روزہ اوسکی بدلہ معاف کر جاوین چنانچہ ایسا ہوتا ہی اور وہ لوگ جاہل سید کو بہی وکیل اور
نفیل اسور شرعیہ کا جانتے ہین

شوق عامہ

زن و مرد ہزارہ صندلی اور انگیٹھی کی آگ بہت تپتی ہین اور وہان بیٹہہ کر گاتی بجاتی ہین گرچہ اصول موسیقی سے
بیخبر ہین اور اپنی اصطلاح مین سرود مروجہ کو بولبی کہتے ہین بولبی اکثر ایک صوت بلا حرف ہی جو اونچی آواز سے
حسب قانون مقررہ اوس سی تغنی اور ترنم کرتے ہین سوای اس خالی صوت کے چنگ کی آواز کے ساتہہ غزلین
اور شعر عاشقانہ بہی گاتی ہین عاشق اور معشوق اپنی حال کی غزلین بنا کر گاتی ہین اور شعر گوئی کا شوق ہی مرد کہتون تک
مشاعرہ اور نقلین اور قصے کرتے ہین عورتون کو بہی شعر گوئی مین دخل ہے بطور نمونہ ایک دختر دوشیزہ عمر تخمیناً بائیس سال کی غزل کا
مطلع اسجگہہ لکہا جاتا ہی فرد قافلو کہنہ عجوزک بتو بسلی کہنہ + رفتہ رفتہ ترزی دلگہ کو چلی کہنہ + اونکا باہر کا شوق شکار دسگ
کی شکار زیادہ پسند کرتے ہین اور بندوق سی کہ وماخور وغیرہ آہو کو ہی کا شکار بہی بہت کرتے ہین کہوڑی دوڑ بہی ہوتی
ہے جو جیت لیوے اوسکو انعام مین گوسفند اور بیل اور اسپ اور بزک وغیرہ گرانبہا قیمتی دیا جاتا ہی
بازی لگا کر بندوق سے بہی نشانہ بازی کرتے ہین سوای عشق عورات کے اور سب شوق اونکی اچہی ہین

تجارت

ہزارہ لوگ باہر کے سوداگری بذات خود کم کرتے ہین اون کے ملک مین قابل تجارت تو بہای ہینے
تہان بزک پشمی ہر رنگ اور قالین رنگ دار عمدہ اور گلیم قسم اعلی اور جرم نمک جس سے نازک موزہ
اور بونٹ بنتی ہین طیار ہوکر باہر کے ملکون مین بہیجی جاتے ہین خصوص ایران مین اعلی قسم کی توپ
بزک بہت جاتے ہین چنانچہ ایک گماشتہ شاہ ایران کا واسطے خریدان توپون کے دنی ارنگی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

مین رہتا ہے روغن زرد اور مویشی بھی فروخت کرتے ہین بُرده ۵ اور دختر فروشی بھی ہوتی ہے مگر بسبب مخالفت مذہب سُنی مسلمانون سے باب تجارت کم کھولتے ہین بلکہ اگر کوئی آدمی ہزارہ افغانستان سے واپس آجاوے تو اوس پر بہت شبہ کرتے ہین کہ اہل سنت جماعت کا اثر اوسکو نہ ہوگیا ہو اگر کوئی شخص سعادتمندی سے سنی مسلمان اونمین سے ہوجاوے تو اوسکو سوای خوک اور سگ کے دوسرے نام پر کم بولتے ہین جو مسافر اونکے ملک مین جانا چاہے تو انگشتری اور سوزن اور مہرہ ہای سلیمانی اور جھوٹے زیور مونثات اور سرمہ دانی وغیرہ سامان تجارت جو عورات کے لایق کا ہو لیجاوے تو آرام سے جاویگا

معدنیات

ملک ہزارستان کے پہاڑ اکثر دروں مین جو چھوٹے ہین کم پہتر رکھتے ہین بلکہ اکثر چھوٹے پہاڑ جو وادیون کے بیچ ہین سرخ زردی مایل مٹی سنگ آہنی سے بنی ہوئی ہین اون پہاڑون مین اکثر اقسام کے معدن ہین **گوگرد تراک موميای سنگی سنگ سرمه نیلا طوطیا سرب** یعنی سیسا ہزارستان مین بی شمار خروار ہا معدن سے نکلتا ہے کان **کوپلہ** اور **مس** کی بھی اور دیگر ہر قسم کے معدنیات اوس ملک مین ہین مگر بسبب ناواقفی اور کم فہمی قوم ہزارہ بی تشخیص اور بی قدر ہین +

تعداد قوم ہزارہ

جیساکہ اوپر ذکر ہوا کہ قوم ہزارہ سلطان اور سردار کے ماتحت ہین ویسی ہی کل قوم کا حال نہین بعضون کا کوئی ہر دار نہین ہے اور وہ افغانون کی طرح خود سر ہین خصوصًا ایک بڑی قوم موسوم **گوشی** جو ہندوکش کی طرف آباد ہے وہ لوگ سلطان نہین رکھتے اور جو ہزارہ لوگ میدان متصل علاقہ مقر اور قرہ باغ وغیرہ **غزنین** سے غرب کی طرف اور نیز چاردیہہ کابل مین جو شاخ علاؤدینی ہزارہ آباد ہین اونکا رواج کچھہ تاجک کے موافق ہے - الفنسٹن صاحب تعداد قوم ہزارہ کی تخمینًا ساڈھے تین لاکھہ آدمی لکھتا ہے الا میری تحقیقات سے یہہ بہت تھوڑی معلوم ہوتی ہے مختلف روایات جو بہ نسبت تعداد قوم ہزارہ مجھکو حاصل ہوئین اونکا نتیجہ اور مطابقت پر غور کرنیسے یہہ بات لکھی جاسکتی ہے کہ اس قوم کی ذی روح تخمینًا دس لاکھہ سے کم نہین ہونگے ایک وسیع ملک پر پھیلے ہوئے ہین اور اونکے ملک کی ہوا کی تاثیر یہہ ہے کہ مرض چیچک مطلق نہین ہوتی +

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ذکر کیانی

قوم کیانی کے تخمیناً پانسو گھر افغانستان مین متفرق اور مغلوب قندہار اور نواح ہرات مین آباد ہین جو سیستان سے اوٹھکر اسمکان مین آئی کیانیونکا مورث اعلی کی تباد تھا مگر یہہ لوگ اپنا مورث رستم وستان بتلاتے ہین انمین سے ایک چھوٹا فرقہ معروف شیروانی اپنے تئین نوشیروان کی نسل سے سمجھتا ہے آزاد خان غارانی بھی شیروانی ایک مشہور آدمی ہے کیانی قوم کے کل آدمی مسلمان اکثر اہل تشیع اور کچھہ سنی بھی ہین اشراف اور نیک آدمی ہین اکثر پیشہ زراعت اور نوکری کا پیشہ رکھتے ہین اور اپنے تئین ہمسایہ پراونکا بہت اعتبار ہے لوہرانی مین ایک غلام حیدر خان کیانی نیکبخت اور معزز مہمان دوست آدمی ہے نہایت خوش طبع اور زیرک ہے +

مغل چغتہ

افغانستان کے ملک مین اس قوم کی تھوڑی گھر ہین اور متفرق مغلوبانہ گذران کرتے ہین علاقہ ہرات مین مختلف دیہات کی جمعہ کوہ متعلقہ جمشیدی تخمیناً ایک ہزار گھر ہوگا اور باقی کل افغانستان مین اس سے کم ہین مغلان ہرات آپسمین ترکی بولتے ہین مگر اوکو ان فارسی زبان باتین کرتے ہین اور دیگر مغل فارسی کہتے ہین ایک خاندان چغتہ مغل کا جو نسل تیمور سے ہے بمقام علاقہ واخذ ملک غزنین مین رہتے ہین بوقت حکومت اپنی قوم کے یہہ لوگ اس ملک مین بعض مغل رہگئے ہین صاحبان تاریخ دان کو معلوم ہوگا کہ قوم **چغتہ** مغل کی ایک شاخ ہے اور اپنے مورث چغتای خان ابن چنگیز خان کے نام سے چغتہ مشہور ہوے اور اسیطرح مغل ہے قوم ترک کی ایک شاخ ہین اور مغول خان ابن الغنجہ خان اپنے مورث کے اسم سے تسمیہ مغل کا پاتا ترک کی قوم **یافث** ابن نوح علیہ السلام کی اولاد سے ہے مغلان افغانستان اکثر رواج قوم تاجک برابر رکھتے ہین مگر خوراک اور پوشاک مین بہ نسبت اونکی زیادہ مکلف ہین +

قزلباش

اون ترکون مین سے ہین جو ایران مین معزز خاندان تھے وجہ تسمیہ قزلباش صرف سرخ کلاہ ہے بزبان ترکی قزل سرخ کو کہتے ہین اور باش سر کو اور چونکہ یہہ لوگ سر پر سرخ کلاہ رکھتے تھے اس واسطے مشہور ہوے ہم قزلباش ہوئی سوائی ترکون کے بعض دیگر قوم کے آدمی بھی قزلباشون مین داخل ہین اکثر شہرون مین رہتے ہین اور ہرات کی علاقہ مین دیہات مین بھی ہین کل افغانستان مین قزلباشون کا تخمیناً بیس ہزار گھر ہوگا جسمین سے بارہ ہزار گھر شہر کابل مین رہتے ہین اور قندہار مین محلہ توپخانہ اور محلہ علی زئی مین ہے کچھہ رہتے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہین اور باقی متفرق ہین خصوص شہر ہرات اور اوسکے نواح کی دیہات مین آباد ہین کابل مین نادرشاہ ایرانی اور احمدشاہ ابدالی کے وقت آباد ہوئے باقی لوگون سے علحدہ ہین عام فارسی بولتے ہین گو آپسمین اپنی قدیمی زبان ترکی کہتے ہین شیعہ مذہب ہین ریاست کابل مین محاسب اور مستوفی اور مرزا یعنی منشی اکثر یہہ لوگ ہوتے ہین پیشخدمت اور سوار ان ملازم اور بعض افسر اور صاحب وقار ہوتے ہین سوائے ان ہفت تیری کے جنمین سب فقر لباش داخل ہین کابل کے فقر لباشون کے جنکو غلام خانہ زاد کہتے ہے خاص شاخین ہین جیسا کہ چندول یعنی قلب کا فوج اور سیاہ منصور نام شاخ ہے اور جوان شیر ایک دلاورانہ القاب ہے اور مراد خانی کا اسم ایک درانی سردار کی تلبیح ہونیسی پایا اور افشار نام ایک شاخ کا ہے جس قوم مین سے نادرشاہ بھی تہا۔ فی الحال کابل مین فقر لباشیون کا زور ہے اور افغان اور فقر لباشیون کی باہم بسبب اختلاف مذہب دلی عناد ہے کبھی کبھی شیعہ اور سنی کا آپسمین تکرار بھی ہوجاتا ہے +

اوزبک

قوم اوزبک سے ترکستان پرہے افغانستان مین تخمیناً ایک سو کہر اس قوم کا ہوگا اوزبک شاخ ترک کی ہے ایک چھوٹا موضع علاقہ مقرر مین ہے جہان اوزبک رہتے ہین اور بعض دیگر جگہ مین بھی ہین پیشہ زمینداری اور تجارت وملازمی رکہتے ہین اور فارسی بولتے ہین +

حال قوم دیگان

یہہ قوم جو پہلے بہت شمالی اور مشرقی افغانستان مین آباد تہی اب صرف علاقہ کونٹر اور باجور بالا اور کچھ نغان مین ملتی ہین کونٹر مین وہ علیحدہ قوم ہے اونکے اوپر ایک سردار ہی قوم سید جسکو بادشاہ بھی کہتے ہین فی الحال سید ہابوجان بادشاہ رئیس کونٹر ہے اور ایک عامل امیر کابل کیطرف سے بھی واسطے وصول معاملہ مقرر ہے دیگان کی زبان وہ ہی جو بابر کی تاریخ اور طبقات اکبری مین لغانی زبان لکہی ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ دیگانی زبان مین اکثر سنسکرت اور فارسی اور بعضی پشتو کے الفاظ بھی ہین بہت الفاظ سنسکرت سے ملتے ہین اس سے پایا جاتا ہے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

دیگان ہندی نژاد تہے مگر ہندکیون سے کچھہ تعلق نہین رکہتے افغانستان کے لوگ غلطی سے دہقان کا دیگان سمجہکر تاجک اور دیگان ایک سمجہتے ہین مگر یہہ قول محض غلط ہی ہم اوپر لکہہ آئے ہین کہ تاجک بعد ظہور اسلام اسملک مین آئے ہین اور دیگان اونسے پہلے کے ہندو دہرم اس ملک مین آباد تہے +

ہندکی

لوگ مشرقی افغانستان کے جملہ اضلاع مین پہیلے ہوئے ہین اور سب ہندی ہین دریا سندکے مشرقی جانب سے آکر آباد ہوئے انمین سے ایک قوم موسوم جٹ پنجاب کی اکثر اضلاع مین زمینداری پیشہ مین اور بہت جٹ سندین بہی آباد ہین بلوچون مین اور دامان اور بنون اور پشاور کے ضلع مین بہے ہین بلوچستان مین اونکو جکدال بہی کہتے ہین ایک بڑی قوم موسوم جت سیستان مین بستی ہی ایک قوم موسوم اوڈ جو کالباغ اور اوس کے مشرق ملک مین بسے ہی اسکا لوگ بہی مشرقی افغانستان مین ملتے ہین اور اون لوگ اپنے آپ کو حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد سے سمجہتے ہین بہت مدت ہوئی کہ یہہ لوگ غزنین سے اوٹہکر دریا سندکی مشرقی ملک مین چلے آئے اور بعض آدمی اس قوم کے اوسطرف سے واپس افغانستان مین آئے وہ دریائے سندکی مشرقی طرف کے آنیسی ہندکی کہلاتی پراچی ایک اور قوم ہندکی کی بہت ہیوپاری ہین - کابل مین شاہجہان کے وقت کے ہندوستانی اور میراسی اور قوال ہندوستان کو جو اوس وقت باد ہوئے تہے اونکی اولاد بہت ہی کوجر یوسف زئی کے علاقہ مین کثرت سے ہین یہہ لوگ اپنی آپ کو شاخ قوم راجپوت کی سمجہتے ہین باجوڑ اور نینگرہار تک ہندکی ملتی ہین اور اکثر جگہ مغلوب اور افغانون کے ہمسایہ کیطرح گذران کرتے ہین انکی اصلی زبان ہندی کچھہ پنجابی کے موافق ہے مگر اکثر پشتو بولتی ہین +

ہندو

جملہ سلطنت کابل مین ملتی ہین اور مغرب غرب تک بعض بعض جگہ ہندو ملتی ہین اور مشرق پیکن ملک چین تک نظر آتی ہین افغانستان کی بڑی شہرون مین بہت ہین مشرقی افغانستان مین ان کی ایک دوگہر سے کوئی گاؤن خالی نہین ہوگا شہر کابل مین بہت ہین اور مغربی افغانستان کی دیہات مین کثیر ایک دوگہر ہونگے + دوکانداری دلالی صرافی زرگری کا پیشہ رکہتے ہین بعض زمینداری بہی کرتے ہین اکثر کتہری اور اسورے ہین اور کچھہ سکہہ بہی ہین افغانستان کی ہندوؤن نے بہت رواج ہندوستان کا چہوڑ دیا ہے ریش رکہتے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہین اور پوشاک کی طرز بھی اکثر اس ملک کی طرح ہوگئی ہے تنور کی پکی ہوئی روٹی کھاتی ہیں اور سموسی غسل کا بھی بہت فکر نہین رکھتی مغربی افغانستان کی ہندو سپاہی وضع اسلحہ بند ہوتی ہین قدیم ہندوون سے جو اس ملک کے ساکن قدیمہ ہے یہہ لوگ نہین ہین بلکہ یہہ پیچھے سے شاہان دہلے کے عہد مین اکثر ہندوستان اور پنجاب اور سندھ سے آکر آباد ہوئی پہلے وقت کے بت پرست ہندوون کا افغانستان مین پتہ موجود ہے غار کے شمال کی طرف آفاسرای کے متصل ایک غار ہے جسمین ایک برہمن موسوم گرگ تسپوی نے جو کرشن کے گھر کا تھا تپسیا یعنی زہد کیا اوس غار کو ہندو متبرک سمجھتے ہین لوہ گزہ مین مقام خوشی ایک چشمہ ہے جسکو ہندو تیرتھہ تصور کرتے ہین بسبب متفرق ہونیکے شمار کل ہندو سکنا افغانستان کا نہین ہوسکا اور نہ تخمیناً اطمینان کے ساتھہ لکھا جا سکتا ہے مگر ایسا قیاس ہوتا ہے کہ کل افغانستان مین تخمیناً ایک لاکھہ گھر سے ہندو زیادہ ہون گے مگر مغلوب اور متفرق اور لوگ ذلیل سمجھتے ہین +

سواتہی

اصل سواتہی بہی کبھی دیگان کہلاتی تہی دراصل بنیاد اونکی ہندی الاصل ہے ابتدا مین جہلم سے جلال آباد تک آباد تہی افغانون نے تدریجاً اونکو شمالی پہاڑون کی طرف ہٹا دیا سب سے پہلا ملک اونکا — **سواتہہ** اور **بنیر** تہا جو پندرہوین اور سولہوین صدی عیسوی مین قوم یوسف زئی نے اونسے لیا فی الحال سواتہی لوگ کچھہ علاقہ **پنکلی** ضلع ہزارہ کے اوپر کے پہاڑون مین آباد ہین اور کچھہ **سواتہہ** اور اُدیانہ کے نواح مین قوم یوسف زئی کے شامل مغلوب اور رعیتانہ رہتے ہین اور سواتہہ کے ملک مین اونکو فقیران کہتے ہین جسکا حال یوسف زئی کے ذکر مین لکھا گیا ہے فی الحال سواتہی لوگ پشتو بولتے ہین اور اپنی پہلی زبان یاد نہین رکھتے +

شلمانی

ابتدا مین کنارہ کرم پر رہتے تہے علاقہ **شلمان** جسکے سبب سے یا سم شلمانی مشہور ہوئی شلمان سے اوٹھہ کر **تیراہ** مین گئے اور وہان سے پشاور ہوکر پوشت نگر مین آباد تہے جہان سے پندرہوین صدی عیسوی مین یوسف زیون نے اونکو نکال دیا تب سلطان اُوَیس سواتہی نے اونکو بمقام **البہ ڈنڈ** علاقہ سواتہہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

مین جگہ دی جب سواتہہ یوسف زیون نے لیا تو شلمانی مغلوب قوم یوسف زی کے ہوگئی اب بہی کوئی لوہی یوسف زی مین ملتا ہی اور بطور ہمسایہ یعنی رعیت افغانان یوسف زی سمجہی جاتی ہین مگر ایسی قلیل ہین کہ نابود سمجہنے چاہئے شلمانی پورانی افغانون کی تاریخ مین دیگان کہلائے گئے ہین مگر یہہ رائے غلط معلوم ہوتی ہے +

تیراہی

چہیوین صدی ہجری مین تیراہی قوم مشہور تہی اور ملک تیراہ مین اونکا کامل غلبہ تہا بت پرست لوگ تہے اور مسلمانون کے جانی دشمن تہے سنہ چہہ سو ۶۰۰ ہجری مین سلطان شہاب الدین غوری نے اس قوم پر یورش کری اور جو قتل سے بچے اونکو جبراً مسلمان کیا خدا پاک کا شان ہے اوس کثیر قوم زمانہ پوتہے ایسی چہوٹی سی قوم مسلمان تیراہی قوم شنواری کوہ ملک مین رہتی ہے اور صرف اس سبب سے قابل ذکر ہے کہ اونکی زبان علحدہ ہی اور اوس زبان سے پایا جاتا ہی کہ سنسکرت سے نکلی ہے مگر بہت الفاظ پشتو کے بہی اوسمین شامل ہین +

کشمیری

لوگ بہی شمالی افغانستان سے لیکر کابل اور قندہار تک متفرق ملتے ہین اور ایسا معلوم ہوتا ہی کہ سختی اور تنگی کی ایام مین اپنا اصلی ملک کشمیر چہوڑکر بطور مزدور و رہیو پاری اس ملک مین چلے آئی غیر مشہور اور مغلوب غریب لوگ ہین اکثر پیشہ شالی کوفی اور طباخی شال شوئی خیاطی چکن دوزی شالباقی اور دلالی دولی برداری اور جوالی وغیرہ کرتے ہین بعضون کو اپنی زبان یاد ہی اور جو سواتہہ اور باجور اور لغمان مین آباد ہین وہ پشتو بولتے ہین غریبی کی حالت مین نہتہ انکیر مخلوق ہے +

قوم کرد

موکری اور ریکادو قوم کردون کی جو کردستان سے آئی ہین شہر کابل اور اوسکی نواح مین آباد ہین کردستان ہمیر ایران و روم کے واقع ہے کچہ ٹہیک تعداد ان کی معلوم نہین ہے مگر کہتے ہین کہ افغانستان مین تخمیناً تین ہزار گہران قوم کے ہونگے۔ مترجم مالکم صاحب کردستان مین تہا تو اوس نے قوم موکری کا قصہ لکہا ہی اوسمین درج ہے کہ انمین سے کوئی کابل کو گئی تہی مگر نہین معلوم کب اور کیون گئی فی الحال بہی بعضے آدمی قوم ریکا سے کردون کی زبان بولتے ہین اور بڑی دلاور قوم ہی شہر کابل

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

مین متصل دروازہ لاہوری ان کا محلہ ریکا خانہ مشہور ہی پیشہ سپاہ گری کا شوق رکھتے ہین بعضے زمینداری بعضے دکانداری کرتے ہین

قوم لیزگی

نہوڑ جو گہر لیزگی بھی ہین جو کوہ قاف سے آئے ہین نادرشاہ ایرانی انکو لایا اور فرہ مین آباد کیا +

ارمنی

ہر ایک ملک مین جہان نت کی امید ہے ارمنی جاتے ہین مشرقی ملکون مین بھی ہین افغانستان مین بھی چند گہر ہین گہر پشاور مین اٹک مین کہکا بای کے شہر مین اور آٹھ گہر ہرات مین سنے جاتے ہین عیسائی مذہب ہین اور انجیل اور کتاب عہد عتیق بزبان یونانی رکھتے ہین انگریزی نہین جانتے اور افغانستان مین یہہ لوگ خان کہلاتے ہین اور نیمور خان ارمنی کی دختر محمد اعظم خان فرزند امیر دوست محمد خان کے گھر ہے +

قلماق

جنکو افغانستان مین قلماق بھی کہتے ہین قلماق کی بڑی قوم تاتار مین رہتی ہے اور اکثر تاتاری قلماق بت پرست ہین افغانستان مین تیمور شاہ سدوزی بلخ سے لایا تھا اور اوسکی گارد اردلی تھی اب ہزارہ سے گھراون کے باقی ہین +

حبشی

اکثر بلقہ سے لائے گئے ہین اور مسقط کی بندر سے خرید ہوکر بطور غلام فروخت کئے گئے ہین اور سدوزی بادشاہون کی گارد بھی تھی حبشی غلامون کے وفاداری مشہور ہے اور اسیطرح اون کے بدشکلی بھی افغانستان کی بڑے شہرون مین خصوص ہرات مین انکی بہت گہر ہین کل افغانستان مین قریب دو سو گھر کے حبشی ہونگے سب مسلمان مگر زیادہ شیعہ ہوگئے ہین اکثر آزاد ہین بعضے غلام بھی ہین +

یہود

قوم بنی اسرائیل کی شاخ ہی افغانستان مین تخمیناً چالیس گہر یہود کی ہین پانچ گہر شہر کابل مین اور باقی ہرات مین رہتے ہین اور سوائے اپنے پرانی مذہب پر قائم ہین عبرانی زبان مین توریت اور زبور رکھتے ہین اور پیشہ اونکا شراب کشی اور بعضی سوداگری بھی کرتے ہین سرخ رنگ اور خوب چہرہ آدمی ہوتے ہین پوشاک اور خوراک افغانون سے مطابق ہی روشنہ کو متبرک سمجھتے ہین مسلمانون کو بموجب قاعدہ اہل اسلام سلام علیک کہتے ہین +

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بلوچ

بلوچستان بلوچون سے پر ہی اونکی واسطے علیحدہ کتاب چاہیے افغانستان جنوبی مین بلکہ کابل مین بہی بعضے بلوچ رہتے ہین جو سوداگری اور ملازمی کا پیشہ رکہتے ہین ضلع ڈیرہ غازیخان مین بلوچ آباد ہین ارادہ ہی کہ بلوچستان کی ایک علیحدہ کتاب بنای جاوے +

رینہ اقوام جو اپنی اصلی ملک کے نام پر مشہور ہین

سوای اقوام مندرجہ بالا کے سیستانی - کرمانی - برجندی - قائینی مشہدی اور دیگر لوگ ایران کے جو مجملاً فارسی بان بہی کہلاتے ہین اور کاشغری اور اندرابی و بدخشانی بہی افغانستان مین ہین مگر چونکہ یہہ متفرق لوگ بہت تہوڑی ہین اسواسطے ان کا زیادہ ذکر کرنا ضروری نہین ہی اور یہہ لوگ مسلمان ہین ایرانی اکثر شیعہ اور باقی سنی ہین ایک اور قوم موسوم سلغری کی بہی چند گہر متفرق ہین جو کبہی ایران مین مشہور ہوگذری ہی اور طبقہ سیوم سلاطین اتابکان ایسی شاخ سلغری مین سی تہا ۵۴۳ ہجری مین مظفرالدین ابن مودود سلغری مسند آرای شیراز کا ہوا اور بماۃ ایش خاتون دختر اتابک سعد آخری رئیس قوم سلغری کی تہی جسکی ساتہہ منگو تیمور ابن ہلاکو خان نے نکاح کیا اور حکومت سلغریہ کی ختم ہوئی ایش خاتون مظفرالدین کی نہم پشت مین تہی +

دولت شاہی

ایک اور قوم موسوم دولت شاہی افغانستان مین متفرق ہی اکثر قضاۃ اور مفتین اس سے ہوتے ہین اور معتبر سمجہی جاتے ہین تخمینا دو سو گہر کل افغانستان مین ہون گے بعضے تجارت کرتے ہین اور کچہہ زمینداری بہی مین مشہور ہی کہ غلام تہی اور احمد شاہ نے اونکو دولت شاہی کا خطاب دیا اور وہ خود اپنی نسبت قریش کہتے ہین الا قاضی خیل پشاور اس فرقہ مین داخل نہین ہین یہہ دولتمند اور ہوشیار گروہ قاضی خیلان پشاور قوم افغان شاخ منڈر شعبہ اتازی سے ہین قوم اتازی ملک یوسف زی مین علاقہ سیوم ابدود مقام - اور کچہہ کوہ مہابن کے شمالی کنارہ مین آباد ہی پشاور کے قاضی خیلون سے بعض خاندان معزز اور دولتمند چلے آتے ہین - فی الحال قاضی نصراللہ جان خلف قاضی غلام قادر خان اور قاضی فضل قادر خان اور قاضی سعداللہ جان مشہور آدمی ہین قاضی سعداللہ جان آخری جنگ پنجاب مین جنرل نکلسن صاحب کے پاس کتاب خود مستند از سرکار انگریزی رہا +

حال کافر سیاہ پوش

اگرچہ یہہ عجیب قوم افغانون کے ملک ہی علیحدہ ہے مگر چونکہ کوہ ہندوکش مین ایسی موقع پر آباد ہی کہ اونکی جنوبی حدود

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

افغانون کی ملک سی ملتی ہین اور بعضے اونمین سے مسلمان ہوکر افغانستان کی شامل ہوگئی ہین اس واسطے ان کا حال مناسب سمجھکر جستہ
حاصل ہوسکا درج کیا جاتا ہے کافرون کا ملک کوہ ہندوکش کے شکم مین واقع ہے کافرستان کی شمال بدخشان اور مشرق
فاشغار اور مغرب اندراب اور خوست جو بلخ کے متعلق ہین اور کوہستان کابل جنوب علاقہ باجوڑ اور کونہار ولغمان وغیرہ حدود
افغانستان ہین ان حدود کے اندر کافرستان ہے اور اوسکی سب پہاڑ برف گیر ہین اور دیودار وغیرہ عمارتی چوب کے درختون کے
جنگل سے لدی ہوئی ہین گرچہ چھوٹی گزر پیغز زمین کی وادی مین جنمین بہت انگور باغی جنگلی پیدا ہوتی ہین اور کچھ غلہ بھی کاشت
ہوتا ہی اور مویشی اور رمہ کی چرائی کے کام بھی آتی ہین غلہ گندم اور جو پیدا ہوتا ہے اونکی پہاڑ بکریون کی رمہ سی پر معلوم
ہوتی ہین اور سخت ہین راستی صرف پیدل آدمی کے گذر کی لائق ہین اور راستی پر ندی اور دریا گذر فی پڑتی ہین جنکی
اوپر شہتیر طویل رکھکر گذرگاہ بنائی ہوئی ہے اونکی اکثر گانون پہاڑ کی سلامی پر بنی ہوئی ہین ایک مکان کا چھت دوسری
لہر کا صحن یا کوچہ ہے کافرون کا نام اس قوم کو مسلمانون نے دیا مگر ایسا مشہور ہوا کہ اب وہ لوگ جب اپنی قوم کا تصکرہ
ہین تو وہ اپنے تئین کافری کہتے ہین اور شاید معنی لفظ کافر سے ناواقف ہین وہ اپنا مورث اعلی **گورا شی** بتلاتے
ہین اور مسلمان اونکو عرب قریش سمجھتے ہین کافر کہتے ہین کہ جو قوم لمنی کا کل کہتے ہین اور شراب پیتی ہین اونکو ہم بھا
سمجھتے ہین اونکے پاس کوئی کتاب نہین اور نہ نوشت خواند جانتے ہین اس سبب سی اون کی پورانی تاریخ صحیح نہین ملسکتی اور
نہ اونکی اصلیت اور قومیت کی ٹھیک صحت حاصل ہوسکتی ہے وہ کہتے ہین کہ مسلمانون نے شروع احمدی اسلام مین ملک
قندہار سی اونکو خارج کیا اور تدریجاً شمال اور شرق کی طرف ہٹتے گئے اور **کابل** کی وادی سی سند تک آکر آباد ہوئے
جب اسلک مین بھی غلبہ اسلام کا ہوا تو شمال کی پہاڑون مین رفتہ رفتہ وہان جا آباد ہوئے جہان اب آباد ہین وہ
کہتے ہین کہ پہلی چار قوم ہے **کاموز ہلار سلار کاموج** نمین اول الذکر مسلمان ہوگئین چوتھا
اپنے وطن سی ہلا وطن ہوکر ان پہاڑون مین چلے آئے الغرض انکی اپنی قول سے بھی صحت اصلیت نہین ہوسکتی اور
دیگر لوگ بعضے ان کو ذریات ضحاک تازی کی نسل سے سمجھتے ہین اور بعضے قریش اور بعضے گریک یعنی یونانی جو
سکندر اعظم کے بعد اسلک مین آباد اور حاکم ہوئے تھے اونکی نسل سے بتلاتے ہین گرچہ موافق اطمینان کے ساتھہ
اس معاملہ مین کچھہ رای نہین دیسکتا مگر حالات موجودہ اور شکل شباہت اور بعضے دستورات اس قوم اور اونکی زبان
سی جسکا مفصل حال آئندہ آوے گا ایسا قیاس ہوتا ہی کہ یہہ کافر لوگ گریک یعنی یونانی جو باختر حال مشہور

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بافغانستان وغیرہ کے ملک مین آ ہی ہے اونکی نسل سی ہونگی اور اوس وقت کے اہل ہنود کی شمولیت سی غلط ملط ہوکر
متفرق مورثون کے اولاد سی ایک قوم پیدا ہوگئی ہی اس کافرستان کے کافر کسی ایک مورث کی اولاد سی نہین
ہین اور نہ ایک قوم کی شاخین ہین بلکہ علیحدہ علیحدہ اپنے نام سی ہر ایک شاخ مشہور ہے مسلمانون نے مخالف مذہب
کہنے کے سبب سی سب کو مجمعًا کافر نکا نام دیا اور اونکو تور ینے سیاہ کافر اور سُوُر یعنی سرخ کافر کے
خطاب سی صرف بباعث رنگ جسمی اور پوشاک مشہور کیا یعنی سیاہ کافر جنکو کافر سیاہ پوش بہی کہتے ہین سب
سیاہ پوشش کی جو بکری کی کہال سے بناتے ہین اس نام پر مشہور ہوئے اور چونکہ اونکی رنگ جسمی سرخ اور سفید ہے
اس سبب سی سرخ کافر اونکو مسلمان کہتے ہین اس قوم کا حسن اور خوب صورتی مشہور ہی سفید اور سرخ
رنگ پورا قد فراخ چشم سیدھا ناک یونانی چہرہ خوش اندام شکری چشم بائیل سیاہی اکثر بیضاوی اور خوش نقش
چہرہ ہوتا ہے اونکا ملک خوب سرد ہی زمستان مین برف اور سردی بہت ہوتے ہے گرامین انگور پک جاتے
ہین اونکی مختلف اقوام کی نام جسقدر دریافت ہوسکی ذیل مین درج کئے جاتے ہین سوکوئی تری
کُوما کمبیر کٹار بیرہ گلی چنیش دُمڈو ویلی وای کامہ کوشتہ
وینگ وای کاموجی خواہ کاموزی کمتوز جو نصف بدخشان کی طرف شمالی
حصہ کافرستان مین رہتے ہین ور نصف لغمان کی طرف جنوبی حصہ مین آباد ہین اور امنی
سنتو نشی جمکہ اشکامک پرُونی ٹیونی پونور دیمش خلم
ایرت ہرن سنیہ وَاما چونیا خواہ چومیا امنشور پشاگری کستوز پیم
اور نگ سیہ میچیاشی منڈی گل وغیرہ اور اونکی بڑی دیہات جو مولف کو معلوم ہوسکا اون کے نام
یہہ ہین کامدیش علاقہ کا نام ہی اور اوس علاقہ کا بڑا گانو مشہور باسم کامدیش ہی جسمین بانسوکھ ہون وَایگل کمیہ
چنیمی امیش دیش جامج کیگل نسی کرام کٹار گلای گل رچگل سُونندیش
دُونیگل پندیش دیری گاواچی جامیش منج گل ولی گل وغیرہ ان اسماء
سی معلوم ہوگا کہ اکثر قوم کی نام پر ملک اور دیہات کا نام کہا گیا ہی اور طرز نامون کی پرانی ہندی یعنی سنسکرت زبان کی ملتی ہی جیسا
کہ اکثر انکی دیہات اور علاقہ کی نام کے اخیر مین لفظ دیش آتا ہے جو بلا تغیر سنسکرت کا لفظ ہی علی ہذا القیاس لفظ گل شاید ہرکا ہم جنس ہوگا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اور گرام کا لفظ بھی ہندی ہی ایسا معلوم ہوتا ہی کہ ابتدا مین جبلپور کے کنان ورہ نوٹ اور دیگر وہ بات کو جو ہندوکش سے جنوب کی طرف اور علاں آباد بلکہ نگر پار جنوبی تک کا فرقوم سے تھے چنانچہ **کامہ** اور **کوشتہ** اور **راجگل** وغیرہ نام پورانی وقت کے تا ہنوز تنگمرار اور جنیر کی نواح مین مشہور ہین جب مسلمانون کا زور ہوا تو بعضے لوگ مسلمان ہوگئے اور بعضے شمالی طرف ہٹ گئے اور باقی ملک کو مسلمان افغانون نے بزور شمشیر اپنی قبضہ مین کرلیا اور پایا جاتا ہے کہ لغمانی اور دیگان اور پشائی جو اب مسلمان ہین اور ہندوکش کی جنوبی ڈھلان مین رہتے ہین اور تیراہی بھی پہلے کافر تھے پیچھے سے مسلمان ہوئے +

کافرون کی زبان

نہ ہندو سمجھتے ہین نہ افغان نہ اوزبک مختلف جگہ کے کافر لوگ کئی زبان بولتے ہین مگر سب مین اونکے الفاظ ملتے ہین بیچ اس زبان کی ہندی معلوم ہوتی ہی اور سنسکرت کی بہت الفاظ اوسمین آتے ہین اور ایسا پایا جاتا ہی کہ یونانی اور اسکیتین اور سنسکرت اور بہاشہ وغیرہ مل ملاکر ایک عجیب بولی بن گئی ہی کہ جو اور ملک کے لوگ نہین سمجھ سکتے اور یہہ لوگ بیس تک شمار کرتے ہین بجای سیکڑون کے اور اونکا ہزار جسکو وہ بھی ہزار یاد رکھتے ہین بیس کو ڑی یعنی بیست نوسر کا ہوتا ہی جو مدار اصل چار سو ہی لغمانی یا دیگانی زبان بھی کچھ ایسی ملتی ہی اور پشائی زبان اکثر کافرون کی زبان سے مطابق ہی عرب کی زبان کے الفاظ بالکل اونکی زبان مین نہین پائے جاتے ہندی الفاظ کے زیادہ ہونیکا سبب یہہ معلوم ہوتا ہی کہ بعد زوال سلطنت گیک اور اسکیتین سب ہم مشرب ہونیکے جو یونانی اور تاتاری اور ہندو بت پرست تھے سب خلط ملط ہوگئے اور سب تابع رہنے راجہاے پنجاب اور ہند کے سنسکرت اور بہاشہ کے الفاظ اونکی زبان مین زیادہ ہوگئے جو اوس وقت تمدن تک بولی جاتی تھے اخیر مین ایک فہرست ان کی زبان کی بعضے لفظون کی درج کیجاویگی +

مذہب

انکا مذہب کسی اور مذہب سے مطابق نہین معلوم ہوتا اور کوئی تحریری کتاب یا دستور العمل مذہبی نہین رکھتے گرچہ **خدا** پاک کو ایک سمجھتے ہین جسکو کامدیش کے رہنے والے **امرا** اور سوکوی کے لوگ **ذاکن خواہ ذوکم** کہتے ہین مگر مشرک اس حد تک کہ اونکی نی شمار بت ہین جنکی وہ پرستش کرتے ہین اور اونکو بھی خدا کہتے ہین اعیاذاً باللہ اور یہہ بت اون کی اجداد کی نام اور یادگار کی واسطے بنای جاتی ہین اور وہ کہتے ہین کہ سابق مین یہہ ہمارے بزرگ تھے اور شاید اسی ہماری شفاعت مانگینگے یہہ لوگ قیامت سے منکر ہین اور مرنیکے بعد وہ قیامت سمجھتے ہین اور یہی مرنا بہشت یا دوزخ کے حصول کا ذریعہ ہے دوبارہ زندگی کے معتقد نہین اونکی معمولی کوئی عبادت نہین ہے بجز قربان کرنے بتون کے جسکی واسطے کوئی وقت معین نہین ہے یہہ لوگ سب سے اچھا کام مہمانداری

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اور نجات سمجھتے ہین اور یہہ ہی ذریعہ دخول جنت کا سمجھتے ہین بہشت کو وہ اپنی زبان مین برہی لاکا کہتے ہین اور دوزخ
کا بڑی ڈکر بولا نام رکھتے ہین اونکی بت اکثر لکڑی کے اور بعضی پتہر کے ہوتی ہین بعضی مرد کی صورت اور بعضی عورت کی کوئی
بت سوا کوئی پیدا ہوتا ہی سب ہو تو ایسی آسان طریق تیار ہی بتون کی تعداد اونکی بتون کی بہت ہی مگر یہہ ایک قوم ہے
باہر دوسری قوم مین متبرک نہین سمجھی جاتی کامدیش کے بڑی بتون کا نام یہہ ہی پہلا بکیش جو پانی کا اختیار دار بت
سمجھتے ہین دوسرا مانی جسنے پوتھی یعنی ہندیا خرابی کو جہانسے نکال دیا ہے تیسرا مترز جو تہا آرم پانچوان پرسو
چھٹا کیس ساتوان پیراوک جو ساتھہ بہائی سوتی کے بدن کی درخت زرین کے سامنے بموجب اعتقاد کفارہ
لیتے آٹھوین پرن نوین کوشی جو پہلا آدم کی زوجہ یعنی اماں حوا کا بت سمجھتے ہین دسوین دسانی بیشر کی
عورت گیارہوین دوہی بارہوین سوریہ سجو اور تیرہوین اشنی اور سو کوئی کے بڑی بتون کا نام ماندی
مریٹ مترا سوریہ نی اندر جی جو شاید اندریا اندرا ہندو بت ہوگا معہ ہندوستانی لفظ جی کے اونکے
بعضی بتون کا نام سداشیو کی طرح ہوتی ہین اور مترسول یعنی سہ دانہ بھی اونکی بعضی بتون کی تہہ مین ہوتا ہی
جو ہندون کی سداشیو کی بتون کی مطابق ہی غرض کہ انکا مذہب اور زبان مین بہت الفاظ سنسکرت کی موجود ہین مگر قیاس نہین کرتا
کہ یہہ قوم کبھی ہندو دھرم ہوئی ہو کیونکہ یہہ لوگ گائی کا گوشت بہت کہاتے ہین اور بتون پر خون چڑہاتی ہین خصوص قربان
اور پرستش کے وقت گائی کا خون بت پر ڈالتی ہین یہہ فعل ہندون کے مذہب مین کبھی جائز نہین تہا اور بالکل مخالف ہے
لوگ بیان کرتے ہین کہ اونکی پرستش کے وقت آگ کا موجود ہونا لازم ہی اور جب بت کی سامنے قربان کرتے ہین تو آگ کو جلاکر اوس آگ کے
اوپر بت پر کاہن اور گوشت گائی وغیرہ کا اور میدا اور شہد ڈالتی ہین بت کا پوجا کبھی باہر میدان پر ہوتا ہی اور بعضے وقت گہرون مین چھپکر
انکا پوجا ہے کہ آگ کا موجود ہونا پوجا کے وقت ضرور ہی مگر خاص آگ کی واسطے کچھہ ادب نہین کرتے اور ہمیشہ بمثل گبر آتش پرستون کے
آتش احتیاط نہین کہتے اونکا مذہبی پیشوا البطور راہب کے ہوتا ہی اور قربان کے وقت وہ نامزد ہتا ہی اور صورتی عہدہ ہی مگر اونکا اختیار کچھہ
بہت نہین ہوتا اور سوای نام کی سایر الناس سے کچھہ فضیلت طبعی نہین رکہتا ہی یعنی مچھلی کو خراب سمجھتے ہین مگر اور کسی جانور کا گوشت
ناپاک نہین سمجھتے مگر سک اور گربہ کو نہین کہاتے باقی ہر جانور کا گوشت کہاتے ہین جو ملک گائی کا گوشت اور خرس یعنی ریچھ کا لحم بہت
پسند کرتے ہین جانور جب کہانی کے واسطے مارتے ہین تو کوئی رسم ذبح کی نہین ہی صرف اوسکا ہلاک کرنا مطلوب ہی اپنے بتون کو
دوغان یا دگان یعنی ضیافت بھی کہتے ہین اور جب بت کے سامنے گائی یا بھیڑی کو قربان کرنا چاہتے ہین تو صرف تیر سے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اوسکی گردن الگ کردیتے ہین اگرچہ یہہ قربان اونکی مرضی پر جب چاہین ہوسکتا ہی مگر علاوہ اسکے ایام مقررہ بھی ہین خصوصاً شروع اپریل مین دس روز تک اونکا تیوہار رہوتا ہے اوس تیوہار مین گائی اور ہر قسم کا خانگی جانورون کے سامنے قربان کرتے ہین یہہ لوگ مہادیو کا نام جانتے ہین جو ہندوؤن کا مشہور دیوتا ہے اس تیوہار پر اسپین بڑی ضیافتین کرتے ہین ایک دن کا فرلوگ خاکستر ایک دوسرے پر پھینکتے ہین جیسا کہ ہندو ہولی پر گلال وغیرہ اسپین ڈالتے ہین اور ایک تیوہار پر اون کی لڑکے چیل کے چراغ چوب کو آگ لگاکر پھیراتے ہین اور آخر ایک بت کے سامنے لیجاکر پھینک دیتے ہین اور وہان اونکو جلنے دیتے ہین دوسری روز اور یہہ عجیب رسم ہے کہ عورات گانو سے باہر متفرق جنگل وغیرہ مین پوشیدہ ہوتی ہین اور مردونکی تلاش کرتے ہین جب دیکھہ لیا تو وہ عورت لکڑی سے اوس مرد کو مارتی ہی مگر جب مرد نے اوسکو پکڑ لیا تو پھر اوس مرد کے ساتھہ جاتی ہے بعضے کہتے ہین کہ اس رسم مین جس مرد کے ہاتھہ جو عورت آجاوے وہ اوسی کی ہوجاتی ہے +

دستورات

مذہبی طریق اوپر لکھے گئے ہین مگر علاوہ اوسکے دیگر رسمیات عجیب بھی قابل تحریر ہین +

ولادت

جب فرزند پیدا ہوتا ہے تو اوسکو مع والدہ اوسکی ایک مکان مین جو اس کام کے واسطے گانو سے باہر بنا ہی لیجاتی ہین اور وہان چوبیس روز تک رکھتی ہین اس چوبیس روز تک عورت نفاسہ کو ناپاک سمجھتی ہین اور اسی سبب سے اوسکو گانون سے باہر نکالتی ہین جب چوبیس روز گذر گئی تو والدہ اور بچہ کو غسل دیتی ہین اور پہر گاذی بجاذی نامچی کے ساتھہ گانون مین واپس لاتے ہین اور جب فرزند کا نام رکھنا چاہتے ہین تو اوس بچہ کو والدہ کے سینہ کے ساتھہ لیجاکر اوسکے آبا اجداد کے نام چند پشت تک لیتے ہین جس نام پر اوس نے والدہ کا پستان پکڑ کر دودھ پینا شروع کیا وہی اوس کا نام رکھتے ہین اگر فرزند مونث ہو تو اوسکی والدہ اور دادی پردادی کا نام لیتے ہین اونکے عام نام مردان کے یہہ ہین چندلو دیمو ہزار بستی تیونرز میرک بدیل گرمباش آنرر ورناس پنجولہ لیمک کوہنکی چودر ڈیڈینگ ترنیو پلنگ کمر زوری اوڈوڑ عورات کے نام اسطرح کے ہوتے ہین میان کی جونبلی مالی دلیری جنوکی سپای زوری بیاس پاگلی پگوکی مالکی اوراذی ان نامون سے معلوم ہوگا کہ مثل اہل ہند کے انکی محاورات مین علامت تانیث اخیر اسم مونث یای معروف ساکن ماقبل مکسور ہوتی ہے +

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

شادی

عمومًا تیرہ برس سے تینتیس برس کی عمر تک مرد اور پندرہ سولہ برس کی عمر مین عورت شادی کرتی ہین عروسی شروع ہوتی ہے اس طرح پر کہ مرد خواستگار اول ایک بزرگ یعنی بکری لیکر اوس گھر جاتا ہی کہ جس سے شادی کرنیکی درخواست ہو جب اوس دختر کے باپ یا وگرنی فروہ بکری لیکر کہانیکی واسطے مار ڈالی اور کہالی تو گویا اوس بکری کے قبول کرنیسے یہہ مفہوم ہوا کہ اوسنے ناطہ اپنی دختر کا اوس شخص کو دینا قبول کیا اور اگر وہ بکری واپس کردی تو اوس سے مراد انکار ہی اور وہ دختر بھی قبل از ملاقی بزرگ رضامندی یا نارضامندی ظاہر کرنیکی مختار ہی جب اس عجب طور سے قبولیت دینی ناطہ کی ہوگئی تب وہ مرد اپنی گھر مین واپس جاکر جہیز یا رچہ جات جو افغانون کے ملک سے آتی ہین اور کچھہ زیور حسب مقدور معہ سامان خوردنی والدین عورت کی گھر بھیجتا ہے اوس سامان سے وہ رات جشن مین گذرتی ہی دوسری روز مرد یعنی داماد عورت کی گھر مین آتا ہی اور عروس کو وہ پوشاک پہناتی ہین جو اوس مرد نے بھیجی تھی عورت کا باپ ایک ریشمی رومال اور کچھہ زیور دیکر اپنی دختر کو دیتا ہی اور ایک گاو اور بشرط مقدور ہونے کے غلام بھی داماد کو دیتا ہے پھر عروس پاپیادہ اپنی گھر سے باہر نکلتی ہی اور اوسکے پشت پر ایک ٹوکری ہوتی ہی جسمین کچھہ میوے اور چار مغز شہد کے ساتھہ تیار کیا ہوا۔ اور اگر گھر دولتمند ہی تو ایک چاندی کا پیالہ شراب کی پینے کے واسطے بھی اوسمین رکھتی ہین وہ نازنین عروس ایسی حالت مین خرامان شوہر کے گھر تک جاتی ہے غلام گانوکی لوگ اوسکے ساتھہ گاتی بجاتی ہوی جاتی ہین چند روز بعد اوس عورت کی باپ کو داماد کیطرف سے اپنی دختر کا شیر بہا ملتا ہے جسکی تعداد بحسب اوقات تین تینتیس گاو تک ہوتی ہی سوا اسکے اور کچھہ رسم نکاح یا کاج کی نہین ہے اور راہب یعنی ملا بھی ہمیشہ اوبھی اس معاملہ مین کوئی رسم نہین کرتا عورات تمام گھر کا کام کرتی ہین اور زمین کو بھی حلبہ رانی کرنا اونکا ذمہ ہے بلکہ لوگ کہتے ہین کہ ایک بیل کے ساتھہ دوسری عورت حلبہ کشی کا کام بھی دیتی ہے ایک مرد چند عورتین رکھہ سکتا ہی پردہ داری کی رسم مطلق نہین ہی گرچہ زنا کے واسطے کچھہ سزا بطور ناخوشی گاؤ مقرر ہی لیکن زنا کو کچھہ سخت جرم نہین سمجھتے شوہر دار عورات زنا اسی کم پرہیز کرتی ہین الا دوشیزہ عورت اگر اپنی شوہر کے پاس باکرہ نہ پہونچے اور شب زفاف مین شوہر کو علامت بکری نہ معلوم ہو تو بڑی بدنامی والدین دختر اور اوس تانہ تما دوس کی ہوتی ہے بلکہ ایسا سنا گیا کہ شوہر اوسکا اوسکو والدین کی گھر واپس پہونچا کر خواہان واپسی اپنی مال کا ہوتا ہی سوای عورتون کی دولتمند کافر لوگ مونث اور مذکر غلام بھی رکھتے ہین یہہ غلام بھی سب کافر ہین مسلمان غلام اس سبب سے نہین ہین کہ جو مسلمان لڑائی مین کافرون کی ہاتھہ مین پکڑا جاوی تو اوسکو مار ڈالتے ہین یہہ غلام بعضے اپنی ہموطن مخالف کی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

لڑائی مین پکڑے گئے اور بعضے چوری کرکے لاتی ہین مگر اکثر اپنی رعیت کی لوگون سے ہوتی ہین جنکو **باری** کہتے ہین لفظ باہی جملہ پیشہ ور اور اجلاف قومین اور غلام داخل ہین بزعم اونکے کچھہ عیب اور عجب نہین ہے کہ اختیار کرے آدمی کمینہ ور لوگ از قسم باہی کے اولاد خود پکڑ لیوے یا مسلمانون کی کرانہ بطور غلام بیچ ڈالین جو غلام اور دیکر باہی اپنی قوم مین رہتے ہین اونکا گذارہ اچھیطرح ہوتا ہے مگر وہ بمثل **سیال** یعنی اشراف مساوی کفو والون کے نہین سمجھے جاتے اور رذیل جانتے ہین +

غمی

کافر لوگون کے کفن دفن کے دستور مین بہ نسبت اور لوگون کے بہت فرق ہی اور وہ اپنے مردہ کو نہ آگ مین جلاتے ہین نہ زمین مین دفن کرتے ہین جس وقت آدمی مرجاتا ہی تو اوسکی نعش کو اوسکا سب سے اچھا کپڑا پہناکر چارپائی پر لٹاتے ہین اور اوسکے پاس اوسکی ہتیار رکھی جاتی ہین اور میت کے خویش اقارب اوسکی چارپائی جسپر نعش ہی اوٹھاکر پہراتے ہین اور باقی گانون کے لوگ اونکے ساتھہ ناچتے ہین اور غمی کا گانا گاتے ہین سب مرد مسلح ہوکر جنگلی شکل بناتے ہین اور عورات نوحہ اور گریہ کرتی ہین تھوڑی دیر کے بعد میت والے چارپائی زمین پر رکھی جاتی ہے اور مونثات اوس پر روتی ہین آخر ایک چوبی تابوت مین نعش کو بند کرکے اوس تابوت کو کسی پہاڑ کے سر پر زیر سایہ کسی درخت کے یا کسی اور اچھی جگہ جنگل مین رکھدیتے ہین اوسکے بعد ہمیشہ بطور خیرات کھانا دیا جاتا ہے اور ایک دفعہ سال مین میت کی برات اوسکی یاد داشت کی واسطے دعوت کرتے ہین اور کچھہ کھانا باہر رکھا جاتا ہی واسطے روح مردہ کے اور اوسکا نام لیکر پکارا جاتا ہے واسطے آنی اور کہانی کے ہمنی اوپر لکھا تھا کہ یہہ لوگ اپنے بزرگون کو نام کے بت بناکر سمجھتے ہین کہ بعد مرنے کے بھنے دیوتا ہوجاتے ہین ان مین ایک اور سبیل بھی دیوتا بن جانیکی بزعم خود ہے وہ یہہ ہی کہ جو شخص بعد مرنیکے دیوتا ہونا چاہی وہ اپنی زندگی مین ایک دروازہ رہستہ عام کے قریب بناوی یہہ دروازہ سادہ ہوتا ہے اور اوس پر چار شہتیر اور چند کڑیان ہوتی ہے اور کسی فایدہ عام یا خاص کے کام کا نہین ہی مگر اوسکی بنانی والے کا بڑا نام ہوتا ہی اور یہہ عزت اور اعتقاد اوسکا اصل نہین ہوتا جب تک وہ ایک بڑی دعوت گانو والون کو نہ دیوی اور یہہ ہی سبب ہی کہ اسطرح دیوتا کا اعتقاد بعد مرنے اپنے کے حاصل کرنیکو واسطے کم آدمی جرات کرسکتے ہین اونکی تعزیت کا ایک اور عجیب بیان سماعت مین آیا ہے وہ یہہ کہ جب کوئی شخص کسی آدمی کے پاس جسکا کوئی خویشتر

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

مرگیا ماتم پرسی کے واسطے جاتا ہے تو ماتم خانہ مین اہل تعزیت کو پاس ہوچکرا اپنی ٹوپی سر سے اوتار زمین پر پھینک دیتا ہے اور پھر اپنی پیش قبض نکالکر اور اوس ماتم زدہ شخص کا ماتھہ پکڑکر اوسکا ماتھہ اور اوس گھر کے کرہ مین تھوڑی بہت پانی کو بی کرکے چلا جاتا ہے اگر یہہ رسم تعزیت کے صحیح ہے اور سب ماتم پرسی والے ایسطرح کرتے ہین تو اوس ماتم شخص کو علاوہ غم مرگ خویشاوند اپنی جان کا غم مقدم ہوگا گویا اپنی اقربا کے مرگ سے بیزار ہوتا ہے واے بجان ماتمداران پیر ضعیف البنیہ کہ جنکی کمر پہلے ہی سے دہری ہے +

حال حکومت

کافرون کی قوم مین کوئی حاکم نہین ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اونمین کوئی عدالتی مثل مجسٹریٹ وغیرہ نہین ہے سب معاملات دولتمند اور معتبر لوگ صلح کی طور پر فیصلہ کرتی ہین جو اونسی نہو سکی وہ فریقین دشمنی اور زور کے ساتھہ دربموجب بدلہ لینے سے فیصلہ کرتے ہین اور مثل افغانون کے بدل یعنی معاوضہ لینے کا دستور انمین نہین ہے اور بدلہ اور انتقام لینے مین سخت بیباک واسہین اپنی قوم کے معتبران اور کلان تران کو بزبان خود سائونہاش کہتے ہین مگر اونکا اختیار بہت تھوڑا ہے اور وہ جو جنوبی جزو کے کافر مسلمان ہوگئے ہین اونکے معتبران ذخان کا لقب افغانونسے لیا ہے +

پیشہ

کافر لوگ سوای زمینداری جو قلیل ہے اور عورتین کرتی ہین اور مالداری اور کوئی پیشہ نہین کرتے اونکا مال اکثر مویشی اور غلام ہین خصوص بکری بہت رکھتے ہین اور اکثر پہاڑ اونکی بکریون کے رمہ سے پر نظر آتی ہین بعضے دولتمند کافرون کے آٹھہ سو سے زیادہ بکری اور تین سو سے زیادہ گائی ہوتی ہین اونکی مادہ گاو پست قد اور بہت شیردار ہوتی ہے اکثر زرد اور ابلق سرخ و سفید ہوتی ہین اوس نسل کے مادہ گاو ان کو اچی کہتے ہین اور اونکی ملک سے فروخت کو واسطے افغانستان شمالی مین آتی ہین گھوڑا بالکل اونکے ملک مین نہین ملتا اور خچر اور گادیش بھی نہین ہے +

پوشاک

سیاہ پوش کافرون کی پوشاک بکری کی چارسیاہ چرم سے بنتی ہے دو چرم سے گلو پوش سینہ و ازمثل کنگ ببریش کرتا آستین طویل تا بزانو بناتی ہین اور اکثر اوسکو موداطرف اوپر کرکے پہنتے ہین اور اس گلو پوش کا نام بزبان خود گیتاک کہتے ہین اور باقی دو

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

چرم سے تاہ بند بمثل کہا کرہ کو تاہ انار کی مگر پہرتی ہین اور یہہ سب ایک چمڑہ کی پٹی سے بند کرتے ہین سر برہنہ رہتی ہین جب تک ایک مسلمان کو نہ دیکھین سر کے بال اکثر کاٹتی ہین سوائے ایک کاکل طویل کے جو سر کی چوٹی مین ہوتی ہے اور بعضی رعنا جوان سوائے کاکل کے کلغی یا کیشوی رکھتی ہین اور بعضی محاسن نخدان کو چھوڑکر باقی ریش غذا رین اُدرت کو نتاش سے نکال ڈالتی ہین اور محاسن زنخدانی اکثر پانچ چھہ انچ تک لمبی رکھتی ہین دولتمند اور وہ لوگ جو مسلمانون سے غیر ہیں رہتی ہین اوس **گیتاک** یعنی عمومی تہا کو نیچے ایک قمیص کرباس کا پہنتے ہین اور گرم موسم مین اگر پوشاک کرباسی میسر ہو تو اوسکو استعمال مین لاتی ہین عورات ہمیشہ طویل قمیص پہنتی ہین اور جب کام پر یا جنگل مین جاتی ہین تو وہی چرمی لباس پہر لیتی ہین دولتمند لوگ بکری کا چرم پہنتی ہین کرباس اور سیاہ جت اور اون کا بنا ہوا کپڑا کام مین لاتی ہین اور بعضی سفید کمل اوڑھتے ہین جو تا شعار مین مثل ہی پہکبل کا نہ ہی سر لگا کر کہا گرہ پلین کیطرح زانو تک پہونچتی ہی اور پہر پیٹی یا رسن سے باندہ دیتی ہین اور پائجامہ کرباس کا ہوتا ہی مگر اکثر سیاہ جت اور اون کا کوہستانی لوگون کی طرح باز و پہنتے ہین اور پاپوچی بہی ہوتی ہے شوقین لوگ جیسا کہ قمیص پر اسیطرح بعضی دیگر ہا رچہ جات پر بہی سیاہ اور سرخ اون کا کام کرتے ہین اور برف کے وقت **چامُوش** نام ایک خاص وضع کی پاپوش ہمطرز مُسّی کی پا مین رکہتی ہین ورنہ اکثر پا برہنہ رہتی ہین البتہ لڑائیکے وقت لڑنے والی آدمی ایک قسم کے چھوٹے اور چست بونٹ سفید چرم کے پہنتی ہین عورات کی پوشاک مین مردان کی پوشاک سے تہوڑا فرق ہے مونثات سر کے بال گوندہ کر سر کے اوپر باندہ دیتی ہین اور بعضی دونون طرفون کی زلفین کو طرفین مین گوندہ کر اوپر کیطرف لپیٹ دیتی ہین گرچہ برہنہ سری کچہہ عیب نہین سمجہتی مگر گوندہی ہوئی بالون کے اوپر چہوٹی سے ٹوپی پہنتے ہین اور اوس ٹوپی کے گرد چہوٹی دستار بہی بعضے رکہتے ہین تاکتخدا عورتین بطور علامت دوشیزگی کی ایک سرخ ڈوری سر کے گرد لپیٹتی ہین بعضی چاندی کا اور اکثر پیتل اور قلعی کا زیور پہرتی ہین اور کوڑی اور مہرہ بہت پسند کرتی ہین جس عورت کی باپ نے مسلمان مارا ہوگا وہ دختر اپنی سر مین کوڑی یعنی خرمہرہ وغیرہ سیپ یعنی صدفی کی چیزین آراستہ کرتی ہے اور مسلمان کش کا فر کے سوا اگر کسی اور کی دختر ایسا کرے تو اوسکو منع ہے اور سزا دیجاتی ہے مرد اور عورت دونون کان اور گلو اور ہاتہہ کا زیور رکہتی ہے مگر سوگ یعنی ماتم داری کے وقت اوتار دیتی ہین مرد جس وقت بالغ ہوجاتا ہے تو بہت خرچ اور ضیافت سے زیور پہرتا ہی +

خوراک

اس قوم کی خوراک اکثر پنیر اور مکہن اور شیر مورو ٹی اکثر گندم اور جو کی ہے گوشت ہر قسم کا بہت کہاتی ہین مگر نیم پختہ صحرائے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جانوران سی گوشت خرس یعنی ریچھ اور اسطرح حیوانات سی گوشت گاو بہت پسند کرتی ہین بکری کا گوشت بہت کہایا جاتا ہے بلکہ بچہ دان بزبھی کہاتی ہین مرغ خانگی یعنی خروس اون کے ملک مین مطلق نہین ہوتے اونکا میوہ چار مغز انگور سیب بادام اور زرد آلو اور یخمن باغی اور جنگلی بہت ہین عناب بھی ہوتی ہین کہانا کہانے سی پیشتر کچھ نہ کچھ میوہ اور اکثر وقت شروع کرنے سی پیشتر شکر کرتے ہین سب مرد اور عورت بہت شراب پیتے ہین بلکہ انکو رکی اس شیر خوار طفل کو بھی پلائی جاتی ہے اونکا شراب عموماً دو قسم کا ہی سرخ رنگ اور پھیکا رنگ اور یہہ ہر دو قسم بادہ خام انگوری ناہی اور بہت سالون تک اچھا رہتا ہے اور تیز ہوتا ہے اور اسکی بنانیکی ترکیب یہہ ہی کہ ایک اچھی قسم کے

مٹی کے برتن مین انگور کو پاون سے ملکر اوسکی رس یعنی شیرہ نکالتی ہین اور اوس رس کو خم لمبی گلی مین ڈالکر اور سرپوش کر مضبوط بند کرکے انبار سرگین یا زمین مین کوٹہ کے اندر دالدیتی ہین اکتالیسوین روز وہ قابل نوشیدن ہوجاتی ہے مگر بعضی خم سالہا تک رہتی ہین جتنا یہہ شراب کہنہ ہوتا ہی تیز اور سرخ رنگ ہوتا ہے اور اچھا سمجھتے ہین اور بعضی لوگ خام شیرہ انگور سے بطور مربہ دو شاب کیطرح ایک قسم کا بناتی ہین کہ وہ بھی بہت تیز ہوتا ہے یہہ لوگ شراب چاندی کے پیالے سے نوش کرتے ہین اور یہہ پیالہ اپنے سب اثاث البیت سی قیمتی سمجھتے ہین جب کہانا کہاتی ہین تو اوس وقت شراب پیتی ہین اور گہرون سے باہر در ختون کے نیچے نامی نوش مین مشغول ہوتی ہین اور زمستان مین اکثر نوبت بنوبت ایک دوسری کی ضیافت اور جشن اور بزم کرتے ہین اس طرحکی بزم اور ضیافت کو زبان خود زینیگ کہتی ہین گرچہ اس شراب خوری مین اونکو سرور اور نشہ بہت ہوتا ہے مگر آپسمین تکرار نہین کرتے کہانیکے وقت مذکر اور مونث علیحدہ علیحدہ تہتی ہین شہد اور شراب اور سرکہ بہت پسند کرتے ہین +

مہمان داری

کافر لوگ بہت مہماندار مخلوق ہے جب کوئی مسافر آدمی تو بعض ساکنان گانو اوسکو لینیکے واسطے گانون سے باہر آتی ہین اور مہمان کو معہ اوسکے اسباب کے ہمراہ لیجاتی ہین جب مہمان گانو مین پہونچتا تو اوسکو لازم ہے کہ سب بڑے لوگون کے پاس ملاقات کو جاوی اور ہر گہر مین جہان وہ جاوی اوسکو کہانا اور پلانا چاہتی ہین +

وضع مساکن و طریق نشست و برخاست

اس قوم کے گہر لکڑی سے بنائی جاتی ہین اور اکثر اون گہرون مین تنہ نباتی یا زینہ خانی بھی ہوتی ہین جنمین

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

لوگ پنیر اور روغن زرد اور شراب اور سرکہ رکھتے ہین سوای اصلی دیہات سکونت کے وہ لوگ پائندے
بھی پہاڑون کے بیچ رکھتے ہین اور ایلاق کی طور پر اکثر وہان جاتے ہین اپنی زبان مین ہندی کو **اشال**
کہتے ہین جب موسم برف باری قریب آتا ہی تو **قشلاق** کے طور پر اپنی اصلی دیہات کو واپس آتے ہین
گرچہ اون کے دیہات مین کوئی عام مہمان خانہ نہین ہے، ورنہ مسقف حجرے کے طور مکان شستگاہ
عام ہے الا یہ مسقف مجمع و نشستگاہ عام کی جگہ کو جہان بہت سے پتھر بطور مونڈہون کے نصب ہوتے
ہوتی ہین اور چرمی مونڈہی بچھے ہوتے ہین اور بزبان خود ایسی جگہ کو **دستل** یا **اساکام**
کہتے ہین گرچہ چوکی میز نہین ہے مگر مونڈہے چرمی اور کانیون کے ہر گھر مین ہوتی ہین ایک بڑی
اونچی ترپائی آہنی بجائی میز کے آگی رکھہ اور اوس پر کھانا چن کر اور سب مونڈہون پر گرد بیٹھہ
کھانا کھاتے ہین کافر لوگ کچھہ بباعث طرز اپنی پوشاک کے اور کچھہ بلحاظ ہونے دستور کے مثل دیگر **ایشیائے**
لوگون کی زمین یا فرش پر نہین بیٹھہ سکتے اور اگر زمین پر بیٹھین تو **یورپین** کی طرح پانو پھیلا دیتے ہین
اونکی پلنگ لکڑی سے بنتی ہین اور مونڈہی کانیون سے بنا کر خام چرم بکری کا اوس پر چڑہا تے ہین ٭

لہو و لعب

کافر لوگون کو کام سے بہت فرصت ہے شکار کرتے ہین مگر بہ نسبت افغانون کی بہت تھوڑا سب طرح کی کھیل
اور لہویات سے ناچنا اور گانا بہت پسند کرتے ہین ناچ کو اپنی زبان مین **ناٹ** کہتے ہین اور ناچنے کی
جگہ کو ڈرنگو بولتے ہین جو اکثر تختہ چوبی زمین پر لگا کر ایک مدور جگہ ناچنے کی واسطے بناتے ہین گرچہ بعضی وقت
مرد اور عورت ایک جا **اَتن** یعنے گھومر کی طرح ایک ناچ ناچتے ہین جو بہت جلد حلقہ وار جا بجا بدلنے والے
گرد پھر کر باجہ کی تال پر پانون اور لہنگا تہہ آگے مارتے ہین ایسے ناچ کے وقت مرد و زن کی دست اندازی
بدعتون کی کچھہ باز خواست نہین ہوتی مگر اکثر مرد اور عورت علیحدہ علیحدہ ناچتے ہین اور مونث اور مذکر
ناچ مختلف قسم کے ہین مردون کا ناچ یہہ ہی کہ باجہ والے کے گرد حلقہ باندہ کر کھڑے ہوتے ہین اور ایک پانو
دہرا کر تین دفعہ ایک پانو سے کودتے ہین اور چوتھی جگہ تال کی جگہ اوٹھایا ہوا پانو زمین پر مارتے ہین اور
عورت لہنگا تہہ شانون پر رکھہ کر تال کے ساتھہ پانو مارتی ہین اور گرد پھرتی ہین ناچنے کے ساتھہ گاتی بھی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہین — اونکا باجہہ ایک وضع کا دہل جو کم آواز ہوتا ہے اور دو تارہ بہی ہوتا ہے جسکو بہت شوق سے بجاتی ہین اور مرد لوگ ناچنے کے وقت اپنا تبر جنکی ہاتہہ مین لئے ہوئے سر پر پہیرتے ہین +

خانگی عداوت

پسمین کبہی کبہی دشمنی ہوجاتی ہے خصوصہ معاوضہ اور انتقام گیری کے سبب سے ایسی دشمنی پشت ہا پشت قائم رہتی ہے اور ظاہر اور پوشیدہ جہانتک ہاتہہ پہونچے دشمن کو نقصان پہونچاتے ہین اور دشمن قوم اور خاندان کو نقصان جان اور مال اور اسباب چورالانے سے کچہہ پرہیز اور کوتاہی نہین کرتے لیکن اگر حاضر لڑائی کے وقت ایک دشمن دوسری مخالف کے سینہ پر بائین طرف بوسہ دیوے تو پہر دشمنی رفع ہوجاتی ہے اور بوسہ دینی سے یہہ مطلب ہے کہ دوست کا دودہ پیا ہے اور دشمنی کو دل سے نکالدیا ہے وہ دوسرا شخص سینہ پر بوسہ دینی والے آدمی کے سر پر بوسہ دیتا ہے اور یہہ آپسمین دوست رہتے ہین مرنے تک اور یہہ آسان طریق صلح کا کرچہ باہم اونکی دوستی پیدا کرنیکی واسطے کافی ذریعہ ہے لاسبب غیرت جبلی اس طریق کو سوا بے نہایت ضرورت اور لاچاری مغلوبانہ کی کم اختیار کرتے ہین +

باہر کی دشمنی

کافرون کے سخت دشمن مسلمان ہین خصوص اونکی جنوبی حدوں کے افغان مسلمان اور مشرقی والی قاشقاری اور کافرستہہ مسلمان کشی کی تدابیر مین کوئی امر فروگذاشت نہین کرتے اور مسلمانون کو ساتہہ شدید دشمنی رکہتے ہین اگر مسلمان کو پکڑلیوین تو زندہ نہین چہوڑتے اپنی سرحدی قومون سے باہر لڑنے کے واسطے نہین جاتے جب اونکے ملک پر مسلمان لوگ غلام پکڑلانے کے واسطے حملہ کرتے ہین تو وہ بہی مقابلہ اور بدلہ لینے کے واسطے لڑتے ہین چند دفعہ مسلمانون کی بہت فوج نے جمع ہوکر اونکے ملک پر حملہ کیا ۱۸۹۵ء میں برس تخمیناً گذرے ہین کہ مسلمانون نے بڑی تیاری سے کافرستان پر جہاد کا ارادہ کیا بدخشان کا خان اور قاشقار کا بادشاہ اور کونہار کا نیس اور باجور کا بازہ اور چند خان یوسف زئیون نے صلاح کرکے بمعہ اپنے اپنے جمعیت کے کافرون کے ملک پر یکجا ہوکر حملہ آور ہوئے کرچہ وہان تک انتظام اچہا رہا مگر کافرون کی ہجوم سے وہان نہ ٹہہر سکے اور بہت نقصان اوٹہاکر ہٹائے گئے کرچہ بعد اوسکے اس قدر کثیر لشکر مسلمانون کا جمع

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہوکر اونکی ملک مین نہین گیا مگر اکثر اطراف سے مسلمان جہاد اور غلام پکڑلانے کی نیت سے جمع ہوکر اونکی ملک مین جاتے ہین
اسطرح کی یورش اگر ناگہان اور بی خبر کیجاوے تو فایدہ ہی ورنہ اگر اون کو پہلے سے خبردار اور مستعد پاوے
سے مسلمانون کو اون کے پہاڑون مین شکست ہوجاوے تو کچھ ٹھکانہ نہین لگتا کیونکہ راستے درآمد برآمد
کے نہایت تنگ اور دشوار گذار ہین خطرہ کے وقت کافر لوگ کسی اونچی کوٹل پر دیدہ بان بطور قراول
مقرر رکھتے ہین جب دور سے وہ دشمن کا لشکر آتا دیکھتا ہی تو واسطے اطلاع اور تیار ہونے اپنی قوم کے وہ قراول اوس اونچی جگہ ایک
بلند ہوان پھونک دیتا ہی جس سے کافر لوگ غنیم کے آنیسے خبردار ہوکر لڑائی کے واسطے موقع مناسب پر جمع ہوکر حملہ روکتے ہین یا جو
افغانون کی خصوصیت قومیت وغیرہ ذہابت سے کافرکہار اور گنیز وغیرہ کے مسلمان کردی ہین اور فی الحال غزن خان یوسف
زئی سردار ابھی اونکے دربار ہی اور قاشقار اور چترار کی طرف سے بھی متواتر اوپر حملہ ہوتے ہین مگر مطلب عام نہین ہوتی استقدر کہ
بڑی ہوشیاری چالاکی مستعد سپاہی ہونے زمین کا نازونکا اسلحہ ایک کمان ہے ساڈھے چار فیٹ لمبی اور اوسکی زہ چرمی ہوتی اور سبک
چوب خدنگ اور پکانی کا جسپر لوہے کا سوصبہ ہوتا ہی اور اس آہنی سوصبہ پر زہ پیکان کو بعضے وقت زہر کی پان دیتے ہین اپنی رہا
تیر کمان کو شائٹ مونڈھی کہتے ہین ہمیشہ ترکش مین رکھتے ہین اور تیر چلانے مین ایسی مہارت ہوتی ہی کہ ایک گھنٹہ مین
تین چار تیر علیحدہ علیحدہ انگلیون مین پکڑکر چھوڑتے ہین اور اونکا چلایا ہوا تیر نشانہ مارنے اور کام کرنے مین اکثر کامیاب ہوتا ہے
اور ایک کٹار بھی ہوتی ہے اور ایک طرح کا چھوٹا دوسری طرف کمر کی باندھتے ہین اکثر اوقات پنہری آگ لگانے کی معہ ایک پلیتہ
جو کسی درخت کے پرست سے بناتے ہین پاس ہوتا ہی بندوق کا کام بھی اب افغانون نے سیکھ لیا ہے ورنہ اسلحہ آتش بار اس
قوم مین بمثل پرانے وقت کی قومون کے نہین ہے بعضے وقت اپنے مخالفون پر حملہ کرنیکو واسطے دور تک جاتے ہین اور اس کام کو وہ
لائق ہین کیونکہ چالاک اور سبک ہوتے ہین جب بھاگتے ہین تو کمان کی زہ ڈھیلی کرکے کمان سمیت کو دونی کی مدد لیتے ہین اور اوسکے
ذریعہ سے دور تک کود جاتے ہین دولتمند لوگ لڑائی کے وقت اپنا سب سے اچھا کپڑا پہرتے ہین اور بعضے سیاہ ڈوری جسمین
خرمہرہ منسلک ہوتے ہین سر پر باندہ تے ہین اور ہر ایک خرمہرہ جو اوس ڈوری مین ہوتا ہی ایک مسلمان
لشی کی علامت ہے یعنی جتنے خرمہرہ ہونگے اتنے مسلمان اوس کافر نے مارے ہونگے وہ خرمہرہ فی مسلمان مارنیکی
علامت ہی اور اسیطرح ایک پٹی بطور کمربند کے باندہی جاتی ہے اور اوس مین ٹلی یا زنگولہ لگاتے ہین اور وہ بھی علامت
ہے فی ٹلی ایک مسلمان مارنیکی لڑائی پر جاتے ہوئے گاتے ہین اور اس جنگی گیت مین چرخی ہی چرخی ہی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

مہارج کے لفظ بہت آتے ہین اور جب دشمن سامنے ہوا تو سب اشپاک یعنی شیطان مارتے ہین اور ایک گانا گاتے ہین جسمین یہہ کلمہ بہت آتے ہین اوشرو اوشرو ایسے وقت مین سب مخالفون کو قتل کرتے ہین الا کوئی مسلمان بہی بچ کر کسی کافر کے سینہ پر بوسہ دینے کی موقع تک پہونچ جاوے تو محفوظ رہسکتا ہے الا اگر کوئی کافر حسب رسم ملک خود لڑائی مین مغلوب ہوکر مسلمان کے سینہ پر بوسہ دیوے تو بہی قتل سے نہین بچتا انکی لڑائی لاورثہ ہے مگر استقلال کامل نہین رکہتے مسلمان کشی کی ترغیب کے واسطے بہت کچہہ رسمیات تحریر کیجاتی ہین جبتک مسلمان کوئی جوان کافر نہ مار لیوے تو وہ کبہی بانتین نہین کرسکتا سر سے برہنہ رہتا ہے اور تیوہار اور شادی اور ضیافت مین اوسکو پشت پیچھے ہاتہہ کرکے کہانا دیتے ہین اور اپنا تبرزین ناچ کے وقت سر پر نہین پہیر سکتا جن کافرون نے مسلمانون کو قتل کیا ہے اپنی دست اونکو اس فخر کے حصول کی مبارک دیتے ہین اور اوس وقت سے بعد اونکا حق ہے کہ ایک چہوٹی ٹوپی سر خ اونکے سر پر رکہین اور نومی ناتہہ کی ناچ پر ہر ایک مسلمان کش کافر ایک پگڑی باندہتا ہے جسکے بیچ ایک خوش رنگ طایر کے پر رکہتے ہین اور جتنے مسلمان جسنے مارے ہون اتنے پر رکہتا ہے اور اپنی کمر بند مین اتنی ہی تلی لگاتا ہے اور اوسکی مختار اپنے سر مین خرمہرہ وغیرہ گوندہا تے ہے جنہون نے بہت مسلمان مارے ہون اونکی دروازے کے سامنے ایک بڑی لاٹہی چوبی نصب کرتے ہین اور اوسمین چہید کرکے جتنے اوسنے مسلمان شہید کئے ہون اوتنی میخ اوسمین لگاتے ہین اور اگر مسلمان کو زخمی کیا ہو تو ایک حلقہ بطور انکو ٹہی اوسمین کہینچتے ہین جب لڑائی مین اسطرح کوئی مسلمان پکڑا جاوے تو اول اوسکو قید رکہتے ہین اور پہر ایک بڑی ضیافت کی تیاری کرکے اوس مسلمان قیدی کو انتظام اور شادیانہ کے ساتہہ قتل کرتے ہین یا اپنی بڑی بت کے پاس لیجاکر بطور قربان شہید کردیتے ہین بعضے وقت مسلمانون سے صلح کرتے ہین جتنا عجیب دستور اون کی لڑائی کا ہے اوتنا ہی عجب دستور اونکی صلح کا ہے ایک بکری کو مارکر اوس کا دل بہونتے ہین اور اوسکو آدہا خود دانت سے کاٹتے ہین اور وہ آدہا نصف مسلمان کو دیتے ہین اور دونو فریق پہر دل کی جگہ کو دانت لگاتے ہین اور بعد اس رسم کے پہر صلح پختہ ہوجاتی ہے اگرچہ بباعث ہمیشہ لڑائی کے مسلمانون کے ساتہہ اونکی سخت دشمنی ہے اور کافر لوگ سنگدل قوم ہے مگر اکثر اوقات مہربان اور بلا نقصان ہین اور خوش مزاج آزاد مخلوق ہے مسلمانون پر بہی مہربانی کرتے ہین جب مہمانون کی طور پر رکہین ✦

تجارت

کافر لوگ سوداگری کی شوق نہین رکہتے بلکہ ایسی مخلوق ہے کہ باہر کے ملکون سے اونکو کچہہ واقفیت نہین ہے اپنی ہمسایہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ممالک سی باجوڑ اور کونڑ اور قاشقار اور بدخشان کا نام جانتے ہین مگر اونکی ماہیت سی واقف نہین اپنی ملک سی
روغن زرد و پنیر مادہ گاو اچھی بکری بربری اور کرک یعنی پشمک برعکس سی کابل مین عمدہ پشوینہ تیار ہین اپنی ملحقہ
علاقہ جات افغانستان مین بھیجتے ہین اور غلام اور کنیز کافری بھی فروخت کو واسطے آتے ہین اور افغانستان
شمالی مین کافرون کی ملک کا تحفہ بھی ہی گرچہ اپنی اولاد کو کافر مسلمان کو ہاتھ نہین فروخت کرتے مگر احتیاج کے
حالت مین ہاری یعنی ادنی فرقہ سی آدمی بطور غلام بھیجدیتے ہین دوسری جگہ کا فرستان سی چوری کرکے یا اپنی
مخالف کے قوم سے زوری پکڑ کر بھی بھیجدالتی ہین کافری کنیز کا قدر بسبب حسن خداداد کے بہت ہی اوسکی بدن کا حصہ
حسن اور جوانی پر ہے اس لحاظ کو خیال مین رکھکر ایک سو سی دو سو روپیہ تک فروخت ہوتی ہین مذکر غلام اس سی
بہت ارزان ہین مادہ طبعی انکا تربیت پذیر ہوتا ہی گرچہ اپنی ملک سی وحوش کی طرح آتے ہین مگر نوخیز آدمی تربیت
کی زور سی جلد عقلمند اور خوش اخلاق سلیقہ دار ہوجاتے ہین خصوص نوخیز کافری عورتین افغانستان مین جسکا ہاتھ
بطور غلام آتی ہین اپنی کدبانو سی زیادہ جوہر دکھاتی ہین باہر کے ملک سی کرباس جاوی تو کافرستان مین زیادہ
فایدہ ہے خصوص سرخ رنگ کا کرباس گویا اونکے آگے کمخواب ہی اور نمک کی خرید مین دو چند روغن زرد دیتے ہین اور
خرمہرہ وغیرہ اشیا بنجارہ کی وہان بہت خواہش ہے مگر باہر کا تجارہ بدون ذمہ واری کسی کافر معتبر کے بیخطر
اونکی ملک مین نہین جاسکتا ٭

○

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

فہرست بعض الفاظ زبان کافری مع ترجمہ اردو

لفظ کافری	ترجمہ اردو	لفظ کافری	ترجمہ اردو	لفظ کافری	ترجمہ اردو
ایمز	خدا	وا	پہاڑ کوہ	گا	بیل نگاہ
آؤ	پانی آب	ڈرنکو	جائی قضائے ہو وطن	گدا	گدہا خر
آسے	آگ آتش	ڈلو	آسمان	گل ملہ	دریا
اچینمہ	بخ	دنیا	دنیا	گلولہ	میدان دشت
ازہ	تالاب حوض	ڈوگم	اللہ خدا	گوا	کہوڑا اسپ
استری گا	مادہ گاہ	ڈیرانہ	میوہ	مانس	چاند ماہ
اشٹمن	درخت	دامنو	ہوا باد	مہنیارہ	بادل ابر
اشٹنے	تر	ڈپلا	پسر بیٹا	نانٹ	ناچ رقص
بورہ	بھائی برادر	ڈپلی	دختر بیٹی	واش	برسنا بارش
پتال	زمین	زم	برف	والی	کوسفند
پشکا	چوپان	زوان	زمستان	وستمک	بہار بیج
پولک	بجلی برق	سنوسی	بہن خواہر	وسرو	بکری بز
تارہ	ستارہ	سوی	سورج آفتاب	وشونٹ	نابستان
تپے	گرم	سہی	شیر	یزہ	سبز
ترکیاس	گرجنا رعد	شانٹ منڈکو	تیرو کمان	یوز	سبزی
تن	گھاس	شنوڑی	خزان تیرماہ		
چی	صحرا	شوان آ	نہر		

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تیسرا حصہ

تاریخ و حالات خاص ضلع بنون کے بیان مین

تمہید

واضح ہو کہ بنون شروع عملداری سرکار سے ایک تحصیل متعلق ضلع ڈیرہ اسمعیلخان کی چلا آتا تھا ماہ جنوری ۱۸۵۹ء کو ضلع کیمہ نوٹکا بجای اوسکے بنون علیحدہ ضلع مقرر ہوا اور چار تحصیل اس ضلع کی متعلق کی گئین اول تحصیل بنون دوسری لکی مروت تیسری عیسی خیل چوتھی میانوالی اور چونکہ زمانہ ماضیہ مین بعہد عملداری افغانی وسکھان بھہ ہر چہار پرگنہ بجای خود علیحدہ ضلع سمجھے جاتے تھے اور انکا آپسمین قبل از سلطنت انگریزی کچھہ اشتمال یا تعلق نہین رہا بلکہ ہر پرگنہ مین جدا جدا قوم بہ اوقات مختلف آکر قابض ملکیت ہوئی اور راہ رسم و رواج سکنہ ہر ایک پرگنہ مغایرت تام رکھتا ہے اسواسطے تاریخ خاص ہر ضلع کی ایک سلسلہ مین لکھنی سے مطلب فوت ہوتا تھا بدین نظر اس حصہ کے پانچ باب پر تکمیل کی گئی پہلے باب مین ہر چہار پرگنہ کی تاریخ خاص اور پرگنہ وار اقوام سکنہ کا شجرہ نسب و تاریخ اور کیفیت پرگنہ درج ہوئی پانچوین باب مین تاریخ عام اور اذکار جو بطور کلیات کل ضلع کے متعلق تھی لکھی گئی الله

جغرافیہ

یعنی سطح زمین کا بیان اس موقع پر ابتدا مین کیا جاتا ہے - اس ضلع کے مغرب مین کوہ وزیری جو حدود سلطنت سے باہر ہے مشرق مین سرحد ضلع شاہ پور علاقہ مٹھہ ٹوانہ اور کچھہ ضلع جہلم تحصیل تلہ گنگ شمال مین مغربی حد سے لیکر کنارہ راست دریای سند تک علاقہ کوہ خٹکان متعلق ضلع کوہاٹ اور کنارہ چپ دریای مذکور سے کچھہ حد علاقہ کہبڈ ضلع راولپنڈی سے ملتی ہے جنوب مین ضلع ڈیرہ اسمعیلخان کے حدود واقع ہی طول مین مغرب اوس موقع سے لیکر جہان رود کرم پہاڑ سے میدان پر نکلتا ہے مشرق مین حد ضلع شاہ پور تک ۹۰ میل اور اوسط عرض شمالا و جنوبا کچھہ اوپر ۴۰ میل کل سطح اسکی تین ہزار چھہ سو ۳۶۰۰ میل مربع ہی بموجب انسان شماری ۱۸۶۸ء جملہ دو لاکھہ چھہتیس ہزار دو سو ۲۳۶۲۰۰ اٹھاون آدمی بستی مین جسکی حساب سے فی میل ۶۵ آدمی کی آبادی پڑتی ہی اس ضلع کا بڑا حصہ جسمین تین پرگنہ بنون خاص لکی مروت عیسی خیل واقع ہین دریای سند سے مغرب کوہپایہ کوہ سے گہرا ہوا ہی خصوص درہ تنگ جو عیسی خیل اور

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

لکھی مروت کو حد پر رو د کورم شامل عام سے نز دیک ہی اوس پہاڑ سلسلہ کوہ خٹکان وکوہ شیخ بدین کا ملحق ہوتا ہی بنون اور مروت کا پرگنہ پہاڑون کے حلقہ مین بطور دون اونچی جگہ سی مدور میدان معلوم ہوتا ہی دوسرا چھوٹا حصہ دریائی سندہ سی جانب مشرق واقع ہی قبل ازماہ جنوری ۱۸۵۹ء متعلق ضلع لیہ تہا جب وہ ضلع شکست ہوا تو تحصیل میانوالی شامل ضلع بنون کی گئے اس پرگنہ کے حصہ جنوب و مشرق مین تہل اور شمال مین سلسلہ کوہ سکیسری اونچا ناہموار زمین مغرب مین دریائی سندہ ہی گرچہ بنون کی ضلع کا بڑا حصہ پہاڑون سے روکا ہوا ہی مگر کل آبادی اور مزروعہ رقبہ اوسکا سوای علاقہ بہنگی خیلان میدان پر واقع ہی سب سے اول قسم کی زرعی اراضی پرگنہ بنون مین ہے جسمین سیرابی دود کورم کے سبب سی اعلی قسم کے پیداوار حاصل ہوسکتی ہی لکہی مروت کی شرقی اور جنوبی حصہ مین اور بنون کی پرگنہ مین تہل وزبردان احمد زئی کی ریگستانی زمین ناہموار ہی جسمین زراعت کندم و نخود اول قسم کے افراد سی پیدا ہوتے ہی اس ریگ کی تاثیر بموسم گرما تا بش آفتاب مین گرم اور شب کو ہوا خنک ایسی سردی چلتی ہے جو سخت زمین والونکو کم نصیب ہوگی پرگنہ عیسی خیل دریائی سندہ کے کنارہ راست پر واقع ہی شرق مین دریائی مذکور مغرب و شمال مین سلسلہ کوہ خٹکان وکوہ میدان جنوب مین علاقہ پنیالہ ضلع ڈیرہ اسمعیلخان شکل اس پرگنہ کی بسبب کم عریض اور زیادہ طویل اور خم دار ہونیکی جنوباً شمالاً طول مین بطور کمان کے معلوم ہوتی ہے اوس کمان کی گوشہ شمالی سے ساتہہ کالا باغ کی اوتر کو علاقہ بہنگی خیلان ترگش کے بطور خالصہ لگا دیا گیا ہے زمین قابل زراعت اس ضلع کی سوای تہل پرگنہ بنون و مروت اور تہل علاقہ میانوالی جو بدون بارش کے ہمیشہ زراعت نہین دیتی قریب کل کی آباد ہے *

صدر مقام

اس ضلع کا گوشہ مغربی مین کوہستان وزیری غیر حد سی بفاصلہ پانچ میل واقع ہی اور بسبب سرحد غیر ملحق ہونیکی بنظر انتظام ملک داری کی یہہ موقع صدر کے واسطے اچہا ہی رود کورم چیادنی سی تہوڑی فاصلہ پر شمال مین بہتا ہے اور نالہ گجگوٹ بطرف مغرب تخمیناً ایک میل جنوب رود بار ہی ہی صدر بنون سی تخمیناً ۱۲ میل کے فاصلہ پر حد سلطنت سی باہر جانب جنوب مغرب کو جہکتا ہوا پوست جانی خیل کے اوپر کوہ گبر سمندر سی ۶۲۷۸ فٹ اونچا پہاڑ جسپر موسم زمستان مین برف بہی پرتی ہی دکہلای دیتا ہے گبر زبان پشتو قبر کو کہتے ہین اس کا نام گبر اسواسطے ہی کہ بصورت قبر ماہی پشت ہوکر بیچ سی اونچا اور مشرقی مائل جنوب و مغربی و شمالی جانب سی بطور سلامی قبر کے نیچا ہوتا گیا ہی اس پہاڑ کی حصہ شرقی پر قوم شیخ بدین

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اور غربی پر شیرانی خیل مسعود وزیری قابض ہین بنون کی شمال مایل مشرق کوہ کافر کوٹ سطح سمندر سے ۷۷۰۰ فٹ اونچا دور سے بصورت قلعہ دکھلای دیتا ہے

آب وہوا

صدر مقام ضلع کی قابل تعریف نہین ہے بسبب نشیب اور زمین جانب بطور حلقہ پہاڑ کے روک ہونیسے ہوا کی آمد خاطر خواہ نہین ہوتی اور باوجود سرسبز و سایہ دار علاقہ ہونیکی قلت ہوا کی باعث سے گرمی شدت سے پڑتی ہے یہانتک کہ مقیاس الموسم یعنی تھرمامیٹر مین پارہ درجہ ۱۱۰ تک پہونچ جاتا ہے مگر صبح و شام کی ہوا خوری ہاکڈ سرسبز اور شاداب علاقہ کی سبب سے فرحت افزا ہے خصوصہ موسم بہار مین سبزہ شکوفہ و نکالہ طرف بیناکار سی باغ نظر آتا ہے زمستان مین سردی کرسی نابستان سے کہی سبقت لیجاتی ہے پانی گرم زمستان مین صاف اور برسات کے موسم مین اکثر سیلابون کی آنیسے میلا رہتا ہے تاثیر اس پانی کی ہاضمہ کی مخالف بتلاتے ہین اور جو یالون کی راستی کہنونسے ہوکر شہر کو آتا ہے اسکی ناقصی مین تو شک نہین ہے اس پانی کی تاثیر سے آدمی اس علاقہ کی اکثر زرد رنگ اور کم خون معلوم ہوتے ہین موسم ممہ خیل سے نیچے جاکر بسبب ناجاری نالہ نمکین موسوم کاشو اس کو رم کا پانی ایسا خراب اور شور ہوگیا ہے کہ استعمال اسکا مضر انسان ہے رود توچی کا پانی جسکو علاقہ مرتعین رود گمیلہ کہتے ہین واسطے تندرستی وصحت انسان بہت مفید ہے اوس نالہ کی پانی ذیل دار سرخ رنگ مضبوط قوی ہیکل ہوتے ہین اس ضلع کے حد جنوبی مین صدر مقام سے ۵ ۴ میل گوشہ جنوب و مشرق لوکوہ شیخ بدین خواہ غوندہ جو سطح سمندر سے ۴۰۴۰ فٹ اونچا ہے بموسم گرما انگریزون کے ملجا ہوتی ہے یہہ ضلع ڈیرہ اسمعیلخان اور بنون کی وسط مین ڈیرہ پنیز وسی مشرق واقع ہے گرچہ بسبب قلت پانی اور کمی درختان نہایت درو رفق خشک ہے مگر بباعث اونچا ہونیکی سرسبز رہتا ہے اور اکثر ہوا جنوبی اس ورشور کی چلتی ہے کہ اوسکی ناگوار سندت سے اونچی جگہ ہوا خوری کی برداشت بہت نہین کرسکتی مگر تاہم گرمی کی سختی سے محفوظ رہتی ہے واسطے اکثر صاحبان انگریز خصوصہ میم والی ہر سہ اضلاع قسمت ڈیرہ جات سے دران ماہ جون سے ماہ ستمبر تک جمع رہتی ہین سوا اسکی باقی پہار متعلقہ ضلع ہذا بی رونق اور گرم ہین مگر ملحق الحدود اس ضلع کے کوہ شکان کی موہ شاخ جو پرگنہ عیسی خیل سے مغرب کو واقع ہے اوسکی سر پر میدان نام جگہ سمندر سے ۵۶۴۴ فٹ بلند خوش ہوا اور صحت افزا ہے اور نیز پرگنہ میانوالی سے بگوشہ مشرق و شمال کوہ سکیسر ایک عمدہ اونچا پہاڑ سرد اس لایق ہے کہ وہان کچھہ آبادی کیجاوے +

معدنیات مین سے

مقام کالاباغ کان نمک لاہوری دریای سندکی ہاز و راست والے پہاڑ مین واقع ہے جسکی منڈی فروخت بمقام ماڑی کنارہ چوب بامر بندگو

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

پہاڑی اور بہت افراط سے نمک حاصل ہوتا ہی کالاباغ کے متصل ایک سیاہ رنگ کی مٹی ہی پہکری بنتی ہے اور تحصیل عیسیٰخیل علاقہ میں شورہ بھی ہوتا ہی کالاباغ سے جانب جنوب و مغرب سلسلہ کوہ کے اندر کان کوئلہ جہ جگہ ملی ہی جو اکثر بوٹ اور ریلوی کی کارآمد چیز ہے علاوہ اسکے تاہنوز کسی مفید عام چیز کی معدن نہین معلوم ہوئی مگر کوئلہ معدنی بھی کم ہین +

ندی اور نالہ

اس ضلع کی حصہ شرقیمین بامین مد تحصیل میانوالی اور عیسیٰخیل کے دریای سندہ یا باسین شمال سے جنوب کو بہتا ہی اس دریا کے قہار کنارے ملک قلماق کو کوہستان ہین اور یہہ بھی دریا ہندوستان اور افغانستان کی حد فاصل ہی جب اس ضلع کی سرحد شمالی علاقہ کوہ سے قصبہ کالاباغ تک پہنچی جنوب کو مین میل کلمنتا ہی تو یہ دریا مشرق و مغرب میدان اور فراخ موضع ماڑی کے پاس ہوتا ہوا بہاڑ تک کے مابین جہان عیسیٰخیل جو کالاباغ سے مغرب پر واقع ہی ہوشرقی ساحل پر ہی بفاصلہ ۱۲ میل کچے یعنی خام زمین کھلاتی ہی بہتا ہوا آ پہنچتا ہی اور اس فراخ موضع پر دریا چندنالہ ہو کر بہتا ہی گو اوسکی بڑی دار کسی نہ کسی طرف قدم رہتی ہی اوان نالون کے مابین بطور جزیرہ خورد کے قطعات زمین مرتفع وغیرہ وغیرہ اکثر واقع ہین موسم طغیانی دریا کی بعد کسی جگہ سے یہ دریا کسی جا سے آ مسلوم ہوتی ہے یہہ متفرق نالی قصبہ عیسیٰخیل سے ۶ میل نیچے جا کر بسبب مغربی جانب پہاڑ جانیکو راہ نہ ملنے کے واپس شمال ہو جاتی ہین جہان طے کرتے تہوڑی سی مغرب کو ہی وہ پھر پہیل جاتا ہی اور طغیانی کے وقت اکثر اراضیات میل دال جانیسے فایدہ اور بعضی جا پر اوسکے کنارے نقصان پہونچاتا ہی +

رود کورم

ایک پہاڑی نالہ کورم سفید کی جنوبی جبہہ سے نکلکر نواح ازیوب اور مقام پیواڑ کے متصل سے گذر کر قوم خوری کی مسکونہ علاقہ کورم کو جسکی وجہ تسمیہ یہہ ہی نالہ ہذا سیراب کرکے علاقہ بنگش اور وزیران درویش خیل کی پہاڑی ملک سے جنوب مایل شرقی رہتا ہوا علاقہ بنوان سے مغربی سرحد سے نکلکر میدان سید امشرق ذرہ مایل جنوب جاری ہی اور اکثر پرگنہ بنوان اور جزو علاقہ مروت و عیسیٰخیل کو سیراب کرتا ہوا دریای سند مین قصبہ عیسیٰخیل سے بفاصلہ ۵ میل کوشہ مشرق جنوب جا کر داخل ہوتا ہی یہہ نالہ اس ضلع خصوص پرگنہ بنوان کو زرخیزی کیواسطے جگہ اکسیر کہتا ہی رود کورم مین اندر کوہ مقام زرموم کے نزدیک ایک دوسرا نالہ موسوم کینیتی شامل ہو کر پانی کو افزود کرتا ہے اس نالہ کا سرچشمہ جدران مین واقع ہے جہان اسکو شمل لہتے ہین اور ملک خوست سے ہو کر آتا ہے +

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

دوسرا توچی

نالہ توچی جو کوہ خروٹی علاقہ درگون اور کوہ بیرمل سے نکلکر نواح مرغہ اور علاقہ ڈومر سے گزرتا ہوا شمال سے
سیدھا مشرق رخ پہاڑ موسوم تنگا توچی سے باہر نکلکر داخل حدود دیرکنہ وضلع بنوں ہوتا ہے اس نالہ سے صرف پتہ مارکوئی و ڈوڑ اور
قوم کھاتخیل وزیران کی اراضیات سیراب ہوتی ہیں اور بند آہل سے زمین لنڈ بڈاک کو بھی پانی لگتا ہے اوس سے نیچے سیرابی
زمین کو کام نہیں آتا مگر علاقہ مروت میں جہاں نالہ کا نام گمیلہ مشہور ہے مخلوق کی زمین میں اکثر مستعمل ہے اور قصبہ لکھی مروت
سے ۳ میل مشرق رود کورم سے شامل ہوجاتا ہے سوائے انکے کہ جو علاقہ مروت کے مغربی حصہ میں کس تنگی اور علاقہ
بنوں میں مابین رود کورم و توچی کس باران جو کوہ شیر آتلہ سے آتا ہے و دیگر چند خشک کس واقع ہیں مگر بسبب نہ
ہونے تجاذ فائدہ سیرابی اونکا ذکر لاحاصل ہے ۔

○

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

باب اول

حال قوم ہنوچی و پرگنہ ہنون

ذکر اسمیت و ولدیت شیتک و جا سکونت اولین

جد اعلی قوم ہنوچی کا مسمی شاہ فرید معروف شیتک بیٹا کلکئی پوتا کرران کا ہے ذکر اصلیت و قومیت کرران کا اس کتاب کی دوسری حصہ کے چوتھی باب مین کیا گیا ہے مولد اصلی اس قوم کا کوہ شوال شاخ کوہ سلیمان ہے جہان اب بھی کلکئی میلہ ایک موضع کا نام مشہور ہے اوس جگہ کلکئی کے کہر نمیسری زوجہ سے یہ شخص پیدا ہوا والدہ اسکی بوقت تولد مرگئی باپ نے نام اوس کا شاہ فرید رکہا چھوٹی عمر مین بسبب ناموافقت شیر دیگر عورات بہت ستایا ہوا تب اوسکو بغیر ایش شیر خرر ا پلایا گیا جس سبب سے شیر تک کے نام پر معروف ہو کر کثرت استعمال و اختصار زبان پشتو شیتک مشہور ہے بعد سن بلوغ شیتک نے پہلی زوجہ سے جسکا نام مسمات بانو بیان کرتے ہین دو فرزند مسمیان گیوئی و شوزانی پیدا ہوئے جنکی نسل کو بسبب سکونت دیرہ مجمعا بانوزی اور عوام پشتون ہنوچی کہتے ہین جو بسبب اختلاف زبان ہندی ہنوچی مشہور ہین

وجہ تسمیہ ہنون

غالبا اس ملک کا باسم ہنون وہی عورت ہے اور اوسکی اولاد معروف ہنون زی کی آباد ہونیسے اس علاقہ نے بلفظ ہنون تسمیہ پایا کیونکہ قبل از آبادی قوم ہنوزی یہہ ملک نامزد بہ ہنون نہین تہا بلکہ جب یہہ قوم اسملک مین آئی تو اس علاقہ کو وہندہ بمعنی نشیب بولتی تہی کیونکہ بعض سن رسیدہ آدمیونکی یہہ روایت ہے کہ کسی ہندو راجہ مسمی ستیرام قبل از ظہور اسلام سکنہ ملک ہذا کی دختر مسماۃ بانو جسکو باپ نے مسمی وہنی نام آپنے داماد پہلوان کی ساتہہ بیاہ دیا اور اوسی عورت نے اس حقارت کے سبب سے بددعا کی جسکی پذیرائی سے بظہور قہر الہی بیارش سنگی ڈالہ یہہ ملک اور اوسکا سکن تباہ ہوگئے اوس واردات کے سبب سے اوس راجہ کی دختر کے نام سے یہہ ملک نامزد بہ ہنون ہوا الا چند دلایل سے آخر الذکر روایت ضعیف معلوم ہوتی ہے شیتک مذکور کی دو منکوحہ اور بہی تہین جنمین سے ایک کی شکم سے دو پسر پیدا ہوا جسکی نسل کا ذکر دوسری حصہ کی چہارم باب مین کیا گیا اور تیسری زوجہ سے مسمیان خیلم و ہمویہ ہوئے جنکی اولاد بہتیرہ ہے +

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

مختصر حال قابضان سابق

واضح ہو کہ زمان ماضیہ کی اہالی مکان مین سکونت اہل ہنود اور کریک یعنی یونانیون کے صداقت کہنہ سکہ مروجہ اوس وقت سے جو فی الحال کہنہ درات سے دلہ مین بخوبی ثابت ہی مین ذکر چشم خورد چند جگہہ پورانی کہنہ درات جنمین سے جنمون کی بنیاد بطور قلعہ اور جو کی اور شہر و دیہات کی طرح معلوم ہوتی ہے دلہین ہین خصوص ایک پورانی عمارت کی نشان تودہ خاک موسوم اکرا متصل موضع گگی و بہر ہیچ پایا روون طرف دشت عمارات منہدمہ کی علامت دیکھی جاتی ہین موجود ہین اور اس اکرا سے جو سکہ جات کہنہ نکلتے ہین اوس سے سلطنت اہل کریک و حکومت ہنود جنکی مضروبہ وہ سکہ مین ثابت ہی ایسی ثابت ہی کہ تا سلطنت سبکتگین و شروع عملداری سلطان محمود غزنوی تک اس علاقہ مین ایک قوم موسوم بُدھی جنکا عقیدہ مذہبی مثل ہنود تہا آباد تہی اور چونکہ سلطان محمود کا بوقت حملہ جات ہند بعضی دفعہ اس راستہ گذر ہوتا تہا بسبب مخالفت مذہب اوس قوم اور اوسکے ہمسایون سے جنکی دارالریاست شہر ستراہ موسوم حال اکرا تہا لڑائی کرکے غالب آیا چنانچہ اکرا کی پاس قبر شہیدان اسلامیہ موجود ہین جنکی نسبت لوگ بیان کرتے ہین کہ اوس لڑائی مین کام آئی تہی سلطان محمود کی متعصب سپاہ نے اوس قوم پر اسقدر زیادتیان کرین کہ جو تباہی سے قلیل بچے وہ ملک چہوڑ گئے مشہور ہی کہ اوس کے بعد بہت عرصہ تک یہہ ملک ویران رہا اور جنگل بن گیا تا وقتیکہ سلطان شہاب الدین غوری کی عہد مین قوم جٹہی و منگل پہاڑ سے اوتر کر اس علاقہ مین آباد ہوئی گرچہ بسبب قلت تعداد قوم اونسے سارا علاقہ آباد نہو سکا تاہم وہ کوہ سے دریا تک بیچ مین کاٹ کر کچہہ حصہ آبادی کی کری اور باقی غیر آباد ملک کو اپنی بہینسا مویشی کی چراگاہ کری ہی +

حال تسلط اولاد بنوچی

فرقہ جٹہی و منگل کی سکونت کو اہلک مین ایک سو پچاس برس کا عرصہ بہی نہین گذرا تہا کہ اونکی آپس مین بے اتفاقی ہوئی اور اوس عہد مین اونکا پیر شیخ شاہ محمد روحانی اسی سبب سے ناراض ہوا کہ پیدا وار غلہ سے عشر یعنی دہم حصہ جو اونکو دیتے تہے موقوف کر دیا تب اوس پیر ذی اولاد نے شتابک سے نسل کنوی اور سورانی بنوری کو کہ شمال سے معہ اپنے فرزند شاہ نیکمین صاحب کی اوس ملک مین بہیجکر اجازت دی کہ قوم جٹہی و منگل کو خارج کرکے اس علاقہ کو جو اوسوقت موسوم بُدھنڈ تہا اپنے قبضہ مین کرلو اور چونکہ اولاد شتابک قوم وزیر کی غلبہ سے تنگ تہی اس بات کو غنیمت سمجھکر خانہ کوچ ابدہ کو روانہ ہوئی اور اول آکر رود توچی سے جانب جنوب دامن کوہ آبر سے شمال و غرب مین قیام پذیر ہوئی کہ اب بہی ورغزین کنوی میلہ ایک موضع کا نام ہی اوس جگہہ سے بصلاح اپنی بہینسون کے نوذ بان ذرین کہوتر منگا کر اونمین سے ہر ایک کی پر ثابت رکہہ اور ایک کی نصف پر اوکہا رہی اور تیسرے کی بالکل سب مال و پنج ار ہر

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سنہ کبوتران کو اپنا وکیل کے ہاتھہ قوم ہنی و منگل کی گروہ مین پہیجا پہہ پیغام دیا کہ تم مین سے جو لوگ اب اس علاقہ کو خالی کرکے جلے جاوین تو وہ مثل اس کبوتر پردار کے جیسا یہہ تمہارے ساتھہ ہی اور جاوے گا اپنا مال جائیداد لیکر جاہا چاہے کوئی مزاحم نہوگا اور جو لوگ توقف جاوین گے وہ بطور اس کبوتر نیم پر کے نقصان جان و مال اوٹھاکر پشیمان ہونگے اور جو نہین جاوین گے تو انکو ہم بہ برکت اپنے پیر کے مثل کبوتر نیم پر کے ذبح ہوکر ڈیرہ ہی زیر کر دینگے یہہ حال کبوتران دیکھکر اور پیغام سنکر آپس مین اونہون نے مشورت کری کہ اگر ہم سے لڑین تو ہمکو امید کامیابی نہین ہے اونکو اپنی ہی اتفاقی اور پیر کے دباؤ زیادہ دل پر وارکر دیا اور جون ہی بھی اونکی زیادت کو پنچہ مال و مویشی تک پامال کرا فرا اور ہر طرح کی تکلیف دہی مین سرگرم ہوئی اور جو اپنی خفیف تعداد مین تھے مجبور ہوئے کہ اپنے وطن مالوف کو چھوڑ دینا پڑا قوم ہنی کچھہ ہندوستان کی طرف جاسی اور کچھہ معہ قوم منگل کے کوہ منصفیہ سے جنوبی جانب جا آباد ہوئے اوس عرصہ سے اولاد شیتاک جنون زمی اس علاقہ مین قابض چلے آتے ہین گرچہ وسطہ مقبوضہ قبضہ بلاک ہذا کوئی تاریخ معین معلوم نہین ہے مگر چونکہ قبضہ اس قوم کا بوقت حیات شاہ محمد وحانی جو معصر اور مرید شاہ رکن عالم تھے ہوا ہی اور شاہ رکن عالم اٹہاسی برس عمر پاکر سنہ ہفتصد پنج ہجری مین فوت ہوئے جسکو پانسو چہتر برس ہوئی تو تقریبا پانچسو برس سے قبضہ اس قوم کا خیال کیا جاتا ہے اور اس امر کی تائید اور دلایل سے بہی ہوتی ہے +

تقسیم ملاک باہم قوم ہنوچی

بعد اخراج نسل ہنی و منگل کے اس قوم ذی فہم نے اپنی پیر کے ملاک جنون کو اسطرح آپسمین تقسیم کیا اسمی میری پسر کلان کیوی لہ اولاد کو جنوبی حصہ موسوم حال علاقہ میری موضع لکی کے مشرقی حد تک جو اوسوقت زیادہ تر آباد اور عمدہ تہا دیا کیا اور مسمی سمی فرزند دویمی کیوی کو وسطہ مین زمین نارتک اولاد سورانی کو رود کورم سے شمال تہل دبک تک حصہ ملا سورانی کا علاقہ اوسوقت ناقص اور اکثر درکہ بمعنی بیابان و جنگل تہا مگر اب سے کامل اور اول قسم کی زمین ہے سورانی کی نہر و خورک نے ہنجل یا سوگڑ کی دختر سے شادی کری تہی کورم سے جانب جنوب جہان اب تپہ داود شاہ و امندی و ممش خیل ہی اوس دختر کی والد کے ملوکہ ملاک کا حصہ تہا خورک نے اپنے خسر سے درخواست کری کہ گاؤ کے چمڑے کے برابر ہمکو سر زمین جہیز مین دو جب اوسنے دینے کا عہد کر لیا تب چرم گاؤ کا باریک نسمہ نکالکر اوس ساری زمین کو گہیر لیا جو اب خورک کی نسل کے قبضہ مین ہے فی زمانہ اوس پورانی تقسیم کے حلقہ مین جس جس نام کے پتہ ہی کلان مین اونکو ذیل مین لکہا جاتا ہے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جنوب

حصہ اولاد میری

ہردو پتہ بارکزئی تپہ لورر تپہ ممرخیل ہردو تپہ گگی و بہرمہہ

وسط

حصہ اولاد سمی

ہردو تپہ تپی تپہ منڈان پتہ عیسکی و فاطمہ خیل

شمال و مغرب

اصلی حصہ اولاد سورانی

تپہ منڈاخیل المعروف تپہ بابید تپہ دولادین المعروف تپہ دہرخیل

تپہ کہونی المعروف تپہ حسنی تپہ ڈلاخیل المعروف تپہ خلت

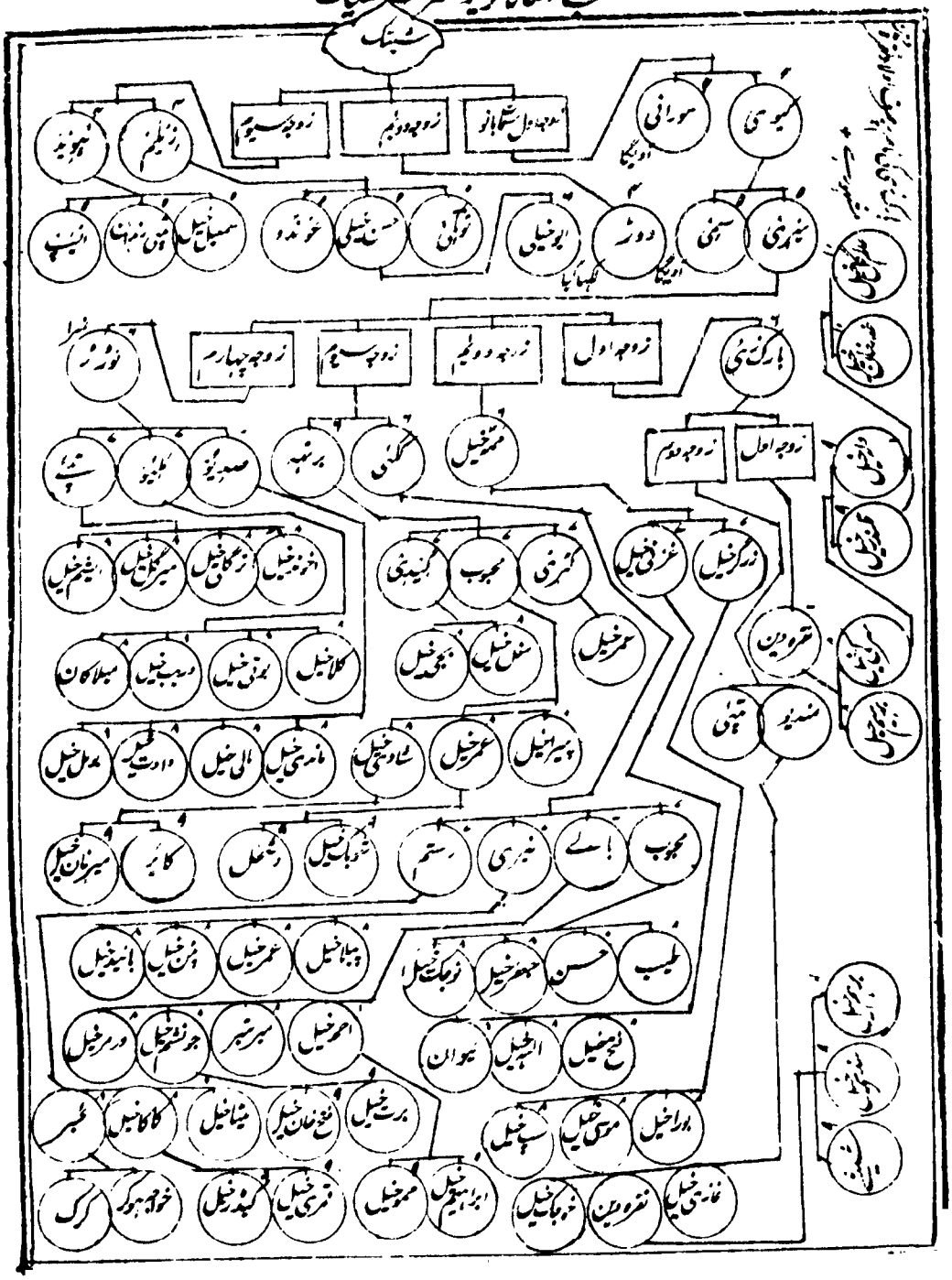
جو جہیزمین ہلا

تپہ زاودشاہ تپہ ممڈخیل و آمندی

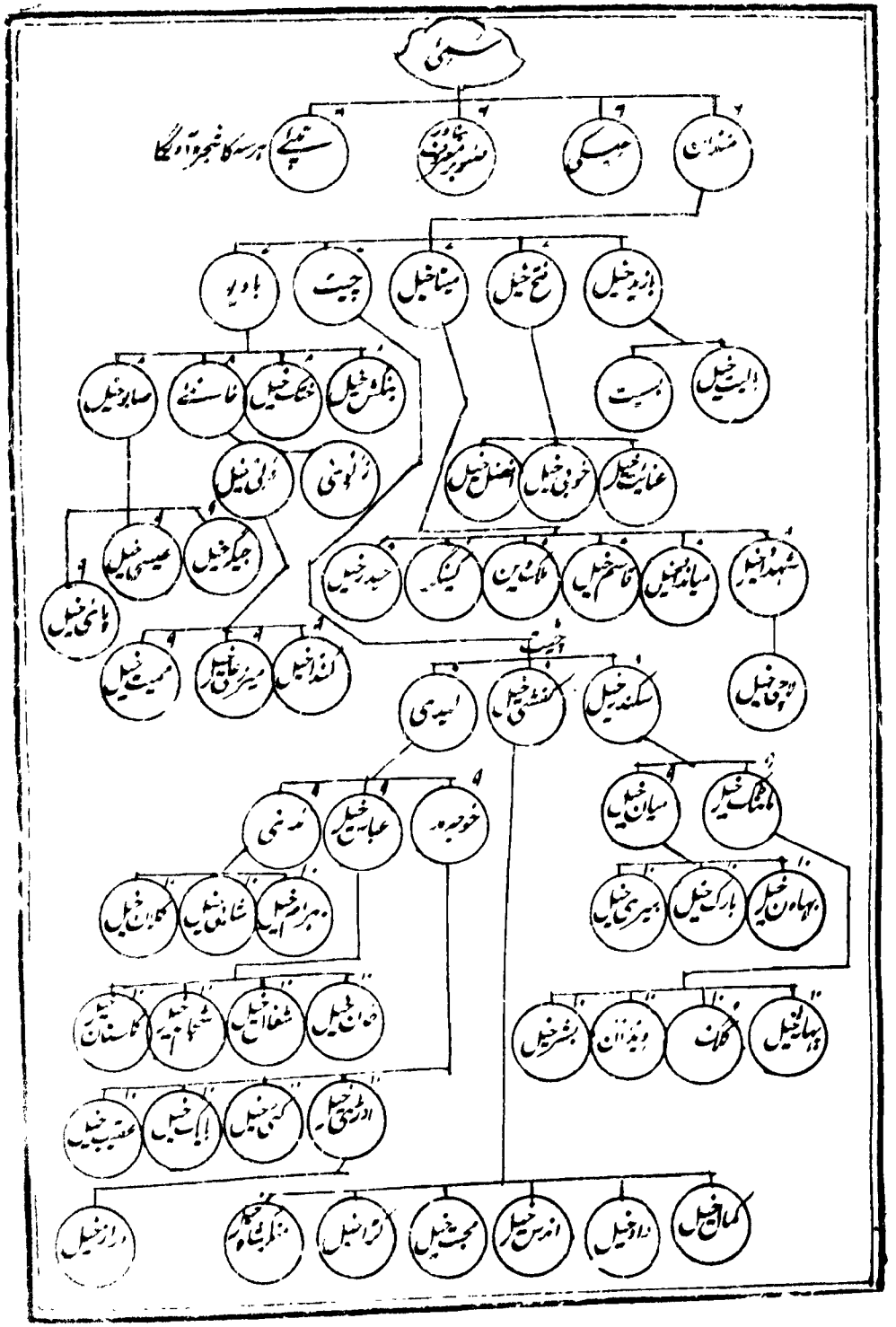
اسطرح تپہ کہ قوم مشہور کے نام پر رکھی گئی ہین شجرہ نسب دیکھنی سے پتہ لگیگا ۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

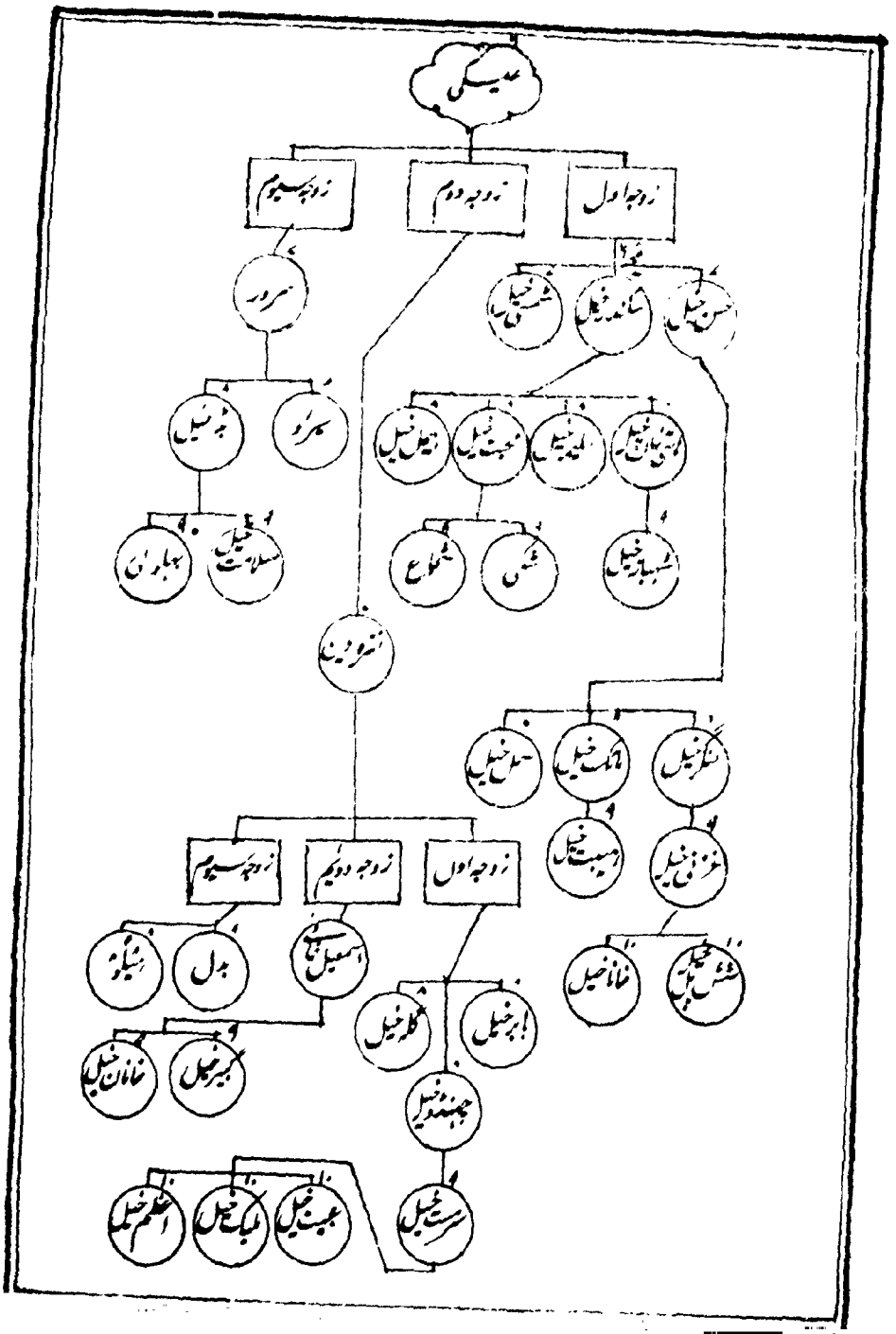
نسب نامہ شاہ فرید مسمّٰی و مشہور شتیک


شتیک
کمبوہی
سورانی
زوجہ اول شاہانو
زوجہ دوم
زوجہ سوم
زنیلم
ہوتیہ
بارکزئی
زوجہ اول
زوجہ دوم
زوجہ سوم
زوجہ چہارم
نورزئی
ممہ خیل
برہنہ
گلی
صدیزئی
کلیزئی
پشتے
زرکن خیل
غزنی خیل
کمرنی
محبوب
کمینی
عمر خیل
سنی خیل
بگدی خیل
کلاخیل
برقی خیل
وہب خیل
مبلاکان
پیر ہیل
عمر خیل
شاہ دی خیل
مامدی خیل
الی خیل
دارت خیل
مدل خیل
محبوب
باسے
نیری
رستم
شہباز خیل
رحمل
کابر
میرمان خیل
طیب
حسن
جمعہ خیل
زنجک خیل
پیلا خیل
عمر خیل
پنی خیل
بانیڈ خیل
احمد خیل
سبر تبر
جونہ خیل
ورمر خیل
یوان
الہ خیل
فتح خیل
برت خیل
فتح خان خیل
میا خیل
کاکا خیل
ٹبر
براہیم خیل
ممو خیل
تمری خیل
کنڈ خیل
خوجہ ہوکر
کرک
غازی خیل
نقروین
خوجا خیل
براخیل
مری خیل
سپ خیل
نقروین
منصور
تہنی
سیدی
پیر خیل
ہوتیہ
ہوتیہ
ہوتیہ

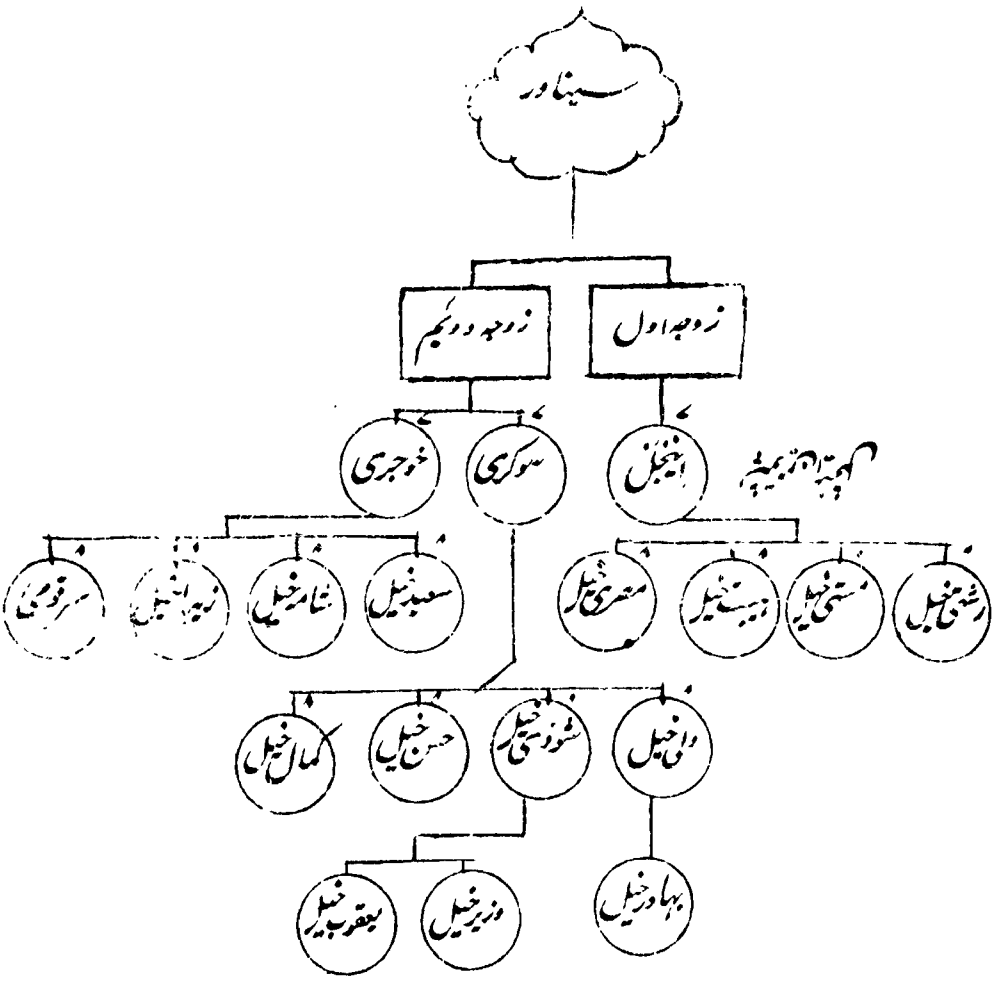
Courtesy www.pdfbooksfree.pk



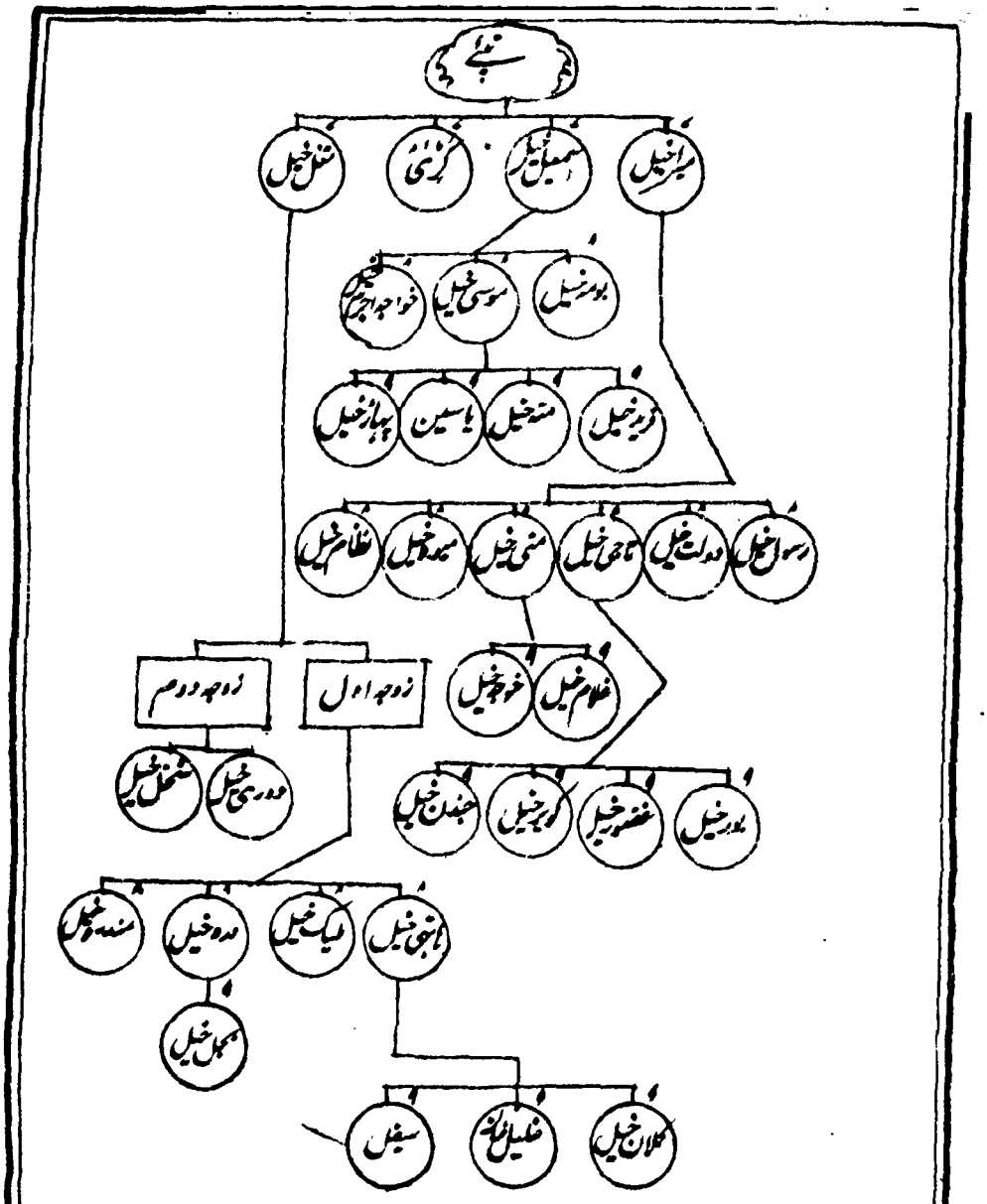
Courtesy www.pdfbooksfree.pk



Courtesy www.pdfbooksfree.pk



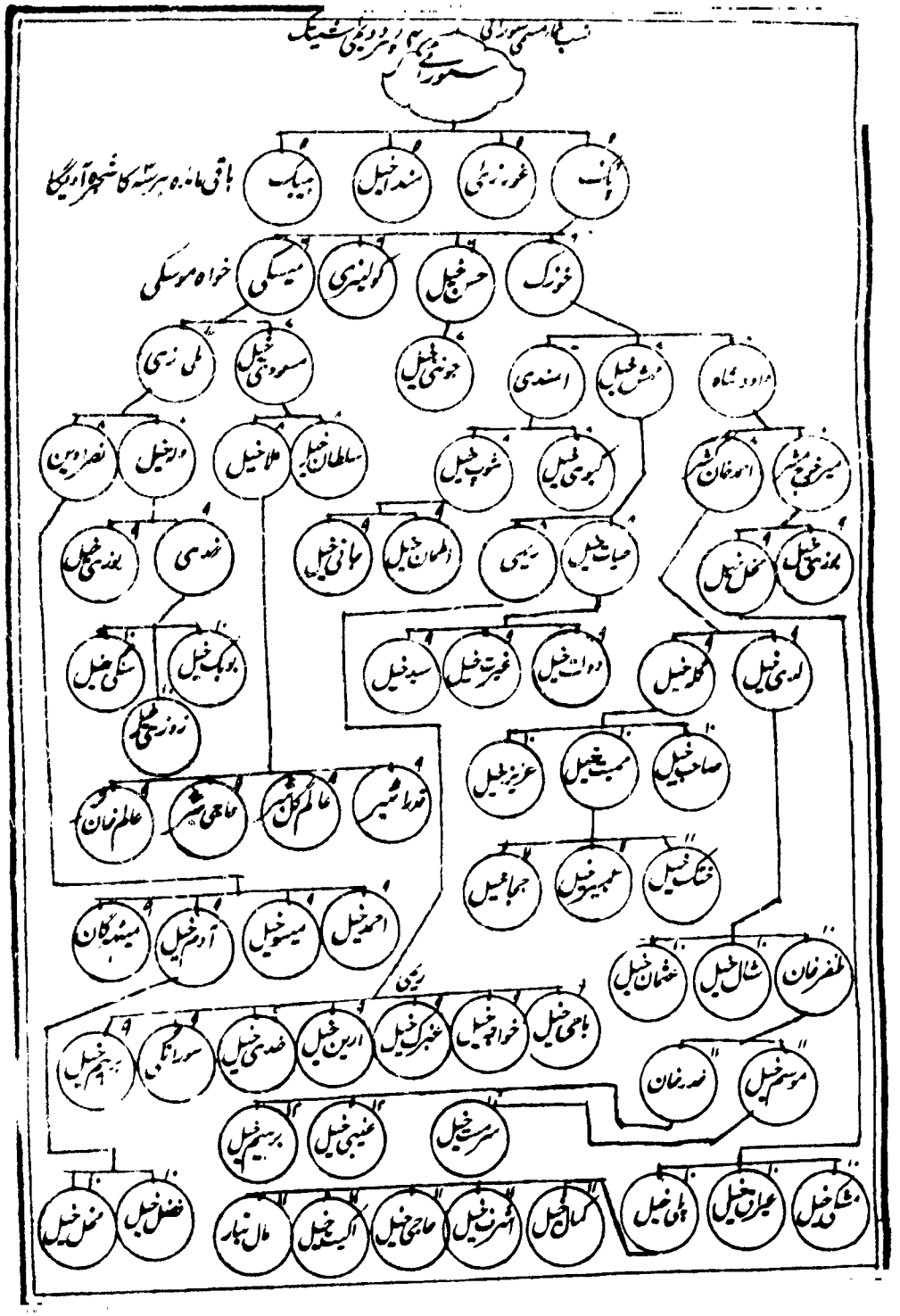
Courtesy www.pdfbooksfree.pk



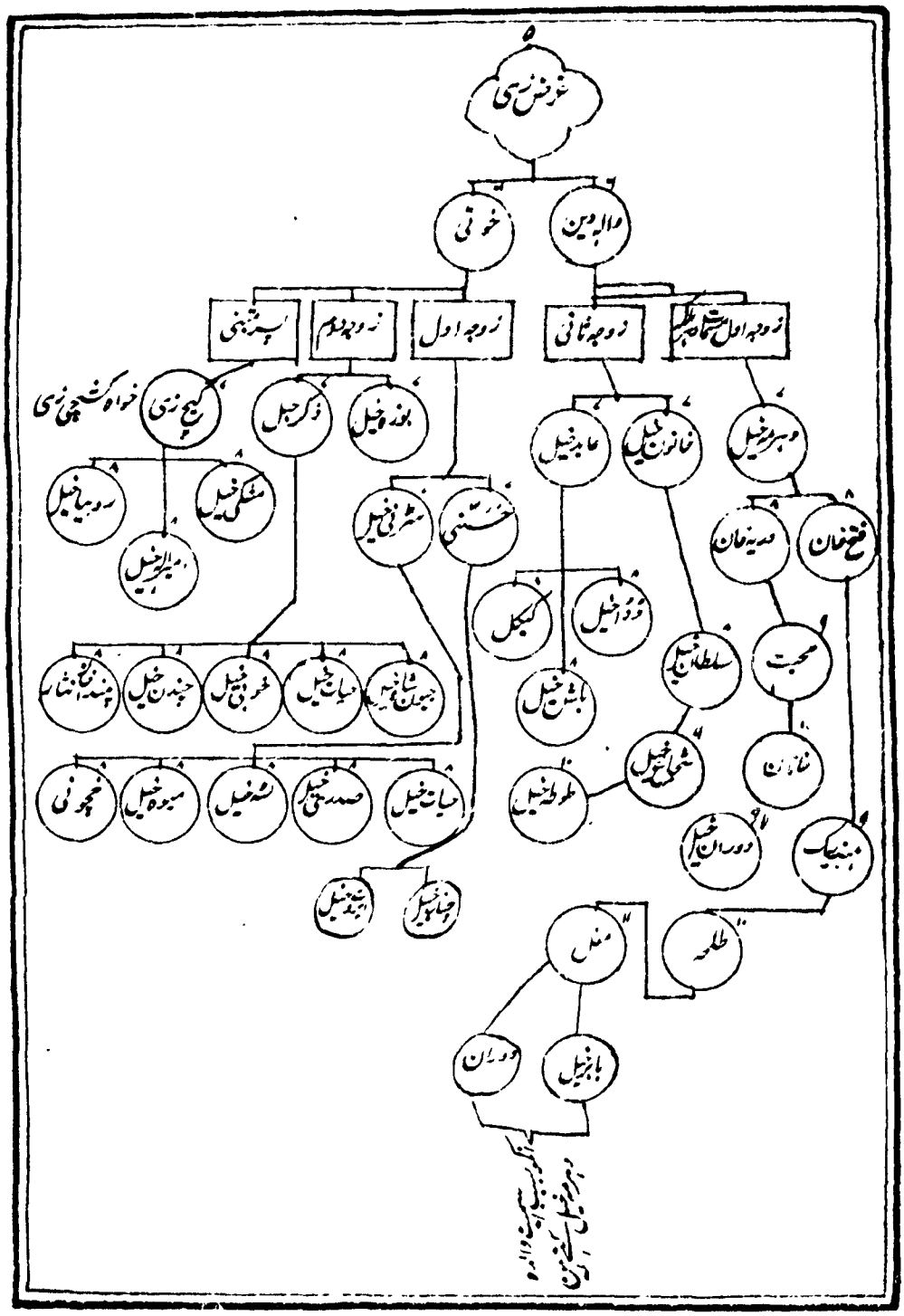
تنبیہ

واضح ہو کہ باصطلاح زبان پشتو سنبلے اوس حالت مین کہتے ہین کہ جب کہ چند مین نفع نقصان مین ایک مگہ شامل ہو کر تجارت کیا کرتے ہین

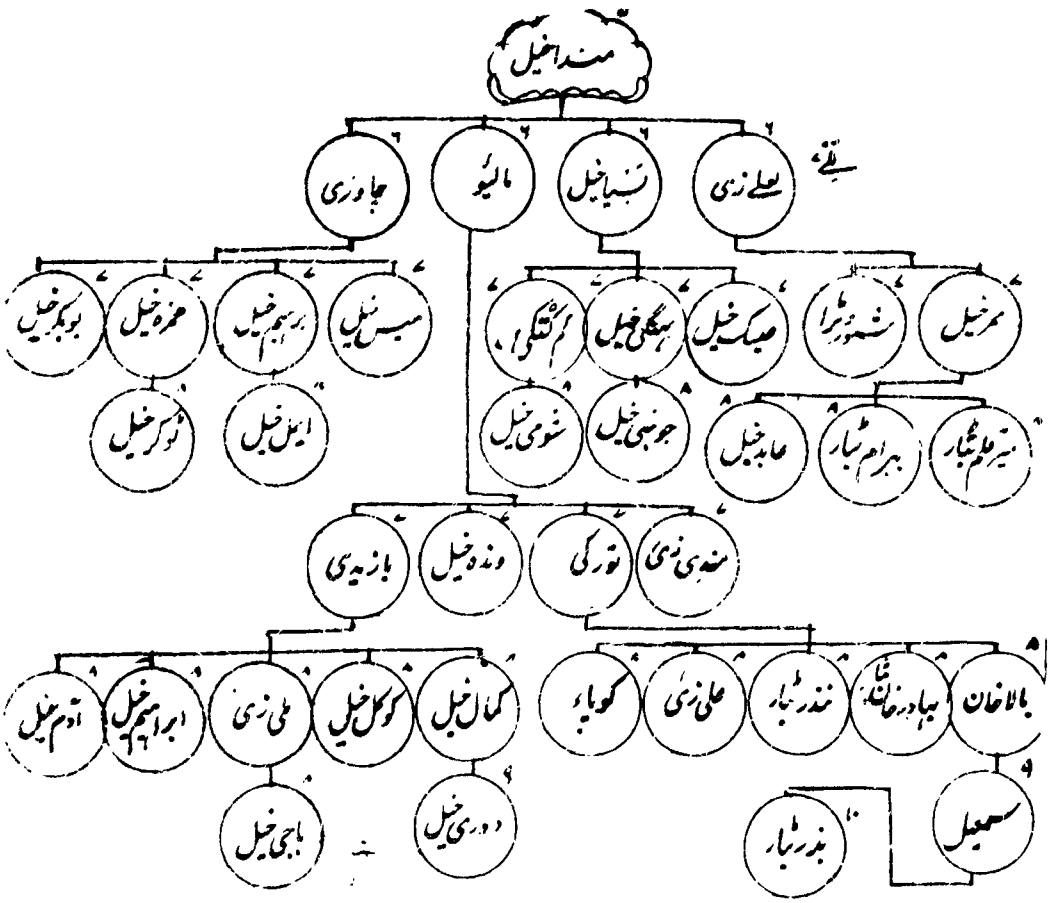
Courtesy www.pdfbooksfree.pk



Courtesy www.pdfbooksfree.pk



Courtesy www.pdfbooksfree.pk



Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ذکر ان شاخونکا جنکی نسبت اختلاف قومیت واقع ہی اور داخل شجرہ نسب بنو جی مین

اول قوم بہری اس قوم مین شاخ نوڑڑ کے نسبت باقی لوگ کہتی ہین کہ نسل میرسی نہین ہی کوئی غیر شخص ان کا
[illegible] تھا مگر اس روایت کا کچھ ثبوت نہین ملتا تحقیقات سی گرچہ کامل اطمینان نہین ہوتا مگر غالب ای یہہ ہی کہ نوڑ نسل میرسی ہی شکل اور شباہت و قد و قامت دیگر اولاد میرسی سی ان کا
ملتا ہی بین سبب کہ اول نوڑ لوگ [illegible] سے جنوب باقی اولاد میرسی سی علیحدہ آباد تھا اور پیچھے آکر
اس موقع حال پر آباد ہوئی جس سبب سی بعضی لوگ انکو علیحدہ سمجھتی ہین البتہ اسقدر پایا جاتا ہی کہ انکی [illegible] مسمی میرسی
کے چہارم زوجہ قوم رذیل تھی اور اسی باعث سی باقی بہائی اون کو اپنے برابر نہین سمجھتی تھے الحال شاخ نوڑ کسی
طرح باقی قوم میرسی زبون نہین بلکہ جمعیت اور صلاحیت مین فوق رکھتی ہی گکی پسر سوئی میرسی کے اولاد سی
شاخ جعفر خیل وغیرہ کی نسبت یہہ روایت ہی کہ انکی مورث اعلی پر کٹائی تھی پر کٹائی لفظ کا بزبان پشتو
ملک ہنا یہہ معنی ہی کہ بیگانہ بیٹا یعنی بیوہ عورت دوسرے شوہر کے اولاد شوہر جدید کے گھر خورد سال لائی
ہو اور اس طفل نے اپنے متبنی کے گھر پرورش پاکر داخل ہوا ہو یہہ امر قرین قیاس ہی اب بھی اکثر ہوتا ہی مگر یہہ
شاخ حصہ اور تقسیم برادر مین ایسی مخلوط ہین کہ امتیاز نہین ہی اسیطرح قوم برتھہ اولاد میرسی شاخ گیدی بھی پر کٹائی
مشہور ہی ٭

دوم تفریق نسل سمی

سمی کے اولاد سی نسبت شاخ منڈان نژ یعنی ناواقف لوگ کہتی ہین کہ یہہ فرقہ منڈان علاقہ بنگش سی یہان
آکر آباد ہوا ہی اصل بنوزئی مگر یہہ قول دریافت سی غلط معلوم ہوا اس روایت کا سبب یہہ ہی کہ ایک فرقہ منڈان کا
ملک بنگش مین اب موجود ہی لوگ خیال کرتے ہین کہ یہہ منڈان بھی کسی علیحدہ ہوکر قوم منجل کے استدعا سی یہان آکر
آباد ہوئی الا اصل حال جسکی صحت کی کثرت دلایل و روایات گواہ ہین یہہ ہی کہ منڈان نسل بنوزئی سی ہین اور جو گروہ
منڈان کا علاقہ بنگش مین جا آباد ہوا وہ اس منڈان کے شاخ ہوا اور اسملک سی وہان گیا سبب اسکے انکا یہہ ہوا کہ جب طاہر
ناوری یعنی نادر ایرانی اسملک مین آیا تو اسنے ایک خفیف بات پر بحکم قتل عام شاخ ولی خیل منجملہ منڈان کا دیا جب موضع کہنہ
ولی خیل فوج نادری نے غارت کیا تب ولی خیلونمین سی نسل زنوئی کی آدمی یہانسے بھاگ کر قوم بنگش مین جا آباد ہوئے اور تخلیتاً بانسو

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

آدمی انکی بسا کے ملک تنگش مین سی دیہات مین البتہ یہ بات سچ ہی کہ منڈانو نکو قوم منجل نے جو ابتدا مین سب سی زیادہ رسوخ اور بڑا ملک کہتی تھی جبر
علاقہ تو کچھ رعیات کیواسطے رہنے دیا مگر آخر کو اپنی محکوم قوم منجل کے ساتھہ قوم منڈان نے مقابلہ آرا ہوکر انکا بہت علاقہ جبراً دبالیا

ششم شاخ بیسکی

اولاد سمیع مین سے فرع **سکندر خیل** ہی کو بعضے لوگ کہتے ہین کہ بنوزئی نہین ہی خراسان سی آکر یہان انکا مورث اعلی
آباد ہوا۔ کوئی انکو چندوال کہتے ہین کوئی سدوزئی اور اس فرع کے بعضے آدمی سدوزی منے سے اپنا فخر سمجھتے ہین لیکن
ہر دو روایات کی تحقیقات سی کچھہ اصلیت نہین معلوم ہوتے انکی تقسیم اور حصص قدیمہ اور اکثر وجوہات سی سکندر خیل
بھی مثل عیسے قوم بنوزئی سی پائی جاتے ہین سبب چندوال و خراسان کے مشہور ہونے کا یہہ کہتے ہین کہ انکی مورث
اعلی مین ہی کسی شخص کا عقیدہ شیعہ مذہبی کا تہا مگر شیعہ مذہب ہونا کف سی خارج نہین کر سکتا اب یہہ لوگ سب ظاہر
سنی مذہب ہین **ہفتم سرور**۔ پسر سیکی کے شجرہ مین جو فرقہ **بڈاخیل** وصل ہوتا ہی وہ در اصل عیسے بنوزئی نہین
ہی بڈاخیل شاخ تنگش مین سی کوئی شخص اس ملک مین آیا اور سرور کے دختر سی شادی کرکی اور حصہ مین شامل ہوکر
بنوزئی مشہور ہوا در اصل تنگش ہی **ہشتم سینا ور** کے اولاد مین سی شاخ **خوجڑی** کے قومیت مین بہت
خفیف اختلاف اسیات کا کرتے ہین کہ نہین معلوم خوجڑی کون ہین کیونکہ وہ علیحدہ دور جا بسی سو دور جانے سے
قومیت مین فرق نہین پڑ سکتا ہی کثرت روایات سی یہہ بات حاصل ہی کہ مسمیان **کسوکڑو خوجڑ** ایک والدہ
سی بسران **سینا ور** تہے اول جای سکونت انکی تپہ تپی مین تہی جہان اب بھی ایک بڑی ٹکڑہ زراعتی کا نام سیناؤ
مشہور ہی بسران سینا ور سی مسمی خوجڑ کو بکی قوم خوجڑی ہی مالداری اور مویشی چرائی کا شوق تہا اسی سبب بڑا
چراگاہ اور جنگل ہونے کے وہ حصہ لیا جہان اب خوجڑی ہی اور اسی باعث پر دوسرے بہائیو نسی علیحدہ ہوکر
اپنی چراگاہ مین جا آباد ہوا۔ اور کسوکڑو وہانسی اٹھہ کر منجل اپنے دوسرے بہائی کے قریب آبسا **نہم قوم تپی**
مین سی **اسمعیل خیل** کو قوم تنگش بناتے ہین اس باعث سی کہ تنگشو نکا مورث اعلی مسمی اسمعیل تہا اور بعضے لوگ
اسمعیل خیلو نسی تنگشو نکی ساتھہ کرسی نامہ ملانے سی فخر سمجھتے ہین کیونکہ تنگش قوم عرب قریش مشہور ہین مگر یہہ بات سچ نہین
ہی کیونکہ تنگشو نکا مورث اسمعیل کے وفات کو نو سو برس سی بھی کچھہ زیادہ عرصہ گذرا ہی اور اس اسمعیل نے جو ان اسمعیل
کا موروث تہا تخمیناً دو سو برس سی جہان ناپایدار کو چھوڑا **مصرع** ہین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا۔ اور شاید اختلاف

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ڈالینوالونکو یہہ بات بہول گئی ہی کہ پشتون قومون مین ایک قوم کے نام پر مختلف خاندانونمین چند زمین ہوتے ہین پس کچھہ یہہ فرض نہین ہے کہ جہان کہین اسمعیل خیل ہونگے وہ تنگیش ہی سمجھی جاوین جس بات کی صحت مین وجوہات تائیدی موجود ہین وہ یہہ ہی کہ اسمعیل خیل قوم بنوزئی ہین میراخیل اسمعیل خیل کڑہی تینون بہائی تہی قوم کڑہی کو نادرشاہ ایرانی نے قتل کرادیا سو یہہ آدمی کڑہی کے نسل سے بملک بنون موجود ہین اپنے قدیم تقسیم اور کڑہی کے ملک کی تقسیم باہم میراخیل و اسمعیل خیل نصفا نصف ہی اگر اسمعیل خیل تنگیش ہوتے تو میراخیلو نسبی میراث جدی اور کڑہی کے ملکیت بوجہ بہ حصص شرعی نصفا نصف کیون پاتے +

ذکر نسب اولاد سورانی

ذہم خواجک بیرہ سورانی کے اولاد سی شاخ آمندی کے نسبت بعضی لوگ کہتی ہین کہ **صلبی** پسر خوزک نہین تہا فی الحال اس روایت کا کچھہ ثبوت نہین مگر اسبات پر خیال کرنے سی کہ خوزک کی ملک سی آمندی نے اپنا حصہ کامل پایا یہہ رائے غالب ہی کہ صلبی بیٹا خوزک کا تہا گو والدہ علیحدہ اور کم درجہ سمجہکر **داؤد شاہ** کی نسل کچھہ اعتراض کرتے ہین اور اسیطرح **ممش خیل** کو بہی بعضی پسر بتلاتے ہین مگر صحیح نہین سبب اسکا غالبًا یہہ معلوم ہوتا ہی کہ خوزک کی پسران سی داؤد شاہ سب سے کلان اور اول نمبر وجہ سی تہا اسواسطے اسکی اولاد اپنے برابر باقیماندونکو نہین سمجہتی و واز ذہم [illegible] کے نسبت یہہ روایت ہی کہ [illegible] کنارہ رود سی ملا تہا اور رود کے کنارہ کو اسملک کے پشتو مین کچھہ کہتی ہین جس باعث سی کچی زمی مشہور ہوا اور **خوتی بیرہ سورانی** پرورش کرکے کچھہ حصہ زمین کا بعد رگذارہ دیدیا یہہ امر بعید از قیاس نہین **سینز ذہم ہیبک پسر سورانی** کے اولاد کے نسبت بعضی لوگ یہہ کہتی ہین کہ یہہ قوم شاہم زادہ ہی مگر فی الواقع یہہ بات صحیح معلوم نہین ہوتے سبب شہرت خطاب غلامی یہہ ہوا کہ علماء ہی **احمد شاہ** ابدالی مین سی ملک دوانہ قوم تنیکی نے بوقت وصولی تلنگ یعنی معاملہ قوم ہیبک پر یہہ دعوی کیا کہ یہہ میرے غلام ہین انسے جتنا چاہتا ہون تلنگ وصول کرلون حاکم نے کیا خوب جواب دیا کہ غلامان پر معاملہ سرکاری نہین ہی انکو مطلق معاف کردو جب یہہ حکم دوانہ نے سنا تو دیوانہ ہوگیا اور پہر دوبارہ عرض کیا کہ ہیبک میری عزیز ہین غلام نہین اور اسنے بہی دروغ گوئی پر بہت عذرخواہی کرسے تب بدستور تلنگ انپر ہوگیا +

ذکر اُن قومونکا جو علاوہ اولاد شیتک اس علاقہ مین آباد ہین اور ملکیت اراضی حاصل ہی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

غوریوالہ مین قوم **عمرخیل** کا شہور شاخ مغل خیل بنوزئی نہین ہی **حسن خان** انکا مورث اعلی ملک یوسفزئی سے سبب ارتکاب واردات خون معہ **عمر خان** و **سہل خان** پسران خود نکلکر اسملک مین آباد ہوا اور **عزت خان** شیخ سے قومی قوم خویشگی پیدا کرکے اور بے تدبیری سے **عمر خان** غوریوالہ کا مالک بن گیا اس خاندان کا کرسی نامہ حالات شرح اس کتاب کے دوسرے حصہ مین درج کیا گیا ہی ٭

پتہ عیسکی مین

قرہ کمند علی شاخ زکوخیل خانخیل نسل عیسی خیل قوم نیازی سے شما ہوتا ہی اسکے تین بیٹے تھے خورد **ممیر خیل** کوچیر خیل **چاڑی خیل** اور کل ۳۰ نفر ہین انکا مورث مسمی **شہاوت** اپنی قوم عیسی خیل سے کسی باعث سے جو معلوم نہین ہی علحدہ ہوکر عرصہ تخمیناً ایکسو ستر برس سے علاقہ بنو مین آکر آباد ہوا اور تیونخ یعنی خرچ مین شامل ہونے سے پتہ **موسی خان** واقع عیسکی مین ایک پاو یعنی چہارم کے مالک ہوئے اور فرقہ سیر و شاخ عیسکی کے اراضیات اکثر علدار سی دُرانے مین بعوض آوائی تلنک انکی قبضہ مین آئی سوا لگون کے جگہہ قلنک مین ملی ٭

فرقہ دیگان

اس پرگنہ کی پتہ غوریوالہ اور سورانے مین دو گہڑی قوم دیگا نسی آباد ہی یہہ قوم افغانستان کے قدیمی باشندی قبل از تسلط افغانونسی شمار ہوتے ہی انکا بڑا ہجوم افغانستان مغربی مین ہی عہد نادرشاہ ایرانے مین چند اشخاص قوم دیگان جو اُسکی لشکر کے شامل تہے اس علاقہ مین سکونت پذیر ہوئے اور انکی نسل نے ایزادی پاکر کچہہ بذریعہ بیع اور اکثر حادثات افغانے مین زمین پاکر مالک اراضیات متبوضہ حال ہوگئی انکی ساتہہ دس گہر قوم بابکرزئی کے بہی ہین ٭

قوم فاطمہ خیل

اصل مین اولاد شیتک بنوزئی نہین ہی بلکہ یہہ فرقہ قوم منگل قابضان سابق علاقہ ہذا سے رہگیا ہی اصل سکونت انکی پتہ پتو مین **میراخیل اسمعیل خیل** کے درمیان تہی جہان اب بہی کریم خان فاطمہ خیل کا کوٹکہ یعنی موضع خورد موجود ہی وہان سے سبب تسلط اور دشمنی بنوزیان بیدخل ہوکر اپنی قوم کے ساتہہ شامل ہونے کیواسطے مغربی پہاڑ کو جاتے تہے کہ مسمی سرور اخوند نے اُنکو قوم منبل سے یہہ زمین لیدی کہ ہونے الحال قبضہ فاطمہ خیل کا ہی تب سے اسجگہہ آباد ہوئے اس قوم مین **نامور خان** ملک شہوہ آدمی تہا اب اسکا بیٹا **بلند خان** میرول ملک ہین ٭

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

قوم وزیری

فرقہ احمدزئی اور اتمانزئی وزیری نے جسطرح علاقہ بنوں مین ملکیت زمینات اور قبضہ حاصل کیا اُسکا مفصل ذکر قوم وزیری کے حال مین چوتھی باب حصہ دوم اس کتاب مین کیا گیا ہی +

قوم داؤد شاہ کی

شاخ مشرمین قوم خیل چند گھر جو شامل ہین وہ بھی بنوزئی نہین ہین یہہ لوگ قوم خیل سکنہ پشاور سے بنی خان ہین اسملک مین عرصہ تخمیناً ڈیڑھ سو برس کا ہوا کہ انکا جد اعلی واسطے طلب علم آیا اور یہانہی شادی کرکے سکونت پذیر ہوا کچھ سرال سے اور کچھ بیع خرید زمین لیکر مالک چند زمینات کا بنگیا +

اور شاخ کرمین

نصرت بھی علیحدہ قوم ہی اُس نصرت قوم سے انکا کرسی نامہ ملتا ہی جو ضلع ڈیرہ اسمعیل خان کے حدود پر آباد ہی +

شیخان

تپہ میسکنی مین ایک عمدہ ٹکڑہ زمین پر قوم شیخان قابض ہین اور بہت گانوانکی آباد ہین جنکو تپہ سادات کہا جاتا ہی یہہ لوگ شیخ شاہ محمد روحانی کے اولاد مشہور ہین جب قوم بنوزئی نے باخراج قوم بنی ومنگل اس علاقہ کو اپنے قبضہ مین کیا تب فرزندان شیخ شاہ محمد روحانی سے جیساکہ اوپر ذکر ہوا شاہ بیگین بنوزیونکی ہمراہ تہا اور اُس وقت سے اولاد شاہ مذکور کو بنوزئی عشر یعنی دہم حصہ پیداوار سے دیتے تہی اور اسی باعث سے بنون کے علاقہ کو پیر کٹہ یعنی پیر کے معافی کہتی تہی یہہ دستور عشر کا بہادر شاہ ابن اورنگ زیب عالمگیر تک چلا آیا جب بہادر شاہ نے ۱۱۲۱ھ مین اسملک کو زیر فرمان لیا تب بجای شیخان کے عشر اُسنے بادشاہی حق بنایا اور شیخان کے دیہات عشر وغیرہ مالگذاری سے معاف رکہی یہہ معافی انکی عہد حکومت درانی اور سکہان مین بدستور واگذار چلی آئی یعنی قلنگ سے بری ہی تا وقتیکہ کرنیل سر ہربرٹ ایڈورڈ صاحب نے ششم حصہ پیداوار پر مالگذاری سرکار مقرر فرمائی اور اب تک ششم حصہ پر تشخیص جمع دیہات مقبوضہ انکی چلی آتی ہی علاوہ انکی دیگر سیندکی خاندان بہی بنونکی اکثر دیہات مین موجود ہین اور وہ بہی ششم حصہ پیداوار کی تشخیص پر زر مالگذاری ادا کرتے ہین

قریش

بنونکی علاقہ مین کوئی قبیلہ گانوا ایسا نہوگا جسمین ایک یا دو گہر قوم قریش نہونگے یہہ لوگ اصل مین عرب ہین اور اس علاقہ مین متفرق اطراف سے آکر آباد ہوئی اور چونکہ بنوزئی لوگ قوم سید قریش و دیگر قریش کے معتقد ہوتے ہین اس سبب سے اول انکو موروثانکو بطور کٹہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

یعنی معافی کو پہونچ جاتے تھے اور بعد ش بذریعہ بیع وغیرہ اراضیات حاصل کرکے علاقہ بنو مین مالک اکثر اراضیات ہوئے اور اکثر دیہات مین امام مسجد یہہ فرقہ ہی مگر افسوس کہ اب اُنمین ترقے علم دینی و دنیوی کم ہی +

تیرخیل

اصل مین لفظ **توخیل** ہے اگرچہ کہ بنو کی پشتو مین برکا زیادہ خرچ ہی اسواسطے بجای تور کے تیہ بولا جاتا ہی معنی تور کا سیاہ ہی اور انکو توخیل اسواسطے کہتے ہین کہ ابتدا مین انکے مورث اعلی غلام تھے اور پہر انکی مالکان نے آزاد کرکے اسیل کیا تو اُسکی نسل کو توخیل کہا جاتا ہی پس یہہ بات نہین ہے کہ اُنکا مورث ایک ہی ہو بلکہ ہر ایک غلام آزاد شدہ کے نسل کو اس علاقہ مین توخیل کہا جاتا ہی اور یہہ لوگ اکثر دیہات مین دو دو تین تین گہر متفرق پائے جاتے ہین جیسا اِن کا مورث قریبی ایک نہین ہے ویسے ہے انکی سکونت بھی مختلف ہی اور اکثر زمینات زرخرید ہین یا عہد افغانے مین جب پشتونکی شامل دوسرے موضع مین بجبر دخل پایا تو اُس مغصوبہ ملک سے حصہ لیا مگر یہہ لوگ بہت نہین ہین اور تیرخیل کے معنی سُنی سے اپنی ہتک سمجھتے ہین +

جٹ واوان وغیرہ لوگ معروف ہندکے

اس علاقہ مین یہہ فرقے بہت ہین اور متفرق اطراف سے آکر آباد ہوئے لفظ ہندکے سے وہ لوگ مراد ہین کہ جو اصل قوم پشتو نہون اور یہہ سب لوگ ہمسایہ کہلاتے ہین ہمسایہ کے شرح تعریف آگے آویگی اکثر آوان علاقہ سیالوٹ والے واوان کاری سے بسبب قحط اور خشکسالی اس سرسبز اور زرخیز علاقہ مین آکر آباد ہوتے رہے اور اہل حرفہ نے مثل زرگر و نیلگر ضلع دیرہ اسمعیل خان سے مختلف اوقات مین آکر بود و باش اختیار کری مزارعان اراضی عموماً یہی لوگ ہین اور کوئی گانو اس علاقہ مین ایسے خالے نہین خصوص غوریوالہ اور شمشی خیل مین انکی زیادہ گہر ہین اور انکو ملکیت زمینات دو طرح سے حاصل ہوئی اول عہد افغانے مین بسبب عداوت خانگی ہر ملک و یہہ پشتونکو لڑنیوالے مردونکی زیادہ ضرورت تھی اُنہون نے ہندکی ہمسائونکو بنظر تقویت اپنے کرکے کتنا معنی معافی اس نظر سے زمینات دی گئی تہین کہ بوقت لڑائی کام آوین یا جب کسی فرقہ پشتون نے اپنے مخالف پر جبرہ دستی حاصل کری تو اُن زمینات سے بحصہ رسدی یا بقدر مناسب اُن ہمسائونکو زمینات تقسیم کردی کہ جو اُس لڑائی مین معاون تھے دوم بذریعہ بیع یا رہن اصل مالکان پشتونسے حاصل کری خصوصاً اکثر دوسری قسم کے اراضیات انکے پاس بہت ہین اور بطور راجہ ہالکان نقد مالگذاری ادا کرتے ہین اور خوب آسودہ حال اور کفایت

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

شمار مختی ہین +

ذکر اہل ہنود

اِس علاقہ مین کُل دو ہزار دو سو بارہ گہر ہنود ہین اور یہہ سب تہوڑی عرصہ کی اِسملک مین آئی ہوئی ہین قدیم باشندگان جو سی کوئی باقی نہین ہی ہر ایک قسم کا ذکر علحدہ کیا جاتا ہی اوّل برہمن اِس قوم کے ۱۰- شاہنین اور ایکسو تیرہ گہر حسب ذیل اِس علاقہ مین ہی **شامہ پوتری** تین گہر یہہ لوگ **بنگ لاج** کیطرف سی آئی اور اپنی آپ کو دیگر نوشا خونسی اعلی سمجہتی ہین اور ۳۶- قوم اروڑا - اِنکی جہان ہین دوسرے **رامدیو** تیس گہر علاقہ **پوٹھوار و دہنی** سی عرصہ تخمیناً ۵۰ برس سی آکر آباد ہوئی جہان اِنکا اصل مین کوئی نہین مگر تہانہ پتی یعنی قبضہ کی ذریعہ سی دو روپیہ فی شادی اِنکو والد دولہہ سی ملتی ہین - تیسرے **چونی** آٹہہ گہر قریب ساٹہہ برس ہوا علاقہ کہچی **میانوالی** سی آئی جو تہی او ہدر چالیس گہر ۵۰ برس سی ازجانب ساہیوال گرونٹ آکر آباد ہوئی - پانچوین **گنگا ہر** چار گہر ضلع جہنگ کی جانب سی تخمیناً ۸۰ برس ہوا آکر آباد ہوئی اِس علاقہ مین اِنکا جہان نہین ہی مگر جس موضع مین رہتی ہین اُسکی ہندی یعنی وظیفہ لیتی ہین **ششم وہرے** چہہ گہر خوشاب سی تخمیناً ۷۰- برس ہوا یہان آکر آباد ہوئی منوجہ شاخ آروڑا اِنکی جہان ہین - **ہفتم کالیہ** چار گہر جب ۱۸۰۰ بکرماجیت مہاراجہ رنجیت سنگہ اِس ضلع مین آیا نوروکس اِنکی مورث اُسکی ساتہہ نوکر تہی نوکری چہوڑکر یہان آباد ہوئی جہان اِنکا بہی کوئی نہین **ہشتم چوہڑی** چہہ گہر تخمیناً ۶۰- برس ہوا گرونٹ علاقہ ساہیوال کیجانب سی آئی اپنا جہان کوئی نہین - **نہم لاٹھی** ہفت گہر تخمیناً ڈیڑہ سو برس ہوا بہیرہ اور پنڈ دادنخان کیطرف سی آئی جہان کوئی نہین دو روپیہ فی شادی بدہان لیتی ہین - **دہم پوکرنا** پندرہ گہر سنہد کیطرف سی آئی کل ۸۴- قوم بہاٹیہ اِنکی جہان ہین اور آپسمین گوت وار تفریق ہی +

دوم کہتری کے

چودہ قوم اِس تفصیل سی **منوتری** تین گہر **کہنہ** دس گہر **چوپڑا** چار گہر **ٹنڈن** دس گہر **بابل** چالیس گہر **کہوکہر** اِین سولہ گہر جنمین آٹہہ شعبی ہین **اندپہیڑ** - **کوہلی** - **چڈا** - **سوری** - **سیٹہی** - **چہنڈہوک** - **ساہنی** یہہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اٹھتوہین آپسمین ناطہ لیتے دیتے ہین سمی پہہ گراونے قوم کل ۱۷۰ گہر قوم کہتری اس علاقہ مین آباد ہین اور اکثر پشاور کیجانب سے مذبریعہ ہوپار آکر تخمیناً ۸۰ برس سے آباد ہوئے +

سوم زرگر مہندو

چالیس گہر اس گنہ مین رہتے ہین اور آپسمین ناطہ لیتے دیتے ہین اور قریب نوہ برسکا عرصہ ہوا کہ پوٹھوار ضلع راولپنڈی کیجانب سے بڑی تعداد مین آکر آباد ہوئے طریق ناطہ نسبت کا بہت خراب ہے رسن نہین ہوتا یا معلوم ہوتا یا لکی یعنے زر نقد سخت صد تک بھی لیتے ہین

چہارم بہاٹیہ

بارہ قومین حسب ذیل ہیلا - ۱۰ - گہر اسنڈا - ڈہکا - بلائی - جادی - یہہ پانچ قومین اول قسم کے ہین دوسری قسم کے کنل ۶۰ - گہر گاندہی ۸۰ - گہر جیاک ۸ - گہر مہتی - ۹ - گہر وڈہوجی ۸ - گہر رلا - ۷ گہر مینڈی ۸ - گہر کل دوسو چودہ گہر بہاٹیونکا ہی یہہ لوگ نگار پور سندکیطرف سے عرصہ تخمیناً سو برس ہوا آکر آباد ہوئے +

پنجم اروڑا

اروڑی اس علاقہ مین دو قسم کے ہین اول اوتراہدی دوسرا دکہنی اوتراہدی چودہ قومین اس ذیل سے نروکہ ۴۰ - گہر رٹڑی ۴۰ - گہر کہمار ۴۰ - گہر چاولہ ۳۰۰ - گہر گہلاٹی ۳۰۰ گہر گروٹی ۶۰ - گہر سجدیو ۳۰ - گہر ہوجہ ۱۰ - گہر سیٹھی ۳۰ - گہر چنکارا ۱۰ - گہر گرہوتری ۸ - گہر گرواڑی ۵۰ - گہر کہورائی ۴۰ - گہر نکڑی ۳۰ - گہر کل ۱۵۹۳ - گہر اوتراہدیونکا ہی یہہ لوگ قریب برسکا عرصہ ہوا کہ متفرق ہوکر علاقہ ضلع شاہ پور سے مذبریعہ محط اور تفرقہ اور بعضے بذریعہ ہوپار یان آکر آباد ہوئے دوسری دکہنی جنمین آٹھ شعبے ہین اس تفصیل سے گنگلائی ۴۹ - گہر جنمین مندر شاہ مشہور دولتمند ساہوکار ہے گنڈ ۴۰ - گہر کتہوریہ ۴۲ - گہر ہوجہ ۱۰ - گہر چاولہ ثانی ۲۰ - گہر نروکہ ۳۰ - گہر چنکارا ۱۰ - گہر کہمار ۳۰ - گہر کل ۱۷۳ - گہر ڈکہنیونکا ہین ضلع ڈیرہ اسمعیل خان وغیرہ کیجانب سے آکر آباد ہوئے - اور قوم ہنود کو قبضہ زمین بذریعہ بیع و رہن اصل مالکان پشتون سے حاصل ہوا ہے عموماً ساہوکار ہے انکی پاس بہت ہین اہل ہنود مین جو بڑی خراب رسم فضولخرچی شادی اور تکی یعنی روپیہ معاوضہ مین دیکر ناطہ کرنے کی جاری ہوا ہے اس پر اس رسم قبیح کا انسداد حسب مشاورت کل پنچایت اول قوم بہاٹیہ سے مولچند انگریزی نویس قوم بہاٹیہ متوطن شہر ٹھٹھہ ضلع کراچی بندر ملک سندھ کی سعی سے ہوا - اور پہر مبنی بحصول اجازت صاحب ضلع ہر قوم اہل ہنود کی پنچایت کو بولاکر بہت دلایل سے اس رسم کا خراب ہونا اُنپر ثابت کیا اور اُنہون نے بکقلم خراب رسم مخالف مذہب اپنے کو موقوف کرنا منظور کیا ماہ دسمبر ۱۸۶۴ء مین اس خراب رسم کے انسداد کے سبب سے یاد رہیگا +

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

لفظ ملک کے

تعریف و بنیاد اس کتاب کے دوسرے حصہ مین لکھی گئی ہے ملک دراصل خطاب ہے اور جو شخص پشتون اپنی قوم کا سرگروہ اور گانو کا مالک ہوا اُسکو ملک کہا جاتا ہے اس پرگنہ مین مہروار کیواسطے یہی لفظ مستعمل ہے نام کے ساتھہ خطاب ملک کا جوڑنے سے انکو خوشی حاصل ہوتی ہے اپنی قوم اور گانو مین ملک کا بڑا قدر اور عزت کرتے ہین عہد افغانے مین اُسکو اپنے ہمسائگان پر ہر طرح کا اختیار رہتا اور باقی بہیا چارہ بہی بشرطیکہ واقع ہونے دشمنی کے اُسکی اطاعت کرتا تہا اگرچہ ایک گانو مین متعدد ملک بہی ہوتے ہین مگر ایک خاندان مین ایک ہی ملک اور دستار مختار رہتا تہا بعد وفات اُسکی حقدار اُسکا بیٹا یا بہائی سمجہا جاتا ہے علاقہ ہوتین مین یہہ عجیب دستور ہے کہ گانو نکا نام ملک کے نام پر ہوتا ہے مثلاً بابو یہ خان کلی یا عالم خان کلی وغیرہ اور طرفہ تماشا یہہ ہے کہ جب ملک فوت ہو جاوے تو گانو نکا نام بہی مرجاتا ہے اور پہر جو جدید ملک اُسگانو نکا مقرر ہوا اُسکے نام سے اُسگانو نکا نام مشہور ہوتا ہے اس سبب سے سرکاری دفتر کے ترتیب مین کمال حرج ہوتے ہے میرا ارادہ ہے کہ بوقت بندوبست جدید بصلاح جملہ ملکان ہر ایک گانو نکا مستقل نام رکہکر کاغذات بندوبست مین درج لیا جاویگا اور آیندہ یہہ عارضی دستور موقوف ہوگا ٭

حال آمدنی و خرچ ملکان

عہد افغانی مین ملکان کو سوای پیداوار اراضی خود کاشت چار طرح کی آمدن تہی اوّل وڈر یعنی دہ ہڑتہہ دوم لسمہ یا عشر یعنی دہم حصہ سوم گنگ رسم چہارم بیجت قلنک کہ اب ہر ایک کے مفصل تشریح کیجاتے ہے پہلی وڈر یعنی دہ ہڑتہہ ہر ایک گانو مین ملک کے یہ حساب سے روپیہ ایک بیسہ بنون دا جسکا قریب ایک آنہ ہوتا ہے فروخت اجناس پر بایع سے لیتے تہے طریق وصول اسکا یہہ تہا کہ ماہ اسوج ہر سال مین ٹہیکہ اسکا بعد حیثیت آمدن کسی ہندو معتبر کو جو زیادہ دینا قبول کرے دیدیا کرتے تہے دوسرا لسمہ یعنی دہم حصہ پیداوار اراضی زرعی سے لیا جاتا تہا مگر کل بنو مین یہہ رسم نہین تہی جو ملک زور آور یا لائق ہوا اور خرچ مہمانان و وارد و گولے اپنے پاس سے دیا تو مستحق دہم حصہ لینے کا تہا بشرطیکہ اُسکے گانو مین رسم ہو اور ٹہیکہ اس عشر کا بہی دہ ہڑتہہ کے بہ پانچ حیثیت فصل ہندو کو ملا کرتا تہا نفع نقصان ٹہیکہ دار کا ملک نقد و جنس و اسطے خرچ مہمانان و زمیان و بارودت و گولے اُس ٹہیکہ دار سے بطور اُچاپت لیتا رہتا تہا آخر سال پر حساب کرکے ٹہیکہ دہ ہڑتہہ و لسمہ اُس خرچ بہ داشت مین محسوب کر دیتا تہا تیسرے گنگ یعنی رسوم شادی ہندو و مسلمان ہمسائگان مین سے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جس ملک کی سیسایہ کی دختر پیاہی جاوی تو وہ والا دس روپیہ لیکر اپنے ملک کو دیتا تہا بڑی نام تعداد اس قسم گنگنے شادی ہندو ع۔ اور مسلمان سی چہہ روپیہ تہے مگر اکثر قائم ملک اہل ہنود سی چالیس اور پچاس روپیہ نے شادی بہی لیتے تہے مگر اصلی تعداد اسکی مقدور دینے والے پر اور اختیار لینے والے پر منحصر تہی کچہہ ٹہکانا نہین تہا۔ جہاں رسم بچت تلک یہہ وہ رقم ہو کہ عملداری دورانی یا سکہان مین جو زر مالگذاری مقرر ہو کر تہہ وار باجہہ کر گئی تو بجای اصل باجہہ کچہہ روپیہ یا دستانے کے طور پر پہلا دیا یا زر مقررہ مین سی کسیقدر باقی غیر ممکن الوصول یہ بہانہ ضروری اثامیان بتلا کر رکہہ لئے یہہ بچت ملک تہ ثبوت دینے کان مجبر ہضم کر لیتا تہا نہ ضروری سرکار مین غیر واجب آمدنی ختم ہوی اور ع۔ رعیت ہی مالگذاری پر وصول ہو کر ازان جملہ رہنبرداہ۔ دیہ یعنی چہوٹا ملک اور صہ بڑا ملک تہہ والا لیتا ہی جو صہ رعیت ہی ملکان تہہ کو ملتے ہین مثل تعلقہ داری ہیجنی جاہیے +

خرچ ملکان

عہد بنوالا مین یہہ تہا کہ اس آمدنی جسکی تفصیل اوپر دیگئی ہی مہمان اور جو لوگ غنیم کے حملہ کیوقت کمک کیواسطے آوین کہانا کہاوین دوسری بارود اور گولے خریدی جاتے تہے یا اپنے گوندی الکو بطور چندہ مدد خرچ کیجاوی تیسرے جو لڑائی مین اپنے گانو کے آدمی زخمی ہون انکی علاج اور خوراک پر جو کچہہ خرچ ہو وہ ملکے دیتا تہا نے الحال سوای ایک جایزہ خرچ مہمان نوازی کے اور کوی صرف مقبول باقی نہین ہی اور بہرحال پہلے وقت سی اب ملک لوگ آسودہ حال ہین +

تعریف ہمسایہ

ہمسایہ اسکو کہتے ہین کہ باستحقاق ارث گہڑی لیتے گانو مین جسمین زمین خواہ افتان ہو خواہ ہند کے عموماً وہ قبر جیل وجٹ بمعنی ہند کی ہر قسم اور ہندو یہہ سب ہمسایہ کہلاتے ہین اور پشتون قلیل ایسے ہونگے جو ہمسایہ کی حیثیت رکہین ہر ایک گانو مین جو جو مختلف مالکان ہمسایہ لوگ تقسیم ہوتے ہین اور جس مالک کے حصہ مین سکونت ہے اسکی مطیع اور فرمانبردار رہتے ہین +

طریق آبادی ہمسایہ

مالک لوگ اپنی زمینات مملوکہ مین ہمسایہ کو آبادی اور گہر بنانے کی بخوشی تمام اجازت دیتے ہین اور اکثر ہمسایان مستاصف کو ہاتہ بہی اپنے پاس سے دیتے ہین اور یہہ طریقہ مدد دینے ہمسایہ کا بقدر بقدر کوشش کا یہہ ہے کہ علاوہ اور مدات کے ہمسایہ کی گہر کا کلیہ لیتے ہین بلکہ ان فرد سے اکثر ہی وہ مالک اپنی زمینات بافرفت کیوہ ہلیا کرتے ہین اور جو مین یہہ رواج ہی بہت نافع

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کے چیرہ دستی سے بہت سی بیآدمی خواہش رکھتا ہی کہ میں اپنی زمین مین ہمسایونکو آباد کرون اور بسبب اسقدر مندی کے اور مثل سابق نزدیک چلنے کے اب ہمسایونکی عزت بھی کرتے ہین +

حقوق ملک ہمسایہ پر

قبل از سلطنت سرکار انگریزی عہد افغانی مین ہمسایہ لوگ اپنے ملک کا لشکر ہوتے تھے اور اسکی مخالف اور گانونکی دشمن سے لڑکر اپنی جان دینا بھی لازم سمجھتے تھے سو اب اسکی ہر قسم کے بیگار اور مختلف خدمات لینے کا ملک یہ کو استحقاق تھا پہرہ بروج و گہڑی مانیٹن ہمسایونکی ذمہ تھا اور شتر و غیرہ روڑی خانجات ہمسایہ اور عہد افغانی مین ہم حصہ پیدا وار کنگ یعنی رسوم شادی حسب حیثیت ہمسایہ لیتے تھے فی الحال چارپائی لحاف و اسطی مہمانان مہمردار اور شادی غمی مین لکڑی سونتنی اور چوک یعنی مجرہ اور تجدکے لیائی سال بسال ہمسایونکی ذمہ ہی بجای آہنی شمشیر مارنے کے جسکو اب انتظام سرکار انگریزی کی سبب سے کچھ ضرورت نہین ہی نہ بانکی شمشیر سے اپنے ملک کی دشمنونکو مارنا چاہتی ہین مقدمات مین اکثر ہمسایہ یا امیدوار اپنے ملک کے خلاف شہادت دینے کیواسطے آتے ہین گرچہ ہر ایک مقدمہ مین صورتسی ہوتا ہی مگر حاکمونکے حکام کو گواہان ہمسایہ اور غیر ہمسایہ کی دریافت ہی کرلینی چاہیے اسسے یہہ مراد نہین ہی کہ ہر ہمسایہ کے شہادت خلاف سمجھی جاوے مگر تاہم اسمین احتیاط کا نتیجہ انصاف کیواسطے مفید ہی مینے اپنے تجربہ سے خود بے اسکا امتحان کیا اور آزمایا ضرور ہی پایا +

حق ہمسایہ ملک پر

صرف یہہ تھا کہ ہر ہمسایہ کو آبادی کیواسطے دیوے اور تا بمقدور ظلم ظالم سے اسکو بچاوے اور جو شخص ہمسایہ کا مال زبردستی یا اسکو نقصان پہونچاوے تو ملک اسکا دشمن ہوکر اپنے ہمسایہ کا بدلہ لیوےگا اور اس مسئلہ کی یعنی مین اگر ملک کو نقصان پہونچے تو ہر گوارا کرتا ہی مگر ہمسایہ کی نقصان کو اپنا شرم سمجھتا ہی +

تقسیم تمرہ باہم ملک و ہمسایہ

لفظ تمرہ کی تعریف پہلے ہو چکی ہی کہ روڑی کو کہتے ہین اسکی تقسیم باہم ملک و ہمسایہ علاقہ بنونمین مختلف طور پر ہوتے ہی عموماً اصول یہہ ہی کہ جسکی ملوکہ زمین مین ہمسایہ کا گہر ہو اسکو واقع ہر روڑی اسکا حق ہوتا ہی مگر اس اصول مین بعضی جگہہ اتیا زبھی ہین جیسا کہ تپہ منڈا نمین ایسا ہی کہ گو زمین ملک کے ہو مگر ہمسایہ سقف کو ٹہہ کا خود ڈالے تو بعوض اس سقف کی نصف روڑی اسکا حق ہوگا اور دو سہ نصف مالک زمین کا اگر سامان سقف ملک دیوے تو ہمسایہ کا روڑی لیکچھہ نہین اور تپہ عیسکی اور اسمعیل خیل اور غوریوالا اکثر دیگر تپہ مین بھی یہی دستور ہی گو سقف ہمسایہ کا ہوتا ہم تقریبی روڑی مالک اراضی لیتا ہی اور تپہ شورانی بعضی دیہات اور دیگر دیہات مین ہر

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ایسا مستور ہو کہ الک [illegible] روپیہ یا ایک روپیہ تیئیس رتبہ نقد سالانہ بطور لوہ ہمسایہ لیا کرے مگر اسکو ہدیتی مین مزاحمت مختلف ستیہ گرہ کا اور [illegible] ضرورت آبادی ہمسایہ کم ہو جس ملک کو اپنے اراضیات کی ترددو دیگر ضروریات کیواسطے زیادہ خواہشمند آبادی ہمسایہ کی ہوتی تو اسنے مگر مین سے رعایتاً کچھ حصہ دیناکر کے آباد کیا اور جسکو کم ہوتی اسنے حسب معمول [illegible] مگر [illegible] ہمسایہ کو مگر اسکو نہ اسکی کا ملک معاف کر دیتا ہی اور اس معافی کو کہتے ہین عہد انعام مین ایسے معافی سپاہی اور دلاور لڑنیوالونکو ملا کرتے ہی اور امامہ مسجد اور اخوند سادات و قریش کو بھی مگر خانجات مسکونہ خود اکثر معاف ہوتا ہی مگر کے تنازعات عدالت مین اکثر آتے ہین حکام اس ضلع کو ان ستورات سے واقفیت کامل مطلوب ہی کہ فیصلہ کرنا اس مین ایک ایسی ضروری چیز ہی کہ قدر اراضی زرعی سوای اسکی جہاں حصہ بھی نہین ہی +

حق ہمسایہ بابت سقف کوٹھہ

اس پرگنہ مین یہہ دستور ہی کہ جو سقف ہمسایہ نے اپنے خرچ سے بنایا ہو تو وہ استحقاق کہتا ہی کہ جب اس گھر کو جھوڑ کر دوسرے گانون یا اسی گانو مگر دوسری جگہہ کو جاوے تو سامان سقف اوکہاڑ کر لیجاوے الا اگر ملک موضع کو سقف اوکہاڑ دینے مین عذر ہو تو قیمت سامان اسکی بموجب تشخیص معماران سنجار یا معتبر ہمسایہ کو دیکر سقف محفوظ رکھے مگر یہہ امتیاز ہمسایہ کو اس سقف کی نسبت نہین ہوتا کہ جو ملک نے بنوایا ہو یا سامان سقف ملک کا ہو اسی حالتمین جب ہمسایہ نکل جاوے تو وہ کوٹھہ ملک کی امتیاز مین ہوتا ہی +

خواہش آبادی گھڑی ہا جدید

اس علاقہ مین بہت چھوٹی چھوٹی اور گنجان آبادیان ہین اور سبب اسکا یہ ہی کہ جب چھوٹی اور متصل ہوتی ہی تو دو مین - اوّل تو واسطے بہم پہونچانے زر وڈی اخراجات زرعی کے بیچ جسکو ہاتھہ پہونچا گانو بنایا - دوسرا - ان لوگون کی طبیعت آزادی اور حاسدانہ برتری بہت چاہتی ہی ہر ایک ملکی خواہش اور دوسری کے تابعداری نکلنے کی ارادہ پر ہر ایک پشتون نے غیرہ ارادہ علیحدہ گھڑی بنانے کی کہتے ہین اور اس مطلب کیواسطے اکثر درخواست جہت اجازت عدالتمین گذرتی ہین اور اس سایل کے درخواست کی نسبت دوسری فریق کی جانب سے بہت عذر داریان ہوتے ہین اکثر اوقات عذر داری سے ہارج ہوتے ہین اور دوسرے کا فایدہ انکو گوارا نہین ہوتا الا بعضی جگہہ عذر درست بھی نکلتا ہی اور معلوم ہوتا ہی کہ سایل نے [illegible] ہونے کیواسطے خواہش آبادی موضع جدید کہتا ہی میری نزدیک انتظام پولیس مین آبادی دیہات جدید سے سوا دوامن سر حد کچھہ حرج نہین ہی + طرز تعمیر دیہات

اسعلاقہ مین بسبب تعمیر بیحد دشمنی کے نظر بمحافظت جہت دفاع کے زمانیکا یہہ طریق تہا کہ جسقدر طول عرض موضع بنانا ہوا اتنا احاطہ مقرر کر کے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اُسکی گرد بطور حلقہ کے ایک شہر پناہ کیطرح آٹھ نو فٹ کی اونچی دیوار گلی بنائی جاتے تھی اور جا بجا دن کو نہ میں متعدد برج معہ سینہ پناہ اور اکثر ایک دروازہ بطور ڈیوڑھی کے رکھا جاتا تھا گویا ایک چھوٹا قلعہ ہوتا تھا اور جب کوئی مخالف اُس گل نوپر حملہ آور ہوتو اُسکا مقابلہ اور اپنی کا نو کی محافظت بخوبی ہوسکتی تھی اور بیچ اُس زیبہ پناہ کی گھر متفرق طور پر بسائی جاتی تھی یہہ مکان سکنی پست اور بدوضع اور تنگ ہوتی تھی اور اکثر قلعی اور جدران قوم کے آدمی ان مکانوں کی دیوارین بھکسی بموسم زمستان تیار کرتے ہین اور مکان اونچے ہیلہ اور خراب ہوتی ہین شروع عملداری سرکار انگریزی مین **کرنیل سر ہربرٹ اڈوارڈس صاحب** نے بروج اور مانٹین کے سینہ پناہ منہدم کراوین اب کسی گل نو مین کوئی برج نہین ہی اور امن سلطنت کی باعث سی نہ برج اور نہ موضع پناہ ہونکی ضرورت ہی اب لوگونمین عادت کشادہ آبادی کے ہوتے جاتے ہی فی الحال اس پرگنہ مین ۳۶۷ موضعات ہین جنپر علحدہ علحدہ جمع سرکاری مقرر ہی مگر واضح ہو کہ سوای چند موضع کے باقی اکثر دیہات بہت چھوٹی چھوٹی اور قلیل جمع والے ہین ایک دوسرے قریب تر اور گنجان رقبہ ہر ایک کا بہت تھوڑا جس شخص کی تھوڑی زمین تھی اُسنے بخواہش آزادی علحدہ موضع بنایا اور ملکی یعنی نمبرداری کے خواہش مند جمع بھی اُسکا علحدہ مقرر کرالیا +

مانٹین

ایک قسم اونچی عمارت ہی جو برس تخمیناً بارہ فٹ بہسکے یعنی خام دیوار اُٹھا کر قریب نو دس فٹ ارتفاع کو جب پہونچی تو اُسکو مٹی سی پُر کرکے بطور روہ مہ بنا دیا اور پھر اُسکی اوپر بوضع چورس برج کے ایک کوٹھہ بنایا اور نیچے سی سیڑھی لگا کر اُس کوٹھہ کی اندر جاتے ہین اور اُس کوٹھہ کے اوپر سینہ پناہ بنائی جاتے تھی خطرناک اوقات اور حملہ مخالفان اور لڑائی کیوقت مین اُس اونچی مکان پر چند توپچی نشانہ باز بندوقچی لیکر بیٹھتے ہین اور دور دور بندوق کی زد سی مخالف کو نہین چھوڑتے یہہ مانٹین ہر ایک پرگنہ مین بڑی ملجا ہوتی ہی اور جب تک یہ قایم ہی تو گا توپچی غنیم کا دخل مشکل ہی اُن ملکان دیہ کو جو اپنی بہت دشمن رکھتے ہین اور کرام ویلا انگلستان کیطرح اندیشہ سی خالی نہین ہوتے وہ اپنی خوابگاہ اُس بلند مکان مین کیا کرتے ہین اور بعد چڑھ جانیکی سیڑھی اوپر کھینچ لیتے ہین ۱۸۴۳ء مین مانٹونکی بھی بفیصل گرادی گئی تھی مگر مکان اب تک بعضے جگہہ باقی ہین +

چوک کا

اصلی معنی موقع نشست گاہ عام موضع کا ہی اور عمارت چوک کی گرچہ خراب اور تنگ دروازہ مگر بہ نسبت اور مکانات کی ذرا اونچی ہوتے ہی اور موسم زمستان کے آگ جلنیسی اندر سیاہ ہو جاتا ہی اور عمارت چوک کی باہر کشادہ صحن ہوتا ہی عہد قدیم مین اکثر لوگ بیت بدی گھر و نمین نہین سوتے تھے اور چوک پر جمع کثیر رہتا تھا فی الحال گرچہ چوک خوابگاہ نوخیز جوان اور ماکتخدا مرد نکا ہی مگر نشستگاہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

پیر جوان ہر چوک کی متصل ایک چھوٹا تنگ مکان اُور ہوتا ہی جسکو اسملک مین مجرہ کہتی ہین اور وہ شیطان خانہ فعل امرد لڑکونکی مجلسون مستانے مین مستعمل ہوتا ہی +

حال متعلق اراضیات زرعی

اول اقسام زمینات اس پرگنہ مین مشہور صرف دو ہی قسم زرعی زمین کے ہین اوّل نہری جسکو بزبان پشتو تندہ یہ کہتی ہین بارانی جسکو اچوہ کہا جاتا ہی قسم نہری کے ناقصی اور کاملی افراط یا کمی پانے و کلر یعنی روڑی پتھر ہی جہان نہر کا سرویہ ہوا اور پانی وافر ملا اور روڑی موقع پر پہونچی تو ہمین سب سی کامل پیداوار ہوتے ہی اور برعکس اسکی ناقص قسم نہری مین سی پتہ سوراخی اور دیہات بنجل سوکڑی مواو و شاہ میتا خیل اور پتہ سادات و گگی بہرت کی زمینات سب سی زرخیز مین اور پتہ میری اور زمینات واقع نارکم حیثیت کہتی ہین ایک قسم کلر دار زمین کو تریہ کہتی ہین جسمین پیداوار کم ہوتے ہی خورپوالہ کی جبہ اور شمشی خیل کے متصل اس قسم کے ترخہ اراضی واقع ہین اور بارانی یعنی اچوہ زمین قریب کمل کے وزیرونکی قبضہ مین ہی گرچہ بسبب نہونے پیمایش معتبر کے صحیح تعداد نہین معلوم ہونے مگر سنہ ۱۹۱۰ کی انتاہی اور سرسری پیمایش کے موجب ۱۰۰ ایکڑ یعنی گمانو زمین نہری معہ نارو پتہ میری اور ۱۰۰ ایکڑ مانے مقبوضہ وزیران و غیر درجہ حاصل ہوا ہی مجکو تجربہ سی معلوم ہی کہ پیمایش آیندہ کو اس تعداد مین افزونی ہوگی +

اسماء و ہیئت اراضیات

ہر ایک موقع پر نام زمینات مختلف ہوتے ہین مگر ہیئت اراضی کے روسی جو مشہور نام ہین انکو یہان جتلایا جاتا ہی جو زمین سب سی لمبی چوڑی ہو اسکو وارہ کہتی ہین ۱۰۰ بیگہ نارو پتہ میری زمینات بارانی علاقہ بنو مین ۳-۴ ایکڑ سی زیادہ کوئی شاذ و نادر کہیت ہوگا اکثر چھوٹے چھوٹے قطعات دو کنال سی لیکر ۱۰ کنال تک ہوتی ہین اور جو زمین فراخ و دراز و نشیب مین ہو اسکو ڈھنڈ کہتی ہین اور چھوٹے قطعہ کو سرکا بولتی ہین اگر وہ ذرا لمبا اور عرض مین کم ہو تو اسکو سیرہ یا چیرہ کہا جاتا ہی اور جو زمینات کسی رود کی کنارہ پر واقع ہون انکو کس یا کچھ بمعنی کنارہ بولا جاتا ہی اور جس زمین اونچی کو پانی بمشکل چڑہایا جاوی اسکو مٹھہ کہتی ہین اور جس کہیت کی ڈھال نکلی ہوئی ہو اور سلامی اور اونچا ہونے کے سبب سی پانی نہ ٹہہری اسکو لوڑہ بولتی ہین +

تفصیل پیداوار اراضی

زمین نہری کل دو فصلے اچوہ اور بارانی ایک فصلی فصلین مین بزمین نہری اجناس ذیل پیدا ہوتے ہین بیع - گندم جو تماکو خربوزہ تربوز پیاز - ہوم یعنی لسن شفتالو مٹر بلدی کچالو اور خریف مین نیشکر پاول کپاس مکی جوار دال ہر قسم ترکاری ہر قسم سوای آلو بیجو

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کنجد کنگنی چینا اور بارانی اراضی مین بیج کو گندم تخم اور خریف باجرہ اور بعضی جگہہ کپاس ان اقسام سے جو زیادہ منافع والی جنس ہی اسکا ذکر ذیل مین کیا جاتا ہی ۔

اول نیشکر

یہہ جنس سب سے زیادہ پیدا ہوتے ہی اور قدر بھی اسکا بہت ہی جو بنجر کی لایق نہین ہوتی کا ہو کماد ہی اور اسکی دو قسم ہین ایک سرا بعضی سرخ دوسرا سبز یعنی جسکا لون مایل سفیدی ہو ہر دو سی قند سیاہ اور شکر سرخ نکلتی ہی بہ نسبت سبز کے سرخ اچھا ہوتا ہی مگر سردی کا اسکو زیادہ خطرہ ہوتا ہی اگر سردی مار جاوے تو رس خشک ہو جاتے ہی اور قند کم نکلتا ہی یہہ جنس ساہ پوہ اور اگہہ مین بوئی جاتے ہی اور بونے کا طریق یہہ ہی کہ بقدر ایک فٹ نیشکر کو ٹکڑے ٹکڑے کرکے زراعت جوار اور گندم کی طیار زمین کے اوپر پہیلاوتے ہین اور پہر اوپر سے پانی لگا کر جب زمین پانے سے نرم ہوئی تو ہاتہہ یا ڈون لگا کر اس کو چپٹا کرکے بیچ بوشیدہ کیا جاتا ہی بعد ہفتہ کے جب زمین ذرہ خشک ہوئی تو روڑی انکے اوپر ڈالکر پانے دیا جاتا ہی اور پہر موقع پر پانی ملتا رہتا ہی ماہ ماڑ مین ایکدفعہ دوبارہ روڑی ہر ایک بوٹا نیشکر کے جڑہ مین تہوڑا تہوڑا ڈالے جاتے ہی بعد ش سوا اوزکسی محنت کی خالے پانے لگانے سے انکی زراعت مثل ایک بیلہ کے بڑہتی رہتی ہی یکم ماہ کاتک کو پانے دینا موقوف کرتے ہین تاکہ انکی رس پکجاوے آخر ماگہر یا صوماہ پوہ مین انکو کاٹکر چہیلا جاتا ہی اور پہر بقدر ایک ایک فٹ کے ٹکڑے کرکے کہانی مین ڈالدیتے ہین اور کل گہانے کے مثل گہانے تیل کے ہوتے ہی مگر اسمین بڑا ہی اور دو بیل آگے باندہے جاتے ہین گہانے کے بیچ مٹکے گلی رکہی ہوئی ہوتے ہی جسمین رس پڑتے ہی اور جب مٹکی بہری گئی تو کڑاہ آہنی مین ڈالتے جاتے ہین اور اسکی نیچے آگ جلاتے ہین جب مثل قوام کے وہ رس غلوظ اور منجمد ہونے لگی تو تب اسمین چمچہ پہیر کر کڑاہ سے شانک گلی مین ڈالکر اسمین دو انچہ چوڑی سیخ آہنی جسکو بزبان پشتو رمبائی کہا جاتا ہی پہیرتے ہین اسوقت معلوم ہو جاتا ہی کہ شکر ہی یا قند اگر شکر ہوئی تو اسمین ملتی نہین ہی دانہ دانہ رہتی ہی اگر قند ہی تو باہم منجمد ہوتا جاتا ہی شکر بہ نسبت قند کے زیادہ قدرمند ہی گرچہ بروقات مختلف بدلتا رہتا ہی مگر عموماً بطور اوسط الہ رفے من قند سیاہ اور سے رفے من شکر گہانے پر فروخت ہوتے ہی الا افسوس کہ قند سیاہ بہت خراب بنایا جاتا ہی اور رس اسکی اچہی طرح چہانے نہین جاتے جسقدر کڑاہ مین ڈالنے کیوقت اچہی چہانے جاوے اسیقدر عمدہ اور سفید بنتا ہی شکر اور قند کی ایسا اتفاقیہ بنتی سے لوگ متعجب ہین اور کہتے ہین کہ جس زمین سے شکر نکلتی ہی اسکو کسی پیر یا فقیر کے دعا ہی مگر در اصل یہہ بات ہی کہ جو زمین ذرہ اونچی ہی اور اسمین پانے کم ٹہرتا ہی اسمین شکر نکلتی ہی اور قند بہی اول قسم کا اور برعکس اسکی جو زمین نشیب اور قرار گاہ پانے کے ہو اسمین سے قند نکلتا ہی اور شکر نہین جو زراعت نیشکر کاٹے جاتے ہی دوسری سال

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

پانے ویغیرہ ہیں ہی بطور موٹھ ہی کپاس کے سرسبز ہوتے ہی اور اس زراعت کو موٹھ کہتے ہیں ماہ ہاڑ کے شروع میں اسکو میم سے کوڑی
ہیں جسکو بربان ملک چکا ولہ کہا جاتا ہی جب ایکدفعہ زمین نرم کے گئی تو اسمیں کلتر یعنی روڑی ڈالکر بانے شروع ماہ کتک
تک دیا جاتا ہی اور ماہ پوہ میں نیشکر کاٹکر بستور مندرجہ بالا قند سیاہ بناتے ہیں اور خصوصیت زمین کے یہانتک ہی کہ تین سال
برابر ایکدفعہ کی کاشت کردہ نیشکر ہوتے ہتی ہیں بلکہ اگر روڑی حسب مراد ڈالی جاوی تو چوتھے سال بھی وہ تخم کام آتا ہی اور طرفہ
تاثیر یہہ ہی کہ سال اولی دوسرے اور تیسرے سال میں زراعت کامل اور قند بہت نکلتا ہی اور ٹھ یعنی پرانے زراعت نیشکر سے
نیشکر اچھی بنتی ہی اور قند بھی اول سال سے بہتر ہوتا ہی سب سے اعلی قسم کے نیشکر نصراوین تپہ سوائی میں ہوتے ہی اور وہ لوگ
کوشش بھی کرتے ہیں اسی سبب سے نرخ اسکا بہ نسبت دیگر علاقہ کے گران ہوتا ہی تخم نیشکر نے کنال ۴ سیر کا پڑتا ہے
اور فے کنال سے بحساب وسط تین من قند سیاہ و نیشکر نکلتی ہی جسکی سے نے کنال پیداوار ہوئی اور سے نے ایکڑ آمدن
پڑتے ہی ۔

دوم ہلدی

یہہ جنس ہاوہ دیت یا بسیاگہ میں بوئی جاتے ہی اول اس زمین کو روڑی سے پُر کیا جاتا ہی اور بعد کاشت پانی سے سیراب کرتے ہیں
آیندہ سال اسی موسم میں بیج سے نکالکر ہلدی نکالتے ہیں فے کنال ۲ من سے ۳ سیر تر ہلدی کا تخم پڑتا ہی اور تعداد پیداوار فے کنال مختلف ہی بہت
اعلی ۲ من سے ۳ کنال اور ادنی ۲ من بھی نکلتی ہی اور بعضی جگہہ ایک محنت گجائی سے بالکل نابود ہو جاتے ہی بحساب وسط فے کنال ۲ من
تر ہلدی کے پیداوار شمار کرنے واجب ہی جو بعد خشک کرنے کے چہارم حصہ یعنی ۳ من ۳۰ سیر رہتی ہی خشک ہلدی کا نرخ صرفے من
سے لیکر سے تک مختلف اوقات میں ہوتا ہی الا بحساب وسط سے فے کنال آمدن سالانہ جنس ہلدی شمار ہو کر صرفے کنال بابت
قیمت تخم نہا کر کے باقی دو سو روپیہ فی ایکڑ آمدن ہر دو سر ہوتے ہی اس ہلدی کا رنگ بہت تیز زرد نہیں ہوتا بلکہ پھیکا رنگ اور
ناقص قسم سمجھی جاتے ہی ڈیرہ اسمعیل خان کیطرف بیوپاری لوگ بہت خرید کر لیجاتے ہیں اور زمیندار ان کو اتنی نفع ملتا ہی اور اکثر ہلدی
براستہ بنگش و کوہ پیوار بشہر کابل وغیرہ نواح مغربی میں باہر کے بیوپاری جا فروخت کرتے ہیں ۔

پیداوار میوہ جات

ہنوز کاشت ہوا اور قدیمی میوہ شفتالو سی انار گمنچتہ عمدہ نہیں ہوتے خربا چوٹا انگور انجیر عمدہ نارنگی سنگترہ چکوتہ توت کثرت سے
بیر لیمو کیلا انناس ہوکہ چکوتہ نارنگی سنگترہ وکیلا اور اب سرکار انگریزی کے عملداری میں کاشت ہوئی پہلے اس زمین میں ہی شفتالو
اور چوٹا اس کثرت سے ہوتے ہیں کہ انکی موسم کو جدہر دیکھو بازار میں ٹوکرہ شفتالو کی نظر آوینگی باغ و بہات کی پاس بہت چھوٹی چھوٹی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

باغیچہ ملک وغیرہ لوگ کہتے ہین اور جب وقت پختگی میوہ آیا تو مینڈہ لوگ بطور چکوتہ وہ باغیچہ ایکسال کیواسطے مول لیکر میوہ فروشی خود کرتے ہین شوق باغ لگانا ذکر لوگو نکو کم ہی ہے۔ نینو نہین ہین اسکام کیواسطے بہت عمدہ ہی ۔

تفصیل گلہار

بہت طول بیغایہ ہی شہو ہوں اس علاقہ کی یہہ ہین گلاب پنبا ریبیل گل داؤدی سوسن بکی جہان بندرانی گل عباسی گلیخر گل جعفری اور تہل ہین گل پنیر ہی رونق نہایت خوشبوا اور خوردو بموسم بہار پیدا ہوتا ہی انگریزی پہول وگل ہزارہ صرف سرکاری باغ یا انگریزو کے خانگی باغیچو نمین ہوتی ہین اصل پیداوار پہولونکی یہان کم ہی ۔

پیداوار گہاس

سوای خودرو گہاس معمولے کے اس علاقہ مین گہاس شغتل اور رشتہ اراضیات زرعی مین مثل زراعت کاشت کیا جاتا ہی اسمین بہت زیادہ اور کا آمد شغتل ہی جو ہمراہ فصل ربیع کے کاشت کرتے ہین گہوڑی و دیگر مویشی کی خوراک کیواسطے حکم اکسیر کہتا ہی گہوڑا اسنے بہت جلد طیار اور فربہ ہوسکتا ہی خاصیت اس گہاس کے یہہ ہی کہ ایکدفعہ کاشت کرکے ماہا تک چہ دفعہ کاٹا جاتا ہی اور ہر بار بعد کاٹنے کی پانی دینے سے ہر سبزہ اور قابل خوراک بہایم ہوجاتا ہی اسکی کاشت سے زمین کو بہت فایدہ ہوتا ہی ۔

ذکر کاشتکاران

اس پرگنہ مین سوای ملکان معتبر اور اہل ہنود اور کابل لوگونکی باقی مالکان زمین خود کاشتکاری کیا کرتے ہین مگر چونکہ آبی زمین اس علاقہ کی کاشتکاری سب سے تہہ سے گریٹ یعنی باہر سے بیل لاکر زمینداری کرنے کی مشکل ہی کیواسطے غیر مالک گروہ زراعان جنکو بزبان ملک مشقتی کہتے ہین بہت ہی اور اکثر مالکان بشراکت خود یا علیحدہ اجر گل یا جنس زمینات کی کاشتکاری انسے کراتے ہین ۔

استحقاق مزارعانہ

بشرطیکہ کوئی خاص اقرار نہو لیا ہو تو بدون اسکے ایک فصل کے جسکا تردد مزارعہ کرچکا ہی آیندہ کچہہ حق باقی نہین رہیگا مزارعہ کی حیثیت اور نام سوای مشقتی اور کچہہ نہین ہی بعد درو فصل موجودہ مالک کو اختیار ہی جب چاہی مشقت اسکی چہوڑا دیوی الا اگر دو سے سال کے موعدہ کی زراعت نیشکر ہو تو قبل از چکاول یعنی گوڈنے کے مالک نصف تخمہ زمینداری کو بیدخل کرسکتا ہی بعد چکاول اور کلر ڈالنے کی یہہ استحقاق نہین رہتا تاوقتیکہ وہ زراعت تیار ہوکر مشترک لیجاوے جب رواج ملک وعوی قبضہ یا موثریت کا یہہ استحقاق مزارعان کو نہین ہوسکتا اگر مشقتی ہندکی یعنی جیٹ وغیرہ لوگ ہین ۔

طریق کاشتکاری

رقبہ بارانی اور علاقہ میرہان پتہ ناروللنڈ یا اک دوگر یعنی جنکہہ کل قلبہ رانی سے کاشتکاری کیجاتی ہی اوزار یعنی آلہ زمینداری تلبہ کم زور اور چھوٹے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

چھوٹی ہوتی ہین باقی اکثر علاقہ بنجر کی بھری اراضی آگرنٹ یا ہیم آبنی سی کہ مثل بلچہ ہوتا ہی ہزار مان اپنی ہاتہ اور پاؤن کا زور لگا کر قابل کاشت بناتی ہین اور زمین کو کی ہیئت اسطرح ہوتی ہی کہ پہلے ذرہ چوڑا اور گاؤدم اور قریب ۲ فٹ لنبا چوڑے دستہ اور پہل آہنی کی ذرہ اوپر ایک چھوٹے سی کلہاڑی پاؤن کا زور دینے کو لگائی جاتے ہی اس طرح کل اور ایک یا چند آدمی زمین کے ایک سری سی کہ ہی ہو کر اس گرسٹ سی کہ پہل زمین پر مار کر اور پاؤن سی دبا کر کلوخ زمین الٹی جاتے ہین ایک مضبوط آدمی شخص قریب ایک کنال زمین فی روز زرعی بنا سکتا ہی ان نوگولوں کا قول ہی کہ بسبب مٹ اور سخت زمین ہونے کے قابل ہی طرح نہین چل سکتا اور بیتک گرسٹ سی مستوی مزروعہ نہ بنائی جاوی تو فصل اچہا نہین کرتے +

حصہ کاشتکاری

مختلف طور پر ہی عموماً پیداوار غلہ ہر قسم و کپاس سی ایک ثلث مزارعہ اور دو ثلث مالک بٹائی کر لیتا ہی تخم و مالگذاری ذمہ مالک اور بعضی جگہہ اول پیداوار ہر دو سہ بخش بخش یا دہم حصہ عوض اوہی معاملہ اور علاوہ اسکی تخم باندازہ بیسر زمیندار لیکر باقی کو تین حصہ مندرجہ بالا پر تقسیم کرتے ہین الا اس آخر الذکر صورت مین مزارعہ علاوہ ایک ثلث کے [illegible] ہی جہان مشقتی بہت ملے اور زمین قحط مند ہوئی وہان حصہ کاشتکاری کم اور جہان کہ اسکی زیادہ ہوتا ہی موقعہ کہ ضرورت [illegible]

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

پر دستور بٹائی مین تبدلات ہوتے رہتے ہین جب بٹائی کا تنازعہ ہو تو خاص شرط مقررہ یا رواج دیہہ کی دریافت سے انصاف ہوسکتا ہے

ذکر سیرابی علاقہ

رود کرم کے پانے نے اس علاقہ کو زرخیز بنا دیا یہہ پہاڑی ندی مقام پیواڑ کے متصل کوہ سفید کے جنوبی حصہ سے نکلکر علاقہ کرم سکونہ قوم طوری کو سیراب کرتے ہوئے ٹل بلند خیل شاخ بنگش کے پاس سے آتے ہی اور ضلع بنوں کی مغربی حد سے متصل پوست کرم اس پرگنہ مین مشرق رود داخل ہوتے ہی اور ہمیشہ ہر موسم مین جریان اسکا بند نہین ہوتا الا بشرط کمی بارش موسمین میز سماہ مارچ و اپریل اور ستمبر و اکتوبر قلت پانی کا اندیشہ رہتا ہی جب پہاڑ سے نکلکر اس علاقہ کے حدود مین پہونچتی ہی تو ہر ایک قوم سکنائی پرگنہ اپنی اپنی نہر جسکو بزبان مُلک یال کہتی ہین موقع مناسب سے کہودکر اپنی زمینات کو سیراب کیوسطے لیجاتی ہین اس مُلک مین سو فٹ کی فاصلہ پر ایک فٹ پانی اونچا چڑھتا ہی مثلاً اگر کوئی زمین جاہی اندہی بند رود کرم سے دو فٹ اونچی ہی تو جب نہر ایک ہزار فٹ دور سے کہودکر لائی جاویگی تو اُس زمین پر پانی پہر سکیگا اُس رود کیجانب جنوب سے بہلے دیال موسوم پیوکنہ مطوکر و زیان محمد خیل کے ہی اتا بسبب کم منتی اس قوم کے وہ اچھی طرح نہین چلتی اُسی نیچے دیال اورت شاہ و مش خیل کے خوب جاری و عمدہ ہی ازان بعد دیال لنڈیڑاک جو میجر جان نکلس صاحب بہادر کمشنر سابق نے شمالاً مین معرفت ہلرام تحصیلدار سابق کہودا کر زمین ویرانہ موسومہ لنڈیڑاک تعداد ی چھ ہزار کنال کو آباد کرایا نالہ کچکوٹ کو رم سے جنوب یال شرقی کیطرف علیحدہ ہوکر اکثر زمینات اس پرگنہ کو سیراب کرتا ہی کل پرگنہ مین بڑی دیال اور زیادہ فایدہ بخش یہہ ہی کچکوٹ بہت پرانا عہد قوم ہنی و منگل قابضان سابق اس علاقہ سے ہی اسمین ترقی پانے کا انتظام معقول ہوکر زمین جنگل ویرانہ موسوم تار تعداد ی قریب کنال بعہد میجر ٹیلر صاحب اور کچھ بعہد میجر جان نکلس صاحب سیراب و آباد کرائی گئی اب وہ زمین بہت عمدہ زرخیز ہوگئی ہی اسی جنوبی سلسلہ مین یعنی کچکوٹ کی دیال امندی دیال ہنجل اور مندان و فاطمہ خیل اور دیال خوشیہا معروف خوبہ و چشمہ پتہ عیسکی وغیرہ کی جارے ہین کہ خاص قابل ذکر انکی نسبت کوئی امر نہین کنارہ رود کرم مین سب سے بڑی دیال اورشاہ معروف شاہ زوہ ہی جسکی ہر چہار پتہ سورانی سیراب ہوتے ہین ایسا مشہور ہی کہ یہہ قوم سورانی دیال موسوم خوبی سے جو دس کوہ اسپر آب پانی لیتی تھی مگر بہت مشکل سے اسمین پانی چڑھتا تھا بس خدا وند اراشکوہ ابن شاہجہان بادشاہ دہلی غزنین سے جب کہ راستہ ہندکو کیا تو اُسنے واسطے آرام رعایا اس دیال کو کہودوایا یہہ بتصدیہ شاہ جو رکاہی یعنی بادشاہی نہر ہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ٹینڈ اُس مجمع کو کہا جاتا ہی

کہ جب دیال کا بند سیلاب سے ٹوٹ جاوی یا مرمت طلب ہو یا صفائی دیال یا زیادہ پانی کی ضرورت ہو تب جملہ حصہ داران حسب تعداد مقررہ داطلی انجام اسکام کے آدمی بھیجتے ہین جو شخص اپنی نوبت پر نہ گیا یعنی جسکو جاوی تو اُسکو بلدیہ اُسد فعہ حصہ پانی کا نہین دیتے بلکہ بموجب سہ چند یا دوچند یا ایک منجملہ جرمانہ بنا جاتی دیال لیا جاتا ہی اور پتہ نارمین داطلی حفظ انتظام پانی ایک ایک دو غلہ وچند چلوشتگان بمعنی محصل مقرر ہین جو شخص نوبت پر نہ جاوی یا پانے کے زیادہ ستانی کرے اُسی بنام تنہا دو نانہ خفیف جرمانہ لیا جاتا ہی اور بعد ایفا رتنخواہ چلوشتگان مع سرکار ہوتا ہی ٭

تقسیم آب

مختلف طور پر ہر دیہات اور قومونکی بیچ اپنی اپنی دیال شتر کا پانی دو طرح پر اکثر تقسیم ہوتا ہی اول نوبت پر یعنی آپسمین حسب ضرورت چند پہر یا روز و شب کا بارہ مقرر کیا ہوا ہی اپنی اپنی نوبت کی اوقات مین اپنی اراضات کو سیراب کر لیتے ہین دوسرا دیال مشترکہ مین ایک لکڑی جسکو زبان مالک مٹہ یا گرگا کہتے ہین داطلی برابر ہی مان دیال الگ اس سے اوپر نیچ چوبے باخاصلہ بشت یا چند انگشت حسب مقدار حصہ اپنی اپنی حصص کے موجب دیہہ وار یا فرقہ وار گاڑ دیتے ہین اور اول اپنے حصہ کی دہان کو بزبان پشتو خلہ کہا جاتا ہی اپنی خلہ ہی ہر ایک گانو نکو ہمیشہ جاری پانی پہونچتا رہتا ہی اگر کوئی شخص اپنی نوبت مقررہ سے زیادہ پانی لیوی یا اپنی خلہ کو تعداد مقررہ سے فراخ کرنے کے ذریعہ سے زیادہ ستانی آب کا مرتکب ہو تو اُسپر دوسرا فریق مخبری داطلی مین نالش کر کے بجانہ و نقصان لینے کا مستحق ہوتا ہی اور شکمی تقسیم باہم سکنار و یا پر تعداد نفر ہی اہل ٹینگ کے ہر تے جو زمینداگانو نکا ٹینگہ پر پہنچا دی تو اُسکو بانٹہ کا یا ان دیہہ نہین دیتے ٭

گنڈی سے

اس بند کو کہتے ہین جو دیال کے بیچ ڈالکر سد رہانے دوسری طرف اُسکی ذریعہ لیجاوین اس گنڈی کو اہل دیال عموماً ناپسند کرتے ہین اور بدون ضرورت اشد کے روا نہین رکھتے بعضی جگہہ اس بند سے اوپر کی جانب دیال پانی سے پُر ہو کر سدمہ گیر ہوتا ہی دوسری گنڈی کے ڈالنے سے خڑی لوبو یعنی میلدار پانی جو سیلاب کو رم کیوقت آتا ہی پائین والونکو کم پہونچتا ہی بعضے سیلاب کا میلدار پانی اراضیات زرعی کیواسطے بہت مفید جان اسواسطے بنوچی سرو بہ ہونا غنیمت سمجھتے ہین اور ہر طرح کوشش اسطے پہونچنے خڑی لوبو کے کرتے ہین ٭

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تمیز اسمار شعر

بڑی نہر کو ویال کہا جاتا ہی اور چھوٹے کو جو کہیت بکہیت گلتی ہی اُسکو دہ یا لشتی کہتی ہین اسطرح لشتی ہونکی آبے علاقہ مین دہ بدہ بلکہ زنانہ بخانہ پہرتے ہین اور اس کرم کے پانے نے تمام علاقہ کو زمردین بنا رکھا ہی اسکی سبب سے درختان سایہ دار خوبصورت اور شیشم کے اسقدر کثرت ہی کہ اونچی جگہہ سے جب ہونکی علاقہ کو دیکھا جاوی تو کوسون تک باغ نظر آتا ہی سوای دریا کرم کے نالہ توچی جو علاقہ دوڑ کو ہی سے آکر قوم میری وزیر بکا خیل کے اراضیات کو سیراب کرتے ہی مگر پانی اُسکا کم ہی اور بموسم گرما کبھی خشک یا قریب خشکی ہوجاتی ہی بدین سبب اُسکی بہ نسبت کرم کم فایدہ پہونچاتا ہی اسکا پانی باہم قوم میری وزیر بکا خیل بحصہ نصفا نصف قسم ہر چار روز اور چار شب وزیر بکا تے ہین اور سیقا رعرصہ میری لیتے ہین درہ خیور کا پانی پوست جانی خیل اور زمینات بکا خیل و جانی خیل بہوگلتا ہی اسمین درہ شکتو کا پانی بہی شامل ہوتا ہی ۔

حال جمع مالگذاری قبل از سلطنت انگریزی

احمد شاہ ابدالی سی پہلی کا صحیح حال جمع علاقہ ہذا نہین معلوم ہوتا شاہ موصوف نی بارہ ہزار روپیہ یابت مالگذاری جسکا نام قلنک مشہور چلا آتا ہی مقرر کیا اور علاوہ اسکی چھہ ہزار بنام نہاد و سورسات یعنی خرچ و رسد لشکر حملہ اٹہارہ ہزار علاقہ مذکورہ کرتا تھا **عہد تیموریہ** مین بہی کچھہ ترمیم نہین ہوئی **شاہ زمان** نے بموجب سفارش لکہ پیر علاقہ دوڑ واقع اندرون کوہ سی بارہ ہزار قلنک معاف کرکے وہ بارہ ہزار بہی علاقہ ہنون پر ڈالا جسکی شمولیت سی ایکسال تیس ہزار قلنک وصول ہوا علاوہ اس قلنک کے حاکمان درانی ایک قسم موسوم جزیہ اہل ہنود سی بحساب فی جنجو دو روپیہ یا زیادہ جتنا شخص جنجو پوش کا مقدور تہا وصول کرلیا کرتے تہی ہنود بیچارونکو اس متعصبانہ رسم سی جنجو یعنی زنار جہپا کر بہاگنا پڑتا تہا جب **فتح خان** بارکزئی وزیر اعظم **شاہ محمود** کا بنون مین آیا تو اُسنی اس دعوی سی کہ چند سالسی الیعالی قلنک کیون اسلی کوئی حاکم نہین آیا بنظر بقایا ایک لاکہہ روپیہ پہلا یا بعد ازان پیر دل خان وغیرہ حاکمان افغانی نے اسی تعداد کے نام پہ جو ہا تہہ لگا وصول کرتے رہے جب سلطنت افغانستان ضعف کی سبب سے متزلزل ہوگئی مین **رنجیت سنگہ** نے اس علاقہ پر دخل پایا تو اُسنی بہی ایک لاکہہ قلنک کے نام پہ جو جنس ملی وصول مین اخل کی سکہا شاہی حاکم جیسا کہ **کنور نوتہال سنگہ تاراچند - راجہ سوچیت سنگہ** وغیرہ ایک لاکہہ کی حساب پہ تفریق پہ وار کرتے رہے **فتح خان** ثانی جب

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سکھوں کی طرف سے مکرر آیا تو اس سے ڈیڑھ لاکھ روپیہ وصول کر لایا اور کہا کہ چھ لاکھ روپیہ سال
بخشی الملک کو رجوت سنگھ نے آزاد سی جاگیر ڈیڑھ لاکھ روپیہ کی دی تھی جس کی آمدنی کا کچھ حصہ
ہوا ہوگا گو بعض کا خیال ہے کہ اس جاگیر کی آمدنی تین لاکھ تھی جس علاقہ کا تعلق
کچھ نہیں ہے بیان کیا جاتا ہے کہ قلنک کے سوال نہیں ہوا اکثر زمیندار لوگ خود ہو جاتے تھے اور باقیماندہ رعایا جنس کم قیمت یا دو
کے نام پر بعض معاملہ دخل کیا کرتے تھے یہاں تک کہ جب پہلی دفعہ رنجیت سنگھ نے اس پرگنہ سے ایک لاکھ کے نام پر مالگذاری
وصول کرنی تو گھوڑا قیمتی اکیسو پانسو کے عوض میں اور باقی زمیندار لوگ قلب زیور پر چاندی اور سونے کا پتر چڑھا کر کام میں
پر دخل کرتے تھے حالانکہ دراصل سکھان جو بعد چند سال لشکر لیکر آتے تھے بلیدر لوٹ ہوتا تھا اسکی وصولی کو غنیمت سمجھتے
چلیا تھا مستقل جلوس رعایا پر ورسی سے سرکار دہلی تھا اس قلنک سے سکھوں کا لینا جائز سبب نامعقول و ستور جاچکے اکثر
مقدار مالگذاری ہی تباہ و خفیف ہو گئی ۔

باجہہ قلنک

احمد شاہ کے عہد سے بیس قوموں مقرر ہو کر حسب ذیل ہیں حصہ پر باجہہ قلنک ہوا کرتے تھے ۔

قوم میری جہہ پتہ بدین تفصیل

مندیو بارکزی توڑیڑ ماخیل برہنہ شاہ یوسف خیل کلی ان جہہ پتوں کا نام پرگنہ کے جہہ حصہ قوم پر یکمی نام لگایا جاتا تھا
اور ہر ایک جہہ ہفت جگہ پر ہیں بانٹ لیتے تھے ہفتم حصہ انکی ساتھ ہی موقوف ہو گیا تھا ۔

تیمی دو پتہ

جنمیں سے ایک حصہ غوریوال ۔ خوجڑی اور دوسرا حصہ سمعل خیل بہ اخیل تعل خیل ۔

عیسکے چار پتہ و چار حصہ

بازار احمد خان حسن خیل ۔ سلیم خیل و شہباز خیل شکر ۔ کنڈاں جھنڈو خیل ۔ کلو خیل ۔ شمشی خیل سمعیانی نے
ایک حصہ ایک حصہ

دری ڈیری دو پتہ و دو حصہ

عاطمہ خیل منبل سوکڑی منڈان میتا خیل فتح خیل
ایک حصہ ایک حصہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سورانی چہہ تپہ وچہہ حصہ

راوو شاہ ممش خیل امندہی - مندا خیل والا دین معروف بہ مزخیل خوتی یا تھی ہیبک - موسکی تپہ غلعت

یک حصہ یک حصہ یک حصہ یک حصہ یک حصہ

یہہ کل پرگنہ کی موٹی تفریق ہوئی اسقدر دیہکانہ اور بغیر واجب تہی کہ بعضی تپہ پر بیحد سختی اور بعضی جگہہ بیفایدہ زمین کو حقیقت مین ظلم کے سبب وہ زمین بھی گرمی سمجھی جاتی تہی الا واقفیت حیثیت وحدود تپہ جات مندرجہ بالا سے اس تفریق کا غیر واجب ہونا صاف ظاہر ہے اپنے اپنے حصہ کو ہر ایک تپہ مین پار وغیرہ کے حساب سے گانو نگانو پہیلایا جاتا تہا ۔

اور دیہات مین

بیہا چارہ کی باہم یہہ تفاوت پر تعداد اراضی بحساب خلہ یا غنید امبغ گون کے باچہہ ہوتا تہا چار کنال مین ایک جگہ کو خلہ کہتی مین اور ۴۰ کنال یعنی چوبیس خلہ اراضی جسمین ایک گون خلہ کی تخم ریزی ہوسکو ایک غنید تصور کرتے تہے اس خلہ اور غنید کی حساب پر ابتدا مین پہلی دفعہ ہر ایک مالک کی نام جسقدر حصہ قلنک کا مقرر ہوا اسی حصہ موجب غیر عملداری سکہان تک موجب سند جسقدر کم وبیش قلنک لگایا جاوے ہر مالک کو زیادہ دینے پڑتے تہے گو اس مابین مین مالک کو زریعہ رہن اپنی کل یا جزو اراضی منتقل کر دی ہوتا ہم اس چارہ سے بسبب تمام ملکیت قلنک اپنے حصہ کا لیا جاتا تہا سو اصل مالکان اراضی جنکو زبان علاقہ قوطیعہ چشتین کہتے ہین رہن یا موہوب قابض اراضی کے نام قلنک نقد نہین ہوتا تہا کیونکہ مالکان یہہ تہے کہ جب انہون نے بنظر ضروریات زینات خود بطور رہن غیر مشروط گروکر دی اور منافع وآمدن پیداوار رہن کہانے لگا تو پھر معاملہ یعنی قلنک اصل مالکان سے وصول ہوکر باعث تباہی مالکان ہوا ۔

حصول ملکیت بذریعہ ادای قلنک

اس ظلم اور غیر مساوی ابتدائی قلنک نے یہانتک اثر کیا کہ جو مالک مفلس ہوگیا اسکی جگہہ دوسرے شخص سے قلنک لیا گیا اور ادا کنندہ قلنک اس مثلوکہ کے بقبوضہ اور مرہون ہر دو زینات کا مالک سمجہا گیا طریق حصول اسطرح کی ملکیت کا یہہ تہا کہ جب اصل مالک باعث سنگینی قلنک ادا نہ کرسکے زریعہ رہن جسکی ساتہہ قلنک متصل نہین ہوتا تہا زیر بار ہوکر مجبور ہوتا تب وہ گانو چہوڑکر دوسری تپہ مین یا کوہ کیطرف مفرور ہوجاتا بنا اسکے معاملہ کا مواخذہ اول مفرور کی رشتہ دار سے کیا جاتا تہا جب انکی توفیق نہوتا وہ دست بردار ہوجاوے تو سکنا اور نہ تو کسی دوسرے متمول شخص سے عموماً ملک گانو کا ہوتا تہا اسی اگر وہ بہی نہ دیسکے تو ملک تپہ سے قلنک کی مفرور حصول ہوکر کل اراضیات کا مالک سمجہا جاتا تہا موہوبہ زینات کی ملکیت اس سبب سے منتقل ہوجاتی تہی کہ انکا زر قلنک بہی مثل مقبوضہ کے بجا اس ادا کنندہ سے لیا جاتا تہا اگر وہ مفرور دو تین سال کے اندر اپنے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

آدمی اور بقدر تعلنک ادا رشدہ روپیہ ادا کرنیوالا کو دیوے تو اکثر لوگ زمندکور لیکر زمین پہ دیتے تھے اسطرحکا انتقال ملکیت ہنوز علاقہ
مین بعلداری پرانی وسکھہان خصوص **جنرل گورودت سنگھ** کے سال حکومت مین بہت ہوا ہے علاوہ اسکے وہ شخص جسکو
جب خود ادا ہی تعلنک سے قاصر ہوا تو بقدر زر تعلنک زگی خود وکل یا جزو زمینات مملوکہ و مقبوضہ دوسرے شخصکو بطور گرو دیکر اُسسے اپنا تعلنک
ادا کرایا تو ایسے صورتمین انتقال ایسی ملکیت لازم نہین ہوتا جب روپیہ مذکور اصل مالک ادا کرے تو استحقاق واپس پانے اپنی
زمین کا رکھتا ہے نے الحال اسطرح کے بنا زعات عدالت لبری مال مین پیش ہوتے ہین اور بموجب رواج ملک تنقیح ان امور کی ہونے
ضرور ہے اوّل مالک معزول ہوگیا تھا دوم مدون کسی شرط کے حکام کیطرف سے تعلنک اسکا مدعا علیہ قابض سے لیا گیا سوم مالک سبب
افلاس ادا ہی تعلنک سے قاصر ہوکر اپنی ملکیت ہمیشہ کیواسطے بعوض تعلنک منتقل کر دئی - ان ہر سہ صورتمین مدعی اصل مالک کا حق بسبب
عدم فعلی قدیمہ فوت ہوچکا چوتھی صورت یہہ ہے کہ اصل مالک بدون دخل حکام کے بطور خود تعلنک اپنا مدعا علیہ قابض سے ادا
کرکے اپنی زمین بن بلا میعاد یا مشروط کیطرح گرو کر دی یا ملک یہ فی بتراضی جانبین ادا تعلنک کا بندوبست بہہ خاص کر دیا ہے
مالکین اصل مالک بطور بن اقتیا تعلنک الربن بعد دینے زر تعلنک ادا کردہ مدعا علیہ کے رکھتا ہے بہہ بے سروپا دستور تعلنک کا
اُسوقت سے موقوف ہوا جب **سر ہربرٹ اڈورڈس صاحب** نے سمت ۱۹۰۲ بکرمی مین قابضان اراضی سے خواہ مالک ہون یا
مرتہن مالگذاری سرکار وصول کرنے شروع کے ۔

ذکر مالگذاری ابتدا عملداری سرکار انگریزی

سمت ۱۹۰۲ بکرمی مین بابت ایک فصل چوتیس ہزار دو سو بیاسے روپیہ معاملہ سرکار وصول ہوا - اور پھر بندوبست اول
مین نہایت ربیع سمت ۱۹۰۶ تک بحساب اوسط قریب پچاسی ہزار سالانہ زر مالگذاری داخل ہوتے رہے بندوبست دوم مین
میجر جان نکلسن صاحب نے چورانوے ہزار چار سو چھیالیس جمع اس پرگنہ کے مقرر کی اور بندوبست سوم مین
ابتدا سمت ۱۹۱۰ سے **کپتان کاکس صاحب** نے ایک لاکھہ سات ہزار اکیسو پانچ روپیہ یک لاکھہ تشخیص کیا تا ہنوز وہی
بندوبست رواں ہے الا سال حالین ایک لاکھہ [illegible] روپیہ درج تشخیص ہی ہوکر وصول ہوا سبب اس بے درپے
زیادتی جمع کا سوای گنجایش و آسودگی علاقہ و ترقی قدر ملکیت یہہ ہے کہ علاقہ نارولنڈیڈاک کے آبادی سے اور اکثر زمینات زیر
تحصیل و تہل نو آباد کے مشخصہ ہوجانے سے جمع مین برابر بیشی ہوتے چلی آئی اس پرگنہ مین سوای تپہ با کرنی و نورڑ دہ ہے
اور کسی جگہہ جمع سنگین نہین بلکہ گنجایشی ہے البتہ بعضی دیہات تین تشخیص جمع سمت ۱۹۱۰ کیوقت جو پیداوار پنجسالہ کے اوسط پر تھی
کچھہ فرق قابل ترمیم بندوبست آیندہ نظر آتا ہے - بارہا بموجب زبان خود اس ذکر کو تعجب سے بیان کرتے ہین کہ عہد عملداری سرکار

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سابق مین باوجودیکہ چند سال کے بعد حاکم واسطے وصولے قلنک آیا کرتے تہے تاہم ایک لاکہہ روپیہ بدون خرابی دتباہی رعایا وشوار تہا اور اب اس عملداری مین برابر سال بسال اُسسے زیادہ مالگذاری اِس آسانی اور خوبی سے وصول ہونا اور رعایا کا روز بروز دولتمند ہوتا جانا داخل کرامت ہی مگر حقیقت مین یہہ کرامت نہین حُسن انتظام ہی جسکی ظاہر اور غالب وسبب مین پہلے موجب حیثیت اراضی تشخیص جمع ہوکر پرتہ قسم وار پر اُسکا باجہہ ہونا اور قابضان اراضی کو خواہ وہ مالک ہون یا مرتہن مالگذاری کا ذمہ وار سمجہنا دوسرے مستقل حکومت انگریزی کے سبب سے جو امن اور آرام حاصل ہوا اُسسے قدر ملکیت اراضی بہڑ ادیا اور پیداوار زمین کے فروخت بنرخ گران اور سہیل آسان میسر ہوئی اور رعایا کو بجائے لڑائی جہگڑہ وکشت خون جو عہد افغانے مین ہر وقت موجود تہا شغل حصول معاش نیک سے روز زمینداری نے بہ نسبت سابق زیادہ دولتمند بنا دیا فی الحال بجای ۴۰ پرتہ قدیمہ بنونکی ۳۰ پرتہ اس پرگنہ مین ہین باعث ازادی پرتہ شمولیت قوم وزیری وآبادی ناروللڈیداک وغیرہ علحدگے ہویدا وکوٹے سادات وغیرہ کا ہی باقی مفصل حال پرتہ وار تعداد دیہات وجمع ونام قوم مسکونہ ہر ایک پرتہ ودیگر ضروری امور فہرست نمبر ۱ مندرجہ ذیل حال پرگنہ ہذا سے معلوم ہوگا +

ذکر تنازعات رہن

گرچہ مقدمات ہر قسم کا ذکر کلیات مین مختصراً درج ہوا مگر اس علاقہ مین دستور دتنازعات رہن بسبب کثرت اسلئے بیان کرانکا ذکر خاص اس موقع پر کیا جاوے رہن زمینات کا دستور پرانا معلوم ہوتا ہی اور سبب اسکا صرف مفلسی نہین بلکہ بمقابلہ تی رواج ہی جسنے زمیندار کی چند قطعات زمین نہری ہوئی اور اپنے معمولے تردد اور ضرورتسی فاضل ہمیشہ تو بوقت انجام ضروریات خانہ داری کہ نہین سے ایک یا چند قطعہ رہن کردیتے عموماً اس علاقہ مین رواج رہن غیر مشروط کا ہی حالانکہ میعادی رہن بھی مروج ہوتا جاتا ہی اور چونکہ رہن غیر مشروط مین قانوناً میعاد حد سماعت مقرر نہین ہی اسواسطے بابت پرانے وقت کے مقدمات رہن دایر ہوتے ہین میرے پاس چند مقدمات ایسے گذرے ہین کہ جنمین استمرار وسو برس تک زمینیا رہن بیان کی گئی ہی موجب رواج ملک مرتہن کو بہہ اختیار انتقال بندربیہ رہن مرہونہ حاصل ہی زمین سبب اکثر زمینات مرہونہ مکرر رہن ورہن ہوکر چند جگہہ قبضہ اُنکا منتقل ہوتا رہتا ہی ایسے رہن کے مقدمات مین حاکم تحقیقات کنندہ کو اصلیت مقدمہ کے دریافت مین کئی دقتین پیش آتی ہین کیونکہ زمانہ ماضیہ مین رہن نامہ اکثر لکہے نہین جاتے تہے اور جہان کہین لکہا گیا وہ مہتمز کے حوالہ ہوتا تہا راہن کے پاس اُسکا نقل نہ کچہہ اور تحریری ثبوت ہوتا ہی گواہ اکثر پشتہ وار یا گومندیار غیر معتبر ہوتے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہین بلکہ پرانے مقدمات مین تو کوئی زندہ گواہ بتلایا نہین جاتا ایسی کہنہ معاملات مین مدعا علیہ کو اکثر یہہ مدارات ہوتی ہین
اول میری بجہ موروثی زمین جو دوم مدعی کی بزرگون سے بذریعہ اوامی قلنک میری ملکیت ہوگئی تیسری یہ بیع قطعی مدعی فروخت
کرچکا چوتھا رہن زیادہ ہے پہلا امر مین مدعی کو رہن غیر مشروط کا ثبوت کامل دینا چاہیے اور مدعا علیہ کو ورثی ملکیت کا دوسرے
مین مدعی حسب شرح بالا اور مدعا علیہ اوامی قلنک کا تیسرا اور چوتھا آسان ہے دو سال گذشتہ مین قریب نصف کے پرانے
مقدمات بسبب عدم ثبوت ڈسمس ہوئے بعضے مقدمات بیدخلی کہنہ عملدار یہا سابق اور انتقال ملکیت بذریعہ قلنک کے یہا
رہن بلا شرط دایہ کئے جاتے ہین اس مراد سے کہ رہن غیر مشروط کے نام پر اندر میعاد سماعت بھی جاوین اس سبب سے **کپتان**
ہنری آرسکن صاحب ڈپٹی کمشنر کو یہہ تجویز ہوئی کہ رہن قبل از عملداری سرکار کیوا سطے میعاد مقرر کیجاوے کہ اس میعاد مین تمامہ مقدمات
رہن بلا شرط دایہ ہو کر فیصل کئی جاوین تاکہ ہمیشہ کے خرابے زمیندار واسطے آیندہ عام حکم مشہور کیا گیا کہ رہن نامہ تحریر ہو کر صلع
راہن کے پاس اور نقل رہن کو دیجاوے اور نیز پٹواری کی کاغذ پر حال رہن اہل معاملہ درج کراوے یا کرین رہن اب بھی اکثر ہوتے ہین
قدیم زمین کا یہا تک ہے کہ اجھی نہری زمین جو کنال سے نیچی کہا نوا ۱۶۰ کو رہن ملتی ہے مقدمات جدید رہن مین مرتہن
نمونا تین مدت پیش کرتا ہے پہلی میعاد رہن باقی ہے دوسری یہہ زمین بیع قطعی فروخت ہوچکی یا رہن یا دہی تیسری مین مرتہن
کرچکا موجب رواج ملک وقت فک الرہن نہین ہے پہلا اور دوسرا امور کی تنقیح ثبوت گذرانیدہ فریقین سے ممکن ہے تیسرے امر کی ثبوت
وقت الفکاک حسب رواج ملک یہہ ہے کہ ماہ ساون مین قبل از تخم ریزی خریف اور ماہ کتک مین قبل از کاشت ربیع زمین
تخم مالکی سے پہلے راہن رہن کو فک الرہن کرا سکتا ہے الا اگر راہن پہلے تر دوسے اطلاع ارادہ انفکاک اور قبلہ اپنی دگرشٹی نہ دے مرتہن کو
کرتو تو مرتہن کنال بابت مزدوری گوڈائی کنال ایک آنے قبلہ دینا پڑتا ہے جب جا بہ دفعہ قبلہ سے قبلہ ان کیجاوے تو گرشٹی کی
اجرت ہوتے ہے بصورتیکہ تہن بلا وجود درخواست فک الرہن اور منع کرنے کے تخم ریزی کردیوے تو تخم لیکر بعد ادای زر رہن
بلا اجرت حسب رواج اسکو زمین چھوڑنے پڑیگی بابت موہڑی زراعت نیشکر جسکو زبان ملک سٹہ کہتے ہین یہہ رواج ہے ۱۵ ماہ
تک قبل از چکاوے یعنی گوڈائی اور روڑی ڈالنے کے اتفاق فک ہتا ہے مگر مناسب سمجھے ہے کہ ماہ پھاگن مین زمین موہڑی نیشکر والی فک
کرائی جاوے کیونکہ اس وقت سے ترقی زراعت و زخت سیلاب و حفاظت نیشکر شروع ہوتے ہی واضح ہو کہ موجب رواج قدیمہ مرتہن کو
بدون خواہش راہن نتیار نہین ہے کہ جاید اد مرہونہ واپس کرے کہ زر رہن کا دعوی کرسکے بلکہ رہن بلا میعاد کا فک کرانا مرضی راہن
منحصر ہے جسوقت دیوے فک کرادے فی الحال یہہ دستور خلاف انصاف و قانون معلوم ہوتا ہے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

فروخت بہ بیع قطعی

اراضیات کے فروخت قبل از عملداری انگریزی بہت کم ہوتے تھے جسکا سبب یہ تھا کہ خوف تلنگ جو اصل مالک اراضی سے لیا جاتا تھا کوئی مشتری خرید قطعی ملکیت کیطرف راغب نہیں تھا اور رہن فوراً لیتے تھے کیونکہ خطرہ تلنگ مرتہن کو نہیں تھا اس پر گنہ میز شناخت ملکیت عہدہ بقہ کیونکہ اسکی بڑی علامت ادائی تلنگ کے جسنے عملداری سابقہ میں سوائے سید اور علماء کے تلنگ اور نہیں کیا تو اسکی باس حصول ملکیت جدیدکا بذریعہ بیع وغیرہ ثبوت ہونا چاہیے حال میں خرید فروخت اراضی بیع قطعی بلا خطر ہوتے ہے اور قدر زمین نہری کا یہانتک ہوگیا ہے کہ فی کنال ۵ روپیہ یعنی فی ایکڑ دو سو چالیس روپیہ کے زمین فروخت ہوتے ہے عہد افغانے میں اسی بہت کم قیمت تھی +

اقسام ملکیت

بندطرح کی ہیں اول اصلی ملکیت جو مالکان متقبوضہ کے مورثان کو ابتدا میں بموجب حسب ملی تھی دوم غنیم کو مار کر بطور غضب اسکی املاک پر قابض ہونا جیسا کہ قبل از عملداری سکھ کا طرح اکثر ہوتا تھا تیسرے خرید بذریعہ بیع اصل مالکان سے چوتھے بعوض نیکی یعنی صلح خون بہا میں یا تاوان معرکت کے بدلہ میں مدعیان کو دینا اور اسطرح کی اراضی کو نیک امر کہ یعنی صلح والے زمین کہتے ہیں پانچوں بعوض ادائی تلنگ تابض ہوجانا اور صورت دیہات اکثر یہاں چاہیے کہ فہرست نمبر ۱ سے تفصیل معلوم ہوگے +

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

فہرست نمبر ایک متعلق دیہات

پرگنہ نجون

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

نمبر شمار	نام موضع	نام مالک	تعداد دفاتر سالانہ	تعداد دیہات: پیمائش جاری	تعداد دیہات: جمع بندی جاری	تعداد دیہات: کاشتکاری	تعداد خانجات: مسلمان	تعداد خانجات: غیر مسلمان	تعداد اوراق امرتسر مجلد بحساب ۱۰۰	نام موضع مسلمانوں	کیفیت موضع و فاصلہ بتا از مقام صدر	فاصلہ از مقام صدر	فاصلہ از مقام صدر
۱	اسمٰعیل خان	حیات خان و فیض محمد خان	۱۰۰ روپیہ حسب بطور نظامتہ داری	۰	۰	۰	۰	۰	۰	اسمٰعیل خانے		۰	۰
۲	اسمٰعیل خیل	سردار خان	۱۰۰ روپیہ	۰	۰	۰	۰	۰	۰	اسمٰعیل خیل و میرانسیل		۰	۰
۳	اسد	لاوقت نام و حسن	۹۳۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	اسد	ایک میل مغرب ماہ شمال	۰	۰
۴	بازکزئی	فیروز خان	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	بازکزئی	چھ میل جانب ماہ جنوب	۰	۰
۵	بلند خان	فیض محمد خان و ولد علی خان	۱۰۰ روپیہ	۰	۰	۰	۰	۰	۰	خٹک خیل و خانان خیل	ایک میل سمت شرق	۰	۰
۶	بازید خان	خاضو	۱۰۰ روپیہ ۳۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	شمد خیل	تین میل سمت شمال	۰	۰
۷	بدت	ملک شاہجہان و رضا خان	۱۰۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	بدت	ہفت میل جانب جنوب	۰	۰
۸	جندر خیل	ظفر خان	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	جندر خیل	سات میل جانب شرق	۰	۰
۹	حسنی	زبردست خان	۱۰۰ روپیہ ۳۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	حسنی	دو نیم میل شمال مائل شرق	۰	۰
۱۰	خلفت خان	بلا خان	۱۰۰ روپیہ ۳۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	ہیبک سنگی	تین میل سمت شمال قدری مائل شرق	۰	۰
۱۱	دھرم خیل	ضابطہ خان و نیلم خان	۱۰۰ روپیہ ۳۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	دھرم خیل	دو میل جانب شمال مائل شرق	۰	۰

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

نمبر شمار	نام مزرعہ	نام مالک	تعداد مکانات و دکانات	تعداد دربہات				تعداد دخانجات			نام موضع سکونت مالک	تعداد ارضی مزروعہ بحساب ایکڑ				کیفیت معہ موضع و فاصلہ تپہ از مقام صدر
				کاہ شتہ کار	بیسہ داری	بیسہ داری	بیسہ داری	کاہ شتہ کار	بیسہ داری	بیسہ داری		بیسہ داری	بیسہ داری	بیسہ داری	بیسہ داری	
۱۲	داد شاہ	نواب محمد خان والد فرخ خان	مائت ۹۰	۱۰	۰	۰	۱۰	۱۰	۰	۱۰		۱۰ ایکڑ	۰	۱۰ ایکڑ	۱۰ ایکڑ	جانب غرب ۱۰ میل فاصلہ
۱۳	ساداب	فرخ خان	۹۰	۱۰	۱	۱	۱۰	۱۰	۱	۱۰	شیخ	۱۰ ایکڑ		۱۰ ایکڑ	۱۰ ایکڑ	دو میل جانب شرق
۱۴	شہباز خان	شہباز خان	۹۰	۱۰	۰	۰	۱۰	۱۰	۱	۱۰	ہیبک	۱۰ ایکڑ	۰	۱۰ ایکڑ	۱۰ ایکڑ	جانب شمال ۱۰ میل
۱۵	شہد پور	داؤد خان	۹۰	۱۰	۰	۰	۱۰	۱۰	۱	۱۰	شہد پور	۱۰ ایکڑ	۰	۱۰ ایکڑ	۱۰ ایکڑ	جانب غرب ۱۰ میل
۱۶	غوریوالہ	شیر خان	۹۰	۱۰	۱	۱	۱۰	۱۰	۱	۱۰	غوریوالہ	۱۰ ایکڑ	۰	۱۰ ایکڑ	۱۰ ایکڑ	آٹھ میل جانب شرق
۱۷	[illegible]	[illegible]	۹۰	۱۰	۰	۰	۱۰	۱۰	۱	۱۰	فاطر خیل	۱۰ ایکڑ	۰	۱۰ ایکڑ	۱۰ ایکڑ	نصف میل شرق
۱۸	[illegible]	[illegible]	۹۰	۱۰	۱	۱	۱۰	۱۰	۱	۱۰	سید وجیہ	۱۰ ایکڑ	۰	۱۰ ایکڑ	۱۰ ایکڑ	تین میل شرق شمال
۱۹	اکبر	زبردست خان	۹۰	۱۰	۰	۰	۱۰	۱۰	۱	۱۰	[illegible]	۱۰ ایکڑ	۰	۱۰ ایکڑ	۱۰ ایکڑ	آٹھ میل جانب جنوب
۲۰	اللہ بخش	مخلص	۹۰	۱۰	۱	۱	۱۰	۱۰	۱	۱۰	مخلص	۱۰ ایکڑ	۰	۱۰ ایکڑ	۱۰ ایکڑ	نخیلہ ۹ میل جانب غرب
۲۱	سلیم خیل	شاہ ولی خان	۹۰	۱۰	۰	۰	۱۰	۱۰	۱	۱۰	حسن خیل	۱۰ ایکڑ	۰	۱۰ ایکڑ	۱۰ ایکڑ	جانب شرق
۲۲	اسحاق خیل	موسیٰ خان	۹۰	۱۰	۰	۰	۱۰	۱۰	۱	۱۰	اسحاق خیل	۱۰ ایکڑ	۰	۱۰ ایکڑ	۱۰ ایکڑ	تین میل جانب شرق بابل جنوب ۱۰ میل

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

نمبر شمار	نام پرگنہ	نام ملک	نام مالک یا متصدی انتظام سالانہ	تعداد دیہات: ہمیشہ جاگیر	تعداد دیہات: خالصہ سرکار	تعداد دیہات: متعلقہ جاگیر	تعداد دیہات: مجموعی	تعداد خانجات: خالصہ سرکار	تعداد خانجات: متعلقہ جاگیر	تعداد خانجات: مجموعی	نام موضع صدر پرگنہ	تعداد اہل حرفہ و پیشہ: مجموعی	تعداد اہل حرفہ و پیشہ: مسلمان	تعداد اہل حرفہ و پیشہ: ہندو	فاصلہ از مقام صدر	کیفیت موقع و فاصلہ از مقام صدر
۴۳	مندان	شکر اللہ خان	مالگذاری ۹ ہاتھی													
۴۴	میناہیل	خالصہ	مالگذاری								میناہیل					
۴۵	محمد خیل	احمد خان و نصر خان	مالگذاری								محمد خیل					
۴۶	محمد خیل	شیر زمان کرمخان	مالگذاری													
۴۷	نوشہرہ	احمد خان و بہرام خان	مالگذاری								نوشہرہ					
۴۸	نار	مختلف	مالگذاری								مختلف					
۴۹	خدیزان	ایضاً	مالگذاری بنام خلیفہ								خدیزان					
۵۰	موضع	خدا خان	مالگذاری								موضع					

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

حال عداوت باہمی قوم بنوچی

کہتی ہیں کہ اول قوم بنوچی مین سوای تھوڑی تکرار کے جسے درمیان قوم بسبب افزائی حسد کوئی خاص نہین ہی کچھ ہماری عداوت نہین تھی اور اُس خفیف دشمنی کا اثر صرف اہل معاملہ پر ہوتا تھا کیونکہ اُسوقت سلسلہ گوندیداری ایسا منسلک نہین تھا جیسا پیچھے ہوا لفظ گوندیداری کا معنی جنبہ داری ہی مگر اصطلاح عام مین اس لفظ سے عداوت داری کے مراد بھی نکلتی ہی ابتدا تقرر گوندی بنوزبان مین اسطرح ہوئی کہ فرقہ نورڑ کے آبادی رود توچی سے جانب جنوب پہاڑ کیطرف تھی کہ اب بھی علامت اُس موضع کے موجود ہی نورڑ لوگون نے بامید قبضہ ہموار زمین پرانے آبادی کو چھوڑکر رود توچی سے جانب شمال کہ جہان اب موضع نورڑ ہی گیا نو آبادکیا نسل مابرکزی میرزی مسمیات سرکے وابراہیم ہر دو برادران اولاد نقرہ دین جو اُسوقت اپنی قوم کے سرگروہ تھے اور موضع مندیو موضع محبتی کے مابین اُنکی جاے سکونت تھی اُنہون نے شاخ نورڑ کو اسجگہ کے آبادی سے منع کیا جب وہ نہ ہوئی تو باقی قوم میری نے زور کرکے اُنکا پانی بند کردیا آخر برطرح کی دشمنی سے ایسا تنگ کیا کہ نورڑ لوگ مجبور گاہٹ کرکے اپنی قدیمی جگہ کو چلی گئی اسطرح چھ دفعہ نورڑ اسجگہ آئی اور سرکے وابراہیم نے اُنکو ہر دفعہ اٹھادیا آخر فرقہ نورڑ نے سرکے سے جو بڑا بھائی تھا صلاح ملائی اور سرکے نے اُنکو اجازت دی کہ بطور ہمسایہ کے اسجگہ آکر آباد ہو ابراہیم چھوٹے بھائی نے کہا کہ نہ آؤ نورڑ لوگ ہمسایہ سرکے ہوگئی اسی تکرار پر فیما بین سرکے وابراہیم عضوت پڑگئی اور ہر دو محتاج کمک ہوکر بطور رشتہ داری یعنی خواستگار دوستی بنو نمین مدد مانگنے لگے جس موضع مین سرکے پہونچ گیا وہ سرکے کے گوندیدار اور جسمین ابراہیم پہونچا وہ اُسکی جنبہ دار بنگئی اس عرصہ سے گوندیداری کے آگ ایسی بھڑکی کہ تمام بنوزی خاندانون مین موثر ہوئی ابتدا مین گوندی سرکے کو زیادہ یعنی کُنہ گوندی اور گوندی ابراہیم کو نویہ یعنی جدید گوندی کہتے تھے اس سبب سے کہ سرکے کلان تھا اور ابراہیم اسسے چھوٹا تھا آخر رفتہ رفتہ سرکے کے گوندی کو تو بمعنی سیاہ گوندی اور ابراہیم کیطرف کو سپین گوندی یعنی سفید کہنے لگے سب تو ما در سپین کا فارا اطمینان کوئی معلوم نہین ہوا مگر مشہور روایت یہہ ہی کہ سیاہ اور سفید دو طیور ہوا مین لڑ رہے تھے گوندیدارون مین سے ایک نے کہا کہ سیاہ طایر میرا ہی اور دوسرے نے کہا کہ سپین یعنی سفید میرا ہی اور اُنسی مثل سکندر غالب مغلوبے کا فال پکڑا وہ دونون طایر لڑتے لڑتے آنکھون سے غایب ہوگئی غالب مغلوب کے تمیز نہو سکی اُسروز سے تو را اور سپین گوندی کا نام ہوگیا اور اُس فال سے یہہ نتیجہ سمجھا کہ تورا اور سپین گوندی کے مابین مثل اُن دو طایرون کے غایب ہونے یعنی مرنے تک لڑائی جھگڑا رہیگا اس نام خیال کو دور کرنا چاہئے اسلیے زیادہ علم کے تورا اور سپین گوندی کے فہرست ذیل مین مع نام مکان ہر ایک قوم پتہ وار درج کیجاتے ہے کیونکہ بنون کے ملاقہ مین اسکی درستی انتظام وصفائی انصاف حکام کو گوندیداری کے واقفیت لابدی مطلوب ہی ۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اول فہرست تور گوندی جیسا کہ حالمین سے

نمبر شمار	نام پٹہ	نام افسر کلان تور گندی	تفصیل قوم وار	نام ملک اقوام تور گندی	کیفیت
۱	بازار احمد زئی	عہد نعمانے مین وکیل خیل	شاہ بزرگ خیل	منیر اللہ خان	
				حال رب خان	
۲	〃	〃	حسن خیل	وزیر رو میاندار	
۳	〃	〃	سکندر خیل سکنہ بڑا خیل	اسد خان ولد کریم خان	یہ شاخ پہلے اسپین گندی مین تھی بسبب رشتہ داری وکس خان تور گندی مین انتقال کیا ۔
۴	〃	〃	اسمعیلخانے	فریق دفا نزمہ	سپین گوندی مین انتقال کیا +
۵	موسیٰ خان	〃	سلمہ خیل	شاہوا خان	تور گندے سے سپین گندے کو منتقل ہوئی +
۶	〃	〃	شگی	سرور میرک	
۷	مستی خان	〃	کلہ خیل	مستی خان	ان کی اور رب خان کے باہم سخت عداوت ہے
۸	جھنڈو خیل	ایضاً وخود شیر مست خان	جھنڈو خیل	ظفر خان	
۹	دہرمہ خیل	ایضاً وشہین خان	دہرمہ خیل	نظیم خان وضابط خان	اشرح نمبر ۷
۱۰	حسنی	〃	سرڑی خیل	جنگ خان	
۱۱	〃	〃	ذکر خیل	شیر مست اصل میز	
۱۲	〃	〃	میوا خیل	ورانے	
۱۳	تبہ صنعت	〃	ملا خیل	شریف	
۱۴	〃	〃	نصر الدین	شیر دل	
۱۵	〃	〃	اسمعیل خیل	نوروز خان	

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

۲۸	پتہ بازید خود بازید خان متوفی	مالیو	خانصوبہ بسر بازید خان	
	" "	لعلی زئی	صحبت خان لدمیر قلم	انگر بازید کے ہمسایہ دشمنی تھی اس سبب سے یہ گندہ کی طرف رائب ہوئے

نمبر شمار	نام پتہ	نام فیلہ جلان قوم کندہ	تفصیل قوم وار	نام مالک نام ہمسایہ	کیفیت
۲۹	پتہ بازید	خود بازید خان متوفی	سیاخیل	صحبت خان خ
۳۰	پتہ اودشاہ	لاسے خان پتہ جان	کرشر	خواجہ لطف خان
۳۱	ممش خیل	"	ممش خیل	نفیہ وغیرہ
۳۲	پتہ شکر اللہ سنیلز	"	سکندر خیل	مظاہر رفیع صاحب
			مشیر زئی	
۳۳	"	شیر مست خان	سابو خیل	ایضاً
۳۴	"	"	فتح خیل	لطف اللہ بازید خان
۳۵	پتہ اسمعیل خیل	"	میر اخیل	حضرت وغیرہ
۳۶	"	"	تغلق خیل	بازید وغیرہ
۳۷	خوریوال	"	خوڑے	شکر اللہ اسد میر وغیرہ
۳۸	نورڑ	"	نورڑ	اسد خان
۳۹	بارکزئی	"	بارکزئے	
۴۰	"	"	نذر خا خیل	ابرو الدین
۴۱	ممہ خیل	"	ممہ خیل	اکرم بگا خان
۴۲	"	"	درمن زئی	
۴۳	گگئی	"	گگئی	

یہ کیفیت خود ان بازید خان سے بیان میں شامل ہوگی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

دوم فہرست سپین گوندے

نمبر شمار	نام تپہ	نام افسر کلان	نام قوم	نام ملک	کیفیت
۱	بازار	محمد خان جنگی خان و جعفر خان مغل خیل مہ سرکش پیشتر میر عالم خان ملدان عبدالغفار مال سردار خان	سید	سمجھت واپس	سبب غایت کرش خان ہوئے گندے آ ہو گئے زن قتل ہو گئے

نمبر شمار	نام تپہ	نام افسر کلان	نام قوم	نام ملک	کیفیت
۲	تپہ موسیٰ خان	ایضاً	شہباز خیل	پیر دوست	
۳	〃	〃	گنڈلی	مہدیہ خان	بشرح خبرا
۴	〃	〃	شمشی خیل	کلائی و نفیسر	کبھی تو رکبھی سپین
۵	دہرمہ خیل	〃	خاتون خیل	جعفر خان	سبب نبلدہ ہزیہ خیلان تو گندیکہ شامل ہوئے
۶	〃	〃	عابد خیل	فیروز خان	بشرح صدر
۷	حسنے	〃	حسنی	زبردست خان	
۸	〃	〃	بوزہ خیل	میاں شاہ باب الدین	
۹	〃	〃	کچوزئی	زبردست	
۱۰	خلت	〃	سلطان خیل	بالا خان	
۱۱	〃	〃	بیبک	شہباز و ولیاز	
۱۲	〃	〃	ولہ خیل	خوشحال	
۱۳	بازید	〃	بازیدی	ہاشم خان	باعث عدم گندان سپین بیشتر تو گندیمز گئے
۱۴	〃	〃	چاوزئی	عیسیٰ خان	ایضاً
۱۵	〃	〃	مندیزئی	خدیمی	بشرح صدر آکہ بازید خان نے آکو تباہ کردیا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

۱۶	داؤد شاہ	〃	نشتر	نعمت اللہ	
۱۷	امندی	〃	امندی	گلحسن ارداد	امندیوں میں سے شاہ کپیو خیل کا خاندان تور گندیکو منتقل ہوا +
۱۸	منڈان	〃	دلی خیل	شکراللہ خان	
۱۹	〃	〃	بیتا خیل	خالصو بہ	کینگرو خانہ بدوش بہ جہت غلبہ تور گندیکو شامل ہوئے
۲۰	فاطمہ خیل	〃	فاطمہ خیل	سابق ملا مومن شیخ آخو ملا میر دل بلند خان	
۲۱	〃	〃	سکاکزئی	شاہ بلبلہ خان	
۲۲	شکراللہ منڈان	〃	بنجیل	غور باز وغیرہ	
نمبر شمار	نام آبہ	سر قبیلہ کا نام	نام تقسیم	نام ملک	کیفیت
۲۳	۲۶ جیل خیل	ایضاً	سمیل خیل	فضل خان شیر پور	
۲۴		خواجہ خیل	〃		بباعث غلبہ تور گندیکو میں شامل ہوئی +
۲۵	غور لوالہ	〃	شماخیل وغیرہ خویدو ملہ	سردار خان	
۲۶	بارکزئی	〃	بریم خیل		
۲۷	〃	〃	مندیو	نیاز ای خیرہ	
۲۸	〃	〃	شیرہ مندیو	محمد اکرم	
۲۹	بریت	〃	بریت	ملیک	مجبوراً تور گندیکو شامل ہوئی +

یادداشت

واضح ہو کہ تور گندیکو نام ہے دو فریق بڑا ہونے میں ایک بنبنہ دوسرے کو اور دوسرا بیا کو تور گندی کہتے ہیں اور ہر ایک خیل و پسین گو مذکور ہوئے ہیں اور عاکر تا ہی اس سبب سے کہ تور بنبنہ سے نام سے نفرت کرتے ہیں مگر بعد دریافت کامل بہ تفصیل منیر لکھی ہے +

حال ملکان کلان افسران تور گوندی

یہ بات نہیں ہے کہ ایک ہی خاندان میں یہ افسری موروثی چلی آئی ہو بلکہ جس خاندان کے کسی متبنہ ملک نے زور پکڑا اور ہمت کرتے اسکے طرف

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سے کرنے گی اور گندہ کی مستقل ہوئی جیسا کہ شاہ بان سدوزئی کے عہد میں ہوا تو اس کا افسر پائندہ خان اللہ خان ملک داد و شاہ اور شاہ پسر
داؤد نظیم خان بہادر تھا دوکس خان مشہور ملک زادہ احمد خان نے زور حاصل کر کے مل تو گندی کا افسر ہوا اور اولاد و عقلمند ملک تھا اسکے
افسروں میں بہت فتنہ و فساد برپا کیا اگر داؤد زئی و مقلمند کی ساتھ انصاف بھی رکھتا تو نیک نام جاتا مگر وہ کہاں تھا سو وہ خاندان
اپنے شستہ دار ان فیصلہ کے اسنے اپنے ہستقبال کیوجہ بہت کچھ کیا مگر انصاف نہ ہوا اور دولا شہ خان ملک داد و شاہ اسکا خویش
رقیب تھا ۱۰ برس کا مال نیتا رہے تو گندیکے افسر ہی کر کے دکس خان کہان کے عہد حکومت میں فوت ہوا اور دکس خان
موجود تھا کہ روکوہ کے تمام کنارہ پر تپہ سوانی میں بازید خان ایک لوغرہ جوان نے دعوے بنا کر پیدا کرنے نکالا باپ
عبدالخالق قوم منداخیل پشتون تھا مگر ایسے جاتیں کہ بازید خان سے پہلے جنون نے کہ لوگ مشکار میں بیٹھ جاتے تھے
یہ شخص بڑا دلاور اور ظالم تھا اسنے دو تین عورتوں کے شیشہ نرخے میں پیر قلعہ بلی زئی کی خاندان کو جو پہلے ملک تھا زبون کر کے
تو گندی کی دولا افسر ہوا اسکی افسر ہونے کیوسطے یہ ایک بڑی وجہ تھی کہ یالین یا غزین جو پائندہ خان کو سیراب کرتے
تھے وہ روکوہ میں اسکے زور کی نیچے تھے اور اپنا قبضہ کہنی سے گویا کل جنون کو نیچے میں کر لیا دکس خان نے پہلے اس کو
رقیب کا کچھ نہ کیا آخر کو جب انکا یہ خیال پڑا تو خان سے باہر ہو گیا تھا بعد وفات دکس خان اس کو بھی کافر
بازید خان ہاگیا یہ کہ انگریز کے عملداری ہوئی سال شیشہ مست خان جو منداخیل نے اپنے ان کو خانخیل
کے مدد سے جو مخالف گندیلوں تھے ان پر لوگوں کو پر چڑھا یا اور بازید خان نے بھی خفیف لڑائی کر کے تو گندیلوں فسہ ہوا
یہ شخص بہت مہمان نواز اور سخی تھا اسنے جملہ لوگوں کو ملین نے غزینت پیدا کیا اور سلطنت انگریزی تک تو گندی کا افسر
رہا بازید خان ۱۸۷۵ء میں فوت ہوئے الحاق کہ افسری کا سبب ظلم سے کام لیتا تھا مگر بدنام نہیں ہوا مگر بدنام
درب خان ملک زادہ احمد خان تو گندیکی سرپرست ہے

حال افسران سپین گوند سے

رونی کے عملداری میں سپینی خان مغل خیل اس گندیکا افسر تھا جسکو میاندا د مرزا نے مقام میدانی میں قتل کرا دیا لعاب
جنگی خان و جعفر خان مغل خیل اور میر ہوس خان و پسر شیر میر عالم خان منداخیل سلیمان شاہ
میں افسر ہوئے گرچہ نام افسری کا انکو تھا مگر جنگ و جدال میں نامور خان و اطمہ خیل و خضر خان آمیل
سپین گندیکا سرپرست ہوتے تھے حال میں سرداد خان پسر جعفر خان زیارت پولیس غور لوالہ اسپین گندیکی کا سرپرست

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

نام ہمگروہ ہی اور خضر خان اسمعیل خیل ہی زندہ موجود مگر سرداد خان سی کمال عداوت ہی +

حال اختیار افسران گوندی

ہر دو گوندی کے افسران کو یہ اختیار تہا کہ بوقت ضرورت اپنی گوندی کے حشر ہی جمع کرکے جہان چاہین لڑاوین اور جب اپنی گوندی کے کسی گانو کو اور سوا گوندی کے لوگ محاصرہ دین یا تنگ کرین تو بغیر پہونچنے اطلاع کے افسر لشکری کا انکی مدد کو جانا تہا اور اپنی گوندین میں اگر کسی جگہ مضبوط پڑی تو حتی المقدور اسکو صلح سی طے کرنا تہا اور جرایم کے بدلہ نامزد جنی جرمانہ ہی اپنی گوندی کے لوگون پر کر سکتا تہا +

حال دشمنی باہم ہر دو گوندی

جسقدر دشمنی باہم تو رسپین گوندی بنو زیان ہی ہر اسکی نظیر اور قومون مین کم ملتی ہی اسمکے لوگ کہتے ہین کہ عہد افغانے مین باہم کے لڑائی مین سو سو آدمی مارے گئے اور بیچ انہکر اکثر یہ خبر سنی جاتے تہی کہ ایک گوندی کے لوگون نے دوسرے گوندی کے فلان گانو پر حملہ کیا اور یہ نقصان ہوا مخالف گوندی کے لوگون کو تنگ کرنے لیواسطی ایسا بہی کرتے تہے جس گوندی کا ہاتہ ہونچا دشمن کو نوکر رکہنے سی یا مانگنے سی یا زبردستی انکو ہلاک کرکے انکو کمک ہونچی تو دوسرے چہپین کر مار کر یا نوکر رکہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

فوراً چلوشتہ بمعنی محصل یا خبر رسان افسر کلان اپنے گوندی اور دیگر ملکان گوندیہ کے پاس باسطے اطلاع وطلب کمک بھیجا تو بغور اطلاع رسی اپنے لوگونکو لیکر دہل بجاتے ہوئے انکی مدد کیواسطے پہونچتے ہین اور اپنے گوندی کے اعانت کیواسطے لڑنا اور جان دینا لازم سمجھتے ہین اور خرچ بارود وگولے جسقدر مخالف گندی کے لڑنے مین ہو سب گوندیہ تقسیم کرکے دیتے ہین اور اکثر مثلاً تور گنڈ سے کے کسی دیہ کے لوگونکو پیین گندی کیجانب سے نقصان زراعت وغیرہ صدمہ مال پہونچے تو واسطے خوراک اُس نقصان رسیدہ گانو نکے افسر کلان بقدر ضرورت غلہ اپنے پاس سے یا بطور چندہ اپنے سب گوندیہ از سے وصول کرکے دیتا ہے غرض ہر طرح کی اعانت سے تا بامکان ایکدیگر دستگیری کرتے ہین فی الحال گرچہ باسطر حکی مدد کیسکو ضرورت نہین ہے کیونکہ سرکار انگریزی کا انتظام تو پیین پر غالب ہے مگر شہادت اور منصفی مقدمات مین عایت گوندی اکثر ہوتے ہے جسکی واسطے حکام کو واقف حال وبیدار رہنا چاہئے ۔

حال نفاق اپنی اپنی گوندیمین

باوجودیکہ بطور عام اپنی اپنی گوندی کا کسقدر لحاظ تہا اور افسران وملکان گوندی ہمیشہ اپنی گوندیمین جو تنازعات پیش ہون انکو صلح سے طے کرنے کیواسطے کوشش کرتے تھے مگر اس آزادی کے حالت مین بدون تربیت علم یہ کب ہو سکتا تہا کہ آپسمین مطلق بے اتفاقے نہو چنانچہ حسد کا نتیجہ یہہ تھا کہ آپسمین ایک خاندان کے تربور لڑمرتے تھے اور دوسرے کے جاہ اور ترقی رتبہ کو خار چشم سمجھکر حسد اور طمع کے اندیشہ سے اپنے خاندان کا چراغ بجھے ٹکڑے کر دیتے تہے اسی سبب سے بعض قومون نے گوندیونمین سے تغیر وتبدل کیا ۔ مثلاً ایک خاندان جو پیین گندی مین تہا اُسنے اپنی گندیسے نقصان اُٹہاکر بطور پناہ تور گندیمین منتقل ہوا اور آہستہ آہستہ تو سی پیین مین گئی گرچہ وکس خان سرافسر تور گندی کے جاہ واقبال کیوقت گندی پیین گوندی کے نسبت غالب ہو جانے سے بعضی قومین پیین گندیسے تور گندیمین منتقل ہوئین جنکا ذکر مفصل فہرست کی خانہ کیفیت مین ہے مگر اُسکا انتقال کا سبب بہی زیادہ تر آپسکی بے اتفاقی تہا اور فی الحال ایسے لوگ بھی بہت ہین کہ باوجود تا بہم رہنے اپنی گوندیمین اسے گوندیکی دوسرے ملکونسی عداوت رکہتے ہین بطور نظیر چند اشخاص متبدین کا مختصر حوالہ دیا جاتا ہے اول تور گندیمین نظیم خان وہرمدیخیل کے درب خان سے سخت عداوت ہے اسطرح پسران بازید خان ہے اور نیز ظفر خان اور شاہ کے درب خان سے رنجش ہے دوم پیین گندیمین سردار خان کے خضر خان اسمعیل خیل اور سرمست وظلیم مغل خیل کے ساتہہ رنجیدگی ہے اور شکر اللہ خان منڈان کے میر اکرم وغیرہ پسران میر ہوس سے سخت عداوت ہے الغرض نجل کا اسقدر

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

زور ہی کہ اپنے غریب بھائی کے بھی بہتری اچھی نظر سے نہیں دیکھتے ۔

حال دشمنی ہمراہ دیگر اقوام ہمسوانہ

قوم بنی اور منگل کے اخراج کے بعد چند عرصہ قوم خٹک کے ساتھ جو اسوقت سلدروان میں آباد تھی بنوزیا نکی دشمنی رہی شاخ سوانے نے دیگر بنوزیان کے مدد سے زمین سلدروان کے ہال کے بک خٹکو سے لیلیا بعدش چند عرصہ شہ قوم بنوزیو کو قوم مروت کیطرف دھکیلنا پڑا امر دونکی دشمنی کے سبب سے زمین موسوم نارجو کچھ پہلے آباد تھی وہ بھی غیر آباد ہو کر جنگل بنگیا سب سے زیادہ دشمن بنوزیا نکا قوم وزیر ہی قوم ہے کی ساتھ سب سے پہلے شاخ بکا خیل و دبا نے خیل قوم اتمانزی وزیر وکی چھیڑ چھاڑ ہوئی اسکی بعد شاخ احمدزئی سے فرقہ محمد خیل سے لیکر دھنزئی بہ بخیل ماتی خیل کا قوم وزیر اتی بنوزئی کے ساتھ فساد ابھا محمد خیل وزیروں نے پہ داؤ کا مزے لیکر بہت بزور اور کچھ بزر زیر قبضہ کر لیا اور تھل دوامن کو ہمیں انکی مویشی چرائی ہوتے تھی بنو چیونسی سپین گنڈی وغیرہ نکی شامل ہو کر تو گنڈی پر زور لائی اس باعث سے ۳۰ دفعہ وزیر لوگ عین وسط بنوں تک لوٹ مار کرتے چلے آئے اور تفرقہ غلیظہ الاگا دکس خان افسر تو گنڈی نے ہمت کر کے انکو مٹا دیا تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ مخالف گنڈی نے وزیروں سے ملکر خراب کرنے دکس خان و شیرمست خان افسران تو گنڈی استدعا کر کے تب وزیروں نے تورہ جمع کر کے بمقام زیارت جنگ شاہ دیرہ کیا دو سرحدی فسر دکس خان غیر دلیلان تو گنڈی کو تکہ بہ ام شاہ مین متصل جھنڈ خیل جمع ہوئے اور مسمی بازید خان ولد خانان قوم میری کو واسطے مکر کہ پاس وزیران بھیجا وزیروں نے بازید خان مذکور سے دغا کر کے عین گفتگو مین چند رفقا سمیت مجروح کیا مگر ہلاک نہوا دوسری صبح لشکر وزیران طرف پتہ میکے روانہ ہوا اور دکس خان اپنی گوندیدار وکی شامل ہندرات کہنہ مزیخیل مین جو کنارہ کوہ پر واقع ہے وزیروں کی مقابلہ کیواسطے مستعد ہوا وزیر لوگ حملہ سے نقصان سمجھکر بعد قتل کرنے ایک تمانچہ زمین سلنڈر ہی سلیمہ کے اسے روز اپنی قیام گاہ کو واپس گئے تیسرے روز موضع شہباز مین موسپین گنڈی کی تھا وزیر کی متصل موضع بڑا خیل خیلہ مقابلہ ہوا دو بنوچی اور چند وزیر یا سے کئی اور وزیر لوگ موضع ڈوڈ اسمعیل خیل کیطرف واپس ہوئے دکس خان نے لشکر دو بال بیرن کے اوپر انکو مقابلہ کیا اول بنوزئی پس پا ہوئے مگر پھر حملہ الاکر کے وزیروں کو قتل کیا تب وزیر واپس لشکر کشی بیفایدہ جانکر تیوری یعنی مجمع متفرق کر دیا کیونکہ سوا نقصان کے اپنی حد سے اسقدر دور انکو فایدہ کی امید نہیں تھی دکس خان کے وفات کے بعد وزیر قوم روز بروز زبردست ہوتے گئی اور اپنی حدود سے تجاوز کرتے رہے امید کچھ شک نہیں ہمیں بنوزئی لوگ خود قابل ہیں کہ اگر سرکار انگریزی کے سلطنت آنے سے پہلے آتے تو اکثر وزیر لوگ بسبب اتفاق خود اور بے اتفاقی بنوچیونکی انپر ایسی غالب آتے کہ جیسا یہ لوگ بھلے قوموں پر آئی تھی اور بہت ملک انکے ہاتھ لگتے کیونکہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سبب بے اتفاقی خانگی اُنکی خود اُنکو عہدہ برا ہونیکی امید نہین ہی اِسبات کو یہہ خوب سمجھی ہوئی ہین کہ ہاتھہ ہونیخی پر سب سے پہلی اور قوی دشمن ہماری وزیرہونگی نے الحال مخالف قوم کے دشمنونسے سرکار ہی جایا کو اسقدر خوف بھی نہین ہی کہ جتنا روہ کرم کے ایک ہفتہ پانے کم ہوجانے سے ہوتا ہی مگر خانگی دشمن کے پوشیدہ چھورا مار کررات کو ہلاک کر جانیکا اندیشہ رہتا ہی نہ کہ لشکر کشی کا ٭

حال لاوری طریق لڑائی بنوچیان

لرچہ شروع عملداری سرکار سے لڑائی کا نام ونشان بھی نہین ہی مگر قبل اسکی لڑائی کا یہہ طریق تہا کہ جہانتک ممکن ہوسامنے میدان کے لڑائی نہین کرتے تہے کسی ویال کے نشیب یا کسی اور آڑ کو محافظ رکہکر بندوقین اِدہر اُدہر سے چلاتے تہے اور اکثر تو وہ رہی جسکو بزبان ملک وہ ہری کہتے ہین یا کہین جسکو پشتو مین وہ یا پٹہ بولتے ہین کرکے نگاہبان بلا خبر اپنے مخالف پر حملہ کرکے مار دیتے غرض کہ ننگ ناموس سے جان بچانا مقدم تہا البتہ بعض آدمی لاور جنکو بزبان خود پیاوڑی یا شاعلی کہتے ہین لڑنے اور شمشیر زنی مین مشہور عام تہے مگر شاذ وناور اگر بنوچیون مین ہری یعنی وغا اور کہین بوشیدہ کا رواج ہوتا تو سامہنی میدانکی لڑائی مین نقصان جانب انسان اتنا ہوتا جتنا عہد فقط نے اُن دو سبب سے ہوا ہی میدان کے لڑائی صرف ایسی حالتین پسند کرتے تہے جہان لاچاری ہو دشمن کا سامنا ہوجاوے کام سپاہیانہ سے کلی نفرت ہی اور اِسی سبب سے فوج مین بہرتے ہونے کا نام بھی نہین لیتے وزیر لوگ ہنسی سے کہتے ہین کہ بنوچی **شتری** دی یعنی بنوچی ال کیطرف سے عورتین ہین ٭

اسلحہ

بنو مین تو ڑہ دار بندوق لمبی ہوتی ہی جسکا کندا ذرہ سی ٹیڑہا ہوتا تہا اور آگے والے شست جانے کے لکڑی کے دو پایہ لگی ہوئی ہوتی ہین اِس بندوق کے جو چہی ہوچار سو قدم تک ہی اور بعضے بڑی ملکونکی پاس جیسا کہ دکن **خان جعفر خان** و **میر عالم خان** تہے جزایل اور شاہباز بہی تہے اور اکثر بنوچی نشانہ باز اچہے ہوتے تہے دوم تیر کمان ہی آلہ والے حفاظت مالداروں کی کام آتا تہا گو یہہ بمثل بندوق کام نہین دیتا مگر سواران کے تاخت ناگہانی کیوقت بہت پٹ کام دیتا تہا الا اِسی قوت جتنی تیر اپنا کام پورہ کری بنو مین تہوڑی آدمی رکہتے ہین شوم ڈہال تلوار اور اِسی بنو مین کوئی بالغ مرد خالی نہین تہا سمی اطلاعی مشہور آہنگر جو سو برس سے مر گیا ہی اُسکی بنائی ہوئی تلوار اِسملک مین بہت پسند کرتے ہین اور فی الواقع قابل صفت ہوتے ہی چہار رم جو ہر ایا پیش قبض جسکو چاڑہ کہتے ہین تیم نیزہ جو سوا رکہتے تہے گرچہ بنوچی اچہے سپاہی نہین ہین مگر اسلحونکی پرداخت اور شوق بہت تہا **جرنیل جان لکلس صاحب** ڈپٹی کمشنر سابق نے داخلی انتظام ملک یہہ طریق کیا تہا کہ جس پتہ مین خون کے واردات ہوا اُس پتہ کی کل مویشات سے اسلحہ لیکر منسلک سرکار کیجاتی تہی بدین سبب بہت اسلحہ لیگئی گرچہ ایکٹ نمبر ۱۴ سنہ ۱۸۷۰ء کی منشا سے یہہ نہیں ہا ہی مگر بسبب افراط دشمنی عداوت لوگون کو حکم نہین ہی کہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بدون حصول لائسنس کے اپنے پاس اسلحہ ہر وقت رکھتے ہیں یا ہر ہیں مگر جنسی نہیں لگی گئی انکی گھر مین تیار پڑی ہین ۔

سواری و نیزہ بازی

بنوچی لوگ اچھے سوار ہوتے ہین عہد افغانے مین نیزہ بازی کا شوق تھا اور دشمنونکا مال کے تاخت کیواسطے نیزہ باز سوار گویا مقصود لیجاتی تھی مگر میدانے لڑائی کیواسطے انکی سواری کسی کام نہین آتے تھے زمانہ سابق تاخت احرام کی سوارونکا یہ شغل ہی کہ شادیون یا تیوہار عید پر نیزہ سے چیلی مارتے ہین یعنی سوار اس فن مین کامل ہوتے ہین تخم بنوانوال گھوڑونکا اچھا نہین ہی میانہ قد اور پست ہمت ہوتے ہین مگر بعضی شوقین ملک اپنے اپنے یونکو اچھے سانڈ سے بہراتے ہین اور پرورش بھی غایت درجہ تک کرتے ہین جیسا کہ اسد خان سکندر خیل مشہور شوقین نے اپنی خانہ زاد گھوڑی ایکہزار سے کچھ زیادہ قیمت پر فروخت کی تھی عربی سانڈ مطلوب ہے اور روزانہ گھوڑی کی نسل کو مضبوط اور محنت کشی کیواسطے پسند کرتے ہین ۔

خوشی عیدین

چونکہ اوپر عیدین مین چیلی کا ذکر لکھا گیا ہی پس تھوڑا سا ذکر رواج خوشی عیدین اس موقع پر مناسب نظر آیا اول عید الفطر جو بعد اختتام ماہ مبارک رمضان غرہ شوال کو ہوتے ہی دوسری عشرہ ذالحجہ کو عید الضحی عید کو بزبان پشتو اختر کہتے ہین عید الفطر کے صبح اٹھکر اپنے اپنے محلہ مین خانہ بخانہ مرد لوگ پھر کر چندہ نوالہ طعام ہر گھر سے کہاتے ہین اسروز اکثر چاول روغن زرد سے کہائے جاتے ہین عید الضحی پر ظہر کے بعد اسیطرح ہر گھر محلہ سے نان گندم ساتھ گوشت کے ٹکڑے ہوتے ہوئے کہاتے ہین اور اس ضیافت عجیب کو وعید مڑی یعنی عید کا کہانا کہتے ہین ۔ عیدین کے نماز نہین پڑھی جاتے عہد افغانے مین عید کے روز بڑا ملک ایک اونچے درخت پر کھڑی کر کے اسکے سر پر چاندی کا تبہ رکھدیتے تھے اور بنوچی لوگ جمع ہوکر بندوق سے اس تبہ کو مارتے تھے جو گولی وہ اسکو ملجاتا ہی یا چیلی یعنی نشانہ بازی نیزہ سے اور تمام تماشا اس روز یہہ ہی کہ ہر گانو مین اکثر بازار بنوچین جمع ہوکر بھینسہ مرغ خانگی یعنی انڈی جوش پانے مین پکا ہوئی آپسمین اسطرح لڑاتے ہین کہ ایک آدمی ہاتھ مین ایک انڈا پکڑ رکھتا ہی اور دوسرا اوپر سے دوسرا انڈا اسپر مارتا ہی جسکا ٹوٹ جاوی وہ توڑنے والا لیکر کہالیتا ہی اور اس لہیل مین صرف یہی خوشی ہی ان بھینسونکی واسطے خوبصورتی اور مضبوطی کے اکثر زرد اور سرخ رنگے یا جاتا ہی بھینسہ خوری کیواسطے بنوچیونے یہہ خوب رسم نکالے ہی اسروز بازار مین جسجگہہ یہہ انڈی لڑاتے نظر آوینگی ۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ذکر جرایم متعلق فوجداری

اول قتل

اس علاقہ کے لوگونمین جو کچھ جہد فعا نے یعنے قبل از سلطنت انگریزی کے کشت خون ہوتے تہے اُسکا حساب نہین پشتون قومون مین کوئی قلیل آدمی ایسے ہونگے کہ جنکے خاندانونکی باہم کشت خون کے عداوت نہو یہانتک کہ ہر ایک کا نونمین بھی دو فریق دشمن رہتے ہین اور اپنے عزیز ترین رشتہ دار کو بھی بطمع دنیا وی او حسد کے ہاتھ سے ہلاک کرنیا اُنکا وتیرہ تہا اپنے دشمن اور مخالفکو وغا ہی سے جسکو بزبان خود دُرد کہتے ہین قتل کرنا فخر اور حکمت سمجھتے تہے اور ایسے بے مروتی سے کہ اپنے گہر مین مہمان بلاکر بھی نہین چہوڑتے تہے لوگ کہتے ہین کہ بنونمین قبل از عملداری سرکار کوئی روز بھی ایسا کم ہوتا تہا کہ جسمین دو چار یا اسے زیادہ قتل عمد انسان کا جرم سرزد نہوتا اسکا سبب یہہ ہی کہ کوئی مستقل حاکم اسملاک مین نہین تہا اور ملکان قوم صرف اپنے گونمدار ونکی ممد ہوتے تہے اُنکی بے اعتدالی اور طرفداری کے سبب سے اُنکے حکم کے تعمیل سوا مرجہ اور ظلم کے نہین ہوسکتی تہی اور اسقدر جرایم قتل کا ہونا ملکانکی اپنے ترغیب اور رشموایت کا باعث تہا اور اکثر خود ملک لوگ ایسمین لڑا کرتے تہے بموجب رواج ملک جرم قتل کے صرف یہہ پاداش تہی کہ قاتل کو بشرط دست یعنی بطرح جسمین پڑے ہون اُنمین سے قتیل ایلہ ہی اور اسکے عوض جو کچھہ ملے لوٹ لیجاوے اگر قاتل کا تہہ نہ آوے یا وہ بمرگ طبعی مرجاوے تو اسکے بہائی یا فرزند یا دیگر رشتہ دار کو بانا پناحق سمجھتے تہے بلکہ جس غیر گاؤنمین قاتل رہتا ہو اسمین جا پناہ لے ہو تو اُس گاؤنکے دیگر بیگناہ آدمی کو بھی نقصان جان پہونچانے سے دریغ نہین تہا اس حالت کا نتیجہ یہہ ہوا کہ دیہہ بدیہہ اور گہر بگہر نونمین دشمنی رہتی طریق صلح قتل کا یہہ تہا کہ قاتل اخوند یعنے علماء کلان اور فقیران متبرک کو ہمراہ ایکر اور کفن اور شمشیر اُنپر باندہکر اُسدن جب مقتول کے وارثان کے گہر کوئی اور ماتم ہوا ہو اور اُسکی فاتحہ خوانی کیواسطے جاوین جاتا ہے ایسے حالتمین قاتل کو بیجا استیداد علما بطور زنا واقعی یعنے خواہ گا وارثان مقتول صلح کے خواہان ہوتے تہے اگر اُسنے صلح قبول کے تو زر دوسو یعنی ایلہ اور سو خون بہا مقرر کرکے لیتا کرتا تہا اور قاتل بعوض اس خون بہا کے زمینات زرعی یا عورات باکرہ یا دیگر جنس نقد لیلیتا تہا مگر یہ سودا کے صفای بدون مدنظر کسی اور مطلب کے کم ہوتے تہے اور یہی سبب کم خواہش صلح کا تہا اور فی الحال گرچہ اسطرح کے کشت خون اور طریق صلح کا نام ونشان بہی نہین ہے الا خفیہ جرایم قتل عمد اکثر واقع ہوتے ہین اسطرح کی اکثر وارداتین ہوتے ہین کہ رات کو سوتے ہوئے آدمی کو شکم مین چہورا یا تلوار کا زخم مارکر ہلاک کیا جاتا ہے اور

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ایسے مجرمان کا پتہ لگانا افسران پولیس اور مجسٹریٹ کو بہت مشکل ہوتا ہے کیونکہ اکثر مقتولوں کے متعدد دشمن ہوتے ہیں اور سکنا ہے
کہ وہ اپنے کم فہمی کے سبب سے عموماً اسطرف راغب ہوتے ہیں کہ وجہ ثبوت ظاہر نہ ہونے پاوے جسکو کچھ معلوم بھی ہو تو وہ
علم لا علمی کے سوا کچھ نہیں بتلاتا اس نظام اور سہل خیالے سے کہ ہم کو کیا فایدہ جو کچھ ہی مجسٹریٹ اور سشن جج تک پہنچ
عرضہ شہادت کیواسطے خراب ہوتے ہیں وہ نہیں سمجھتے کہ اس شہادت سچہ کے آوار کرنے سے ہمارا دین دنیا کا بھلا
ہے کیونکہ ایسا مجرم جسکی واسطے کتاب الٰہی میں بموجب قصاص کے حکم ہے کیفر کردار کو پہونچتا مگر بعضے موقعہ پر حکومت اس بھلائی کو
سمجھ لیتا ہے اور اکثر موقعہ میں سمجھتی جاتے ہیں کہ کارسی حکام ہے اسطرح کے مقدمات میں پتہ لگانے سے ہو رقسمین اور
نیکنام ہونگے اس قوی سبب کے علاوہ خوف انتظام سرکاری انکو بیحد سے پتہ لگانے کیواسطے مستعد کرتا ہے ہمیشہ مطلوب ہوتا ہے
اسواسطے اس ملک میں اکثر جرایم قتل انسان واقع ہوتے ہیں عموماً یہ ہیں اول عورات کی آشنائی اور بیوفائے
دوسرے زمین اور ریش اور کوئی عاشقی جو بہت قیمتی ہے اسمیں کبھی وگمان کے باعث ہوتے ہیں تیسرے دشمنی قدیمہ جو باپ
اجداد سے چلا آتا ہے اسمیں باپ دادا کی بیٹا بانٹ ہوا اور عداوت جدیدہ باطن راور انتقاب ایسی جرایم کا اکثر وہ دشمن ایجاد کرتا ہے
کرتا ہے مگر ہمراز اسکا بنشین اور دوست ہوتے ہیں اور بعضے وقت ایسا بھی ہوتا ہے کہ دشمن اپنے مخالف کو مارنے کیواسطے دوسرے
شخص سے پہلے اسکی طبیعت کو بسبب روپیہ دیکر راضی کرتا ہے اور اسکو ہتھیار دیکر اسکا ہمراہ کرتا ہے مقدمہ میں تحقیقات اور پتہ لگانے کیواسطے خلاف
صورتیں پیدا ہوسکتی ہیں مگر جو کوئی اپنے تجربہ سے بھی اور دریافت ان امور کا خوب طور سے معلوم ہوتی اول مقتول
کے دشمن قدیمہ اور جدیدہ کے دریافت دوستوں سے اسکی وجہ اور اسکے اپنے چلن کے تفحص تیسرے اسکی عاشقی
معشوقی اور ہمنشینوں کی تحقیقات ان امور کو بخوبی ہمارے ملک میں بہت بہتر نکلتا ہے اور ایک مثل طعلان ایک خفیف حرکت
دستیاب شدہ پر بہت دوسرے کو شش بند کیجیو ہے

دوم ضرر شدید

ہاتھ پاؤں کا یکبارگی اعضا کاٹا جانا یا بیکار ہونا اور دونوں آنکھ کا تو ڑنا یا مینائی چشم کو بیکار کرنا اس قسم کے جرایم کو عہد نعافی میز
نیم مرگی یعنی نصف مردہ کہتے ہیں اور تبدیل اعضا میں سے کارآمد نہ رہنا یہ ہے کہ جسکے بعد ضرر شدید اوا کو نقصان ہو پہنچا ہو سبب
بنکے کوئی ہنر رہ پہنچایا جاوے **یا دیت** مغز ماؤف ہونا پاگل اور بیوقوف ہوجانے کے **وانت** مجرم سے لیا جاوے اس جرمانہ
کا برتاؤ عام نہیں ہے جسب ملک یہ ہمیشہ یا دیگر تعمیل ہوتے ہیں ہوتا ہے پہونچے تو اسکے بدلہ میں قتل تک نوبت پہونچانی چاہیے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اتا اگر کسی شخص کو بعلت زنا یا اغلام بذریعہ کاٹنے ناک یا دیگر اعضا نقصان پہونچا یا جاوی تو وہ دستور مندرجہ بالا سی یا ہزار روپیہ تک جرمانہ کیا جاتا ہے اور شتنیات مین داخل تہا فی الحال اس قسم کے جرایم کم واقع ہوتے ہین +

بلوہ اور ہنگامہ

عہد افغانے مین ہوا ہی اور ملک جگہ لڑائیونکا پانے کے تکرار پر بلوہ اور ہنگامہ سی بنیاد اٹہکر باعث کشت خون کے ہوا کرتے تہے اب بہی خفیف جرایم ضرر رساں جسم اور بلوہ کی تکرار لگا پانے کے اکثر سزد ہوتے ہین اور آپسمین تکرار صرف یہہ ہوتا ہی کہ ایک فریق نوبت لگانے پانے کے اپنے حریف کو بتلاتا ہی اور دوسرا انکو اوگندہ یعنی بند جو ہر یا ویال مین ایک فریق دیتا ہی اور دوسرا لگاتا ہی جسپر تکرار زبانے سے گذر کر مزاحمانے تک نوبت پہونچاتے ہین عموماً اس قسم کے جرایم بوقت کمی پانے کو رم موسمین مین یعنی ماہ مارچ و اپریل یا ماہ ستمبر و اکتوبر واقع ہوتے ہین بعد اجرای تعزیرات ہند کے اس قسم کے جرایم مین البتہ کمی ہوتے جاتے ہی الا انکا موثر علاج یہہ ہی کہ بوقت تنگی پانے حکام صدر اور تحصیلدار واسطے انتظام بہیجنے پانے کے مستعد رہین اور بہج کے ہوا خوری کیوقت دیا لیس اہلکارونکی پانے کا حال یکہا کرین اور خفیف تنازعات نوبت پانے اکثر سرحوقت بنا بے خوب انصاف سی طے ہوسکتی ہین مینے آزمایا ہی کہ یہہ تجویز واسطے امن اور بہتری عایا کارگر ہی +

زنا بجبر

بنو والیعنی عہد افغانے مین اس جرم قبیح کا بدلہ یہہ تہا کہ مرد مرتکب کو جانسی مار دیا جاوی اور یا ناک کاٹا جاتا تہا یا حسب رضی ملک یہہ اسکی جایداد لوٹ لیجاتے تہی یا سخت جرمانہ کیا جاتا تہا مصر ان امور کا اوپر زور یا کم زوری مدعی کی تہا اگر مدعی پشتو اور ملک ہوا تو بدون مرگ نہین چہوڑتا تہا اگر ہمسایہ اور کم زور ہوا تو ملک یہ کی مرضی تہی جسطرح ہوسکی کرتا تہا فی الحال اس قسم کے جرایم شاذ و نادر سزد ہوتے ہین +

زنا برضا

مین جہوٹی طریق تہا جیسا زنا بجبر مین صرف اتنا فرق تہا کہ عورت بہی مرد زانے کے ساتہہ قتل کیجاتے تہی اب زنا پوشیدہ اکثر ہوا و مجموعہ تعزیرات ہند کا دفعہ ۴۹۷ آزادی عورت کا مضمون ان لوگونکی طباع سی مخالف ہی +

اغلام یا خلاف وضع فطرے

پرگنہ بنو مین باستثنا روزیران اس بدتر فعل کا بہت رواج ہی شاید حضرت لوط کے قوم کا کوئی دیو رسیدہ بچکر اس فعل مین یہانکی بعضی لوگون کا راہبر ہوا عہد افغانے مین اس بچہ بازی پر آپسمین بڑی بڑی ملکونکی دشمنی اور عداوت ہوتے تہی اور جو آدمی دولتمند ہوا وہ اس بات کو فخر سمجہتا تہا کہ اسکی پاس ایک مغل بے ریش اپنا محبوب ہو باوجودیکہ مستورات اپنی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

لہر و نمین رکہتی ہین مگر بعضی کمبخت لوگ انکو بہی چہوڑکر امرد معشوق کے شامل چوک و سانٹین مین سویا کرتے ہین طرفہ ماجرا یہہ ہی کہ ایک امرد لڑکے پر چند کس عاشق ہوتے ہین اور اس قبیانہ رشک سے بنیاد فساد اور بنا ہی وارادات کہڑی ہوتے ہی اسی سبب سے **کپتان کاکس صاحب** ڈپٹی کمشنر نے ۱۸۴۶ء مین معرفت حافظ **احمد خان** تحصیلدار مرحوم ایک فہرست اسم وار شمار عاشق و معشوق مرتب کرائی تہی اس شمار کیوقت ۴۸۶ - عاشق اور ۱۹۸ - معشوق تہے - ہین آی تہی موسم زمستان چند بنگل ایک معشوق بے ریش کے عاشق جمع ہوکر ایک گوسفند کلان قیمتی آٹہہ روپیہ یا زیادہ جو اسی کام کیواسطے پہلے سے پالا جاتا ہی ذبح کرکے چوک کی متصل جو چہوٹا حجرہ ہوتا ہی اسمین کہتے ہین اور اپنے معشوق کے ساتھہ ہر شام اسی جگہہ کہانا کہاکر چار بیتہ اور دیگر غزل عاشقانہ گایا کرتے ہین اور ہر طرحکی بدعت اور بداداے اس حجرہ مین ہوتے ہین جبتک معشوق سب فدایونکی ساتہہ برابر برتے اور ایک کو جواب محرومی کا ندیوی تبتک رشک یا حسد اثر نہین کرتا ہی جسیونکی تہذیب اخلاق کیواسطے یہہ بدعتانہ مجلس نہایت مضر ہی حرام مال کہانا جہوٹہہ بولنا بدفعل کرنا اسی مجلس سے سیکہتے ہین کیونکہ اس مجلس کے ہمنشین سب نوخیز ہوتے ہین اور انکی خام طبیعتپر اس بدعتانہ صحبت کا جلد اثر ہوتا ہی +

چور سے

سوای قلیل آدمیونکی جو شہر کو سارق اور بدچلن ہین سنگین وارادات سرقہ کے سارق اس علاقہ مین کم ہین خصوص نشیبوز نسل ہنوزتی اس جرم کے عادی نہین ہین اور جو وارادات شہر یا چہاونی مین ہوتے ہین اکثر انکی وزیر تو کم آوارہ آدمی مرتکب ہوتے ہین جرایم پیشہ رہزنی یا غارتگری بہی بہت کم ہوتے ہین اور جو ہون تو وہ سرحد سے باہر کے لوگونسے سرزد ہوتے ہین جسقدر گروہ سارقان اسعلاقہ مین ہین وہ ایکدوسرے کے حالسے بخوبی واقف رہتے ہین وارادات چوریونکا پتہ انکی معرفت بخوبی ممکن ہی ایسے آدمی اکثر ہنوزکی علاقہ مین موجود ہین کہ سوای سارقانہ بدمعاشی کے اور کچہہ گذارہ نہین کرتے اور انہین سے سارق بچاتے ہین اسلیے گروہ کو زیرنگرانی رکہنا لازم ہی +

نقصان سانے

عہد انتظامی مین بذریعہ کمی پانے یعنی اوپر سے توڑ ڈالنے بند و یال یا نہر کے سے ہنوزتی لوگ اپنے دشمن کو بہت نقصان زراعت پہونچاتے تہے اور اسی سبب سے اگر پانیہ یعنی نیچے والے کم زور ہون تو سرو یعنی اوپر والونکی محتاج رہتی ہی اسلیے اس قسم کے نقصان سانے کی توفیق نہین کرتے مگر اپنے دشمن کے بہایم کو بشرط موقع نقصان پہونچانے کیواسطے مستعد رہتے ہین اور کبہی کبہی رات کیوقت گہر و نکو آگ لگاتے ہین یہہ سوا انکی خباثت طینت کی گواہ ہین اور گندم کے خرمن جلانے سے اپنے دشمن کو نقصان پہونچاتے ہین

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بھگا لیجانا

عورت کا جرم بہت سبک وہ ہوتا ہی عہد افغانے مین بیوہ منسوبہ اور منکوحہ عورت کا بھگا لیجانا برابر گناہ سمجھتے تھے اسوقت بسبب دشمنی ایسی مجرمونکو علاقہ کے اندر مخالف گانونمین پناہ ملتی تھی مگر جسشخص منکوحہ شوہر کے فرار کرلیجاوے تو باوجود دشمنی گانو مدعیان علاقہ ہونمین اُن مفروزین کو پناہ کم دیتے تھے ایسی مفرورونکی ملجا رادی دوڑیا کوہ و زیران ہی قبل از عملداری سرکار اس جرم کا بدلہ دشت بس قتل ہردو مفروزین تھا اگر مدعی پشتون زور آور ہوا تو اکثر یہی عمل کرتا تھا بصورتیکہ نیکی یعنی صلح ہو تو بالغ نا کتخدا عوتین مجرم کے رشتہ دار سفید ہار چونمین ہاتھ پکڑکر مدعی کو دیجاتے تھے ایک عورت کی بدلہ مین اور دو سے شش تین تعداد ہر جانہ بموجب اصطلاح ملک زر دو اسو یعنی ایکہزار دو سو روپیہ مدعی پشتونونکی کہا جاتا ہی مگر دو اصل سقط کبھی دیا نہین گیا بعفو و منع چسب خواہش مدعی اس ہرجانہ کے نام پہ زینات وغیرہ جنس گران بیم کے ساتھہ دیجاتے تھے فی الحال منکوحہ عورت کے فرار کنندہ کیواسطے دفعہ ۴۹۴ مجموعہ تعزیرات ہند مین سزا موجود ہی مگر عورت کے برہنہ ان لوگون کو نہایت ناگوار ہی اور اسطرح خشک آزادی اس عورت کی اپنی جان کیواسطے کبھی کبھی وبال ہوجاتے ہین مگر زردونکو یہی خیال ہونا چاہیے کہ خرابے انکی متعدد شادیان کرنے اور متفرق بہ پہنچنے ہی سے پیدا ہوتے ہین ۔

حال شادی

اول ناطہ منگنی کو بزبان ملک **کوزدہ** کہتے ہین طریق اسکا یہہ ہی کہ جب والدین دختر نے حسب خواست والدین پسر ناطہ کا قبول کیا تو سب سے پہلے رسم **خورنہ** ہوتے ہی خورنہ اسکو کہتے ہین کہ سکنا ردیہہ دختر کو وارثان مرد کیجانب سے کہانا کہلایا جاتا ہی اسے خورنہ یعنی خورش بحسب حیثیت ۵ روپیہ سے دو سو تک بھی خرچ ہوجاتا ہی طریق خورنہ کا یہہ ہی کہ باپ پسر کا بوقت شب معہ اقربا و دنیکخواہ والدین دختر کے گھر جاتا ہی اور وہان جاکر **سندری** وغیرہ غزلہا گائی جاتے ہین صبح وقت پوتریہی خرچ سے والدین دختر کے گھر حسب توفیق و ہمت والدین پسر کے کہانا تیار ہوتا ہی اور اُس کہانے سے اہل سکنا ردیہہ دختر کے سیر ہوتے ہین بعدش مہمان ہمراہی باپ مرد تبادل کرتے ہین جب شکم پری سے فراغت ہوچکی تو وارث پسر کا معہ چند معتبرین والدین دختہ کے اندر جاتا ہی جہان وارث دختہ کا معہ اقربا رخویش اُنکی انتظار میز موجود ہوتا ہی اُسوقت جسقدر روپیہ بابت **چیڑی یا سیڑی** مقرر ہوئی شمار کرکے دوم یعنی میرسی ہاتھہ سے وارث

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

مختر کو دیتی ہین نیصد پانچ روپیہ عموماً اسکے کم و بیش دام کو راضی کرتے ہین تعداد اس سیڑی کی حسب حیثیت دہندہ و خواہشمند کم و بیش ہوتے ہین عموماً سات سے لیکر سات تک ہوتے ہین اور بعضی جگہہ تیرہ تک زیادہ جوانی خاندان اور معزز لوگ لے دختر ہوا سکو واسطے تم خیڑی ہی ہوا کرتے ہین اور معزز لوگ اس روپیہ سے بوقت شادی یہ رات تیار کرکے اپنی دختر کو شامل جہیز دیتے ہین اور روسا ہر قسم کے ایسی لوگ اکثر ہین کہ روپیہ سیڑی بمعاوضہ دختر خود دیکر بہم کرجاتے ہین اور اس دختر فروشی کو کوئی بون سمجھتے ہین نہ عار نہین کرتے الحقصہ جب روپیہ سیڑی شمار کرکے دیگر تو اسوقت ڈوم مشہ یت کا پیالہ جسمین ستو یا ذرہ سا دغن زرد بہی ملا ہوا ہوتا ہی ایک ایک گھونٹ مہمانان معتبر کو پلاتا ہی اور اس پیالہ مین حسب دستور گاونکی وہ لوگ ڈوم کو واسطے روپیہ لینے کے اور پہر اسی مجلس مین ارت پیار اور اسکی دیگر اقربا یان دولہا کی دولہن کی تہیلی مین جنا یعنی مہدی جسکو بزبان ملک **نکمریزی** کہتی ہین لگاتی جاتی ہی اور اس مہدی لگانے کے رسم کو لاس سوریا کہتی ہین جسکا ترجمہ یا تہہ سمجھ کرنا ہی جب خوب رنگ مہدی کا پختہ ہوچکتا تو عہد نامہ کا پختہ تصور ہوتا ہی اور پہر کوئی حجت نہین ہوتی بعد اس رسوم کے اگر عہد ٹوٹتی ہی تو بموجب رواج ملک کے اسکا اسیقدر رشتہ سمجھتے ہین جیسا منکوحہ عورت کے چلے جانے سے ان رسوم کو پورا کرکے وارثان اپنی گانونکو واپس آتے ہین ۔

شروع رسومات شادی و نکاح

جب ارادہ نکاح کرنے کا ہوا تو سب سے پہلے رسم **واک لنڈنی** ہوتی ہی اس لفظ کا معنی افتتاح کرنا ہی تفصیل اس اجمال کے یہہ ہی کہ والدین پسر کی جانب سے ڈوم یعنی میراسی ایک قسم کے شیرینی جسکو بزبان ملک **نیوتہ غوشی** کہتی ہین یعنی بکوان والدین دختر کے گہر لیجاتا ہی اور اسکو بچہ اسی روز ایک خوندا اور دو تین سفید دیش معتبر اور تین عورات سفید سر والدین دختر کے گہر اسطی مقرر کرنے خرچ شادی کے جاتے ہین اور اسمین پوچہتے ہین کہ کتنی گندم کتنا روغن اور کتنی گوسفند وغیرہ اور کتنی روپیہ بابت **سرخونئی** و زیورات لیوگا اول وہ زیادہ تبلاتا ہی آخر بہت سی منت خوشامد اور جھگڑے سے ہر چیز کے تعداد تشخیص پاکر وکیلان مذکورہ بالا واپس جاتے ہین اور اشیاء معینہ والدین دختر کے گہر پہونچاتے ہین مگر غلہ گندم مقررہ لینے کیواسطے سکنای دیہہ دختر خود آتے ہین اور اوپر مروکے گانونکی لڑکے زرد ہلدی کا رنگ ڈالتی ہین جب اس رسم کے تعمیل ہوچکی تو اسکے بعد

ختی ورڑنی

یعنی پارچہات دولہن لیجاتے ہین دستور لیجانے پارچہات کا یہہ ہی کہ چند عورات سکنای دیہہ دولہہ دولہن کے شادی کا رنگ دار جوڑہ لیکر گانو دولہن مین جاتے ہین اور انکی ساتہہ میراسی ہل اور سرنا نواز شامل ہوتے ہین وہان پارچہات پہونچاکر اگلے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تو بسبب قریب ہونے کے اُسی روز واپس جاتے ہین جتی وڑونے کے پیچھے پانچ روز یا ہفتہ کو جتنی عرصہ مین بارجات سیل جاوین شادی یعنی برات لیجانے کا روز ہوتا ہی جسمین پہونچنے سے پہلی رات کو **جونوشپہ** کہتی ہین یعنی دختران ناکتخدا کیجات اور یہہ نام اسکا اسواسطے ہی کہ اس شب کو اُس دختر کو دولہن بنایا جاتا ہی اور رسمکار کرتے ہی اور والدہ دختر اُسکے اپنے دختر کے سہیلیان اور ہمسایونکو سفید رنگ کرکے کہا جاتا ہی اور برات کی آنے سے پہلے پیشین سے وقت اپنے گھر کا نونکی لوگونکو بھی داماد کے جنس سے کہا جاتا دیتا ہی +

ورا یعنی برات

زبان ملک بنیت یعنی برات کو **ورا** - کہا جاتا ہی جسدن برات جاوے اُس سے ہفتہ یا تین روز یا ایک روز پیشتر ہو جب توفیق دولہہ کے گھر فرمایش اقربا حسب الطلب جمع ہوتے ہین اور نیز ناچنے والے میراسی سنسے جنکو زبان خود **نندا رسے** بجنے تماشہ کہتے ہین بولائے جاتے ہین اور انکی اوازے بے لذت پر فضا ہوتے ہین جب سب سامان مہیا ہو چکتا ہی تو دولہہ کے کہتے کہا جاتا ہی کہ بعد فراغت نان خورمی ڈھول بجانا کہ زور شور سین دولہہ کو پارچات شادی پہناتے ہین اور جامہ ہای کہنہ ڈوم لیلیتا ہی اور بعضے اخوندان وہمسایگان کو بہ دستارین بندہوا کر اہل برات جسمین عورات اور مرد مخلوط ہوتے ہین روانہ ہوکر گاتے بجاتے ہوئے معہ دولہہ کے والدین دختر کے گھر جاتے ہین اور وہان پہونچکر

رسم پاندرہ

کے انجام کیواسطے دولہہ معہ مردان اہل برات داخل سرنار کے آواز کے شامل دختر کے گہہ مین داخل ہوتا ہی اور مرد قصر کرتے ہین لفظ پاندرہ کے تعریف یہہ ہی کہ ڈوم ایک رشتہ لاکر مرد کے پانونکی انگشت نرینہ کے ساتھہ پیٹتا ہی اور پھر جست مارکر دولہہ جو کھڑا ہوتا ہی اُسکی سر کے اوپر ہاتھہ اونچا کرنا چاہتا ہی اُسوقت جھٹ پٹ دولہہ کو اُسکی دوست اور مرد ماز ہمراہی زمین سے اوٹھا کر اونچا کر لیتے ہین اس عجیب کشمکش مین اگر ہاتھہ مطرب کا دولہہ کے سر سے اونچا ہو گیا تو غلبہ دولہن کا سمجھتے ہین برعکس اسکے اگر مرد کا ہاتھہ اونچا رہا تو دولہہ کا غلبہ ہی اس فتح غلبہ کیواسطے اسقدر کوشش کرتے ہین کہ خیال نہین ہوتا کہ ہمیشہ غالب اور اونچا وہی رہیگا جسکا کام ہمیشہ بعد ہونے غالب اور مغلوب کے دو ڈوم دولہہ کے گہہ کے پیچھے نوبہ دولہہ وغیرہ مردمان کو دیتا ہی تب سب اُس میدان یا چوک مین آکر تماشا دیکھتے ہین تین پہر یا نصف رات تک میدان مین نندا رسی اور سندرسی وچاربیتہ وغزل کا شغل رہتا ہی اُسکی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بعد عورات ف اور کف مارتے اور گاتے بجاتے ہوئے دولہن کے گھر سے نکلکر دولہہ کو واسطے

تولے

کے بولتے ہین لفظ تولے کا اصطلاحی ترجمہ یہ ہے کہ تا الیغی طشت شیرینی کو تقسیم کیواسطے صحن مین بولا تے ہین اسکی تشریح کیجاتی ہے کہ دولہہ حسب المطلب اپنے خسر چینوکی معہ اکثر جوانان اہل برات دو پہر کو آکر ان عورات کی عقب مین جو ہمیشگی تمام سندری وغیرہ گاتے ہوئے جاتے ہین روانہ ہوتا ہے اور چند ساعت کے بعد والدین دختر کے گھر پہنچتے ہین جہان پہلے سے دیوار کی متصل لحاف وغیرہ کا فرش کیا ہوا ہوتا ہے اس دیوار کے ساتھ دولہہ کو معہ جوانان ہمراہی کھڑا کرتے ہین اور عورتین سندری وغیرہ گاتے رہتے ہین دولہہ کو اجازت بیٹھنے کے نہین ہوتے باوجود اس لیل ساعت کے عورات کی آمد اور جلوہ گری کی خوشی پر اکثر جوان اہل برات وغیرہ خواہ مخواہ اس وقت شامل ہوتے ہین بہت دیر کے بعد مطرب اندر سے تہال پر شیرینی نکالکر تقسیم کرتا ہے جو لوگ اس سنجیدہ استادہ ہونے مین شامل ہوئے انکو زیادہ حصہ ملتا ہے اور باقی سب اہل برات جو حصہ پاتے ہین جب یہ ہو چکا تو سب فالتو دار اس کہ سب حضرت ہوکر باہر میدان مین آتے ہین مگر ایک دولہہ معہ ایکدو اپنے خویش واقربا کے رہجاتا ہے جب باہر دولہہ میدان مین آتے ہین تب دولہن کے یا اسکی دیگر کوئی قریب تر رشتہ دار عورت دولہہ کے پاس آکر اس حصہ اپنے دامن مین باندھتی ہے اور اسیطرح دامن بست ہے۔

گھڑی اول

یعنی جسوقت باتے [illegible] دولہہ کو ہمراہ لیکر دولہن کے [illegible] عورات گانے بجانے والے [illegible] پڑجاتے ہین اور دولہہ اول تین قطرہ پانی اپنے شیشے کے پیالہ پر ڈالکر جسوع مین ڈالتا ہے اور پھر ہفت چلوہ پانی پیتا ہے بعد ش مطرب جسوع کو پرکرتے ہوئے ہفت قدم دولہہ اور مطربہ شامل اس جسوع کو لیکر چلتی ہین پھر وہانسے مطربہ کے سر پر رکھا جاتا ہے اور [illegible] جاتے ہوئے [illegible] واپس پہنچتی ہین تب دولہہ ایکروپیہ دیکر اپنا دامن چھڑا کر باہر میدان مین آتا ہے اور [illegible] دولہہ کو غسل یکبار [illegible] جاتا ہے بعد وقت [illegible] طعام اور تماشا کے دولہہ کو اپنے خویش [illegible] ڈالنی کہتے ہین اسکے بعد [illegible] سروپیر کہتے ہین کہ کچھ دیا جاوے تو وہ باہر نکالکر حوالہ کرتے ہین اور روپیہ واگذاشتہ ہین [illegible] اور دولہہ کا [illegible] سب قلم کر لیتی ہے [illegible] کو مانکوال دیہ چلوشتہ کو بموجب رسم دیہ رسمانہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

دیکر برات رخصت ہوتے ہی دولہن کو گھوڑے پر سوار کرکے ہمراہ لیجاتے ہین اور مرد کے گھر پہونچکر نکاح پڑہا جاتا ہے عموماً خوانندہ نکاح کے ایکروپیہ اجرت ہی تیسرے روز دولہن والدین کے گھر واپس جاتے ہی اور اسکے ہمراہ شوہر اسکا معہ چند نفر ہوا خان ہمراہ سسرال جاتا ہی اور اس رسم کو ..... **دریمہ** ..... کہتے ہین دونون پہونچکر رات کو ایک رسن ایکطرف سے عورات اور دوسری طرف سے مرد معہ اپنے جوانان ہمراہی کی کھینچتے ہین تاکہ دونوگروہ مذکر اور مونث سے کون غالب آکر دوسری طرف کو کھینچ لیوے اور باہم شیرینی مارتے ہین امد پشتو کے معمہ ہاوٹالتے ہین اسیطرح ایکدو رات سسرال مین گذار کر وہ مرد معہ اپنے ہمراہیان کے واپس آتا ہی اور زوجہ اسکی دو ہفتہ یا کم زیادہ والدین کے گھر یکر شوہر کے گھر مین آتے ہی اسوقت سے رسومات شادی ختم ہوکر آبادی شروع ہوتے ہی مگر واضح رہے کہ باوجود اتنی خوشی کے ایکشادی پر صبر نہین ہوتا جسکی باعث زیادہ تر دنیا ہے وہ زیادہ شادیان کرتا ہی اور اسی سبب سے کہ مختلف زوجات سے اولاد ہوتے ہی باہمی اتفاق کی نفاق اکثر رکھتے ہین +

حال طلاق

اسلامات سے یا تو مونین مین رواج طلاق ایک عجیب یکینہ طرح کا ہے یعنی جب مرد کی اپنی زوجہ سے محبت نہ رہی تو اسکو وجہ طلاق دیدیتا ہے یا بعض وقت ایسا ہوتا ہے کہ بعد نکاح شادی نہ ہوا یا کچھ کم و بیش آشنا یا دیگر خواہشمندی سے نقد لیکر اسکو دیدی عموماً اس زر نقد کے تعداد ..... روپیہ ہوتی ہے لیکر سو روپیہ تک ہوتے ہی جب روپیہ شوہر نے پالیا تب عورت کو طلاق دیدیتا ہے اور وہ دوسرا شخص روپیہ بیوہ کو دیکر اپنے ساتھ کرلیتا ہے باہم مرد کے اس بے اتفاقی کے دو سبب ہین اول عورت کی بیوفائی جو سبب بدکاری یا اغوا اپنے آشنا کے شوہر سے آباد نہین ہوتے اور اسکو بوقت آہنگ کہنے سے اس بات پر آمادہ کرتی ہے کہ روپیہ لیکر اوسکو اپنی خواہش کرنے دی دوسری مرد کسی اور جگہ شادی کرلی یا کسی غیر پر عاشق ہوا پہلی عورت سے جان چھوڑانا چاہتا ہے کیونکہ وہ اوسکی خاطر خواہ امور کرنے مین عاجز ہوتی ہے اور علاوہ اسکی نان و نفقہ کیواسطے دق کرتی ہے صورت اول اکثر کی اکثر طلاقین ہوتی ہین یہان تک کہ اگر عورت نو عمر ہو تو کئی خرید پہرتی ہین اگر ایک شخص دینے پر سعدو خود دوسرا شخص بولتا ہے تو ایسے نیلام خانگی جسکی قیمت زیادہ ہو اوسکیواسطے طلاق کیجاتی ہے اور عورت بہا یم کیطرح بیچ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اپنی بیع سنتی ہے اور یہان تک جایز ہی کہ بغیر اشنا کی اگر زاید از قیمت دیوے تو اوسکی ساتھہ جانا اور نکاح پڑہنا بھی ایسا ہی لازم سمجھتی ہے اس خیال سی کہ جبر پر روپیہ دیا گیا جو مقدمات بابت ایسی زر نقد کی عدالت دیوانی مین آئی وہ موجب سرکار نمبر ۱۰۰ مسمات صاحب جو دشیل کمشنر پنجاب مسمی کئی گئے تب اونکون نے سمجھا کہ یہہ معاملہ قابل سماعت عدالت نہین ہے اول قسم کی طلاق مین حق مہر عورت کو کچھہ نہین ملتا دوسری قسم مین عورت مہر کا دعوی کر سکتی ہی مگر عموماً ایسی نالشات کم ہوتی ہین واقع ہے کہ اشراف شیخون اکثر اس امر کو زبون سمجھتے ہین اور نہین کرتے

حراست عورات

باوجود اس حالت کی نابالغہ دختر یا بیوہ عورات کو بدون رضامندی اپنی وارثان کی بموجب رواج ملک اختیار خود سرکا نہین ہے حق والی ہونیکا سب سی پہلے رشتہ داران شوہر کا پہونچتا ہی اگر غیر منسوبہ دختر ہو تو والدین یا اونکی قریب تر زینہ رشتہ دار کو اگر بلا رضامندی والیان کی عورت اپنی مرضی سی نکاح کری تو یہہ امر فعل شرم ہی اور وارث اپنی تئیں غیرت سمجھتے ہین بایں عہد اقعانی ہین یہانتک دستور تہا کہ اگر قبل از نکاح منسوبگی حالت مین مرد مرجاوی تو اوس دختر منسوبہ کو بطور میراث دیگر جایداد کی برادران مرد انپا حق سمجھکر خود ایکہ تین سی کر لیتا تہا مگر اب یہہ رسم قانوناً جاتی رہی اکثر والی دختران کی ولایت پر سوا طمع زیادہ دعویدار اور زور لگاتی ہین کہ اونکو اونسی بوقت شادی کردینے کے روپیہ حاصل کرنیکی امید ہوتی ہی اگر بیوہ والدہ اوس دختر کی دوسرے خاندان مین نکاح کر لیوی تو حق ولایت اوسکا جاتا رہتا ہی اگر شوہر کی حقین بیوہ بیٹھی رہے تو بہی بشرط موجود ہونے بہائی یا برادرزادہ شوہر متوفی ناطہ نسبت دختر کا اوسکی صلاح سی کریگی اگر ایسا قریب زینہ رشتہ دار نہ ہو تو بہ نسبت دور کی رشتہ داران کی اوس بیوہ حقدار کو زیادہ اختیار رہتا ہی بعضی جگہہ ایسا بہی ہوتا ہے کہ اگر وارث زینہ کی مرضی کی خلاف عورت کسی سی نکاح کرنا چاہی تو اوس وارث کو کچھہ روپیہ نکاح کنندہ سی دلا کر راضی کر لیتی ہی مگر یہہ رضامندی صرف لاچاری اور بی اختیاری کی سبب سی ہوتی ہے اسمین شک نہین کہ یہانتک اگر کبھون کو فعل مخالف کرنا ان لوگونکی طبع کی غیر موافق اور نہایت بدنامی کا امر ہے اور دراصل باعث خرابی کا ہے ٭

ہرجانہ نسبت یا نکاح شکنی

اگر عہد شکنی نسبت یا نکاح یا غوایی کسی اشنا عورت کی سرزد ہوا اور وہ عورت کسی دوسری مرد کی ساتھہ نکاح پڑہا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

لیوی یا بلی جاوی تو یہہ امر داخل ہیگا بیجا ئی عورت کی ہے اور اسکی نسبت عہد افغانی مین سوائی مرگ اگر مانعہ پہونچی تو نہین چہوڑتی تھی اور نکو حرمنسوبہ کا بڑا شرم تہا اگر صلح ہو وی تو بیسا ہیگا بیجا ئی عورت مین دہ عورات باکرہ جوان بیجا ئی تھی ویسا ہی سفید پارچہ نہین ہلا رسوم شادی ایسی معاملات مین ہی لیتے تھے فی زمانہ بسبب نہ متعاضی ہونی قانون سرکار ہی کے جو مقدمات عہد شکنی ناطہ عدالت تک پہونچتی ہین تو اونہین لشرط ثبوت فسخ عہد نقد مرجانہ تجویز کرنا پڑتا ہے تعداد اس مرجانہ کی بہ دو منصفان حسب حیثیت خاندان اہل معاملہ اور صورت مقدمہ کی مقرر ہوتی ہے پشتون کا شرم یعنی مرجانہ بہ نسبت ہمسایہ کی بہت زیادہ ہوتا ہی گرچہ پشتون لوگ اپنا شرم بموجب رواج قدیمہ ایکہزار دو سو مطابق مقدمات خون کی بتلاتے ہین مگر در اصل یہہ تعداد برای نام اور دباو کی ہے فی الحال اکتیسو سی لیکر چہہ سو تک و اسطی پشتونکی اور چالیس سے لیکر سو تک و اسطی ہمسایہ کی حسب قدر شرم مبنی مرجانہ سمجہا جاتا ہے بعضی قلیل اونچی معزز خاندان ایسی بہی ہین کہ چہہ سو مرجانہ اونکیو اسطی تہوڑا ہے غرض کہ منکوحہ یا منسوبہ عورت ایک شخص کی دوسری کو بلا اسماحت اوسکا کر لیوی تو بدون بدلہ پنی کے اپنی نہایت بیعزتی سمجہتے ہین جو ایسی مقدمات مین نقد مرجانہ مقرر ہوا وہ شخص کو ادا کرنا پڑتا ہی کہ جس سی وہ عورت نکاح کری اور اکثر رضامندی فریقین خانگی طور پر ایسا ہی ہوجاتا ہی کہ حسب دستور ماضیہ بدلہ مین دو رعورتین بالغ خواہ نابالغ یا ایک عورت اور کچہ نقد دیکر مدعی کو راضی کر لیتی ہین خصوص نکاح شکنی کی معاملات مین ایسا ہوتا ہے ؛

استثناء

اگر عورت منسوبہ کہی کہ میری والدین نی جس سی عہد ناطہ کا گیا اوس سی مین نکاح نہین کرتی اور نہ کسی دوسرے جا پہ شادی کا ارادہ اگر کبہی شوہر کی خواہش ہوئی تو اوس شخص مدعی سی نکاح کرونگی تب بموجب رواج مذکور باوجود عدم ایفای عہد کچہہ مرجانہ و شرم مدعی کو نہین پہونچتا بشرطیکہ دختر منسوبہ نیک نیتی سی والدین کی گہر باکرہ بیٹہی رہے الا اگر برعکس اسکی بسبب اغوا کسی اشنا یا اوسکی والدین نی شرارتاً ترغیب دی رکہی ہو تو بموجب دستور افغانی کے وہ عورت خواہ مخواہ شوہر کی سانہ بیاہی جاوی اور حسب رواج حال مرجانہ واجب کا شوہر مستحق ہے مگر اس قسم کا مرجانہ والدین دختر اور اوس سے لیا جاتا ہی ؛

سبب عہد شکنی

نکاح شکنی کی مقدمات شاذ و نادر اور نسبت شکنی کی اکثر زر یل خاندان مین واقع ہوتی ہین مجکو اپنی تجربہ سی ظاہر ہین سبب فسخ عہد نسبت کی معلوم ہوی اول والدین دختری بطمع زر بیان کر کے پہلی عہد کو بالائی طاق رکہکر دوسری جگہ جہانسی زیادہ روپیہ ملی وہان ناطہ دیدیا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ایسی صورت اکثر مفلس اور ہمسایہ لوگونمین واقع ہوتی ہی دوسرے دختر نابالغ وقت بلوغت کسی غیر شخص سے تعلق بیجا پیدا کرکے عہد والدین کو مثل شیشۂ نگذ
ناموس سنگ بیجا ہی پر توڑ ڈالا پشتون لوگ اس دوسری قسم کی عہد شکنی کو بہت سخت اور ناگوار سمجھتے ہین تیسری وارثان دختر والدین
پسر یا خود اس لڑکی سے کسی باعث نمائی یا گوندبازی وغیرہ پر بخش نامہ ہم ہو نچا کر ناطہ سے منکر ہو جاتی ہین اس تیسرے قسم کی عہد شکنی
مین اکثر بذریعہ منصفان و ملکان باہم جانبین رضامندی ہو جاتی ہے مقدمات عہد شکنی کی تحقیقات مین خاص صورتین پیدا
ہوتی ممکن ہین مگر واسطے ثبوت عہد ناطہ کے رسم خورنہ والا سوچ جسکا اوپر ذکر ہوا اور جو مشہور عام ہوا ہین مضبوط گواہ ہین ٭

نان ونفقہ عورات

لی بہت جھگڑے رہتے ہین اور بنیاد اونکی دو سبب سے اوہتی ہے پہلی مرد کی بی انصافی جو دو یا چند شادیان کرنیسے بترغیب
سنکوحہ جدید پہلی زوجہ سے ظالمانہ پیش آتا ہی دوسری عورت کی بیوفائی جو اپنی آزادی حاصل کرنی کی غرض سے شوہر کو مرطرح
تنگ کرنا پاتہی صورت اول الذکر مین بمنشاء دفعہ ۱۳۱ - ایکٹ ۵ ۱۸۷۲ء علیحدہ ماہیانہ واسطے گذارہ عورت اوسکی درخواست پر
مقرر ہونا واجب معلوم ہوتا ہی دوسری صورتین جب تک زوجہ اپنے شوہر کے گہر شامل آباد رہکر گذارہ نکری علیحدہ ماہیانہ کی مستحق
نہین سمجھی جاتی عموماً ماہیانہ مقرری قانون ان لوگونکے فیصی خواہش کی مخالف ہی کیونکہ یہ عورات کو مثل بہایم خواہ کیسا ہی اپنے
جور وظلم کرین بے زبان اور مطیع مطلق رکہنا چاہتے ہین خدا ترسی اور انصاف کو ہی یاد رکہنا چاہیے ٭

پردہ داری مستورات

علاقہ ہذا مین عموماً مروج ہے خصوص قوم سید اور قریش اور پشتونکی مستورات تو بالکل کشادہ رو نہین پہرتی اور باقی لوگ
بہی اکثر پردہ کرتے ہین اور اپنی گہر و مین غیر شخص کی آمد رفت نہین رکہتے اور اس پردہ داری کو بزبان ملک ادب کہا جاتا ہی اگر کسی
شخص کے زنانہ مکانین بلا رضامندی مالک خانہ کوئی شخص چلا جاوے تو گو وہ صاحب خانہ مفلس ہو تاہم وہ اپنی بیعزتی سمجہتا ہے
اور کہتا ہی کہ میری گہر کا ادب توڑ دیا اسی سبب سے سوای رشتہ داران قریبی زنانہ گہرو مین آمد رفت غیر محرم مرد و نکی ظاہر کو
بلکہ مطلق کا لعدم ہے الا گاونکی مندونسی اور کلی گریا ذوم یعنی حجام نیاسی وغیرہ ہمسایون اور گہر کے کمیونسی بہانگی لوگ پردہ
نہین کرتے گویا منود اونکی نزدیک مذکری نہین ہین جب عورات واسطے ضروریات باہر جاوین تب اونکو اوپر ایک قسم بڑی
چادر ہوتی ہے کہ سر سے پانونتک ڈہکی ہوئی ہوتی ہین اور جب راستہ پر غیر مرد کو دیکہتی ہین تو سوای ایک
چشم کے چہرہ پر بہی پردہ کرلیتی ہین چاہیئے کہ دل کے پردہ کو بہی درست کرین بتعلیم علم سے ممکن ہے ٭

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

رواج غمی

اس جگہ اوس ناگزیر غمی سے مراد ہی کہ بسبب جدائی دائمی اپنے عزیز اقربا کی پیش آتی ہے دنیا مین ایسا کوی نہین جو اوس سے خالی ہو اس پرگنہ مین مثل آخرین کا یہ دستور ہی کہ جب کوی شخص فوت ہوا تو عورتین جمع ہوکر یہ آواز بلند واویلا کرتی ہین اور مشقتی مرد بلا اندمزدوری واسطے تغسیر خانہ آخرین یعنی قبر روانہ ہوتے ہین اور سفید ریش اور معتبر لوگ چوک یا میدان مین واسطے دعا اور فاتحہ کے جمع رہتے ہین اور علما بقدر مقدور طلب ہوکر اوس دیہ کی مسجد مین ختم قرآن شریف کرتے ہین ناوقتیکہ اوس راہ نورد بادیہ ممات کو غسل اور کفن دیکر دفن کیواسطے پہنچتی ہین بجمع عام نماز جنازہ ادا کرکے بعد تقسیم اسقاط اوس منزل ناگزیر مین تانفخ صور سولا دیتے ہین فاعتبروا یا اولی الابصار یہ سفر پرخطر اکیدن سب ہم کو بھی پیش آویگا جب اوسکی جگہ لحد تنگ و تاریک ہوچکی تو عالم اوسکی قبر پر ایک مسئلہ تقسیم میراث پہڑکر اور دعا خیر کرکے سب دوست اوسکو اوس بگل منتہا چھوڑ کر واپس آتے ہین اور اوسوقت سوای اعمال حسنہ کے کوئی اوسکا یار و مددگار نہین ہوتا المختصر تین روز تک وارث میت واسطے فاتحہ مقید بیٹھے رہتے ہین اور حسب مقدور وہت خیرات کرتے ہین ہر طرف سے مہمان و خویش واسطے فاتحہ خوانی آتے ہین مگر میت کی گھر کھانا معیب سمجھکر نہین کھاتے بشرطیکہ دور سے کوی مہمان آوی اور اوسروز واپس اپنے گھر نہ پہونچ سکے تب لاچار یہی کھانا تین سے روز گذران یا کیس و غیرہ جسکو اس ملک مین پٹ کہتے ہین اور خویش اور رشتہ دار جو دوسرے گھر وںسے آتے ہین اور واسطے عزت میت کی وہ پٹ لاکر میت پر ڈالا کرتے ہین اپنی اخوند کو سوا پارچات پوشیدنی میت خیرات بطور خلعت آخرین کردیتے ہین اور قید فاتحہ خوانی اوٹھہ جاتی ہے ۔

تقسیم میراث

عموماً شخص متوفی بشرطیکہ یکایک جان بحق تسلیم نہ ہوجاوی تو کچھہ وصیت کرمرتا ہی مگر سوای خرچ خیرات اور تدفین تکفین میت باقی امور وصیتی اگر مخالف رواج ہون تو اونپر عملدرآمد کم ہوتا ہے متوفی کی اگر اولاد نرینہ یعنی بیٹا یا نواسہ ہو تو پھر کسی اور رشتہ دار کو موجب رواج ملک حق میراث نہین پہونچتا الا والدہ اور بیوہ اور دختران نا کنخدا شادی ہونے تک سخت نان نفقہ اور گذارہ خاص کی ہوتی ہین اگر اولاد نرینہ بجہور مرا ہو تو تا زندگی متوفی کی بیوہ بصورتیکہ وہ اپنے شوہر کے حقین نیک چلنی کے ساتھہ بیٹھی رہے مستحق قبضہ جایداد ہوگی مگر ہرگز اوسکو اختیار نہین ہے کہ اپنی قبضہ کے ایام مین جایداد وغیر منقولہ از قسم اراضیات زرعی یا مکانات سکنی کو بذریعہ بیع یا رہن یا ہبہ یا کسی اور وسیلہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سے منتقل کرے اگر ایسا کرے تو متوفی کے وارثان زینہ دعوی امتناع کر سکتے ہین اگر بیوہ نہو یا وہ مرجاوے
تو میراث متوفی کی قریب تر رشتہ داران زینہ کی باہم حسب حصص شرعی یا رسمی منقسم ہوجاویگی بموجب
رواج ملک کی دختران اور خواہران جنکی شادی دوسری جگہ ہوگئی ہو مستحق یافت حصہ شرعی کی نہین رہتی
اور یہہ رواج عام ہے الا مرد مدبر مین بلحاظ قسم وارثان موجودہ فاص غور ہونی چاہئے ورنہ رشتہ داران
زینہ کی مواجہہ مین خواہر یا دختر کو طلق محروم رکہنا انصاف کو ناپسند ہوگا ؛

خوراک

کیواسطے عموما فصلیع مین گندم اور زرستانین مکی مستعمل ہے مگر خوردہ مخلوق تین قسم کی ہے اعلی اوسط ادنی پہلی قسم کی
آسودہ لوگ نان گندم معہ گوشت یا پلاؤ و حلوا کہا کرتے ہین اور خریف کی موسم مین صبح نان مکی بہی کام آتا ہے
دوسری قسم کے آدمی نان صبح مکی یا جو ہمراہ دوغ باسکہ اور شب کو گندم کی روٹی دال یا کبہی گوشت وغیرہ سے
نوش جان فرماتے ہین اور تیسرے قسم کے بیچارہ مشقتی اور مفلس کو روز و شب اکثر نان مکی و جوار کبہی گندم کا نصیب ہوتا ہے
اکثر لوگ کہانمین بہی کفایت شعار ہین بلکہ گندم کو بانٹہ کرانی فروخت کیواسطے رکہ چہوڑتے ہین اور غلہ مکی و جو پر اپنا
گذارہ کرلیتے ہین موسم زرستانین گوسفند کا گوشت نہایت عزیز سمجہتے ہین اور اوسکی چربی بجائی روغن زرد کے گرم
کرکے موسم مذکور مین بہت کہائی جاتی ہے چربی یا روغن خام جیسا طعام مین زیادہ ہو بہت پسند کرتی ہین گرچہ
قوت انکا متوسط ہے الا مرد قانع وصابر نہین اور عورت بیچارگی کو کہانیکا حصہ بہی انصافسے نہین ملتا کیا معنی کہ جس گہر کے
مرد ونکو اچہی روٹی نصیب ہوتی ہے باہم عورت بدستور نان جوار کی کہاتی ہین اور یہہ رسم عام ہے کہ ملک بنو نکی
مستورات کو اچہا کہانا نہین ملتا اپنے ملک کی پیداوار خوراک ملکی لوگونکیواسطے کافی ہے مگر فوج اور باہر کے لوگونکی
واسطے جب تک علاقہ مروت اور خٹک و تہل و زیران سے غلہ نہ آوے تو بنو نکی پیداوار پورہ نہین ہوتی ؛

مہمان نوازی

واضح ہو کہ اسملک مین تین قسم کے مہمان سمجہے جاتے ہین پہلی مژہ ملانہ یعنے وہ مہمان جنکی خاطر گوسفند حلال
کئی جاوین دوسری چرگی مہمان یعنی مرغ خورتیسری دوچی مڑی مہمان جنسے مراد خشک
روٹی کی مہمان ہین پہلے قسم کے مہمان وہ ہوتے ہین کہ جو کوئی ملک معتبر بہمراہی چند نفران دیگر بضرورت

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

معرکہ یا کسی اور کام کے واسطے مہمان ہو یا کوئی بزار و شناس آدمی پیش ہو جاوے اور عہد اتفاقی مین اس قسم کی مہمان اکثر وہ لوگ ہوتے ہتے کہ جو اپنی گوندیدار ونکو کمک دینے کیواسطے آوین دوسرے قسم مین ایک یا دو نہایت پانچ تک جو معتبر مہمان ہون اونکے واسطے مرغ حلال کئے جاتے ہین تیسرے ہمسایہ لوگ یا ناواقف مسافر بیچارے خشک روٹی کے مہمان ہوتی ہین مہمان نوازی اسملک مین بہت رایج ہے اور اپنے نیکخواہ اور معتبر روشناس مہمان کی بہت خدمت کیجاتی ہے اور نا واقف مسافر کو بھی بھوکا نہین چھوڑتے یہ رسم قابل تحسین ہے ؛

پوشاک

عموماً ملک بنو مین کرباس ملکی سے یا جات نباتی جاتے ہین البتہ ملکان معتبر سرکاری عملداری مین لٹھہ اور خامہ پہنتے لگے ہین اپنی ملک کی پیداوار کپاس ضروریات وطنی سے بہر کر دوسرے ملک مین فروخت کیواسطے بندو لوگ خرید کر لیجاتے ہین پوشاک مردانہ کی تفصیل یہہ ہے کہ دستار اکثر سبز رنگ بخمل یا دوش مگر بعضے ملکان سفید دستار رکھتے ہین قمیص یا خانہ فراخ بلا چین اکثر سفید اور قلیل سیاہ ردای سفید اور بعضے ملک لونگی رکھتی ہین ازار بسل یا جامہ پشاوری مگر پائونکی طرف سے ذرہ مختلف وضع ہے اور پائو مین اکثر چرمی چپلی اور منقش اور ملک لوگ پاپوش رکھتے ہین زنانہ پوشش مین اکثر سر اودل سیاہ پتہ دار اور قمیص سیاہ جسکے سینہ و گریبان پر تھوڑا کام ابریشم کیا ہوا ہوتا ہے اور دولتمند لہرو نین دارائی کا قمیص بھی مروج ہے قمیص کی اوپر گریبان کے متصل اکثر روپیہ ٹانکتی ہین طول مین زانو سے نیچے تک اور باہر پہرنیوالی عورت کا اکثر سفید قمیص اور بسیقدر لمبا ہوتا ہے کہ گھاس کاٹنی یا کام کیوقت مین اوسکا کنارہ اولٹ کر سر پر بجای دوپٹہ کی اوڑھ لیتی ہین اور وہ دونو کنار برابر دیتا ہے ردای خانہ نشینی اکثر سیاہ مگر عام مردو نمین سیاہ ردا پہنن کر نکلنا عیب سمجھتے ہین اسواسطے جب گھر سے باہر جاوین تو سفید چادر اوپر لیتی ہین شلوار اکثر سوسی کی گھیر دار اور خوش قطع اور پائو نمین مردانہ وضع کی قریب طرز کی پاپوش سرخ مانات لپٹی ہوئی پہنتی ہین زیورات بہت قسم کی مگر خراب وضع ہوتی ہین اونکی تفصیل سے طوالت لاحاصل ہے اور پوشاک اسقدر میلی ملیظ اکثر رکھتی ہین کہ رنگ اوسکا چرب اور سیاہی مایل ہو جاتا ہے اور بو سیدو بدبودار یا عث عدم شست وشو رہتی ہے خصوص عورات نہایت میلی ہوتی ہین ایک تو یا عث عادت صفای کیطرف رغبت نہین دوسری

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

چربی اور روغن زرد سر اور چہرہ پر ملتی اور نہ صاف کرنی سے زیادہ تقفن ہوجاتا ہی اور ہنود بنون کی مرد اکثر سر پر ٹوپی
رکھا کرتے ہین مگر اب دستار سفید یا سرخ باندھنی زیادہ مروج ہوگئی ہے پہلی لوٹ کی خوشے اچھا کپڑا نہین پہنتی ہے
اور کرتا اور خلقہ پہنا جاتا ہے اور ازار کی جگہہ پہلے دھوتی بطور لنگ کی اکثر تھی مگر اب شلوار سفید اکثر مروج ہوگئی
ہے اور عورات ہنود سر پر سرخ وزرد رنگ کا کپڑہ خواہ الوان وغیرہ حسب توفیق کرتی ہین اور کرتے کی جگہہ چولی
جو سینہ اور شکم ڈھکتی ہے اور پشت برہنہ رہتی ہے اور چولی نابسینہ دار امیر خواہ گلبدن کی ہوتی ہے اور
اور اس کے نیچے سرخ یا رنگہ لگائی ہین پشت کو پردہ کیواسطے سر کا کپڑا کام آتا ہے اور شلوار زنانہ ہنود مثل عورات مسلمان ہندوستان کی ہوتی ہے

طرز وضع وعادات

قدرۃً فارسیت مخلوق ملک بنون بہ نسبت اوطان دیگر خورد اور رنگ زرد غالب اکثر بیضاوی چہرہ متوسط اندام تنگ پیشانی گول چشم بنون
کی اقوام مین سے قوم میری کے مرد مان قوی جسہ اور در قدیم خ تنگ ہوتے ہین بکا سبب یہہ بیان کرتے ہین کہ رود کرم کابانی
جو بافی منوچی نوش جان کرتے ہین ناقص ہے اور رود توچی کا آب خوشگوار و ملائم ہے جسکے پینے سے قوم میری کو یہہ شکایت حاصل ہوا و نیز
نوکہ جیسا عام قاعدہ ہی کہ دولتمند اور اشراف خاندانون مین بہ نسبت تنعت کشونکے خوبصورتی زیادہ ہوتی ہے اوسکا پہہ نتیجہ نہین ہی
مردانکے سر پر اکثر درازتا دبشانہ بال ہوتی ہین اور انکو گہی اور چربی وغیرہ سے اسقدر چرب کہتے ہین کہ غالبہ یا قمیص تا بہ ساعدین
چرب اور میلہ رہتا ہے تعفن اوسکی علاوہ مگر قوم قریش اخوند اور سید و شیخ لوگ اکثر سر کے بال کہنے رکھتے ہین
اونکی تر بوز نما سر پر خالی عمامہ باندہا جاتا ہے عادات بن لہو ولعب بہت دخل ہے قریب اور ابتدائی بانوت مین
شکاری تیر کہنی کی عام رسم ہی اور بولارے کی ساتھہ شکار تیر بہت کیا جاتا ہے اور جسکی راہ سی دوسرے
اچھی شکاری اور بولنی والے تیر کو زہر دہی سے مار دیتا یا چورا لیجاتا ہی مروج ہے شستی اور کاہلی کو بانون سے
پیدا ہوتی ہے اور آرام طلبی اور چوک پر بیٹہکر بیفایدہ باتین کرنی اور دمبدم حقہ پینا پسند ہی اپنے کاروبار خانگی اور
زراعت کاری مین ہی محنتی نہین مین دروغ گوئی اس کثرت سی ہے کہ حاکم کو مقدمات مین سچہ تک پہونچنا بہت محنت
اور دقیقت سی ممکن ہے عہد سابق مین داؤد شاہ اور میری کے لوگ شہادت دروغ کیواسطے مشہور تھے مگر اب نہین
اور دیگر عادتون مین جای امتیاز نہین عادات ایکبت پنجم ۱۸۴۰ء کو یہہ لوگ سہل سمجھتے ہین اور حلف قرآن مجید سی کچہ بچوت
خدا پاک اور زیادہ بہ سبب بدنامی عام قدری پرہیز کرتے ہین اکثر ایسی بھی ہین کہ جو ان ہردو خوفسی گذری ہوئے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہین طہارت کی صفائی نہین ہے غیبت گوئی اور ارادہ فاسد سے کم آدمی بچے ہوی ہونگے زبان خود اپنی فخر کرنیکو عیب نہین سمجھتے دیوان صایب کا بہہ قول انکو بہول گیا بیت ثنای خود بخود گفتن نمی پسندد تا صاحب چون زبان خود ملالد حفظ نفس کے یابد ؛ باوجود اسکی یہہ انمین ایک اچہی وصف ہی کہ می نوشی اور لولی بازی سی ہر ایک کہ وہہ کوسفرت کلی ہے البتہ بعضی آدمی چرس یا بہنگ پیتے ہین مگر عام نہین غرض کہ سوای تماکو کے اور نشی چیز سے اکثر پرہیز ہے مگر صفای بدن کیطرف جو خبر اعظم صحت بدنی ہے مونث اور مذکر رغبت نہین پارچات تو اکثر مدت تک دہوتے نہین جلتے الا غسل باوجود کثرت پانی بدون ادا سے واجب کم کرتے ہین مونثات کا تو سوای ضرورت احکام مذہبی غسل کرنا عیب سمجھتے ہین ؛

زبان ملک

واضح رہے کہ اصلی زبان ملک کی پشتو ہی مگر زنان کہ پشتو مین بہت کم خرچ ہے جیسا کہ مور کو میر اور اور ایر کو مغنی خانہ کو کہیر کہا جاتا ہی علے ہذا القیاس اس ملک کی پشتو مثل دیگر افغانستان کے پراوا نہین ہے ابتدای عملداری مین سوای ہندو لوگ کے دیگر سکنای اس پرگنہ کے بدون پشتو اور اخوند لوگ فارسی و پشتو کی ہندی زبانسی کچہہ بہی آشنا نہین تہے فی الحال گرچہ بسقدر نا واقفی نہین ہے اور بعضی ملک لوگ ہندی اکثر سمجھتے ہین مگر بول نہین سکتے اور کوی کوی بولتا بہی ہے تاہم حکام وقت کو اوپر بیس برس تک ملکی رعایا کیواسطے اور ہمیشہ اپنی سرحدی آزاد ہمسایونکی لئے زبان پشتو کا سیکہنا مطلوب ہوگا مجکو خوب تجربہ ہوچکا ہے کہ اس فصل مین زبان پشتو سے حکام کی واقفیت انصاف کی مدد اور رعایا کی خوشی ہی اگر مین خود پشتو کی زبانسی نا واقف ہوتا تو اس تاریخکی تحریر اور تکمیل ناممکن تہی

شوق سرود

گرچہ علم موسیقی ہندکا اس جگہہ نام بہی نہین جانتے الا موافق طباع مخلوق دہل و سرنا کی بدعت بہت مروج ہی نوجیونکو بی پیش پیرا سی رقاصان کا ناچنا گانا دہل سرنا کی آواز کے ساتہہ نہایت پسند ہی یہانتک کہ اگر دوسری جگہہ مین بہی اسطرح کے تدارہ یعنی تماشا کی خبر سنی جاوی تو نوخیز مرد اور بی عار لوگ مان دوسرے دیہات سی جاتی ہین اور طرفہ نادانی یہہ کہ جو شخص ذکو گہاس فروخت کرکے پیسہ پیدا کرتا ہے وہہ بہی اوس تماشا مین نقد و جنس دینے سے باز نہین رہتا خصوص علاقہ سورانی تو بکش کے ناچیونکا گہرین گیا ہی ایکدوسرے پر رشک سی فخریہ گانو یہ گانو انکی تماشا کراتی ہین چانچہ اس فضول خرچی سے پرہیز کرین جسمین دین و دنیا کا نقصان ہی بجای اوسکی خیرات مساکین نیک نام اور کام آتی ہے سوای دہل اور سرنا کی جو صرف میراثی لوگ بجایا کرتی ہین رباب کی شوق

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بھی ہوتی جاتی ہے رباب مارنے سے پشتون لوگ عار نہین سمجھتے اور طبع خوش کرنیکو واسطے رانگیوقت چوکو پر اکثر پانچ یا چھ جوان آدمی جمع ہوکر غزل و چار بیتہ یا سندرہ یا کسر زبان پشتو مین باواز بلند ایک تال پر گاتے ہین غزل مین عشق اور حقانی ذکر ہوتا ہے جو اکثر مست طالب العلم مسجدون مین بھی پڑھتے ہین دوسری چار بیتہ جسمین عاشقانہ اور فراغانہ گفتگو ہوتی ہے تیسری سندرہ جو بہت اونچی آواز سے گایا جاتا ہے اور شادیون مین عورتین بھی گاتی ہین اسمین کذب صفت بہت ہوتی ہے چہارم کسر جو صرف مرد لوگ گاتے ہین اور اسمین لڑایون اور بہادریونکا ذکر ہوتا ہے جو شخص کسی لڑای مین دلاوری کرتا ہے اوسکی صفت کیجاتی ہے چونکہ اس کسر سے لوگونکی طبیعت کا حال بخوبی معلوم ہوتا ہے اور ملک کی تاریخ لکھنیکیواسطے اس سے بہی مدد ملتی ہے بنیظر اسکے افغانستانکی اکثر لڑایون باہمی قوم وغیرہ اور مشہور دلاورونکی کسرین جمع کرکے بزبان پشتو ایک علیحدہ کتاب نامی ہے جسکے نیچے ترجمہ اردو بہی لکہا گیا ہے الابدین خیال کہ اوسکا لطف بدون پشتو دان کی عوام کو حاصل نہین ہوگا طبع کرانیکا ارادہ نہین ہے ؛

حال بیماری اور علاج مروجہ

بنون کی علاقہ مین اکثر اقسام کی بیماری ہوتی ہے مگر عموماً زیادہ تر تپ اور کہانسی اور پیٹ کی بیماری اور برقان یعنی پیکا اور زرد رنگ ضعف کی ساتہہ ہوجانا اور ذات الجنب و ذات الصدور و ذات الریح کی بیماری ہیضہ سے نافضی پانی کورم اور غلاظت جسمی سبب ایزاد بیماریونکا معلوم ہوتا ہے اور باعث ناقص ہونے پانی ندکو کا یہہ بتلاتے ہین کہ اندر کوہ علاقہ کورم جہان قوم لئوری آباد ہے اس نالہ کورم کے ہر دو کنارے قریب پچاس میل کے فاصلے تک اکثر زراعت چاول کاشت کیجاتی ہے اور اوسمین سے کورم کا پانی شب و روز بہکر آتا ہے اور نالہ کہیتی کا بہی جو ملک دست مین بنام شمل مشہور ہے یہی حال ہوتا ہے اور جب پانی بنونکی حد مین پہونچتا ہے تو اسملک مین بہی زرعتونکو لگتا ہوا بنی کی استعمال مین آتا ہے خصوص زراعت بیخ پانی ناقص کرنیکو واسطے اول نمبر ہے ؛

علاج

ملکی ہر ایک حسب ذیل مرون ہے تپ **محرقہ** جسکو بزبان پشتو **سترہ تبہ** یعنی بڑا تپ کہتے ہین موبز منقی کہلاتی ہین اور فصد بہی یعنی ہین اگر ہفتہ تک رام نہو تو گوسفند ذبح کرکے اور اوسکا چمڑا گرم گرم اوتار کر فوراً مریض کو پہنایا جاتا ہے اور کوہہ کے اندر جہان ہوچہ ہوچے کہتے ہین دوسرے روز تک رام نہو تو پہر دوسری یا تیسری دفعہ بہی تازہ تازہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

چمڑا پنسا یا جاتا ہے اور اس چمڑا ڈالنے کے علاج کا نام بزبان پشتو **ژون اچول** یعنے چمڑا ڈالنا ہے اور تپ دق جسکو ملکی زبان مین **نری رنج** یعنی کی رنج بولتے ہین اوسکا بھی آخری علاج **ژون** یعنی چمڑا ڈالنا ہے اور تپ موسمی جو ماہ ستمبر اکتوبر غایت نومبر تک رہتا ہے اوسمین بھی تین روز کے بعد چمڑا کو سفند ڈالتے ہین اور گرچہ اس تپ موسمین مین نقصان جان کم ہے مگر ایسا عام ہوتا ہے کہ کوئی قسمت والا اس سے بچتا ہوگا ۔

کھانسی

کو **تیخای** خواہ **ٹوخی** کہتے ہین زمستان کے موسم مین اکثر کھانسی چرب گوشت گوسفندان کھاکر بد پرہیزی ہوتی ہے اور یہہ لوگ **دوغ** کو گرم کرکے اور اوسمین روغن اور ہلدی اور مرچ سیاہ ڈالکر پیا کرتے ہین ۔

ٹیکلی خواہ **ٹوکلی**

پشتو مین ذات الجنب اور ذات الصدر و ذات الریح وغیرہ درد پہلو جسکو **خاک** بھی کہا جاتا ہے ان سب کو **ٹیکلی** کہتے ہین اور اسکا علاج یہہ مروج ہے کہ روغن پر مغیضہ مرغ خانگی کی زردی نگاکر اور ہنجوان پہلو پر رکھکر اوپر سے پارچہ کے ساتھہ مضبوط باندہ دیتے ہین اور عند الضرورت فصد بھی کرتے ہین موسم زمستان یہہ بیماری بہت ہوتی ہے خصوص جو تپ سے کم قوت ہوگئی ہون ۔

یرقان زرد اور یرقان اسود پشتو مین **زیڑی**

دونو قسم کی زردرنگی اور پیکانی بنو مین بہت ہی اور اس سے بہت آدمی لاغر اور کم قوت نظر آتے ہین موسم سرما فرہ اور پرویدہ گوسفندان کو بد پرہیزی اور بی تدبیر کے ساتھہ کھانسی یہہ مرض زیادہ ہوتی ہے اور علی العموم جو آدمی موسمی تپ یعنی بخار سے کم قوت ہوگیا ہو اوسپر زیادہ اثر کرتی ہے

اسہال

یعنی پیٹ سی دست آنے کی بیماری بھی بہت ہی خصوص شروع موسم خزان اور بہر ماہ اپریل و مئی مین قوت بکثرت کھانے سے بہدرمن بکثرت ہوتی ہے یہہ لوگ پوست انار پیس کر حجرات پر ڈالکر کھاتے ہین یا تخم بارک کرکے شربت قند سیاہ کے ساتھہ نوشجان فرماتے ہین وسطی درد ہنجوان اور روانی و شکستگی ہنجوان اور رفع سستی و تندرستی بدن بونگے لوگ موسم سرد مین **سونہہ کالنیزری مرچ سیاہ کہی کہلہ کمرکس کا نو** ہر ایک چھہ تولہ لیکر

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اور اوسکو بارنگ مبکر مواجرش مین ملاکر چھ روز صبح و شام کھانی مین اور پندرہ روز تک نان خشک گندم کا سوا ۔۔
سرچیز سے پرہیز ہونا ہے اور ہوا اور سردی سے محفوظ رہنی مین اسکا نام **ستر واٹرو** یعنے بردار وہی شرف کہ ہوئے
علاقہ مین قدیمی علاج زیادہ زمانہ چمڑا کو سفید کا ڈالنا اور فصد لینا یا ستر دارو کہا ناشہور ہے سب سے پہلے چمڑا ڈالنا
انمین مروج ہے مگر اب تپ کیواسطے دوای **کونین** سرکاری شفا خانہ سے لینا اور علاج سے بہت مفید سمجھتے ہین اور یہ بھی
لوگ شروع بہار مین صفای خون کیواسطے بقدر ایک پاونیل سرشف یا نیم آبا شہد ایکوقہوہ نوش کرجاتی ہین اور وقت
نوش سی بارہ گھنٹہ یعنی ہر دوسرے دن اوسیوقت تک پانی نہین پیتی یہ **عجب صفای** ہے ۔۔ ختم ہوا حال قوم کا ؛

باب دوم حال قوم مروت

ذکر اصلیت قوم

واضح ہو کہ **مسمی مروت مورث اعلی اس قوم** کا بیٹا نوحانی معروف لوہانی اور بوتا سیانی ابن لودی کا
ہے ذکر قومیت لودی ولد شاہین کا کتاب ہذا کے دوسرے حصہ مین آچکا ہے ۔لوہانی مذکور کی دو منکوحہ تھی ایک سماۃ
تورای بن سے پانچ پسر ہوی انکا شجرہ اپنی موقع پر ہی دوسری سماۃ مشیرہ جس سے مروت جد اعلی اس شاخ کا پیدا
ہوا اپنی بزرگ کے نام پر قوم کا نام بھی مروت مشہور ہے اس قوم کا علاقہ کنہ واز جای سکونت اولین تھا جسپر فی الحال
شاخ سلیمان خیل علمی متصرف ہین گرچہ وطن اصلی انکا کنہ واز ہا مگر بوسبب گرمای خانہ بدوش ہوکر اکثر **کوہ وابہ** مین مال چرانی
اور آرام کیواسطے جمع ہوتی تھی اوس عرصہ مین اس فرقہ کا اکثر پیشہ مال چرای اور مویشی داری کا تھا اور نیز پوندگری
بھی کرتی تھے کاشتکاری انکی صرف علاقہ کنہ واز کے جنوبی حصہ مین تھی جہان اب تک ایک موضع زمین کا نام خواجہ دان ہے
ہے خرابہ باصطلاح زبان اوسملک کی بارانی زمین کو کہتے ہین ؛

سبب اخراج

اوس علاقہ سے یہہ بیان کیا جاتا ہے کہ اوس عہد مین مسمی آزاد خان معتبر ملک فرقہ سلطانخیل شاخ سلیمان خیل قوم علمی
کی عورت سماۃ وسیلی کو ایک غلام ملک مذکور کا ورغلان کر ہمراہ فرار کرلایا اور قوم مروت مین بہ علاقہ کنہ واز نہ کر زین ہوا
غلبیون نے لشکر کیا مروتون نے تنگ نانی کے لحاظ سے پناہ گرفتہ کو دشمنانکی حوالہ نکیا اس عداوت سے اکثر قوم

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

غلجی یعنے آندر وتڑی وغیرہ اپنے بھای بند سلیمان خیلونکے معاون ہوکر قوم مروت اور اونکی شرم سہ شریک سیاسی
دولت خیلو نسی نبرد آزما ہوی اگر مروت معاون غلام مددگار اور کمبخت عورت کی ماری ہے جو رنج ہے تاب مقابلہ غلجیونکا
نہ لاکر کنده واز کو مجبور اچھوڑ دیا اور موسم گرما مین بجای علاقہ قدیمہ کوہ سلیمان کے مشرقی دامن لواح تانک ورداما
کیطرف آنا شروع کیا اوسوقت علاقہ دامان یعنی ضلع ڈیرہ اسمعیل خان پر قوم ہلوچ قابض تھی اور لواح تانک پر بگی
خیلونکو وہانسے نکالکر بیدخل کیا اور اپنے قبضہ کو پھیلاتی رہے بوقت تقسیم ابتدای عہد تانک سے اس قوم کو بھی جو حصہ
حصہ ملا جو علاقہ تانک قابض ہے یہ موسم گرما کوہ وانہ کے مشرقی حصہ مین جاتی ہے اور سرما مین تانک کی لواح
کو آتی ہے اوغیرہ خود زیرنکے ساتھ غیرت عورات کی سبب سے کرار ہوکر باہم دشمن ہوے اور چونکہ سعودزیری بہت
آمد و رفت زیرو بالا اس قوم مین حایل ہے اونکی عداوت سی بہارکا جانا اونکا مطلق بند ہوگیا اوسی عرصہ مین یہ تنازعہ
ملک تانک بسبب اولاد لوہانی کی بے اتفاقی ہوئی دولت خیلون نے زور پکڑکر بعد لڑای مروتونکو تانک سے نکادیا
یہ قوم وہانسے لیکر وزیرستان کے پہاڑ مین آکر فروکش ہوی دوسرے سال یہ شاخ دولت خیل پر ہلہ کرکے
ملک چھین لیا اور تانک لیلیا کر کیتی خیلون نے قوم گنڈاپور سے مدد لیکر پہر اونکو ہٹا دیا تب شمالی نہل پر جسکو حال مین
علاقہ مروت کہتے ہین نظر پڑے وجہ تسمیہ اس ملک کی باسم علاقہ مروت نام قوم ہے اور پہلی سکونت قوم مروت سے
اس ملک کو ہل اور دامان کہتے ہے

قابضان سابق

اس علاقہ کا حال بسطرحسی بیان کیا جاتا ہے کہ ظہور اسلام سے پہلے اس علاقہ مین ہندو اور گبر جو مخلوط ہوگئے ہے
اونکی سکونت تھی نہانچہ اوسوقت کی عمارات کہنہ و شکستہ کی علامات موضع احمد خیل دامن کوہ و بالا بسی خیل وغیرہ
متصل اب تک معلوم ہوتی ہین جنکو یہہ لوگ دُیری کافران کہتے ہین سلطان محمود غزنوی اور شہاب الدین غوری
کے عہد سے اون لوگونکی بربادی و جلاوطنی مشہور ہے ازان بعد ایک قوم موسوم بہوتی جنکے عقیدہ مذہبی کی نسبت صحیح
روایت کوی نہین ملتی اس علاقہ پر قابض ہے جنکو فرقہ سرنگ و نبسل و عیسی خیل شاخہای بازی نے جو تانک کی
جانب سے آسے تھے بیدخل کرکے خود قابض ہوگئی بازیون نے اوس جگہہ جہان اب موضع بہار خیل ہے اور گمبیلہ سے
شمال کیطرف اپنی قرارگاہ بنای اور رود کرم و بالین یعنی نہرین نکال کر گمبیلہ اور رود کرم کے درمیان جہان قعیہ لکی ہے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

آبادی شروع کری اور باقی قبل جنوبی اپنی ہوبیم کر پرگاہ رہی اوسوقت قوم نیازی مین سمی مدی سرنگ مشہور مال دار اور ملک کلان تھا جسکا نام ابتک اس علاقہ مین یاد ہے ؛

حال قبضہ قوم مروت

اس علاقہ پر قوم نیازی کو قلیل عرصہ گذرا تہا کہ فرقہ بہیار شاخ نیازی بسبب نہ ملنے حصہ خود قوم سرنگ وعیسی خیل سے ناراض ہوکر قوم مروت کے پاس مدد خواہ گیا مروت جو ایسا موقع دیکہہ رہے تہے اسبات کو غنیمت سمجہکر دربی خرابی قابضان سابق کے ہوئے ہرچند کہ ملکان کلان اس قوم کے بیساکہ سکندر وکمل خان صفر خیل بسبب شمتی دولت خیل وبلوچ وگنڈاپور قوم نیازی کو دشمن بنانے سے نمایل تہے مگر سمیان سنیا خان نمر خیل وقتل خان موسی خیل وجہ ناراضگی مہیار کو بہانہ بناکر قوم نیازی کی مال ومویشی پر تاخت لاکر لوٹ لیگئی اور عام مدی باہم قوم مروت وقوم نیازی شروع ہوئی تب ملکان کلان بہی متفق ہوکر سب قوم مروت بطور غوندو یعنی خانہ کوچ ہوکر اس علاقہ پر حملہ آئی سرنگ کے ساتہہ خفیف مقابلہ ہوئے مگر وہ اتفاق ویکدلی مروتکی دیکہکر خوامان صلح ہوئے کمل خان وسنیا خان وبعضی دیگر ملکان مروت نی رود کرم سے جنوبی تمام قبل وغیرہ لیا کر کے صلح منظور کری مگر موسی خیل شاخ مروت نی تہہ صلح نامنظور کر کے بسر کردگی قتل خان اپنی ولادر ملک کے نیاز بونسی رود کرم کی شمالی کنارے پر جہان اب ٹوچی شتی محن خیل ہے لڑای کی کہتہی مین کہ اوس لڑای مین سمی مدی سرنگ مارا گیا اور باقی نیازی مقابلہ سے قاصر ہوکر درہ تنگ سی مشرقی جانب جا آباد ہوئی اور قتل خان بہی اوسی عناد کی سبب سے بعد عرصہ شکار کرتا ہوا مارا گیا قوم نیازی سی فرقہ محن خیل جو ایک فقیر اور بابرکت خاندان تہا اوس سے مروتون نے کچہہ تعرض نہ کری تہا لہذا فرقہ مذکور ابتک تہی محن خیل مین آباد ہے اوس علاقہ مین قوم مروت نی بعہد سلطنت اکبر بادشاہ قبضہ پایا ٹہیک تاریخ باسال حصول قبضہ کا تحقیقات سی نہین ملا مگر ایک تحقیقات اور مقابل امور ضروری سے ثابت ہے کہ تقریباً کچہہ کم تین سو برس سے بہہ ملک اونکی ماتہہ آیا کیونکہ سنہ ۱۰۱۴ھ مین اکبر تخت نشین ہوا سکو آج تک تین سو آٹہہ برس ہوئے اور اون کی وفات کو دو سو ساٹہہ برس ہوئے شروع سلطنت اکبر مین اس ملک پر یاری قابض تہے غرض کہ اکثر دلایل سے تخمینہ مندرجہ بالا قریب صحت معلوم ہوتا ہے بعد حصول قبضہ مروت نے تقسیم ابتدای اس ملک کے آپسمین چہار حصہ ذیل پر کری سلار ایک حصہ نونہ خیل

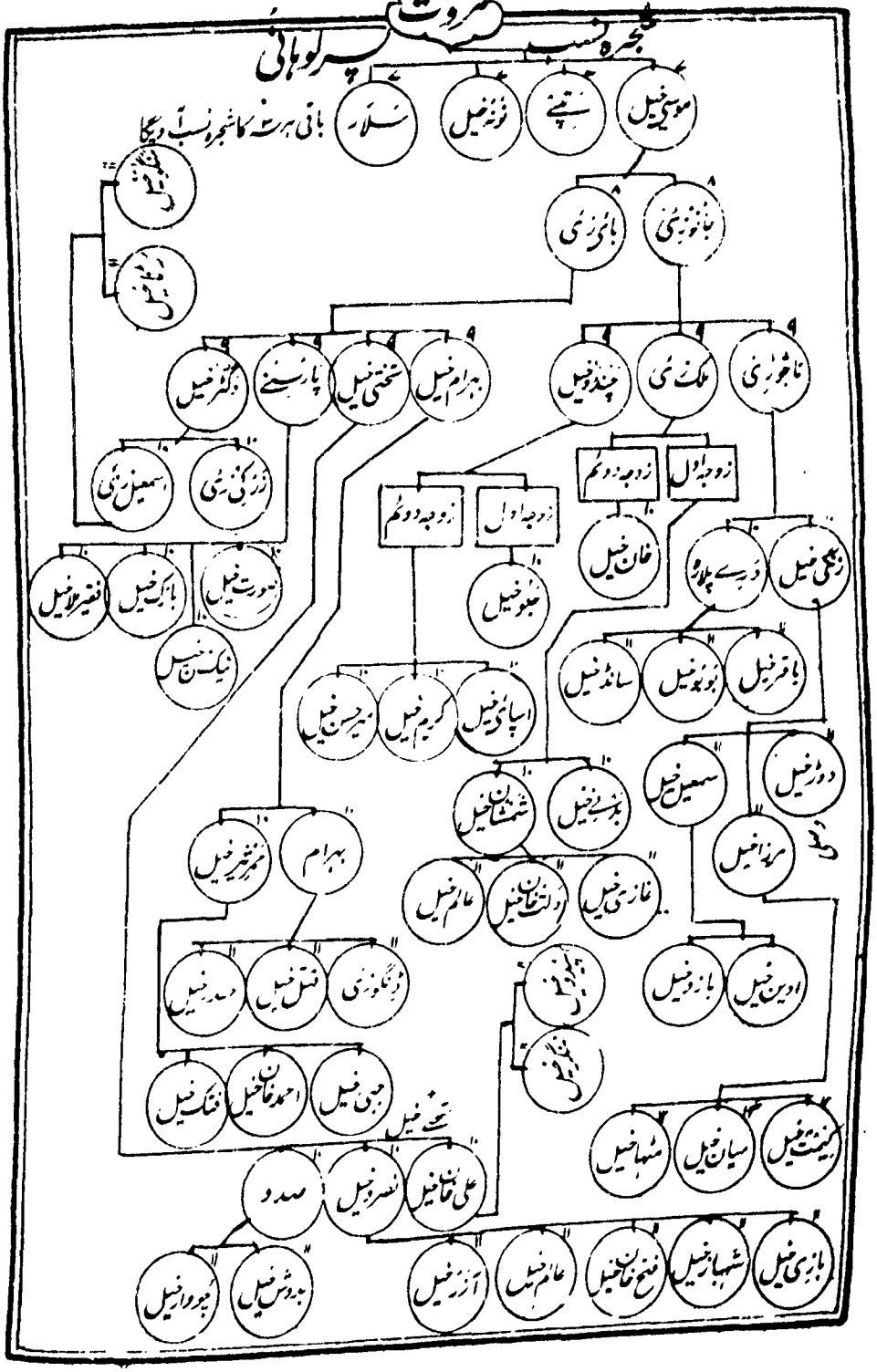
Courtesy www.pdfbooksfree.pk

موسیٰ خیل بتی شجرہ نسب دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ یہہ تقسیم بموجب حصص شرعی اور اولاد
ہر چہار پسران مروت کے حسب رسد ہوے تہے مگر بعلداری تیمور سد وزئی مسمی قلندر خان ملک
فرقہ آدم زئی نے جبکا اہالیان ریاست مین کچہہ رسوخ تہا بسبب افلاس و رعایت قوم بتی ہوے
حصص سابق کو فسخ کراکے واسطے ادا سے قلنگ تین حصہ ذیل بنائے گئے بتی موسیٰ خیل ہر دو
معہ نونہ خیل بہرام اولاد سلار دری پلارہ چنانچہ ان حصص پر ادا سے قلنگ عہد سکہان تک کرتے
رہے مگر قبضہ زمین ہر ایک قوم حصہ وار کا مختلف التعداد ہے جبکا سبب یہہ معلوم ہوتا ہے کہ
اوسوقت اکثر تبل بنجر خارج از تقسیم تہا جس قوم نے اوسکو زیادہ آباد کر لیا وہ زیادہ پر قابض
ہے مگر زمین آبی و نہرین جو گزم سے نکالی بتی تا ہنوز اونکی تقسیم حصص قدیمہ پر ہے۔ رواج تقسیم
خانگی آگے لکہا جاوے گا فی الحال آبادی اس قوم کی اسطرح پر ہے کہ مغربی حصہ مین بتی موسیٰ خیل
نونہ خیل اور وسط مین بہرام مشرقی حصہ مین دری پلارہ سکونت پذیر ہین۔

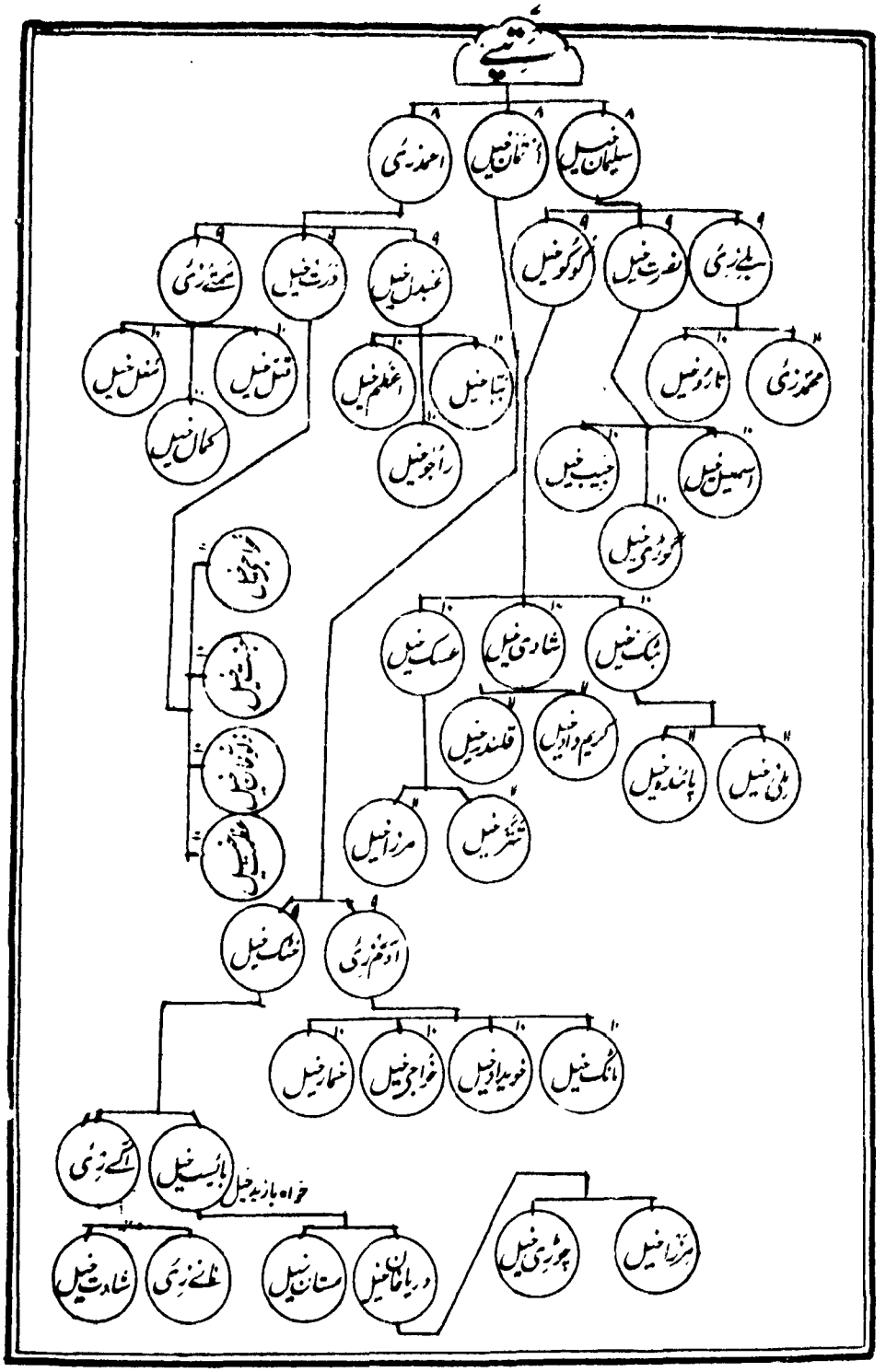
Courtesy www.pdfbooksfree.pk

مروت

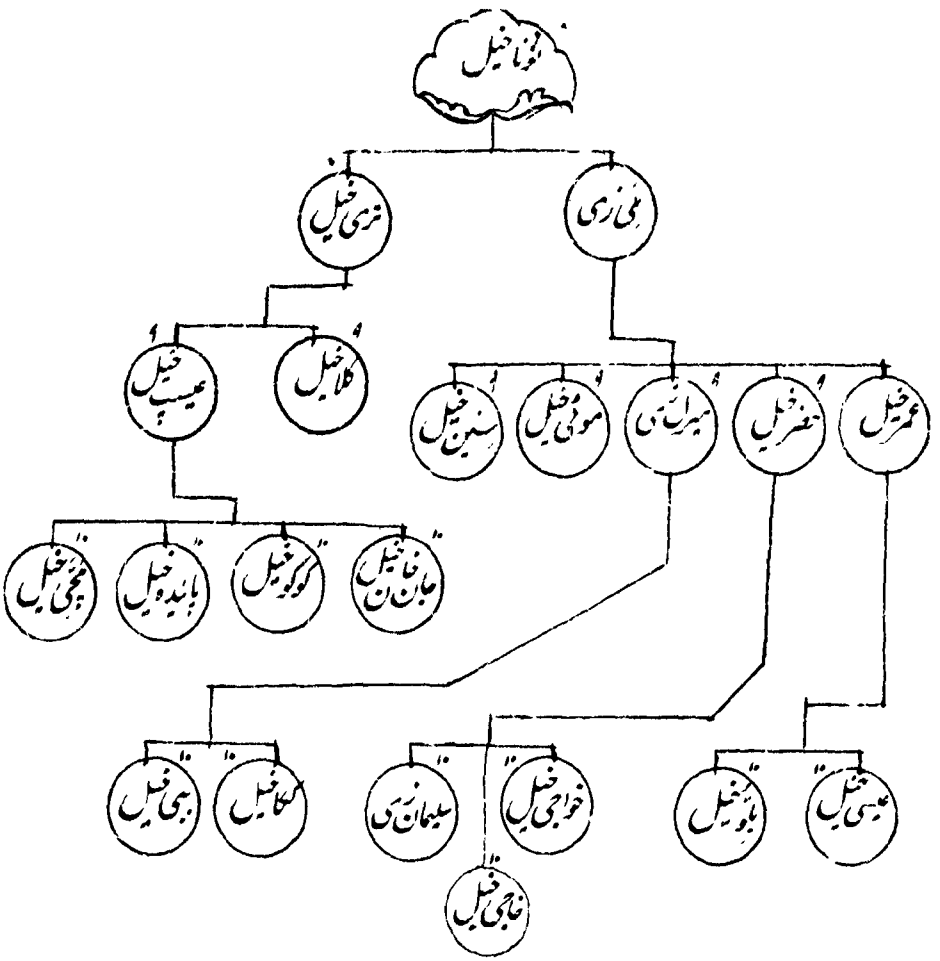
شجرہ نسب پسر لوہانی



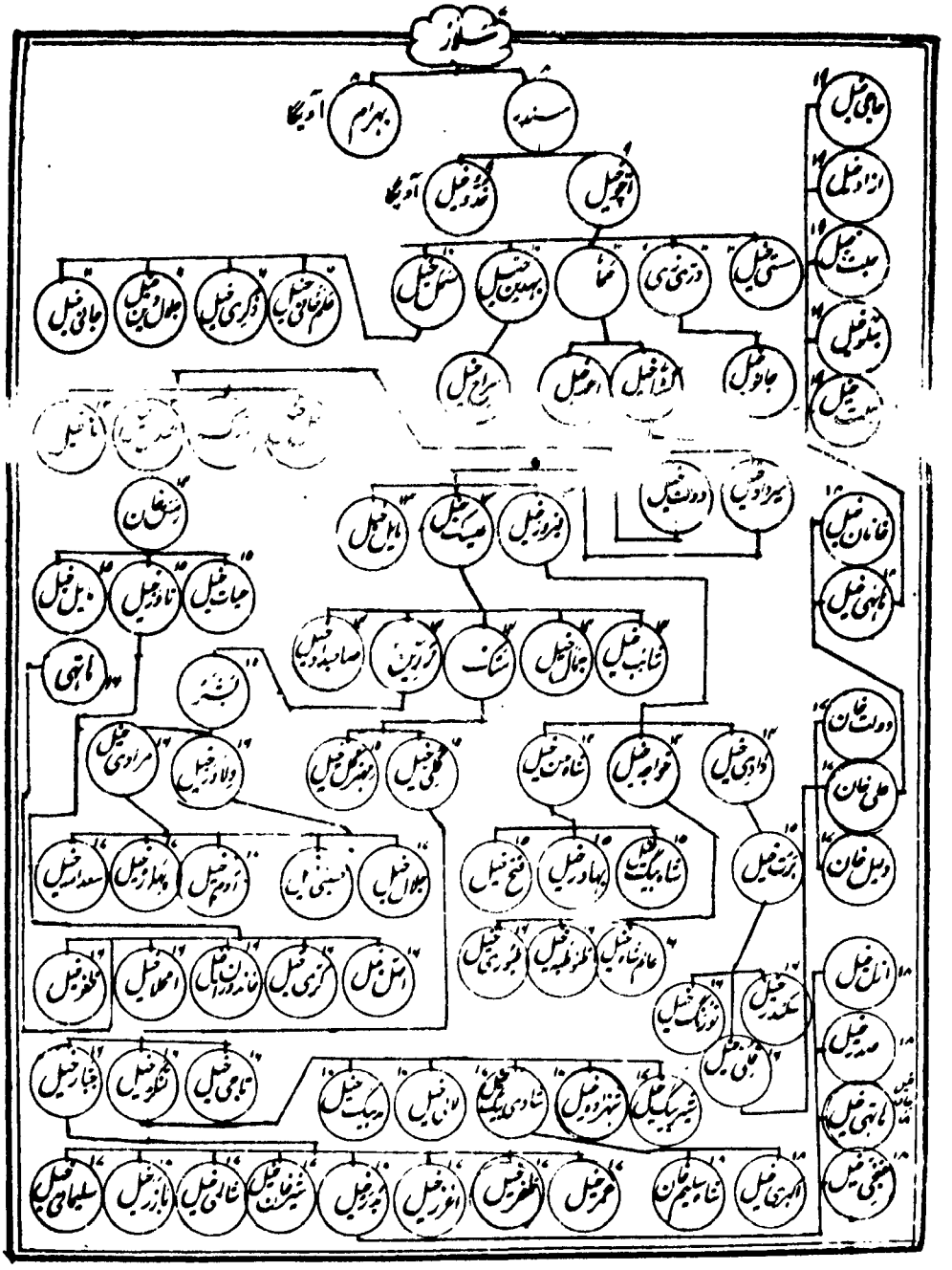
Courtesy www.pdfbooksfree.pk



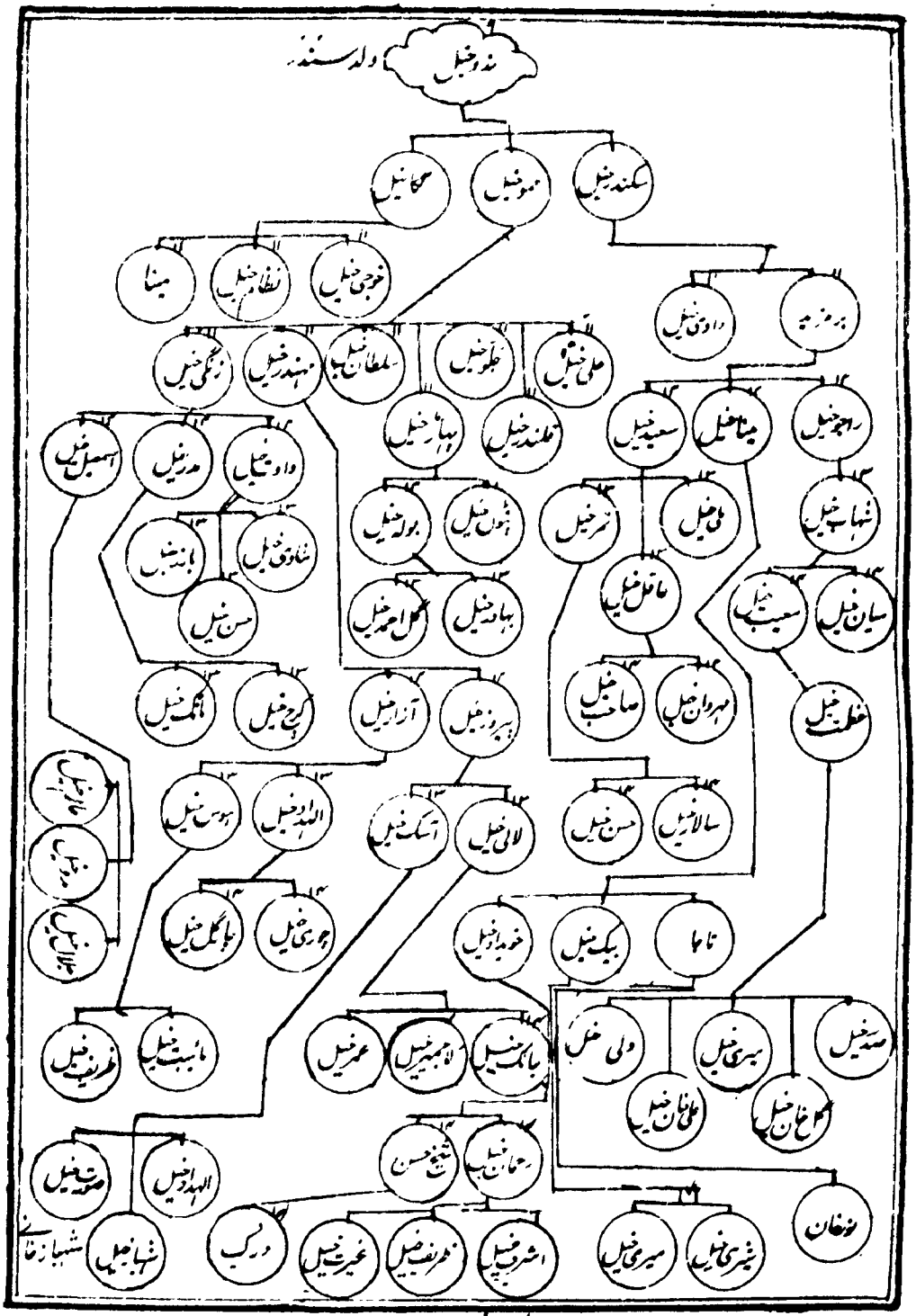
Courtesy www.pdfbooksfree.pk



Courtesy www.pdfbooksfree.pk



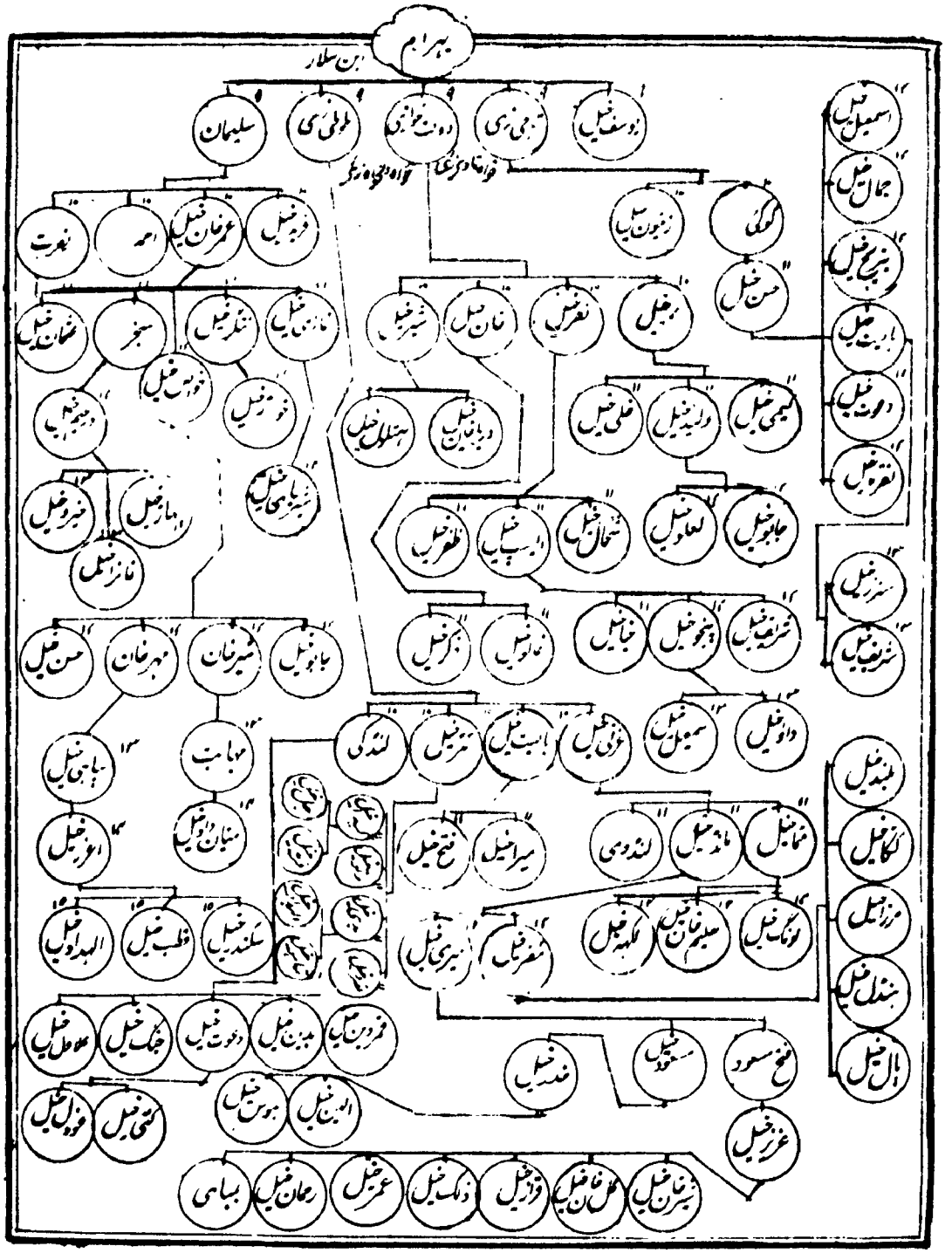
Courtesy www.pdfbooksfree.pk



یادداشت

اچونیل۔ رضہ خیل بہلول سکندر کے ساتھ دولت شاہ خیل مجانے سے ہر سہ کی اولاد کو معما وری بلاری کہتے ہیں +

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ذکر اون شاخونکا جنلی نسبت اختلاف قومیت مل قع ہی اور داخل تبجرہ نسب مروت مین

قوم ملاخیل متفرق اکثر دیہات مروت مین چند چند خاندان آباد ہے اس قوم کو فقیر کہتے ہین اولاد مسمی ملا عثمان کی بعضی اوسکو قوم بنی سے اور بعضی شیخ سی نسبت دیتے ہین مگر روایتون مخلوط ہے کہ صحیح نہین ہوسکتی ۔

دوسری شاخ ممرزخیل

ملحق: قوم بہرام خیل اصلی مروت نہین ہے مگر سبب لوٹ اور خرچ کے بہرام خیلونسی حصہ پایا اور ایسی ملی ہوگئی کہ مشہور عام مروت سی ہے

شاخ ملک زی

نسل موسی خیل مروت کو بعضے لوگ قوم نیازی سی بتلاتے ہین مگر تحقیقات سی یہہ روایت غلط معلوم ہوی **ملک زی** اولاد اولاد فوزی صحیح مروت ہی ۔

شاخ مزراخیل

ملکان والی وال کی نسبت بعضے لوگ کہتے ہین کہ نسل قوم خٹک سی ہے لاکن یہہ بات صحیح نہین اور اصل یہہ شاخ نسل **اتمان خیل مروت** کے ایک مورث کا نام **خٹک** تہا اس سبب سے لوگ اونکو ناحق قوم خٹک بتاتے ہین ۔

فرقہ منگوخیل

شاخ دگر خیل نسل بابی زی موسی خیل کو بعضے آدمی نیازی بتلاتے ہین مگر بغیر کسی دلیل کامل کے غالباً یہہ فرقہ مروت ہی

شاخ خان خیل

ملحق یہہ قوم **دولت خوازی** بہرام کی یہہ روایت ہے کہ **مسمی خان** جسکی نام سے یہہ شاخ نامزد ہے **خان خیل** ہے اپنی بیوہ والدہ کی ساتھہ علاوہ **خسور** سے اکر قوم **دولت خوازی** مین خلط ہوا قومیت مین خیر سے مگر حصہ پایا ۔

ذکر اون اقوام کا جو علاوہ قوم مروت سی اس علاقہ مین آباد ہین اور ملکیت زمین رکہتی ہین

قوم گور کی از اولاد شیخ شاہ محمد روحانی سید ہین اور لوگون مین عزت رکہتی ہین اہل علاقہ اونکو متبرک سمجہتے ہین اور اکثر پیشہ زمینداری کرتے ہین ۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

قوم مچن خیل

اولاد خاکو شاخ نیازی سے ہے اونکی موروث کا نام اصلی ابتدا مین کوئی اور تھا ایکدفعہ کسی کارسیب شوق پرورد گا
دریہ مین اگر تیز چکر مارتا ہوا بیابان کیطرف روانہ ہوا باقی افغانون نے دیکھہ کر بسبب تیز ہونیکے **مچن** کا لقب دیا **مچن** زبان
پشتو آسیا دستی یعنے چکی کو کہتے ہین اوس روز سے وہ موروث انکا مشہور بہ **شیخ مچن** ہوا جسکی نسل کو مجموعا **مچن خیل** کہتے
ہین اس خاندان کو لوگ متبرک سمجھکر عزت کرتے ہین عہد افغانی مین لوٹ مار اور قتال مین سرقہ وغیرہ کی دست اندازی انکی
گھرونمین کوئی نہین کرتا اور خطرناک اوقات مین انکے گھر بوگونکا محافظ خانہ ہوتا ہے اس فرقہ کی اکثر آدمیونکا چال چلن
نیک ہی **شیخ مچن** کے دو فرزند تھے کرسی نامہ انکا نیاری کے خاندان مین اپنے موقع پر درج کیا گیا ہے اس قوم کے آدمی
گرچہ متفرق جگہ آباد ہین جیسا کہ علاقہ بنون مین **منجا خیل** مگر زیادہ گروہ انکا موضع **ٹھٹی مچن خیل** رود کرم سے جانب
شمال **قصبہ لکی** سے چار میل کے فاصلہ پر آباد ہے اور اس موقع پر خاص اسکا ذکر مطلوب تھا اور یہہ قوم باقی قوم نیازی
کی ساتھہ شامل آکر اس علاقہ مین آباد ہوی جب **سرنبک عیسی خیل موشانی** کی شاخونکو قوم مروت نے
اس ملک سے بیدخل کیا تب یہہ فرقہ بسبب فقیری اور متبرک سمجھی جانیکے مرد لوگون سے محفوظ رہکر بدستور سکونت پذیر رہا

نسل دولت شاہ معروف اباشہید

قوم سوری دلوخیل زیران اباخیل وتہ خیل یہہ پانچ فرقہ اولاد **دولت شاہ معروف**
اباشہید ذات سید ہے قبر انکے موروث کی متصل ڈیرہ اسمعیل خان بہ کنارہ غربی دریای سندہ موجود ہی اباشہید کی
اولاد نے اپنی جد کی لحاظ سے اور نفع و نقصان مین شامل ہونیکے باعث سے قوم **مروت** اولاد سندر سے حصہ پایا اور
اونکی الحاق کے سبب سے اولاد سندر جو **خدوخیل اوراجوخیل** ہین باشتمال اونکی **دری پلاری** کہتی ہین
معنی دری پلاری کا تین باپ سے مراد ہے ایک **خدوخیل** دوسرا **اجوخیل** تیسرا **دولت شاہ** اب یہہ
قوم دری پلاری ہین ایسی خلط ہی کہ سب کوئی اونکو مروت سمجھتا ہے اور انکی راہ و رسم پوشش سب مطابق مروت
ہے اور اپنے آپ کو مروت کہلاتی ہین ؛

شاخہای نیازی

فرقہ کوندی دیای وحیدران قوم نیازی سے ہین ان حادثات سید خلی اپنی قوم کے وقتین کسیطرح اونسے علیحدہ ہوکر

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اس نواح مین کمہی سوائے کندی کے باقی دو فرقہ کے لوگ بہت قلیل اور متفرق اس علاقہ مین ہین کوندی ضلع بیرسنگھ
حدمین آباد ہین ۔

ہندکی

قوم اوان اور کہوکہر اور گورر بہت کم متفرق اس علاقہ مین پیشہ زراعت کا ہی رکھتی ہین اور پیشہ ور لوگ رنگسازی
اینلگر وغیرہ اطراف جنوبی و مشرقی سے آکر آباد ہوئی ۔

ہندو

برہمن پانچ گہر کتہری دو گہر اور ویش دکھنی و اوتراہی ہر دو قریب ایکہزار گہر متفرق اس علاقہ مین آباد اکثر قصبہ لکی اور مہاخیل مین
آباد ہین اور ملکیت اراضی بیع و شرا کے ذریعہ سے حاصل کی اونکی آمد کا حال ویسا ہی ہے جیسا کہ بنوکمہ اہل ہنود کی نسبت لکھا گیا ۔

حال ملکان

ابتدا مین مغل و دیگر شاخہای لوحانی قوم مروت مین ہی یہہ اچھا دستور رہتا کہ کل قوم مین ایکشخص بنام ستر ملک یعنی ملک ملکان ہوتا
تہا اوسکی ماتحت ہر شعبہ مین ملکان رہتے تہے ضرورت کے وقت اوس بڑے ملک کے پاس بطور معرکہ سب ملک جمع ہوکر جو مشورہ قرار پاتا
تہا اوسکی تعمیل اتفاق سے کیجاتی تہی زیادہ تر یہہ ہی باعث تعویب اس قوم کا تہا بوقت مقابلہ قوم غلجی اور فتح تاک و قبضہ ملک مروت
یہہ ہی دستور رہا ملکان کلان کو بصلاح ملکان شاخ وار اختیار رہتا کہ جس مخالف قوم سے ضرورت جنگ دیکھتی اوس سے سب قوم کو
لڑاوی اور اپنی قوم مین گناہ کی بدلہ مجرم سے ناغہ یا جرمانہ لیوے یا جو سزا بتجویز معرکہ مناسب ہو اوسکو دیوی تقریباً سو برس کا عرصہ ہوا
اوس سبب سے جو ذیل مین حال عداوت کوندی داری باہمی قوم لکہا گیا اتفاق بگڑ گئی جاتا رہا اور کل قوم مروت مین دو جنبہ یعنی
کوندی داری ہوگئی اور ہر ایک کوندی نے اپنا اپنا ملک کلان مقرر کر لیا فی الحال عبدالصمد خان بیگوخیل کا بیٹا خان بہرخان ایک
کوندی کا اور اسلام خان عیسک خیل دوسری کوندی کا ملک کلان مقرر ہے اور باقی ہر شاخ و شعبہ مین اپنا اپنا ملک جو سرکار
کی جانب سے بعہدہ نمبرداری مقرر ہے کام دیتا ہے خاندان ملکان معتبر اس قوم کا مفصل ذکر شامل حال دیگر رئیسان اس ضلع کی اس حصہ
کلیات مین لکہا گیا ہے جو معتبر ملک ہین اونکو انعام سالانہ جیسکو برات کہتے ہین سرکار سے معاف ملتا ہی اس باب کی آخیر مین فہرست
برات خوران درج ہے جسمین نام اور تعداد تپہ وار معلوم ہوگی ۔

حال نفاق باہمی قوم و ابتدای ایجاد ہر دو کوندی یعنی جنبہ

وہ بے اتفاقی جس نے اس قوم کو دو گروہ مین منقسم کر کے ایک دوسرے کا دشمن بنایا تخمیناً ۹۰ برس کے عرصہ سے بعد نمودار ہوئی قبل اوسکی بہ تقاضای حسد پیشہ ور قوم کی برتری باہمی دل سے نہین دیکہتے تہے مگر ظاہر دشمنی سے پرہیز تہا بسبب نہ ہونے کسی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

انمین کے آخر بہہ پرسنیر ہوتا اور ہر ایک قوم کلان و پتہ مین علیحدہ علیحدہ ملکان کو حوصلہ حصول و بتا رکھائی کلان پیدا ہوا اور وسطی اس مطلب کے ہر ایک شاخ اپنی اپنی گوندی اور جنبہ بنانیکی خواہش کرکے ترغیب دی سب سے پہلی سلار خان ولد تیا داد خان اپنی شجاعت وجمعیت پر نازان ہوکر وسطی وصولی اوس رقم کے جسکو سکندر خان اُغرزئی خیل نے جو خاندان خانان قدیم مروت سے تہا بطور دہر تہہ بازار لگی مروت پر بنام نہاد لونگی ٹکائی مقرر کری ہوئی تہی معہ حشری قوم خود بطور خانہ بدوش روانہ ہوا صدر خان عیسک خیل و نکسند خیل جنکی پتہ مین قصبہ لکی واقعہ تہا سلار خان سے مقابلہ آرا ہوی بمقام ہنارہ متصل موضع دلو خیل سخت لڑای ہوئی جسمین سلار خان و عوید ار لگی معہ عظمت خان و غنی خان برادران خود و بیشمار کس ہمراہان دیگر کے مقتول ہوا اوسکے بعد گلزنگ خان والد سلیم خان میانداد خیل سلار اپنے رشتہ دار کی جگہ ملک بنا یہہ شخص اپنی قوم مین مشہور دلار تہا اوسنے بمقام کرک اور تیمر خنکو نسی جا لڑای کری اوسکا دوسرا بسر تہہ طوطی خی مین گلان خان تر خیل جو عوید ار رستار لگی تہا اوسکو گلزنگ نے خار چشم سمجھکر بدین تہمت کہ وقت فراہمی حشری غوند وجہت مقابلہ خنکان اونسے سستی کری ناحق قتل کر دیا اوسکی قتل ہوئے ہی المرخان عیسک خیل موروث ارسلا خان کا بدعوی قصاص گلا خان گلزنگ پر لشکر لایا دوسری طرفسے بیگو خان جسنے عبدالصمد خان بیگو خیل گلزنگ کا معاون بنا اوسدنسی گل قوم دو گروہ ہوگئی اور ایک دوسرے کی ایسی دشمن خونخوار ہوئے کہ اون خانگی فساد و نمین اچھے اچھے معتبر لوگ اور صدہا جوان ماری گئے انہای عملداری سکہان تک حرص حصول ملکی و برتری نے کئی خاندانونکو ویران کیا اپسکی لڑایونکی تشریح لکہنی کیواسطے دفتر چاہئی ہر تہہ و ہر قوم مین دو گوندی ہین گل علاقہ مروت مین کوئی ایسا موضع خیال مین نہین آتا کہ جسمین دو جنبہ نہون اور سلسلہ گوندیارکا ایسا مضبوط ہے کہ بشرط وقوع کسی معاملہ یا ہمی کے اوسکی خوشی اور غمی کا اثر دیہ بدیہ اپنی اپنی گوندیکو پہونچتا ہے سلطنت انگریزی کی انتظام نے اونکی کشت وخون کو مسدود کر دیا مگر ہر ایک گوندی کے دلونمین ہنوز غنا دہرا ہوا ہے کہ اگر کوئی موقع دیکہین تو اپنے دشمن گوندی کی ممتاز آدمیونکا خون جگر پیونمین مرونونکی دشمنی ظاہر ہوتی ہے پوشیدہ بطور منافقان زبان اور دل دو رنگ نہین رکہتے مگر وہ ظاہر دشمنی ایسی سخت ضداو جہل سے بہری ہوئی ہوتی ہے کہ آپسمین ملکان گوندی دار نفتگو تک نہین کرتے دور کی رشتہ داران عداوت دار کی غمی و شادی مین شامل ہونا تو مطلق درکنار رہا اپنی بہائی سے اگر عداوت ہو جاوی تو اوسکا خیازہ کیا مزار تک بہی نہین جانے جسکی نظیر زمانہ حال مین پہ دل خان برادر عبدالصمد خان بیگو خیل مرحوم وغیرہ سے حاصل ہے عبدالصمد خان بیگو خیل کی گوندی کو پین یعنے صفید لوندی و ارسلا خان عیسک خیل کے جنبہ کو تور یعنے سیاہ گوندی کہنے کا صرف یہی سبب ہے کہ علاقہ نمون ہر

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سپین گوندی عبدالصمد خان کیطرف کی خیرخواہ او طور گوندی ارسلا خان کی جنبہ دار و نکی ہواخواہ نہی او نکے باعث سی او نین بہی خالی نام کا اثر ہوا و رنہ کچہ او رفرق سفید و سیاہ کا نہین جب انصاف چہوڑ کر گوندی داری پسند کرتے ہین تو دونو گروہ کو شور سمجہنا چاہیے فی الحال گوندیداروں کا صرف یہ کام ہے کہ اپنے جنبہ دار کی فایدہ کیواسطے سرکاری کچہریون مین گواہی یا منصفی کے ذریعہ سے رعایت کرین یا رسوخ معتبری کی باعث حاکم کا موقع دیکہکر ظاہرا خواہ اشارتاً سفارش کرنے سو اس سقم کو ناجیز کرنیکے واسطے عالمان سرکاری کی بیدار مغزی اور واقف کاری مطلوب ہے ؛

حال دشمنی و دوستی قوم مروت ہمراہ دیگر اقوام

جس ابتدا سی حال معلوم ہوسکا اوسوقت سی پہلا دشمن اس قوم کا فرقہ سلیمانخیل غلجی تہی جنکا ذکر مفصل مین ہوچکا ہے ازان بعد قوم مسعود وزیری کی ساتہہ اونکی دشمنی ہوی اونکا حال دونین یاد ہے بہر قوم دولت خیل شاخ لوحانی سے تقریباً ۱۷۰ برس تک سخت گشت خون ہوی مگر اب شاخ کنی خیل کی ساتہہ اونکی صفای ہے گو نواب شہنواز خان رئیس ناک کی ساتہہ ایک گوندی کی زیادہ رغبت اور دوسری کی کم ہے قوم گنڈاپور اور خیسور ہمسایگان جنوبی نہی انکی چند دفعہ میدان پڑی کبہی غالب کبہی مغلوب ہوتی ہے ایکدفعہ مروت کی سوارون نے بمقام ٹکوارہ جا نہلکہ ذالاقوم پیازی سی اونکی پورانہ دشمنی ہے خصوص فرقہ عیسی خیل بسبب شمولیت سوانہ مشرقی ہمیشہ اونسی لڑتی ہی مسمی بیگو خان مشہور ملک دری پلارہ کا عیسی خیلون کی لڑای مین مارا گیا اور اتنک عناد باقی ہے قوم خٹک نفرلی گوڈی خیل وغیرہ کے ساتہہ جنازعہ تکرار تہل شمالی مروت زیر دامن کوہ خٹکان اس قوم کے بہت سخت محاربی ہوتے رہے مشہور لڑای اول مقام کرک والی تہی جسمین مروت بنقصان کثیر پس پاموے دوسری دفعہ بسرکردگی گلرنگ خان ہر لشکر کر کے خٹکون کو تہادیا اور موضع لتمیز جلادیا غرض کہ خٹک اونکی شمالی ہمسایہ قوی دشمن ہین انکے موی اگر پابندی انتظام سرکاری محافظہ نہ ہوتی تو اب بہی حد معتدل سے باہر کتنی کی دریغ نہ تہی قوم بنوچی کے ساتہہ خفیف نکرار فرقہ دولت خوزی کا ہوا تہا مگر سخت دشمنی نہین قوم وزیری شاخ اتمان زی سے فرقہ بکاخیل وجانی خیل سے تکرار ملک سرحد غربی علاقہ مروت بمقام کلنجر اس قوم نے بسرداری گلرنگ خان و بازید خان وغیرہ ملکان خوب لڑای کری اخر وزیری پس پا ہوا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بعدازان شاخ احمدزی وزیرنے جسکا سرگروہ سوہان خان ملک تھا بہ کمک طبو رگنڈی مروت بہرامی خیدر خان
آدم زی دار سلاخان غزنی خیل لشکر کثیر جمع کرکے بمقام لکمبورت قوم دری پلارہ پر حملہ کیا دوسری جانب سے
عبدالصمد خان بیگو خیل ودیوانہ خان سکندر خیل نے اپنی قوم کی دلاوری سے باوجود قلت کثیر گروہ وزیران کو بعد
مقابلہ شکست دی اس بیان مندرجہ بالا سے معلوم ہوگا کہ اس قوم نے باوجود چار و نطرف دشمن لوگونکی اپنے
ملک متبوضہ کی حدود کو جہان تک ہوسکا بنوک شمشیر فراخ کیا لاریب یہہ قوم دلاور جنگجوئی انکا طریق لڑائی مردانہ
وار سامنی میدانی ہے اور اکثر لڑائی دست بدستی شمشیر وبسی کرتے ہین عہد افغانی مین ہی اس سبب سے
اس قوم کی نیکنامی مشہور تھی کہ غنیم پر غالب ہوکر اوسکی نابالغ بچہ گان اور عورات کو قتل یا کسیطرح کا ضرر نہین پہونچاتے
تھے اور نیز دغا دہی یا بیخبری سے مارنا زبون سمجھہ کر کم مروج تھا کل قوم مروت سی عہد افغانی مین فرقہ موسی خیل
ورشاخ مدخیل دولت خوازی ترکتازی اور تاخت وتاراج گری مین شہرہ آفاق تھے ؛

اسلحہ

سواران مروت تلوار ڈھال و نیزہ رکھتے تھے اور پیادگان شمشیر وسپر اور تیر کمان بندوق وغیرہ اسلحہ آتش بار اس
قوم مین بہت کم ہین یہان تک کہ فی صدی مردان بالغ چھہی پانچ بندوقسی بھی کم ہونگی مگر تیر انکا سبب تنومندی
بناکام پورہ کرتا تھا اب بسبب عدم ضرورت اسلحہ رکھنی کی اجازت بدون حصول حکم خاص مجسٹریٹ ضلع نہین ہے
وراس قوم کو بھی شوق کم ہوگئی ہے

باداش جرائم

قتل جو سوائے لڑائی عام کی ہو عہد افغانی مین اوسکا بدلہ قتل تھا اگر دست رس قصاص کیطرح نہوتب صلح اسطرح
ممکن تھی کہ فقیر اور علما اقربا قاتل کو ہمراہ لیکر بطور جبر کہ وارثان مقتول کے پاس جاتی تھے بشرط قبول صلح دو عورت
سفید پارچہ نہین بلا رسوم شادی بطور دیت خون بہا مین وارثان مقتول لیکر رضامند ہوتی تھے اگر مدعیان خاندان
ورقوم مین مدعا علیہم پر غالب یا زبردست ہوی تو بجاے دو زنان کے قاتل کے خاندان سے زیادہ چند عورات
بالغ خواہ نابالغ وارثان مقتول کے لیجاتی تھے آیندہ اونکی رحم ورضی پر منحصر تھا خواہ زیادہ رکھے یا کم علاوہ اوسکے
بعضی لوگ اپنی ناموری بنلا نیکیواسطی صلح قتل کیوقت قاتل سے لاس وزری لیتی تھے لفظ لاس وزری سے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بڑبان پشتو خود یہہ مراد ہے کہ ایک دو مرد معتبر ازاقربا قاتل معہ اہل عیال مقتول کے وارثان کا ہمسایہ بمعنی عزت ہوکر اونکا نوین تب تک آباد رہین جب تک وہ رخصت نکرین خواہ تمام عمر تک کہین فی الحال اس پورانہ دستور کا نام و نشان بھی نہین ہے اور جرایم قتل عمد بہت کم واقع ہوتی ہین البتہ معتبر ملکان کو اپنی خصیہ دشمن اور حاسد کا خطرہ رہتا ہے ؛

چوری کی

جرایم گرچہ عہد افغانی مین اس قوم سے آشکارا بذریعہ غارتگری و سرقہ بالجبر بال مخالفان اکثر سرزد ہوتی تھے مگر اب بہت کم آدمی اس قوم کے ایسی جرایم کے مرتکب ہوتی ہین سرقہ شتران چروای لوگونکی رازداری سے البتہ ہوتا ہے ؛

بھگالیجانا عورات کا

یہہ قوم اس جرم کو برابر گناہ قتل سمجھکر عہد افغانی مین اوس عورت اور مرد مفرور کو جب مانہہ پہونچی قتل کردیتی تھے اگر مدعا علیہ صلح چاہی اور مدعی قبول کرے تب دو یا چند عورات باکرہ شرم مین برسفید پارچات بلا رسوم شادی مدعیلو دیکر رفع نکرار کرتا تھا اور یہہ امر علاوہ منکوحہ عورت کی منسوبہ اور بیوہ سے بھی متعلق تھی حالمین بھی بعضی جگہہ اسطابق صلح کرلیتی ہین بیوہ اور نامنکوحہ عورت کی فعل مختاری اونکو بدستور ناگوار ہے اگر بیوہ عورات بدون مرضی اپنی وارثان شوہری کے دوسرا خاوند کرین تو اپنی بنا عزت بھکر نالش کرتے ہین ؛

رواج ناطہ

نسبت بانگنی کو زبان خود کو ژدہ کہتے ہین جسکا طریق یہہ ہے کہ باپ یا بھائی مرد نسبت خواہ کا معہ ایک دو براسی والدین دختر کے گھر جاتا ہے اگر اسمین قرابت یا رشتہ داری ہوئی تو صرف ایک زیور یا بلور نشانی والدین دختر کو دیکر اور دعا خیر عہد ناطہ ہوکر قند سیاہ تقسیم کیا جاتا ہے اگر رشتہ سابقہ کچھہ نہو تب والدین دختر باستثنای معزز خاندانونکی وارثان مرد سے زر نقد معاوضہ ناطہ مین لاکھ سے لیکر دو سو تک لیتی ہین اور بعضی دفعہ بسبب زیادتی حسن دختر اس سے بھی زیادہ لیا جاتا ہے بنملہ جملہ ان روپیہ کی چار پانچ روپیہ بنام نونگی والد مرد کو اور عدد روپیہ ہمراہی براسی کو اور ایک دو بلغ واسطے شیرینی اطفال واپس دیتی ہین اور براسی اپنی وغیرہ کے ماتھہ پر مہندی لگاکر اس سودہ یعنی ماتھہ سرخ کرتے ہین اور اوسپر رنگ ڈالا جاتا ہے بہ رسوم ہوکر باپ مرد واپس آتا ہے جب اپنی گھر مین پہونچا تو دختران دیہہ اوسکے گھر جمع ہوکر مسندری گاتی ہین اور اونکو شیرینی تقسیم کیجاتی ہے بعد اون رسوم کی ہرگونہ عہد سکنی نہین پھر سکتا اگر عہد شکنی کری تو شرم یعنی ہرجانہ اوسپر لازم آتا ہے ؛

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

طریق بیاہ

جب خواہش شادی کی ہوی تو پسر والونکی جانب سے واسطے تعین یوم شادی اور مقرری خشی کی دو کس فرما والدین دختر کے ہر جاتی ہین اور خشی اوسکو کہتی ہین جو اجناس و اشیا خرچ شادی دلہین پسر و زنان دختر کو دیا کرتی ہین مثلاً سفید گندم اتنی گونہ دگاو و روغن یا کچھ نقد جو کچھ حیثیت جانبین مقرر ہوتا ہے تناص وکیل واپس آکر اشیا معینہ اونکے گھر پہونچاتی ہین جب غلہ پہونچا تو وہ گانو مین خانہ بخانہ واسطے سائیدگی آرد چکیو پر معرفت دوم کی تقسیم کیا جاتا ہے اور پہونچنی اشیا مقررہ خشی تا روز شادی وہ دختر منسوبہ اپنی گانو مع سہیلیون اور ہمزولیون کے دن بھر رہا کرتی ہے اور رات کو واپس آتی ہے جب چند ایام مین غلہ سائید ہوکر آرد جمع ہوا تب بفور پہونچنی پیغام اوسکے دوسرے روز اوس لڑکا کو دولہا بنا کر روز اول یعنی برات جسمین مرد عورات مخلوط ہوتی ہین کوئی پیدل کوئی شتر دن پر قلیل گھوڑون پر سوار ہوکر روانہ ہوتی ہین جب موضع مقصودہ مین پہونچے تو اوس گانو کی نوخیز جوان اہل برانسی دو مین روپیہ نذرانہ مانگتی ہین جب تک یہ نہ ملے برات کو دختر منسوبہ کی گھر جانی نہین دیتے اس خندہ بازی کے نکرار مین کبھی کبھی باہم مشت گریبان اور زد و کوب تک بھی نوبت پہونچتی ہے جب نذرانہ طلبیدہ ادا ہوتا ہے صلح ہوجاتی ہے جو روز برات پہونچنے کا ہوتا ہے اوس سے پہلے روز وہ دختر منسوبہ اپنی سر کے بال مقبوط گوندا کر باہر جاتی ہے اور باقی ہمزولیان اوسکی ہندی بال سر کھولنے کا ارادہ کرتی ہین اور وہ نہین کھولنے دیتی ورا گر آگے وہ دختر منسوبہ اور اوسکی مقابلہ دیگر دختران کا نون سے باہر دوڑی پھرتی ہین بعد بہت دوڑ کے اوسکو سہیلیان پکڑ کر بال سر کھولتی ہین اور وہ دختر باواز بلند کوک مار کر رونی ہے ایک دو روز مین یہ حال بخشم خود دیکھ کر بعد دریافت تعجب ہوا بعد انجام اس رسم عجیب کے اوسکو گھر لاکر بعد صفائی بدن دولہن بنائی جاتی ہے اور دوسرے روز والدین دختر حسب مقدور رواج جسمین اکثر یہ چیزین ہوتی ہین کل تجہیز دختر کے مادہ گاو یا شتر مادہ کون یعنی جھٹ اور بوری باقین اور چھارپائی و لحاف اور چند برتن مسی مادہ اوسکے دو روپیہ بروز ناطہ لیتے ہے اوسکے زیورات بنا کر ایک ایک شمار کرکے دیتا ہے اور والد دختر کا بہ آواز بلند سب اہل برات کو سنا کر کہتا ہے کہ ان زیورات اور شیا سے سوای میری دختر کے اور کسیکی غرض نہین ہے جب یہ ہوچکا تو برات رخصت ہوتی ہے اور دولہن کو اسب یا شتر پر سوار کرکے ہمراہ لیجاتے ہین مگر خسر کے گھر تک وہ عروس قدم نہین رکھتی جب تک اوسکو والدین شوہر کیطرف سے شتر یا گاو یا مرکب خر حسب مقدور نہ دیا جاوے جب اونہون نے زبان سے دینا قبول کیا تب وہ شوہر کے گھر داخل ہوتی ہے انکاح شوہر کی گھر ہوتا ہے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

واضح ہے کہ ایسی عورتین اکثر ہین جو روپیہ خود مضم کرکے ہمراہ دختر کچھ قلیل جزو دیدیا۔ سالم یا اوس سے بہی زیادہ مالیت کا زیور معزز معتبر خاندان اپنے میکہ واسطے دیتے ہین مگر عموماً نہین دیتے ؛

پردہ داری

عورات کا رواج تروت مین مطلق نہین ہے گو مکان کی مستورات باہر کم پہرتی ہین

رواج غمی

جب کوئی شخص فوت ہوجاوے تو حسب مقدور وارثان اوسکے شتر یا مادہ گاو یا راضی بانقد اسقاط مین اپنے امام وغیرہ کو دیتے ہین اجماع عام عالمان نہین کرتے اور نیز خیرات کہانا کہلانی کی نہین ہوتی مگر پہلے روز متوفی کے گہر تہوڑا سا حلوا واسطے تقسیم طفلان پکاتے ہین اور خاندان ماتم زدہ کیواسطے کانونکے لوگ پہلی دن گوسفند ذبح کرکے روٹی لہلانی ہین تاکہ انکو غم کی حالت مین آپ تردد نہ کرنا پڑے اور جب دور کی رہنے والی رشتہ دار یا دوست فاتحہ لیواسطے آنوین اور بسبب دوری فاصلہ رات تک واپس گہر پہونچنا اونکا ممکن نہو تو اپنی ہمراہ گوسفند لاتے ہین اور وہ توشہ آوردہ ذبح کرکے رات کو کہلایا جاتا ہے اور صبح اپنی روٹی دیکر رخصت کرتی ہین ایسی حالت مین لکڑی گہاس جو کچہ صرف ہووہ سکناے دیہہ سفت دینی ہین فیر کاکہوڈنا و دیگر امورات ضروری اپنے ذمہ بلا اخذ اجرت لازم سمجہتی ہین ؛

قاعدہ تقسیم

میراث عموماً یہہ ہی کہ وارثان نرینہ موجب حصص شرعی آپسمین تقسیم کرلیتی ہین الا اگر وارثان قسم ذوالفرایض و عصبات دوری ذوالارحام کو مطلق استحقاق حصہ پانی کا نہین ہوتا اور نیز برخلاف حکم شرعی یہہ رواج ہے کہ عورات حقدار کو بہی بسیطرح جایداد منقولہ خصوص غیر منقولہ سے حصہ شرعی نہ ملیگا الا جب تک بیوہ اپنے شوہر متوفی کے حمین اوسکی گہر بیٹہی رہے تب تک وکل جایداد پر بطور گذارہ قابض رہے گی مگر اوسکو بیع یا انتقال بطور دیگر کا کچہہ اختیار بدون صلاح وارثان نرینہ نہین ہوگا بعد وفات یا دیگر شوہر کرجانی اوس بیوہ کی ہر دو میراث باہم وارثان نرینہ منقسم ہوگی بصورتیکہ والدین بدون اولاد پسری ایک یا چند دختران نا متحد اکو چہوڑکر مرجاوین تب تا شادی اپنی والدین کی میراث پر اونہین اختیار محدودہ سی مبنی بیوہ کو تہی قبضہ رکہنی کی مستحق ہین بعد اخراجات ضروری شادی اور نکاح ہوجانی دختران کے وارثان نرینہ جایداد پانے ہونگے ؛

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

خوراک

اس قوم کے آدمی تالبستان مین نان گندم اور زمستان مین باجرہ کہاتے ہین متوسط اور ادنیٰ درجہ کی وہ لوگ جنکے علاقہ مین پیداوار بخود ہوتی ہے آرد گندم کی ساتھہ نصف آرد بخود و اسطی کفایت کی ملاکر نان پکاتی ہین اونکی اپنے علاقہ کی پیداوار خوراک وطن سے بہت زیادہ بہتر تی ہے اگرچہ روزمرہ کی معمولی خوراک انکی عموماً ویسی ہی سادہ ہی الا —

مہمان نوازی مین جہان تک ہوسکی دریغ نہین کرتے طریق مہمانی یہہ ہے کہ اگر مہمان روشناس معتبر یا اپنا گوندی دار ہووے تو اونکی واسطی گوسفند ذبح کرکے اور گندم کی پتلی اور بہت چوڑی چپاتی جو تہہ کی نیل پر پکاتی جاتی ہے طیار کرکے ایک شانگ کاان مین اون چپاتیونکی ٹکرے کرکے اوپر سے نرم گوشت اور شوربا ڈالا جاتا ہے وہ باریک چپاتی اوسمین نہایت ملایم اور نرم ہوجاتی ہے اوپر اوسکے دم کو سفند کی چربی جسپر گہاس لپیٹ کر پکاتی ہین رکہی جاتی ہے اور اوس شانگ کی گرد آتہہ یا زیادہ مہمان جسقدر کہ ماتہہ ڈالنی کی گنجایش ہو بیٹہہ کر اوس مالیدہ کو چربی سے ملاکر کہاتے ہین اور سب کہا نون سے اونکو پسند ہوتا ہے مورات مروت چوڑی اور پتلی چپاتی پکاتی ہین مشہور ہوتی ہین اگر مہمان تہوڑے ہون یا توفیق گوسفند کی نہو تو ایک یا چند مرغ خانگی ذبح کرکے اوسکا اسقدر افراط سے شوربا بنایا جاتا ہے کہ جسمین سب مہمانونکی چپاتیان تر ہوسکین اہل دول یہ زبان قدرمند مہمانونکی واسطی سوای اوسکے پولاؤ اور گوشت اچہی قسم کا بہی پکا سکتی ہین شیرین کہانون مین سوای حلوا کے عام لوگونمین گوڑ دہی زیادہ مستعمل ہے گوڑ دہی کی ترکیب یہہ ہے کہ قند سیاہ کا شربت بہت جوش دیکر بعد پکانیکے شانگ مین چہانا جاتا ہے اور اوسکی تہ جمنے پر گوسفند کی چربی آنچ مین سُرخ وغن زرد گرم کرکے ڈالتی ہین اور اوسپر سے وُنشلی یعنی نیلے آرد کی باریک چھلنی سے چھنوتی کرکے اوسمین کوٹ کر نوش جان فرماتے ہین ۱۸۷۳ء مین بشمولیت صاحب ڈپٹی کمشنر مین نے اون کی مہمانی بچشم خود دیکہی اور جو مہمان عام کسی ملک وغیرہ کے متعلق نہ بہی جاوین یا بطور مسافرانہ وارد ہون تو اونکی مہمانداری اسطرح ہوتی ہے کہ سلنای دیہہ سی مسجد یا جوک مین ایک شخص آواز کرتا ہے کہ آج اسقدر مہمان آئے ہین حاضرین مین سی کوئی دو کوئی ایک اپنی ذمہ کرکے سب تقسیم کرلیتے ہین اور اپنے گہر دعوت کیلئے لاکر کہلاتی ہین غرض کہ یہہ کہانہین چہوڑتے ؛

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تنگی آب

اگرچہ کہ نیکیو اسطی علاقہ علاقہ مروت مین کثرت سی پیدا ہوتا ہے مگر پینی کے لیی سوای اون دیہات کی جو رود کیلہ یا کرم یا سنگر کے کنارہ آباد ہین باقی علاقہ مروت مین پانیکی نہایت تکلیف اور تنگی ہے بعضے دیہات کی لوگ دس دس بارہ بارہ میل کے فاصلہ سی رود کیلہ پر پانی لینی کیواسطی آتے ہین بہم پہونچانا پانی کا ذمہ عورات کی ہے جو مرکبان خرز پشکین چرمی لاد کر لاتی ہین اس ضرورت کیواسطی ہر گھر مین دو یا زیادہ مرکب رکہتی ہین پانی بہرنیکا وقت قریبہ ہے کہ بوقت صبح اگر زیادہ فاصلہ ہوا یا موسم گرما مین سحر گہی کو گانو کی عورت اپنی اپنے مرکبان پشکین رکہہ کر دو یا چند گروہ ہو کر دس دس بلکہ پچاس ساٹ تک بہی شامل ہو کر پانی کیطرف روانہ ہوتی ہین اگر کوئی مرد ساتہہ ہوا جو عموماً بڑے گروہ کی ساتہہ ایک دو ہوا کرتی ہین تو جملہ کا مرکبان اوسکی آگے دیگر ذرہ فاصلہ پر پیشتر جاتا ہے اور جوان عورات باہم شامل ہو کر سندر سی گاتی جاتی ہین اور کہیلتی کودتی پانی تک پہونچتی ہین وہان ہر ایک اپنی اپنے مرکبان کی مشکین پر از آب کر کے بمدد یکدگر گدہون پر لاد کر پہر قافلہ واپس ہوتا ہے اس ہنسی خوشی کے سبب سی اونکو یہہ محنت شاقہ سخت نہین معلوم ہوتی نابینا بی عمر رسیدہ اور بچہ دار عورات اس مشقت مین قابل رحم ہوتی ہین خصوص بموسم گرما جب شدید دہوپ مین تپی ہوی ریگ کی اوپر پا برہنہ مرکب کو ہانکتی جاتی ہین غرض پانی کی یہان تک قلت ہے اکثر جگہہ تیمم ہی نماز ادا کیجاتی ہے اور پارچا کی شستشو وشو اسی سبب سی بہت کم ہوتی ہے رود کیلہ کے گہاٹو پر خصوص قصبہ لکی کے پاس صبح کیوقت دس بجی تک پانی پرنے کی بہت بڑی رونق ہوتی ہے اور ہر طرف کدہون کا گلہ نظر آتا ہے

پوشاک

مین اکثر موٹا کپڑا سوت کا پہنا جاتا ہے بعضے متمول ملک لٹہہ اور خاسہ کا ایک جوڑا پارچات کچہری مین آنے کیواسطی تیار رکہتی ہین طرز جامہ مردانہ یہہ ہے کہ سر پر چہوٹی دستار بعضے لوگ اور خصوص ملک سفید رنگ کی اور باقی اکثر سرخ رنگ خانی اور عام لوگ نیلہ رنگ باندہتی ہین اور چادر یعنی ردا سفید یا نیلی قمیص

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بطور خلعہ فراخ اور لمبا تا بہ ساق سفید ہوتا ہے ازار مین لنگ نیلی یا سفید باندھتی کی عادات عام مگر منتخب
لنگ بجائی لنگ کی شلوار پہیرہ دار رکھتی ہین اور کاشتکار مجھتی لوگ بجای ان پارچات کے اون سفید باشتران
کی اون سے ایک موٹی کمل بنوا کر نصف کی لونگ باندھتی ہین اور دوسرا نصف بلہ اولٹ کر گردن کی جگہہ بطور
چاک ہوتا ہے وہ گلہ مین مثل کفنی کی پہن لیتی ہین اور آستین کی جگہہ بہ منہ رہتی ہے یعنی ایک کل سے تمام
بدن اپنا ڈھکتی ہین اور پارچات زنانہ یہہ ہین کہ سر پہ موٹے کپڑا کی سرخ یا سیاہ نیلی چادر اور چین دار کورتہ
لمبا اکثر سرخ یا رنگ رودنگ یا سیاہ اور شلوار موٹی سوسی نیلہ رنگ سفید خط والی بلا ابریشم ہوتی ہے
اوپر سے کپڑا اور پہونچہ چوڑی دار ناکتخدا عورات کا کورتہ بلا چین ہوتا ہے اپنی ملکی پیداوار کپاس بہت
کم ہوتی ہے موٹا کپڑا خرید کر پہنتے ہین +

طرز وضع اور طینت

مروت کی لوگ قوی ہیکل لمبا قد گندم رنگ فراخ پیشانی بیضاوی چہرہ بیدامی چشم مضبوط جوان ہوتے ہین
دروغ گو کم مگر گوندی کیواسطے کہتی ہین کینہ ور اور حاسد بھی ہین محنت کش اور متحمل صابر قانع بے علم
مستعد اور چالاک سادہ لوح یہہ سب صفتین انمین پائی جاتی ہین یہہ لوگ بیان کرتے ہین کہ پانی رود
ٹمیلہ نہایت خوشگوار اور ہاضم باعث تندرستی اور تنومندی ہے اور یہہ قول انکا قرین قیاس ہے +

پیشہ

قدیم اس قوم کا پیوندگری اور سوداگری بھی تہا الا جب سے اس علاقہ مین قرارگزین ہوی صرف پیشہ
زمینداری و کاشتکاری رکھتے ہین اور اپنی کسب مین نہایت محنتی جورکش ہوتے ہین یہانتک کہ خود
ملکان دیہ سوائی چند ملکان کلان کے غلبہ رانی اور نیک معاش زمینداری کے تردد مین مصروف
رہتی ہین الا افسوس کہ بسبب بارانی زمین کے زرخیزی کم ہے +

ذکر مویشی

ہر قسم کے بہایم سے مروت لوگ شتران مادہ بہت رکھتی ہین یہہ انکا پرانہ دستور ہے شتران پرباری اور بیوپار
کی عادت نہین رکھتی جو نر بچہ شتر پیدا ہوتا ہی جب وہ عمر جوانی کی پہونچا تو بیوندہ وغیرہ لوگون کی فروخت کیا جاتا ہے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اور مادی واسطے بیچنے کے اور افزودی کے رکھی جاتی ہین شتران سرخ کی گلے مین مہار پہرتے ہوی اون کے چراگاہ مین خصوص دامن کوہ مین بہت دکہائی دیتے ہین علاقہ مروت کی ڈانچیون کی عجیب خاصیت یہہ ہی کہ اونکے شیر سے مکہن نکلتا ہے اور بجای روغن زرد مستعمل کرتے ہین ناک اوسکا سفید ہوتا ہے اور مزہ بہی سواے ایک قلیل فرق کے معمولی روغن کے برابر ہوتا ہے لوگ بیان کرتے ہین کہ یہہ خصوصیت صرف چراگاہ اور کسی خاص قسم نامعلوم گہاس یا بوٹی کیا ہے کیونکہ اگر اس ملک کی ڈانچی علاقہ مروت سے باہر نکالی جاوی تو وہ تاثیر باقی نہین رہتی اور اکثر آدمی اس امر کو کسی بزرگ کی دعا سے سمجہتے ہین - مگر یہہ حرف گپ ہے -

نرگاوان قلبہ

بہت اچہی نہین ہوتی میانہ قد ہونے کا سبب عدم موجودگی اچہے ساڈہ کا ہے البتہ بنون کے علاقہ سے بہتر ہوتے ہین گلہ مادہ گاوان دیکہای دیتی ہین اور اکثر ہا ہندو نکو واسطے چرای لیجایا کرتے ہین گاومیش بہت نہین ہین جو ہین اسوہ گہرون مین ایک یا دو ہوتی ہین اجڑ کر یونکا کم ہیری کے البتہ ہوتی ہین -

اسپان سواری

اس علاقہ مین قابل تعریف پیدا نہین ہوتے چہوٹے قسم کی مادیان اور نالایق سانہڈ نکی نسل کب اچہی ہوتے ہین اس سبب سے یہہ لوگ وزیری گہوڑے پسند کرتے ہین عہد افغانی مین بہ ایام تاخت و غارتگری سواران مروت نیزہ زنی مین مشہور تہے الا اب سواری اور پرورش اچہے اسپان کا شوق نہین ہے ملک لوگ چہوٹے اور کمزور گہوڑیون پہ کارروای کرلیتے ہین بعد بالغی کے فروخت کر نفع اوٹہانیکی عادت اون مین نہین پڑی

دیہات و جای سکنی قوم مروت

زمانہ سابق مین جب اس قوم کو مستقل سکونت حاصل نہین ہوی تہی تب اکثر کثیر دی یعنے کمل کی بنی ہوی مثل چہولداری خیمہ رکہتی ہے تعریف کثیر دی کی قوم وزیری کے حالات مین مفصل کی گئی ہے جب یہہ قوم عہد افغانی مین کسی مخالف فرقہ پہ غونڈ دیعنی معہ اہل و عیال اجماع کرکے لشکر کشی کرتے تہے تو کثیر دی کوچ و مقام مین مشغل ہوتے تہے فی الحال بسبب عدم ضرورت غونڈو کثیر دی کی رسم مطلق جاتی رہے کل دیہات مین چہپر کوندر کے اپنی سکونت کیواسطے بناتے ہین غالبًا اس قوم کا گہر سوای چہپر کے مٹی یا پتہر کا نہین ہوگا چہپر بنانے کیواسطے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کو ندر رود کرم کے کنارہ یا عیسی خیل کیطرف سے خود کاٹ کر لاتے ہین سجدا اور جوک یعنی حجرہ بھی چھپر کے ہوتی ہین
بعض شوقین ملک اپنی چوک کا چھپر موبخ کا بھی بناتے ہین اور یہہ قول اونکا صحیح ہے کہ اوپر کے علاقہ مین بسبب قلت پانی
سوائے چھپر اور کسی طرح کی عمارت بدین کفایت تعمیر نہین کر سکتے گرچہ دیہات مروت کے کوچہ ہا بسبب پڑی رہنے
روڑی وغیرہ کے میلہ رہتی ہین الا ہر کوئی اپنے گھر اور صحن کو خوب صاف رکھتا ہے بہ نسبت بنوچیون کے مروت اپنی گھرونین
صفائی بہت پسند کرتی ہین سوائے اصلی دیہات کی ؛

باہبندی

بمنزلہ ڈبوک اپنی دور کی زمینات کی تردد اور چرائی مویشی و شتران کیواسطے چراگاہ مین یا اوسکے قریب بنائی
جاتی ہین مالدار اور زمیندار جنکو ضرورت ہو دو گھر رکھتے ہین ایک اصلی موضع مین دوسرا باہبندے مین نام
دیہات اور باہبندون کا قوم کے نام پر ہوتا ہے مثلاً موضع بگو خیل یا عیسک خیل وغیرہ علی ہذا القیاس باہبندہ جبار
خیل وغیرہ اصلی کا تو کومبلہ کہتی ہین جو مینہ سے نکلا ہے مینہ بمعنی جاے قشلاق یا سکونتی دائمی ؛

صورت حقیقت دیہات پرگنہ

اس علاقہ مین کل ایکسو چالیس موضع قابل اندراج قسط بندی سے جنمین سے ایکسو موضع بصورت بہیا چارہ اور
دو موضع پتی واری غیر مکمل اور چھتیس موضع نارکی بصورت زمینداری ہین اور شتر دیہات مین دو قسم رویش
یعنی تقسیم اور پرسرو کی بعد مدت معینہ مروج ہے صورت اول و دوم و سیوم صاف ہی دیہات بصورت
بہیا چارہ مین ہر ایک شریک بقاعدہ رسمی بلا لحاظ حصہ شرعی اپنی بمقبوضہ کا مالک ہے اور پتی داری غیر مکمل مین
کچھ ارامی بموجب حصص شرعی منقسم اور کچھ مشترکہ ہے زمینداری مواضعات صرف پتہ نا مین متعلق اوس
زمین کے ہین جو سرکار سے واسطے آبادی کے شروع عملداری مین عطا ہوئی تھی کاشتکاران سے ہیداوار
لیکر مالک عوض غلہ مالگذاری ادا کرتا ہے سب سے زیادہ ذکر کی لایق شتر دیہات صورت چہارم کی ہین قاعدہ
اوس رویش یعنی تقسیم کا یہہ ہے کہ بعد دس یا پندرہ سال یا زیادہ قدر مدت معینہ کے بشرط رضامندی جملہ شرکاران
دیہہ ہر ایک حصہ دار کے خاندان کے آدمی مذکر مونث بالغ نابالغ بلکہ شیر خوارہ بھی شمار کرکے اور بتعداد
نفری کے ڈڈی یعنی حصہ مقرر کرتے ہین جس گھر کے دس آدمی ہوے اوسکو دس ڈڈی اور جسکی دو پانچ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہوئی اوسکو پانچ ذوذی علی ہذا القیاس تعداد انسانون پر کمی بیشی حصص ہوکر قبضہ مبدل اور کم وبیش ہوجاتا ہے
تعداد اس معروف ذوذی کی بحساب کتال یا ایکڑ شمار نہین ہوتی کیونکہ مقدار اس حصہ کا اوپر زیادتی یا کمی انسانون کے
منحصر ہے جب اسطرح تقسیم شروع ہوتی ہے تو سب بیاچارہ میتہ کرو اسطی تقسیم آئندہ میعاد مقرر کرتے ہین کہ اس
قدر سال تک یہہ تقسیم بحال رہے گی بعد ش نئی سرے سے پھر انسان شمار ہوکر کمی وبیشی نکالی جاوینگی الاتعین اس
میعاد کا صرف برای نام ہوتا ہے جب تک قریب کل کے جملہ شرکا رضامند نہون تب تک باوجود انقضای میعاد
مقررہ تقسیم جدید نہین ہوسکتی رضامندی یا نارضامندی حصہ داران بہتی اور کمی وبیشی اولاد کی ہے جنکے خاندان مین
بعد تقسیم سابق توالد تناسل کی ترقی ہوئی وہ تو بامید ازادی حصہ خواہان تقسیم جدید کے ہوتے ہین اور
جن گھرونکی تعداد نفر ہین بہ نسبت وقت تقسیم سابق تنزل واقع ہوا یا برابر رہے تو وہ بخوف کمی حصہ مضبوطہ وبیش
جدید سے ناراض ہوتے ہین حقیقت مین یہہ دستور اون لوگونکیواسطی مضر ہے اور ہر ایک حصہ دار اس خیال سے کہ
نہین معلوم تقسیم آئندہ مین قبضہ ہوتا ہے کہ نہین مجکو کونسی زمین ملیگی ترقی حیثیت وقسم زمین مقبوضہ خود بذریعہ باندہنی
بندوغیرہ نہین کرسکتا اور نیز جب بندوبست باقاعدہ ہوگا تو واسطی حفظ حقوق اُن لوگونکی سرکاری کاغذات مین جو
ٹکانہ نہین رہے گا بدین لحاظ جب میرے پاس اس قسم کی تقسیم بکی درخواست گذری تو مینی نامنظور کری او
رنیل جان ہیجر صاحب کمشنر قسمت کی رائی مین یہہ دستور بہت ناپسند ہی اور حصہ داران مین سے بہی اکثر
لوگ اس دستور کے مخالف ہین بدین انظراب امید ہے کہ یہہ دیہات بہی بموجب مقبوضہ حال بصورت بیہاچارہ مستقل
ہوجاوینگے ۔

اقسام اراضی زرعی

اس پرگنہ کے تپہ نارا ور تہتی مین خیل وموضع لکی وپہاڑ خیل یہان نہری زمین ہے جو پانی رود گرم سے سیراب
ہوتی ہے باقی زیادہ رقبہ مین گنہ گل یارانی ہے جسکی دو قسم ہین پہلے جسکو زبان پشتو اومہ کہتی ہین یعنی کچی یا خام مین
جس سے مراد ریگ دار اور تہل کی زمین ہے دوسری جسکو پشتو مین پختہ معنی پختہ مین کہتی ہین وزبان اُردو و
پنجابی یہہ قسم مشابہت اراضی ہے پہلے قسم کی ریگستان مین اکثر تپہ وری پلارہ مین اور دوسرے قسم کی
تپہ بہرام اور تپی موسی خیل مین بسبب ہونے بیحد پیمایش کل دیہات پرگنہ کے تہیک تعداد رقبہ کی بیان
نہین کیجا سکتی مگر وہ سرسری واندازی تعداد جو سمت ۱۹۰۱ بکرمی کے بندوبست سرسری مین ملحوظ رکہی گئی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

نہی ہی دو لاکھ ہما لیہ ایکڑ مزروعہ اور دو لاکھ للہ ملہ ایکڑ غیر مزروعہ جملہ چار لاکھ ہما لیہ ایکڑ اس اندازہ کو قابل اطمینان نہین سمجھنا چاہیئے خصوص پرگنہ کی پیمایش دیدہ حال سے غیر مزروعہ کی تعداد زیادہ غلط معلوم ہوتی ہے

پیداوار غلہ وغیرہ زرعی

گندم اور جو بہت اعلی قسم کی زمین قسم اوہ مین پیدا ہوتی ہین اور جو باجرہ جوار خورد خربوزہ مونگ موٹھ اور نہری زمین مین کپاس مکی چاول مگر ناقص نا کو پیاز وغیرہ ترکاری ہر قسم پیدا ہوتی ہے اس پرگنہ کی پیداوار سے زیادہ تر مشہور غلہ گندم ہی نخود ہے اور بسبب عمدہ اور وافر ہونیکی ہمیشہ بنون کے بازار مین اکثر فروخت ہوتا ہے عیسی خیل اور ڈیرہ اسمعیل خان کیطرف نخود اور گندم اس علاقہ سے بہت ہو جاتی ہے یہان تک کہ بابر کے بیوپاری عیسی خیل سے کشتیون مین بھر کر بسبیل دریاے سندہ سکھر اور شکارپور تک بھیجتے ہین افسوس کہ زمینداران علاقہ بدون بازار بنون دور کے بیوپار کا شوق نہین کہتے ورنہ اس غلہ کی فروخت سے حسب خاطر خواہ نفع اوٹھاتے سواے اس دو قسم کے غلہ فصل ربیع مین اور باجرہ خریف مین اور کوئی جنس افراط سے قابل سوداگری پیدا نہین ہوتی گندم اکثر نابھون سے اور باقی سب اجناس موہنی سے کاشت ہوتی ہے

کاشتکار

اس پرگنہ مین قریب کل خود مالکان اراضی دست کاشت کرتے ہین الا جنکی زمینات اپنی تردد کے امکان سے زیادہ ہون تو وہ لوگ اوقات خصوص تہنا مین مزارعان سے کاشت کراتے ہین حصہ مزارعانہ و مالکانہ بلحاظ ناقصی و کاملی اراضی چار صورت مختلف کا ہے اول تہنا مین تخم کاشتکار ڈالتا ہے اور پیداوار سے نصف مزارعہ و نصف مالک لیتا ہے مال گذاری سرکار زمہ مالک دوسری بارانی زمین مین تخم اور معاملہ سرکاری زمہ مالک زمین ہے اور پیداوار سے نصف کاشتکار و نصف حقیت دار تیسرا دستور یہ ہے کہ تخم کاشتکار کا ہوتا ہے پیداوار سے اردھ حصہ اور سوم حصہ مالک لیتا ہے زر مالگذاری بھی دو حصہ زمہ مزارعہ اور تیسرا حصہ مالک ادا کرتا ہے چہارم صورت جگہہ ایسا ہی رواج ہے کہ تخم اور معاملہ بذمہ مالک مزارعہ کو پیداوار سے چہارم حصہ ملتا ہے تمیز مزارعان موروثی اور غیر موروثی کی مطلق نہین ہے مالک زمین کو اختیار ہے کہ بعد برداشت فصل مزارعہ کو بیدخل کردے اور بلحاظ رواج قدیمہ کوئی مزارعہ موروثیت کا دعویدار نہین ہوتا بلکہ نام موروثی و غیر موروثی کو بھی نہین جانتے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

حال مالگذاری

تحقیقات سے یہہ بات ثابت ہوئی کہ سب سے پہلے جس حاکم نے قوم مروت سے نام نہاد مال گذاری کچھہ وصول کیا وہ شاہزادہ بہادر شاہ ابن عالمگیر اورنگ زیب بادشاہ دہلی کا بیٹا تہا باوجود اوسکے ٹھیک تعداد اور مالگذاری کی معلوم نہین ہوتی مگر اوسوقت کی حالات علاقہ پر لحاظ کرنے سے غالب قیاس ہوتا ہے کہ برائے نام کچھہ وصول ہوا ہوگا احمد شاہ ابدالی نے جو کچھہ اپنے عہد سلطنت مین وصول کیا اوس سے اوس بہادر شاہ نے اگر کم نہین تو زیادہ وصول نہین کیا ہوگا ازان بعد احمد شاہ نے دوسو چالیس مہارشتر علاقہ مروت پر بعوض مالگذاری جسکو قلنگ کہتے ہے مقرر کئی جس سال کوئی سردار درانی آیا تو بمقدار شتر وصول ہوسکے لیکبا بوقت یورش ہندوستان بجائے چالیس مہارشتران کے دوسو چالیس سوار و واسطے بیجا آوری خدمات علاقہ مروت سے بلا تنخواہ طلب ہوکر ہمرکاب لشکر شاہی رہتی تہے یہہ دستور مالگذاری کا عہد تیمور سدوزی تک رہا اوسکے آخیر عہد مین موقوف ہوکر بارہ ہزار نقد معاملہ مقرر ہوا فتح خان بارک زئی نے ایکبار فقہ خود اوس علاقہ مین اگر بعہد سلطنت شاہ زمان چالیس ہزار کے نام پر جو ہوسکا وصول کر لیگیا ازان بعد چند سال کسیکو کچھہ معاملہ نہین دیا جب ابی خان عیسک خیل اور نواب خان بگو خیل کے باہم فساد ہوکر دشمنی ہوئی تب نواز خان معہ گوندی داران خود نواب حافظ احمد خان جد نواب سرفراز خان دیرہ والے کی پاس مدد خواہ گئے ادائے معاملہ قبول کرکے فوج نواب بسرکردگی دیوان مانک رائے و شیر محمد ۱۲۳۵ ہجری مین ہمراہ لیآئے ابی خان نے اپنے جبہ دارونکی شمولیت مین فوج نواب سے مقابلہ کرکے شکست کہائی اور چالیس ہزار معاملہ کل علاقہ مروت پر منظور ہوا نواب کی قسط کو چار سال کامل نہین گذرے تہے کہ سکہون کا الوالعزم سردار مہاراجہ رنجیت سنگہ ماہ مگہر سمت ۱۸۸۸ بکرمی مین اپنی فوج لیکر ملک فتح کرتا ہوا علاقہ لکی مین وارد ہوا اور اوسکے دبادا و نام کے رعب سے بدون چون وچرا کے مطیع ہوگئے اوسنے لاکہہ روپیہ قلنگ ڈالا مگر رعایا اور بلکان کے عرض سے معاملہ مقررہ نواب وصول کرکے باقی اوس سال کا معاف ہوا اور جب جلدی سے زر واجب الطلب وصول ہوگیا تو رنجیت سنگہ نے اپنی پنجابی زبان مین زرخیزی علاقہ لکی کی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اس طرح صفت کری کہ لکی نہین سونے دی چکی ہے بعد واپسی اسکی جو اور سکہہ حاکم آتی رہے
اونکے وقت تعداد معاملہ کی کچھہ معین نہ تہی جہان تک ہاتھہ لگا لیگئے فتح خان توانہ نے بروئی
کنکوت چہارم حصہ سرکار پیداوار سے لینا تجویز کیا ۱۱۸۸ھ سے جب سلطنت انگریزی کے شامل
یہہ ملک ہوا تو اول بطور خام تحصیل از روی کنکوت اسطرح بحصال معاملہ ہوتا رہا کہ ساہان
کی معرفت کہڑی فصل کی کنکوت اور پیمایش کرکے پیداوار ہر دو کے کنکوت سے بتن حصہ منزاعانہ و مالکانہ چہوکر پر چہارم حصہ حق سرکار
قرار دیا جاتا تہا اور بعضی جگہہ فیصدا اور سیدون سے بجای چہارم ششم حصہ مقرر تہا بقدر
تعداد حصہ سرکار بموجب نرخ علاقہ روپیہ بنا کر زمینداران سے وصول کئے جاتی تہے اوسط آمدنی
بوقت خام تحصیل اس علاقہ کے ایک لاکہہ بیس ہزار سالانہ تہی مگر ایام خام تحصیل مین ساہان کی
بد دیانتی اور نقصان سرکار مشہور ہے خریف سمت ۱۹۰۹ کے ابتدای سے کرنیل جان نکلسن صاحب
ڈپٹی کمشنر نے ساہان کی خرابی دیکہہ کر دستور خام تحصیل سوای چند دیہات کی موقوف
کرکے ایک لاکہہ تیرہ ہزار پانسو چوہتر روپیہ مشخصہ نقدی اس پرگنہ کا مقرر کیا سمت ۱۹۱۰ مین بعد سیاد
انتظام بندوبست اول کپتان نہری کاکس صاحب ڈپٹی کمشنر نے بعض دیہات مین کمی و بعضی
مین بیشی کرکے ایک لاکہہ بیت و سہ ہزار آٹہہ سو ستاسی جمع مقرر کری اگرچہ اب تک وہی بندوبست
ہے مگر چند دیہات مین بسبب سنگینی جمع تخفیف دی گئی بعد منہای تخفیف فی الحال ایک لاکہہ
اکیس ہزار نو سو پچپن روپیہ مال سرکار اس پرگنہ پر معین ہے ؛

دستور باجہہ مالگذاری

باہم مالکان اس پرگنہ مین مختلف طور پر ہے اکثر دیہات مین جمع سرکاری ہر سال بقدر پیداوار پر
بتقرری ثالثان و شرکایان دیہہ باجہہ کرتے ہین اور ثالث برضامندی کل مالکان مقرر ہوکر بعد پیداوار
فصل ہر ایک شریک کے نام بقدر اندازہ مقرر کرکے محاسب دیہہ کی بندی پر لکہا دیتے ہین اوس
غلہ پر جمع کو پہلا حصہ داران سے وصول کیا جاتا ہے باقی حسبقدر طریق پر باجہہ ہوتا ہے اور نیز

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کل حال متعلق مال گذاری صورت دیہات اور نام قوم پرتہ سراسری تپہ وار نقشہ ذیل سے معلوم
ہوگا محاسب دیہہ یعنے پٹواری کو اس پرگنہ کے لوگ دمبیر کہتے ہین جسکی بنیاد دبیر ہے طریق باجہہ
معاملہ اور پرتعداد پیداوار سالانہ انصاف کے مخالف ہے چاہیئے کہ از روے پرتہ قسم وار تعداد مالگذاری
اسامیوار تعین ہوجاوے تاکہ دروغ کی تیاری اور گوندیداری کا خوف کسیکو نہ ہے ؛

○

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

فہرست تپہ وار تفصیل قوم سکنہ ہر یک پرگنہ تعداد دیہات وخانجات واراضی جمع وغیرہ

○

نقشہ نمبر ایک متذکرہ دفعہ

○

بابت پرگنہ لکیمروت ضلع بنوں

○

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

○

فہرست برات خواران بابت انعام
زمیدارہ پرگنہ لکیمروت ضلع بنون

○

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

			نام برات خوار		تعداد روپیہ برات سالانہ فی کس	تاریخ منظوری معافی برات
۱	وزیری پلارہ	بیگو خیل	خانیر خان ولد عبد الصمد خان و پردل خان ولد نواز خان قوم بیگو خیل		خانیر خان ۱۱ ماشہ پردل خان ۱۱ ماشہ	حسب الحکم گورنمنٹ مورخہ اکتوبر ۱۸۵۹ء بذریعہ چٹھی نمبر ۱۱۴۳ واسطے دوام کی مشاہرہ
۲	عمر خیل	بہار خیل	ولی خان و صاحبداد خان قوم میاندا دخیل		ماشہ	حکم بشرح ایضاً
۳	تیری موسیٰ خیل	ڈنڈ سلیمان خیل	محمد یار قوم مرزا خیل و میاں خان غزی خیل و تیمور شاہ بلیں زئی و عالم خان سلیم خیل		ماشہ محمد یار ۱۱ ماشہ میاں خان ۱۱ ماشہ تیمور شاہ ۱۱ ماشہ عالم خان ۱۱ ماشہ	ایضاً
۴	ایضاً	احمد زئے	رحمت شاہ قوم ورت خیل و نظام الدین چنگل خان بہا خیل و قطب کمال خیل و خان بیگ و سرداران قتال خیل و بچو کن سنگل خیل		رحمت شاہ ۱۱ ماشہ نظام الدین ۱۱ ماشہ جمل خان ۱۱ ماشہ قطب ۱۱ ماشہ خان بیگ ۱۱ ماشہ سراب ۱۱ ماشہ بچو کن ۱۱ ماشہ	ایضاً
۵	ایضاً	وانی	طور خان قوم بابت خیل و محبت قوم اکی زئی		۱۱ ماشہ طور خان ۱۱ ماشہ محبت خان ۱۱ ماشہ	ایضاً
۶	ایضاً	آدم زئے	سمند خان و رضا خان قوم مانک خیل و مدک خواجی خیل		۱۱ ماشہ سمند خان ۱۱ ماشہ رضا خان ۱۱ ماشہ مدک ۱۱ ماشہ	ایضاً

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

نمبر شمار	قبیلہ	مقام	نام برات خوار	تعداد روپیہ برات سالیانہ جاگیر	تاریخ منظوری برات
۷	موسیٰ خیل	کشمیر	مش خان قوم ملک زی	۵۰	حکم بشرح نمبر ا
۸	ایضاً	گردیز	اکبر خان قوم نجمی خیل و دلدار فتح خان جنبل	۵۰ اکبر خان ۵۰ — دلدار ۵۰	ایضاً
۹	ایضاً	براہیم خیل	شاہجہان و قائم خان قتل خیل و گلباز و میرباز ممیرزخیل	۱۵۰ شاہجہان ۵۰ — قائم خان ۵۰ — گلباز ۵۰ میرباز	
۱۰	ایضاً	ملی زی	سلیم خان و مہتر یوسف قوم عمر خیل و ہیبت و براہیم خان و دنگ و حکومت قوم میرل زی و بہادر و سردار خان و سلیم خان ولی قوم خضر خیل	۱۵۰ سلیم خان ۱۰ — مہتر یوسف ۱۰ — ہیبت ۱۰ براہیم خان ۱۰ — دنگ ۱۰ — حکومت ۱۰ بہادر ۱۰ — سردار خان ۱۰ — سلیم خان ۱۰	ایضاً
۱۱	ایضاً	تیری خیل	الہداد خان قوم عیسیٰ خیل و بہواری و قوم کلہ خیل الو	۱۵۰ الہداد خان ۵۰ — بہواری ۵۰ — الو ۵۰	ایضاً

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

نمبر شمار	نام ضلع	نام تعلقہ	نام برات خوار	تعداد روپیہ برات سالیانہ فی کس	تاریخ منظوری مطلبی برات
۱۴	ایضاً	ناجوری	عمر و پہلوان و سرمست خان و موترا قوم زنگی خیل و میر عالم و امیر اقوم دری پلارہ	للعہ عمر پہلوان سرمست خان ۸ ۸ ۸ موترا میر عالم امیر اقوم ۸ ۸ ۸	ایضاً
			بسران نیک محمد مذکور		
			میران کل برات ملکان برگنہ لکی مروت	اعہ ۲۴	
			نوٹ		
			علاوہ اسکی ملک ارسلا خان بیک خیل کو بالعوض مبلغ لا ۱ برات کی موضع لنڈیواہ جاگیر مین عطا ہوا اور مذکور کی جمع مبلغ لا ۱ مقرر ہے اس حساب سے مبلغ سہ ۳ روپیہ معہ جاگیر برات اس پرگنہ کا ہے فقط		

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

باب سیوم

ذکر پرگنہ عیسی خیل و اقوام سکنہ پرگنہ مذکور

یہہ علاقہ اس ضلع کے سب پرگنون سے چھوٹا ہی اور اسمین قوم عیسی خیل اور سلطان خیل سرمنگ و موسانی شاخ ہا نیازی ولد لودی آباد ہین حال اصلیت و شجرہ نسب نیازی ولودی کا اس کتاب کے دوسرے حصہ کے تیسرے باب مین درج ہے ابتدا مین قوم نیازی بعلاقہ شلگر نواح غزنین مین آباد تھے قوم آنڈر وغیرہ غلزائی کے غلبہ سی خانہ کوچ ہوکر کوہ سلیمان کے مشرقی دامن علاقہ تانک مین آکر فروکش ہوئے بسبب کمی تعداد اوسوقت قوم غلزائی سی قابل مقابلہ نہ تھی اور اوس زمانہ مین پیشہ انکا پوندہ گری اور سوداگری کا اکثر تھا اور زمینداری بہت قلیل اوسی عہد مین جب ۹۵۷ھ کو بہلول لودی تخت نشین ہندوستان ہوا اور اوسنے اپنی تقویت کی واسطے ملک افغانستان یا روہ سی اپنی قوم وغیرہ افغان لوگ جہت نوکری اور بہرتی فوج طلب کیے اور ایک عام فرمان واسطے آبادی افغانان بملک ہندوستان جاری کیا تب قوم نیازی سے بہی اکثر لوگ ہندوستان مین جاکر نوکر شاہی ہوئے اونکی اولاد مین سے حبیب خان نیازی اور عیسی خان نیازی جسکی اولاد مشہور بہ عیسی خیل ہے بعہد سلطنت شیر شاہ سور لودی اپنی لیاقت سی عہدہ امارت تک پہونچے اور اس قدر رسوخ پیدا کیا کہ ہیبت خان - اعظم ہمایون کا خطاب پاکر پنجاب کا صوبہ بنا اور عیسی خان شیر خاص دربار شاہی کا تہا تا وقتیکہ اپنی شامت اعمال سے باغی ہوکر سلیم شاہ سی بمقام انبالہ مقابلہ آرا ہوئے اور جیساکہ

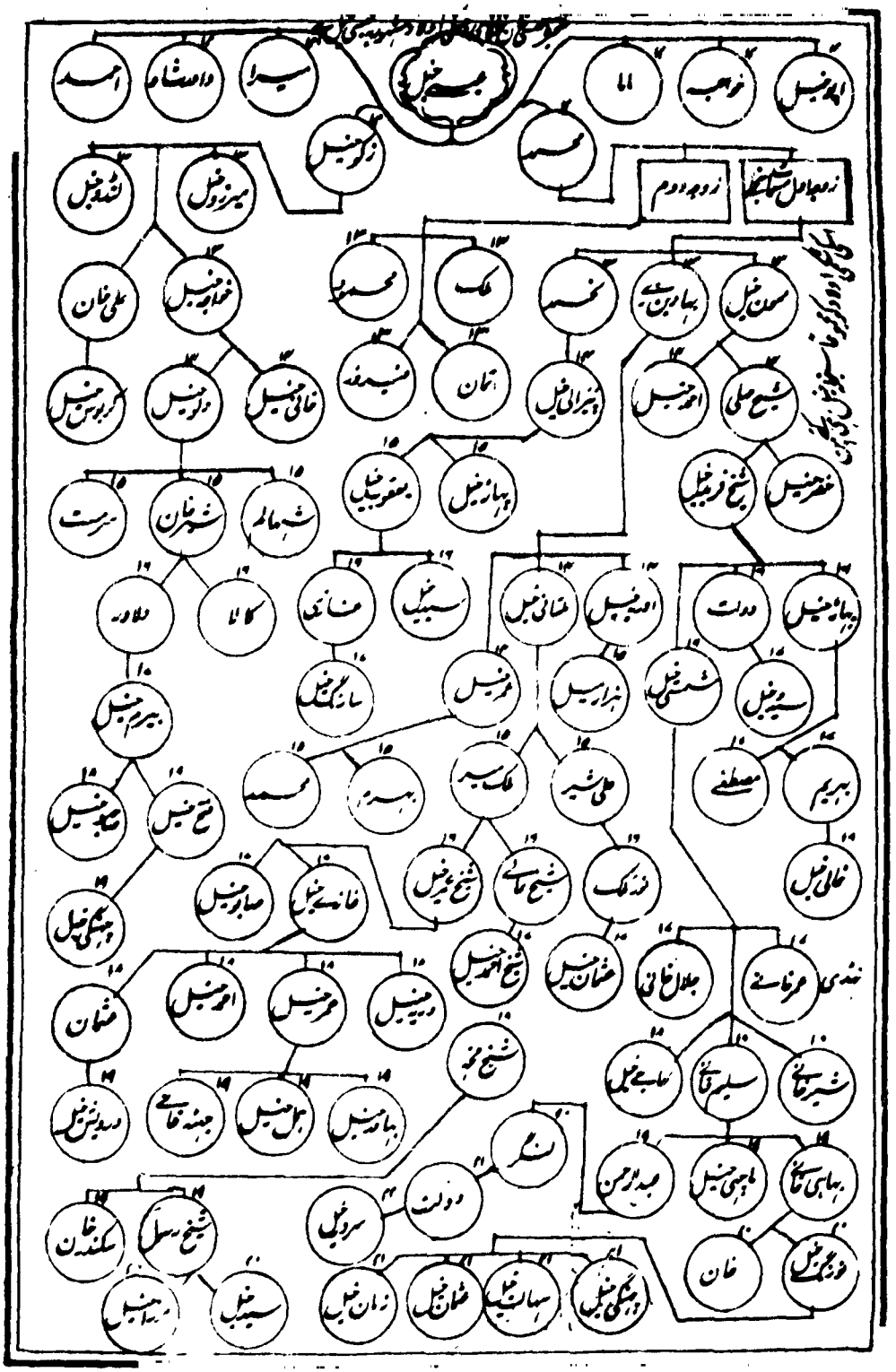
Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بغاوت کا نتیجہ ہی شکست فاش کہاکر قوم نیازی ہیبت خان اور عیسی خان کے زیر لواء خراب خستہ بھاگ کر بمقام دمن کوٹ جو دریائی سندہ کے مغربی کنارہ پر کالا باغ سے تخمیناً ڈیڑھ میل شمال مائل شرق کو واقع تھا پناہ گزین ہوی اس پورانی شہر کے کھنڈرات منہدمہ کے نشان کچھ اب بھی موجود ہین ۱۰۵۲ ہجری کو اویس سدوزائی نے جو فوج شاہی کی سرداری مین نیازیان مغرور کے قلع و قمع کے واسطے آیا تھا اول دفعہ عیسی خان اور ہیبت خان کی دلاوری سے پس پا ہوا مگر دفعہ ثانی تازہ فوج لیکر اونکو دمن کوٹ سے نکال دیا اور عیسی خان و ہیبت خان معہ اپنی ہمراہیون کے راولپندی کی شمال پہاڑون مین قوم گکھڑ مین جا پناہ لی الا لشکر شاہی نے اونکا تعاقب وہان تک بھی نہ چھوڑا دو سال تک گکھڑ اپنی دامن گرفتون کے ننگ پر فوج سلطانی سے لڑتے رہے مگر جب وہ بھی مغلوب ہوئی تب نیازی ملک کشمیر کی طرف بھاگ ڈھونڈنے کی واسطے روانہ ہوی حاکم کشمیر نے اونکو مغضوب شاہی سمجھکر روکا سخت لڑائی ہوی عیسی خان اور ہیبت خان معہ اپنے چند بزرگون اور بھائیون کے ماری گئے جنکی سر بریدہ اور ناخدا ترسی کے ساتھہ کاٹ کر معہ قیدیان سلیم شاہ کی حضور بھیجے گئی اور اوس نی رحم بادشاہ نی مستورات خانان نیازی مقتول کے ساتھہ اس قدر مختیان ناجایز کین کہ جنکے لکھنے کو ہم نہین چاہتا اس دار و گیر سے جو نیازی بچ رہی تھے وہ بمقام ٹانک اپنی قوم سے جا شامل ہوئی چند سال کے بعد وہان سے بسبب غلبہ اقوام لوہانی شاخ نیازی اوٹھہ کر علاقہ دامان مشہور حال مروت مین جہان اب قوم مروت آباد ہی فروکش ہوی اور تخمیناً بیس برس اس تہل پر آباد رہی متصل موضع تہاڑ جنبل رود کورم اور نالہ کیلے کے ماین نیازیون کا بڑا گانو واقع تھا اور مسمی مدی سرہنگ اوس وقت انکا سرگروہ مال مشہور تھا قوم نیازی فرقہ مہیا کو تقسیم ملک متبوضہ سے حصہ نہ دیا اور مہیا ناراض ہوکر مروت شاخ لوہانی کے پاس مدد خواہ گیا اس عذر سے مروتون نے نیازیون پر یورش کری اور بہت سی فسادون کے بعد جنکا مختصر ذکر علاقہ مروت کی حال مین لکھا گیا ہی مروتون نی جنکو نیازیون کو مجبور کر کے بید خل کیا اور علاقہ تہل موسوم حال مروت پر خود قابض ہوگئی اور نیازی درہ تنگ سے نکل کر متفرق آباد ہوے ہر دو کنارہ مشرقی و مغربی دریا سندہ کی کالا باغ سے ٹانک پنیالہ تک طولاً اور کوہ خٹکان کے مشرقی دامن سے دریا سندہ کی پار موجہہ اور میانوالی کی پری تک عرضاً قبضہ کر لیا اور اس ملک کو نیازی کا ملک مشہور کیا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

پرگنہ عیسی خیل - جسکا یہہ ذکر ہی قوم عیسی خیل اور رشتانی اور سلطان خیل النسل سرہنگ نیازیون سے آباد ہے
کہ اونکا شجرہ نسب ذیل مین درج کیا جاتا ہی اور جب یہہ قوم اس علاقہ پر قابض ہوئی تو اوس سے پہلے ایک
فرقہ موسوم بہ بلہیم یہان آباد تہا جنکو نیازیون نے نکال دیا اور اب اونکا نام نشان بہی اس علاقہ مے
نہین رہا باوجود بہت تلاش کے ٹہیک تاریخ قبضہ نیازی ملک مقبوضہ حال پر نہین ملتی مگر اون وسایل سے
کہ جن سے تاریخ کی مطابقت قریب صحت کی ہو سکتی ہے ثابت ہوتا ہی کہ عرصہ تخمیناً دو سو سترہ برس سے نیازی
اس ملک پر قابض ہوئی کیونکہ ۹۵۵ھ ہجری مین جسکو آجتک تین سو چہتیس برس ہوئی عیسی خان اور ہیبت خان
خانان نیازی سلیم شاہ سے باغی ہوئی اور چہہ برس بغاوت اور مفروری مین گذار کر مقتول ہوی بعد
اونکے پس ماندگان علاقہ تانک مین چند سال اپنی قوم کے ساتہہ شامل آباد رہے اور پہر قریب تین برس کے
علاقہ تہل مروت مین سکونت پذیر ہوی سو اس حساب سے یہہ اندازہ مدت قبضہ قریب صحت کی معلوم ہوتا ہی +

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



Courtesy www.pdfbooksfree.pk

حال قوم عیسی خیل

جیسا کہ شجرہ نسب مین درج ہی عیسی خان کے آٹھہ فرزند تہے از انجملہ مین کس کی اولاد موجود ہے اور پانچ کی نسل کا پتہ نہین لگتا غالبًا اپنے باپ کے ساتھہ محاربات سلیم شاہی مین لاولد کام آئی جب اپنی ہمقوم نیازیون کے ساتھہ اولاد عیسی خان تہل مروت پر تاک کی طرف سے آئی تو اس کو اوس زمین پر قبضہ ملا جہان اب قصبہ لکی نالہ کمیلہ کی شمال اور رود کورم سی جنوب واقع ہی جب نیازیون مروتون نے بی دخل کیا تب درہ تنگ سی نکل کر اول موضع میت کی متصل موقع پر آباد ہوئی اور پہر رود کورم کے جنوبی کنارہ پر عیسی خیلون نے گانو آباد کیا اوس موقع کا نام بباعث نشیب ہونے کی تا حال نیچی میل مشہور ہی مروتون کی بدی سی اوس جگہہ کو غیر آباد کر کے دریا رسندہ کی کنارہ اور گانو آباد کیا جسکا موقع اب زیر دریا ہی جب تمو خیل اور زرکو خیل کے باہم عداوت شروع ہوئی تب متفرق ہو کر اسی نواح مین آباد ہوئی اور بعد دریا برد ہی موقعہ آبادی سابقہ احمد خان رئیس عیسی خیل نے بماہ اسوج سنہ ۱۱۱۰ بکرم مین جس کو چھتیس برس ہوئی ہین قصبہ جدید عیسی خیل کا آباد کیا نام اس قصبہ کا باسم عیسی خیل صرف بباعث آبادی قوم عیسی خیل کے ہی اور ملکی لوگ اس قصبہ کو ترنہ کہتے ہین

وجہہ تسمیہ ترنہ

بہہ بیان کی جاتی ہے کہ جب اول عیسی خیل لوگ اس علاقہ مین آئی تو کوئی دیال کورم سے جاری نہیں نہی بلکہ درہ تنگ اور اوسکی نیچے سے بیٹ کورم کا ایسا اونچا تہا کہ پانی خود بخود سیلاب کی وقت علاقہ پرنا موضع مہر شاہ والی تک پہیل جاتا تہا اور اونچی زمینات کو نشیب موقعہ سے لکڑی کا ترنا رکہکر پانی چڑہایا جاتا تہا اور اس موقع آبادی قصبہ اور اوسکی نواح مین کثرت سی ترنا کہی جانے تہی جنکی باعث سی اس قصبہ کا نام بہی وطنی لوگون مین ترنہ مشہور چلا آتا ہی +

تقسیم ملک

واضح ہو کہ جب عیسی خیلون نے یہہ ملک اپنی قبضہ مین کیا تو چند عرصہ کی بعد شیخ فرید کی معرفت جو شاخ مومن خیل مین سی شیخ مہلی کا فرزند ایک بڑا نیک نیت اور خدا پرست آدمی تہا سب قوم نے تقسیم ملک

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کی چاہی شیخ ذریدنے ہر ایک شاخ کی تعداد پر لحاظ کرکے کل ملک مقبوضہ قوم عیسی خیل کو اوپر چہار
حصہ ذیل کے تقسیم کیا مموں خیل یک حصہ بادین زئی یک حصہ زکو خیل یک حصہ ابو خیل مع بمبرہ
یک حصہ اسی تقسیم اور انہین چار شاخون کی سب سے قوم عیسی خیل چار تپہ مشہور ہین عہد افغانی مین
جب باہر کا غنیم جیسا کہ مروت یا خٹک قوم کی مقابلے کے وقت ہر چہار تپہ عیسی خیل حسب رسد کام دیتے
تہے اور نفع نقصان و اخراجات چار حصہ مندرجہ بالا پر کوئی لیتا دیتا تہا اور حسب شاہ درانی کو ایل یعنی حصے
کے طور لشکر مطلوب ہوتا تہا تو بہی حسب رسد چار حصہ پر بہم پہونچایا جاتا تہا اگرچہ اوپر یہہ چار تپی ہین
مگر شکمی تقسیم انکی سولہ حصہ پر ہی حسب ذیل ممون خیل اپنی چہارم حصہ کو چار جگہہ کرتے ہین
شمشی خیل یک حصہ احمد خیل یک حصہ خضر خیل یک حصہ پہار خیل یک حصہ اور بادین زئی
کے چہارم سے پرانی خیل یک حصہ شیخ عمر خیل یک حصہ عثمان خیل یک حصہ عمر خیل یک حصہ
مذکو خیل کی ربعہ سے دلو خیل یک حصہ مرزو خیل یک حصہ لندو خیل یک حصہ خانی خیل یک حصہ
اور ابو خیل اپنے چہارم سے اور ابو خیل و علاوہ حصہ بمبرہ دو حصہ اس حساب سی بزبان ملک سولہوین عیسی خیل کے کہی جاتی ہین
کہ پہ جدی تقسیم اور موروثی حصص اوسی تفصیل سی ہین جیسا کہ اوپر لکہی گئے ہین اور واسطی تقسیم ارث جدی یہہ
ہی حصص قایم ہین اگر تعداد قبضہ مین باعث انتقال از روی بیع و رہن وغیرہ اکثر فرق کثیر ہو گیا ہی خصوص چہارم
ابو خیل اور بمبرہ والہ باعث کمی تعداد اشخاص اوس شاخ اور سختی فانک کی اکثر زکو خیل اور ممون خیل کے
ہاتہہ منتقل ہوا ہی زکو خیلون مین سے اولاد چہنگی خان دلو خیل نے جس مین سے خوانین عیسی خیل مین اپنی
موروثی حصہ سی بہت زیادہ زمینات بذریعہ بیع و جبر وغیرہ قبضہ کر لی ہین شجرہ نسب قوم عیسی خیل کے دیکہنے
سے اون شاخون کے نام معلوم ہونگی جنہون نے سولہ حصون مین سے حصہ پایا الا قوم بمبرہ عیسی خان
کی نسل سے نہین ہے اس واسطی شجرہ مین اس کا نام نہین دیکہوگے یہہ قوم جسکی ذریات مین سے دس بارہ
آدمی باقی ہین ہندوستان کی طرف سی اگر اولاد عیسی خان کے شامل ہوئی یہہ لوگ اپنے آپ کو نیازی افغان
سمجہتے ہین اور بعضی لوگ ان کو دہلی کی جانب سی آنے کی باعث پر جنتہ بتاتے ہین کہ صحیح نسب انکی نہین معلوم
مگر غالب یقین ایسا ہی کہ یہہ لوگ نیازی ہین اور سلیم شاہ کی محاربات کی وقت بعد یاری جاتے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

عیسی خان اور ہیبت خان کے جو چند نیازی قید ہو کر ہندوستان بھیجے گئے تھے اونکی اولاد اپنی قوم کے شامل ہونے کی واسطے یہان چلی آئی اور تقسیم کے وقت شاخ **اپوخیل** کی کمی تعداد کی سبب سے اوس شاخ کی شامل کے گئی اور ایک چہارم سے دو حصہ **بمبیرہ** کو ملی اور تب سی حصہ اور نفع نقصان مین شامل چلی آتی ہین **بمبیرہ** کی دو شاخ ہین ایک **نصرت خانی** جنکو سرخ بمبیری کہتے ہین دوسرے **سرور خانی** جو کالی بمبیرے مشہور ہین نصرت خان اور سرور خان دونون بھای تھے مگر نصرت کی اولاد سرخ رنگ اور سرور کی اولاد سیاہ فام ہے **بمبیرہ** بزبان پشتو زنبور یا زنبو کو کہتے ہین اور چونکہ اولاد نصرت خان و سرور خان سلح اور ست بدلڑنے مین دلاور سوار تھی اس واسطے **بمبیرہ** یعنی زنبور سے تشبیہ دے کر شتونون مین سے نام ہی مشہور ہو گئی +

حال عداوت ہمراہ دیگر اقوام مسوانہ

عیسی خیلون کی دشمنی قدیمی قوم مروت کی ساتھ تھی اور اکثر عہد افغانی مین باہم مروت اور عیسی خیل لڑتے ہوتی رہین مروتون نے اپنی جرات سی خاص علاقہ عیسی خیل کے اندر داخل ہو کر لوٹ اور مار سی دریغ نہین کیا ایک دفعہ موضع کہگلا نوالہ کہنہ جو کنارہ کورم پر تھا مروتون کے ہاتھہ سے جلایا گیا آخری دفعہ مروتون کی لشکر نی شکست فاش کہای اور بھاگتی ہوئی ایک سو نفر سی زیادہ مروت ماری گئے بعد اوسکی پھر عیسی خیل پر لشکر نہ کرے جب مروتون کے ساتھہ عیسی خیلون کی لڑای ہوتی تھی تو سب نیازی شرم شریک ہو کر یا اور مار سی عیسی خیلون کی مدد کی واسطے آتے تھے اور مغربی جانب اپنی حدی سرحد پر ملک مقبوضہ نیازی مین خلل پڑنا منفق نقصان سمجھتے تھے یہی باعث ہی کہ عیسی خیل باوجود قلت تعداد قوم مروتون سی بیدخل نہو سکی قوم خٹک نے بھی چھیڑ چھاڑ رہے ہی مگر ظاہری مقابلہ نمود کا کوئی نہین ہوا **کالا باغ** پر بھی اسپر خان ممون خیل نے یورش کری الا کامیاب نہو سکا باوصفیکہ باہر کے دشمن کے واسطے جملہ نیازی منفق ہوتے تھے مگر عیسی خیل اور شاخ ناجہ خیل و بلو خیل سرہنگ نیازی کی باہم بہ تنازعہ نکرا ان سرحد کچھہ لب دریا رہنده مدت تک دشمنی رہی آخر سرہنگون نے واسطے رفع نکرار حدود مبنی فساد تھا یہہ بات منظور کری کہ عیسی خیلون مین سے دو شخص معتبر یعنی ایک **عمر خان** ولد خان زمان رئیس زکوخیل دوسرا **اکبر خان** ولد غرت

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ممون خیل فران اوٹہاکر کچہہ دریا، کا بنہ نکال دیوین وہ منظور ہوگا چنانچہ عمر خان واگر خان نے وان اوٹہاکر کچہہ دریا، مابین پرگنہ میانوالی وعیسی خیل کی حد جنوب سی نکال کر شمال تک سب کچہہ مین قایم کردی اور اوس حد براری مین زیادہ زمین کچہہ کی عیسی خیلون کی طرف لگائی گئی اور چندعرصہ اوس بنہ پر عمل درامد رہا الا پہر اپنی خانگی بے اتفاقی سے عیسی خیل اوس حدتک قابض نرہسکے اور چونکہ علاقہ میانوالی پہلی سے سکہون کی زیر حکومت آگیا تہا اس واسطے اوس طرف کا غلبہ رہا اوس حلف کی روسی جو بنہ نکلا تو سرہنگون مین سی موہانہ ولد خلیل تاجہ خیل اور سرور ولد نشت قوم بلوخیل سرگروہ تہی فی الحال گرچہ گورنمنٹ انگریزی کے انتظام سے یا رائے انتظام نہین ہے مگر مروت اور خسور اور سرہنگ اور خنک سے صفائی باطن نہین۔

خانگی فساد

واضح ہو کہ ابتدا مین عیسی خیلون کے بیچ خانگی پرخاش کم تہی اور گہر کی دشمنی سے اکثر پہیڑ رکہتے تہے الا یہہ پہیڑ دلیل خان کے ماری جانے سی بعد بالکل اوٹہہ گیا خاندان ممون خیل دعوی سرداری کے تہا اور قوم عیسی خیل کی پیشوای اون مین بہت مدت تک رہی اور زرکو خیل خود دستار رختاری کی خواہش رکہتے تہے یہ بین باعث احمد شاہ ابدالی کے وقت سی قوم عیسی خیل کے دو گندی یعنی دہڑ یا جنہ آپس مین برملا دشمن چلے آتے ہین یعنی ستجلہ خیل جسمین سی ممون خیل اور بادین زئی مین ایک گندی اور زرکو خیل دوسری گندی ابوخیل اور تبیری گرچہ بہت تہوڑی آدمی ہین مگر زرکو خیلون کے شامل رہی الا ان خانگی فسادون مین جب کوئی شاخ ممون خیل یا بادین زئی کے اپنی قوم سے بباعث حسد ورشک برخ ہوئی تو وہ دوسری گندی زرکو خیل مین چلی جاتی تہی اور اسی طرح زرکو خیل جو اپنی قوم سی رنجیدہ ہوا وہ ممو خیل مین شامل ہوجاتا تہا قوم ممو خیل مین خانی اور معتبری شاخ نورنگ خیل مین زیادہ رہی چنانچہ اشپر خان فرقہ زمان خیل مشہور سردار عیسی خیلون کا ہوگذرا ہی اور بادین زئی شاخ غازی خیل اور عثمان خیل کے خاندان مین معتبری چلی آئی دوسرے گوندی یعنی زرکو خیل قوم مین شاخ دلو خیل مین خانی ہے جسمین سے دلیل خان اور اوسکے فرزند خان زمان

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

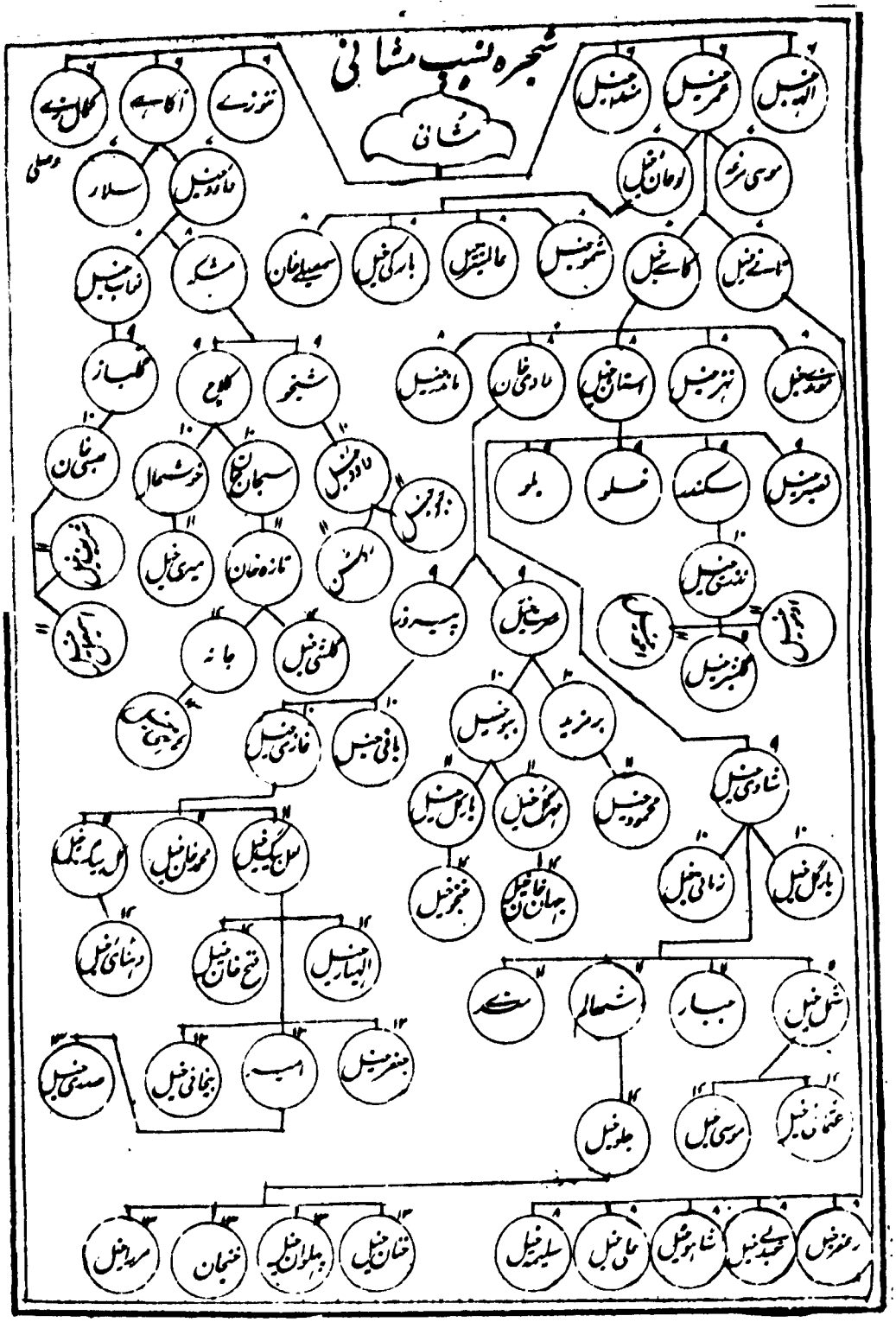
شاہان دُرّانی کے دربار سے سند خانی ہر چہار تپہ عیسی خیل حاصل کرنے ان خاندان کا ذکر جو اب تک متعہ چلا آتا ہے اس حصے کے پانچویں باب میں درج کیا گیا ہے الا واضح رہے کہ قبل از عملداری سرکار انگریزی اکثر ایسا ہوتا رہا ہے کہ اگر متّھون خیلون کا ہاتھہ پہونچا تو انہون نے زکوخیلون کو مغلوب کرکے بیدخل کردیا اور خود مختار بن بیٹھے اور جب زکوخیلون کو موقعہ ملا تو انہون نے بھی ایسا کیا الا سنجلہ خیل کثرت تعداد مین بہ نسبت زکوخیل بہت زیادہ ہین * اور ان دو گنڈیون کے اپنی علاقہ بلکہ متروت اور کچھی تک دیگر اقوام نیازی و متروت وجٹ اپنا اپنا جُبّہ بنا ہوا ہے عہد آزادی مین جب کہ آپسمین لڑائی ہو تو اپنی اپنی طرف کی مدد کی واسطے جبنہ دار لوگ آجاتی تھے فی الحال گرچہ ایسی ظاہر مدد کی ضرورت نہین مگر دلون مین راہ رسم جبنہ داری اکثر موجود ہے فی زمانہ قوم زکوخیل مین عالم خان و سرفراز خان و عبد اللہ خان پسران محمد خان اور شیر خان ولد غازی خان اور شیر خان ولد حسن خان معتبر اور سرکردہ ہین الّا شیر خان ولد حسن خان کے پسران محمد خان سے کمال عداوت ہے اور قوم متّھون خیل مین نواز زمان خیل اور خان زمان ولد علیخان معتبر ہین اور بادین زئی مین حسین ولد لنگر غازی خیل اور حسن خان ولد احمد عثمان خیل مشیر و ہین اور اپوخیل مین غازی خان اور بہرہ مین محمد خان نمبردار ہین۔

ذکر قوم مُشانی

یہہ قوم بھی نسل نیازی سے ہے انکا مورث اعلی مسمی **موسی** ابن خاکو نیرہ نیازی کا تھا موسی کی اولاد نے بباعث اسمیت اپنی مورث کی موسیانی سے شہرت پائی مگر کثرت استعمال اور اختصار لفظ بجائی موسیانی کے مُشانی عام مشہور ہی یہہ قوم سرہنگون کے ساتھہ اول مشرقی کنارہ دریا سندہ کی جا آباد ہوے تھے چنانچہ اب بھی شاخ داؤد خیل مشانی بموضع داؤد خیل اور شاخ موندی خیل بموضع ٹہٹھی علاقہ میانوالی مین آباد ہین اور باقی مشانی پھر واپس مغربے کنارہ دریا سندہ پر آن آباد ہوے انکا بڑا موضع کمر مشانی دریا کے پورانے کنارہ پر موجود ہے اور وقت بدی قوم متروت عیسی خیلون معاون ہوتے تھے *

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

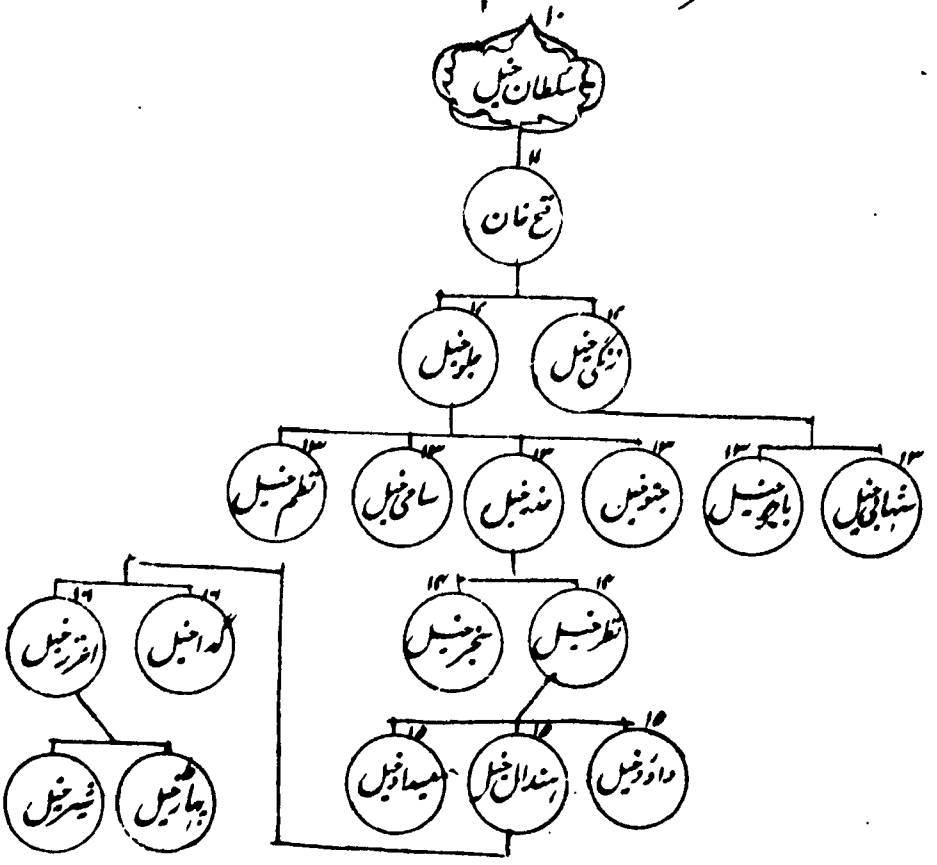
شجرہ نسب مشانی



Courtesy www.pdfbooksfree.pk

مشائیون کا قبضہ مغرب کوہ خنگان کے دامن تک چلا گیا ہے زمین ان کے سوائی کچھ کنارہ دریا کے ناقص ہے مگر بند باندھنے اور بارشی نالون کے پانی چھڑانے سے زراعت گندم اور باجرہ بارانی رقبہ مین بھی کامل ہوتا ہے اس قوم کے اکثر لوگ حاسد اور خانگی دشمنی سے ملومین کوئی آدمی باہمی عداوت سے خالی نہین معلوم ہوتا دا دیخیل ایک گندی اور شادی خیل دوسری گندی باہم دشمن ہین مگر گران سے بچی اپنی شاخون مین بھی عداوت موجود ہی **منداخیلون** کا موضع علیحدہ ہی اور خدوزئے نیازی بھی الگ بستی ہین اور چند گھر قوم مہیا نیازی کی بھی اس علاقہ مین ہین۔

شجرہ نسب قوم سلطان خیل



Courtesy www.pdfbooksfree.pk

حال قوم سلطان خیل

یہہ قوم دراصل سرہنگ کی اولاد سے ہی ابتدا مین اپنی قوم کے شامل علاقہ میانوالی مین آباد تھی قریب دیڑھ سو برس کی عرصہ گذرا ہی کہ وہان سے بباعث نا نگی فساد اور دشمنی کی یہہ شاخ سلطان خیل غبر آباد ہو کر اس علاقہ مین چلی آئے اور متصل کوہ خٹکان عیسی خیلون کے صلاح سے بنجر زمین کو آباد کر کے میر اخان سلطان خیل نے موضع بکھا کو آباد کیا اور تب سے رقبہ موضع مذکور کے مالک اور قابض چلے آتے ہین فی الحال سے ارسلا و توکل و منصور و جنیدا اپنی موضع اور قوم کے نمبردار ہین مگر آپسمین اتفاق نہین

ذکر اون فرقون کا جو علاوہ شاخہا نیازی کے اس علاقہ مین قابض اور ملکیت زمینات رکہتے ہین

قوم سید سے **شاہ عیسی** کی اولاد چند گہر اس علاقہ مین آباد ہین اور اونکو ملا کر ۔ ایکڑ اراضی معافی ملی ہوی اور باقی بخاری سید بہی متفرق آباد ہین

قریشی

بہی چند گہر عیسی خیل بستے ہین جنکو قاضی کہتے ہین مگر حال مین جو قاضی عیسی خیل کے ہین وہ موضع اور حرص مفرط اور دنیا داری زمانہ سازی مین محو ہین

شیخ موسی خیل

ایک شاخ نسل پشی اولاد غرغشت سے ہین اور اس علاقہ مین اونکی دو گانوا ایک موضع گیدرانوالا اور دوسرا مثل شمحان والی اپنی ملکیت عیسی خیلون کے دبی ہوی ہے

شیخ محمود خیل

کی نسل اس علاقہ مین ایک موضع رکہتی ہے اور اپنے آپ کو افغان سمجہتی ہین الا صحیح شجرہ نسب انکا نہین ملا ۔

قوم ملا خیل

یہہ قوم اپنے آپ کو شیخ شہاب الدین سہروردی کی اولاد سے بتلاتے ہین انکا مورث اعلی مسمی شیخ ملا نوم

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

نیازی کے آنے سے پہلے اس ملک مین آباد وہ خدا پرست آدمی تہا کوہ خٹکان مین اپنے معبود حقیقی کی عبادت کا شغل رکہتا تہا اوسکی چار فرزندان کی نسل سے اب موضع ملاخیل جو کوہ خٹکان کے مشرقی دامن مین بہر دو کنارہ نالہ برروج جہاز کوہ سے نکلتا ہی آباد ہی اس قوم کے آدمی نیک و غریب نیک چلن معلوم ہوتے ہین اور لوگ انکی خاندان کا ادب کرتے ہین

قوم ترخیل

یہہ فرقہ متفرق ہی اور جیسا کہ بنون کے حال مین قوم ترخیل کا حال لکہا گیا ہی اوسی طرح انکی بہی اصلیت معلوم ہوتی ہی اور خاندان عیسی خیل کے ساتہہ بطور غلام کے ابتدا مین آئی تہی اور اونکی دی ہوئی چند زمینات کی مالک بن

قوم اوان

یہہ لوگ اپنے آپ کو قطب شاہ کی اولاد سے شمار کرتے ہین موضع جلال پور مین ملکیت اور سکونت اوانونکی ہی اور نیز ملکان کالاباغ بہی قوم اوان سے ہین جنکا مفصل حال اس حصہ کے پانچوین باب مین درج ہی

اقوام جٹ

حسب ذیل اس علاقہ مین آباد ہین جنمین سے کانجو بہی ہین قوم ترگ کے نام پر اپنا موضع ترگ منرک کالاباغ پہاڑ پر بسایا ہے اور شاخ کانجو موضع کلور اور کلو مین بسے ہین یہہ لوگ قوم عیسی خیل کے ساتہہ یہان آکر آباد ہوئے اور عیسی خیلون کی اجازت سے ان زمینات مقبوضہ پر قابض ہوگئے اور کس عمر خان بنے دہال کلان کا پانی اکثر کلو کانجو لوگ لایا کرتے ہین علاوہ ان کی قوم سنگوال کلو گوراہ ہراج سیلو بہٹ جو قوم جٹ کی شاخین ہین اس ملک مین آباد کار ہین یہہ جٹ لوگ عہد افغانی مین عیسی خیلون کا لشکر نابعدار ہوتا تہا اور یہہ لوگ اپنی کام زراعت کاری اور واہکو مین خوب محنتی اور جورکش ہین سوای ترگ اور کانجو اور قدرے بہٹ کی باقی قومین صرف واہکو والہ کرتے ہین اپنی مملوکہ زمین نہین کہیتی

ہندو

خاص قصبہ عیسی خیل مین اکثر اور دیہات مین قلیل آباد ہین اور یہہ لوگ متفرق فرقون سے ہین زیادہ کثرت اروڑون کی ہی اور مالک زمینات زرعی انمین سے بہت کم ہین قصبہ کالاباغ مین ہندو بہت آباد ہین پیشہ تجارت

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

غلہ وغیرہ براستہ دریا اور دوکانداری اور سود پر روپیہ دینے کا زیادہ پیشہ ہے بیوپار رکھتے ہیں کالہ باغ اور صنعتی جنل اور کمرشیانی ہیں چند منصل ہندو بنیے ہیں حصول دولت کا موقع ان کو گورنمنٹ انگریزی کی امن داد عملداری ہیں ملا ہے ورنہ پہلے تو زبردست اور ظالم لوگوں کا شکار ہوتے تھے *

اقسام اراضی زرعی

اس پرگنہ ہیں عموماً تین قسم کی اراضی زرعی ہے اول آبی یا نہری دوم بارانی سوم سیلابہ دیہاتی سندہ گرچہ پیداوار نہونے سے بنجر کی قابل اطمینان تعداد معلوم نہیں ہے مگر سراسری پیمائش سے کل رقبہ پرگنہ قریب دو لاکھ ایکڑ کے ہے جس میں سے مزروعہ ۱۹۱۵ء کا زیر پرتہ بندوبست صرف ۱۴۸۳۱۲ ایکڑ تھا ازانجملہ ۱۴۲۲۲۲ ایکڑ نہری دیال ۱۹۰ پانی کورم سے اور قریب ایک سو ایکڑ چہلار اور جاپات سے سیراب ہوتا ہے باقی کل بارانی ہے جسکو زبان ملک چولستان یا تھل بھی کہتے ہیں بارانی میں تین قسم ہیں اول جو بند باندھ کر نالہ بارشی جو لوہ خشکان سے بوقت بارش سیلاب لاتی ہیں اوس سے زمینات کو سیراب کیا جاتا ہے جیسا کہ نالہ برروج اور کس اڈوالہ اور کس چجالی وغیرہ بارشی نالوں سے سیرابی ہوتی ہے اور بارانی زمین سے اس قسم کی زمین اول وسطی سمجھی جاتی ہے دوم جو زمینات مزروعہ اپنی متعلقہ نجر یعنی ملک سے پانی بارشی بہہ کر اور باندھ کر مزروعہ زمین کو سیراب کیا جاوے یہ دوم درجہ کی ہے تیسری جو خاص اوس زمین کے اپنی ذات پر بارش برسنے سے سیرابی ہو اور بارشی زمینات ایسی جلد سوز ہیں کہ اگر وقت پر بارش نہو تو جلد زراعت کو صدمہ پہونچتا ہے اور سیلابہ بیل اور تری دریا کی روز سے غیر قسم زمین ہے *

پیداوار زرعی

فصلیں میں اکثر گندم اور فصل خواہ خریف باجرہ اور کپاس بھی عمدہ حاصل ہو سکتی ہے اور زمینات کچہ میں سمو کھہ نازہ دلدل میں کاشت کرتے ہیں اور گندم کے سوائے ماش کی دال بہت پیدا ہوتی ہے۔

سیل آبپاشی

بیان کیا اوپر درج ہوا اس علاقہ میں چند نہری تقسیم ہیں وہ قریب کل کی کورم کی پانی سے سیراب ہوتا ہے اور سیل لانی پانی کی یہ ہے کہ دورہ تنبک منصل مشرقی جانب سے علیحدہ علیحدہ دیال یا نہر کہود کر اوسمیں دو تنبک پانی جاتا ہے چنانچہ فی الحال دس دیالیں جنکا نالہ کورم سے ملتا ہے جسمیں کس عمر خان کس حمید دیال عالم خان دیال شیر خان ولد حسن خان دیال سرور جنل دیال

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

شیر خان ولد غازی خان ولد زمان خان ویال شیخ بہادر شیخ محمود خیل ویال خوانین و خضر خیلان ویال ظریفہ
و عمر خان ملکر نوماتر خیل ویال سرخرو و شہ عالم خان و محمد خان صابو خیل نیچی باکران و بالون کے بہت شبہی ہو جاتی ہین ویال مراد
اولاد محمد خان کے باہم آٹھ پسران کے حساب سی آٹھ حصہ پر منقسم ہے اور ویال لمبر سی سیوم حصہ ویال چہرو
کی بابت خضر خیلون کا حصہ ہی اور خضر خیلون کے ساتھہ نصف عبد الرحیم خان عیسی خیل کہا تا ہے۔

تفصیل حصہ خواران ویال

واضح ہو کہ ابتدا بن سی حصہ عیسی خیلون کے سولھر دبالین اپنی اپنی زمین کے واسطی علحدہ علحدہ تہین اور چونکہ ہر ایک حصہ مین بہت
بہت حصہ دار تہی ایسواسطی انتظام مالی اچھی طرح نہین ہو سکتا تہا اوپر سے جس زبردست کا مزع لگا اپنی طرف پانی ٹور لیا اور بباعث شرکت
معاملہ ہونی کے کسی دل سی نگرانی اور کوشش کری نا وقتیکہ خانزمان ولد دلیل خان بن سی کوہیل نے تیمور شاہ سدوزی کے عہد
مین اپنی ویال کہود کر دستور شک جاری کیا شک سی باصطلاح زبان علاقہ ویال مراد ہی اور ماشکی ویال کے مالک کو کہتی ہین اور واہگوہ
ہین جو اون ویال کی سرحد سی جانب ماشکی متعین ہو کر ہمیشہ بند باندہ کر اور ویال صاف کر کی پانی کو رم سی جاری رکہتی ہین اور سینچی وہ ہی جو مالک
زمینات کا ہو پس ہر ایک ویال مین تین طرح کی حقدار ہوتی ہین اول سینچی یعنی مالک اراضی دوم ماشکی یعنی مالک ویال سوم واہگہ
یعنی آرندہ پانی کی جو ہمیشہ لازم نہین ہے کہ ہر ویال کے نیچے مالک نہر کے جملہ اپنی زمینات واقع ہون بلکہ اکثر اور لوگون کے زمینات کیواسطے

بمراد حصول اور فایدہ حق آبیانہ متحمل اور اہل رسوخ شخص ویالین بنا لیتے ہے چنانچہ جب اول دستور شک
کا جاری ہوا تو شرویالین عیسی خیل کی علاقہ مین بنگئی تہین اوسوقت رقبہ عیسی خیل کا دریا سندہ کی
طرف مشرق بہت دور تک تہا جو پیچہی سی دریا برد ہو گیا اور نیز پائینہ طرف اونچے ہونے سی پانی کو رم
کا خود بخود قصبہ جدید عیسی خیل کی متصل سی شاہ مہر شاہ والی تک جاتا تہا اور ایسی حالت مین ویالیز
بہت آسان تہی جہان خان زمان خان نے ڈیڑہ میل کی طرف ایک ویال کاٹی اور نیچی کی طرف سی دریا سندہ
کا کنارہ بہی قریب آ گیا تب کو رم کا پانی زور کر کے اوسطرف بہنے لگا جہان اب جاری ہی اور اب
اسقدر نشیب ہو گیا ہی کہ بدون مشقت ہر سالہ اور ہر سیلاب کے بعد نازہ بنازہ بند باندہنے کے سوائے
ویالونکی طرف پانی چڑہنا دشوار ہی اور واہگوان کی محنت قابل رحم ہوتی ہی ؛

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تقسیم اور دستور حق آبیانہ

واضح ہو کہ شرح و تقسیم آبیانہ دو طرح پہ ہے اول یہہ کہ جسقدر زمین پانی و بال سے سیراب ہو اوسکی پیداوار مین ششم حصہ حق آبیانہ ہوتا ہی اس ششم حصہ سے نصف ماشکی یعنی مالک و بال اور نصف واہکوان آرندہ پانی تقسیم کرلیتے ہین اور ربیہ ششم از روئے کنکوت مشخص کیا جاتا ہی باقی پانچ حصہ سنجی یعنی مالک اور مزارعہ زمین حسب دستور مقررہ لے لیتے ہین اور ادای مالگذاری سے ماشکی اور واہکو کچھ تعلق نہین ہوتا یہہ دستور بالقطع ہر فریق کیواسطے مفید ہی مگر کس عمر خان کی نسبت جو سب سے بڑی و بال ہی اور اوسکا پانی دور تک جاتا ہی سرکار انگریزی نے بنظر ترقی آبادی اور محنت واہکوان یہہ تجویز کی ہی کہ بابت حق مشک پسران محمد خان مالکان و بال کو اسی روپے سالانہ اپنے خزانہ سے دینا مقرر کرکے ششم حصہ آبیانہ سے جو نصف اونکا تہا اوس نصف کو تین جگہہ کرکے تقسیم کر دیا دو حصہ واہکوان کو اپنے حصہ معمولی سے زیادہ ملے اور تیسرا حصہ مزارعان زمین کو چھوڑ دیا گیا اس حساب سے منجملہ ششم حصہ حق آبیانہ سے بجائے سہ حصہ کے پانچ حصہ واہکوان کو اور ایک حصہ مزارعان کو رعایتاً دیا گیا سوا ہی کس عمر خان باقی کسی جگہہ دستور قدیمہ تبدیل نہین ہوا دوسری شرح یہہ ہی کہ جتنی زمین پر پانی و بال کا پہر سکتا ہو اوس زمین کو نصفا نصف تقسیم کرلیتے ہین نصف سنجی یعنی مالک زمین اپنی علیحدہ کرلیتا ہی اور نصف حق آبیانہ مین آبداروں کو دیدینا اوس نصف حق آبیانہ والہ کو چار جگہہ کرتے ہین جس مین سے تین حصہ واہکو اور چوتہا حصہ ماشکی علیحدہ تقسیم کرکے کاشت کراتا ہی یعنے کل زمین مین سے بشتم حصہ ماشکی کا ہوا اور ہر ایک حصہ خور کو اپنے اپنے حصہ کا معاملہ سرکاری خود ادا کرنا پڑتا ہی اما واہکوان کو بہ نسبت سنجی اور ماشکی بنظر محنت اونکے پہلے سے رعایت چلی آتی ہے یعنی نواب دیرہ کی عملداری مین جب پیداوار تقسیم ہوکر معاملہ مین لی جاتی تہی تو ماشکی اور سنجی سے چہارم حصہ اور واہکوان سے ششم حصہ وصول ہوتا تہا وہی دستور سکہون کی حکومت مین رہا سرکار انگریزی کی عملداری مین وقت بندوبست سراسری اوس رعایت پر خیال کرکے ایکروپیہ مین سے ۴ر ۴ پائی واہکوان کی شش حصہ پر منجملہ آٹہہ حصہ کے لگایا گیا اور باقی ۱ر ۸ پائے اوپر پانچ حصہ سنجی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اور ماشکی پر حسب رسد تقسیم ہوکر معاملہ وصول ہوتا ہی یعنے فی روپیہ ۹ پائی واکہوان کو رعایت ہی

دستور کندہ کی ویال

بموجب رواج قدیمہ کے ویال کو زمین مزروعہ زرعی بلکہ اگر باغ اور حویلی اوسکی راستہ مین آجاوی تو کوئی مانع کہودنے سی نہین ہوسکتا اور یہہ دستور جہان تک انصاف کی ساتہہ چل سکی بحال رکہنا چاہئی اور جب ویال کہودی جاتی ہی تو بطور حشری اور اجرت پر لوگ اور کراہ جسکو بزبان ملک مانجہی کہتی ہین جمع کئے جاتی ہین اور دوسرے ویالون کی واہکو بطور مبادلہ کے مدد دیتے ہین جو واہکو ابتدا مین وقت احداث اوس ویال کی شامل رہا ہو تو اوسکو بیدخل نہین کرتے اور ایک بادوآدمی واکہوان مین سی ہر ویال پر بطور افسر واکہوان مقرر ہین اور وہ ہر وقت پانی کی خبرگیری رکہتے ہین باقی واکہوان غیر موروثی کو اکثر تو بیدخل نہین کیا جاتا مگر جسکا نام کہیوٹ مین نہوا اوسکی بیدخلے کا اختیار بمراد انتظام ویال افسر واکہوان اور ماشکی کو حاصل ہی بشرطیکہ ضدیت سی بیدخل نکرین واسطے نہ برباد ہونے ویال پائی موجودہ اسبات کا انتظام ہمیشہ رہنا چاہئی کہ سبھی لوگ اپنی زمینات کو براہ ضدیت اور ناحق ویال متعلقہ سی نکالکر دوسرے ویال کے نیچے نہ دیدیوین اگر ایسا ہو تو عیسی خیلون کا حسد اور طمع دوسرے کی ویال کی بربادی کیواسطے ہمیشہ تیار ہی اور یہہ بہی نہین ہونا چاہئی کہ جو زمینات نئے الحاق الف کی ویال سی سیراب ہوتی ہین وہ نہین اراضیات کی واسطے جدید ویال کہودکر پانی لاوی اگر یہہ اختیار سبھی کو ہا تہہ مین بلا وجہہ چہوڑا جاوی تو ویال الف کی بربادی ہوگی میری دانست مین بعد تجربہ اور فیصلہ اس قسم کے مقدمات کی یہہ مناسب ہے کہ جبتک ویال متعلقہ اولین سی پانی مین عمداً برج اور کمی ماشکی اور واکہوان اوسکی طرف سی نہووی تب تک دوسری ویال سی بارادہ نقصان ماشکی و واکہوان ویال اول سیرابی اوس زمین کی سبھی کو اختیار مین نہ چہوڑنی چاہئی اگر ویال اول بسبب غفلت اور بی پروائی ماشکی اور واہکو جاری ہوکر سیرابی معمولی نہ کرسکے تو بعد اطلاع تحصیلدار اور ثبوت ہرج از غفلت مالکان ویال سابقہ اور نہ علاج پذیر ہونے اوس غفلت کی سبھی کو بذریعہ حکم جسمین وجوہات مشرح ہونگی اجازت پانی لینی کی دوسرے ویال سی دیجاوی یہہ قاعدہ رواج قدیمہ عیسی خیل کی مطابق ہی اور عموماً لوگون کو پسند ہوگا اگر اسطرح لحاظ نہو تو جیسا کہ سابق خوانین عیسی خیل کی اکثر زمینات اپنی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ویالون کی نیچے کرلی ہین آئندہ بہی اس قسم کی تعدی مسدود نہین ہوگی حکام مال کا اسطرف خیال مطلوب رہیگا ؛

حال مزارعان

قسم اور شرح مزارعان مختلف ہی جو مزارعان نہری زمینات جنکی سیرابی ویال ماء کورم سی ہوتی ہی کاشت کرتے ہین وہ غیر موروثی تابع مرضی مالک کی ہین اور اکثر مالکان زمین چند سال کے بعد تغیر وتبدل مزارعان کردیتے ہین اور شرح لگان اس قسم کے مزارعان سی عموماً یہہ ہی کہ کل پیداوار سی نصف حق مزارعان چہوڑکر نصف مالک لیتا ہی اور اداے معاملہ سرکار ذمہ مالک کی ہے اور علاوہ اسکی ایسا دستور رہی ہی کہ ادائی معاملہ سرکار ذمہ مزارعان ہی اور مالک بالمقطع کل پیداوار سی چہارم حصہ کہین یا بخوان حصہ اور ناقص مین آبی سی چہٹا حصہ بہی حسب قرارداد حق مالکانہ مین لیلیتا ہی اور رقبہ بارانی چولستان اور نشیب مین کل مزارعان موروثی ہین بموجب باجہہ مالکان نقد معاملہ اونکی نام مقرر ہی الا مالکان زمین کو عموماً دہم حصہ اور جہان اچہی زمین ہو وہان ہشتم اور ہفتم حصہ غلہ کل پیداوار سی حق مالکانہ ہین دیتے ہین اور اس حق کو بزبان علاقہ خُتی کہتے ہین اور طریق وصول خُتی کا یہہ ہی کہ مالک خود یا اپنی معتبر کی معرفت قبل از درو فصل کہڑی زراعت کی کنکوت کرکے اوس تشخیص کی موجب خرمن سی اپنی خُتی مقررہ کا غلہ وصول کرلیتا ہی ؛

صورت ملکیت

اس پرگنہ مین کل ۱۰۰ موضع ہین جنمین سی ۹۳ بصورت بہیاچارے اور زوتی داری وزمیندارے ہین باقی کل حال متعلق جمع وصورت دیہات فہرست مندرجہ ذیل سی معلوم ہوگا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

نمبر شمار	نام تعلقہ	نام ملکان تعلقہ	تعداد دیہات				تعداد خانجات			نام قوم سکونہ	تعداد دارائی مزروعہ بحساب ایکڑ	تعداد جمع	اوسط بحساب ایکڑ	کیفیت
			بیباجارہ	جمعی داری	زمینداری	تیولداران	کاشتکار	غیر کاشتکار	میزان					
	عیسیٰ خیل	خوانین عیسیٰ خیل	خالصہ جاگیر	۸	۴۴	جاگیر	۱۱۱۱	۱۱۱۱	۲۲۲۲	قوم افغان درانی شاخہ جیل و باجی خیل و نظام خیل و لعل بیگ و ننگے خیل و یحییٰ خیل و کلو و پیر خیل و ملا خیل وغیرہ	۱۱۱۱ ایکڑ	۱۱۱۱	۱۱۱۱	منجملہ اس پرگنہ کے ایک قطعہ کلور محمد عبدالرحمان خان رئیس عیسیٰ خیل اور موضع کالا باغ خاص ملک مظفر خان رئیس کالا باغ کو جاگیر من معاف ہے رقبہ اور مشخصہ ہر موضع کالا باغ کا معلوم نہیں ہو سکتا باضبا جاگیر ہے یہ کبھی متعلقہ سرکار سے ہوا ہے اور موضع کلور کے مبلغ ۱۱۱۱ روپیہ جمع ہے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ذکر خوراک

اکثر گندم اور خریف مین باجرہ کہایا جاتا ہی قلبہ ران لوگون کو بیسج اپنی زمین قلبہ چھوڑکر مرد دوغ کے ساتھہ باجرہ کی روٹی اپنی زوج کی پکائی ہوئی خوب مزہ دیتی ہی متمول لوگ گوشت اور پلاؤ وغیرہ ملذذ طعام بہی کہاتی ہین ؛

ذکر پوشاک

مرد اپنی سر پر سفید دستار چھوٹی رکہتی ہین اور عموماً سر کے بال تا بہ کتف دراز ہوتی ہین اور ردا سفید اوپر اوڑہتی ہین اور گلو پوشی کی واسطے اکثر خلقہ پارچہ سفید اور کورتہ بہی مستعمل ہی اور آزار کی واسطے سفید چادر کی لنگ اور بعضی معتبر سفید شلوار تنگ پونچہ اور اوپر سی فراخ پہرتے ہین اور عورات بجائے ردا اوڑہنی یا سفید دوپٹہ اور سلارنی اور بجائی آزار شلوار موٹی سفید خط اور رنگلی سوسی کی بڑی گہیرہ دار اور رمیانی اوسکی تا پائین زانو دراز اور رنگلے مین اکثر چولی ہر طرف سے مستور سینہ تنگ گریبان کشادہ اور سینہ و گریبان پر کام ریشمین کیا ہوا مگر کوتاہ ہوتی ہے اور اہل ہنود کی عورات آزار کی جگہہ لہنگرہ پہنتی ہین اور اوپر اکثر سرخ رنگ کا ہوچہین یا دوپٹہ اور رنگلو مین چولی مگر ناکتخدا کورتہ رکہتی ہین لوگ کہتے ہین کہ پہلی پوشش اہل اسلام اور طرحکی تہی جب سی نواب دبرہ کی حکومت اس علاقہ پر ہوئی تو دبرہ والی قطع وضع پوشش کی مروج ہوگئی زیور بہت اقسام کی ہین مگر صرف عورات کی استعمال کیواسطے مسامان مرد کوئی زیور نہین رکہتی اور عار سمجہتی ہین اور اکثر رنگ اس علاقہ کے لوگون کا گندم گون مائل بہ سانولہ اور رمیانہ قد مائل بہ کوتاہی بیضاوی چہرہ اکثر اور خوبصورتی سوائے متمول اور خاندانی آدمیون کی کم ہے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

باب چہارم

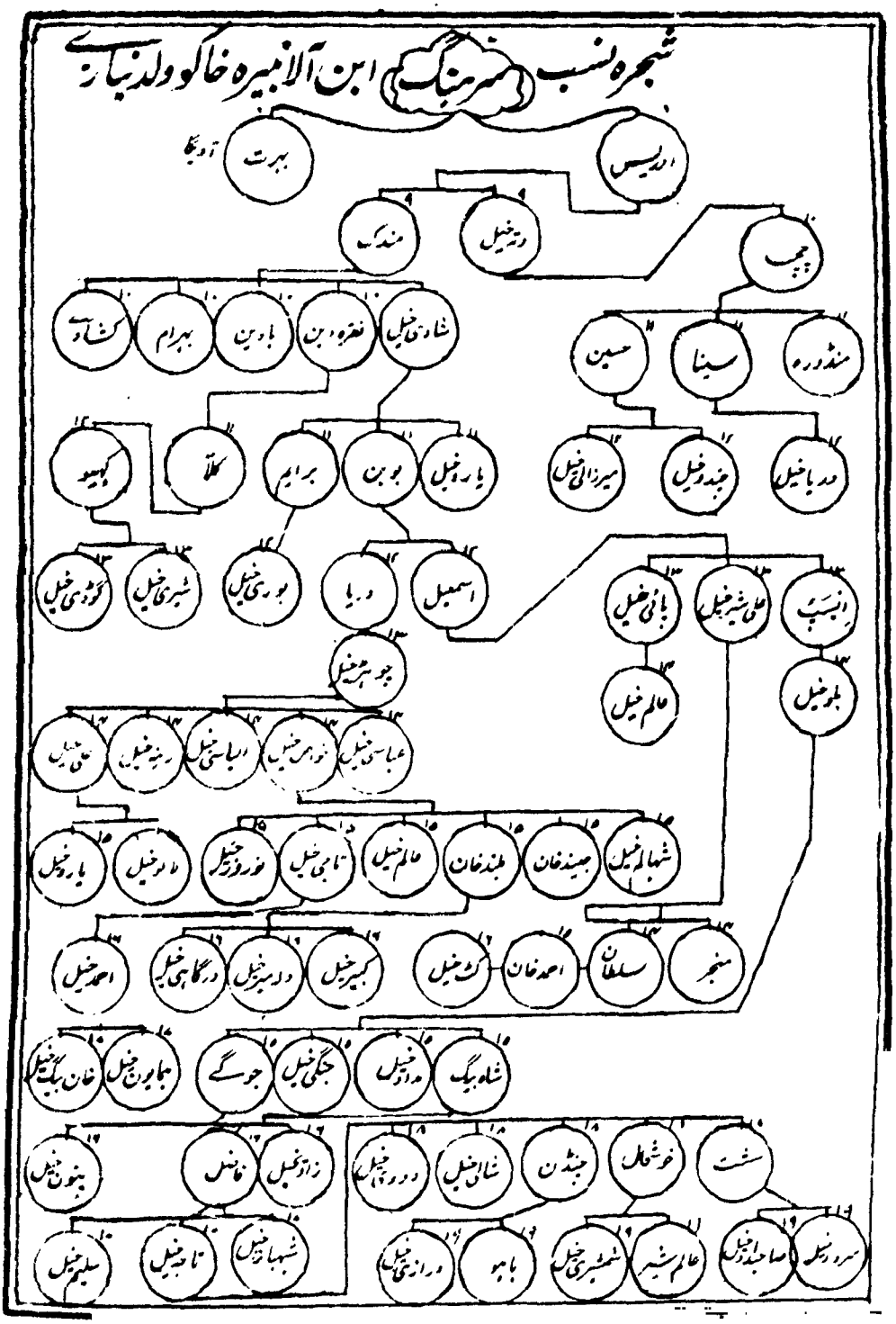
ذکر پرگنہ میانوالی واقوام سکنای علاقہ

پرگنہ ہذا کو کبھی بہی کہا جاتا ہی وجہ تسمیہ کبھی کنارہ دریا ہی جو علاقہ دریا سی مشرق دور واقع ہی اوسکو تہل یا چولستان بہی کہتی ہین

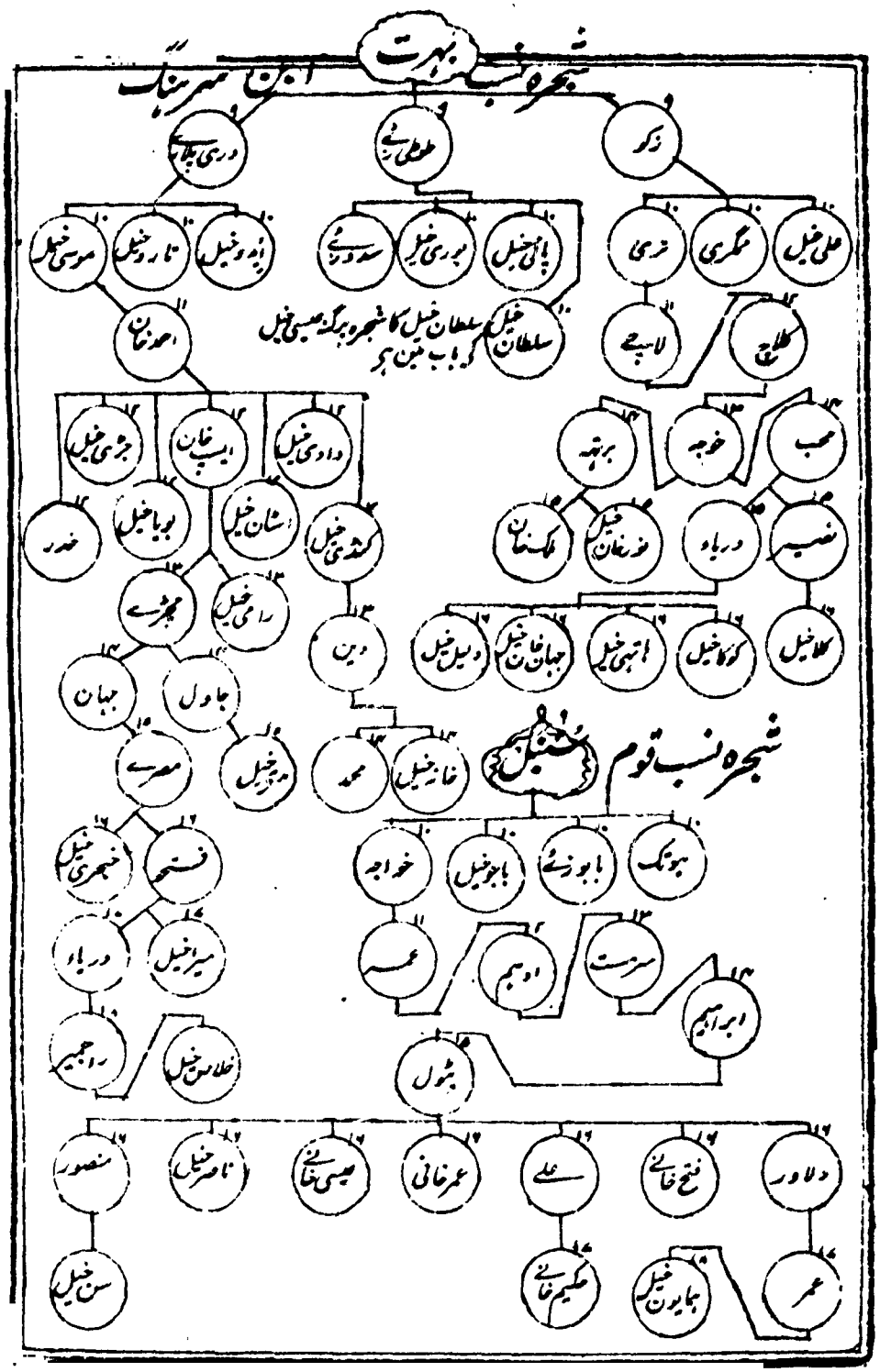
قابضان سابق

اس علاقہ کی بذریعہ حکومت قوم گہکڑ تہی بادشاہ دہلی کی جانب سی یہہ علاقہ اونکو ملا ہوا تہا چنانچہ محمد اکبر بادشاہ کی عہد مین سلطان سہالت وسلطان مقرب گہکڑ حاکم اسمک کے تہے اور دارالحکومت اونکی شہر معظم نگر تہا جو سردار جہان خان درانی سپہ سالار احمد شاہ ابدالی کی تاخت سی سنہ ۱۱۷۰ ہجری کو ویران ہوا کہ اب کہنڈرات منہدمہ اوسکی اندر حد موضع کنڈیان موجود ہین اور اوسکی متصل آبادی موضع ہمت شاہ داخلی کنڈیان واقع ہی حکومت گہکڑان کیوقت سکنای علاقہ سوانی گہکڑون کے نمبردار آوان وجٹ گوت نارو ساہند ڈہبرال کلہو سنگوال وغیرہ بہی تہی اوسی اثنا مین قابضان حال قوم اعوان سنبل دموشانی شاخہای نیازی ذیلی آمد کا ذکر اس حصہ کی سوم باب مین ہی دریا سی بست عبور کرکے بطور خانہ بدوش بنام نہاد چرانی مویشی دامن کوہ و تہل مین فروکش ہوئے اور گذارہ آبنوشی نشیب سی کیا کرتے تہے قوم گہکڑ کے چند آدمیون کو نسبت عورات نیازیان جو پانی لینے دور جایا کرتی تہین کچہہ دست اندازی بیجا کرتی اوس ننگ افغانی اور رنج سی نیازیون کو جو پہلے سی ملک لینے کی گہات مین تہی تلوار اوٹہا کر بزور شمشیر گہکڑون کو نکالکر خود حاکم بن بیٹہی اور اوسوقت نیازیون مین سی شاخ سنبل جو زیادہ زبردست تہی اوسکا مالک ہر گروہ ہوا چند عرصہ کی بعد خسدنے باہم نیازیون کے بہی نفاق ڈالا مگر آخر کو بوسیلہ پیر عبدالرحمن والد شاہ عیسی مقیم بلوٹ جنکی یہہ لوگ معتقد ہین صفائی اور رفع تکرار ہوکر تمام زمین نشیب و تہل باہم منقسم کرلی اور اقوام اوان وجٹ جو پہلی سی آباد تہی زیر غلبہ افغانان نیازی آکر بطور ہمسائہ اپنی اپنی پناہ دیکہہ کر آباد رہے تب سی اس علاقہ مین نیازی آباد چلے آتے ہین

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



Courtesy www.pdfbooksfree.pk



Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اقوام متفرق

واضح ہو کہ قوم نیازی جسکا شجرہ نسب اوپر درج کیا گیا تعلقہ اد یس رو کہڑی موسیٰ خیل موجہہ داؤدخیل کنڈیان مین آباد ہی اور قوم بلخ جو اپنے آپکو لودی کی نسل سے شمار کرتے ہین تعلقہ پیلان مین سکونت پذیر ہے ؛

اقوام آوان وجٹ حسب ذیل بستی ہین

آوانون مین سے آچہرال ڈہرال سدکال تعلقہ پکڑ ہین اور جٹ گوت تندیال جو ہان گہنرا ساہند آلتہ تعلقہ وان بھچران مین اور گوت کونڈے سیلو آہنیہ تعلقہ کنڈیان مین اور تلوکر دہر ہوئی تعلقہ پیلان مین اور راوتر ای سبوری پہٹوئی تعلقہ موجہہ مین سکونت پذیر ہین اور یہہ سب لوگ اپنی اپنی ملکیت بطور بہیاچارہ رکہتے ہین ؛

قوم سید

سید بخاری وشیرازی اس پرگنہ کے بعضے دیہات مین متفرق آباد ہین ؛

قوم برہمن وغیرہ ہندو

برہمن اور کہتری کم مگر آرورڑے اوتر امدے اور اکثر دکہنی بہی متفرق دیہات مین آباد ہین اور ان لوگون نے بذریعہ بیع ورہن زمینات کی ملکیت بہی حاصل کر لی ہے ؛

حال تقسیم اول قوم نیازی

واضح ہو کہ جب اس علاقہ پر یہہ قوم نیازی گہکہڑون کو نکالکر قابض ہوئی تو تقسیم ملک مفتوحہ کی کسی حساب پر باہم نہین کی بلکہ جتنا جسکے ہاتہہ لگا اور آباد کر سکا اوسکو اپنے قبضہ مین کر لیا - پیر عبدالرحمان شاہ نے جو قوم سنبل اور سرہنگ کی مابین صلح کرہی اوسمین بہی کچہہ تقسیم مستقل نہین ہوئے بلکہ شروع عملداری سرکار تک تغیر وتبدل بسبب دشمنی اور کشت خون غالب اور مغلوب کے باہم ہوتے رہے ؛

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

مختصر تاریخ حکومت اسپ گنہ کی

واضح ہو کہ بہت پورانی حکومت کی کچھ مفصل تاریخ نہین ملتی الا کہنڈرات سے جو سکہ پورانا ملا ہے اوسسے اسبات کی صداقت ہوتی ہے کہ سکندر اعظم کے بعد اس علاقہ پر قوم گریک یعنے یونانی کی حکومت رہی ہے چنانچہ ایک پورانی معبد عمارت کا ڈہیر اجو مستعمل موضع روکھڑی واقع ہے اوس سے بھی سلطنت گریک روشناس ہوتا ہے۔ اوسکے بعد سلطان شہاب الدین غوری کی عہد تک صحیح پتہ نہین ملتا کہ کون قوم اس ملک مین آباد تھی مگر اوس عہد مین قوم گہکھڑ کی سکونت تصدیق ہوتی ہے شیر شاہ سوری کے عہد جب گہکھڑ لوگ بباعث نامعلوم خاندانی چپقلش اور اپنی سرکشی سے مغضوب شیر شاہی ہوکر تباہ ہوئے تب قوم آوان اور جٹ نواح مشرقی سے آکر اسملک پر پھیل گئے کیونکہ پہلے یہی گہکھڑون کے وقت اکثر اس قوم کے لوگ بطور رعیت آباد تھے تا وقتیکہ جلال اکبر شاہ ابن ہمایون بادشاہ نے گہکھڑون مین سے سلطان مقرب اور سلطان سہالت کو یہ پورے علاقہ بابت مین عطا کیا شروع عہد جہانگیر شاہ تک گہکھڑون کی حکومت اسملک پر تھی۔ اوسی عرصہ مین قوم سرمنگ وسنبل و نوشاہی نے شاہنواز خان سے جو بذریعہ چغتائی رشتہ آزوئی و یار مند فروکش تھی تخمیناً کچھ اوپر دو سو برس کی عرصہ ہوا کہ گہکھڑون کو جو اوسوقت کمزور ہو گئے تھے نکالکر خود حاکم بن بیٹھی شاہ عالم ابن اورنگ زیب فی اپنے عہد مین دوبارہ یہ علاقہ سلطان مبارز خان گہکھڑ کو ۱۱۷۱ ہجری مین جاگیر دیکر مقام کالہ باغ سے فرمان حکومت عطا کیا الا بسبب ونا دخانگی مبارز خان واپس اپنے ملک کو واپس گیا۔ اور پھر نیازی خود سر رہے تا وقتیکہ ۱۱۷۱ ہجری کو سردار جہانخان سپہ سالار احمد شاہ ابدالی کا اسملک مین آیا اور اوسنے ملکان کلان جو بطور تعلقہ دار تھے طلب کیے اونکی معرفت فی قلبہ ایک روپیہ معاملہ یعنی قلنک وصول کیا اور ایک ایک گھوڑا ہر تعلقہ دار سے نذرانہ لیا ۱۱۷۱ ہجری تک یہ علاقہ متعلق سلطنت افغانستان تصور ہوا کہ جب کومی حاکم درانی آیا توجو رعیت مفرور تھی و روپوشی سے بچ رہی اوس سے حسب شرح بالا قلنک وصول کیا گیا اور بعد دوسرے تعلقہ دار کو حاکم کیطرف سے بقدر حیثیت تعلقہ ایک خلعت عطا کیجاتی تھی عہد تیمور شاہ درانی مین

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سردار مہان سنگھ

[illegible] بخیت سنگھ فی سنہ ۱۸۰۳ء بکرم مین جسکو چیچیا سی برس ہوئی ملک کو اپنے قبضہ مین لیا اور سبب نہونے مستقل انتظام کے نواب محمد خان و حافظ احمد خان کی دستبرد سے قبضہ دوابہ اور بنگیرا مین مقیم تھی اس علاقہ کو چھوڑ کر سنہ ۱۸۰۷ء تک نواب کی حکومت مین رہا بعد فتح منکیرا سنہ ۱۸۰۷ء اس سکھون کے قبضہ مین آیا باقی پرگنہ میانوالی جداگانہ رہا تا وقتیکہ بخت سنگھ نے اپنے عہد مین بل و غش انتظام کرلیا اور راجپوتون کی جانب سے بکمیت رای اور گوبخش سنگھ و فتح سنگھ مان و دھنا سنگھ و بہادر سنگھ وغیرہ سردارون سکھ حاکم ہوکر ملک مین آتے رہے اور بعض دیہات کلان مین قلعہ ہائے خام بطور گڑھی مرمت کرکے سکھا شاہی تھانے مقرر ہوئے اور معاملہ نا بقدر لینے اور دینے والے کے وصول ہوتا رہا ابتدا مین سکھ سردار معرفت تعلقہ داران چہارم حصہ پیداوار سے معاملہ وصول کرلیا کرتے تھے جسمین سے چوتھا حصہ بوجہ انعام تعلقہ داران وغیرہ کو چھوڑ کر باقی جمع سرکار کا ہوتا تھا بعد ازان جب قلعہ بنائے گئے اور بخیت سنگھ کے انتظام فی رونق پکڑی تب معرفت کاردار ان سکھ فصل بفصل کنکوت کھڑی فصل کی ہوکر کل پیداوار سے دوسرے چہارم حصہ سرکاری وصول کیا جاتا تھا اور اوس چہارم سرکاری کی پیداوار سے پنجاہ فیصدی یا پنج من غلہ بطور بچوترہ تعلقہ داران کو ملا کرتا تھا اور اکثر تو حصہ سرکاری کا غلہ بہ نرخ گران زمینداران کو محسوب دیکر نقد روپیہ اونسے وصول کرلیتے تھے یا غلہ جنس معینہ لیکر فروخت کیجاتی تھی - الغرض اوس ملک پر حکومت اوس عہد سے سکھان کی چلی آتی تا وقتیکہ سرکار انگریزی فی سنہ ۱۸۴۹ء کو ضبطی پنجاب کے ساتھ اس علاقہ کو بھی اپنی عمرو سلطنت کی شامل کیا - اور شروع عملداری سرکار مین یہ پرگنہ متعلق ضلع ایبک تھا جنوری سنہ ۱۸۶۱ء مین ضلع لیہ ٹوٹ کر بنون ضلع بنا اور یہ پرگنہ بھی ضلع بنون کو شامل کیا گیا اور جمع اسکی بحیثیت قسم وار تشخیص ہوکر مقرر ہوئی کل جمع مالگذاری بابت سال سنہ ۱۹ ایک لاکھ سولہ ہزار روپیہ ہوا اور کل رقبہ مزروعہ ایک لاکھ عشر ایکڑ علاوہ بنجر کے ہے اور مزروعہ رقبہ بحساب فی ایکڑ عشر پر تہ سر آتے پڑتا ہے اگرچہ ہوتا اس پرگنہ کی جمع سخت نہیں ہے دگر سوا سنع فتح خان والد اور کل حاجی شاہ والد تعلقہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

موجہ کی جمع خصوصاً سنگین ہو اور بسبب سختی کے قابل ترمیم ہو ؛

اقسام اراضی

اس پرگنہ مین بانجھی قلیل اور زمین سیلابہ و کچھار کنار دریا ہی سے بکثرت ہو اور علاوہ اسکی بارانی نہایل وغیرہ تین قسم کی ہو اول وہ جو نزدیک جات نکوہ کی جانب ہی بوقت بارش خوب سیراب ہوتی ہو دوسرے بارشی پانی جو غیر متعلقہ سے آکر سیراب کرے تیسری خالص بارش سے جو اوس زمین کی ذات پر برسے سو بارانی اراضی سے قسم اول بہتر اور دوم میانہ اور سوم ناقص ہوتا ہے سیرابی زمینات تمام ماڑی ہے اگر ایک نہر دریا یا سمندر کی کاٹ کر بہ تعرف زراعت کنندہ ان جانب بہتا ہی جاوے تو سوائے تہل پرگنہ میانوالی پہنچے دو تک لیتہ اور رہیکھر وغیرہ علاقہ بارانی کو سیراب کرنے کی سیلابہ زمین کو سال بسال دریا سمندر سے برد برآمد کا بہت اثر پہونچتا ہے اور سالانہ تشخیص کے وقت تحصیلدار پرگنہ کی طرف سے انصاف اور حاکم بالا کی جانب سے نگرانی جاری ہو ؛

پیداوار اراضی زرعی

اس پرگنہ مین بہ فصل ربیع اکثر گندم اور قلیل جو اور خریف مین باجرہ اور کہین کہین کپاس بھی پیدا ہوتی ہے سیلابہ مین گندم اچھی ہوتی ہے اور نوبرآمد کدال مین سمو کہا ایک قسم کا کپاس ہے کاشت کیا جاتا ہے پیشہ کاشتکاری مین لوگ پرگنہ کے مختلف ہین خصوص قوم آوان اور جٹ اس کام مین زیادہ محنت کش اور ساعی ہین ؛

دیہات

اصلی اس پرگنہ مین بیاسی ہین اور انمین داخلی چھوٹے چھوٹے کا نوا ایک سو بین اس حساب سے کل ایکسو بیاسی ہوئی جن مین سے سترہ بڑے گانو بطور قصبہ کے ہین خصوص زیادہ جمع والہ موضع کنڈیان کہ جسکی جمع ۱۱۱۱۱ ہے صورت ملکیت دیہات اور بقدار تعلقہ جات اور جمع و رقبہ تعلقہ وار اور بقدار خانجات بقید کاشتکار وغیرہ کاشتکار بابت کل پرگنہ نقشہ مندرجہ ذیل سے معلوم ہوگا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

فہرست متعلق حالات دیہات پرگنہ میانوالی تفصیل صورت ملکیت دیہات وتعداد خانجات وارا ضی وجمع وغیرہ

○

فہرست متعلق حالات دیہات
پرگنہ میانوالی

○

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

نمبر شمار	نام تعلقہ	نام مالکان تعلقہ	تعداد دیہات: بنجاہ یا زیادہ	بنجی داری	زمینداری	تعداد خانجات: مکان	خام کچا مکان	میزان	نام قوم سکونت	نقشہ وضع	کیفیت	اوسط جمع فی ایکڑ
۱	اودیپس	خود زمینداران دیہہ	۲	۱	۱	۱۰	۱۰	۱۰	سرسنگ و دنیانہ	۱	جو مالکان اعلیٰ ہین وہ مالکانہ مالکان اودے سے لیتے ہین	۳ آنہ
۲	پنیلان	ایضاً	۱	۱	۰	۱۰	۱۰	۱۰	ہمان	۱	ایضاً	۳ آنہ ۱۰
۳	پکیڈ	ایضاً	۲	۰	۱	۱۰	۱۰	۱۰	ہمان و سیدجگا	۱	ایضاً جملہ اس تعلقہ کو موضع مسان ملک مظفرخان رئیس کالہ باغ کو باغبہ ہین وسط دوام کے معاف ہوا	۱۱ آنہ ۳
۴	دارچیلی	ایضاً	۰	۱	۰	۱۰	۱۰	۱۰	ہمان و سیدجگا	۱	کیفیت بشرح نمبر ۲	۲ آنہ ۳
۵	روکڑی	ایضاً	۲	۱	۰	۱۰	۱۰	۱۰	ہمان و سیدجگا	۱	ایضاً	۲ آنہ ۶
۶	گندہانا	ایضاً	۱	۰	۱	۱۰	۱۰	۱۰	سنگ ہمان و سیدجگا	۱	ایضاً	۲ آنہ ۸
۷	موچھہ	ایضاً	۱	۱	۱	۱۰	۱۰	۱۰	ہمان و سیدجگا	۱	ایضاً اور سنہ ۱۱ اس تعلقہ کی موضع مادان اور والدرا لوبیل محمد سرافراز خان بہادر رئیس عیسیٰ خیل کو جاگیر میں معافی ہے	۳ آنہ ۱۰
۹	موچھی خیل	ایضاً	۰	۱	۰	۱۰	۱۰	۱۰	ہمان سرسنگ و بانی	۱	کیفیت بشرح نمبر ۲	۲ آنہ ۱۰
۹	وچھ پچھر	ایضاً	۰	۱	۰	۱۰	۱۰	۱۰	بچھر	۱	ایضاً	۲ آنہ ۸
۱۰	بنوں	ایضاً	۱	۰	۰	۱۰	۱۰	۱۰	ہمان و سیدجگا	۱	ایضاً	۶ آنہ ۹
												۲ آنہ ۱۰

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ذکر مزارعان

اس پرگنہ مین مزارعہ اقسام ذیل کی ہین اول کاشتکار بذریعہ بوٹہ ماری یہہ گروہ مالک ادنی تصور ہوکر حق مالکانہ مجوزہ سرکار مالکان اعلی کو مختلف شرح سی دیتی ہین اور معاملہ سرکار بطور راجپہ مالکان نقد ادا کرتے ہین دوم کاشتکاران موروثی یہہ لوگ حسب شرح مندرجہ کاغذات بندوبست سراسری آٹھوان حصہ یا دسوان یا بارہوان یا جو دہوان حصہ کل پیداوار سی بابت حق مالکانہ مالک کو دیکر معاملہ خود ادا کرتے ہین سیوم مزارعان غیر موروثی جو تابع مرضی مالک ہین اونسی سیوم حصہ یا نصف حصہ پیداوار مالک لیکر معاملہ سرکار خود مالک ادا کرتا ہی اور بعد از اطلاع وقت شروع سال آخر الذکر قسم کے مزارعان کی بیدخلی مالک کی اختیار مین ہی

قاعدہ تقسیم میراث

میراث غیر منقولہ وارثان نرینہ کے باہم دستار بقسیم ہوتی ہی عورات کو حصہ نہین ملتا اور یہہ رواج غالب ہی ؛

پیشہ و عادات سکنای پرگنہ

اغلب اور اکثر پیشہ کاشتکاری اور زمینداری رکھتے ہین اور زمیندوبیوپار غلہ وغیرہ بھی کرتے ہین عادات مین سوائی چیدہ آدمیون کے شرارت اور دروغ بہت داخل ہی کل پرگنہ کے دیہات مین دھڑبمعنی جتبہ داری علیحدہ علیحدہ ہی اور بغض وحسد دلون مین بھرا ہوا ہی دشمنی اور عداوت باہمی جو محض بیفایدہ اور صرف حاسدانہ ہی اوسی لوگون کی درستی اطوار مین بڑا خلل ڈال رکھا ہی عدالت مین پیچ کے ساتھہ مقدمات دایر کئے جاتی ہین اور چونکہ سرکاری انتظام اونکی اور کسیطرح بغض نکالنی سی انتقام لیتا ہے اسواسطی بارجاع نالشات اپنی عداوتی سی بدلہ لینا چاہتے ہین حکام موقعہ کی بیدار مغزی اور واقف کاری اس پرگنہ مین اونکی شر کو رفع کرتی ہی یہہ لوگ راستی بھی بہت ہین اسواسطی وہانکی عملہ ماتحت کی نگرانی بھی لابد مطلوب ہی ؛

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

خوراک و پوشاک

گرما مین گندم اور سرما مین باجرہ اکثر کہایا جاتا ہی پوشاک مردانہ سر کی پاگ بانہ دستار سفید چھوٹی اور اکثر کرتہ سفید اور پجامی ازار کی لنگ چادر سفید کی رکھتے ہین اور بعضے آدمی نیل سی سیاہ رنگ کراتے ہین زنانہ پوشش مین سر پر دوپٹہ یا سلاری اور پجامی کورتی کی چولی یا انگی جو سینہ سی تنگ اور چست اور دامن سی فراخ مگر کوتاہ ہوتی ہی اور شلوار موٹی سوسی کی گھیرہ دار مگر پونچہ تنگ رکھتے ہین پوشش کی قطع اور وضع قابل تعریف نہین سوای بدوضع کے مردانہ پوشش کام کے وقت بہی مارج ہے اکثر ویسی کپڑا مستعمل ہوتا ہی اور رکم لٹھہ خاصہ

وجہ تسمیہ میانوالی

واضح ہو کہ اصل مین اس پرگنہ کے علاقہ کو بباعث کنارہ دریا کچہی کہتے تہے تامبنو زاکثر کچہی کے نام سی مشہور رہی مسمی میان علی فقیر ابن شیخ جلال جسکی اس ملک کے لوگ معتقد و مرید تہے اوسنی اپنا خانگی مکان بنایا جو مشہور بہ میانوالی ہوا اور موضع میانوالی متصل موضع بلوخیل کلان واقعہ ہی بسبب شہرت عام اور واقع ہونے مکان تحصیل و کچہری حاکم اس پرگنہ کا نام میانوالی سی نامزد ہوا اور حقیقت میانوالی ایک موقع کا نام ہی باصطلاح زبان ملک علاقہ کو کچہی کہا جاتا ہی خاندان میالان میانوالی کا ذکر اس کتاب کی دوسری موقع پر درج ہے ؛

رواج شادی

اہل اسلام مین معمولی ہی کچہہ خاص صورت علیحدہ نہین رکہتا اور اہل ہنود مین برخلاف دستور ہنودان علاقہ ہنوان و مروت والیان دختر کی جانب سی برہمن یا پروہت ایک جنجوئی یعنے زنار و کیسر یعنے زعفران اور کچہہ مصری یا قند سیاہ لیکر بخانہ داران لڑکا جاتا ہی اور راشیار مذکورہ پہونچا کر پوجا و شگن بجا خیری چودہریان و برادری کر کے کیسر ہر ایک حاضران پر چہڑک کر واپس آتا ہی اور راسطرحکی بدہائی جب پہونچ جاوی تو عہد ناطہ کا پختہ ہو جاتا ہی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

عبادتگاہ

اس پرگنہ مین کل دو سو بیس مسجد اور صومعہ جائی عبادت اہل سلام ہی اور دو ہرم سالہ و تہاکرد
کل قسیس ہین عبادت کنندون کو چاہئی کہ بصفائی دل عبادت کرین اور اپنی افعال اور اطوار
کو قابل عبادت صادق کے درست کرین کیونکہ معبود حقیقی دلون کا مالک ہی ؛

ذکر میلہ یا ہجوم

کوئی مشہور میلہ اس علاقہ مین نہین ہوتا مگر ہاں بیساکہہ بمقام ماڑی نانگہ ارجن کی جانی نشست پر
اور ہر ایام شورات بمکان مسانا تہہ واقعہ پائی خیل اہل ہنود بطور میلہ کے جمع ہوتے ہین اور بخانقاہ
میان نور محمد واقعہ موضع بہکڑہ ہاہ چیت کچہہ میلہ زمینداران دیہات نواح کی طرف سے لگتا ہی
اور علاوہ اسکی تیوہار دسہرہ پر بمقام میانوالی اور کنڈیان و پپلان و موچہہ کچہہ ہجوم اہل ہنود
کا ہوتا ہی ؛

○

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

باب پنجم متفرق حالات ضلع بنون

ذکر حکام و حکومت

واضح رہے کہ بہت پورانی وقت کی حکومت کا مفصل اور صحیح حال نہین مل سکتا البتہ پورانی وقت کی متبرکہ عمارات سے جو سکہ مضروبہ عہد حکام ماضی کے ہین اونسے حکومت اہل ہنود و اہل گریک یعنی یونان شاہان بکٹریا یا باختر کی صداقت بخوبی ہوتی ہی اور یہہ بات صاف ظاہر ہی کہ یہہ ضلع سوامی علاقہ میانوالے قدیم سے سلطنت افغانستان کی متعلق چلا آیا گو حکام افغانستان مین سے جنکی تاریخ پہلے حصہ کی دوسرے باب مین درج ہی کسی نے اس ضلع کو مفتوح کیا اور کسی نے مشکل اور تہوڑا علاقہ سمجھکر خیال نکیا حکومت کا مشرح حال صرف ایکسو ستر برس سے مل سکا جسکی تفصیل یہہ ہی کہ سنہ ۱۱۱۸ ہجری مین شاہزادہ بہادر شاہ ابن اورنگ زیب شاہ دہلی نے جو باپ کی طرف سے صوبہ کابل کا تہا بمقام کابل زبانی محمد حسن مشیر اور رہبرام ابن خوشحال خٹک صفت اور زخیزی ملک بنون سنکر ارادہ سیر اور فتح اس ملک کا کیا کابل سے بہرا ہی۔ راجہ بشن سنگہ و محمد حسن ملک خوست اور علاقہ دوتر کے راستے تنگہ توچی سے نکلکر بنون مین داخل ہوا اس پہلی دفعہ باعث خرچ زر کثیر انعام و خلعت ملکان ہر قوم کچھہ مزاحمت یا مقابلہ بادشاہی لشکر سے راستہ پر یا لہ بنون مین نہوا بہادر شاہ نے بموجب حکم اورنگ زیب اس علاقہ کو مستقل حکومت کرنیکے ارادہ پر متصل موضع جنڈ و خیل کنارہ کرم سے شمال ایک قلعہ خام بنوایا جسکا نام شاہ کوٹ مشہور ہوا تبتک اوس قلعہ کی بنیاد کی علامت باقی ہے استقام پرخان زمان کٹی خیل لوہانی سے واسطے سلام کے حاضر ہوا اور شاہزادہ نے ایک ہاتہی اور گہوڑا معہ خلعت عطا کرکے رخصت کیا شروع موسم گرما مین جب بہادر شاہ نے کابل کی طرف واپسی کا ارادہ کیا تو حسب صلاح محمد حسن مصاحب کے اصالت خان گہکہڑ جو ضلع ہزارہ کے علاقہ پہکلی کا فوجدار تہا واسطے فوجداری ملک بنون طلب کیا اور اصالت خان پہکلی کے انتظام کو سوا تہیون کی ماتہہ سے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ویران کرا کر حسب الامر شاہی بنون مین آیا اور شاہزادہ نی اصالت خان کو معہ کچھہ مختصر سپاہ
کے بدون تقویت سامان قلعہ داری علاقہ بنون مین چھوڑ کر براستہ دوڑ کابل کو واپس
ہوا تنگہ توچی کی درہ پر جو اوسوقت مشہور بہ تنگی حسن تہا قوم دوڑ اور الوس وزیری اور سکنا
خوست جمع ہوکر برسر مقابلہ اور سد راہ ہوی بخفیف سی لڑائی مین بہ سبب تنگ راستہ اور پہاڑ ہونے
کے فوج شاہی کو بڑا خطرہ نقصان پیدا ہوا مگر آخر کو کچھہ روپیہ دی کر راستہ خلاص کرایا گیا تاہم
بہیر کی مزاحمت اور مال شاہی کی لوٹ تا بدسترس پہاڑی مخلوق علاقہ کابل مین داخل ہونے
تک کرتے گئے راجہ بشن سنگہ بنون مین مرگیا تہا بہادر شاہ بوقت واپسی علاقہ دوڑ مین بطور تہانہ
سید حسن نامی جو خاندان سادات بارہ سی تہا مقرر کرگیا چند عرصہ کے بعد قوم بنوچی اور مروت نے
اتفاق کرکے اصالت خان حاکم بنون سی بغاوت کی اور اوسکو معہ ہمراہیان قلعہ مین محصور کر لیا
تہوڑی دنون تک وہ لڑتا رہا مگر آخر کمک سی مایوس ہوکر بعد حاصل کرنے امان کی قلعہ خالی کردیا
اور ملکان مروت کی ہمراہی مین درہ تنگ علاقہ عیسی خیل کے راستہ معظم نگر پرگنہ میانوالی کو چلا گیا
ملکان مروت بطور بدرقہ درہ تنگ اپنی حد تک گئے اس سرکشی کی خبر ۱۱۷۱ ہجری کو بمقام جلال آباد
بہادر شاہ کو پہونچی تب اوسنی اصالت خان کو حکم بہیجا کہ بانتظار آنے کمک کی درہ تنگ کے قلعہ مین
جو عیسی خیل اور مروت کی حد پر تہا قیام کری اور میر ابراہیم اور رفاخر خان فوجدار بنگش کو
فرمان پہونچا کہ بہمراہی محمد افضل خان خٹک بلند خیل کے راستہ بنون مین جاکر سرکشی کا انتظام
کرو اور اصالت خان کو قلعہ درہ تنگ سی واپس لاکر بنون مین پہونچاؤ مگر فوجدار بنگش کی
سپاہ کو سال تک کی تنخواہ بہی نہین وصول ہوئی تہی ایسی بیدل سپاہ سی کیا ہوسکتا تہا جب
یہہ فوج بلند خیل مین پہونچی تو سید حسن حاکم دوڑ سی خبر ملی کہ مین بہی محصور ہون احتیاط سی آنا اور
جو دو سوار بہ پیغام شاہی بنون کو واسطی فہمائش اطاعت بہیجے گئے وہ بی نیل مراد واپس آکر شدت سی
حال سرکشی رعایا بنون و مروت ظاہر کیا اور بلند خیل سی جو نالہ کرم کے کنارہ بنون کو راستہ
پہاڑون سی آتا تہا اس راستہ کو قوم وزیر نے روک لیا اور بہادر شاہ کا حکم اس فوج کو پہونچا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کہ تم خود بندوبست کرو اور فوج یا زر نہین بہیجی جاویگی سو بدون ان دو چیزکے امر مقصودہ حاصل
نہین ہو سکتا تہا لاچار فوج متعینہ کمک مل بلندخیل سی متفرق ہوگئی دوسرے سال بہادر شاہ نے
پشاور سی کوہاٹ کی راستے آکر علاقہ زیڑان کوہ سفید کی جنوبی درہ مین موسم گرما گذارا اور ایک راستہ
کڑمان اور زیران سی گنڈمک کیطرف بنانی کا ارادہ کیا مگر پورا نہوسکا شروع خزان مین بسرکرگئے
علی رضا برادر محمد حسن اور مبارز خان گہکہڑ جو امیدوار حکومت ڈانگلی جائی ریاست گہکہڑان واقع
ضلع راولپنڈی کا تہا ایک فوج براستہ بلندخیل روانہ کی جب یہہ فوج بلندخیل سی آگی کڑم کے راستہ
بنون کی طرف روانہ ہوئی تب قوم وزیر نے راستہ پکڑکر سخت لڑائی کری فوج متعینہ کو شکست
ہوئی اکثر خیمہ اور مال اسباب چہوڑکر بلندخیل کو واپس ہوئی اور لشکر کے سردار نے نادانی اور بیرحمی
سی چند ملکان وزیر بقول صلح و آغنی طلب کرکے قتل کردئی اس نازیبا عہدشکنی سی سب قوم وزیر متفق
دشمن بنگئی اور لشکر کرکے بلندخیل پر چڑہ آئی وہان سی علی رضا خان ہٹ کر درمند کو چلا گیا یہہ خبر
بہادر شاہ نے سنکر فوج کو واپس بولا لیا اور سرداران لشکر کو اپنی حضور مین واقعی تنبیہ کری اور خود
بہمراہی ناصر خان اول ملک خوست کی راستی علاقہ دوڑ مین آیا دوڑ کے سر بر قوم وزیری اور
فرقہ دوڑ نے راستہ روکا ہوا تہا مگر ناصر خان کی واقف کاری اور ہوشیاری سی بدون لڑائی بطور
صلح راستہ خالی کراکی بہادر شاہ بنون مین پہونچا بعضی لوگ مفرور ہوگئے اور اکثر مطیع ہوئے
الآ بہادر شاہ بدون زیادہ توقف کی مروت اور عیسی خیل کی راستے کالہ باغ کو چلا گیا سنہ ۱۲۱۴ ہجری
مین کالہ باغ مین داخل ہوا اور چند ماہ وہان قیام رکہا علاقہ ڈانگلی کی سلطانی اصالت خان سی
تغیر کرکے اس شرط سی مبارز خان گہکہڑ کو عطا کرے کہ بنون کی فوجداری کا ذمہ دار ہوا وسنی عرض
لیا کہ اب مین جاکر علاقہ پٹہوار واقعہ ضلع راولپنڈی کا بندوبست کرکے بوقت کوچ شاہزادہ پہونچکر
بنون مین رہونگا بہادر شاہ کالہ باغ سی روانہ ہوکر براستہ عیسی خیل لکی مروت مین آیا اور مروت
کی لوگون سی کچہہ معاملہ جسکی تعداد صحیح نہین معلوم ہوتی وصول کرکے اور ناصر خان کو قلعہ بنوں
مین چہوڑکر شاہزادہ دوڑ اور خوست کی راستی غزنین ہوکر کابل کو گیا الآ درہ شواک پر دو ماہ بسبب

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بندش راستہ اور مزاحمت مخلوق کو ہی روکا رہا بنون مین ناصرخان نے ایک لاکھہ روپیہ تحصیل مقرر کرکے وصول کرنا شروع کیا قریب چالیس ہزار کے وصول ہوچکا تہا کہ ناصرخان دوڑکے راستے چلا گیا جو سوار تحصیل معاملہ پر مقرر تہے وہ بہی ناصرخان کے پیچے چلے گئے محمد افضل خان خٹک جو قلعہ بنون مین شاہزادہ کی حکم سے ناصرخان کی ساتہہ رہتا تہا لاچار قلعہ چہوڑکر بمقام لتمر چلا گیا اور میانہ رخان گنڈہ پور کو جو کالا باغ اور میانوالی کی علاقہ مین تہا واسطے چلا آنے بنون کے لکہہ بہیجا مگر اوسنے اپنے آنے سے صاف انکار کیا اور اس باعث سے رعایا بنون و مروت پر خود مسرتہوگئی اور اور ایسا حال ہا کہ جب کبہی فوج کا گذر اس راستے آیا تو جو لوگ مفروری سے رہگئے اونسے کچہہ عاملہ کے تمام وصول کرکے گئے

تا وقتیکہ نادرشاہ ایرانی

کی فوج ۱۱۵۱ ہجری مین بڑی زور شور سے اس ملک مین آئی گرچہ یورش ہندکیوقت خیبر کے راستے نادرشاہ گیا تہا الا مشہور ہے کہ ایک دفعہ بنون مین بذات خود معہ بیشمار لشکر کے دوڑکے راستے آیا تمام دردمی سیاہ اور خیمہ وخرگاہ سرخ رنگ کے تہے بنوں کی علاقہ سے موضع توزکنے علاقہ سوراب اور موضع کرڑی تہہ تپنی و موضع دلی خیل تہہ منڈان کے لوگون نے سامنے لشکر نادری کی کچہہ مزاحمت کی تہی اس خفیف گناہ پر اوس ظالم بادشاہ نے ہر سہ دیہات مذکورہ بالا مین قتل عام کا حکم دیا اور بیگناہ مخلوق کو قتل کرایا اوس قتل مین قوم کڑی سے جو قریب ایکہزار آدمی تہا صرف دو کس زندہ بچے رہے اور دلی خیل اکثر مفرور ہوکر علاقہ بنگش کو چلے گئے بعد نادر کے جب

احمدشاہ ابدالی

تخت نشین افغانستان ہوا تو ۱۱۶۰ھ مین سردار جہان خان سپہ سالار ملک دوڑکے راستہ بنون مین آیا ظلم نادری کی رعایا بنون کو اسقدر یاد اور ہراسان کر رہا تہا کہ بدون مقابلہ اطاعت قبول کرکے زر مقررہ فلانک ادا کردیا اور جہان خان درانی نے سمات بی بی دختر شاہ بزرگ ملک بازار احمد خان سے شادی کرلی اور علاقہ دوڑ سے بہی بارہ ہزار فلانک وصول ہوا اور دفعہ یعنی ۱۱۶۶ھ و ۱۱۶۷ھ ہجری مین بذات خود احمدشاہ بنون کے راستے آیا اوسکی سلطنت مین کچہہ شر فساد بہ ملک بنون نہین ہوا ؛

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تیمور شاہ

اپنی سلطنت کی عہد مین ۱۱۸۳ھ ہجری مین بنون کی راہ سے کالا باغ تک گیا اور اوسکی بعد بہی چند دفعہ آیا اکثر علما سادات کی پاس بابت معافی بیگار و تکالیف سورسات سادات تیمور شاہی علاقہ بنون مین موجود ہین اسکی عہد مین پائندہ خان بارکزئی جسکا خطاب سرافراز خان تہا ۱۱۹۰ھ مین بنوں کا حاکم ہوکر آیا بعد وصولی قلنگ واپس چلا گیا تیمور شاہی مین بھی کچہہ فساد خام ہونے نہین پایا

شاہ زمان

ابن تیمور شاہ کی عہد مین کئی سردار درانی اس علاقہ مین آتے رہے اور قلنگ کی نام پر جو کچہہ وصول ہوسکا لیکر واپس چلے گئے فتح خان بارکزئی ۱۲۱۶ھ ہجری مین درسمند اور بلند خیل کی راستہ بنوں کو آیا قوم درسمند سی اوسکی سخت لڑائی ہوئی بعد فتح کی درسمند تاراج کئی گئے اور جو سپاہی فوج درانی کی اوس لڑائی مین زخمی ہوئی بنوں مین لاکر فتح خان نی ملکان بنوں مین تقسیم کرکے اچہا ہونے تک واسطی پرورش کی سپرد کرگیا اور خود تیس ہزار قلنگ وصول کرکے پنجاب کیطرف گیا بوقت واپسی زخمی سپاہی جو اچہی ہوگئے تہے ہمراہ لیکر کابل کو چلا گیا اوسکی بعد خان ترکی حاکم ہوکر آیا اوسکی وقت مین بتکرار ایک عورت مسمات بی بی قوم میتا خیل کی جسپر مسمی دیوانہ قوم موسکی سورانی عاشق ہوگیا تہا میتا خیل کی موضع پر حاکم مذکور نی رشوت لیکر یورش کری اکثر سکنا میتا خیل لوٹی مارے گئے اس ننگ پر مسمی خانان قوم میری نی بہمراہی اپنی قوم اور گوندی کی لشکر درانی پر حملہ کیا اور شکست فاش دی کر کامیاب ہوا اور فوج درانی واپس چلی گئی عبدالرحیم خان غلجائی کی بعد پردل خان بارکزئی ۱۲۲۶ھ ہجری مین گورنر بنوں ہوکر آیا اور اوسنی موضع سلیمہ کو فتح کیا اور مسمی سلیمہ ملک کا بدرو کی ساتہہ پیٹ چاک کرکے اوسکی نعش کو درخت شیشم سی لٹکوا دیا دلاسہ خان کی وقت قوم میری سی لڑائی ہوئی مگر حاکم نی فتح پائی میاندا جب حاکم ہوکر آیا تو اوسنی سین خان مغل خیل کو بازید خان میری سی قتل کرایا اور اس معاملہ مین رشوت کہاکر دین و دنیا مین رسوا ہوا بعد نابینا کرنے شاہ زمان کے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

محمود شاہ

بھی ہمراہی فتح خان وزیر ۱۲۱۶ھ ہجری کو اس علاقہ مین آیا تہا اور سردار محمد عظیم خان برادر محمد خان و شیر دل خان وغیرہ کئی حاکم آتے رہے سب سے آخری دفعہ ۱۲۳۶ھ ہجری کو یار محمد خان بارکزئی حکام درانی مین سے واسطے وصول قلنگ آیا اور کوہاٹ کی راستی پشاور کو چلا گیا اوسکی بعد جسکو آجتک بیتالیس برس ہوئے سلطنت افغانستان کی حکومت جو آخری وقت درانی نام رہگئی تہی ضلع مذکور اوٹھہ گئی واضح ہو کہ اس عرصہ مین بعہد سلطنت درانی کوئی مستقل حاکم ہمیشہ کیواسطے بنون مین نہین رہا اگرچہ احمد شاہ اور تیمور شاہ تک کچھہ عام بی انتظامی نہین تہی مگر شاہ زمان سے لیکر پیچھے خانگی فسادون نے ایسا ضعیف اثر افغانستان کی سلطنت مین پیدا کیا کہ اکثر رعایا خود سر ہوتی گئی۔ حالات مندرجہ بالا سے معلوم ہوگا کہ حکام درانی کو کچھہ رعایا کی آرام اور انصاف سے سروکار نہین تہا جسقدر ہوسکا قلنگ وصول کیا اور جلد یا اور جب لشکر بنون مین داخل ہوتا تہا تو علاقہ مین لوٹ پڑجاتی تہی جس گانو کے لوگ مفرور ہوگئے اونکی زراعات لشکر درانی اپنے گہوڑون سے چرادیتے تہے اور وصولی قلنگ سے بری ہوجاتا تہا جب محمد عظیم خان برادر دوست محمد خان ۱۲۵۱ھ مین اس ملک کو آیا تو اوسنے اپنے لشکر کو حکم دیا کہ تمکو تنخواہ تا قیام بنون نہین ملیگی جو کچھہ مال غارت سے حاصل کرسکو وہی تنخواہ سمجھو اس احمقانہ حکم سے اکثر دیہات لوٹ گئے اور مال مویشی موضع ہر مایل کے بہی لوٹ مین آئی تہے جسکی چہوڑائی کے واسطے ایک اخوند درزائی کچھہ روپیہ لیکر اور ایک لونگی لنگر اور دوسری سر پر باندہ کر معسکر کی طرف آیا جب اردو مین داخل ہوا تو ایک شخص مفلس قوم کچھی زئی کو سپاہیان نے پکڑا ہوا تہا اور اوس سے کچھہ حاصل نہین ہوسکتا تہا سپاہیان نے اوس سے کہا کہ کسی پر تو کچھہ اپنا دعوی کر جب اخوند بڑی کروفر سے جاتا دیکہا تو اوس مفلس کچھی زئی نے اپنی جان چہوڑانے کے واسطے کہدیا کہ اس اخوند نے خربوزہ کے کہیت مین میرا باپ قتل کیا تہا ایسی ناحق تہمت پر طمع اور لالچ سے سپاہیان مذکور نے اخوند جی کو پکڑ لیا اور اوس مفلس کو رہا کیا اخوند کا عمامہ مع کمربند اوتار لیا گیا اور روپیہ موجودہ چہین کر اوسکو بامید زیادہ وصولی قید کیا گیا شب کو

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بیچارہ اخوند موقع پاکر لوٹی کیطرح برہنہ سر لئے ہوئے بھاگتا گرتا گاتا نوین پہونچا اور لاچار صبر کیا پس خیال کرنا چاہئے کہ جب سپاہ درّانی کو اپنے ہم دین علماؤن کے ساتھہ یہہ سلوک تہا تو دیگر بیچارہ رعیت کا اس سے ابتر حال ہوگا اور حقیقت مین اسیطرحکی زیادتیان اور ظلم باعث سرکشی اور بغاوت رعایا کی ہوتی تہی اسطرف تو یہہ حال تہا اور دوسری جانب علاقہ مروت مین بسبب بی اتفاقی ابیذر خان عیسک خیل اور نواز خان بیگو خیل ہر دو افسران گوندی مختلف حسب استدعای نواز خان بیگو خیل ۱۲۳۶ھ ہجری کو

نواب حافظ احمد خان

جد نوابجی سرافراز خان دیرہ والہ نے دیوان مانک رای اپنے دلاور املکار کو معہ شیر محمد خان ایک فوج کے ساتھہ علاقہ مروت مین بہیجا ابیذر خان اپنے گوندے کا لشکر لیکر سد راہ ہوا درہ تنگ سے مغرب کسی موسوم جہکڑے والی پر باہم فوج نواب دیرہ اور مروتان کی لڑائی ہوئی مروت لوگ شکست کہاکر قریب ایکسو ساٹہہ آدمی کے مارا گیا اور علاقہ مروت املکاران نواب نے مفتوح کرکے بصلاح ملکان کلان چالیس ہزار روپیہ معاملہ سالانہ وصول کرنا شروع کیا اور دیوان مانک رای جو اپنے آقا کا خیرخواہ تہا بعد فتح مروت بارادہ لینے علاقہ بنوں کے اسطرف آیا بمقام خوجڑی لڑائی ہوئی دیوان مانک رای شکست کہاکر مروت کو چلا گیا اس ہنگامہ سے بعد تین سال تک بنوچی آزاد رہے

ریاست سکہان

تا وقتیکہ ۱۲۲۹ھ ہجری مطابق ۱۸۱۴ عیسوی ماہ منگہر مین رنجیت سنگہ والی لاہور نے ہمراہی ایک جرار لشکر کے گذر عیسی خیل سے دریاے سند کو عبور کرکے بدون لڑائی یا مقابلہ اس ضلع کی ہر سہ پرگنہ مغربی کو شامل ملک پنجاب کرلیا اس ضلع کو شمولیت صوبہ پنجاب سے آجتک اکتالیس برس ہوئے خود رنجیت سنگہ عیسی خیل اور لکی ہوکر بمقام حاجی وسنے یعنی درختان حاجی جو لکی سے تین میل اور ریبنون کی سڑک پر کنارہ جنوبی کرم کے واقع ہین فروکش ہوا اور کنور شیر سنگہ معہ کچہہ فوج کے بنون مین آیا اور ایک لاکہہ روپیہ کی نام پر جسقدر معاملہ وصول ہوسکا لیکر واپس چلا گیا اس پہلی دفعہ کی وصولی مین بنوچیون نے طمع کرکے قلب زیور اور سکہ اور رہا یم کم قیمت زیادہ بیع پر داخل کئے اور جب وہ حنظو

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہوگئے تو بنوچیون مین مشہور ہوگیا کہ حکام سکہ زر وسیم اور نانبا اور قلعی برابر سمجھتے مین اس
باعث سے یہہ حکومت جدید کچھہ سخت یا ناگوار نہ معلوم ہوئی دوسرے دفعہ ۱۸۰۳ء بکرم مین کنور
کہڑک سنگھہ ہمراہی فتح سنگھہ اس ملک مین آئے اور جہان اب قلعہ دلیپ گڈھ ہی اس موقع پر ڈیرہ
کیا دلاسہ خان مالک تپہ داؤد شاہ باغی ہوکر مستعد پیکار رہوا اور اکثر بنوچی جہاد سمجھکر سکھون کے
ساتھہ متصل موضع گل حسن آمندی نبرد آزما ہوئے غازیونکو شکست ہوئی اور دلاسہ خان بہاگ کر
دوڑ کو چلا گیا اس دفعہ قلب زبوروسکہ نہ چل سکا تیسری دفعہ ۱۸۰۵ء مین پھر کنور کہڑک وفتح سنگھ
مان بنون مین آیا اور تحصیل معاملہ شروع کی مگر بدون کل وصول کی بباعث فوج کشی پشاور واپس
چلے گئے چوتھی دفعہ تاراچند کاردار ۱۸۰۹ء بکرمے کو اس ملک مین آیا اول علاقہ مروت مین رعایا
کو لوٹ مار سے خراب کیا اور پھر بنون مین آکر بمقام اکرہ متصل موضع کلکی برت خیمہ زن ہوا جہانے
اوسکو خبر ملی کہ دلاسہ خان ملک داؤد شاہ باغی ہوگیا ہی اکرہ سے کوچ کرکے بمقام مش جنیل مزدکش
ہوا دوسری صبح اوٹھکر دلاسہ خان کی گانو پر حملہ کیا اور توپ ہاے زیر درخت پیپل موجودہ حال لگا
گانو کی گہڑی کو مسمار کرنا شروع کیا جتنی جگہہ کو ضرب توپ منہدم کرتے تہے فوراً محصور لوگ درختہاے
بیر وغیرہ کاٹ کر اوس جگہہ کو روک لیتے تہے آخر غازیون مین سے چند نشانہ باز توپچی معلوم کرکے
واسطے ہلاکت گولہ انداز ان توپ متعین کئے گئے تہوڑی دیر کے بعد اکثر گولہ انداز ان کے ماری جانے سے
توپ ہا بیکار کردی گئین اوسوقت سوار و پیدل سپاہ سکھہ نے گانو پر یورش کری مگر غازیان محصور
نے زد ضرب بندوق سے فوج حملہ آور کا منہہ پھیر دیا ایک ساعت کی بعد تمام فوج سکھہ نے پیدل ہوکر
پھر حملہ کیا اور گانو کے دیوار تک پہونچے اور نوبت شمشیر زنی آگئی مگر چار گروہ بنوچیان جو نہایت
نشانہ باز اور موقعہ کی جگہہ پر بیٹھے تہے اونکی بدف زنی اور رعام بندوقون کی زد سے فوج سکھہ بہت
نقصان اوٹھاکر پیچھے کو ہٹی اور اپنے معسکر مین پہونچکر چار و نطرف فرودگاہ کے خندق احتیاط گہدوائی
اور بعد آرام بیس روز کے ڈیرہ طرف پنجاب روانہ کرکے جریدہ فوج سے تاراچند نے سہ بارہ دلاسہ
کے گانو پر حملہ کیا مگر خالصہ جی کی فوج نے پنجاب کے کوچ کی خوشی پر ایکروز کے واسطے مرنا مارنا منظور نکیا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

خفیف سی چہبر بیہار کے بعد مونہہ پھیر کر اپنی ڈیرہ سی آملے اور جو کچھ تپہ میسکی دمنڈان و تپی سے وصول ہوچکا تہا وہ لیکر تارا چند لاہور کو چلا گیا واضح ہو کہ ہزیمت تارا چند اور رہیہ لڑائی صرف دلاسہ خان کی جانب سی نہین تہی بلکہ اکثر ملکان بنون جیسا کہ دکن خان وغیرہ جو دنکو تارا چند کی صلاح کار اور ہمنشین ہوتے تہے رات کو سب حال سی دلاسہ کو آگاہ کرکے ہر طرحکی مدد پہونچاتے تہے اور اپنی تپہ جات سی غازی لوگ واسطی کمک کی دلاسہ کی پاس بہیجتی تہے اگر اسطرحکی رازداری اور کل بنون سی کمک دلاسہ کو نہ پہونچتی تو اوسکو ایسے مقابلہ کا مقدور اور کامیابی کیونکر حاصل ہوتی سکہون کی لڑائیون مین سی تارا چند کا جنگ اس ملک مین زیادہ مشہور ہی جب تارا چند لاہور مین پہونچا تو اوسنے رنجیت سنگہ کو سب ملکان بنون کا باغی ہونا بیان کیا تب پیشگاہ رنجیت سنگہ والی پنجاب سی ایک پروانہ بنام ملکان بنون اس مضمون سی جاری ہوا کہ جو کوئی خیرخواہ سرکار ہی بمقام لاہور واسطی سلام کے حاضر ہووی اور جو نہین حاضر ہوگا تو بطور دشمن اوسکا تدارک کیا جاویگا یہہ حکم پاکر بخوف اقبال روزافزون رنجیت سنگہ کے ملکان ذیل ملک دکن خان تپہ میسکی ملک نظم خان تپہ دہرماخیل ملک میر سوس خان و شیرزہ خان تپہ منڈان جعفر خان و جنگی خان ملکان تپہ تپی اور سیگہا ہندو وکیل دلاسہ خان لاہور کو روانہ ہوئے بمقام امرتسر رام باغ کی کچہری مین ان کو بار حاصل ہوا مہاراجہ رنجیت سنگہ نے انسی باعث بغاوت دلاسہ خان اور مقابلہ بہمراہی تارا چند دریافت کیا اسکی جواب مین سب ملکان کی جانب سی دکن خان نی اس مضمون سی عرض کری کہ صاحبا سبب اس فساد کا سخت گیری سے وصول قلنگ ہی کیونکہ ابتدا مین جب بادشاہ آیا تو بارہ ہزار قلنگ منبون اور بارہ ہزار روڑ پر لگایا پیچہی حکام درانی نی روڑ کو چہوڑ کر بنون پر تیس ہزار مقرر کیا اور چنجہ ٹکر یعنی رنجیت سنگہ اور کنور کہڑک سنگہ اور فتح سنگہ ایک لاکہہ کی تحصیل مقرر کری تہی تو اوسکا باعث یہہ تہا کہ قلنگ نگی فراریان اس تعداد سی نبہا اور مجرا کیا جاتا تہا اور چونکہ ہر تپہ مین فراری اسقدر ہوتے تہے کہ بعد مجرای معامانہ ضروران دانعام ملکان خالص آمدنی تیس ہزار سی زیادہ نہین ہوتی تہی اب تارا چند نی تعداد بہی ایک لاکہہ مقرر کری اور قلنگ نگی ضروران تجرانہ دی کی غیر ضروران سی طلب کیا باوجود اس سختی کی ہم مین سی کسی نی مرتابی نکری الا فقط دلاسہ خان نی جو وہان کوہ آدہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

رہنا ہے سوا ئی راجہ سکی تیم بنوچیان کا یہہ خیال تہا کہ بعد ادائی معاملہ تا راچند کے سخت طلبی کی شکایت سرکار مین کرینگی تب کلانہ رنجیت سنگہ یہہ معقول عرض سنکر خوش ہوا اور تارا چند کو ملامت کیہ اور ملکان مذکور کو خلعت دیکر اس ارشاد کے ساتہہ رخصت کیا کہ ایک وکیل سرکاری تمہارے ساتہہ جاویگا مبلغ تیس ہزار ۳۰۰۰۰ معاملہ سال بسال وصول کرکے بہیجدیا کرو فوج بنون مین نہین بہیجی جاویگی جس سے تمکو نقصان پہونچتا ہے اس سے شاید رنجیت سنگہ کی یہہ مراد تہی کہ بی درد سر اور نقصان فوج وخرچ لشکرکشی زمستانہ کو وصول ہوتے رہنے سے کفایت خرچ اور رفع تکلیف ہوگی مگر بنوچی ایسے صراف کہان تہے جو عاقبت اندیشی کرکے اس حکم کی تعمیل کرتے درحقیقت اوسوقت کی آزاد طبعی اور حالات موجودہ سے بدون فوج وصولی معاملہ غیر ممکن تہی وکیل سرکار لاہور ملکان کے ساتہہ عیسی خیل تک آیا اور روپیہ ان باتظار پہونچنے زر معاملہ قبولہ ملکان معطل رہا جب یہہ ملک لوگ بنون مین آئے تو ملکان خورد کو فہمایش کری کہ یہہ قلیل معاملہ بطور خود وصول کرکے جمع کرو کہ عیسی خیل مین وکیل مذکور کے پاس پہونچا کر بی غم ہو ورنہ اگر کسی نے تعمیل نہ کری اور بدون فوج اوخطرہ ظاہری وصولی معاملہ نہوسکی وکیل مکے تہیدست واپس جاتی پر سمت ۱۸۹۳ بکرم مین

کنور نونہال سنگہ وراجہ سوچیت سنگہ

اس علاقہ مین آئے اور راجہ سوچیت سنگہ کا ظلم اس علاقہ بنون مین ابتک لوگون کو یاد ہے دلاسہ خان اس سے بہی باغی ہوا سوچیت سنگہ نے موضع دلاسہ کو محاصرہ کرلیا اور ایسے مہیب سے آہستہ اور نرم لڑائی شروع کری کہ غازیان جوتیہ جات دیگر سے واسطے کمک کے آئے تنے حرج سے تنگ آئے اور سمجہا کہ یہہ معاملہ بہت طول ہے اس باعث سے شب کو سب لوگ فراری ہوگئے اور سوچیت سنگہ اس حکمت سے کامیاب ہوا اس شخص مین مذہبی تعصب بہت تہا موضع البہادی تپہ مندہ خیل مین کسی شخص نے گوسالہ ذبح کیا تہا یہہ خبر پاکر فوج کو حکم دیا کہ اوس گانوکے سب لوگون کو قتل کرو چنانچہ قتل عام اور غارت کیا گیا اور جو بچے اونکی ناک کاٹ دئے گئے چند سائیسان فوجکو وزیران احمد زئی نے قتل کیا تہا اوسپر شبانہ شب فوج کا کوچ کرا کر دامن کوہ اور تہل مین جو وزیر ملا قتل کیا گیا تا حدیکہ موضع لتمر تک غارت

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

لیکے اوسی روز فوج دوپہر کو واپس آئی پھر موسی خان سلیمہ خیل کے کہنے پر اسد خان حسن خیل سکنہ بڈہ خیل سے اٹھارہ ہزار روپیہ بطور پچھی یعنی جرمانہ وصول کیا اور اسد خان نے یہہ تمام روپیہ اپنے خلجہ اور گندم کے فروخت سے حاصل کیا اور فوج سکھی واپس چلے گئے سمت ۱۸۹۵ مین پھر کنور نونہال سنگھ اور فتح سنگھ اس علاقہ مین آکر کوٹلی داراب خان کی متصل ڈیرہ کیا اگرچہ معاملہ وصول ہوا مگر فتح سنگھ نے سپین گوندی کی رعایت سے دکس خان افسر تور گوندی کو دشمن بنا یا بعد واپسی انکی تیسرے سال سمت ۱۸۹۷ مین پھر راجہ سوچیت سنگھ لشکر لیکر بنون مین آیا اور روصولی روپیہ مین بہت سخت گیری کری یہان تک کہ بنون کی لوگ حصول زر کے معاملہ مین اوسکو نہایت حکمتی اور طامع مبتلا تی ہین ابہی وہ بنون مین تہا کہ دکس خان ملک کلان مرگیا اور راجہ سوچیت سنگھ نے ایکہزار رند رانہ لیکر میر عالم خان فرزند دکس خان متوفی کو دستار بند ہوائی آٹھوین دفعہ گنڈا سنگھ اور فتح خان ٹوانہ سمت ۱۸۹۸ مین آئی فتح خان ٹوانہ کی سختی قلنگ کا ابتک اثر چلا جاتا ہے فتح خان نے باعانت نواز خان بیگوخیل بمقام لکی قلعہ خام بہ کنارہ شمالی رود کبیلہ تعمیر کرایا اور اوسمین صاحب خان ٹوانہ اپنے رشتہ دار کو قلعہ دار بنایا بعدش سمت ۱۹ بکرم مین جرنیل گورمکھ سنگھ بہمراہی دیوبہای وگنپت رائے اس علاقہ مین آیا اوسنے بہی وصولی معاملی مین یہان تک بی اعتدالی کری کہ اکثر املاک اوسوقت بذریعہ اداے قلنگ منتقل ہوگئی جیسا کہ موضع طوطا معہ زمینات متعلقہ نظر خان دہرماخیل کو اور موضع پتل لعلباز خان کو اور موضع حسن خیل جعفر خان مغل خیل کے ہاتہہ آیا اور بایزید خان نے بنام نہاد قلنگ قوم جاورزئی کی اکثر زمینات دبالی بنون مین تو یہہ حال تہا اور پرگنہ عیسی خیل و مروت بعد فتح خان کی دیوان لکہی مل کے تفویض ہوئی لکہی مل نے اپنی طرف سے فوجدار خان ملی زئی کو قلعہ مروت مین حاکم مقرر کیا فوجدار خان نے گندہ برادرے نواز خان بیگوخیل کو ایک گوندسے سے ہوگئی بدین باعث دوسرے گوندے کے لوگون نے بغاوت کرکے قلعہ کو محاصرہ کرلیا مگر دیوان دولت رائے فرزند لکہی مل و فوج خوانین جاگیردار ٹانک کی پہونچ جانے سے اہل بلوہ مغرور ہوئے اور فوجدار خان کی جگہہ نظام خان خود گہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کاردار مروت مقرر ہوا اور وہ برخلاف فوجدار خان کے دوسرے گوندے کا معاون ہوگیا جس
سب سے نواز خان وعبدالصمد خان بیگو جنیل افسران گوندے اول نے اکثر قوم مروت کو انگیخت
کرکے قلعہ کا محاصرہ کرلیا مگر غلام حسن خان علی زئی وحیات اللہ خان سدوزئے جاگیردار ان
ٹاک سے دوسو سوار پہونچگئی جنکے آنے سے سرکش منتشر ہوگئے اور خوانین مہسی خیل کو لکھی مل کی معافی
جلاوطن کردیا حالات مندرجہ بالا سے معلوم ہوگا کہ سکھا شاہی انتظام کیسا ناقص اور باعث تباہی
رعایا تہا اوس بانتظام کے اپنی ظالمانہ اصول رعایا کو بغاوت کی طرف راہ بتلاتے تہے کوئی
آئین نہین تہی ہر اہلکار اپنی مرضی پر جو چاہی سو کرتا تہا بلکہ سپاہیان اور رسائیسان فوج خود مختار
تہے اور رعایا کا مال جبراً لوٹ لینا اونکو مباح تہا جہانتک کہ ظلم اور بدعت انسان سے برہنمائی
شیطان ہوسکتی ہے وہ سب فوج متعینہ سکھہ پورہ کرتی تہی قتل خاص تو اونکو نزدیک ادنی بات تہی
قتل عام اور غارت وجلادینی دیہات کا اختیار ایک ایک چھوٹے چھوٹے اہلکاران اور افسران
کی ماتہہ مین تہا جس حالت مین کہ اس سب ظلم کی داد رعایا کو کہین سے نہین ملتی تہی تب لاچار
اونکو واسطے سوا سے بغاوت اور مفرور ہوکر مال وجان بچانی کی اور کوئی سبیل نہ تہی جبکہ خالق
واحد کو منظور ہوا کہ اپنی مخلوق کو اس سخت ظلم سے چھوڑاوے تب بعد جنگہائے ۱۸۴۶ء کے جیسا کہ پہلے
حصہ مین لکہا گیا ہے پنجاب مین سر ہنری لارنس صاحب رزیڈنٹ مقرر ہوئے اور صاحب
ممدوح نے انصاف کی بنیاد پنجاب مین ڈالی گو اوسوقت ریاست سکہان اپنی تہی اور دلیپ سنگہ
ابن رنجیت سنگہ والی پنجاب تہا مگر اہالیان دربار لاہور کو منصفانہ صلاح دینے سے سر ہنری
لارنس صاحب نے بہت کچہہ امن اور آرام ملک مین پیدا کیا اوسی عہد مین جب سنہ ۱۸۴۷ء مطابق ۱۲۶۳ھ
کو واسطے وصولی معاملہ بنون فوج سکہان تیار ہوئی تب اونکو ظلم سے روکنے اور رنگرانی منصفانہ
کی واسطے ایک صاحب انگریز اسسٹنٹ رزیڈنٹ اوس فوج کی ہمراہ جانا تجویز ہوا پہلی جان نکلسن
صاحب اسطرف آنے کے واسطے منتخب کیا گیا مگر صاحب ممدوح بباعث ضرورت دوسرے کام پر تعینات
ہوگیا تب ہربرٹ اڈوارڈس صاحب اس فوج کے ساتہہ بنون کو بہیجے گئے افسران سکہہ لشکر سے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

شمشیر سنگھ سردار تہا صاحب ممدوح اپنی شایستہ تدابیر سے بدون مقابلہ فوج کے ہمراہ پندرہ تاریخ
ماہ مارچ ۱۸۴۸ء کو بنون مین پہونچے سب ملکان و رعایا نے اطاعت قبول کری اور باعث
بقایا سہ سالہ پونے دو لاکھ تحصیل مقرر ہوئی جسمین سے پچاس ہزار وصول ہوا اور ماہ مئی مین
بسبب شدت گرمے و دیگر ضروریات اڈوارڈس صاحب واپس گئے اوسوقت ڈیرہ اسمعیلخان کا
ناظم دیوان دولت رائے ولد لکہی مل تہا اوسکے ظلم اور سختی کی شکایت جب دربار لاہور مین پہونچی
تب حسب صلاح صاحب رزیڈنٹ دربار سے جنرل وین کورٹلن صاحب ڈیرہ اسمعیلخان کا ناظم
مقرر ہوا اور علاقجات ذیل ڈیرہ اسمعیلخان کے متعلق ہوئے بنون عروت عیسی خیل ٹانک کلاچی
درابند چوکی ہوان گرانک یا ڈیرہ فتح خان خاص ڈیرہ اسمعیل خان - علاقجات مذکورہ
بالا دریاے سندہ سے مغرب واقع ہین اور دریاے مذکور سے مشرق علاقہ کچھی بہی شامل تہا
جب دوسری دفعہ اوسی سال کے موسم خزان مین بنون کی طرف فوج روانہ کرنیکا ارادہ
ہوا تب یہہ صلاح ٹہری کہ جنرل وین کورٹلنڈت صاحب اس سب فوج کی کمان کریگا صاحب
رزیڈنٹ کا ارادہ تہا کہ اس دفعہ حسب ذیل فوج بہیجی جاوے بہمت پلٹن پیدل ایک رجمنٹ رسالہ
دو ہزار سوار کشادہ تین توپخانہ آتشی زنبورہ آلا بباعث بیماری وضرورت دیگر اطراف
کے اس سے بہت تہوڑی تعداد کی فوج اسطرف روانہ ہوئی اور یہہ فوج دو دستہ مین
منقسم ہوکر دو موقع پر جمع ہوئی ایک دستہ پشاور مین اور دوسرا دریاے سندہ کے کنارہ
عیسی خیل مین اور یہہ ارادہ کیا گیا کہ یہہ دونون دستے اس حساب سے روانہ ہون کہ بنوں
کے متصل باہم جمع ہوجاوین اور بمقام گرگ علاقہ خٹک دونون دستون کا شامل ہونا قرار
پایا پشاور والے دستہ مین حسب ذیل فوج تہی تین پلٹن پیدل ایک رجمنٹ رسالہ ایک توپخانہ
ایک ہزار کشادہ سواران زیر حکم سردار خواجہ محمد خان ولد سردار سلطان محمد خان بارکزئی
اس دستہ کو ٹیلر صاحب لی آیا دوسرا دستہ جسکے ساتہہ خود کرنیل اڈوارڈس صاحب
تہا اور اوس فوج کی کمان جنرل کورٹلنڈت صاحب کرتے تہے عیسی خیل کی راستے یکم

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تاریخ ماہ دسمبر ۱۸۵۸ء کو زیر قلعہ لکی مروت پہونچکر گنتی لی گئی تو بارہ سو بیس پیدل سپاہی اور تین سو چونتیس سوار کشادہ قابل نوکری بیماری سے بچے ہوئے شمار مین آئے مگر علاوہ اسکے دو اچھی توپخانے جنرل صاحب کے ساتھہ تھی ٹمٹی میچن خیل کی راستی کوچ ہوکر بمقام معہودہ ہردو ۸ دسمبر کو شامل ہوئی اور ۹ تاریخ دسمبر کو کل فوج مشتملہ بمقام جندوخیل علاقہ بنون مین پہونچی اور کرنیل اڈوڈ صاحب فی فور گارڈ اسطے تجویز جمع سرسری حکم پیمایش اراضیات پرگنہ بنون صادر فرمایا فوج دستہ پشاور والہ پہونچاکر ٹیلر صاحب ۱۱ تاریخ دسمبر کو واپس ہوئے اور سب فوج پر جنرل کورٹ لائٹ صاحب کمان کرنے لگا اوسی تاریخ شب کو جنرل مذکور کے زبانی اڈورڈس صاحب کو خبر ملی کہ سوہان خان وزیر سپہ سالار کے ملک کلان وزیران احمد زئی سکنا تہل نواح بنون نے پیمایش کرانے اپنی اراضیات اور ادائی معاملہ سے بدیں وجہ انکار کیا کہ ہمنے کبھی کسی بادشاہ کو معاملہ نہین دیا اسکی جواب مین جو کرنیل اڈوارڈس صاحب نے اشتہار جاری کرا کر بڑے استقلال کے ساتھہ وزیرون پر بابت اراضیات متعلقہ ضلع بنون معاملہ سرکاری مقرر کیا وہ حال قوم وزیری کے ذکر مین لکھا گیا ہی جندوخیل سے روکوچ کرکے ۱۳ تاریخ دسمبر کو بمقام مش خیل پہہ سب فوج خیمہ زن ہوئی اور ۱۴ و ۱۵ تاریخ مذکور کو اسطے پسند ہی موقع تعمیر قلعہ علاقہ کو دیکھا اور بعد ملاحظہ کے بنیاد قلعہ ۱۶ تاریخ ماہ دسمبر ۱۸۵۸ء کو رکھی گئی یہہ موقع بجگہہ قلعہ تعمیر ہے رود کرم سے جنوب بفاصلہ ایک پرتاب بندوق اور نالہ کجکوٹ بفاصلہ پونا میل قلعہ سے مغرب ہی اس زمین کا نام جہان قلعہ اور پرپڈہی برابر تھا اوسوقت دو ہزار قلعہ بنانا تجویز ہوا تھا اسطرح پر کہ اندر والہ قلعہ ایک سو گز چورس اور اوسکی دیوار بیس فیٹ اونچی اور نو فیٹ عریض بنائی گئی اور باہر کے قلعہ کی دیوار اسی گز اندر والہ قلعہ سے دور دس فیٹ مرتفع اور چھہ فیٹ عریض تھی اور اسکی باہر تیس فیٹ عمیق خندق کھودی گئی جو ایسی موقع پر ہی کہ عند الضرورت دریا کی پانی سے اوسکو بھر دیا جاسکتا ہے اس قلعہ کا نام اسواسطے کہ یہہ ملک متعلق ریاست سکھان تھا اڈوارڈس صاحب نے مہاراجہ دلیپ سنگھ کے نام پر دلیپ گڈہ رکھا مگر انصافاً اور حقیقتاً اسکا نام اڈوڈگڈہ رکھنا چاہئی کیونکہ صاحب موصوف کی حسن

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تدابیر سے ایسی ملک مین اوسوقت یہہ قلعہ بنایا اُمید نہ تہی کہ سکہہ حاکمون سی کوئی شخص بنون کی سی خود سر ملک مین قلعہ تعمیر کرا سکتا پیچہے سے اس قلعہ کا اندرونی درجہ گرا کر باہر کا قلعہ کچہہ تہوڑی سی ترمیم کے ساتہہ بحال رکہا گیا ہی اور بسبب سخت مٹی ہونے بنون کی اور معقول طرز پر تعمیر ہونے قلعہ کے یہہ بات لکہی جا سکتی ہی کہ بدون قلعہ شکن توپون کی اور محاصرہ دراز کے غنیم سی اس قلعہ کا مفتوح ہونا ناممکن ہی الغرض جب اس قلعہ کی بنیاد بموجب رسوم و شگون بکیان رکہی گئی تب ۱۴ تاریخ ماہ مذکور کو کام تعمیر قلعہ فوج مین منقسم کر کے ذمہ کیا گیا اور سپاہیان فوج سکہہ نے زیر حکم جرنیل وین کورٹ لنڈت صاحب اسکی تعمیر کرے اور یہہ بتاریخ دویم جنوری ۱۸۴۸ء

شہر بنون

کی بنیاد رکہی گئی جسکا نام دلیپ نگر ہے مگر اصل مین اڈوڈ آباد کہنا چاہئے فی الحال عام لوگ دلیپ گڈہ یا دلیپ نگر نہین بولتے بلکہ دلیپ گڈہ کو صرف قلعہ اور شہر کو بازار کہتے ہین پنجم جنوری ۱۸۴۸ء کو میجر اڈوارڈس صاحب فی جملہ ملکان فرمایا بنون کو حکم فرمایا کہ اپنے اپنے دیہات کی گرد جو بطور قلعہ کے دیوارین اور بروج ہین وہ یہان تک گرا دو کہ دیوار گانو پناہ ایسی تہوڑی رہجاوے کہ جس سی گہوڑا کود سکے اوس مہینے کے آخر تک اکثر دیہات مین اس حکم کی تعمیل کی گئی اور بعض جگہہ گرچہ برج گرائے گئے مگر دیوارین گانو پناہ کی باقی رہگئین اور اوس روز سی ملک بنون مین جو تین سو قلعہ کا نام تہا وہ جاتا رہا اور صاحب ممدوح کی اجازت سی جرنیل وین کورٹ لنڈت صاحب نے جو بقایا ربیع گذشتہ کا تہا اس خریف سمت ۱۹۰۴ کی ساتہہ وصول ہونے کا حکم دیا اور سر ہربرٹ اڈوارڈس صاحب نے بندوبست سرسری پرگنہ بنون کا اس انداز سی فرمایا کہ کل پیداوار سے چہارم حصہ سرکار ہر قسم کے رعایا بنون سی مگر سید اور علما سی ششم حصہ کل پیداوار سی مقرر ہوکر جمع تجویز کی بعد نظم و نسق اس علاقہ کی ۲۸ تاریخ ماہ فروری ۱۸۴۸ء کو صاحب موصوف بنون سی روانہ ہوکر براستہ مروت پرگنہ کلاچی اور ٹانک کی طرف نہضت فرما ہوا اوسی نواح مین باستماع سرکشی مولراج اور بغاوت ملتان کی صاحب مذکور دیرجات کی لوگ لیکر ملتان کو چلے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

گئے اور پیچھے سے ٹیلر صاحب جو پشاور اور کوہاٹ سے واپس آکر بنوں میں مقیم تھے وہ بھی عیسی خیل ہوکر دریا کے راستہ ملتان کی طرف روانہ ہوئے اور فتح خان ٹوانہ بنوں میں بھیجا گیا چند عرصہ کے بعد فوج سکھہ متعینہ قلعہ بنوں نے سرکشی کرکے فتح خان ٹوانہ کو شہید کردیا اور جو اوسکی کمک کے واسطے بنوں پہنچے اور وزیر لوگ جمع ہوکر آئے تھے اونکو شکست ہوئی اور رام سنگھ جو پلہ جو سرکشی فوج سکھہ کے وقت اونکا افسر تھا قلعہ بنوں کو حوالہ میر عالم خان ولد میر ہوس خان مرحوم کے کرکے خود براستہ کلاچی مروت اور عیسی خیل پنجاب کی طرف روانہ ہوا میر عالم خان نے اکثر بنوچی اور کچھہ وزیر لوگ نوکر رکھہ کر جو ذخیرہ قلعہ میں تھا اوس سے اونکی تنخواہ غلہ مقرر کرکے اور اپنے بھائی میر افضل کو ملک خوست میں بھیجکر سردار محمد اعظم خان ابن امیر دوست محمد خان کو پیغام بھیجا کہ ملک بنوں خالی ہے آنکر قبضہ کرلو چنانچہ محمد اعظم خان جو پہلے سے گہات میں تھا فوراً چلا آیا اور بصلاح میر عالم خان علاقہ بنوں پر ایک لاکھہ روپیہ قلنگ لگایا اسیطرح تو یہہ حال ہو رہا تھا دوسرے طرف ملتان میں جب سر ہربرٹ اڈوارڈس صاحب کو اسطرحکی بغاوت کی خبر پہونچی تو میجر ٹیلر صاحب معہ خوانین دیرہ اسمعیلخان اسطرف کو روانہ ہوئے اور عیسی خیل کی راستہ مروت میں پہونچکر قلعہ لکی کو جسمیں کچھہ سپاہ سکھہ رام سنگھہ چھوڑ گیا تھا محاصرہ کرلیا اس محاصرہ میں قوم مروت کی ملک کے لوگ گرچہ ٹیلر صاحب کی پاس حاضر ہوئے مگر دو دلی میں تھے اونمیں سے ملک حکیم خان ولد دیوانہ خان مبنا خیل بکدل گورنمنٹ انگریزے کا خیرخواہ تھا محصوران کو جان کی امان دیکر قلعہ خالی کرایا لیا محمد اعظم خان جو بنوں میں تھا قلعہ مروت کی فتح ہونے کی خبر سنکر قریب پچیس ہزار روپیہ کے جو قلنگ وصول ہوچکا تھا اوسکو غنیمت سمجھکر بے مقابلہ بھاگ گیا اور میر عالم خان بھی جلا وطن ہوا ٹیلر صاحب کے حکم سے غلام حسن خان علی زئی نے بنوں میں پہونچکر انتظام کرلیا اور خود میجر ٹیلر صاحب واسطے انتظام ضروری کے عیسی خیل کے راستہ کوہاٹ کو گئے اور وہاں سے واپس آکر نظم نسق ضلع میں مصروف ہوئے ۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سلطنت انگریزی

جیساکہ اس کتاب کے حصہ اول باب دویم مین ذکر ہی جب فوج سکھان پر سرکار انگریزی نے فتح پائی تب ماہ مارچ ۱۸۴۹ء مین تمام ملک پنجاب مع مضافات ضبط ہوکر ممالک محروسہ گورنمنٹ انگریزی کے شامل کیا گیا صاحبان انگریز مین سے وہ حاکم جنہی اول اس آزاد ملک کو رعیت بنایا اور انتظام شائستہ

کرنیل سر ہربرٹ اڈوارڈس صاحب سی بی

گرچہ صاحب ممدوح ضبطی ملک پنجاب سے پہلے بعہدہ رزیڈنٹی لاہور اس ملک مین تشریف لائے مگر حق یہہ ہے کہ جو انتظام اس ضلع کا وہ کر گئے ہین اوسکی خوبی اور منتظم کی عقلمندی اور دور اندیشی روز بروز ظاہر ہوتی ہے اور رعایا کی عادات اور طباع کو دیکھکر خیال کیا جاتا ہی کہ اوس نازک اور ابتدا وقت مین ایسے امور کا انتظام کرنا جو زمانہ آیندہ مین بہی کام آوے اور ذرہ بہی بیچوک نہونی نہایت اعلی عقل اور استقلال کا کام تہا تعمیر قلعہ [illegible] آور شماری گہڑیون دیہات کی اور تشخیص جمع اور رفع شر قلنگ [illegible] مقرر حقوق ملکان قوم اور تعین مالگذاری اور برآزاد قوم و زبردی بابت زمینات متعلقہ ضلع بنون اور اجرای سڑک اور مطیع کرنا کل رعایا اور انتظام اسلحہ رعایا صاحب ممدوح کی یادگار دوام کے واسطے اس ضلع مین کافی نمونے ہین ؛

میجر نل جارج ٹیلر صاحب سی بی

بعد رفع فساد اور ضبطی پنجاب جیساکہ اوپر [illegible] میجر ٹیلر صاحب [illegible] کی منتظم تہی اور جب ۱۸۴۹ء مین ہر ایک ضلع مین صاحبان ڈپٹی [illegible] مقرر ہوئے تو اس ضلع مین ٹیلر صاحب ڈپٹی کمشنر ہوے جنہون نے سرحدی بندوبست یعنی جو کیا [illegible] مقرر کرین اور اپنی سلیم مزاجی سے رعایا کو ممنون منت کیا صاحب ممدوح کا انتظام گرچہ تا بستگے اور بہت سوچ کے ساتہہ تہا مگر سنجیدہ اور معقول تہا زمین موسومہ نارکی آبادی جو پہلے جنگل تہا ٹیلر صاحب نے کرائی

کرنیل جان نکلسن صاحب

جب میجر ٹیلر صاحب بحصول رخصت ولایت گئے تب ۱۸۵۰ء مین کرنیل جان نکلسن صاحب اس ضلع

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کی حاکم مقرر ہوئے نہایت دلاور اور مستقل مزاج اور زدی ہوش مستعد حاکم تہے اونکی کارنامون کی
لنجایش اس مختصر مین نہین ہے الاچونکہ وہ مصنف کے مہربان اور پرورش کنندہ تہے اسواسطے
بجمال و منتصر کچھ ذکر کیا جاتا ہے صاحب موصوف موضع لنبن متصل شہر بلفاسٹ ملک ایرلنڈ متعلق
انگلستان کے رہنے والے تہے اول ملک ہند مین آکر سرکار کمپنی کی فوج مین افسر یعنے لفٹنٹ ہوئے
اور کابل کی فوج کشی مین خوب استقلال سی کام کیا اور پھر ۱۸۴۸ء مین ضلع راولپنڈے کے حاکم
ہوئے اور معسود چنر سنگھ و دیگر سکھان مین جو کام اونسے ظہور ہوئے وہ محتاج تشریح نہین میرا
والد بزرگوار جو اوس شورش سکھان مین ہمراہی تین سو جوان اونکی ہمرکاب تہا سکھون کی
وغا بازی اور فتح خان کی سیاہ دلی سی شہید ہوئے تب سی میرے خاندان کی بہبودی اونکے
منقوش خاطر ہونی بعد فتح سکھان میری موروثی ملکیت اور جاگیر بدری صاحب نے مجھ عطا فرمائی
اور چونکہ اوسوقت تین خورد سال تہا اونہون نے وفادار حاکم کی طرح تعلیم و تربیت سکھانے
مین دل سی کوشش کرے جب ۱۸۵۰ء مین ولایت کی رخصت سی واپس آئے تو اسی ضلع مین
کی حاکم مقرر ہوئے اور دامن کوہ سرحد کی گرد سڑک سرحدی بنوائی اور باقی سڑک ماضلع کو جاری کیا
اور درخت لگوائے اور مفسدان و شریران کا جو اکثر رات کیوقت بہی قلعہ پر بندوقین چلاتے تہے
ایسا انتظام کیا کہ ملکی لوگ دل سی رعیت ہونا عہد حکومت جان نکلسن صاحب سی بیان کرتے ہین
اور باہر کی سرحدی لوگ قوم وزیری وغیرہ اونکی رعب و لاورانہ سی اسقدر ہراسان تہے کہ ضلع
کے ضلع کی حدود مین جرات واردات معدوم ہوگئی تہی اونہون نے اس ضلع کے بندوبست سرحدی
کی تشخیص بہت اچہی فرمائی اور ۱۸۵۴ء مین وزیران عمرزئی پر جو باغی ہوگئے تہے اندر پہاڑ
کی بمنظوری گورنمنٹ لشکر لیجاکر خوب تنبیہ کی بدمعاشان اور شریران پر لرزہ رہتا تہا شوخ
کی جانی دشمن تہی آبادی زمین اور دیال لنڈ ڈاگ صاحب کے حکم سی ہوئی بعد بہت سی ترقی
انتظام ضلع کی ۱۸۵۶ء کو کشمیر کو گئے اور اوسی سال کی ماہ اکتوبر مین ضلع پشاور اونکو
ملا جہان چند عرصہ کمشنری کا کام بہی فرمایا ۱۸۵۷ء مین جب سپاہ پوربیہ ذلیل کرام ہوکر بغاوت
کی تب پنجاب کی ملک کو اپنی تدابیر اور رسعدی سی آتش فساد کی شعلہ سے بچالیا اور حسب درخواست

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

خود کمان سوا بلقاع فوج کی لیکر دہلی کو تشریف لیگئے اور مؤلف کو بہی بباعث اعتبار قدیمہ اپنے مصاحبون کی زمرہ مین ممتاز فرماکر ہمراہ لیا جسطرف صاحب کے لشکر کا نشان جاتا تہا فتح پیشوا ہوتے تہی نجف گڈہ وغیرہ چند جگہہ بیشمار گروہ مفسدان پر لڑائی مین کامیاب ہوئے آخر ۴ تاریخ ماہ ستمبر ۱۸۵۷ء جرنیل جان نکلسن صاحب نے جتایہ ذکر بنے فتح کا جہنڈا اوٹہاکر شہر دہلی پر اپنی فوج کی سرداری مین حملہ کیا اور گلولہ توپ اور تفنگ کی بارش مین کشمیری دروازہ کی متصل سی شہر دہلی مین داخل ہوئے اور چونکہ مین اونکی ہمراہ تہا چشم دید کہتا ہون کہ نرہ شیر کیطرح مفسدان کی ہر مورچہ پر وہ ہٹر جنرل حملہ کرتا ہوا اور فوجکو دلاوری کی ساتہہ بڑہاتا ہوا ہم مورچہ اتواب کی فتح کے بعد شہر دہلی کے اندر کسی موزی کی بندوق سی صاحب ممدوح نے بغل چپ کی نیچے زخم شدید اوٹہایا اور وہ ظالم گولی بغل راست کی طرف سی نکل گئی تب بہہ خاکسار مؤلف بمدد چند سپاہیان اول رجمنٹ پنجاب اور اول کلاک رجمنٹ گورہ اپنے اوس سردار کو اوٹہاکر باہر لے آیا اور دہلی کی فتح کو اپنے نام سی زینت دیکر اوس یگانہ روزگار نے اپنے خیرخواہ اور دوستون کو دل پر داغ غم اور جدائی دائمی چہوڑکر ایسے نازک وقت مین

۴ تاریخ ماہ ستمبر کو اس جہان فانی سی کوچ کیا اور ۴ تاریخ ماہ مذکور کو شہر دہلی کی متصل کشمیری دروازہ کے سامہنے اپنے دوستون کے ساتہہ دفن ہوئے افسوس کہ صاحب ممدوح کے تین بہائی حقیقی اور بہی اسی ہند کے ملک مین اپنی سرکار کی خدمات کی بجاآوری مین رہگرائے عالم بقا ہوئے اور کوئی اولاد نرینہ اوس عالی خاندان سی باقی نہین رہی صاحب موصوف کی یادگار کیواسطے بمقام ہارنگلہ مولف کی زاد بوم سی نزدیک شرق ایک عالیشان عمارت بنتی ہی

میجر ہنری کاکس صاحب

بعد تبدیلی جنرل نکلسن صاحب ۱۹ مئی ۱۸۵۷ء کو میجر کاکس صاحب ڈپٹی کمشنر ہوئے جنہون نے ۱۸۵۷ء بکرم مین بندوبست ثانی سرسری فرمایا یہہ حاکم بامروت اور بنیکمزاج وسلیم طبع تہے مفسدہ ۱۸۵۷ء مین اپنی ضلع کے اندر استقلال کے ساتہہ خوب انتظام رکہا اور بعد ازان ۱۸۵۸ء

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

مین جب قوم مسعود وزیری پر بسر کردگی برگڈیر جنرل سر چمرلین صاحب فوج کشی ہوئی تو صاحب ممدوح نے رسد رسانی لشکر اور رہبر طرحکا بہت قابل تعریف انتظام فرمایا اور بذات خود لشکر کے شامل رہے ؛

کپتان منرو صاحب

چہارم اپریل ۱۸۶۱ء کو چارج ڈپٹی کمشنری لیلیا اور میجر کاکس صاحب بعد فتح اور تنبیہ مسعود ان ضلع پشاور کو تبدیل ہوگئے کپتان منرو صاحب خوش مزاج باریک بین ذی ہوش محنتی منصف اور قدردان حاکم تہا تحقیقات مقدمات مین انصاف کی تلاش کیواسطے غایت درجہ تک محنت اوٹہاتا تہا انکے عہد مین قوم مسعود وزیری کی ساتہہ عہد نامہ صلح کا تحریر ہوا اور شہر بنون کو جنوب کی طرف بڑہایا اور ۱۹ دسمبر ۱۸۶۱ء کو تبدیل ہوئے

کپتان سمیلی صاحب

۲۲ دسمبر ۱۸۶۱ء مین اجلاس فرما ہوئے یہہ حاکم ہر دل عزیز اور سلیم مزاج تہا ۱۹ نومبر ۱۸۶۲ء تک حکومت کرکے تبدیل ہوئے ؛

میجر ہنری آرمسٹرنگ صاحب

مستقل ڈپٹی کمشنر نے ۲۰ نومبر ۱۸۶۲ء کو اس ضلع کا چارج لیا اور آجتک اس ضلع کے حاکم ہین رعب حکومت اور انتظام ضلع مین کامیاب ہین سڑک ہا ضلع اور درخت لگانے کے شوق سے ضلع کو آراستہ کردیا پختہ بازار اور پختہ پل اکثر صاحب کے عہد مین تیار ہوئی قدرشناس اور زود فہم حاکم

ذکر خاندان معتبران ضلع ہذا

واضح ہو کہ ریاست یا ملکی جیسا کہ جملہ افغان قومون مین از روی ارث ہا تہہ نہین آتی بلکہ بزور شمشیر و چالاکی جو غالب آیا وہی بڑا آدمی بن بیٹہا اسطرح اس ضلع کے خاندانون کا حال ہے ہے عہد افغانی کے خانگی لڑائیون مین تدریجا جو شخص کامیاب ہوتا گیا وہ بڑہتا گیا جب دوسرے فریق کا موقع لگا تو اوسنے اول الذکر کو پامال کرکے اپنی برتری کو چمکایا غرضکہ یہ

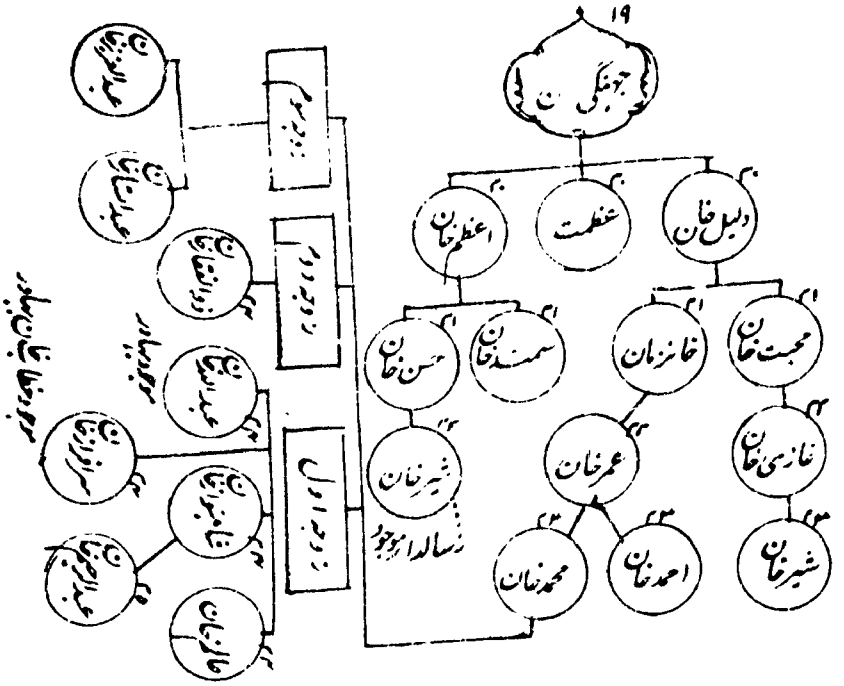
Courtesy www.pdfbooksfree.pk

وملکانی قوت کی تابع تہی اور کچھہ یہہ دستور بہی نہین تہا کہ بڑا بیٹا مستحق سمجہا جاوے بلکہ جو لائق اور لیقی اور دلاور ہوا وہی ملک یا خان ہوگیا اور اسی بی آئینی اور حسد کے سبب سے خاص ایک جدی خاندان مین بہی لڑائی جہگڑا اور نفاق رہتا تہا یہانتک کہ آپسمین بہائی اور تربور بہی لڑ مرتے تہے اور ایکدوسرے کے مارنی اور زیر کرنے کے تہات مین ہر کوئی رہتا تہا بلکہ ایسا بہی ہوتا رہا کہ باپکے جیتے بعضی جگہہ بیٹا جو زیادہ چالاک اور دلیر تہا خود ملک بن بیٹہا پس کچھہ یہہ ضرور نہین تہا کہ ملکی یا خانی کسی قوم کی ایک شاخ مین ہمیشہ چلی آتی ہو جس شاخ مین کوئی خاندان زبردست ہوا وہی ملک ہوگیا اور پہر اوس خاندان مین بہی کچھہ سلسلہ وار استحقاق اس رتبہ کا نہین تہا جسکا ہاتہہ پہونچا اور غالب آیا وہی ملک بن گیا غرضکہ عہد افغانی مین اسملک کی ملکی اور معتبری نہایت خطرناک اور مستعار تہی اور جو ملک بنا اوسنے اپنے معاند بہائی اور تربور کو جس سے خطرہ کا احتمال ہوا قتل کرا دیا اور یہہ خانگی فساد اور تغیر اور تبدل اوسوقت تک گرم رہا جب تک سرکار انگریزی کے منصفانہ امن نے سایہ کیا اب ہر ایک خاندان کا جو حال مین موجود ہین اوس سلسلہ سے ذکر کیا جاتا ہے کہ جسطرح درجہ اونکی معتبری کا اپنے ملک مین اور زبردست یا کمزور ہونے کا حاصل ہے

○

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

خاندان عیسی خیل



حال خاندان عیسی خیل

واضح ہو کہ عیسی خان مورث اعلی اس خاندان کا ایک مشہور امیر عہد سلطنت شیر شاہ بادشاہ ہند مین تہا عیسی خان کی سرگذشت اور شجرہ نسب پرگنہ عیسی خیل کے باب مین مشرح درج ہی عیسی خان سی اوپر دسوین پشت مین نیازی ابن لودی سی کرسی جا ملتی ہی جیسا کہ حصہ دوم مین شجرہ نسب لودی کا لکہا گیا ہے بعد عیسی خان کے نہم پشت مین جہنگی خان پیدا ہوا اسکا دوسرا بہائی منگل خان تہا یہہ دونون بہائی اپنی قوم کے بیچ تاخت اور غارتگری و دلاوری مین مشہور تہے قوم عیسی خیل کی خانی اور ریاست جیسا کہ اوس قوم کے ذکر مین درج ہوا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کسی ایک خاندان یا شاخ مین مستقل نہین رہی جب ممون خیل غالب آئی تو اونہون نے
اس خاندان کو جو زکو خیل مین سے تھا مغلوب کرکے نکالدیا اور خود مختار ہوگئے جب زکو خیل
غالب آئی تو ممو خیل مغلوب ہوکر موقع دیکھتے رہے الا ممون خیلون کو اسقدر فوقیت حاصل تھا کہ تعداد مین
اونکی شاخ انسی بہت زیادہ تھی بباعث برادری و رشتہ ہمسری تابعدار ایکدوسرے کے
حکومت نہین مانتے تھے اور ہر کوئی اپنی گہرا خود مختار رہتا کسیکو معاملہ نہین دیتے تھے اور ہر قوم
مین اپنے اپنے سرگروہ تھے جب احمد شاہ ابدالی تخت نشین افغانستان ہوا اور آمد آمد فوج
شاہی اور خطرہ قلنگ پیدا ہوا تب سب قوم عیسی خیل نے اتفاق کرکے دلیل خان ولد جہانگی خان
کو جو متعدد اور سخن کن آدمی تھا واسطے سلام بادشاہ منتخب کرکے بھیجا یا اور اس وسیلہ سے بعد
باریابی ۱۱۷۱ ہجری مین احمد شاہ کے دربار سے رتبہ خانی عیسی خیل دلیل خان کو عطا ہوکر تین ہزار
سالانہ قلنگ شاہی مقرر ہوا اور دلیل خان کو ملک بنون اور عیسی خیل سے بقدر پچہ ہزار روپیہ
کے جاگیر ملی اسکے عوض مین اوسکو حکم تھا کہ علاقہ بنون باڈور و دیر جات مین جہان فساد
ہو بہمراہی قوم خود خدمت شاہی کیواسطے حاضر ہوا کرے اور جب حکم پہونچے تو دو سو سوار بطور
ایل لیکر خدمات مین مصروف ہو دلیل خان کی ترقی جاہ کو دیکھکر اوسکی شریک شاخ ممون خیل
کو حسد پیدا ہوا اور اپنی تربور کی حکومت کی تعمیل کو نادانی سے عار سمجھکر مستعد پیکار ہوئے خانگی
فساد نے یہان تک طول کھینچا کہ باوجود کمک فوج ابدالی رفع نہوا آخری لڑائی مین جو ایک
زمین کی تنازع پر تھی دلیل خان ممون خیل اور باوین زیون کے ہاتھ سے مارا گیا اور اوسکے
خلف الصدق خانزمان کو بکدپر زخم آیا دلیل خان کی دو بیٹی تھے بڑا محبت خان اور چھوٹا خانزمان
آخر الذکر مستعد اور لیق آدمی تھا جب اپنے باپ کا بدلہ بسر خود نہ لے سکا تو میراث پدری جو بارہ ہزار
روپیہ نقد نکلا تھا اوسمین سے چھ ہزار روپیہ لیکر کابل مین احمد شاہ کے پاس دادخواہ گیا چند برس
کے بعد دربار شاہی سے ایک درانی امیر معہ جرار فوج کے واسطے فتح عیسی خیل کی اور اعانت خانزمان
خان روانہ ہوکر عیسی خیل مین پہونچا اور خان زمان خان نے اپنے دشمنان سے یہان تک انتقام لیا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کہ خالہ زاد بہائی کا بہی جو فساد مین شامل تہا سرکشی اکر خالہ کے پاس بہیجدیا اور پہر ایکسو چالیس سوار نوکر رکہکر قریب دو سال بطور حاکم کل قوم عیسی خیل سی غلہ بٹائی کرنی شروع کری مگر اوس آزاد حالت مین یہہ حکومت تہوڑی عرصہ چلی الآخر زمان خان نے بسبب لیاقت بذریعہ اجرائے دستور مشک یعنی ویال اور دیگر سبیل سی اپنے بنج کے زمیندارہ کی آمدنی کو بہت ترقی دی دربار شاہی سی بدستور سابق رتبہ خانی و جاگیر میراث پدری خانزمان خان کو عطا ہوئے مگر بنجاب خیلون مین اپنی علیحدہ سرداری تہے خانزمان خان خدمات شاہی مین باپ سی بہی زیادہ چستی کے ساتہہ مستعد ہوا ۱۱۷۰ھ مین جب احمد شاہ بورش ہند کیواسطے روانہ ہوا تو خانزمان خان بہی بجمعیت دوسو سوار ہمرکاب تہا بتاریخ ہفتم ماہ جنوری ۱۷۶۱ء جو لڑائی مرہٹون سی بمقام پانی پت احمد شاہ فی جیتی اوسمین یہہ شخص بہی خدمتگذار تہا بعد وفات احمد شاہ کے تیمور شاہ فی بہی بدستور سابقہ مراتب مقررہ خانزمان کے نام بحال رکہی اور حکم دیا کہ بعوض جاگیر دوسو سوار ہمراہ رکہکر رکاب شاہی مین حاضر رہا کریں بعد انتقال خانزمان کی اوسکا فرزند عمر خان دستار مختار ہوا جب سلطنت افغانستان مین بعہد شاہ زمان خاندان سدوزئی کے حاسدانہ نفاق اور باہمی کدورتون کی عداوت سی ضعف آیا اور جابجا سرکشی اور خودسری شروع ہوئی تب عیسی خیلون کے انتظام مین بہی خلل پڑا مومن خیلون کی قدیمہ عداوت کے سوا رنجیت سنگہ نے بہی بداعیہ ملک گیری حوف دیکہا یاران بواعث سی عمر خان نے دوراندیشی کرکے نواب حافظ احمد خان منکیرہ والے سے اعانت چاہی نواب صاحب نے کل پرگنہ عیسی خیل کی آمدنی حصہ سرکار سی چہارم حصہ عمر خان کو عطا کرکے تین حصہ خالصہ کیا اوس چہارم سی بہی نصف تنخواہ بیس سواران کارداران قاصدان موضع مقرر ہوئے جب عمر خان ابی ملک بقا ہوا تو احمد خان فرزند رشید اوسکا جو ہر اول عزیز اور ہوشیار خویش پرور تہا رئیس بنا اوسکی قبر نبی صاحب کے صحن میں بزار کی جاگیر سکہون نے دیگر منکیرا وغیرہ لیلیا تب ۱۹۳۱ء بکرم مین جسکو حال تک انتیس برس ہوئی کنور نونہال سنگہ نے عیسی خیل کو مستقل طرح شامل ریاست پنجاب کرکے بجائے چہارم کے ہشتم حصہ آمدنی علاقہ عیسی خیل اور حاصلات کڑا مان ٹہیکڑی واقع کوٹکی سی سیوم حصہ معاف کرکے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

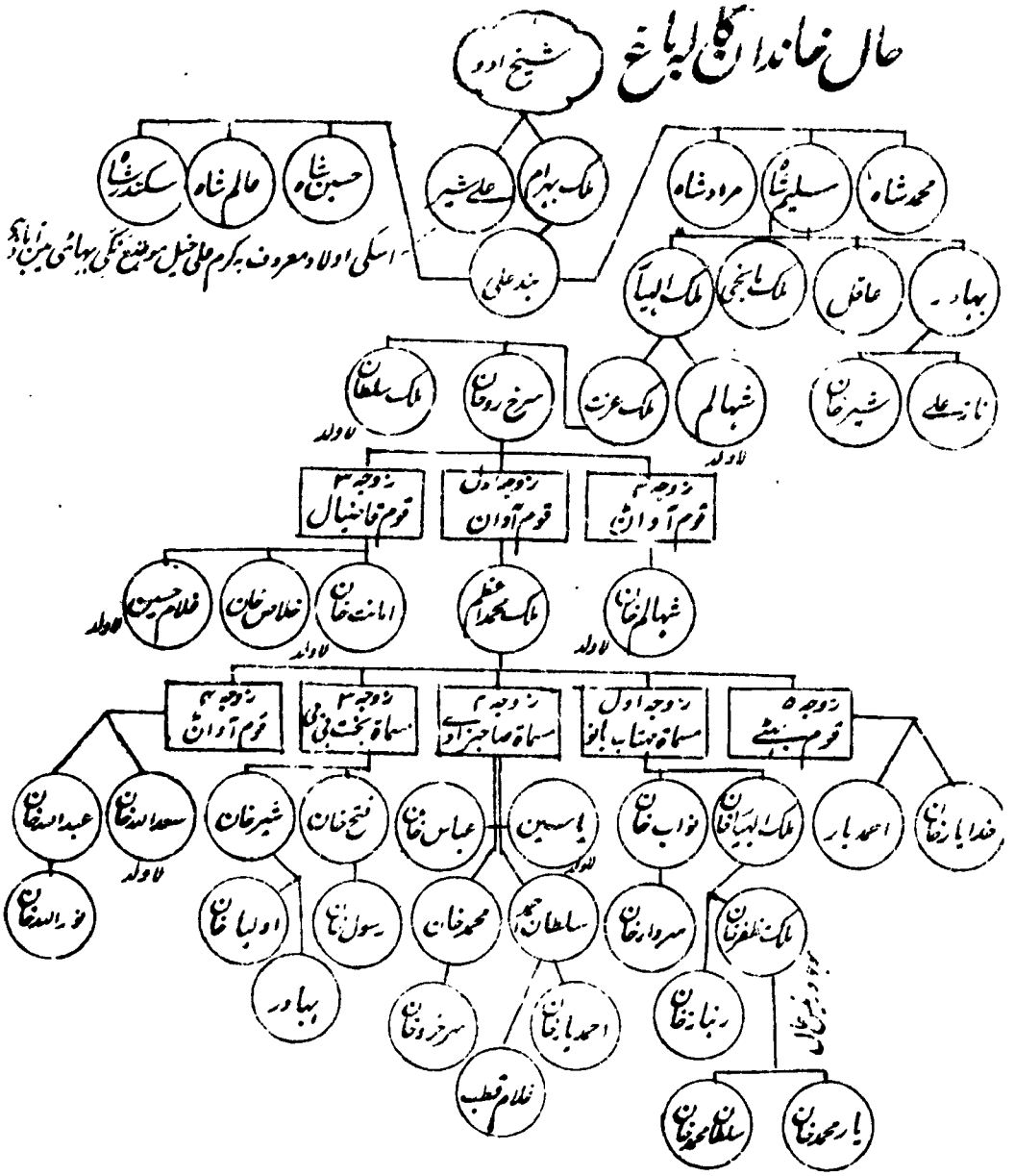
باقی سرکاری کیا اور خاص قلعہ عیسی خیل مین سکھا شاہی تہانہ مقرر ہوا مذہبی نکرار اور پرخاش کے سبب سے کہ جو سکھون مین ایک بڑا عیب تہا ناگہان رعایا نے بلوہ کرکے بغاوت کری اکثر سکھہ مارے گئے اور قلعہ کو محاصرہ کرلیا آخر احمد خان نے محصورون کو امان دیکر سلامت دریاسی پار کردیا کنور نونہال سنگہ نے یہہ گستاخی ناگوار سمجھکر بہ ہمراہی راجہ سوچیت سنگہ فوج کشی کری قوم ممون خیل ضد کے سبب سکھون کے ساتہہ شامل ہوگئی تب لاچار احمد خان معہ اپنے متعلقین کے سنہ ۱۹۹۴ بکرم مین عیسی خیل کو چہوڑکر ملک کوہی اور علاقہ دوڑا اور روزیران مین چلا آیا پیچہے اوسکی شہر خان زمان خیل اور حسین خان غازی خیل و عظمت خان عثمان خیل جو اوپر سے سلطانخیل تہے زکوخیلان کے معاند مختار کار اور صاحب دستار ہوئے نونہال سنگہ نے بنظر مصالحت ملک واری پایندہ خان ملتانی کو بہیجکر احمد خان ملتانی کو بہیجکر طلب کیا اوسنے تسلی پاکر سرافراز خان اپنے برادر زادہ کو واسطے سلام کے بہیجا اور احمد خان علاقہ دوڑ مین لاولد مرگیا اور محمد خان بہائی اوسکا سنہ ۱۹۹۵ بکرم مین اپنے ملک کو واپس آیا اور سرکار سکہان سے حسب دستور احمد خان معاش اوسکی مقرر رہی مگر چونکہ اجارہ اس ملک کا بنام دیوان لکہمی مل مقرر تہا اور فیما بین دیوان مذکور اور محمد خان موافقت نہوئی اس سبب اور باقی شریکون کی عداوت سے قریب نو سال پہر جلاوطن رہا اور دیوان لکہمی مل نے حسب صلاح ممون خیل اور بادین رئی کے جو آپسمین بہی بی اتفاقی ہوگئی تہی کل جایداد غیر منقولہ محمد خان کی ضبط کرکے غصبًا خود کہاتا رہا تا وقتیکہ سرکار انگریزی کی جانب سے رزیڈنٹی لاہور مقرر ہوئے تب محمد خان نے غریب الوطنی سے شاہنواز خان اپنے فرزند کو واسطے حق رسی اپنی کے دربار لاہور مین بہیجا سنہ ۱۹۴۲ مین جب ہربرٹ ایڈوارڈس صاحب اسسٹنٹ رزیڈنٹ ہوکر اسملک مین تشریف لائے تو شاہنواز خان اونکے ہمراہ آیا صاحب ممدوح نے لکہمی مل اور راو اوسکی فرزند دیوان دولت رائے کے ظلم سے اس خاندان کو چہوڑا کر محمد خان کو اپنے وطن مین آباد کیا اور کل جایداد منضبطہ واپس دلائی اور ہشتم حصہ مقررہ نونہال سنگہ بحال رکہا بوقت شورش ملتان سنہ ۱۹۴۳ مین شاہنواز خان بجا آوری خدمات سرکار انگلیسیہ مین بحضور ایڈوارڈس صاحب سکہان کے ساتہہ لڑکر جنگ ملتان مین

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کام آیا اور اوسی شورش مین عالم خان و یار خان پسران محمد خان و شیر خان و لد حسن خان بموجب حکم میجر ٹیلر صاحب اسطے
مددگاری فتح خان ٹوانہ قلعہ منون مین بجمعیت خود حاضر رہی جب منون مین فوج سکھان نے سرکشی کرکے فتح خان مذکور کو دبایا
تو عالم خان اور شیر خان کو قید کرکے رام سنگھ چھاپہ والہ ہمراہ لیگیا بعد شکست سکھان لڑائی گجرات سے اونہون نے
میر دوست محمد خان کے ذریعہ سے رہائی پائی اور نمک حلالی کے سبب سے معاش مقررہ پر بحال
رہی ۱۸۴۸ء مین محمد خان فوت ہوا اوسکے آٹھ پسران کو بابت ہشتم حصہ جسکو رمان علاقہ اٹھوک
کہتے ہین وآمدن پٹھکڑی سرکار انگریزی نے مبلغ چھ ہزار دو صد بیس روپیہ سالیانہ
نقد واسطے دوام کے مقرر کیا اس عطیہ کو اولاد محمد خان حسب رسد آٹھ حصہ پر فی حصہ ملا ۲۷۷ روپیہ تقسیم
کرکے کھاتے ہین علاوہ اسکے عبدالرحیم خان فرزند شاہنواز خان مرحوم کو بعوض جاں نثاری
اپنے والد کے مبلغ ۴۰۰ سالیانہ پنشن حین حیات ملا ہوا ہے اور چونکہ مفسدہ ۱۸۵۷ء مین سرافراز خان
اور عبداللہ خان پسران محمد خان بجمعیت رسالہ سواران ہندوستان مین جاکر متفرق اضلاع
مین جان و دل سے خدمات سرکاری بجالائے اور شیر خان و لد حسن خان نے بلا لینے روپیہ پیشگی
کے ایک رسالہ سواران بہم پہونچاکر ضلع کے اندر اپنے صاحب ضلع کے حضور خدمات کیواسطے
مستعد رہا لہذا بعد رفع بغاوت ۱۸۵۸ء اوس حسن خدمتی مین گورنمنٹ انگریزی نے سرافراز خان
کو خطاب خان بہادر اور جاگیر ایکہزار روپیہ اور عبداللہ خان کو لقب بہادر معہ تمغا اور بعات
سالیانہ مرحمت فرمائے اور شیر خان و لد حسن خان کو بعوض خدمات مفسدہ مبلغ چھ سو روپیہ
پنشن حین حیات اور محمد یار خان کو بھی ۱۸۵ کی پنشن ملی فی الواقع یہہ خاندان قدیمی
معزز اور نامور چلا آتا ہے مگر افسوس کہ خانگی فساد اور اندرونی عداوت آپسمین بہت ہے
اور ہر ایک اپنی ہی برتری چاہتا ہے ؛

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

حال خاندان کالہ باغ



شجرہ نسب اوپر درج کرکے لکھا جاتا ہی کہ خاندان ملکان کالہ باغ قوم آواں سی ہی آوانوں کی اصلیت او قومیت مین اختلاف ہی یہہ لوگ اپنی آپکو قطب شاہ کی نسل سی بیان کرتے ہین اور اوس سے اوپر بند رہوین پشت مین امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ ابن ابی طالب سی کیری ملاکر قریش ہوتے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کا ادعا کرتے ہین اور بعضے لوگ انکو شیخ بیان کرتے ہین اسطرح پر کہ راے ہرکرن راجپوت کی نسل سے
ایک شخص معتبر نے بعمل اری سلطان محمود غزنوی دین اسلام قبول کرکے قطب شاہ اپنا نام
رکھا اوسکی اولاد سے یہہ قوم ہے اور جو شجرہ نسب انکی خاندان کا اور پرتک دیکھا گیا تو اوسمین راے ہرکرن
اور چند دیگر نام ہندی موجود ہین سو قیاس ہوسکتا ہے کہ قریشون مین سے کسی کا نام راے ہرکرن
نہین ہوگا مین نے اس حال کی تفتیش مین کوشش کما ینبغی کری الا بباعث کہنگی معاملہ کوئی سبیل
حصول اطمینان خاطر تحقیق طلب کو نہ ملی اور چونکہ ایسی پورانے کرسی نامہ کے دریافت کرنے سے
چندان کچھہ حاصل نہین ہے بدین سبب اسقدر پر اکتفا کرکے مطلب لکھتا ہون کہ قطب شاہ کی اور
سے مورث اعلی اس خاندان کا بمقام دھنکوٹ جو کالہ باغ سے بفاصلہ تخمیناً ڈیڑھ میل اوپر کیطرف
دریاے سندھ کے مغربی کنارہ پر مشہور شہر آباد تھا سکونت پذیر تھے اوس عہد کا صحیح حال معاش اور
گذارہ ان لوگونکا معلوم نہین ہوسکتا قطب شاہ سے بعد سولھوین پشت مین ملک اودو پیدا ہوا
جس سے شجرہ نسب معطوفہ شروع ہوتا ہے اس شخص کو پیر عبدالرحمان شاہ نوری نے جنکا مرید تھا
شیخ کا خطاب دیا جس سبب سے شیخ اودو کے نام پر مشہور ہوا اور چونکہ اوسی عرصہ مین سیلاب
سے شہر دھنکوٹ منہدم ہوگیا تب شیخ اودو نے حسب صلاح اور اجازت پیر موصوف کے اس مقام
پر جہان اب قصبہ کالہ باغ ہے اپنا گھر بنایا وجہ تسمیہ کالہ باغ کی یہہ بیان کرتے ہین کہ اس موقع کے
جانب جنوب بہت سرسبز درخت از قسم بوہر وغیرہ تھے اونکے سبب سے اسکا نام کالہ باغ مشہور
ہوا ٹھیک تاریخ دہنہ آبادی اس قصبہ کا نہین معلوم ہوسکتا کہ کون سنہ اور سمت مین آباد
ہوا اور جو سماعی روایات اسکی آبادی کی حال مین یہہ لوگ بیان کرتے ہین اونپر تسلی نہین ہوسکتی
الا معاینہ کتب تاریخ سے واضح ہوتا ہے کہ جب اعظم ہمایون صوبہ لاہور ۹۵۴ھ ہجری مین جسکو
۳۶ برس ہوے سلیم شاہ سوری باغی ہوکر اسطرف آیا تو اوسنے بمقام دھنکوٹ پناہ لی تھی
تو اس سے ثابت ہے کہ اوسکے پیچھے کالہ باغ آباد ہوا پس یہہ اندازہ قرین صحت معلوم ہوتا ہے کہ عرصہ تخمیناً اسی
برس سے کالہ باغ آباد ہوا شیخ اودو نے بنا اوسکی نبیرہ ملک بندعلی نے اور سلیم شاہ فرزند بندعلی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

نے اس قصبہ کی ترقی آبادی مین بہت کوشش کری جس باعث سے بانی اس شہر کا سلیم شاہ مشہور ہی من بعد
کا حال تا سلطنت اورنگ زیب عالمگیر قابل تحریر نہین ملتا سنہ ۱۱۱۸ ہجری مین شاہزادہ بہادر شاہ ابن اورنگ زیب
فی براستہ بنون کابل سے آکر کالہ باغ مین مقام کیا اور رسالہ خان گہکہڑ کو جو ذنگلی کا حاکم تہا کالہ باغ جاگیر مین عطا
ہوا چند عرصہ تک گہکہڑ آمدنی لیتے رہے پہر محمد افضل خان خٹک کو عطا ہوا مگر اوسکا دخل نہو سکا احمد شاہ ابدالی نے
سلطنت مین محال کالہ باغ بعوض شصت تومان تبریزی جسکا ایکہزار دوسو روپیہ ہوتا ہی مسمی معاذ خان
قوم ساغری خٹک کو معاف فرمایا اوسوقت کا کچہہ حال گذارہ دربار شاہی سے خاندان ملکان کا
کسی سند سے نہین ملتا مگر معاذ خان ساغری براہ دوستی اور نیز برا برانتظام ایصال منجملہ شصت
تومان سے بست تومان جسکی مبلغ چار لاکھ روپیہ ہوئی ملک محمد اعظم خان کو دیتا تہا تا وقتیکہ سنہ ۱۲۱۸
ہجری مین جسکو ستتر برس ہوئے تیمور شاہ سدوزئی نے بدین سبب کہ ملک محمد اعظم نے چند
سکہان کو قتل کرکے سراون مقتولون کے بادشاہ کے حضور نذرانہ بہیجا تہا جملہ ایکہزار روپیہ
روپیہ محصول محال کالہ باغ بنام محمد اعظم خان معاف فرماکر معاذ خان کا دخل اوٹہا دیا اگرچہ سند
شاہی سے صرف بارہ سو کی معافی ثابت ہوتی ہی مگر سوا اسکی آمدن دہ پنجہ شہر کالہ باغ و
فروعی بنگی خیلان و محصول نمک بطور خود کہاتے تہے صحیح تعداد اوس آمدن کی کسی کاغذ سے نہین
معلوم ہوتی الاحصر اوسکا ترقی و تنزل بیوپار پر تہا کیونکہ محصول دہ پنجہ فی من ہر قسم کی جنس پر
آٹہہ ٹکہ تہی اور ۸۰ ٹکہ فی روپیہ کے حساب سے شمار کئے جاتے تہے جسکا فی من ۱۲ پائی ہوئے
علاوہ اسکی موضع مسان پر بہی کچہہ زرمالگذاری مقرر نہین تہی عملداری سکہان مین سردار
نے سمت ۱۸۷۱ بکرم مین موضع مسان کی آمدن بحساب پنجدہ مقرر کرکے دو حصہ خالصہ سرکار اور تیسرا
حصہ معافی جو کہڑی فصل کی کنکوت کرکے حق حاکمانہ حسب حصص بالا آپسمین تقسیم کرلیتے تہے بعد ش سمت ۱۸۷۱ میز
جسکو تینتالیس برس ہوئی مہاراجہ رنجیت سنگہ نے بابت محال کالہ باغ گیارہ مہار شتر و دو اسپ
عمدہ ملک الہیار پر نذرانہ مقرر کیا چند عرصہ کے بعد مہاراجہ مذکور نے حال آمدن ایزاد
سے واقف ہوکر حسب الحال زرمالگذاری کی علاوہ دو گہوڑا عمدہ اور گیارہ شتر اور پانچ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سنگ نازی اور دو بانکٹہ ہر سالہ نذرانہ تعین کیا اگر گھوڑا پسند نہو تو بعوض اوسکی مبلغ پانسو روپیہ نقد اور باز و شتر ناپسند کے بدلہ ایکسو روپیہ اور سنگ نازی کے عوض مبلغ سو روپیہ مقرر تہی اور جب آمدن کان نمک کا انتظام راجہ گلاب سنگھ کو سپرد ہوا تو اوسنے بحساب فیصدی من عہ روپیہ ملک الہ یار کو عطا کرکے باقی ضبط سرکار کر لیا سوای نذرانہ مندرجہ بالا کی کل آمدن دہڑیتہ زرکشی دلالی وغیرہ ملک الہ یار خان کہاتا رہا اور یہہ عملدرآمد سکھپان تک رہا بعہد رزیڈنٹی لاہور سمت ۱۹۰۴ کو محصول اجناس تجارت وغیرہ مسدود ہو کر بلہ پرشٹ گذرات دریائی اٹک متعلق کالہ باغ بنام مصر صاحبدیال خلف مصر لیارام مقرر ہوا اور ملک الہ یار خان کی استغاثہ پر صاحب رزیدنٹ لاہور نے ۱۸۶۳ء کو تا حکم ثانی بدستور سابق معاش واگذار رہنے کا حکم دیا اور وہ حکم ثانی ضبطی پنجاب کے بعد چوتہی سال یعنی ۱۸۵۳ء میں اسطرح صادر ہوا کہ کل آمدن محصول چونگی و نمک حق سرکار سمجھی جاوین اور چند رسومات خلاف انصاف مسدود ہو کر مبلغ عہ الا ۱۰۶ روپیہ رقومات ذیل سی الہ یار خان سالیانہ معاف کہا وے

محصول زمچہ یعنی ٹہکری بحساب فی من عہ	چرائی مویشی	زمینداری رول یعنے خاک سیاہ	زرکشی
عہ سالیانہ	۲۰۶ روپیہ	۱۰۰ روپیہ	۱۰۰ روپیہ
جاگیر کل موضع مسان	معافی زمینات مقبوضہ الہ یار خان متعلق عیسی خیل	نقد	مصر
بلہ معاملہ روپیہ	۲۰۶		

اور نذرانہ مقررہ سکھپان بہی معاف کیا گیا صاحبان بورڈ آف ایڈمنسٹریشن پنجاب کی تجویز سی اوس حکم مین یہہ شرط بہی درج تہی کہ موضع مسان واسطے دوام بطور جاگیر اس خاندان کو معاف رہیگا اور باقی رقومات مندرجہ بالا تا زندگی ملک الہ یار خان معاف اور بعد وفات اختیار سرکار رہیگا کہ ضبط کرے یا معاف ۱۸۶۳ء مین ملک الہ یار خان عمر طبعی کو پہونچکر فوت ہوا اور بجائے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اوسکے ملک مظفر خان بیٹا اوسکا دستار فختار رہنا اور بنظر خدمات گذاری اور نمک حلالی اس خاندان کے حکم ضبطی معاش ملتوی ہوکر واسطے تجویز مناسب کے رپورٹ بحضور گورنمنٹ بھیجی گئی اور واگذاری دوام گورنمنٹ نے منظور فرمائی ؛

حملہ جات بیرونی

اس خاندان کو ایسی موقعہ پر دیکھکر حسد اور طمع کی راہ سی اقوام پشتون خٹک و نیازی حملہ کرتے رہے مگر خاطر خواہ کامیاب نہوئی چنانچہ عزت خان جد پنجم رئیس حال کی وقت شہباز خان خٹک کو جنکے نے لشکر کشی کرکے کالہ باغ لیلیا غارت اور رعایا کی سوا ملک عزت بھی عقوبت سی مارا گیا اور اوسکا فرزند سرجز وخان تاب مقابلہ نہ لاکر دریا کو عبور کرکے کوہ سکیسر مین پناہ گزین ہوا اور پھر اپنی استعداد پیدا کرکے کالہ باغ خٹکون سی واپس لے لیا بلکہ انمقام کے ارادہ سی ٹیری علاقہ خٹک تک لڑنے گیا ثانیا ملک سرجز وخان کی ریاست مین اشپر خان عیسی خیل شاخ موسیٰ خیل نے حشر ہی جمع کرکے کالہ باغ کو محاصرہ کرلیا دو ماہ کی محاصرہ کے بعد بسبب تنگی رسد سودا ہی قبول مقصود بطور صلح واپس چلا گیا اور پھر تخمیناً ستر برس ہوئی کہ ناصر خان داد اخواجہ محمد خان رئیس خٹک ذی باتفاق قوم عیسی خیل و مروت و ساغری کالہ باغ کو تین ماہ محاصرہ رکھا آخر انتظام اجماع ہوکر حشرت واپس ہوئی اور پھر سکھون کی فوج نے اول بسرکردگی محکم چند اور ثانیا دیوان دل سنگھ یورش کی مگر کالہ باغ لوٹ سی بچ رہا اور سکھون سی کچھہ انتظام نہ گیا

فساد خانگی

گرچہ پہلے سی بھی عداوت خانگی اور بغض دلی اس خاندان مین تہا مگر زیادہ شعلہ ور بوقت ریاست ملک محمد اعظم خان کے ہوئی شجرہ نسب مین دیکھو کہ ملک سرجز وخان کی تین زوجہ تہی ملک محمد اعظم خان کی سوائی چار پسر اوسکی دوسرے دو زوجہ سی بھی تھے مگر باعث لیاقت اور کلانی عمر بعد وفات سرجز وخان کی محمد اعظم ملک ہوا اور اسی شخص کے عہد سی زیادہ تر اس خاندان کا نام مشہور ہوا ملک محمد اعظم کی پانچ شادی تہین اون مین سی ہر یک کی اولاد نرینہ کی تفصیل شجرہ مین

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

فرج ہوا اسی سبب سے باہم برادران اتفاق نہین تہا اور آخر ایامہ عرمین محمد عظم خان ذی وجود یکلک ایا
خان اوسکا بڑا پسران سے بڑا تہا مگر محمد خان اپنی دوسری منکوحہ کے فرزند کو باعث حفظ قرآن شریف
وغیرہ اپنا قایمقام اور دستار مختار بنایا اس بات پر ملک الہ یار کو رنج ہوا تب خلاص خان
و امانت خان برادران مادری ملک محمد اعظم نے دغا کرکے اسطرح ملک محمد اعظم خان کو کوچہ مین
مار دیا کہ اول محمد شاہ بہادر خیل اور اگر خان مراد شاہی نے ضربات تلوار مارین اور پہر جو
سی فرو بند وقعین آکر لگین جنکا ضارب ایک خلاص خان تہا اور دوسرا لوگ کہتی ہین کہ خود ملک
الہ یار خان تہا اوسی روز مسجد مین پڑتا ہوا یسین خان بہانجی حقیقی محمد خان کا بہی مارا گیا اور
محمد خان و سلطان احمد خان جان بچاکر طرف عیسی خیل کے چلے گئے کیونکہ اونکی قتل کا بہی مشورہ
تہا تخمیناً ایک ماہ کے بعد ملک الہ یار خان نے بشمولیت فتح شیر قوم سگہر آل ساکن موضع ٹمن اپنے
خسر اور اوسکی پسران مہر خان و اگر خان کی مسمیان خلاص خان و امانت خان اپنے عمون قاتلان
محمد اعظم خان کو بہانہ تقسیم مال محمد اعظم بولاکر برج کے اندر بہ ضربات کٹار و تلوار مار دیا اور غلام
حسین اونکی بہائی نابالغ کو مسمیان محمد علی و شہباز ملاذمان ملک الہ یار نے باغمین قتل کر دیا اسطرح
تو یہہ کشت خون ہو رہی تہی اور دوسری جانب عیسی خیل سے سلطان احمد خان زمان خیل
اور موشانیون کی مدد لیکر کالہ باغ پر حملہ کیا الاہمرا میون کی بزدلی سے خود گرفتار ہو گیا اور میرے
بہائی محمد خان نے لاوہ مین جاکر بدی شروع کری اور موضع مسان پر قابض ہو گیا چند ماہ کے
بعد الہ یار خان نے سلطان احمد سے اقرار صلح کرکے رہا کر دیا اور محمد خان کو باعانت سکہان موضع
مسان سے بہی بیدخل کیا تب محمد خان ٹانک مین سرور خان رئیس کنی خیل کی پاس مدد خواہ
گیا جسکے پیچہے نواب خان برادر حقیقی ملک الہ یار خان نے ٹانک مین پہونچکر بلا اطلاع سرور خان
مگر اوسکی فرزند کی رازداری سے ارادہ قتل محمد خان پناہ طلب کا کیا وہ اجل رسیدہ یہہ خبر
پاکر بامید بچاؤ خود ٹانک سے شباشب ڈیرہ اسمعیلخان کی طرف نکل بہاگا نواب خان نے
بہ ہمراہی سواران اوسکا تعاقب کرکے قریب موضع بٹ قتل کر دیا بعد اوسکے سلطان احمد خان

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بہی باجل موعود مرگیا تب الہ یار خان سب فسادون پر غالب آکر ملک ہوا اور ماہ مارچ ۱۸۳۳ء تک اوسنے ملکی کرکے سفر آخرت اختیار کیا جسکے بعد ملک مظفر خان بیٹا اوسکا دستار مختار اور ملک ہی گرچہ اوس خون ریزی کے بعد آپسمین کوئی واردات سنگین واقع نہین ہوئی مگر محمد خان کی پسر سرحزو خان اور غلام قطب و احمد یار فرزندان سلطان احمد اور عباس خان کے ملک مظفر خان کے ساتھہ کمال عداوت ہی گو وہ دنیاداری مین اوسکی برابری نہین سکتے

حال خدمات سول یا ملٹری سے

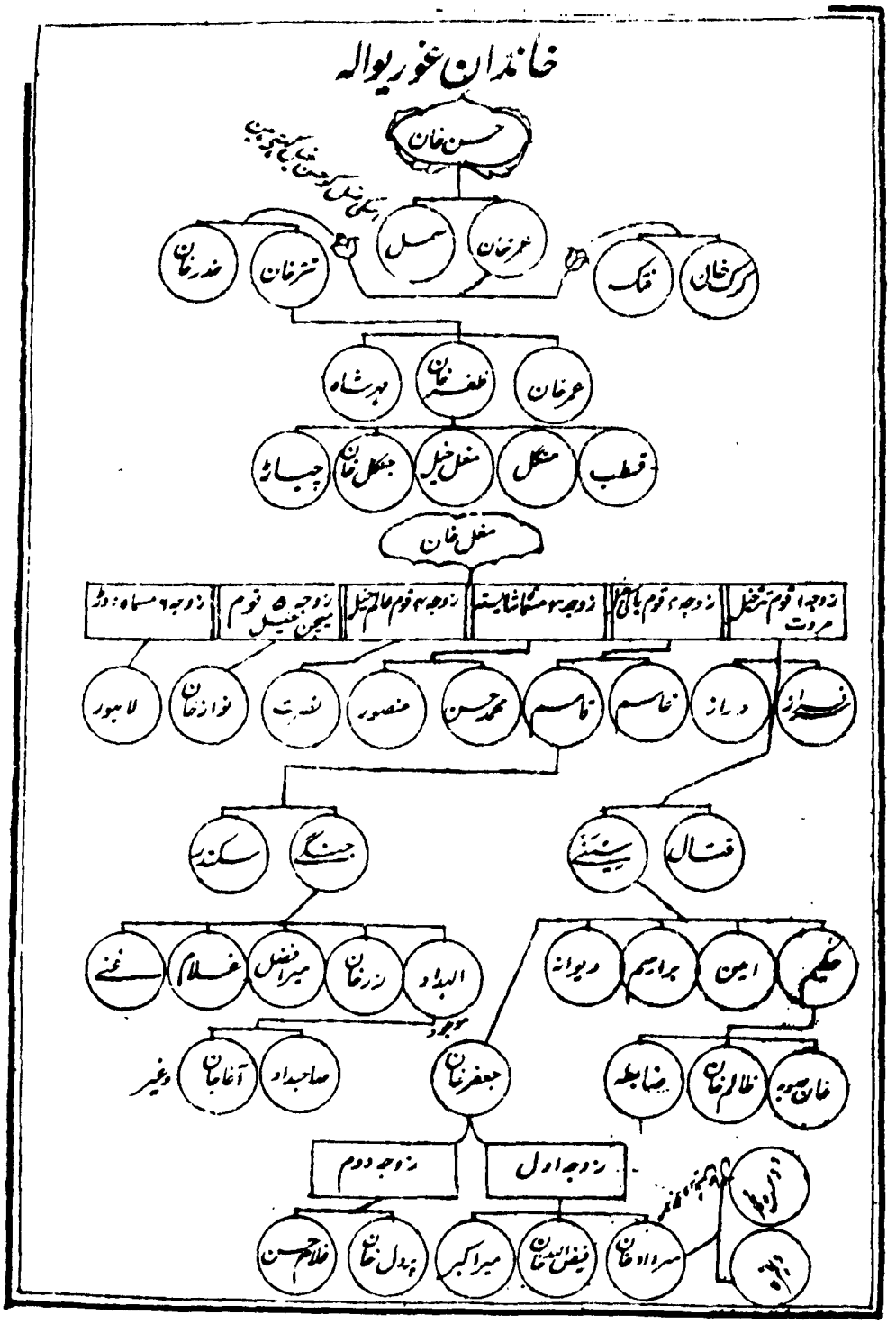
ملک محمد اعظم کو جو بارہ سو مواجب سالیانہ مین محال کالہ باغ تیمور شاہ سدوزئی نے عطا کیا تو اوسوقت خدمت محافظت گذرہ راہ کالہ باغ اور انسداد وواردات راہزنی وغیرہ وانتظام قوم شنانی وبجا آوری دیگر خدمات شاہی اوسکی ذمہ ہوئی تہی اوسکی بعد کوئی خاص خدمت قابل ذکر نہین تا وقتیکہ ۱۸۴۸ء مین فوج سرکار انگریزی کابل مین تہی تو کرنیل ویلکشن صاحب اور انگزنڈر برنس صاحب وغیرہ صاحبان فی انتظام کشتی ہا، وآمد رفت قاصدان کا بندوبست نواح کالہ باغ معرفت ملک الہ یار خان کیا اور ۱۸۴۸ء مین بوقت آنے کرنیل اڈوارڈس صاحب ملک الہ یار اور اوسکا فرزند مظفر خان حاضر باش خدمت رہی اور جب سرکشی سکہان ملک پنجاب مین ہوئی تو بموجب حکم کے ملک مظفر بہمراہی پندرہ بیج کے نوکر اور پچاس سوار ملازم سرکار جو ملک الہ یار خان نے معہ نواب خان برادر خود بہیجے تہے بنون مین فتح خان ٹوانہ کے ہمراہ رہا جب فوج سکہان متعینہ بنون نے سرکشی کرکے بسرکردگی رام سنگہ چہاپہ والہ اور رندہان سنگہ کمیدان فتح خان ٹوانہ کو مار دیا تو ملک مظفر خان بہی گرفتار ہوگیا مگر باوہی نذرانہ یا کسیطرح حکمت سے رہا ہوگیا اور پہر ٹیلر صاحب کے احکام کی تعمیل کرتا رہا بوقت معینہ ۱۸۴۹ء ملک مظفر خان بجمعیت پندرہ سواران اور تیس نفر پیادہ بموجب حکم جرنیل جان نکلسن صاحب بمقام پشاور واسطے خدمات گذاری سرکار انگریزی حاضر ہوکر حسب ارشاد کرنیل سر ہربرٹ اڈوارڈس صاحب کمشنر قسمت پشاور نو ماہ تک پشاور مین مقیم رہکر خدمت بجالایا اور بمقام بنون ملک

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

مظفرخان کا دوسرا بھائی رنبازخان ہمراہی سوار اور پیادہ کپتان کاکس صاحب ڈپٹی کمشنر
کی خدمت مین حاضر رہا بعد رفع فساد مذکور ملک مظفرخان کو بجلدی خیرخواہی پیشگاہ نواب
گورنر جنرل دیسرای کشور ہند سی خطاب خان بہادری معہ سند خوشنودی سرکار اور انعام
ایکہزار روپیہ عطا ہوا ملک مظفرخان لئیق اور خدمتگذار سرکار ہی فی الحال اوسکو اختیار
پولس اپنی علاقہ مین ذیلداری کے دیے گئے اور بسبب دور واقع ہونے مقام صدر ضلع
اور تحصیل سی مناسب ہی کہ اوسکو کچھہ اختیار مقدمات خفیف دیوانی اور فوجداری مثل دیگر
رئیسان پنجاب عطا ہون تاکہ انصاف ملنے مین اور سجگہی کی رعایا کو سہولیت واقع ہو ملک
مظفر کا بڑا بیٹا یار محمد خان اپنے باپ کا تاحال تابعدار ہی مگر رنبازخان کے ساتھہ
کچھہ رنجیدگی ہے ۔

○

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



Courtesy www.pdfbooksfree.pk

مختصر تاریخ اس خاندان کی

واضح ہو کہ مورث اعلی ان کا مسمی حسن خان علاقہ بنون مین بطور راجپوتی وارد ہوا ان کا اولاد پسر
اون بڑی قوموں سے نہین ملتا جو اس ضلع مین آباد ہین بلکہ ایسا مشہور ہی کہ حسن خان جدامجد ان کا علاقہ پوشنگ
ہی بباعث ارتکاب واردات خون کے سعہ ہر دو پسران خود یعنی عمر خان و مغل خان نکل کر اس ملک
مین آیا اول قوم اپنل مین اکر اباد ہوی اور پھر اوس جگہہ سے اوٹھا کر متصل خوجڑی اوس موضع پر جہان
اب موضع حسن خیل ہی سکونت پکڑی بعد وفات حسن خان کے عمر خان نے اپنی بھائی مغل سے علیحدہ ہو کر
بشمولیت غیرت خان خوجڑی جسی بمقام قصبہ غوریوال اپنا دانڈہ بنایا تھا اور اوسی غیرت خان کے
نام سے موضع غوریوالہ مشہور ہی آباد ہوا عمر خان کو عادت تاخت اور غارت گری بہت تھی اوسی عرصہ
مین ایک گروہ قوم جٹ بمقام غوریوالہ وارد ہو کر عمر خان کے ہمسایہ ہوی ایک دفعہ دانڈہ غوریوالہ کے
لوگون نے تاخت کر کے قوم مروت کی مال مویشی غارت کر لائے مروتون نے غیرت خان ملک سے
استدعا واپسی مال مغرونہ خود کری اور اوس نے ارادہ واپس کردینی کا کیا یہہ خبر سنکر عمر خان نے سب
اپنی ہمراہیون کو جو غارت کی مال سے حصہ پانیوالے تھے جمع کر کے اتفاق کر لیا اور غیرت خان کی اس تکبری
کو بے ہمتی سمجھکر دوست بھی مخالف ہو گئی اور سب نے اتفاق کر کے غیرت خان کو ملکی سے جواب دیا اور
عمر خان کو ملک بنایا اوسی روز سے یہہ مثل زبان پشتو مشہور ہی دَ غوڈو دَ سَرو نہ دی غیرت خان جسکا ترجمہ
یہہ ہی کہ گرم سرد دون کے سہی نہین تھا اسی غیرت خان اوس دن سے عمر خان کے خاندان مین ملکی کا رتبہ
چلا آتا ہی اوس سے بعد تیسری پشت مین مغل خان مشہور ملک جس کے اولاد مجموعا مغل خیل کہنے مین پیدا ہوا
اس شخص نے اپنی عقلمندی کی باوجود اجنبی فرقہ ہونے کے اس قدر رسوخ پیدا کیا کہ اکثر بنون مین اوس کو
اپنی گوندی والا لوک عزیز اور معتبر جانتے تھے اوسی ایام مین مسمی چیار برادر مغل خان قوم ٹکی والون کے
ہاتھہ سے مارا گیا الا بموجب جرگہ اور رسم و آئین آفریدی مغل خان نے ٹکی والون سے صلح کری اوس افراد
صلح کے اعتبار پر الہداد خان ولد ٹک ٹکی غوریوالہ مین آیا مسمی غلام پسر چیار نی بدون مشورہ مغل خان اوس کو
قتل کر دیا اس عہد شکنی کے بدلے مغل نے اپنی برادر زادہ غلام کو الہداد کی قصاص مین ہلاک کر دیا اور

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

خانگی واردات کی باعث سے دیا چارہ اوس کا دشمن بن گیا تب لاچار اپنی جان بچانے کیواسطے غوریلا
سے پہاڑ کر بازار احمد خان مین پناہ گزین ہوا اور وہان سے اوسکے قطب الدین غلام نے پھر ملک بنا جس کو چند
عرصہ کے بعد بطمع ملکی مسلمان ستم و توری نے ستم کرکے مار دیا اور خود ملک بن بیٹھا اون سے بسبب
بے وقت افطار کرانے روزہ رمضان کے اخوند شیر محمد صاحب بنوی جو مشہور عالم ہون کا تہا
اور گلہ پیر دوڑ والے سے ناراض ہوکر قوم میری اور عیسکی کی مدد بعد لینے اس عہد کے دلائے
کہ جب غوریوالہ فتح کرو تو نابالغ بچون اور عورات کو قتل یا خراب نکرنا دوسرا غوریوالہ مین سے دو ہونے
دینا بعد پذیرائی دونون شرائط کی مغل خان نے اس لشکر کمکی کی ہمراہی مین چالیس روز کے محاصرہ
کے بعد غوریوالہ فتح کرلیا اور اپنی معاند لوگون کو قرار واقعی سزا دی اور بدستور اپنی ملکی پر قایم ہوا
اور بعد وفات مغل خان کے اوس کا بیٹا دراز خان دستار مختار ہوا جب وہ بھی نوبت حیات چند
روزہ بہکت چکا تو قاسم خان دوسرا بیٹا مغل کا ملک ہوا اس شخص نے اپنی باپ سے بھی بڈھکر ہمچشمون
مین قدر اور رعایا مین رعب پیدا کیا اس کا دوسرا مادری بہائی سینی خان بھی ملک تہا جو قاسم خان
کی ہمسری سے بسبب اپنی لیاقت اور حسن ارادت کے ہاکمان افغانستان بٹرنا گیا اور قاسم خان کے
سخت گیری اور زیادہ ستانی فلنگ وغیرہ سے رعایا پہ غوریوالہ سے بھی ناراض ہوکر سینی خان کو جو سلیم الطبع
اور دانا تہا بلک منظور کیا بہت عرصہ تک سینی خان ملک رہا آخر جب میان داد خان فرزندانی اس علاقہ
مین واسطے وصولی فلنگ محمود شاہ سدوزی کی طرف سے آیا تو اوس نے بایزید خان میری کے کہنے پہ بدانديشی کرکے
سینی خان کو دغا کے راہ سے اپنے معسکر مین بولاکر بایزید قوم میری سے جو پہلے سے سینی خان کا دشمن تہا
قتل کرادیا اوسکے بعد جعفر خان فرزند سینی خان کا ملک ہوا اور دوسرے فریق سے جنگی خان ولد قاسم خان
ملک تہا جعفر خان راست گو اور مردانہ شخص چالیس برس تک ملکی کرکے سرکار انگریزی کی عملداری مین مرگ
طبعی فوت ہوا تب اوس کا بڑا بیٹا سردار خان اپنے باپ کا جانشین کیا گیا کہ تا حال وہ موجود ہے۔

حال معاش و جاگیر

واضح ہو کہ عہد عمر خان مین کچہہ معاش اوس کے دربار حکام وقت سے مقرر نہین تہے الا اوس نے اپنی سینہ زوری

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

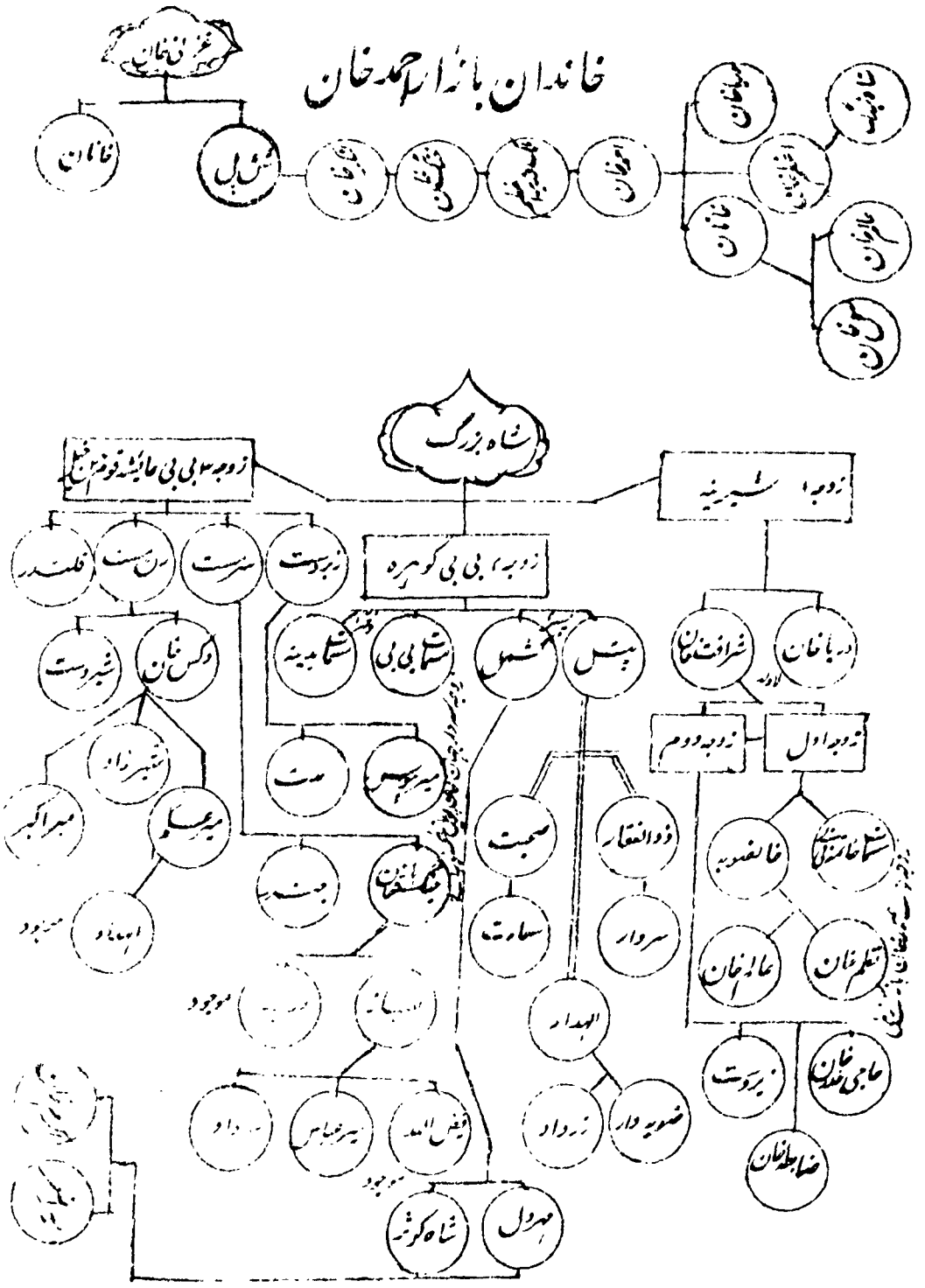
اور جوانمردی سے رسومات شادیانہ اور مال شماری اور پٹہ خاص غوریوالہ پر مقرر کرلیا اور نیز مقدمات خفیف مین جیسا کہ زدوکوب خفیف وغیرہ نفر مرکب آٹھ روپیہ ماہانہ معین تھا ایسی رقوم کی وصولی اور غارت گری سے اپنی اوقات گذاری کرتا رہا مغل خان کے وقت سے چہارم پٹہ غوریوالہ جس کی اوس وقت کی آمدنی ٹھیک معلوم نہین ہوتی مگر زمانہ حال سے بہت کم تھی احمد شاہ ابدالی کی جانب سے اوس کو معافی اور بعد اوس کے بموجب سند شاہ زمان اور شاہ شجاع کے سینی خان کے نام ایکسو تومان برزبر جسکی دو ہزار روپیہ ہوئے اور قاسم خان کے نام اول ہفتاد تومان اور ثانیاً تیس تومان جملہ ایکسو تومان معاف تھی یعنی کل چار ہزار روپیہ غوریوالہ کے قلنک یعنی مالگذاری سے مجرا لیتے تھی اور جب سینے خان کسی حاکم یا بادشاہ کے روبرو جاتا تھا تو روز ملاقات سے روز رخصت تک پانچ روپیہ یومیہ بطور مہمانی ملا کرتے تھی عملداری سکھان مین بدستور پٹہ غوریوالہ کا چہارم بنام جعفر خان ولد سینے خان معاف تھا اور دوسرا چہارم جنگی خان اور بعد اوس بیٹا اوس کا الہداد خان کہاتا رہا تا وقتیکہ ۱۸۴۸ء مین بوقت حکومت سر ہربرٹ اڈوارڈس صاحب اور نظامت جنرل کورٹ لنڈ الہداد خان سے بندوبست وصول واداے مالگذاری بابت چہارم حصہ پٹہ خود نہو سکا اور جعفر خان نے بجاے اپنے حصہ کے کل پٹہ غوریوالہ اور علاوہ اوس کے پٹہ اسمعیل خیل کی بھی مالگذاری ادا کردی اس باعث سے اور نیز بوقت محاصرہ ملتان مسمی زرخان برادر الہداد خان سرکار انگریزی کی خدمات سے پہلوتہی کرکے بلا رخصت اپنے وطن کو چلا آیا اور یہان آکر شامل مفسدان ہوا ان وجوہات سے چہارم حصہ الہداد خان والہ ضبط سرکار ہوکر باقی چہارم جعفر خان کے نام واگذار ہوا اوسنے دو اندیشی کرکے بدین مراد کہ دونون پٹون پر ہمارا دخل رہے غوریوالہ کے پٹہ سے بجاے چہارم ششم اور پٹہ اسمعیل خیل سے بھی ششم لینا قبول کیا اور حسب تجویز ہربرٹ اڈوارڈس صاحب ہر دو پٹہ پیسے کی سند اوس کے نام عطا ہوئی فی الحال سردار خان کو دونون پٹہ سے حسب ذیل آمدنی سالانہ ہے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تپہ غور بوالہ			تپہ اسمعیل خیل		
بابت ششم	تعلقہ داری وغیرہ	میزان تپہ غور بوالہ	بابت ہشتم	تعلقہ داری فیصدی نجیر و پیہ	میزان تپہ اسمعیل خیل
الالاوے	ساوے	الالاوے	الالاوے	سالعہ	الصالعہ

کل آمدن ہر دو تپہ سے الالاوے ہی اور بہہ رقم سردار دخان فرزند کلان جعفر خان کے نام سرکار سے واگذار ہی اور حسب دستور گذشتہ چار سوار رئیس مذکور کی جانب سے خدمات سرکار مین حاضر رہتے ہین جن کو تنخواہ مین غلہ وغیرہ اپنے پاس سے دینا ہے گورنمنٹ انگریزی کی حضور مین جعفر خان اور اوس کا بیٹا سردار دخان اچھا خدمت گذار رہا بوقت سرکشی ۱۸۵۷ء مین سردار دخان بجمعیت اپنے سوار اسلحہ بنا محاصرہ ملتان کے وقت شامل سرکار رہا اور جعفر خان نے بموجب حکم ٹیلر صاحب اور رضا میر عالم خان کے علاقہ بنون مین دو سو جوان واسطے سرکار بھرتی کیئے ۱۸۵۸ء کے فساد مین چودہ سوار سردار دخان کے فتح بنون مین کام ڈاک رسانی وغیرہ پر متعین تھے ماہ مئی ۱۸۶۱ء سے سردار دخان کو کام ذیلداری پولس تفویض ہوا جسکو بہت خوشی سے انجام دیتا ہے اور قدر عزت کا سمجھتا ہے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تاریخ اس خاندان کی

یہہ خاندان اللہ عبسکی اولاد شیخک سی ہی بنوچی کا اصل حال قبضہ ہاک ہذا اور شجرہ نسب حصہ سیوم کے پہلے باب مین درج ہوچکا ہے عبسکی کی اولاد مین سے غزنی خان مورث اعلیٰ اس خاندان کے تھے عبسکی مین اپنے نام پر ایک موضع آباد کیا عرصہ تخمیناً ایک سو پچاس برس کا گذرا ہی کہ احمد خان نے جس کے وقت سی یہہ خاندان ممتاز ہوا موضع غزنی خیل سے اوٹھ کر بازار احمد خان کو اپنے نام سے آباد کیا اکثر مندولوگ موضع بہت وغیرہ سے آکر آباد ہوئی کو اوس کی حیات مین یہہ قریہ بہت چھوٹا تھا الا اوس نے بمقدور اس کی ترقی مین ہرطرح کوشش کری شروع عہد نادرشاہ ابدالی مین احمد خان مرگیا ازان بعد اعظم خان فرزند اوس کا ملک بنا احمد شاہ ابدالی کے عہد مین جب وہ بھی مرگیا تو شاہ بزرگ اوسکی پسران نے دریا خان دنانان اپنے چچون کو مع فرزندان اوس کے دغا سے قتل کرکے خود دستار فخار رہوا آدمی ہوشیار اور مستعد تھا اپنے جنبہ دارون مین بہت رسوخ پیدا کرکے دربار شاہی مین بھی دست رس حاصل کرلی احمد شاہ ابدالی نے موضع بڈاخیل و مردی خیل و سیرو جملہ جمبی املاک سالیانہ جاگیر مین عطا کی علاوہ اس کے آمدن دہرتہ قریہ بازار احمد خان مرتب ایکہزار روپیہ سالانہ کی تھی شاہ بزرگ کے عہد مین قصبہ بازار احمد خان بہت بڑہ گیا اور میلہ جمعہ کے ہونے سے خرید فروخت اور رونق کی بڑی نتی ہوئی جیساکہ شجرہ مین درج ہے شاہ بزرگ کے ہشت فرزندان نرینہ اور دو دختران تھین جن مین سے مسمات بی بی کو سردار جہان خان ولد نانی جو افسر فوجی احمد شاہ کا تھا نکاح کیا اخیر دور سلطنت تیمور شاہ تندوزئی مین شاہ بزرگ زہی جہان فانی کو چھوڑا اگرچہ اوس کے بعد شرافت خان قایم مقام اپنے باپ کا ہوا مگر آپسین بھائیون کے بدین سبب کہ مختلف زوجات سی تھے اتفاق نہو سکا رن مست سرمست زبردست ہرایک بجائے خود ملک تھی شرافت خان نے اپنی دختر مسمات خاتمہ بی بی کی شادی نواب صمد خان بارکزی برادر امیر دوست محمد خان سے کردی تھی اس رشتہ داری کے باعث شاہ زمان کے عہد مین شرافت خان اپنے ہمسرون پر غالب رہا اور

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

علاوہ جاگیر سابق اور آمدن دیگر تھا مبلغ بارہ سو روپیہ سالانہ انعام اوس کا منجملہ ٹلنگ تپہ صیبگی سے تھا
ہوا اور بوقت ملاقات کسی حاکم کے پانچ روپیہ یومیہ بطور مہمانی کے ملتے تھے شرافت خان حقیقی برادر دریا خان
عالم شباب میں خود بوالہوسی میں مارا گیا اوس کے بدلہ میں منعم خان جد اعلے سردار خان منعم خان نے
اپنی دختر شرافت خان کو نکاح کردی اوس سے تین فرزند نرینہ شرافت خان کے پیدا ہوئے جنمیں
سے بڑا حاجی قدر خان تھا جو بعد وفات شرافت خان دعوی دار ملکی ہوا اور اوسکو قلندر خان اور
جنگباز خان اور دکس خان نے ہمصلاح ہوکر معہ دو دیگر برادران حقیقی بے خبر قتل کردیا خانصوبہ پسر
شرافت خان مشکل سے جان بچاکر نواب صمد خان کے پاس داد خواہ گیا اور جب سردار شیر دل خان
بارک زے اس ملک میں آیا تو خانصوبہ اوس کے ہمراہ آیا اور اوس کی اعانت سے اپنی
جاید اد اور موضع واپس لیکر انتقام کے راہ سے تین چار کس نوکران دکس خان وغیرہ کو جو
بوقت قتل اوس کے برادران کی شامل تھے عقوبت سے ہلاک کیا اس ہرطرح کے فساد پر غالب آکر مسمی دکس خان
ولد رئیس مست خان ملک ہوا یہ شخص دلاور آدمی تھا سب سے زیادہ اختیار اور نام پیدا کرکے ماہ
منگر سمت ۱۱۱۱ بکرم میں جب مہاراجہ رنجیت سنگھ صاحب نے بنوں کی حدود مرورت میں داخل ہوکر اس سے دفعہ
کے ساتھ ادمیت سے اطاعت قبول کرکے سردار فتح سنگھ کے رابطہ اور کنور کھڑک سنگھ کی مہربانی
سے بڑا رسوخ حاصل کیا پانچ روپیہ روزینہ اوس کو روز ملاقات سے تا رخصت معہ سرو پا سرکار سکھان سے
ملتا تھا سمت ۱۱۱۱ بکرم میں کھڑک سنگھ نے نصف تپہ صیبگی دکس کو معاف کیا علاقہ بنوں خصوص اپنے
کوند یاروں پر اس قدر اس کا اختیار تھا کہ جہاں چاہے بطور خشتری لشکر فوجی جمع کرسکتا تھا بازار
احمد خان کی ترقی اور اس خاندان کا نام دکس خان کے وقت سے عام مشہور ہوگیا دیوان ملک رائے
نے جو نواب دیرہ کی طرف سے ایک دفعہ موضع خوجڑی علاقہ بنوں پورش کری تو دکس خان نے ہمراہی
رنگ خان میرہ خیل اوسکو ایسا ہٹایا کہ پھر بنوں کا بھی نام نہ لیا اور ایک دفعہ موجہ علاقہ میانوالی میں مسمی ہوتیانی خان
کی مدد کے واسطے ہمراہی ایک سو تیس بندوق کی جاکر سکھوں سے لڑا اور اسی طرح ہر طرف لڑنے میں
دلیر تھا سمت ۱۱۱۱ بکرم میں دکس خان فوت ہوا تب بڑا بیٹا اوس کا میر عالم خان اپنے باپ کی جگہ ملک ہوا ہی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کامل کامیاب نہین ہوا تہا کہ ایک سال کے بعد خانصوبہ نے اپنی پورانی انتقام مین دغا دیکر مروادیا اوس کے قاتلان سے بہی بارہ کس اوسی موضع پر مارے گئے جب سکہون کا حاکم ایا تو بیوہ دکس خان نے مبلغ ۷ ہزار روپیہ نذرانہ یا رشوت دیکر اس جرم مین خانصوبہ کو بامید قصاص لینے کے قید کرا دیا جو لاہور کو بہیجا گیا اور کل جائداد اوسکی موضع وغیرہ بیوہ دکس اور اوس کے فرزندان کے قبضہ مین اگئے جسپر آجتک وہ قابض ہین بعد چند سال کے خانصوبہ مذکور بسفارش سردار سلطان محمد خان بارک زئی لاہور سے رہائی پاکر واپس آیا مگر ملکیت نہ ملی میر عالم خان کے مارے جانے کے بعد سمند خان ولد قلندر خان نے دعوی ملکی کیا جسکو لال باز خان و دریب خان نے معہ ایک خورد سال فرزند کی قتل کر کے لالباز خان ملک ہوا یہ شخص عقیل زمانہ ساز و دوراندیش نہا ۱۸۴۸ء مین جب کرنیل سر ہربرٹ اڈوارڈس صاحب اس ضلع مین آئے تو اس نے حاضر ہوکر بجا آوری احکام اور خدمات بخوبی کری اس سبب سے صاحب ممدوح نے بلحاظ خاندانی اور استعداد آمدنی بجا کل نبرہ موضع تپہ عیسکی کے چہارم کے بابت مبلغ ۱۴ روپیہ اور بابت تعلقہ داری سالیانہ ۵ اور بابت پاوسمبل خان نے ۱۸۵۱ء کل ۱۹ روپیہ سالانہ معاش عطا فرمائے بوقت شورش ملتان ۱۸۴۸ء مین دریب خان محاصرہ ملتان مین خدمت گذار رہا اور لالباز خان کو بنون سے سکہہ قید کرکے گجرات لیگئے تہی کہ وہان سے امیر دوست محمد خان کے پاس ہو نچکر رہا ہوا بعد وفات لالباز خان کے فیض اللہ خان فرزند کلان اوس کا ملک متورہ ہوا کہ تا حال وہی ملک ہی مگر دراب خان اپنے چچا سے بخوبی انفاق رکہتا ہے اور زیادہ تر اختیار امورات ملکی و خانگی دراب خان کو ہی میر اکبر خان ولد دکس خان ایک معقول آدمی ہے اور اوس سے دراب خان اور فیض اللہ خان کی عداوت اشد ہے۔

رواج تقسیم

شاہ بزرگ نے اپنی حیات مین بطور چنڈاونڈ ہر ایک منکوحہ کی اولاد کو ایک ایک حصہ اُمن تقسیم کردی کل نمن حصہ پر سب ذیل شرافت خان یک حصہ پنل وکشل یک حصہ سرشت رُن مست زبردست

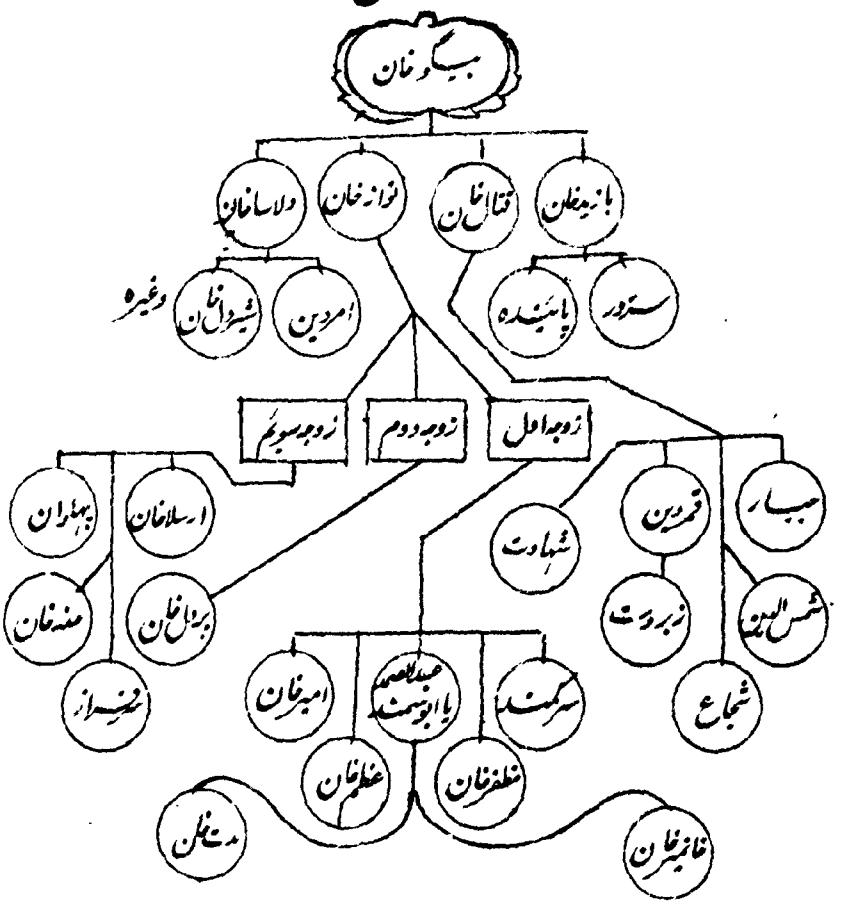
Courtesy www.pdfbooksfree.pk

وغلندر یک حصہ اور تقسیم خرچ مالگذاری وغیرہ چار حصہ پر کرتے تھے شرافت خان چہارم حصہ اور باقی تین حصہ دو جگہہ کرکے باقی ماندہ پیران ادا کرتے تھے فی زمانہ اوس تقسیم کا نام ونشان بھی نہیں رہا کل اُمن انعام سرکار سے فیض اللہ خان کے نام سے مقرر ہے اور درباب خان اوس کے شامل ہے اور صورت قضیہ مکلبت زینات بطور پہیا چارہ ہوگئی ہے تقسیم مال سے عورات کو حصہ نہیں ملتا۔

○

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

خاندان بیگو جنبل مروت



Courtesy www.pdfbooksfree.pk

حال اس خاندان کا

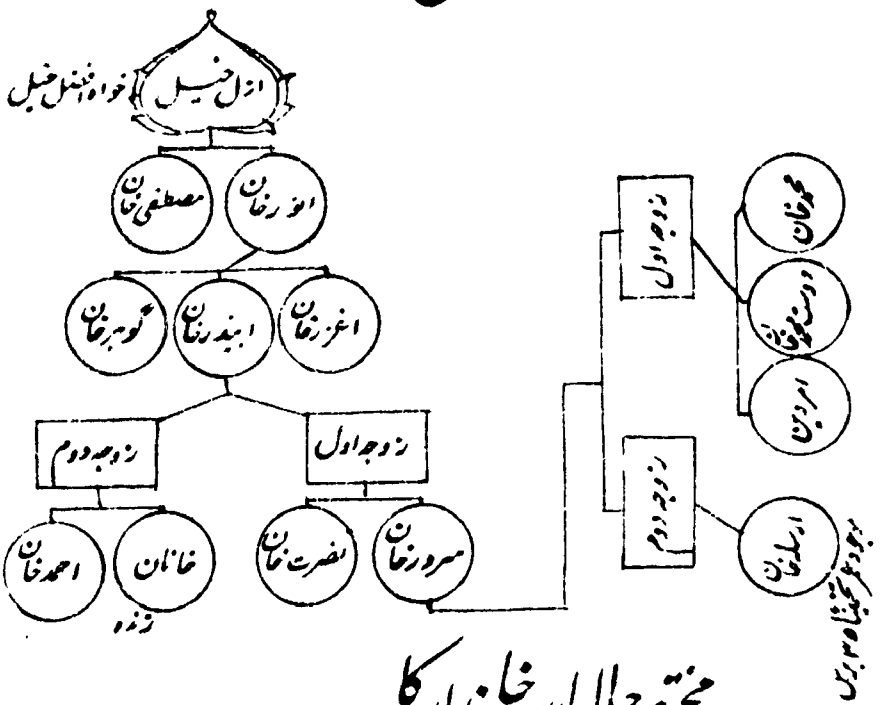
واضح ہو کہ دادی خان مورث اس خاندان کا جو بگا خان سے اوپر پانچوین پشت مین تہا اور اوسکا شجرہ نسب بیگو خان تک حال قوم مروت مین درج ہی یہہ خاندان قوم مروت لوحانی شاخ اچوخیل سے ہی جس وقت قوم مروت فی عہد سلطنت ابوالفتح جلال الدین محمد اکبر بادشاہ کی علاقہ مقبوضہ حال موسومہ مروت پر قبضہ کیا تب دادی خان اسنے شاخ مین سرگروہ تہا دادی خان کی چوتہی پشت مین ہانی خان مشہور ملک ہوا جس سے قوم گنڈہ پور کی ساتہہ بمقام کوارہ ضلع ڈیرہ اسمعیل خان مین جا لڑائی کری اوس کا بیٹا بیگو خان ایک صاحب اختیار اور مستعد ملک تہا مدو خان درانی کے روبرو ہی بمقام علاقہ ہنون شیرونہ سے شمشیر پیش کرا اوس جوان کو مار دیا اوس دلاوری کے معاوضہ مین بہت خانہائے خلعت کے سوای موضع کلورکا گیر مین عنایت کیا الاان اوسے موضع ہنون پر خان بنا کر بسایا جسی خیل شاخ مون جیل سے مقام بنایا بیگو خان کا کرایا گیا تب کلورکی ہی جاتا رہا بیگو خان کے بعد لونڈا خان خلف اوسکا ملک ہوا اس شخص نے اپنی شجاعت اور حکمت سے مروت مین بڑا نام پیدا کیا اور کل مروت کی نصف گوندے کا افسر اعلی بنا بمقام گزک علاقہ ختکا مین شہباز خان اکوڑخیل کے ساتہہ لڑائی کری اور دوسرے دفعہ سلطان حسابون سے لڑائی مین جنمی ہوا نواز خان کے ابیذر خان عیسک خیل اچی رقیب کے ساتہہ جو دوسرے نصف گوندے مروت کا افسر تہا سخت عداوت تہی بارہا اوس سے لڑتا رہا جو لڑائی ان مین بمقام موضع دلوخیل ہوئی اوس محاربہ مین قتال خان برادر نواز خان اور فرالدین مارے گئے اور خود نواز خان بندوق اور تلوار سے مجروح شدید ہو کر ہٹ گیا اور نواب شیر محمد خان دیرہ والہ کے پاس جاکر ۱۲۳۶ ہجری مین اوسکی فوج لے آیا اور بمقام لس لغڑواہ و تورواہ دوسرے گوندے کے مردون سے جنکا سردار ابیذر خان عیسک خیل اور محبت خان ترخیل تہے سخت لڑائی ہوئی نواب کی فوج نے فتح پائی اور مروت کے علاقہ پر آپکے بی اتفاقی سے دخل نوابی ہوا بعد اوسکی بہی وزیران احمدزئی اور اتمان زئی سے لڑائی ہوئے سوتمان خان وزیر کی لڑائی مین عبدالصمد خان بہی زخمی ہوا مگر وزیرون کو شکست دی بادشاہ دہلی مین سے شاہزادہ بہادر شاہ ابن اورنگ زیب عالمگیر نے پہلے اس قوم مروت و دوسرے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

مہارشتر مالگذاری مین واسطے باربرداری مقرر کئے اور بعدش احمد شاہ ابدالی دوسو چالیس سوار سی جسکو ابل کہتے تہے واسطے خدمات شاہی بجای شتران بطور نوکر لیتے جاتے تہے اور ہر شتر وسوار کل قوم ضرورت پر حسب رسد پہیلا سے جاتے تہے انکی عوض مین مالگذاری معاف تہی تیموری سدوزئی نے جب بارہ ہزار پہلی دفعہ نقد فلنگ مقرر کیا تو بیگو خان کو بارہ سو ان حصہ اپنی قوم کے زر مالگذاری سی انعام مین مجرا ہونا تہا جب نواب صاحب کی جانب سی دیوان نانک رائی کاردار ہوکر آیا اور چالیس ہزار مالگذاری علاقہ مروت پر مقرر ہوئی تو اکہزار دوسو بیس روپیہ سالیانہ معہ مشاہرہ سواران اور بہ عملداری بکہان مین الاٰمن غلہ بہی مدد معاش مقرر ہوئی جب وہ سوار برخاست ہوجاوین تو واسطے ذات خاص کے پانسو روپیہ سالیانہ معین تہا اور نیز بستم حصہ مدنی تہہ دینے پلاڑے سی معاف ملتا تہا اب گورنمنٹ انگریزی سی بموجب نکہ گورنمنٹ ہند مورخہ پنجم اکتوبر ۱۸۵۹ء لغایہ نقد برات بمعنی انعام سالیانہ واسطے عبدالصمد خان کی مقرر ہے اور اپنا زمیندارہ اور ملکیت بہی رکہتے ہین سنہ ۱۸۶۲ء مین عبدالصمد خان کا بیٹا مدد خان معہ چند سواران محاصرہ ملتان مین حاضر تہا عبدالصمد خان بتاریخ ۲۲ ماہ جولائی سنہ ۱۸۶۲ء مرگ طبعی فوت ہوگیا اوسکا بیٹا خان میر خان باپ کا جانشین ہوا یہ خاندان مروت مین معتبر اور اپنی نصف گوندے کا پیشوا ہی الا آپسمین بہی اتفاق نہین رکہتے ۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

خاندان عیسک خیل مروت



مختصر حال اس خاندان کا

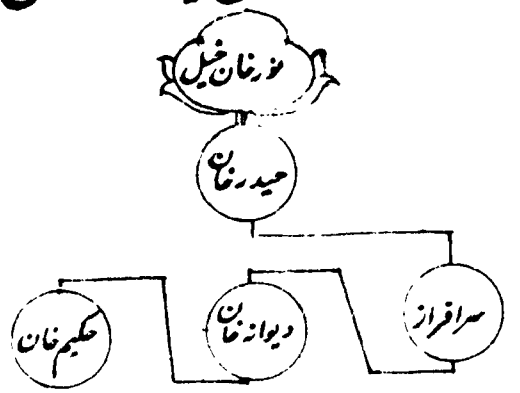
عیسک خان مورث اعلے اس خاندان کا نسل مروت لوہانی سے ہے عیسک خان کی تیسری پشت مین جبار خان اس ملک مین دیگر قوم مروت کی ساتھہ عہد سلطنت اکبر مین آکر آباد ہوا جبار خان کا نبیرہ افضل خان تہا جس تک کرسی نامہ مروت کی باب مین لکہا گیا اور اوس سے نیچے یہان درج ہی افضل خان کا بیٹا انور خان ملکی مین مشہور ہوا بیگو خان کا ہم عصہ اور رقیب تہا نصف گوندے مروت کی اسکا جنبہ ہوگئے بعد وفات انور خان کے ابید خان بیٹا اوسکا ملک ہوا یہہ شخص جنگجو تہا اپنی گوندے مین بڑا رسوخ پیدا کرکے گنڈہ پورا اور عیسی خیلون کے ساتھہ محاربے کئے جب ایکدفعہ سرور خان رئیس ٹانک سے بطور کمک نواز خان وغیرہ دوسرے گوندی والہ فوج لائی تب اسنے اپنی گوندے کی سرکردگی مین اونسے سخت لڑائی کرکے ہٹا دیا مگر ثانیا اسکے مخالف نوابصاحب دیرہ والہ کی فوج زیر کمان دیوان ٹانک رای چڑہا لائی تب اوس سے ابید خان نے نقصان کثیر کے ساتھہ شکست

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کہائی اور پہر محمد پایندہ خان فی جو واسطے وصول معاملہ مروت آیا تہا ابید رخان کو قید کرکے
دیرہ مین لیگیا اور چھہ ہزار روپیہ جرمانہ اوس سے وصول کرکے چھوڑا بعد مرنے ابید رخان کے
سرور خان اوسکا بڑا بیٹا مالک ہوا یہہ شخص بہی ہوشیار زمانہ ساز تہا تمام عمر اپنی عبد الصمد
بیگوخیل کی دشمنی مین گذار کر ۱۸۴۶ء کی اخیر مین مرگیا اب اوسکا بیٹا ارسلہ خان مالک ہوا اور
نصف گوندے مروت کے اسکے پیچہے ہوا اور گورنمنٹ انگریزی سے مبلغ آٹھہ سو روپیہ کی جاگیر
عطا ہی سکھون کے وقت ابید رخان اور سرور خان کو صلہ خاص اپنی ذات کا اور
معاملہ بابت مشاہرہ سواران جملہ الیہ ملتے تہے اور بعد تیاری قلعہ لکی الے من غلہ اور
بستم حصہ اپنی تنبہ سے عطا کیا جب سرکشی سکھان سے ملتان باغی ہوا تو نصرت خان برادر سرور خان
محاصرہ ملتان مین بہمراہی پانچ سو اران و پیدل کے خدمتگذاری رہا بیگوخیلون کی ساتہہ اس
خاندان کی قدیمی عداوت ہے مگر پردل خان بیگوخیل کے ساتہہ بسبب دشمنی خانگی ارسلہ خان کے
کچہہ سازش ہے ؛

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

خاندان میناخیل



نورخان کا باپ تاجا ملک ہم قوم مروت کی ساتھہ اس ملک مین آیا اور اپنی شاخ میناخیل مین یہہ خاندان معتبر چلا آیا عہد نمیو شاہ سدوزئی مین سرافراز خان ایک معتبر ملک تہا جب وہ سرور خان رئیس ٹانک کی لڑائی مین مارا گیا تو اوسکا بیٹا دیوانہ خان ملک ہوا عمدہ اسے نواب دیرہ وسکہان مین وہ ایک کام کا ملک تہا اور قصبہ لکی مروت اوسکی تحت مین تہا سوا ہی خانہ دیرات مقررہ اہل منود سی بطور دیگر تبہ کچہہ وصول کیا جاتا تہا بعد اوسکے حکیم خان تو جو ابتک ملک ہی اور یہہ شخص سوا سطح علاقہ مروت مین یاد کہنے کے لایق آدمی ہی کہ جب ۱۸۴۸ء مین فوج سکہان سرکش ہوکر قلعہ لکی مروت کو مضبوط کر لیا تہا تو اس حکیم خان نے اپنی قوم کی حشم جمع کرکے حسب الحکم میجر ٹیلر صاحب خدمت نمایان کی جسکے صلہ مین اوسکو ساٹھ روپیہ پنشن سالانہ عطا ہوئے اور آیندہ بہی لایق کام آدمی ہی ؛

خاندان میانداد خیل

اس خاندان سی اوپر خواص خیل مروت کا مشہور خاندان مروت کی قوم مین تہا اور اکثر خانی قوم مروت خواص خیلون مین رہی جیسا کہ اغز خیل اور پہر میانداد خود بہی مشہور ملک تہا گلاب خان نے بہت نام پیدا کیا اور پہر تپہ عمر خان خیل مین لنگر خان ملک تہا جسکا بیٹا اب ولی خان

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

موجود ہی اور صاحبداد خان ولد نواز خان جسکا باپ ایک دلاور ملک تہا وہ ملک ہی اور سرکار سی برات اونکی نام مقرر ہی جسکی تفصیل نقشہ برات سی ملیگی ؛

خاندان غزنی خیل

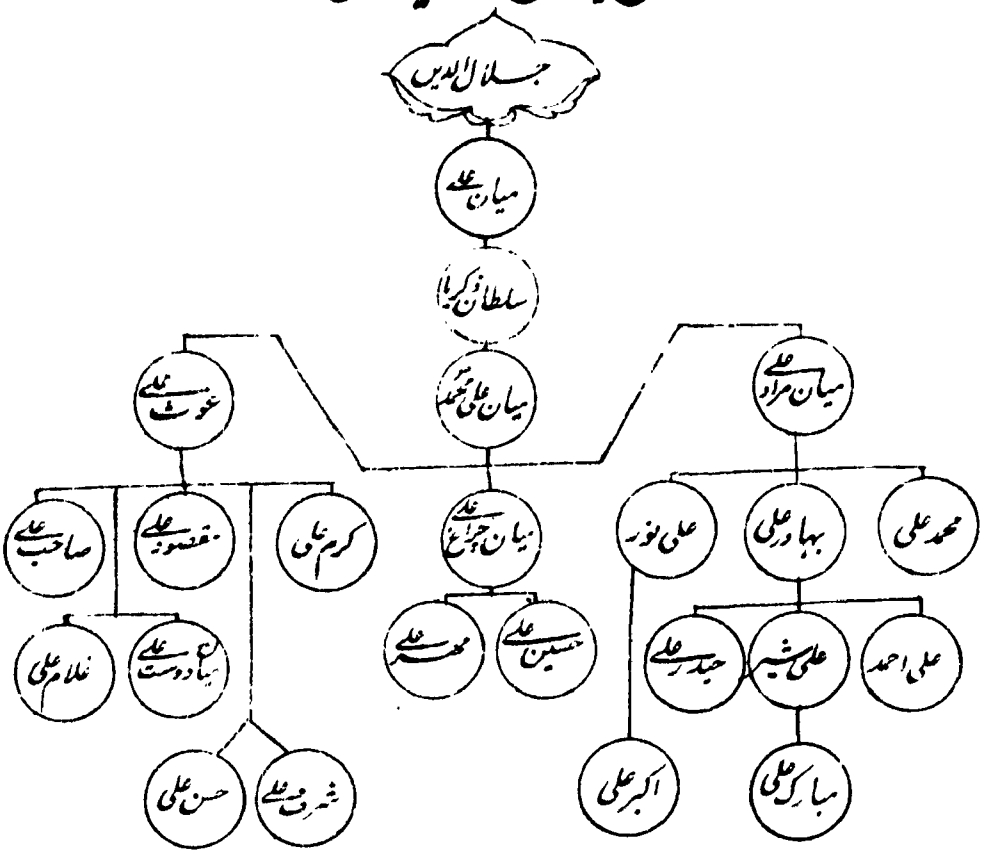
یہ طوطی زئی مروت مین محبت خان غزنی خیل ایک دلاور ملک ہوگذرا ہی اوسکا بیٹا پردل خان اب موجود ہی اور اوسکا معاند قیب محمد خان ولد پیر محمد خان بہی ملک ہی جسنی وقت شورش ۱۸۵۷ء مین اچہی خدمت سرکار کری اور قابل یاد رکہنے کے ہی ؛

خاندان موشانی

واضح ہو کہ قوم موشانی مین قدیم سی اپنی شاخ کے معتبر چلے آئی رئیس یا ملک کل قوم کوئی نہیں ہوا چنانچہ اب بہی یہی حال ہی الادر از خان شاخ جعفر خیل موشانی ببب رشتہ داری شیر خان عیسی خیل اور بہربانی کپتان کاکس صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر دربار گورنری مین بار یاب ہوا ؛

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

خاندان میالان سکنہ میانوالی



مختصر تاریخ اس خاندان کی

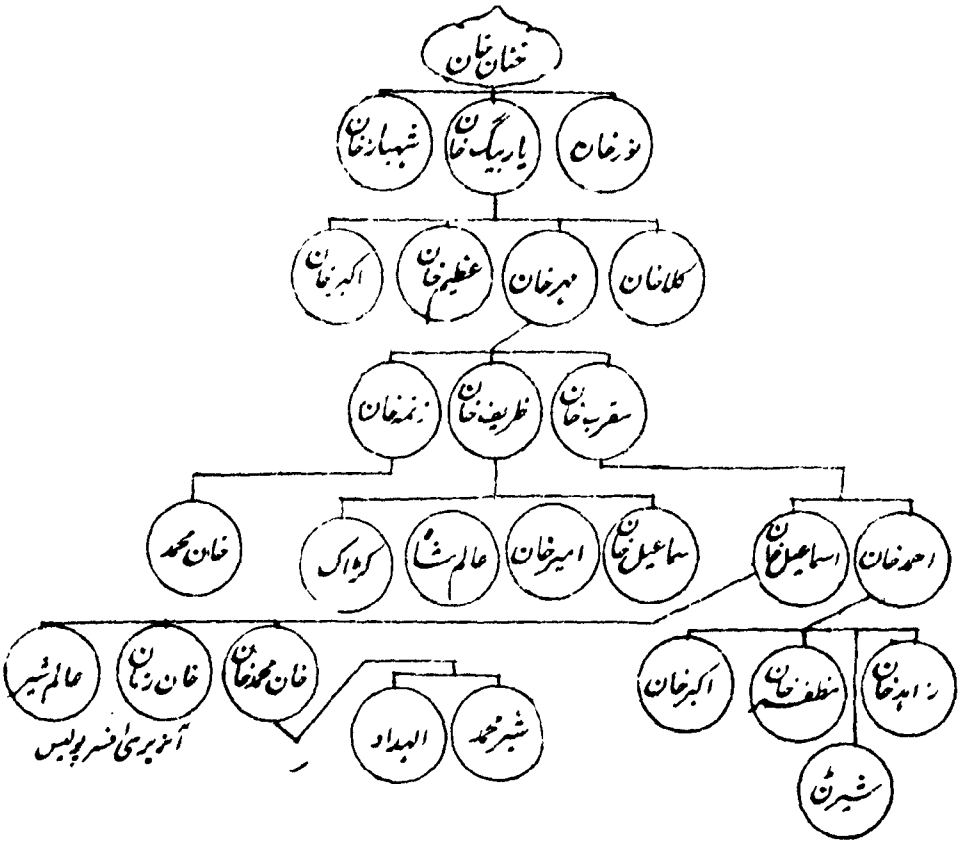
اس خاندان کا مورث جلال الدین بہمراہی میاں علی اپنے فرزند کے بغداد سے اس ملک میں آیا اور تخمیناً دو سو اسی برس ہوا کہ اول بمقام معظم نگر بسکی کمبنڈ رات شکستہ علاقہ میانوالی میں موجود میں آنکر فروکش ہوئے اوسوقت سلطان سہالت اور سلطان مقرب کھنکھٹ علاقہ کچھی وغیرہ نواح کے حاکم تھے جلال الدین اپنے فرزند میاں علی کو اس ملک کے لوگوں کا پیر بنا کر خود بغداد کو

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

واپس گیا اور میان علی نے بمقام میانوالی اپنی گہر بنائے اور وہی وجہ تسمیہ میانوالی کا ہی میان علے کا فرزند سلطان ذکریا خدا پرست اور بڑا مشہور نیک آدمی تہا اوسکی وقت مین افغانان نیازی دریاء سندسی عبور کرکے اس علاقہ مین آباد ہوئے اور سلطان ذکریا کو اپنا پیر بنایا بعد وفات اونکی میان علی محمد سجادہ نشین ہوا فی الحال میان حسین علی اپنی باپ کی جگہہ اور محمد علی اپنی والد کی جا بجا اور شرف علی اپنی گہر کا مختار ہی اور لوگ انکو متبرک سمجہکر عزت اور ادب کرتے ہین سلطان ذکریا کی خانقاہ پر نذرانہ چڑہتا ہے بلحاظ معاش اور انعام قدیمہ سرکار انگریزی بہی لاکھ ایکڑ اراضی واقعہ دیہات پرگنہ میانوالے جمعی لاکھ روپیہ سالیانہ اور رقم نقدی اپنی خاندان کی معاف ہی اور یہہ معافی تین حصہ پر باہم اولاد ہر سہ پسران میان علی محمد منقسم ہی ؛

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

خاندان پیلان



اسمیت و قومیت اس خاندان کی

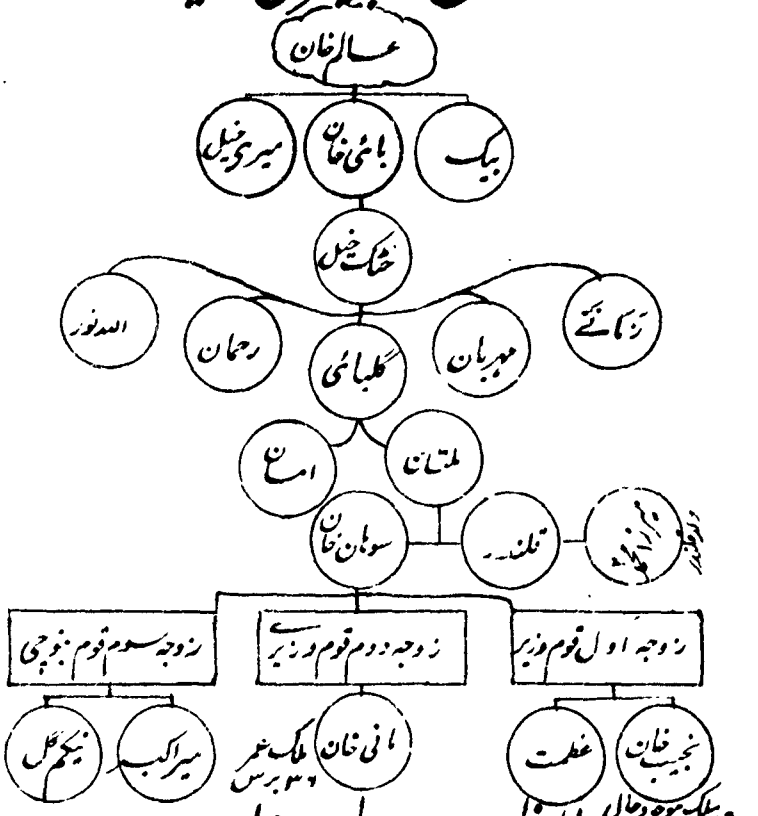
واضح ہو کہ یہہ خاندان شہو قوم بلخ افغان ہے یہہ لوگ اپنا کرسی نامہ قوم لوہانی سے ملا کر نسل لودی مین شامل ہونا بیان کرتے ہین الا باوجود تلاش کوئی صحیح کرسی نامہ نہین ملتا خنان خان مندرجہ شجرہ نسب کا جد اعلی مسمی سمعیل خان کوہ سلیمان کی جانب سے آکر اول چولستان اور رکلو رکوٹ مین آباد ہوا خنان خان کا نبیرہ مسمی مہر خان وہان سے اوٹھہ کر بمقام پیلان سکونت پذیر ہوا اول یہہ موضع

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

قوم سنبل کی تحت مین تہا اونسی اس قوم نے دبالیا اگرچہ اوسوقت یار بیگ خان بہی زندہ تہا
مگر مہر خان مدار المہام اپنی خاندان کا تہا پیلان کی ترقی آبادی کو دیکہہ کر قوم جنگاٹی بلوچ نے
بارادہ چہین لینے ملک کر انپر حملہ کیا سخت لڑائی ہوئی جسمین جنگاٹی منہزم تو ہوئے مگر یار بیگ
و مہر خان باپ بیٹا ہر دو اوس لڑائی مین مارے گئے بعد اوسکی نواب محمد خان سدوزئے نے
لشکر کشی کر کے موضع پیلان کو غارت اور خراب کیا اور بعد فتح علاقہ پیلان کے اس خاندان
کی عزت قایم رکہی اور مقرب خان وغیرہ اولاد یار بیگ خان کو اسطی ستا رہوان حصہ
پیدا اور ہر دو سر رقبہ دیہات ذیل سے پیلان خاص خیوڑکن و نوشہ و منگاٹہ دوابہ ڈب
تصیر والہ معافی مقرر ہوئی اور علاقہ پنجکوٹہ کے بعضے دیگر دیہات پر بہی بطور تعلقہ دار سے
انکا اختیار تہا اور ساہڑے چار دہنہ چاہ بہی واگذار تہے عملداری سکہان مین علاقہ پنجکوٹہ
سرداران سکہہ سندہانوالیان کو جاگیر ملا اونکے عہد مین سے معافی مندرجہ بالا بدستور معاف
رہی اور اپنی خود کاشت کا محصول بہی معاف تہا اگرچہ ٹہیک تعداد اس آمدن کی کسی
کاغذ سے معلوم نہین ہوتی مگر از روے اندازہ تقریبًا ایکہزار روپیہ سالانہ کی آمدن ہے
دیوان ساونمل کے عہد سے بسبب ضبطی ترقی آمدن مین کمی واقع ہوئی عملداری سرکار
انگریزی مین چہہ روپیہ فیصدی مالکانہ یا تعلقہ داری لگ کر دستور ستر ہوین حصہ کا موقوف
ہوا اب اس چہہ روپیہ فیصدی اور انعام نمبرداری پر انکا گذارہ ہے اور خان زمان خان
فی الحال اس خاندان کا پیشوا ہے جسکو آنریری پولس افسر سرکار نے بنایا عمر اوسکی تخمینًا چہتیس ۳۶ برس
کی ہوگی ؛

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

خاندان سپیر کی وزیر



حال خاندان سومان خان

واضح ہو کہ یہہ خاندان قوم وزیری شاخ احمد زئی شعبہ سپیر کے سی ہے انکا مفصل شجرہ اوپر تک قوم وزیری کی حال مین لکھا گیا ہے سی وزیر کی پانچوین پشت مین سپیر کے پیدا ہوا جسکے اولاد کے بہت شعبے ہین فرع باغوان خیل مین مسمی عالم خان سی ملکی چلی مگر جیسا کہ کل قوم وزیر مین معتبران قوم کے واسطے صرف نام ملکی ہوتا ہی اسیطرح اس خاندان کی ملکانہ بہی تہی کچھہ معاش یا گذارہ اپنی قوم کی جانب سی واسطے انکے مقرر نہین تہا اور پادشاہان وحاکمان سابق سی انکی آشتی یا تعلق کم ہوا اسواسطے فیض حکام سی بہی محروم رہی روایت ہی کہ عالم خان مذکور کو بعہد سلطنت اورنگ زیب عالمگیر جب بہادر شاہ ملک بنون مین آیا تو زہر دی گئی کیونکہ وہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

دلیر شخص اپنی قوم کو جمع کرکے ٹل بلند خیل اور درہ توچی کی راہ سے جب شاہزادہ کی فوج آتے تھے تو مارچ اور رستہ راہ ہوتا تھا بعد وفات عالم خان کے اوسکا بیٹا کوئی ایسا لائق نہین تھا
کہ جو مشہور ملک ہوا ہو مگر اوس کا نبیرہ زادہ زمانی نے اپنی وقت مین بہر ملکی کو مشہور کیا جب اوسکو
فرقہ توری خیل شاخ انمان زئی وزیری نے مار دیا تو پہران کی شہرت جاتی رہی گرچہ مسمی
ملتان باپ سوہان خان اور برادر زادہ زمانی برائے نام ملک تھا الا سادہ لوح یہان تک
کہ رمہ کو پانی پلاتا ہوا روز کورم مین ممہ خیل موروتون کے ہاتھ سے مارا گیا تب سوہان ملک
ہوا یہہ شخص بڑا دلیر اور صاحب عزم وراست گو تھا اس نے اپنی عادات اور دلیری سے
قوم مین وہ رسوخ پیدا کیا کہ کل قوم وزیری خصوص شاخ احمدزئی مین ملک کلان کہلاتا تھا
اور خان اختیار اپنی قوم کی اوس کے ہاتھ مین تھی جہان چاہی حشری کو جمع کرکے لڑا سکتا تھا
چنانچہ دو دفعہ لشکر ہم قوم جمع کرکے ٹل بڈہ خیل کی بنگشون پر حملہ کیا اور تیسری دفعہ قوم مروت کی
ساتھہ بمقام لکھی مروت لڑائی کری ۱۸۵۷ء مین جب ولیم مورکرافٹ صاحب الوالعزم سیاح ہر
ملک مین آیا تو اوسکی مہمانی اور نیک سلوک اس شخص سے ہوا وہ چیٹی اون کی ابتک ان کے
خاندان مین موجود ہی ۱۸۶۱ء مین جب سر ہربرٹ اڈوارڈس صاحب اس ملک کا حاکم ہوا تو
سوہان خان نے حاضر ہوکر اطاعت احکام صاحب ممدوح کی کری اور اس ازاد قوم وزیری کی
مطیع کرنے مین اوس نے کوشش واجبی کری صاحب ممدوح نے اوسکی عزت فرمائی اور چوکی نشین
کرکے دسمبر ۱۸۶۱ء مین جملہ قوم وزیری کا وزیر خطاب دیا بعد رفع شورش ملتان خلعت پانچ پارچہ
مع دستیارہ طلائی عطا فرمائی اور نیز مبلغ ۱۵۰ پنشن سالانہ بہ منظوری گورنمنٹ ۱۸۶۲ء مین تاحین حیات
اوس کے مقرر ہوا سوہان خان مارچ ۱۸۶۳ء مین مرگیا اور حسب وصیت خود پہاڑ مین لیجاکر بمقام گمتی
دفن کیا گیا اوس کے بعد نجیب خان بڑا بیٹا اوس کا ملک ہوا تا حال نجیب خان اپنی قوم
کا بڑا ملک ہی اور رمانی خان اوس کا دوسرا بھائی بھی دلاور اور نیک آدمی ہے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

خاندان میرزعلی خیل منڈان

اس خان سے نامی ملک میر ہوس خان ہوا جس کے بعد میر عالم خان بنا اوس کا سکھون کے وقت بنون کا مشہور ملک تھا جب اوس نے ۱۸۴۸ء کی سرکشی سکھان مین شریک ہو کر گورنمنٹ انگریزی کی مخالف فریق کے ہمراہ کری اور بوقت فتح اس ضلع کے سردار اعظم خان کے ساتھہ جلا وطن ہو گیا تب سے اوسکی معاش اور ملکی جاتی رہی اور بعد اوسکے شکر اللہ خان کا ولد خوجے خان کا بخت خفتہ بیدار ہوا جو میر عالم خان کی بگھہ تپہ منڈان اور پنجل فاطمہ خیل سوکڑی کا ملک کلان ہے میر عالم خان کو گرچہ حسب سفارش امیر دوست محمد خان اپنے ملک مین آنے کی اجازت ہو گئی مگر ملکی نہ ملی ۱۸۶۳ء مین میر عالم خان ملک خوست کے اندر مر گیا فی الحال شکر اللہ ملک ہی مگر اپنے فرزندون سے تنگ اور نفاق رکھتا ہی صالح خان سفید پوش گربے گذارہ ہے

خاندان چہندو خیل

شاخ چہندو خیل مین سے شیر مست خان نے اپنی نام کو مشہور کیا جو بعد وفات وکس خان نور گندی کا سر افسر تھا اپنی دلاوری اور مہمان نوازی سے وہ ایک بڑا مشہور ملک بنون مین ہو گذرا ہی جب کرنیل اڈوارڈس صاحب ۱۸۴۸ء مین تشریف لایا تو ملکان کلان بنون سے وہ شخص ہی حاضر رہا بعد وفات اوس کے گرچہ بہت بیٹی چھوڑ مرا مگر لیئق کوئی نہین ظفر خان اوس کے بڑے فرزند کو گورنمنٹ نے ازراہ ترحم تپہ چہندو خیل سے دہم اور ہشتم معاف کیا جسکی آمن قریب آدہ سو روپیہ ہی

خاندان منداخیل سورانی

اس خاندان مین سے تذکرہ کی لایق بازید خان ملک تھا جسنے اپنی دلاوری سے افسری نور گندی حاصل کر کے عہد سکھان مین بڑا رسوخ پیدا کیا عہد اقتانی کے قبل بے شمار بے گناہ اور بے تمیزی سے اوس کے نام کو ظالمانہ مشہور کر رکھا ہے سو برس سے زیادہ عمر پاکر ۱۸۶۴ء مین فوت ہوا اور اوس کا بڑا بیٹا خانصوبہ تپہ منداخیل کا ملک کلان سرکار نے مقرر کیا اپسین بہائیون کی مخالفت

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

زوجات سے ہین بڑے بی انتفاقی تھے اسد خان ولد بازید خان نے مفسدہ شتلاعر ہن ملتانی رسالہ ہن بہرنے ہوکر ہندوستان ہن خدمت گذاری سرکار کری جسکو نمنا بہادری عطا ہوا

خاندان دہرہ جیل سورانی

یہہ خاندان والہ دین غرض زمی نسل سورانی سی ہے مسمی حسن خان مورث اعلی انکی نے سمات دہر ملکہ سے شادی کری تہی اوس کی سبب سے یہہ شاخ مشہور بہ دہرہ جیل ہوئی ان ہن سے شاہین خان ولد بازید خان عملداری دسائے ہین ایک بڑا ملک تہا اور از روے سند شاہ شجاع محررہ ۱۱۶۲ ہجری معلوم ہوتا ہے کہ مبلغ پنجاہ تومان جس کا ایکہزار روپیہ ہوا تہا والہ دین سے شاہین خان کے نام معاف تہا شاہین خان اپنے بہائی فورنگ اور بہادر خان کے ہاتہہ سے بروز عید مارگیا اور اوس کا لایق بیٹا تعلم خان بسبب خوردسالی جان بچاکر چلاگیا مگر بالغ ہوکر اپنی باپ کی قتلان سے قصاص لیا اور اب تعلم خان ملک ہی تہہ دہرہ جیل سے نصف ملکی کلان کا انجام کار سے اوس کے نام مقرر ہے یہہ شخص راست گو اور نیک آدمی ہے عبدالصمد خان اس کا بیٹا فارسی خوان بہی اچہا آدمی معلوم ہوتا ہے اگر آیندہ کو اچہا رہا۔

خاندان داؤدشاہ

اس قوم سے سکہون کے وقت ولاسا خان قوم کشر شاخ عیسی خیل اپنی جنگجوئی اور کرت دینے تا راجندسے مشہور ملک ہوگیا تہا بعد وفات اوس کے گرچہ خوجی پسر اوس کا ملک ہی مگر کسی کا نام نہین ظفر خان ولد پائندہ خان ملک گو ہوشیار ہی مگر بدون راست بازی ہوشیاری ناکارہ

ذکر مکانات کہنہ و قدیم

اس ضلع کی حدود ہن پورانے وقت کی کہنڈرات اور عمارات مہندمہ کی نشان متفرق مواضع پرہن اون ہن سے زیادہ نمود کی جگہہ اور ذکر کے لایق ہین — اکرہ - واضح ہو کہ اکرہ زمان بونانی قلعہ کو کہتے ہین صدر بنون سے تخمیناً نومیل جنوب مایل غرب ایک بڑا فودہ خاک قریب دو سو فٹ کے اونچا اور اس سے زیادہ لمبا چوڑا واقع ہے جس کو اکرہ کہتے ہین

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اور اس کے نواح مین مشرق اور مغرب دور تک عمارات مہندمہ کی نشان دکھلائی دیتے ہین
اس اکرہ کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہی کہ کسی زمانہ قدیم مین یہہ ایک بڑا عالیشان قلعہ ہوگذرا ہی پاتے
اس عمارت کی غالبًا اہل یونان یعنی گریک ہنی جنکی عملداری سکندر اعظم بادشاہ کی بعد بہت مدت
تک اس ملک مین رہی ثبوت اس کا یہہ ہی کہ مین نے بذات خود اس کو
چند موقع سے کھدوا کر دیکھا اور اسمین سے پورانی وقت کی سکی فلوس وغیرہ قریب دوسو عدد کے
مجھکو ملے ہین اونمین سے اکثر یونانی حروف اور علامات سے مضروب ہین اور بعضون پر سی صاف
یونانی حرف پڑھی جاتی ہین ایکطرف اسپ کی تصویر اور دوسری طرف سپاہی کی اور بعضی
پر بادشاہان گریک جو بکٹریا کی فرمان روا تھے اون کی شبیہ منقش ہے اور جن بادشاہان کی
عہد کی یہہ سکے ملے ہین اونمین سے دو کی عملداری کو دو ہزار برس سے کچھہ اوپر عرصہ گذرا ہے تو
اس سے صاف ثابت ہی کہ ابتدا اس عمارت کی بہت پورانی ہے اور اس کے گرد مین
ایک بڑا شہر ہوگذرا ہے جسکی علامات موجود ہین اکثر ہندو راجون کے وقت کے بھی
پیسے ملے ہین جس پر ایک طرف بیل کی تصویر اور دوسرے طرف دھوتی پہنی ہوی
اور زنار کان سے لپٹی ہوئی ہندو راجا کی تصویر منقش ہے اور بت کلان وخورد اور سنکھہ
بھی نکلے ہین جنپر سنسکرت کی حروف سے کچھہ عبارت لکھی ہے مگر یہان کے پنڈت اوسکو پڑھہ نہین
سکتے اور ایک مہر پیتل انگشتری طلای بھی دستیاب ہوئی ہے جو اب میرے پاس ہے اور
اوس پر ہندی حروف کھدی ہوے ہین ایک سنسکرت خوان اوس کا نام پنڈت ہری پہنا
ہے الا کسی تاریخ سے سال وسمت انکا معلوم نہین ہوتا ایسا قیاس کیا جاتا ہے کہ یونانی
لوگ بھی بت پرست تھے اور جلد ہندو سے غلط ہوکر رسوم بت پرستی مین شریک ہوگئے اور
بعد گریک کے جب ہندو راجون کی سلطنت اس ملک پر ہوئی تو اوس وقت کی یہہ ہندوی
سکے اور علامات ملتی ہین اس مین شک نہین کہ گریک سے پہلے بھی ہندو راج یہان بہت مدت
تک رہا ہی یہ سب شبہ گذرتا ہے کہ شاید پہلی عمارت ہو اور پیچھے سے گریک یعنی یونانی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

لوگون نے دخل کر لیا مگر یہہ شبہ ضعیف ہی اور جو یہہ مشہور ہے کہ راجہ بہرتہہ ابن راجہ دشرت نے جو رانے لگی بیٹے سے تہا یہہ شہر اپنی اور اپنے والدہ کے نام سے باسم لگی و برتہہ آباد کیا غلط معلوم ہوتا ہے کیونکہ سب شہرت اس کا صرف آبادی موضع لگی و بہرت جواب بہی اکرا کی قریب آباد ہے پائی جاتے ہے اور یہہ لگی اور بہرت اولاد مسمی اکر میری قوم بنجون زنے سے قریب پانچ سو برس ہوا کہ پہاڑ سے آکر اس موقع پر آباد ہوئے سو یہہ دشرت سے جو تین ہزار برس سے بہی پہلے مرگیا کچہہ تعلق نہین رکہتے صرف بہان کے ہندو نے اپنے خود تراش بات کو مشہور کر رکہا ہے ایسی روایت ہے کہ یہہ اکرہ جس کے نواح مین شہر موسوم سنرام تہا بہت مدت تک آباد رہا تا وقتیکہ سلطان محمود غزنوی کی سپاہ کی ہاتہہ سے تباہ ہوا اور جلایا گیا اب کہودوانے سے جلانے کی تصدیق ہوئی ہے یعنی مسمار شدہ جگہہ مین کہودنے سے علامت سوختہ سیاہ رنگ اور کوئلہ نکلتے ہین اور ایسی دہار سیاہ کی طرح لکیر معلوم ہوتی ہے جیسا کبی سقف جلکر دب گیا اور بعض بعض جگہہ ۔۔۔ استخوان آدمی بہت ایک ایک جگہہ سے ملتی ہین جو صاف یا لڑکر یا کسیطرح اکٹہی مرگئی اور چونہ خاک رنگ بن گیا ہی جوڑے قسم کی پختہ اینٹین بہی برآمد ہوتی ہین اور جو اوسکی مشرقی اور جنوبی گوشہ مین ایک نالہ ہی اوسکی نسبت قیاس ہوسکتا ہی کہ پہلی وقت کی نہین ہی بعد منہدم ہونے کے کسی حیوان یا انسان کی بنائی ہی ہین بذات خود تہوڑی دور اوسکے اندر لمبا پڑ گیا آگے جاکر نہایت تنگ و تاریک و شوار گذار ہی باعث نہ جاسکی روشنی اور بدبو کے واپس چلا آیا پایان اوسکا معلوم نہوسکا خاک اس اکرہ کی زراعت کیواسطے بہت مفید ہی اور لوگ نواح کے کہود کر لیجاتے ہین اور بجائی روڑی کے ڈالتی ہین کبہی کبہی اتفاق کے کہودنے سے قیمتی چیزین بہی ہاتہہ لگتی ہین

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کافرکوٹ

دوہین ایک وہ جو عیسی خیل کی علاقہ مین موضع کوٹل کے جنوب دریا سندھ کے مغرب والی پہاڑ پر ایک بڑی وسیع قلعہ کی علامت موجود ہی جسمین چند گنبذ کی طرح گول قسم کی عمارت ہی جنکی نسبت یہہ قیاس ہوتا ہی کہ بودھ مت یعنی بودھ مذہب کے لوگ جو دو ہزار برس پیشتر زمانہ حال سی اس نواح مین آباد تہی اونکی پرستش کی دیہہ گوپ ہین اکثر اونکی عبادت کا اس قسم کی ہوتی تہی اگر یہہ قیاس ٹہیک ہو تو یہہ مکان ہی اگرہ کیطرح پورانہ ہی اور جو اسپر بطور مرمت جدید توپون کی مورچال کی علامت معلوم ہوتی ہی یہہ پیچہی سی لوگون نے بنایا کیونکہ پہاڑ کی عمدہ اور سخت جگہہ پر واقعہ ہونے سی یہہ موقع نازک وقت مین اس ملک کی حکام وغیرہ لوگون کی جائے پناہ تہی چنانچہ ایک روایت ہی کہ ہمایون بادشاہ بہی اپنی بہانیون کی بی مہری کے وقت اسجگہہ پناہ گزین ہوا تہا ورنہ جسوقت یہہ عمارت اول ہوئی تو اوس زمانہ مین توپ وغیرہ اسلحہ آتشبار کا نام ونشان بہی دنیا مین پیدا نہین تہا جو پیسہ کہنہ اس جگہہ سی ملا ہے اوس سی بہی ہندو راج کی تصدیق ہوتی ہی ٭

دوسرا کافرکوٹ

بنون سی شمال ایک اونچی پہاڑ کو کہتے ہین جو پہاڑ تراشا ہوا دیوار قلعہ کی طرح اونچا معلوم ہوتا ہی غالبًا یہہ بہی پونانی لوگون کا اختراع ہوگا مگر اسپر کوئی عمارت یا نشان نہین معلوم ہوتا ہے اسواسطی یہان کے لوگ دجونوکی خواہ دجونوغر یعنے دختران کا پہاڑ کہتے ہین اور جو روایت کرتے ہین کہ کبہی ناکتخدا سہ کس دختران یہان پتہر بنگئی ہین اسکو عقل قبول نہین کرتا اور بعید از قیاس ہے حقیقت یہہ معلوم ہوتی ہی کہ خدا تعالی کی قدرت سی اس پہاڑ کی شکل اسطرح بنگئی ہی اور جو ہین بڑے بڑے ٹیلے پہاڑ کی دور سی بطور قلعہ قریب قریب معلوم ہوتی ہین نزدیک جاکر دیکہنے سی واضح ہوگا کہ اصل نمین ہین

روکہڑے

علاقہ میانوالی رقبہ موضع کنڈیان مین واقع ہی اور اوسمین تودہ خاک سی جو پیسہ پورانہ ملا وہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بہی گر یک کی سلطنت کے وقت کا ہی اور راس تودہ کی خاک سی شورہ بنتا ہی اور زراعت مین
مٹی ڈالنی سی بہ نسبت روڑی کے زیادہ فایدہ ہوتا ہے غالبا یہہ تاثیر خاک اور چونہ ملکر پیدا ہوئے
ہی لوگون مین مشہور ہے کہ کبہی اس موقع سی ایک خشت پختہ ملی تہی جسپر یہہ دوہرا بزبان پنجابی لکہا تہا

دوہرا

تہپتن والے تہپیان عبدل نام کہا ہے بل تلون دی یکیان سلطان سکندر دی ارہ

الا یاد رکہنا چاہیے کہ اگر یہہ بات سچ ہی تو بہی سکندر رومی نہین ہوگا کیونکہ لفظ سلطان اوس زمانہ مین
بالکل مستعمل نہ تہا اور نیز عبدل نام بہی اوسوقت کا نہین ہوگا اور ایسی زبان اوسوقت بالکل
نہین تہی اگر یہہ اینٹ بنائی گئی تو سلطان سکندر لودی کیوقت جو خاندان بہلول سی بادشاہ
ہند تہا بنی ہوگی اور یہہ پورانہ مکان اوس وقت تک آباد چلا آیا ہوگا یا مسمار جگہہ پر نئی عمارت
بنائی ہوگی سوائے اسکے علاقہ مرودت و نارونون وغیرہ مین پورانی عمارات کی نشان ہین مگر قابل ذکر نہین

117876
Date 13.3.89



Courtesy www.pdfbooksfree.pk

نئی کتابیں

- غلامانِ اسلام ——— مولانا سعید احمد دہلوی ایم اے
- تمدنِ ہند ——— محمد مجیب
- مشارق الانوار ——— ترجمہ اُردو
- اقبال نئی تشکیل ——— عزیز احمد
- امام ابن تیمیہ ——— محمد یوسف کوکن ایم اے
- امام احمد بن حنبل ——— علامہ عمر فاروق ایم اے
- تلامذہ غالب ——— مالک رام دہلوی
- ترجمان القرآن مکمل تین جلد۔ ابوالکلام آزاد۔ مالک رام دہلوی
- غبارِ خاطر ——— ابوالکلام آزاد ——— مالک رام دہلوی
- نعمان و مریم ——— (اسلام اور عیسائیت کا مناظرہ) ———
- خطباتِ آزاد ——— ابوالکلام آزاد ——— مالک رام دہلوی
- لغاتِ نظامی جامع اُردو کلاں ڈاکٹر ناظر حسن زیدی ایم اے و ڈاکٹر عبید اللہ خان، قیوم نظامی ایم اے

گلوب پبلشرز ○ اُردو بازار ○ لاہور

ملنے کا پتہ:۔ رازی ڈیپارٹمنٹل سٹور حسن پلازہ خیبر بازار پشاور

Courtesy www.pdfbooksfree.pk